

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228527

UNIVERSAL
LIBRARY

اطلاع اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان بصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب تو انج فارسی و اردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۴۰	مدارج النبوة۔ از مولانا عبدالحق محدث دہلوی نئی نقیس کتاب دو جلد میں۔	۴۰	کتب تواریخ مختص بحالات انبیاء اولیاء فارسی
۴۰	جلد اول و جلد دوم علیحدہ علیحدہ بھی فروخت ہوتی ہے یہی تفصیل میں	۴۰	سفینہ رحمانی۔ از حافظ عبد الرحمن صاحب۔
۴۰	ایضاً۔ جلد اول۔	۴۰	سیر الاقطاب۔ تذکرہ اولیاء از شاہ الہدیہ حشتی۔
۴۰	ایضاً۔ جلد دوم۔	۴۰	کنجینہ سرور می۔ حالات اولیاء مع مصرع تاریخ ولادت
۴۰	روضۃ الشہداء۔ احوال شہداء کربلا از ملا حسین اعظم کاشفی	۴۰	وفات از مفتی غلام سرور لاہوری مرحوم عمدہ کتاب ہے۔
۴۰	سفینۃ اولیاء۔ از شاہزادہ دلا شکوہ بہادر مرحوم۔	۴۰	محاسن العشاق مصنفہ وزیر سلطان حسین صاحب سلطان پور
۴۰	رشحات تذکرہ اولیاء۔ بالخصوص حالات اولاد	۴۰	وقائع شاہ معین الدین حشتی۔ مصنفہ نشتی
۴۰	سلسلہ نقشبندیہ از مولانا حسین واعظم کاشفی۔	۴۰	بابولال صاحب۔
۴۰	جامع التواریخ مولفہ عالم غریب مولوی فقیر محمد صاحب	۴۰	خزینۃ الاصفیاء۔ حالات انبیاء اولیاء۔
۴۰	جذب القلوب الی دیار المحبوب مولفہ شاہ عبدالحق صاحب	۴۰	اسرار الاولیاء۔ از مولوی نظیر اسحاق۔
۴۰	کتب تواریخ حالات انبیاء اولیاء اماکن متبرکہ اور	۴۰	شواہد النبوة۔ از ملا عبد الرحمن جامی در احوال
۴۰	روضۃ الاصفیاء۔ ترجمہ قصص الانبیاء از مولوی محمد طاہر	۴۰	حضرت پیغمبر صلعم وآل و اصحاب۔
۴۰	ایضاً۔ مطبوعہ مطبع شعلہ طور۔	۴۰	معارج النبوة۔ احوال نبویہ مستندہ معروف از ملا معین الدین کاشفی
۴۰	تذکرہ علمائے حال۔ حالات مقدس علمائے	۴۰	تحریر الشہادتین شرح شہادتین از مولانا سلامت
۴۰	حال مولفہ مولوی محمد ادریس صاحب گلو می۔	۴۰	جامع طبیبی۔ از شاہ طیب نعمت لکھی حالات ختم نبوت شرح نام
۴۰		۴۰	تذکرہ علمائے ہند۔ از حضرت جانا علی صاحب کشتہ کنول ریوان

۳۱ ۶۶

Checked 1965

Checked 1989.

CHECKED 1956

1952

فہرست کتاب توڑک جہانگیری

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷	ولادت سلطان پرویز	۲	دیباچہ
۸	ولادت بہار بانو بیگم از صبیہ راجہ کیشو داس راتھور۔	۳	ملاقات اکبر بادشاہ با حضرت شیخ سلیم۔
۹	ولادت سلطان خرم یعنی شاہجہان از صبیہ راجہ	۴	ولادت جہانگیر و قصیدہ تاجیک۔
۱۰	اودے سنگھ۔	۵	پیاہ رفتن اکبر بادشاہ با جیر بحیت زیارت۔
۱۱	احوال عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ۔	۶	احوال نیوا جہ معین الدین بخسری۔
۱۲	بخشت سلطان سلیم یعنی جہانگیر بھم رانا۔	۷	اساس شہر غلیم در فتحپور
۱۳	وفات والدہ سلطان پرویز	۸	عطاے منصب بہ شاہزادہ محمد جہانگیر
۱۴	معاودت جہانگیر از ہم رانا بہ الہ آباد۔	۹	عقد صبیہ راجہ بھگوان داس متوطن انہ میربا
۱۵	رسیدن محمد شریف بخدمت جہانگیر۔	۱۰	شاہزادہ جہانگیر۔
۱۶	عنایت خطاب عبداللہ خانی بہ خواجہ عبداللہ	۱۱	عقد صبیہ راجہ اودے سنگھ ولد مالہ پور راجہ مارواڑ
۱۷	توجہ جہانگیر از الہ آباد پنجاب اکبر آباد و برلشتن از اٹاودہ	۱۲	باشاہزادہ نامدار۔
۱۸	ذکر قتل شیخ ابوالفضل۔	۱۳	ولادت سلطان الشاہ بیگم از دختر راجہ بھگوانداس۔
۱۹	فرستادن اکبر سلیم سلطان بیگم رانہ جہانگیر۔	۱۴	ولادت سلطان شہرہ
۲۰	ملازمت جہانگیر بہ اکبر و گذرانیدن قدر۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸	ولادت شاہزادہ شہریار و جہاندار -	۱۲	رخصت جہانگیر بہم رانا
۵	شفقتا شدن اکبر -	۱۳	مراجعت از قچور بہ الہ آباد
۱۸	ذکر اولاد اکبر	۱۳	رفتن عبداللہ خان بدرگاہ اکبر
۱۹	ذکر وزرا سے جہانگیر در زمان شاہزادگی -	۱۴	پوست کشیدہ شدن یکے و اختہ شدن دیگرے حکم جہانگیر
۲۰	ذکر اولاد جہانگیر		روانہ شدن اکبر بہ ہمائش جہانگیر و شستن کشتی
"	ذکر فنائے عہد جہانگیر	"	بریک و زیبا -
"	ذکر حکما سے عہد جہانگیر	۱۵	وفات مریم مکانی والدہ اکبر -
"	ذکر شعرا سے عہد جہانگیر	"	ترشیدن اکبر موسے سروریش -
۲۱	ذکر حافظان عہد جہانگیر	"	لانرست جہانگیر بہ اکبر -
"	ذکر فہمہ سرايان عہد جہانگیر	۱۶	نظر بند نمودن اکبر جہانگیر رانا دہ روز -
۲۱	حسب و نسب میرزا غیاث بیگ پدر نور جان	"	جکایت جنگ فیل جہانگیر با فیل خسرو -
"	داخل شدن نور جان در محل جہانگیر	۱۷	بیماری اکبر
۲۲	مقرر شدن سک و شعر سے فرایین بنام نور جان -	"	اقامت شاہزادہ خورم جیت بیمار داری اکبر در قلعہ اکبر آباد

شروع تو زک جہانگیری نوشتہ خاص جہانگیر

۴	القاب سلاطین ابدات	۲	جلوس برادر رنگ فرمانروائی -
۵	وصف میوہا و گلاب سے ہندوستان -	"	ذکر حضرت شیخ سلیم -
۵	بستن زنجیر عدل در قلعہ اگر -	۳	ذکر ولادت خود -
"	عہد و احکام و عازدہ گاہ -	"	وجہ تسمیہ بنور الدین جہانگیر -
"	اقسام سکہ ہاسے عہد جہانگیری	"	محمل از احوال اگرہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳	احوال شیخ حسن کراچی مخاطب بمقرب خان -	۷	تفویض ایالت پنجاب بہ سعید خان -
"	تعریف نقیب خان -	"	بحال داشتن وزارت بہ وزیر خان محمد مقیم و عطا -
"	بے اعتدالی پسران اکبر راج در محن دیوان خاص عام	"	خطاب امیرالامرا بہ شریف خان
"	بشارت شیخ حسین جامی	۸	حقیقت نسبتہا باز مینداران آفیمیر -
"	عطاے خطاب بہ اسلام خانی بشیخ علاء الدین نسیرہ	"	عنایت حکومت بنگالہ بہ راجہ مانسنگہ انیری -
"	حضرت شیخ سلیم -	"	رخصت شاہزادہ پرویز بہ ہم رانا -
۱۵	مباحثہ مذہبی با پندتان -	"	تفویض مراورک بہ امیرالامرا شریف خان -
"	ذکر اکبر بادشاہ پدر خود -	"	ذکر والدہ سلطان پرویز -
"	ذکر اولاد اکبر	"	ذکر والدہ سلطان خورم یعنی شاہجہان -
"	ذکر شاہ مراد سلطان وانیال -	"	ذکر والدہ شریار و جہاندار
۱۶	ولادت شکر النساء بیگم -	۱۰	تفویض وزارت نصف مالک بہ وزیر الملک میرزا جان بیگ
۱۷	ولادت آرام بانو بیگم -	"	تفویض وزارت نصف مالک بہ غیاث بیگ اعتماد الدولہ -
"	اوصاف اکبر -	"	تفویض منصب میرآتش بہ پیرداس مخاطب بہ راجہ
۱۸	صلح کل بدون اکبر با جمیع امم -	"	بکرہ اجیت -
"	ذکر صفات اکبر با جمیعوں -	۱۱	ذکر عروج مہابت خان -
"	گرفتار آمدن سیمون روبروے اکبر	"	ذکر راجہ نرسنگہ دیو بوندلیہ -
۱۹	ذکر فتح نمودن اکبر گجرات را با یلغار -	"	حکایت قتل ابو الفضل -
۲۱	حکایت فتح نمودن اکبر مالک بنگالہ را -	۱۲	نصائح سلطان پرویز ہنگام رخصت بہ ہم رانا -
۲۲	تفویض نمودن جہانگیر دیوانی بیوتات بمغز الملک -	"	عطاے منصب بہت ہزاری میرزا شاہر رخ -
"	منع گرفتن انعام ہنگام عطاے فیل واسپ -	"	احوال خواجہ عبد اللہ خان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱	نقل واقعات رزمگاہ۔	۲۲	منع گرفتن زکوٰۃ از کابل۔
"	ذکر اغوائے مردمان کوتہ اندیش خسرو را۔	۲۳	تعریف شریف آملی۔
۳۲	تعیین بعض سرداران بہ تعاقب خسرو۔	جشن اول	
۳۳	گرفتار شدن خسرو۔		
"	آوردن خسرو را پانچویں حسین بیگ و عبدالرحیم را در	۲۴	شورش انگیزی یکی از اولاد مظفر و رگجرات۔
"	چپ و راست او و حکم کشیدن حسین بیگ در پست	"	ذکر بغاوت و فرار شدن خسرو۔
"	و عبدالرحیم را در پست خود تشہیر نمودن۔	۲۵	حرکت بہ تعاقب خسرو با یلغار
"	عنایت خطاب مر تفعی خانی شیخ فرید بخاری۔	"	پیوتن حسین بیگ خان بدخشی بخسرو در مہرا۔
"	بردار آویختن جمع کثیر از گرفتار شدگان لشکر خسرو۔	"	غار ت و ماراج نمودن خسرو و فسق و فجور نمودن بخشیان
۳۴	طلب نمودن سلطان پرویز را از مہم رانا۔	"	رو سیاہ۔
"	حرکت لشکر قزلباش بر قندھار و محصور شدن	۲۷	کشتن والدہ خسرو و خود را۔
"	شاہ بیگ خان۔	"	تفویض بہر ادلی لشکر بہ شیخ فرید بخاری۔
"	فرستادن فوج بجانب قندھار یکمک شاہ بیگ خان۔	۲۸	بہ خسرو پیوستن عبدالرحیم۔
۳۵	بہ قتل رسیدن ارجن نام گرو۔	"	گرفتار شدن پنج نفر از نوکران خسرو و بہ سیاست رسیدن
"	ملازمت سلطان پرویز۔	۲۹	دو نفر در تہ پائے فیل۔
۳۶	عنایت آفتاب گیر بہ سلطان پرویز۔	۳۰	مسدود شدن دروازہاے شہر لاہور۔
"	آوردن مقرب حسان اولاد سلطان دانیال را	"	رسیدن خسرو بہ لاہور و سوختن یکی از دروازہا۔
۳۶	از برہان پور۔	"	سوار شدن جاگیر از سلطان پور بجنگ خسرو۔
۳۷	طلب داشتن سلطان خرم با محذرات سرواق عصمت۔	"	رسیدن خبر فتح شیخ فرید بخاری بہ خسرو و مخاطب شدن
"	تفویض نمودن قلعہ داری قندھار بہ سردار خان۔	۳۱	آوردن خبر بخیر بخیر خان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۹	وجہ تسمیہ موضع خربزہ۔	۳۷	قیمت نمودن ابراہیم شاہ را در قلعه چنار۔
۵۱	تفویض وزارت کل بہ آصف خان سیرزا جعفر۔	۳۸	تفویض صوبہ داری بنگالہ و اڈیسہ قطب الدین خان کوکہ۔
"	تنبیہ نمودن کلیان بپاداش فعل شیعہ۔	۳۹	گزشتہ ارشدن خطابت و تیسرا عزیز کوکہ۔
"	نقل جانور غریب ہم شکل موشک پران۔	۴۰	جشن کتختہ بانی سلطان پرویز بدختر شاہزادہ مراد۔
	عطاے خطاب فضل حسانی بعبد الرحمن پسر		فرستادن فوج دیگر بکک افواج متعینہ قندھار۔
۵۲	شیخ ابو الفضل۔		گرفتند عبداللہ خان رام چند بندہ را بایلغار۔
"	سیر باغات کابل۔		ذکر شکار و امتیاز در گوشت جانوران وحشی۔
"	تعمیر بلدغ جہان آرا۔	۴۱	ذوت والدہ قطب الدین خان کوکہ۔
	نصب نمودن کتبہ بر سنگ مرمر در میان دو درخت		
"	چنار و معانی محصول سایر کابل۔	۴۲	جشن دوم
۵۳	رسیدن بہ کابل و کندہ نمودن تابلو۔		حقیقت لشکر قندھار و آنچه واقع شد در ان دیار۔
	برداشتن زنجیر از پاسے خسرو براسے سیر باغ		بلازمت رسیدن حسن بیگ ایلمچی داراے ایران۔
۵۴	شہر آرا۔	۴۳	حسب و نسب ترخان لودی۔
	ذکر کشتن علی قلی انجستو کہ خطاب شیر افکن داشت	۴۴	حرکت بجانب کابل۔
	شوہر مہر النساء خانم کہ ثانی الحال نور جہان بیگم	۴۵	انعام دہ ہزار روپیہ بایلمچی دارای ایران۔
	شدہ بود قطب الدین خان را با ابنہ خان در		بر آوردن مینار قبر آہو و نصب نمودن کتبہ براد۔
۵۵	برودان بنگالہ		وجہ تسمیہ گجرات
۵۶	حکم مراجعت از کابل۔		ذکر چشمہ دریائے بہت۔
"	وصف میوہ ہائے کابل۔	۴۶	ذکر زعفران زار کشمیر۔
۵۷	گرفتند عنکبوت گلوے مار را۔	۴۷	ذکر بنائے قلعہ رہتاس بر کنار دریائے انک۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۵	توجه رایات از لاهور بجانب آگره -	۵۶	تفتیش نمیش خواجه یا قوت سنا سر سلطان محمد دغری
"	ذکر مغالک جاگیر دار نکودر -	"	تعمیر محارت در بالا حصار کابل -
۵۶	رسیدن بدلی و نزول در سلیم گنده -	"	وزن شفتالو کابل -
"	آوردن اولاد میرزا شاه رخ و ملازمت راجه مانسنگه	۵۸	شکار قمرغه -
"	جشن سویم	"	برآمدن از کابل -
"		"	اراده بغاوت خسرو میر به ثانی و کشته شدن جمع بجاقت و نادانی -
۵۷	داخل شدن در قلعه آگره -	۵۹	قتل رسیدن نورالدین پسر آصف خان و غیاث الدین علی
"	یوز سفید و آنچه از جانوران سفید دیده اند -	"	ولادت اعماد الدوله
۵۸	کشتن مادر خود را در عزای پسر -	"	مرحمت شدن نظام است او دیش به هاشم خان -
"	عنایت اسپ بر راجه مانسنگه -	۶۱	عطای خطاب خان چار اهل بابت خان و خطاب
"	فوت جهانگیر قلی خان قلماق ناظم بنگاله و تفویض	"	خانده و راتخان به شاه بیگ خان -
۶۰	صوبه داری بنام سلطان جهاندار و اتالیقی	۶۲	عفو جرایم راسه سنگه -
"	اسلام خان -	۶۳	مرحمت فرمودن خطاب فدائی خان بسیدان بیگ -
۶۱	ذکر بازیگران و جانور عجیب که در ویشی از سرانند	"	ملازمت میرزا غازی پسر خلیل الله
"	آوردن بود -	"	ملازمت میر غیاث الدین میر میران -
"	نسبت فرمودن خود با صبیبه جلست سنگه و لدر راجه مانسنگه	"	تعلق نظامت قندهار به میرزا غازی -
"	دفرستان سابق -	۶۴	تیر باران نمودن سلطان سید افغان که مغوی سلطان
"	فوت نجیب النساء بیگم حبه جهانگیر و والده میرزا والی	"	خسرو بود -
"	رسیدن ایچی مجهول خوانده کار در آگره -	۶۵	ذکر مولانا محمد امین -
"	آمدن صبیبه راجه جلست سنگه در محل باده شاهی با چیزد	"	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۵	سر فرازی میرزا بر خور دار ب خطاب خان عالم -	۷۰	اسباب نامتناہی -
۷۶	طلب داشتن مہابت خان از ہم رانا و فرستادن	۷۱	فوت میر خلیل اللہ پسر زادہ میر نعمت اللہ نیرودی
۷۷	عبداللہ خان را بجای او -	۷۲	وزن سال قمری -
۷۸	مرحمت خطاب مسیح الزمانی بمحکم صدر اسع	۷۳	رخصت مہابت خان بہم رانا -
۷۹	اصفہانی -	۷۴	آمدن خان خانان از ملک خاندیس و دکن مرتبہ اول -
۸۰	رخصت شاہزادہ پیر دیز بہ ہم دکن -	۷۵	وزن سال شمسی -
۸۱	منع فروختن بنگ بوزہ در بازار ہما -	۷۶	فوت پیشرو خان سعادت و کمال خان -
۸۲	اداسے عجیب کہ از شیر صادر شدہ -	۷۷	منع خواجہ سرانودن در مالک محروسہ غوما و در بنگالہ
۸۳	غزل کہ شہنشاہ جہانگیر خود گفتہ اند -	۷۸	خصوصاً -
۸۴	فرستادن ساہق بخانہ صبیہ مظفر حسین میرزا کہ بکبت	۷۹	عنایت اسب خاصہ و بست زنجیر فل بہ خان خانان و
۸۵	خرم خواستگاری شدہ بود -	۸۰	فرستادن میرزا غازی را بقندھار -
۸۶	رخصت خانجہان لودی بہت دکن بکبک سلطان	۸۱	تصرفات تازہ فرمودن در عمارات روضہ اکبر -
۸۷	پرویز و خان خانان -	۸۲	تولید حوض حکیم علی کہ تجربہ دران ساختہ بود و آب
۸۸	سیاست فرمودن جلو دار و دو نفر کمار را کہ در وقت	۸۳	دران نئے رفت -
۸۹	شکار نیلہ کا و ظاہر شدہ بودند -	۸۴	رخصت انصراف خان خانان بدکن -
۹۰	مرحمت فرمودن منصب بعبد الرحیم خرد و عفو	۸۵	تغویض صوبہ داری گجرات با عظم خان کوکلتاش از غزل
۹۱	تقصیرات او -	۸۶	مرتفعہ خان -
۹۲	جشن پنجم	۸۷	تولد بلند اختر پسر خسرو -
۹۳	جشن چہارم	۸۸	
۹۴	فوت ملا علی احمد مہرکن در حضور اقدس فجاٹا	۸۹	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۸	ساختن یکی از ملازمان بادشاہی کہ در خاتم بند خانہ کار سیکرد چار مجلس از عاج در پوست فندق -	۸۳	تنبیہ جمعی از خانزادان کہ مرید و معتقد سناسی شدہ بودند -
۹۹	عنایت خطاب اعتقاد خان بہ ابوالحسن پسر اعتماد الدولہ -	۸۴	عدالت فرمودن بہ فریاد پیرزنی بہ مقرب خان -
۱۰۰	عنایت خطاب شاد خان بشادمان ولد خان اعظم -	۸۵	سندوح واقعہ غریبہ بموید بہار و عمل فضل خان پسر شیخ ابوالفضل مشہور -
۱۰۱	حکم ضوابط جہانگیری -	۸۶	آوردن دولت خان تحت شکہ سیاہ -
	جشن ہفتم	۸۷	آدن خان خانان از دکن مرتبہ ثانی و ناخوشی حضرت طلحہ سہانی -
۱۰۲	حقیقت ملک بنگالہ بہ تفصیل -	۸۸	تفویض صبیحہ مظفر حسین میرزا صفوی بشاہزادہ -
۱۰۳	از عجایب محاربات جنگ شجاعت خان با اعتماد خان و ظفر یاقین محض بتائید ایزد می و فضل او -	۸۹	رحلت خان اعظم ملک افواج ہم دکن -
۱۰۵	عنایت خطاب رستم زمان بشجاعت خان -	۹۰	حکایت شکار شیر و زخمی شدن بعضی از بندگان -
	وصف جانورانی کہ مقرب خان از بند در گروہ آوردہ گذرایند -	۹۱	ملازمت ملا نظیری شاعر مشہور -
۱۰۶	آدن لکھی چند راجہ کالیون سرگردہ راجہاے کسوتی -	۹۲	جشن ششم
۱۰۷	حکایت زفتن عبداللہ خان از طرف گجرات بر ملک عہد نظام الملکی و شکست خوردہ آدن او -	۹۳	ملازمت یادگار علی سلطان ایچی دارائی ایران -
۱۰۸	نظام خان دیس و برادر دیگر ملک مفتوحہ دکن بہ خان خانان -	۹۴	نقل کتابت شاہ عباس -
۱۰۹	فوت آصف خان جعفر و ذکر خصائل او -	۹۵	سرسرازی ایرج پسر کلان خان خانان بخلاب شاہنواز خان -
۱۰۹		۹۶	تاخت اعداء بہ بناد بر شہر کابل و منہدم و بر گشتن از مردم شہر بے توقف و تامل -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۲۲	اذن یا قتل خسرو به کورنش - رخصت شاهزاده خوم به بتخیر ملک رانا گذرایدن دیگ کلان بندگان خواجه بزرگ -	۱۱۰	فوت میرزاغازی ولد میرزا جانی ترخان -
۱۲۶	فوت اسلام خان ناظم بنگاله رب النوع سلسله شیخ سیلم -	۱۱۱	فوت شجاعت خان در بنگاله بوضع غریب -
۱۲۸	جشن نهم	۱۱۲	فوت امیر الامرا شریف خان والا شاهی -
۱۲۹	عنایت خطاب آهنت خالی باحققاو خان -	۱۱۳	فوت سلیم سلطان بیگم دختر راوی فردوس مکانی کاول در عقد بیرم خان بوده و بعد فوت او عرش آشیلانی عقد خود فرموده بودند -
۱۳۰	قید نمودن خان عظم در قلعه گوالبیار -	۱۱۵	جشن هشتم
۱۳۱	منع خسرو از کورنش -	۱۱۶	بیان چهار چیز که بران اطلاق سعادت و نحست می کنند -
۱۳۲	فوت نقیب خان که موخ بے نظیر بود -	۱۱۷	عنایت خطاب سردار خانی بخواجه یادگار برادر عبدالله خان -
۱۳۳	زاییدن نیل در حضور و تحقیق مدت حل -	۱۱۸	بچه دادن یوز -
۱۳۴	فوت راجه مانسنگه انبیری و سر فرازی هاسنگه پسرش بجا - او -	۱۱۹	رام گشتن شیران و بچه دادن -
۱۳۵	سوراخ نمودن جهانگیر هر دو گوش را و انداختن حلقه با نهار حلقه بگوشی خواجه بزرگوار بمنت صحت خود از بیماری -	۱۲۰	اثر گزیدن سنگ دیوانه -
۱۳۶	اختراع گرفتن عطر گلاب از دالده نور جهان بیگم -	۱۲۱	احوال طایفه هنوو و بعضی از عقائد و اطوار و اعمال ایشان -
۱۳۷	آمدن بنجر خان کلانوت از دکن -	۱۲۲	فرستادن خان عام با ایچی گری ایران و رخصت یادگار علی سفیر شاه عباس همراه ایشان -
۱۳۸	اطاعت قبول نمودن رانا امر سنگه -	۱۲۳	حقیقت اصل و فرع سلسله رانا -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۵	سلمان نمودن روز افزون را اندراجہ زادہ ہمارے صوبہ بہار بود۔	۱۳۵	فوت بہادر حاکم زادہ گجرات کہ خیمہ رانیہ فسا و بود۔
۱۳۶	بلازمت رسیدن جلالت سنگہ پسر کنور کرن	"	شکست میرزائی از قلعہ بندر سورت و جنگ نمودن انگریزان بلکاک جہانگیر از اندرون قلعہ۔
۱۳۷	آمدن خان جہان اندر دکن۔	"	ملازمت نمودن رانا شاہزادہ خرم را
"	عنایت خطاب التفات خانی بہیرا مراد پسر کلان مرزا رستم۔	"	معاودت سلطان خرم از مہم رانا و بلازمت آوردن کنور کرن ہمراہ خود۔
۱۳۸	رخصت نمودن مصطفیٰ بیگ الہی دارا سے ایران۔	۱۳۸	جشن دہم
"	فرستادن خان جہان بار دیگر بدکن۔	۱۳۹	تولد محمد داراشکوہ۔
۱۳۹	آمدن سید کبیر از جانب عادل خان۔	"	ملازمت مصطفیٰ بیگ الہی شاہ ایران۔
۱۴۰	رسیدن کتابت خواجہ ہاشم دہ بندی و جواب آن۔	"	رخصت نمودن مرتضیٰ خان بخت تسخیر قلعہ کانگڑہ۔
۱۴۱	برخی از احوال سلسلہ میر میران۔	"	مرخص فرمودن نجیب خان بطرف عادل شاہ بہ بیجا پور۔
"	خوراندن شراب بشاہزادہ خرم۔	"	فوت ملاگداسے در دیش بوضع غریب۔
۱۴۲	حکایت ابتداء شراب خوردن خود۔	"	خانہ جنگی کشن سنگہ برادر را جہ سورج سنگہ باگو بند واس۔
۱۴۳	عنایت خطاب خانی بصادق برادر زادہ اعتماد الدولہ۔	۱۴۲	رخصت فرمودن کنور کرن سنگہ بطن۔
"	رخصت جلالت سنگہ ولد کنور کرن بطن۔	۱۴۳	ذکر کشتن دارا سے ایران صغی میرزا پسر خود را۔
۱۴۴	حکایت شکست احد او افغان در کوہستان کابل۔	۱۴۴	
۱۴۵	بطریق یافتن شاہنواز خان بر عنبر مقہور و بدست آمدن عظیمت تمام محصور۔	۱۴۵	
۱۴۶	مفتوح شدن کان الماس بسعی ابراہیم خان در صوبہ بہار	"	
۱۴۷	دبر آمدن الماس بوضع غریب۔	"	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۵	پائے تخت۔	۱۵۶	عنایت خطاب فتح جنگ بابر اسم خان۔
۶	رسیدن محمد رضا بیگ حاجب ایران بہ ہدایا۔		تہشہن یاز و حم
۶	نقل کتابت داراے ایران۔		
۱۶۷	رخصت شاہ خورم بہ ہم و کن۔	۱۵۷	تسمیہ نور محل بنور جهان بیگم۔
۱۶۸	سیاست دزدان و جنگ نول نام سردار دزدان بانیل		عنایت توس و طبع باعتماد الدولہ و حکم دوام نواختن
۱۶۹	بیان احوال اجمیر۔	۱۵۸	نقارہ بعد نقارہ شاہ خرم۔
	نالش و نظم سارس ہا بجست صید بچہ ہاسے خود و بعد		عنایت خطاب شجاعت خانی سلام اللہ عرب خطاب
۱۷۰	از یاقن بردن آنہا۔		عصدا الدولہ میر جمال الدین انجو۔
۱۷۱	عنایت خطاب فاضل خانی بہ آقا افضل۔	۱۵۹	کشتہ شدن عبدالسبحان در یکے از تمانہ جات کابل۔
۱۷۲	سرفرازے صفی پسر امانت خان خطاب خانی۔	۱۶۰	انعام سہ لک روپیہ بنجاندوران۔
	تماشاے نیرنگی قصا و قدر بخلصی دراجی از چندین		فوت شیخ فرید مرتضیٰ خان۔
۶	آفت و بلا و ہلاک کنجشک۔	۱۶۱	ذکر فوت صبیہ خرم نوشتہ اعتماد الدولہ۔
۱۷۳	تفنگ اندازی نور جهان بیگم۔	۱۶۲	ولادت شاہ شجاع۔
۱۷۵	ملا خاں فرمودن درخت خرماسے ووشاخہ	۶	تفویض صوبہ الہ آباد بسطان پرویز۔
۱۷۶	ملاقات چدر برپ سناسی۔	۶	ذکر و باباے عظیم و بعضی جاہاے ہندوستان۔
۱۷۷	وضع معاش بر بہن۔	۱۶۳	تفویض نظامت اگرات بمقرب خان کرانوی۔
۱۷۹	وصف درخت بردن نصب نمودن نقش پنجہ خود بر آن درخت	۶	عنایت خطاب اند خانی بشوقی ظہور نواز۔
	بیان زہرہ شیر و گرگ کہ بر خلاف حیوانات دیگر		نصب نمودن صورت رانا و کرن پسر او کہ از سنگ تہ اشیدہ
۱۸۰	در جگرے باشد۔	۶	بودن در پائین باغ اگرہ۔
۶	داخل شدن در قلعہ ماند و مساحت آن۔		مخاطب شدن شیر علی کشتی گیر بہ پهلوان

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۹۰	عنایت خطاب فدائی خانی بهدایت الله - سبب گذاشتن نام روز پنجشنبه بهارک شنبه و چهارشنبه به کم شنبه -	۱۸۱	حکایت زهر دادن نصیرالدین پسر غیاث الدین الموی پدر خود را و فوت آن -
۱۹۲	خطاب یاقین عادل شاه بغیر زندگی -	۱۸۲	ذکر جمع نمودن عورات سلطان غیاث الدین الموی بخوابش خود -
۱۹۳	ولادت روشن آراسته بانو بیگم -	"	بریدن نصیرالدین دست خدشگار را که او را از آب برآورده بود -
۱۹۴	عنایت خطاب رشید خانی بالهداد افغان - کشته شدن روح الله برادر فدائی خان بغداد یکی از فدائیان کفار -	۱۸۳	حساب شکار که از سن دوازده سالگی تا پنجاه سالگی نموده بودند -
۱۹۵	ملازمت شاه جمجاه بلند اقبال سلطان شاه خرم بعد فتح بعضی از ممالک و کمن -	۱۸۴	جشن دوازدهم
۱۹۶	گذراندن مهابت خان قطعه لعل که یازده شقال وزن و یک لک روپیه قیمت داشت قدری جواهر دیگر -	۱۸۵	ذکر منع استعمال تنباکو در ممالک هند و ایران و مشهور بنیابین خاندان عالم و فرمانروای ایران -
"	یاقین شاه خرم خطاب شاه جهان و حکم نشستن بر صندلی زرین نزد یک تخت شاهی -	۱۸۶	رخصت محمد رضا الهی دارای ایران -
۱۹۷	توقیف صوبه کابل به مهابت خان -	"	بهم رسیدن گویه خسته که از غریب است -
۱۹۸	پیشکش نمودن شاه جهان جواهر گران بها و فیل نورجبت -	۱۸۷	وزن فرمودن استاد محمد نائی را بر روپیه و مرحمت فیل جت بار آن -
۱۹۹	نقصت رایات از قلعه ماندو بجانب گجرات -	۱۸۸	وزن فرمودن ملا اسد قصه خوان بر روپیه
۲۰۰	رخصت مهابت خان بجانب کابل -	۱۸۹	عنایت خطاب چشتی خانی شیخ مودود چشتی آمدن نه قطعه الماس از معدن بهار که یکی از آن قیمتی یک لک روپیه بود -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۲	عظماے مشائخ بودہ اند و ذکر اولاد اکبرگزیدہ آفتاب -	۲۰۰	عنایت خطاب بکراجیت ہر راسی رایان وکیل شاہجہان واقع شدن خطبے غریب از میرزا رستم -
۲۱۳	تشریف بردن در باغچہ و حویلی شیخ اسکندر مولف تاریخ مرآت اسکندری در احوال سلاطین گجرات -	۲۰۲	عنایت خطاب بہت خانی بالہ یار کو کہ - حقیقت قلعه دھار -
۲۱۴	ذکر ملازمت راجہ کلیمان راجہ ولایت ایدرو احوال ملک او -	۲۰۳	مجلسی از احوال سلاطین مالوہ - عنایت فرمودن یک قلعہ لعل یک رنگ بشاہجہان -
۲۱۵	ذکر مزار شیخ کھٹو ذکر مظفر کہ خود را از نسل سلاطین گجرات میگرفت -	۲۰۴	وصف گل کمودنی یعنی نیلوفر و گل کندل و شرح تفاوت صورت و معنی از یک دیگر -
۲۱۶	طرح عمارت باغ فتح کہ از بنا مالے خانخانان است - بریدن انگشت مالے ابہام نر کو کہ مقرر خان بجرم بریدن درخت گل چنپہ -	۲۰۵	حسب و نسب سر فرار خان - و تسمیہ کنپایت و شرح خصوصیات و دیگر غرایب و عجائب آن -
۲۱۷	آوردن دزدے راجہ حضور کہ در ہر مرتبہ عضوے از اعضاے او بریدن بودند و متنبہ نگشتہ بود -	۲۰۶	حکم سکہ بوضع دیگر در کنپایت - پسند فرمودن کچڑی باجرہ -
۲۱۸	فتح ولایت خوردہ از مضافات اوڈیسہ - رسیدن خرپزہ و عنایت فرمودن ازان بشایخ گجرات -	۲۰۷	نسکایت عبداللہ خان بریدن اشجار باغ نظام الدین احمد قتل میگنا ہی بجور سجد -
۲۱۹	گجرات - وصف شاہجہان -	۲۰۸	آطہار کرانات و خوارق عادات شاہ عالم و خطب عالم - رسیدن بشر گجرات و شرح کیفیت آن -
۲۲۰	وصف عمارت مقبرہ سید مبارک نجاری - بہنم و صل گشتن مانسنگہ سیوڑہ و ذکر اصناف و اوضاع و انتمراح فرقہ سیوڑہ -	۲۰۹	ایالت گجرات بشاہجہان - ذکر مسجد جامع گجرات -
۲۲۱	۲۱۹	۲۱۰	زیارت فرمودن روضہ شیخ وجیبہ الدین کہ از

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۱	فوت خواجہ بیگ مرزائی صفوی قلعہ دار احمد نگر و تفویض قلعہ داری بنجہر خان -	۲۱۴	حکم آسمان سید و خاصہ صحت از گجرات و از دیگر ولایات -
•	گلہ ہواے احمد آباد و اخراجات مزاج -	۲۲۰	عنایت خطاب مائل خانی خواجہ مائل -
•	ذکر علالت -	•	گرفتہ آوردن قمر خان کہ از افلاس سر بھراے آواگی
۲۳۵	حفت شدن سارس -	•	منادہ بود کا میاب گشتن او -
۲۳۶	حکایت عجیب سارس -	۲۲۱	شیوع و باد در خط کشمیر -
۲۳۷	خبر فوت راوت شکر -	۲۲۲	ملازمت زمیندار جام -
•	ملازمت راسے بہارہ عمدہ زمینداران گجرات -	•	فوت خلعت خان گجراتی -
•	اجوال ابو الحسن منصور و عنایت خطاب	•	ذکر شکار شیر -
۲۳۸	ناور الزمانی -	۲۲۳	انس گرفتن بز با بچہ لنگور -
۲۳۹	مفتوح گشتن کان الماس گوڈوانہ -	۲۲۵	جشن سپردہم
۲۴۰	بیضہ دادن سارس در بلخیمچہ دولت خانہ -	•	•
•	خصت فرمودن راجہ بکر ماجیت راجا احمد قلعہ کا نگڑ -	۲۲۶	عنایت خطاب قاسم خانی و تفویض صوبہ داری لاہور
۲۴۱	ذکر قتل سجان قلی تراول -	•	از طرف اعتماد الدولہ بمیر قاسم -
۲۴۲	تقریر سے توفیق در اجرا سے حکم قتل -	•	خصت فرمودن بھی ذرائع راجہ کوچ بہار
•	بزرگ کشیدن سید اسے زر گرد و مدیہ قصیدہ خوا -	۲۲۷	آمدن میر علیہ از عراق -
۲۴۳	فرمودن بیت و حکم نقش کردن بر تختہ سنگ -	•	ذکر شکار فیل -
•	عنایت بصوب آگرہ -	۲۲۸	مرحمت بصوب احمد آباد -
۲۴۴	بچہ کشیدن سارس -	۲۲۹	وصف کویل -
			نقش نمودن تصویر یرمچ دوازده گانہ بر سکہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴۲	نقل غریبہ از بلبلہ دبا۔	۲۴۵	کم کردن شراب قدرے از معتاد
	ذکر عمارات فتح پور و حوض کلان کہ اکبر از غلوس	"	رخصت و کلائے عادل خان تفصیل العام۔
	ور و سپہ ملوساختہ بہار باب احتیاج بخشیدہ		نوشتن رباعی خود بر اطراف شمشیر و فرستادن
۲۴۲	بووند۔	۲۴۶	بعا دل خان۔
۲۴۳	رخصت کنور کرن پسر رانا نزد پدرش۔		تفویض صوبہ داری بہار بمقرب خان۔
"	ذکر کرامات شیخ سلیم چشتی۔	"	نقل حکایت لطیف از اکبر۔
"	ذکر مسجد و دروغہ فقہور۔	۲۵۰	بیماری شاہ شجاع۔
۲۴۴	رفتن بجانہ اعتماد الدولہ۔	۲۵۳	ذکر توبہ فرمودن اکبر از شکار۔
	گم شدن عقد مروارید و لعل نور جهان بیگم در	۲۵۳	تولد شاہزادہ اورنگ زیب۔
"	اثناے شکار۔	"	صحبت داشتن با چہرہ وپ شناسی۔
	خبر فتح قلعہ مؤذشت سورت جمل و حوالہ نمودن جلی	۲۵۴	حکایت بادشاہ و باغبان۔
۲۴۵	سورت جمل بکبت سنگہ۔	۲۵۶	حکم وزن حکیم روح اللہ۔
۲۴۶	رفتن بیابان نور منزل و دیگر عمارات نو تعمیر۔	۲۵۷	خبر بچی راجہ سورت جمل۔
۲۴۷	جشن چار دہم	۲۵۸	ما از دست خانخانان سپہسالار و رسیدن بایلغار۔
			ذکر قلعہ زہنبور و احوال بعضی از حکام سابق و
۲۴۸	پیشکش شاہجان۔	۲۵۹	وجہ تسمیہ آن۔
۲۴۹	تعلیف افراط پیشکش اعتماد الدولہ۔	۲۶۰	رخصت خان خانان سپہسالار بایالت دکن
"	ایالت پٹنہ بجانہ دوران۔	"	ما از دست خانہ دوران۔
"	رفتن بمنزل آصف خان و قبول پیشکش نمایان۔	۲۶۱	ذکر میرزا شیخ بہلول برادر شیخ محمد غوث گوالیاری۔
۲۶۰	شکار قمرغہ کہ از سر پرودہ ترتیب یافتہ بود۔	۲۶۲	شیوع علت طاعون در آگرہ۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۷۹	حکم تیاری مینار و چاه از آگره تالا بود	۲۷۹	فوت والده شاهجهان -
"	منضت بکشیر -	"	داخل شدن باکره -
۲۸۰	حکایت غریب اسلام خان -	"	طلب سلطان پرویز -
۲۸۱	زودن نور جهان بیگم شیر را به تفنگ -	۲۸۱	بنی نمودن اله داد افغان و شکش کوهستان و کابل -
"	صحبت داشتن با گساین چدر و پ -	"	بخشدن پیشکش روز دوشنبه محمود آبدار -
۲۸۲	رخصت سلطان پرویز باله آباد -	۲۸۲	فوت شاهنواز خان پسر رشید خان خانان -
"	عفو جرایم سلطان خسرو -	۲۸۳	کشیدن بکه مار خور باز بر بری و بچه دادن او -
۲۸۲	رسیدن شفقار از ایران -	"	رخصت مقرب خان با یالت صوبه بهار -
۲۸۳	رسیدن بدلی -	"	فرستادن شبیه خویش جهت قطب الملک -
۲۸۴	فوت فرزند گلان شاه پرویز -	"	حقیقت میسر ز ادالی و نسبت فرمودن یا صبیح
"	رفتن بمنزل آغای آغامان -	۲۸۴	شاهزاده دانیال -
"	ملاقات شیخ عبدالحق دهلوی -	"	ذکر حضرت شیخ احمد سمرندی رحمة الله علیه -
۲۸۵	تشریف بردن بقصیه کراناو سیر باغ و تفریح آن مکان -	۲۸۵	لازمیت شاهزاده پرویز -
"	تولد امید بخش پسر شاهجهان -	"	رسیدن المی دارا اے ایران -
۲۸۶	حشون تولد پسر شاهجهان -	۲۸۶	یا قنن دندان ماهی ابلق بوضع فریب -
۲۸۷	مراجعت ملازمست خان عالم از رسالت -	۲۸۷	ترک منصب داری خاندوران موظف گشتن با فاعام پیکر خوشاب
۲۸۷	نقل شکار قمرغه و وصفت تیر اندازی خان عالم -	۲۸۷	حشون وزن شمسی -
"	آوردن خان عالم تصویر مجلس جنگ صاحب قرآن -	۲۸۹	ظفر یافتن بان الله در کوهستان بر اجداد بدینا و -
"	بانمخت خان -	"	خبر فوت راجه سورج سنگه نیر و راجه مالدیو -
"	کشیده آوردن بشن داس مصور تصویر شاه عباس	"	تفویض صوبه داری ماز و ایل به گنج سنگه پسر سورجنگه -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۱	گرفتار آمدن و مجبوس شدن راجہ کشتوار۔	۲۸۷	دارای ایران۔
۳۰۲	مجملاً ذکر احوال و اوضاع و خصوصیات ملک کشمیر۔	۲۸۸	خطاب ملک الشعرائی بطالب آملی۔
۳۰۳	از غرہ افتادن شاہ شجاع و صحیح و سالم ماندن۔	۲۸۹	ملاقات نمودن میان شیخ منیر نام و ردیش۔
۳۰۴	حکم جو تکرارے پنجم۔	۲۹۰	ذکر دستہ باغبان و ملازمت نمودن الہداد و ولد جلالہ باریکی۔
۳۰۵	رقیق بمنزل و حمام شاہ جهان۔	۲۹۱	مرحمت منصب پنج ہزاری بخان عالم۔
۳۰۶	ذکر درخت بل تھل و درخت چنار کلان۔	۲۹۲	فوت خواجہ جهان و نبی از احوال آن۔
۳۰۷	تفویض نظامت ٹھٹھہ بہ سید بایزید بخاری۔	۲۹۳	خبر فتح کشتوار۔
۳۰۸	نقش عہد نمودن عنبر پیمان شکن و شروع فساد و در دکن۔	۲۹۴	جشن دزن قمری۔
۳۰۹	عدالت و تحقیق بوضع غریب۔	۲۹۵	سردن رانا امر سنگھ۔
۳۱۰	وصف میوہ اشکن و تسمیہ بخش کن۔	۲۹۶	رحمت مہابت خان بخدمت نگہبش کابل۔
۳۱۱	فوت بادشاہ بانو بیگم و گفتن جو تکرارے این معنی را قیل از وقوع واقعہ۔	۲۹۷	تشریف فرمودن بمنزل سیرا حسین و ذکر قوم لکر۔
۳۱۲	کشتہ شدن عزت خان از پر حلوی در افغانستان بر آوردن شیخ احمد سہروردی را از قید۔	۲۹۸	ذکر قتل پیم در رنگ۔
۳۱۳	تفویض ایالت اوڈیسہ بحسن علی خان ترکمان۔	۲۹۹	جشن پانژدہم۔
۳۱۴	عزم سیر الملاق تبسی مرک۔	۳۰۰	دجہ تسمیہ بارہ مولکہ از مضافات کشمیر است۔
۳۱۵	آمدن محمد زاہد ایلچی حاکم اور گنج۔	۳۰۱	نزول بادشاہ در ڈیرہ مستعد خان۔
۳۱۶	ترک شراب نمودن فرزند خانجہان یک لخت۔	۳۰۲	غرق شدن سہراب خان پسر مرزا رستم در آب بہشت۔
۳۱۷	فرستادن خواہہا سے جو بہاری وندان ماہی۔	۳۰۳	ملازمت دلاور حسن حاکم کشمیر و کشتوار و ذکر فتح کشتوار۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۶	خصت شاہجہان بہ تنخیر و کن -	۳۱۴	سیاہ ابلق -
"	حرکت رایت بجانب آگرہ -	۳۱۵	فوت ولاور خان صوبہ دار کشمیر -
۳۲۷	تفویض صوبہ داری ملتان بجان جهان -	"	جشن وزن شمس و رفتن بمنزل آصف خان -
"	تفویض حراست قلعہ قندھار بعبد العزیز خان -	۳۱۶	عزم سیر سرچشمہ ویرانگہ -
۳۲۸	رسیدن در پرگنہ کرانہ کہ وطن مقرب خان است -	"	از دست رفتن ملک کشتوار -
"	تزلزل بدہلی -	۳۱۷	وفات خاندوران -
۳۲۹	برخی از احوال ذوالقرنین ارمنی -		تفویض صوبہ داری کشمیر بہ ارادت خان و خانسانان
"	ملازمت فرستادہاے داراے ایران -	۳۱۸	شدن میر حبلہ -
۳۳۰	فایز شدن بشہر آگرہ -	"	نقل شکار ماہی بوضع غیر مکرر -
	سفر سدا ز می بہ سعید اسے داروغہ زرگر خطاب	۳۱۹	فوت میرزا رحمن داد پسر خان خانان -
۳۳۱	بے بدل خانی -	"	مراجعت از کشمیر بجانب ہندوستان -
"	حساب خیرات و انعام این سال -		رسیدن رنیل بیگ اپنی شاہ عباس بلابور و فرستادن خلعت و سی ہزار روپیہ از حضور -
۳۳۲	جشن شانزدہم	۳۲۰	شکار قمرغہ -
"	تفویض منصب بسطان شہریار -	۳۲۱	رسیدن خبر فتح قلعہ کانگڑاہ و وصف قلعہ و کوبستان و دیگر حکام آن -
۳۳۳	تفویض صوبہ بہار بشاہ پرویز -	۳۲۲	ملازمت سفیر ایران -
۳۳۴	فوت یوسف خان ولد حسین خان و ذکر حبابت او -	"	منصبت بجانب آگرہ -
"	کار خیر سلطان شہریار با دختر نور جهان بیسگم کہ از شیر افکن خان داشت -		تقص عمد نمودن دکنیان و بہرہم خوردن سعادات و کن -
۳۳۵	بزرگ شدن چوبک راے پنجم -	۳۲۵	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۴	رخصت شاہزادہ پرویز نصوبہ بہار -		افتادہ آہن برق از آسمان و ساختن شمشیر و
"	فوت راجہ بہاؤ سنگھ -	۳۴۵	خبر و کار و -
"	ترک خوردن گوشت مرغابی -		آوردن افضل خان عرض داشت شاہجہان شہل
۳۴۵	ذکروفات اعتماد الدولہ -	۳۴۶	بر اصلاح کار و کن -
	متوجہ شدن بسیر قلعہ کانگڑہ و ملاحظہ نمودن تہجنانہ	۳۴۷	شرایط صلح از جانبین -
۳۴۶	درگا و جوالا کھی -	۳۴۸	رخصت فرستادہ بامع شاہ ایران -
	حکم ساختن عمارات نور پور و ذکر شکار مرغان	"	تفویض نظامت دہلی بہ مکرم خان -
	صحرائی و حکایت سناسی کہ سلب اختیار از	"	آمدن قاسم بیگ از جانب شاہ ایران -
۳۴۷	خود کردہ بود -	"	تسلط یافتن ارادت خان بر کشتوار -
	عنایت جاگیر و چشم وغیرہ اعتماد الدولہ نورجہان بیگم		سرفرازی احمد بیگ برادر زادہ ابراہیم خان فتح جنگ
۳۴۸	و تفویض دیوانی کل بہ خواجہ ابوالحسن -	"	بہ نظامت اوڑیسہ و خطاب خانی -
"	فوت سلطان خسرو -	۳۴۹	عنایت دیہہ برنیل بیگ ایچی دارا سے ایران -
		"	انداختن آہنگر عاشق از بام خود را و جان دادن -
۳۴۸	جشن ہنقدم		وصف سلیقہ و تدبیر نورجہان بیگم در اصلاح
	انعام یافتن رنیل بیگ سفیر ایران و حکم توقف	۳۵۰	مزاج جہانگیر -
	او در لاہور و مراجعت خود از کشمیر و خبر غریمیت	۳۵۱	جشن نمودن نورجہان بیگم بہت صحت بادشاہ -
	شاہ عباس بہ تسخیر قندھار و طلب فرمودن شاہجہان	"	وزن فرمودن جو تکرارے منجم از اشرفی و روپیہ -
"	را از برہان پور -	"	آمدن شاہزادہ پرویز با ملینا رنجہا بیاری جہانگیر
	بلازمست رسیدن مہاراجہ خان از کابل و رسیدن	۳۵۲	فوت والدہ نورجہان بیگم -
	حکیم مومنا بوسیلہ او و تفویض نظامت آگرہ	"	جوکت رایات بجانب کوشستان پنجاب

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۵۹	آصف خان با گره بخت آوردن کل خسزانه و وفات میر میران و حکم تالیف همه احوال به معتدیان -	۳۵۲	به اعتبار خان و نزول اجلال و کشمیر و معاف فرمودن ابواب نو جداری در کل مسالک مهر و سه و اضافت منصب امرا و طلب نمودن شاهزاده پرویز -
۳۶۰	آغاز نوشته معتد خان که جاگیر در او اصلاح می فرمود -	۳۵۳	رسیدن شاه عباس بر قلعه قندهار -
۳۶۱	فرستادن موسوی خان رانز و شاه جهان بخت نصیحت و پند -		سامان لشکر بخت استخلاص قلعه قندهار و اراده بنی شاه جهان و سرکوبی نمودن ارادت خان مفسدان کشتوار را -
۳۶۲	روانه شدن شاه جهان از ماند و جانب آگره و نصرت جاگیر بخت تنبیه او و مخاطب شدن شاه جهان به بی دولت -	۳۵۴	تصرف نمودن شاه جهان در جاگیر نور جهان بیگم شهریار و امتناع آمدنش بجنور -
۳۶۳	بسیاست رسیدن خلیل بیگ و محرم خان خواجه بگری خاص شاه جهان و رسیدن شاه جهان بنواحی آگره و فرستادن سدر سپهر بکرباجیت را بخت حصول خزاین و یا قتل او نه لک روپیه از منزل لشکر خان و گله کا فر نعمتی خان خاتان -	۳۵۵	مراجعت از کشمیر بلا هو و تسلیم نمودن شهریار خدمت قندهار و تفویض ایالت کشمیر با اعتقاد حسن و خلاص فرمودن راهبه کشتوار را از قید و عنایت نمودن کشتوار با و منصب یا قتل و ادربخش سپهر خسرو -
۳۶۴	پند فرمودن عبدالعزیز فرستاده شاه جهان و ملازمت نمودن راجه نرسنگد یو و حکم حبیب پوشیدن و پیش رفتن افواج و گله از لفاق عبدالعزیز خان -	۳۵۶	حکم تغیر جاگیر شاه جهان و رسیدن فرستاده شاه شاه عباس و آمدن خان جهان از ملتان -
۳۶۵	چشم شیر و دم	۳۵۷	نقل نامه دارای ایران -
۳۶۶		۳۵۸	نقل جواب نامه شاه عباس -
			روانه شدن خان جهان بطرف ملتان و فرستادن

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۶۵	به صادق خان جهت تنبیه جگت سنگه و تعیین شدن شا هزاره پرویز به نقشب شاه جهان باتفاق هایت خان -	۳۶۵	خبر رسیدن شاه جهان به متحرا و ترتیب افواج بادشاهی و کناره گرفتن شاهجهان باخان خانان از مسدود -
۳۶۶	مرحمت خدمت میربخشی بمظفرخان و مقرر شدن صوبه داری گجرات بشا هزاره داد و بخشش و خدمت اتالیقی بحسان اعظم و صوبه داری بنگاله باصف خان و رسیدن جهانگیری ببلده اجمیر و رسیدن خبر فوت مریم الزمانی و خبر فتح ثانی -	۳۶۶	ترتیب افواج شاهجهانی و درست برد نمودن براماندها لشکر بادشاهی و بهریت یافتن از افواج چند اول -
۳۶۷	ذکر احوال صفی خان و تدبیراتی که در فتح گجرات بکار برده و داخل شدن نا بهر خان هنگام طلوع آفتاب در شهر گجرات -	۳۶۷	فرستادن ترکش خاصه جهت عبداللہ خان و یافتن عبداللہ خان از لشکر بادشاهی و پیوستن با افواج شاهجهانی و رسیدن تیر تفنگ بقبل سدر و فتح یافتن لشکر بادشاهی و اسامی بعضی از کشته شدگان و زخمیان امرای جهانگیر -
۳۶۸	گرفتار شدن عواجہ عبداللہ بخانه شیخ حیدر و گرفتار شدن او و مجوس گشتن جمیع منتسبان شاهجهان و بدست آدن تحت مرصع و دیگر اشیاء -	۳۶۸	مخاطب گشتن عبداللہ خان به لعنت اللہ و گذشتن سر سدر از نظر جهانگیر و رعایت و عنایت به امرای و برگشتن عبدالعزیز خان از همراهی عبداللہ خان گذرانیدن میر عضد الدوله فرہنگ جهانگیری که از مولفات دوست و سرفرازی امان اللہ پسر ہایت خان بخطاب خانزاد خانی و ملازمت نمودن شاہزادہ پرویز و تاراج نمودن شاهجهان قتلہ انبیر را -
۳۶۹	ذکر جنگ و طرح مصاف و بهریت عبداللہ خان و تلقا بقب نمودن سید دلیر خان بہادر -	۳۶۹	تفویض صوبه داری کوہستان پنجاب و لاہور
۳۷۰	قتل پسر سلطان احمد و خلاص شدن سرفراز خان و اضافہ منصب حیف خان و اضافہ و رعایت ناہر خان و ذکر اصل و فروع سلسلہ ایشان -	۳۷۰	
۳۷۱	وصف سادات بارہہ و ذکر شکار شیران و حکایتی	۳۷۱	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۲	خانہجہان وغزیت کشمیر مرتبہ ثالث۔ ذکر خان جنگی سادات بارہہ وکشتہ شدن	۳۵۵	از شکار سلطان محمود غزنوی در ہندوستان۔ خبر فتح ثالث و نقل جنگ شاہجہان با پرویز و
۳۸۳	راجہ گر دھر۔	۳۵۶	ملک مالوہ وکشتہ شدن منصور خان فرنگی
۳۸۴	فوت ممتاز خان خواجہ سہرا۔		آمدن بر قنداز خان از فوج شاہجہان و رسیدن
	وصول بہ دہلی و فرود آمدن بمنزل کشن داس		رستم خان کہ از عمدہ ہاسے فوج شاہجہانی بود
۳۸۵	و آمدن علی راے حکم زادہ تبت۔		بلشکر بادشاہی و قید فرمودن شاہجہان از خان
	گذشتن از جسر ایم جلکت سنگہ بشفاعت	۳۵۷	را با پسران او۔
۳۸۷	نور جہان بیگم۔		عبور فرمودن شاہجہان از آب نر بدہ و قید
	فرار نمودن میرزا محمد ولد افضل خان از لشکر		نمودن خان خانان را با اولاد او بسبب نوشتن
	شاہجہان وکشتہ شدن او در جنگ تعاقب		نامہ مہابت خان و عنایت خطاب خوشخبر خانی
	کنندگان و فرستادن شاہجہان افضل خان دیوان		با برہیم حسین ملازم سلطان پرویز و عنایت
	خود را نزد عنبر و عادل خان باستدعاے مدد و	۳۵۸	منصب مہابت خان۔
۳۸۸	رسیدن شاہجہان بملک قطب الملک۔		آمدن رستم خان و محمد مراد و دیگر ملازمان شاہجہان
۳۸۹	جشن نوروز دہم		و در پاسے فیصل انداختن شرزہ خان و قابل بیگ
			را و تولد صبیہ شہریار و جشن وزن شمسی و رفتن
		۳۵۹	بمنزل شہریار۔
	خبر رسیدن شاہجہان بسر زمین اوڈیسیہ و حکم حرکت		سرگذشت شاہجہان وقت عبور از آب
۳۸۹	شاہزادہ پرویز و مہابت خان از جانب خاندیس		برہان پور و پیوستن عبداللہ خان بخدمت
	بجانب الہ آباد۔		شاہ جہان۔
	عرض داشت نمودن عنبر بہ مہابت خان و قرار	۳۸۰	تفویض ایالت الہ آباد بہ میرزا رستم و ملا دست
	فرستادن عادل خان ملا محمد لاری را با پنج ہزار		

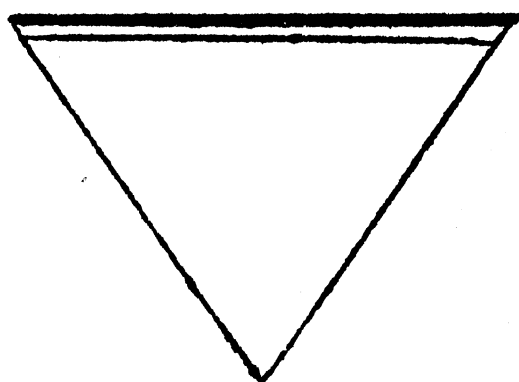
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۹۰	فیہم غلام خانخانان و رسیدن سلطان پرویز و ہاتھان بجالی الہ آباد۔	۳۹۰	سوار ہماہمی افواج بادشاہی۔
۳۹۱	حرکت شاہجہان بجانب بنارس از جون پور	۳۹۱	سیاست نمودن مہابت خان عارف پسر زادہ راو داخل شدن شاہجہان بملک اوڈیسہ۔
۳۹۲	بغزم رزم و کشتہ شدن بیرم بیگ مخاطب بخاندوران در جنگ آقا محمد زمان و ذکر	۳۹۲	تمککہ نوشتہ میرزا محمد ہادی مؤلف دیباچہ۔
۳۹۳	مصاف شاہجہان با سلطان پرویز و ہاتھان عنان گردانیدن شاہجہان از میدان جنگ و یافتن مہابت خطاب خان خانان سپہ سالار و مجبلی از سوانح دکن۔	۳۹۳	تغیر نمودن شاہجہان قلعہ بردوان را و محصور گشتن ابراہیم خان قلعہ دار اکبر نگر در حصار مقبرہ پسرش۔
۳۹۴	مصاف ملا محمد لاری بملک لشکر ہند با عنبر و کشتہ شدنش و اسیر گردیدن سرداران لشکر محبوس ماندن در قلعہ دولت آباد۔	۳۹۴	کشتہ شدن ابراہیم خان فتح جنگ و بدست شاہجہان افتادن چل و پنج لک روپیہ از مال ابراہیم خان و تقسیم نمودن شاہجہان زر بہ بندہاے خویش۔
۳۹۵	تفویض صوبہ داری کابل بہ احسن اللہ و مراجعت از کشمیر بجانب لاہور و تفویض صوبہ داری پنجاب آصف خان و طلب نمودن شاہجہان داراب خان را و ایستادگی او از حاضر شدن و قتل رسانیدن عبداللہ خان سپہ جوان او را و تفویض گشتن ایالت بنگالہ بہ پسر مہابت خان۔	۳۹۵	تفویض نمودن شاہجہان ایالت بنگالہ بہ داراب خان و گذشتن عبداللہ خان از آب گنگ و محصور گشتن میرزا رستم و شروع نزاع مادل خان با عنبر۔
۳۹۶	رعایت مہابت خان از طرف خود بلامحمد لاری و نزول جاگیر در کشمیر و حکم اخراج عبدالغفر حاکم قندھار و بعدہ حکم قتل او و فوت آرام بانو بیگم۔	۳۹۶	ظفر یافتن خانزاد خان بر پلنگپوش و کشتہ شدن

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۰۹	رسیدن بلاہور و آمدن آقا محمد علی شاہ عباس و حکایت شیر کہ با برانس گرفتہ بود و التجا آوردن عبداللہ خان بنجا بھمان -	۴۰۴	مسک بادشاہی و فرستادن سراد بہ پیشگاہ و تفویض نظامت اگرہ بقاسم خان و معاودت جاگیر بکشمیر و حکایت غریب از جلا دت شاہ قلی خان -
۴۱۰	نامزد نمودن بہار بانو بیگم صبیہ خود بطہورت و ہوشمند بانو صبیہ خسرو بہوشنگ پسران دانیال و سرفرازی معتمد خان بخدمت بخشگیری و عزیمت سیر کابل و رسیدن سرحدات و نقل جنگ ظفر خان با اعداد -	۴۰۵	مقارقت اختیار نمودن عبداللہ خان از شاہ بھمان و فوت خان اعظم و طلب فرمودن داور بخش پسر خسرو از گجرات و تفویض نظامت گجرات بنجا بھمان لودی -
۴۱۱	ذکر فوت رقیہ سلطان بیگم و متوجہ شدن بر احوال خان خانان و خبر رسیدن تامل و کردن مہابت خان صبیہ خود را بہ خواجہ بر خور دار و عنایت خطاب شاہنواز خانی بہ پیرزا رستم و کھنی -	۴۰۶	جشن بستم
۴۱۲	جشن بست گیم	۴۰۷	رسیدن بکشمیر - رسیدن داور بخش از گجرات بجنور و تفویض صوبہ داری پٹنہ بشاہزادہ شہریار و فرستادن شاہ بھمان دارا شکوہ و اورنگ زیب را با پیشکش نمایان بدر بار و دست برداشتن از قلعہ بہتاس و قلعہ اسیر -
۴۱۳	رخصت الہی شاہ عباس - ذکر غدر و بے ادبی مہابت خان - کشتہ شدن گجپت خان داروغہ فیل خانہ بالہریش و ہجو نبیرہ شجاع خان -	۴۰۸	ملازمت نمودن عبدالرحیم خان خانان محبوب و شرمندہ و حرکت رایات از کشمیر جانب لاہور و نقل جا نور ہماے -
۴۱۴	سوار شدن نور بھمان بیگم و آصف خان با فوج		

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۴۱۵	پنجاب آصف خان و عنایت خطاب و استقلال وزارت نواح ابرو الحسن و تفویض خانامانی بافضل خان و بخشگیری میرجله و بدست افتادن بست و دو لکه روپیه از مال مہابت خان و تفویض منصب و خطاب و جاگیر اجیر بخان خانان و صوبہ بنگالہ بکرم خان -	۴۱۵	بادشاہی بجنک مہابت خان و برگشتن فیل بکیم و عنان گردانیدن افواج بادشاہی و کشتہ شدن خواجہ سرايان عمدہ دران تہاہی -
۴۱۶	فوت شاہزادہ پرویز و رخصت شاہ خواجہ سیر نذر محمد خان و الی لچ -	۴۱۶	جلادت بے موقع فدائی خان و متحصن شدن قفقاز در قلعه اٹک و کشتہ شدن عبدالصمد نجم باشارہ مہابت خان و رسیدن شاہ خواجہ ایچی نذر محمد خان و الی لچ -
۴۱۷	نذر محمد خان و سرفرازے ابوطالب سپر قفقاز خطاب شایستہ خانی و تفویض صوبہ بہار بمیر زارتم و رسیدن شاہجہان بہ پٹنہ -	۴۱۷	ذکو بدست آوردن مہابت خان آصف خان و ابوطالب سپرش را با جمعی دیگر و مجبوس نمودن و قتل رسانیدن عبدالخالق و محمد تقی خان و ملا میر محمد قنودی را و ذکر عقائد و اطوار عجیب کفار -
۴۱۸	مضمون مکتوب نور جان بکیم کہ بشاہجہان نوشتہ بود و منصب یافتن آصف خان و متوجہ گشتن خانجہان بجانب بالاکھاٹ -	۴۱۸	فرار نمودن جگت سنگھ ولد راجہ باسو و رسیدن جہانگیر و مہابت خان بکابل و جنگ احدیان بادشاہی با راجپوتان مہابت خان -
۴۱۹	فیل مال فرمودن میر محمد موسی و فروختن خانجہان ملک بالاکھاٹ را بنظام الملک و نقل عنبر بجمید خان بخشی و منکو حہار -	۴۱۹	فوت عنبر بخشی مشہور -
۴۲۰	رفتن زن جمید خان بجنک لشکر عادل خان و رحبت نمودن بفتح و ظفر و ذکر نسبت عبدالرحیم خواجہ و فرستادن امام قلی خان فرزند واسے توران ایشانرا بسفارت بہندوستان -	۴۲۰	رسیدن خبر بیماری شاہزادہ پرویز و ملازمت نمودن سلطان دارا شکوہ و اورنگ زیب -
۴۲۱		۴۲۱	تدبیر نمودن و فرار مہابت خان -
۴۲۲		۴۲۲	فرار مہابت خان و تفویض وکالت و نظامت
۴۲۳			
۴۲۴			
۴۲۵			
۴۲۶			
۴۲۷			
۴۲۸			
۴۲۹			
۴۳۰			
۴۳۱			
۴۳۲			
۴۳۳			
۴۳۴			
۴۳۵			
۴۳۶			
۴۳۷			
۴۳۸			
۴۳۹			
۴۴۰			

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۴	تدبیرات صایب آصف خان جہت سلطنت شاہجہان و بہ سلطنت ہر دوا شتن و اور بخشش پسر خسرو را۔	۴۲۹	عزق شدن مکرم خان با جسے کہ راکب کشتی بودند و ذکر وفات خان خانان و ذکر سہ فتح عمدہ کہ از و بوتوق آمدہ بودند و ذکر ترجمہ نمودن خان خانان و اقبات با بری را از ترکی لفارسی۔
۴۳۵	سپردن آصف خان دارا شکوہ و اورنگ زیب را بہ صادق خان و نظر بند نمودن نور جان بیگم ہمشیرہ خود را و فرستادن شہریار بالیسقر پسر دانیال را بجنگ و بردن آصف خان دور بخش را بجنگ او۔	۴۳۰	لمتجی شدن راجہ ماندو و متوسل شدن مہا متجان بحضرت شاہجہان و طلب نمودن خان جان عبد اللہ خان را بکمر و تذویر و محبوب ساختہ و رقلعہ اسیر و داستان خان جان و در عہد شاہ جان۔
	ہزیمت یافتن بالیسقر و در آمدن شہریار بہ قلعہ لاہور و بر آوردن شہریار را از محفل بادشاہی و کھول نمودن او و رسیدن بنارسی در عرض بست روز بخدمت شاہجہان و رسانیدن خبر واقعہ جہانگیر و نصحت رایات شاہجہان بجانب آگرہ و فرستادن شاہجہان جان شاعر خان را تزد خان جان جہت استالمت۔	۴۳۱	کشتہ شدن خان جان و رسیدن سراوہ بگاہ شاہجہان و عزیمت حضرت جہانگیر بہ کشمیر۔
۴۳۶	سر باز زدن خان جان از اطاعت و دادن ملک بالاگھاٹ را بنظام الملک سواے قلعہ احمد نگر و ملحق شدن دریا حسان رو ہیلہ بہ خان جان و تصرف نمودن خانجان بیضہ	۴۳۲	جشن بست دوم
		۴۳۳	تفویض صوبہ داری بنگالہ بقدائی خان۔ تفویض نظامت پٹنہ بہ ابوسعید نسبیرہ اعتماد الدولہ۔ ذکر واقعہ ہالیہ حضرت جہانگیر بادشاہ ہنگام مراجعت از کشمیر در موضع چکڑہتی۔

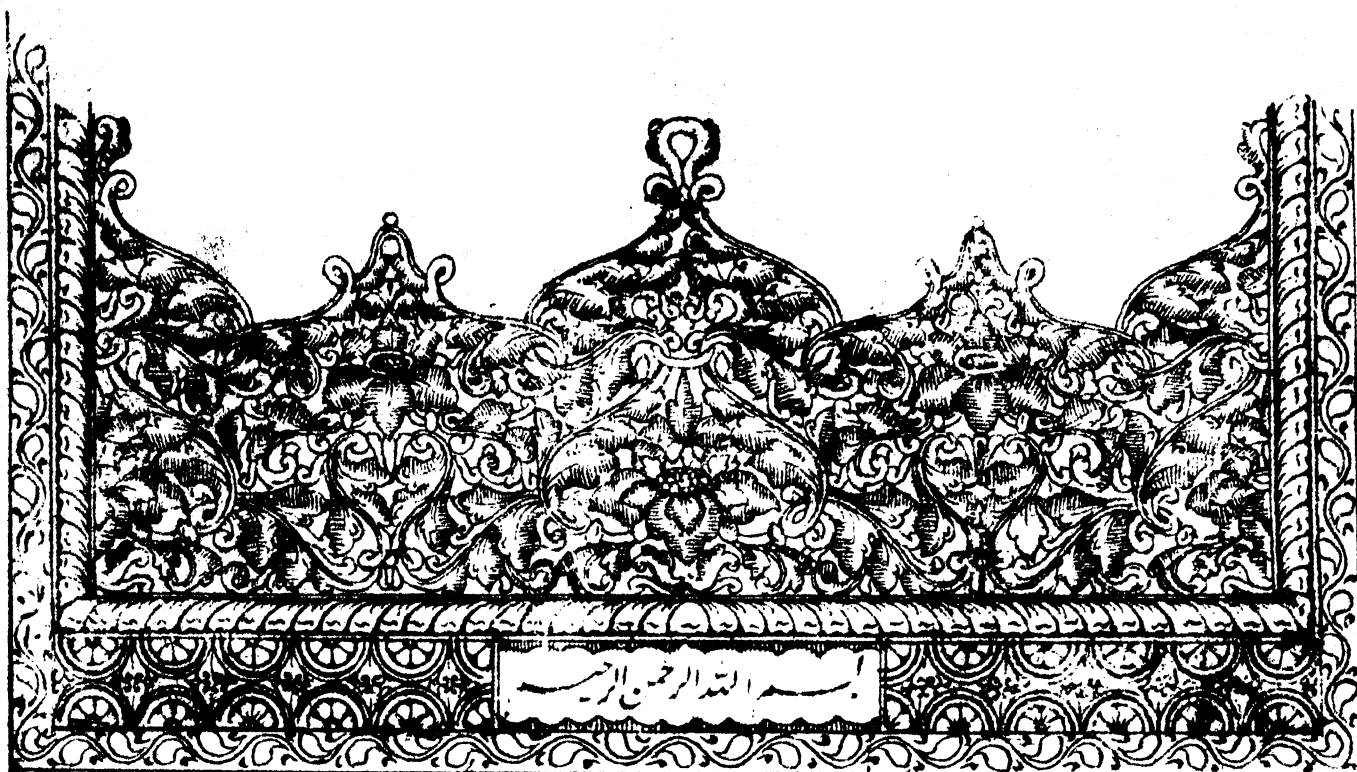
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۸	شہر یار و پسران و انیال را۔	۴۳۷	از محالات مالوہ۔
"	ملازمت نمودن رانا کرن۔	"	تفویض خدمت گجرات بشیر خان و طلب داشتن
	مخص شدن رانا کرن و جشن و زن شمس سال		سیف خان را مقید بدرگاہ۔
	سے دہم قدم از عمر شاہجہان و رسیدن شاہجہان		آوردن خدمت پرست خان سیف خان را
	باجبیر و حکم بنائے مسجد از سنگ مرمر و تفویض		مقید بحضور و عنوگناہان او و رسیدن شاہجہان
	صوبہ اجبیر بہا بہت خان و رسیدن اکبر شہر		بہ احمد آباد و ملازمت شیر خان و امرائے
۴۳۹	بند ہا بہ ملازمت۔		متعینہ گجرات و تفویض ایالت ملک پٹنہ و
۴۳۹	رسیدن در دار الخلافہ آگرہ۔		سند بمیرزا عیسیٰ ترخان و صوبہ داری ملک
	جلوس فرمودن شاہجہان بر سر ریاست	۴۳۸	گجرات بہ شیر خان۔
۴۴۰	و اجراء سکہ و خطبہ بنام نامی۔		خواندن خطبہ بنام حضرت شاہجہان در لاہور
			و قبض رسانیدن داو و بخش و برادر او و



الحمد لله. المنة كتاب من مطاب مینه شاد برت عفو پذیر سری العینی تاریخ محمد سلطنت نوالدین جهانگیر بادشاه

مرزا محمد باقر می محمد الخی مت که مسنوات تحریر نموده شاه مرحوم را باضافه دیباچه محاللات ابجد ترتیب داده

در مطبعه نایب افشاری نوک شوق کلمه حسن و خوبی طبع کرد



حمد و ثنا سے مجید و حد و سپاس و ستایش لایحسی و تعدد مرگانہ بادشاہے را سزا است کہ ذات لازم البرکات بادشاہان جہانگیر بادشاہ
 جہانگیر خلق و عالم و سبب دوام انتظام سلسلہ نبی آدم گردانیدہ تا تخریک تیغ ابدار و ستان شعلہ بار تخریک تہمدان نابرخوردار و اہلاک
 قویا و اعیان کفار و نجار فرمایند کہ از میان سعی و اجتہاد بلوغ و انشا ندن خون فاسد فسادان بہ پلارک بید رنج کار سلطنت نظام و حال
 شریعت توام گیر دو عالم و عالمیان در عمدہ راحت مہد او بر بستر امن و امان استراحت نمایند و نعمت درود و صلوات نامحدود بر حضرت
 خاتم النبیین و سید المرسلین کہ وجود عظیم المثلث جہت رواج دین متین مبعوث بود و سیف سیاست و عدالتش منزہ و مبرا از شوائب
 میل و حیث و سلام علی التواتر و الدوام بر خلفائے راشدین و جمیع ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین باد و

اما بعد چون خاطر شکستہ این بے بضاعت خاکسار بمقدار دلیل طریق نامرادی محمد ہادی از آوان ایستہ از صبا و ایل نشو و نما الی یومنا ہذا
 کہ شصت مرحلہ از شین عمر طے نمودہ بعلم تاریخ و فن سیر رغبت دارد و بر اکثر کتب اخبار و آثار انبیاء و مرسلین و سلاطین حشمت آئین بہ دیدہ عبرت
 مجبور و مرنمودہ است از آنکہ حضرت جنت مکانے جہانگیر بادشاہ کہ از اجاطم سلاطین نامدار تیموریہ بہ ہندوستان بودہ و بشوکت و شہادت معرقت
 و بہ سیاست و عدالت موصوف آمدہ و ہنر و سادہ احوال فرمانروائی خود را بشرح و بسط تمام خود بخیر تحریر آورده و بمطالعین قاصر رسیدہ چون سادہ

معروض باد کہ شہنشاہ جہانگیر احوال فرمانروائی خود تا اواسط سال ہفتدہم خود تحریر نمودہ و بعد از آن تہمد خان کہ از امرا و متحد جہانگیری بود حکم فرمود کہ خان مذکور را زندہ سودا غلام
 نمودہ باصلاح جہانگیر در آورده شاس کتاب بنمودہ باشد چنانچہ تہمد خان احوال سال نور ہجری طوس را نوشتہ باصلاح در آورد و بعد از آن سیر نامہ را ہی نوشتہ و ماچہ نا خواہام چہ جہانگیر کبیل نمودہ و

وہی تکلفانہ نوشتہ است و پسند و مرغوب گردید و بخط خویش در شتمہ تحریر کشید و در آن وقت بخاطر ناقص رسید کہ چون لب تشنگان باد یہ اخبار بانی مقام
رسند از تہ جر و زلال حکایات باقیمتہ نگردد و تشنہ استماع آن باشند بنا علیہ از اوایل شتمہ نور دہم جلوس تا آخر ایام حیات آن خسر و حجاجہ از چند
نسخہ معتبر جمع و تالیف نمودہ با تمام رسانید چون خود از ابتدای تاریخ جلوس تحریر احوال فرمودہ اند را ہم سطور از بہرہ و ولادت تار و ز جلوس برادر رنگ
خلافت نیز نگاشتنہ الحاق و مستزاد نسخہ اصل جہت تکمیل کتاب گردانید و من اللہ الا عنانہ و التوفیق القاب و اسامی گرامی آباء عظام و اجداد اکرام
حضرت شاہ جنت مکان باین ترتیب ست ابوالمظفر نور الدین محمد جہانگیر بن جلال الدین محمد اکبر بن نصیر الدین محمد ہمایون بن ظہیر الدین محمد بابر
بن عمر شیخ بن سلطان اوسید بن سلطان محمد بن میران شاہ بن قطب الدین صاحبقران امیر تیمور گورکان چون حضرت عرش آشیانی بجهت بقار
کارخانہ سلطنت و جہان بنانی ہوارہ از درگاہ ایزد جان آفرین خلفی کہ شایستہ افسرد اورنگ و سند آرائی دانش و فرہنگ باش مسئلت می نمودند
و باطن قاری موطن مفریان در گاہ صہایت و مقبولان بارگاہ احیاء را وسیلہ این خواہش ساختہ منتظر طلوع کوکب جہان افروزی بودند تا آنکہ
بعضی از استاد ہاے پایہ سریر خلافت مصیر معرض داشتند کہ شیخ سلیم نام درویشی کہ در صفائے ظاہر و باطن از ایزد پرستان این دیار ممتاز ست
و نفس متبرکہ او با جابت دعا مشہور و از روئے نسب بہفت واسطہ شیخ فرید شکر گنج میرسد در قصبہ سیکری کہ دوازده گروہی از دار خلافت
اکبر آباد واقع ست می باشد اگر آنحضرت این آرزوے گرامی با او در بیان ننہد امید کہ نہال مراد با بیاری دعاے او برومند گردد و چہرہ
مقصود در آئینہ طور رونماید لاجرم آنحضرت بمنزل شیخ رفقہ بصدق و نیاز و خلوص عقیدت این راز را ظاہر ساختند و شیخ روشن ضمیر
آگاہ دل بادشاہ صورت و معنی را بہ طلوع کوکب برج خلافت نوید سعادت بخشیدند عرش آشیانے فرمودند کہ من نذر نمودم کہ آن فرزند
را بدامن تربیت شما اندازم باشد کہ بتائیدات ظاہری و باطنی شما بدولت بزرگی و بزرگی دولت رسد شیخ قبول نمودہ بر زبان گذاریدند کہ مبارک
باشد ما ہم آن نونہال دولت و اقبال را ہننام خود سا ختم از آنجا کہ صدق نیت و رسوخ اعتقاد بود در اندک مدت شجرہ امید بہ ثمرہ خواہش
بارور شد و چون ہنگام وضع حمل در رسید والدہ ماجدہ حضرت شاہ جنت مکانے راز کمال عقیدت و فرط اخلاص بخانہ شیخ فرستادند و در آن
مکان بیمنت نشان روز چہار شنبہ ہفتدہم ربیع الاول سال ہصد و ہفتاد و ہفت ہجری بطالع میزان در موضع پنجو رہ بمنزل شیخ سلیم آن کتاب
جاہ و جلال طلوع فرمود و این نوید روح افزا و بشارت نشاط آزاد رواہ الخلافت اکبر آباد بہ سمع حضرت عرش آشیانے رسید جشن عالی و طوی
عظیم ترتیب یافت و باستماع این فرودہ خرمین و خرمین زرتشارت و بخت اداے شکر این موبہت حکم اطلاق جمیع زندانیان کہ در قلاع و دہان
بودند شرف ارتفاع یافت و بموجب قرارداد آن سلاہ و دودمان خلافت و جہانگیری را سلطان سلیم نام گذارستند اگر چہ شعرافضلا در تاریخ
ولادت اقدس مضامین غریب و معانی عجیب یافتہ قصائد غرا در سلک نظم کشیدند از انجملہ یکے

در شهر ابریه اکبر و دیگر گوهر برج اکبر شاهی

یافته اما خواجه حسین مروی از قدرت طبع و جدت فهم قصیده گفته که کا نامه سخنوران توان دانست مصرعه اول بر بیت تاریخ جلوس آنحضرت است و دوم تاریخ ولادت حضرت شاهنشاهی و بالترام این دو کار شکل معانی رنگین و الفاظ نازک آراسته و این چند بیت از آن قصیده دوست که به تحریر درمی آرد

سده الحمد از بی جاه و جلال شهریار گلبنه رنگونه نمودند بر دهر چین آن بلال برج قدر و جاه وجود آید عادل کامل محمد اکبر صاحب قران سایه لطف اله آن لایق تاج و نگین نیر برج وجود و گوهر دیر یاسه جود کس نیارد بدیه زین بر اگر دارد کس تا بود باقی حساب در ماه و سال	گوهر مجد از محیط عدل آمد در کنار لا نه رنگونه نکشود از میان لاله زار و ان نهال آن زوئی جان شاه آمد بهار باد شاه نامدار در کاج بختی و کامگار باد شاه دین پناه آن عالم عادل مدد از هوای اوج دلها شاه باز جان هر که دارد گو بی اختیار که دای گو بیار دان حساب سال ماه و روز و روزگار	طایر از آشیان جاه وجود آمد شاد شد دلها که باز از آسمان اف شاه علیم و فاسطان پوان صفا کامل اناسی قابل عادل شاهان بدر مجلس پیر اسمانی چارین آن عود سوز باد شاه سلک کو کفیس آورده ام مصرعه اول از سال جلوس پادشاه شاه پاینده باد باقی آن شهنشاه هم	کو کبک آماج غرناز گردید آشکار باز دله ازنده شد که مهر پیام بهار شمع جمع بیدلان کام دل امید دلد عادل علی عاقل بعیدیل روزه گار مرکب ویر اسماک راج آمد نیره دار بدیه از کان گرامی باز جوی دگوش دار از دوم مولود نور دیده عالم بر آرد روزگار بحساب سالها به بشمار
--	--	--	--

چون غنچه مراد از گلبن امید بشکفت و شاید مقصود از نا ناخته خواهش قدم بجلوه گاه شود نهاد بشکر آن عرش آشیانی بتاریخ دوازدهم شهر شعبان سال ولادت از اکبر آباد عازم زیارت روضه خواجه معین الدین چشتی سجری قدس سره شده پیاده متوجه اجمیر گشتند و مسافت منزل دوازده گروه مقرر کرده شد روز هفتم بر روضه منوره مقدسه ورود سعادت اتفاق افتاد و همین اخلاص بر آن آستان سوده مراسم زیارت و لوازم عبادت بتقدیم رسانیدند و بخیرات مبرات پرداخته گشتند از متکلفان حواشی آن روضه قدسیه را بر شجاعت سحاب کرمیت سیراب گردانیدند و اکنون محلی از محامذات و مناقب صفات خواجه بزرگوار نگاشته کلک بیان میگردد و مولد آنجناب سیستان است از نیت ایشان را سنجی نوبسند که معرب سگریت در پانزده سالگی خواجه والد بزرگوار اد که خواجه حسن نام داشت بعالم قدس رحلت فرمودند و از میامن نظر دور بین شیخ ابراهیم مجدوب قدری در طلب دانگیر همت خواجه شد و قطع تعلقات طاهری نموده بمرکز و بخارا رفتند و چند با کتساب علوم رسمیه پرداختند و از آنجا بخراسان رفته در آن مرزین نشو و نما یافتند و در بارون که از نواح ایشایورست به محبت فیض موهبت شیخ عثمان بادونی رسیده دست ارادت بدامن سعادت اوزده بیست سال در محبت شرفیض بیافنا

فتوحات تازه فرین روزگار خسته آثار شهر یار معالت کردار گردید در همین سال نینت فال حضرت عرش آشیانی جشن تهنیت شاهنشاهی
آراسته ابواب خورمی بر روی روزگار کشودند و روز پنجشنبه بست و پنجم جمادی الاخری آن قدسی طینت والا گهر را پذیرای عشرت فرمودند
و چون عمر گرامی بچهار سال و چهار ماه و چهار روز و نیم بست بقانون دانشوران پاستاسه و آئین دقیقه شناسان آسمانی در ساعت فیض
اشاعت یعنی روز چهارشنبه بست و دوم رجب سال نهصد و هشتاد و یک آن منظر عواطف سبحانی را مکتب نشین دانش ساختند و جشن با
و کفش ترتیب داده عالمی را نقد مراد و دامن امید ریختند و تعلیم آن سیوا خوان رموز انفسه و آفاقی بقاوه و دودمان فضل و کمال صد رشیدین
مسند افاضت و انضال مولانا میر گلان هروسه که بسلامت نفس و تهذیب اخلاق آراستگی داشت تفویض یافت و قطب الدین محمد خان
آنکه بخدمت آتایقی آن برگزیده دین و دولت خلعت اقتیار پوشید و چون او بپراست سرحد نافر گذشت میرزا خان خانانان باشایسته
این منصب عالی دانسته غرافت را بخشیدند و در سال نهصد و هشتاد و پنج منصب ده هزاری ذات و سوار به حضرت شاهنشاهی ارزانی داشتند
و بر زبان گوهر نمود گذشت که نظر بر وفور رضا جوئی و نیک سیرت و بیدار دلی و بردباری تمامی جنود سماوی اختصاص بانو نهال دولت
و ابستگی دارد و چون سنین عمر همایون به پانزده سالگی رسید صبیحه قدسیه راجه بگل اندام اس را که از اعظم امرای این دولت ابد مقرون بود
و در زمره راجه های نامدار بزرگ شوکت و اعتبار اختصاص داشت بخت آنحضرت خواستگاری نمودند و دولتخانه خاص و عام را آئین بسته
جشن بادشاهانه ترتیب دادند و بتاریخ پنجم اسفند ارده ماه آبی سال نهصد و نود و سه هجری که مختار انجم شناسان وقت بود حضرت عرش آشیانی
بور و مقدم اقبال توام منزل راجه را پایه آسمان بخشیدند و آن بانو به حلقه عصمت و عفت را بگوهر بکیتای خلافت و سلطنت عقد
از دواج نجسه اقتیار بسته بدو تسرا به جاوید آوردند و راجه لازم نیاز و پیشکش تقدیم رسانیده طوی در خور این نسبت که سرمایه افتخار
اسلامت و اخلاص دوست سرانجام داد و جمیع شاهزاده های عایتقه و هر یک از حضرات عالیات ضیافتها لایق فرستاد و واحدی
و شاکر پیشه را نام نویسی کرده سرو پا با داد و باین سعادت افتخار جاوید انداخت و در نهصد و نود و چهار هجری حضرت شاهنشاهی را
بدختر فرزند داور راجه اودس سنگه که باصالت و جاه و لشکر و دستگاه از جمیع راجه های هند ممتاز بود نافر دستاختند

به ساعتی که تو لا کند بدو تقویم

حضرت عرش آشیانی بانچه رات سراق عصمت بمنزل راجه تشریف برده عقد ازدواج سعادت بتاج بستند و بر روی روزگار در
عشرت و کامرانی کشادند

آخر مرد ملک روا کرد روزگار

محتاج بود ملک به پیرایه چسبین

دوراجہ اودے سنگھ پسر راجہ مالدیو است کہ از راجہاے معتبر صاحب شد کہتہ بودہ شمار لشکر او بہشتاد ہزار سوار رسیدہ اگرچہ راجہاے مانگا کہ با حضرت فردوس مکانی انار اللہ برمانہ مصاف دادہ در دولت و شہرت عدیل و نظیر او مالدیو بودہ لیکن بہ حسب وسعت ملک و کثرت لشکر او مالدیو فروئے داشت چنانچہ مکرر صحران لشکر او بار بار مانگا بہا زرتما اتفاق افتاد و ہر بار آثار غلبہ و تسلط ازین جانب روئے نمود و دہدہرین سال از دختر راجہ بھگہ انداس حبیبہ فیسیہ بیوہ داندو موسوم بہ سلطانہ النسا بیگم گشت و در بیست و چہارم امرداد سال نہصد و نو و پنجم ہجری ہم از دختر راجہ پسرے متولد شد و حضرت عرش آشیانے اور اسلطان خسرو نام نہاد و در نور دہم آبان سال نہصد و نو و ہفتم در مشکو سے اقبال از لطن دختر راجہ حسن عم زینجان فرزندے دیگر بر بساط وجود قدم نہاد اور اسلطان پرویز نام نہادہ آمد و در بیست و سوم شہر یور سال نہصد و نو و ہشتم از دختر راجہ کیشو داس را تھور حبیبہ بیوہ داماد بہاریم نام کرد و سلخ شہر ربیع الاول سنہ ہزار ہجری بعد از انفصائے پنج ساعت و دوازده دقیقہ از شب پنجشنبہ کہ در عہد دولت جہانگیری بیمار کشتہ اشتہار یافتہ بطالع میزان بحساب اختر شناسان فرس و سنبہ بہ شمار منجمان ہند در دار السلطنت لاہور اختربرج خلافت از لطن حبیبہ قدسیہ راجہ اودے سنگھ قدیم برادر نگ وجود نہاد تا پنج ولادت اشرف عالم چندین بشارت ست از آنچہ درین ماہ مبارک تولد حضرت خیر البشر صلوات اللہ و سلامہ علیہ اتفاق افتاد این موافقت از مساعدت اقبال ست و با ستبشار سنت الہی کہ بر سر ہزار سال در عالم جہان بانی وجود آید کہ بہ معاونت توفیق ازلی رسوم مذموم فنی و جمالت از عرصہ جہان براندہ از چنانچہ قبل ازین بہ پانصد و شصت و پنج سال رموز شناس اسرار یزدانی افضل الدین حکیم خاقانی از طلوع ابن کوکب دولت و اقبال خبر دادہ و از محرومی دریافت و حسرت نایافت آنوقت قطعہ بر صفحہ روزگار یادگار گذاشتند

گویند کہ ہر ہزار سال عالم	آید بجان اہل کمالے محرم	آمد زین پیش دامنزادہ ز عدم	آید پس ازین دامنزادہ رفتہ بعین
---------------------------	-------------------------	----------------------------	--------------------------------

روز سوم از ولادت اقدس حضرت عرش آشیانے بہ دولتشراے جہانگیری تشریف بردہ دیدہ را بہ جمال جہان افروز اور دشنی افروزند و در آن محفل جشن عظیم ترتیب یافتہ بود کہ چشم روزگار از مشاہدہ آن سرمہ جہرت میکشید و چون قدم ہیمنت لزوم سبب خوری و نشاط جد بزرگو ار گردید بالہام غیبی بہ سلطان خورم موسوم فرمودند و از وقایع این ایام آمدن خواہد عبد اللہ است بدرگاہ حضرت جہانگیری آباے خواہد از سادات کبار اند و جد چہارم ایشان قبلہ ارباب وجد و حال امیر رسید عاشق ست کہ احوال ایشان در کتاب حبیب السیر و رشحات مرقوم شدہ و والدہ خواہد خواہد خواہد حسن نقشبندی ست کہ نجیب النسا بیگم ہمیشہ حضرت عرش آشیانے را در جہالہ نکل داشت خواہد در سال ہزار باد و برادر خود خواہد یادگار و خواہد بر خوردار از ولایت حصار آمدہ ملازم ست حضرت

عرش نشینا و یافتند آن حضرت فرخوَر حال ہر یک منصب عنایت فرمودہ تعینات صوبہ دکن فرمودند و چون بشیر خواجہ قربت داشتند حکم
 شد کہ در خدمات بادشاہی رفیق او باشند و این والا نژادان بدکن رسیدہ ہر جا کہ کارے و ترددے پیش آمد مراسم مردانگی و جانپسار
 یہ تقدیم رسانیدند و جو ہر خود را و نشین بکلمان ساختند چون از ہمت بلند پرواز و اندیشہ ترقی مراتب دور و مدار بود متوجہ آستان جہانگیری
 شدہ در سنہ ہزار و سہ ہجرت میوستند و رفتہ رفتہ بچوہر شناسی و قدر دانی آنحضرت بہ مدایج بلند قصا عذ نمودند و چون در سنہ ہزار و
 ہفت ہجری از عراق فیض و تلخو اہان بوضوح پیوست کہ تسخیر ملک دکن بے نہضت ریات جہان کشائی حضرت عرش آشیانی صورت
 پذیر نیست بنایخ ششم مہر کہ مختار انجم شناسان وقت بودند نفس نفیس بدان صوب توجہ فرمودند و صوبہ اجیر را تیمنا و تبر کاہ بتول
 حضرت جہانگیری مقرر نمودہ راجہ مان سنگھ و شاہ قلی خان محرم و بسیارے از امرادر ملازمت آنحضرت تعین فرمودند در چہین ساعت
 مسعود بہر برکندن بیخ فساد را ناشر ت رخصت ارزانی داشتند غرض از اختیار مفارقت آنکہ چون مرکب اقبال بہ ممالک
 دور دست نہضت می فرماید ہم منہ خلافت از شاہزادہ ولی عہد خالی نباشد و ہم حدود متعلقہ را نا پے سپر عساکر کیوان
 شکوہ گرد اگرچہ راجہ مان سنگھ بہ خدمت حضرت جہانگیری دستورے یافت اما بہ التماس او بنگالہ بدستور سابق بتول او
 مقرر داشتند و راجہ تعہد نمود کہ خود در ملازمت حضرت شاہی باشد و فرزندان و گماشتگان او سربراہی و پاسبانی بنگالہ نمایند و
 جگت سنگھ سپر کلان خود را بہ نگاہانی آن ملک دستورے داد و در جہان نزدیک جگت سنگھ را سفر ناگزیر پیش آمد و راجہ سپر او
 مہاسنگھ راجا نشین خود ساختہ بسر کردگی بنگالہ فرستاد و چون خطہ اجیر تخیم سر اوقات گردید افواج بحر امواج و سپاہ نصرت پناہ
 باستیصال را نا دستورے یافتند و بعد از یکچندے خود نیز سیرکنان و شکار افغانان تا او دے پور نہضت فرمودند و آن آشفته
 راے بے راہ روز کوہستان برآمدہ چند جا را تاخت و چون بہارزان لشکر فیروزی اثر از پئے او شتافتند باز سر اسیمہ خود را
 بشعاب جہال انداخت و حدود متعلقہ او لکد کوب عسکر اقبال گردید و بسیارے از کفار شقاوت آثار دوران عرصہ کارزار بر
 خاک ہلاک افتادند و زن و فرزند آنها با سیرے رفتند درین وقت خبر شورش بنگالہ و شکست مہاسنگھ بعض رسیدہ
 و در پانزدہم تیر سال مذکور مادر سلطان پر دیزر بعالم علوی شتافت و پردیگان حرم خلافت را بنعم انداخت چون خوشامد
 گویان واقعہ طلب گاہ و بیگاہ چنان وامی نمودند کہ حضرت عرش آشیانے بہ تسخیر دکن مشغول اند و یکایک آن ملک را نا کشودہ
 برگشتن از غریت بادشاہانہ دورست اگر درین وقت خود حضرت برگردند و پرگنات آن رودے آب اکبر آباد را کہ بہ معمورے
 و سیر حاصلے اشتهار دار دیگرند از محافل و شہ و شام ایل جہت دور نخواہد بود و نیز فرود شستن غبار شورشے کہ در بنگالہ تباہی از تفرع

یافته بود بے راجه مان سنگه صورت نمی بست راجه بر گشتن ایشان عین مد عاداته سلسله جنبان این اراده گشت و ناگر بر هم رانا
یا نجام نارسانده بطرف آله آباد برگردیدند قلیچ خان که حراست آن قلعه آسمان ساسے بد و تفویض بود از حدق اخلاص و فردنی
حقیدت از قلعه بر آمده دولت ملازمت دریافت و بعضی هنگام طلبان شورش انگیز با عراق و بمالعه بسیار عرض نمودند که اگر قلیچ خان
را بدست آورند گرفتار قلعه اکبر آباد که بد فائز و خزائن مالا مال است به سهولیت میسر میگردد چون فتنه مخالفت هنوز سر بر بالین مدارا
داشت حضرت شاهی سخن ظاهر بیان را به سمع قبول جان داده خان مذکور را دستور فرمودند تا به قلعه درآمد و به نفس همایون از
آب گذشته متوجه بجانب آله آباد گشتند مریم مکانه والدہ ماجده حضرت عرش آشیانه که در قلعه اکبر آباد بودند بر مودج غرت نشسته
روان شدند تا آن خلف الصدق خلافت و دره التاج سلطنت را ازین غریت مانع آیند حضرت شاهی از بمعنی آگاه بے یافته
پیش از نیکه مریم مکانه بر شد سواری کشتی اختیار فرموده بسرعت تمام بجانب مقصد شافند و مریم مکانه آزرده خاطر به قلعه
برگردد دیدند و به تاریخ غره صفر سنه هزار و نهم نزول ریات در قلعه آله آباد اتفاق افتاد و اکثر جاها که آن روستا آب اکبر آباد بودند
بدست آورده به ملازمان خود جاگیر دادند از ان جمله صوبه بهار را به شیخ خدیو مخاطب بقطب الدین خان کوکلتاش عنایت نمودند و
سرکار جوینور را بلا لایک مرحمت کردند و سرکار کاپی را به نسیم بهادر کرامت فرمودند و نامبروگان را به حال متعلقه دستور دادند
و از راسے کنسور دیوان سی لکھ روپیہ خزانه که از حاصل خالصات صوبه بهار فراهم آورده بود گرفتند و چون این وقایع مکرر و
متوالی بعرض حضرت عرش آشیانه رسید از وسعت حوصله و قوت بردباری و نهایت دلشگی که بآن جانشین خلافت داشتند صلا
از جادو دنیا زدند و شریف پسر عبدالصمد شیرین قلم را که از خدایمکاران حضور بود و بخدمت شاهی نیز اخلاص بسیار داشت با فرمان عطوفت
نشان مشتمل بر نصائح و گرانمایه و طلب حضور فرستادند چون فرمان مرحمت عنوان رسید آداب استقبال و لوازم تعظیم و اجلال
به تقدیم رسانیده خواستند که روانه ملازمت شوند لیکن بنا بر ملاحظه آنمغنی را در توقع انداختند و شریف را نگاه داشته دستور
معادرت نه دادند و او به جاپوسی و خوشامد گوئی در مزاج اقدس جا کرده در اندک مدتی دکیل السلطنت شد و حضرت عرش آشیانی
فرد نشانند فتنه خانه خیر را بهم دانسته دل از کنشایش ملک دکن که نزدیک بکار شده بود برگرفتند و بتاریخ پانزدهم اردیبهشت
سنه هزار و نهم هجری کار سازی آن ملک را بر دانی و کار دانی خانها مان سپه سالار و منراولی و جانباری علای شیخ ابوالفضل
باز گذشته بهوب دار الخلافت اکبر آباد عثمان مراجعت منعطف گردانیدند و بتاریخ بیستم هر دوا سال مذکور بآن مهر دولت و
اقبال نزول اجلال فرمودند درین ایام حضرت شاهی خواجه عبدالعزیز خطاب عبداللہ خانے نامور ساختند و در شهر سنه

هزار و ده هجری که رایت آسمان ساس حضرت عرش آشیانه در دار الخلافت اکبر آباد بود حضرت جهانگیری باسی هزار سوار آماده پیکار
و فیلان نامدار روانه دار الخلافت گشتند اگر چه در ظاهر اراده دریافت حضور دالدا جاده بازمی نمودند اما در باطن اندیشه دیگر که از لوازم
سلطنت شپرویه و ملک جوئیست مرکز خاطر غور شید مناظر بود چون خبر توجه مرکب خفر قرین باین آئین به عرض حضرت عرش آشیانه
رسید مسرت و انبساطی که از رسیدن آن قره العین داشتند بوحشت و تفرقه بدل شد و بعضی از امر که سخنان نفاق آمیز از آن
دوره التاج سلطنت سمع آنحضرت میرسانیدند بواهمه در از افتادند خصوصاً جعفر بیگ آصف خان که خدمت دیوانه داشت از
بیم هرزه درائی و بی صرفه گوئی نزدیک بآن رسید که قالب نمی کند و چون مرکب شاهی در قصبه آماده که در جاگیر خان مذکور بود نزد
اجلال فرمود علی گران بیامصوب بکے از معتمدان خود برسم پیشکش فرستادند درین اثنا فرمان قضا جو بان شرف صدر دریافت که آن
آن فرزند بالشکر انبوه و فیلان کوه شکوه خاطر منظر مارا باندیشه دیگر رهنمونی می کند و آمدن پسر بخانه پدر باین شوکت و حشم
رسمی ست که از آن خلعت الصدیق بروی کار آمده اگر مطلب اظهار جمعیت و عرض سپاه بود مجرای او شد مردم را بحال جاگیر حضرت
نموده جریده بخدمت شتابد و اگر شایبه توهم باقی ست و هنوز مطمئن خاطر نیست عنان معادرت به آله آباد معطوف دارد و هرگاه نقوش
توهم و تفرقه از حواشی خاطر آن فرزند زود دوده شود بکار دست شتابد چون این مثال واجب الاتمال بحضرت شاهی رسید بتحیر و اندیشه
گشتند و در آماده توقع نموده عرض داشتند مرقوم قلم اخلاص گردانیده به پای مسیر خلافت مهیر از سال فرمودند مضمون اینکه این مرید
باجان جهان نیاز دآرز و مندی احرام کعبه مقصود بسته میخواست که درین زمان سعادت آستانه بس دریابد در آماده فرمان رسید که
قدیم جرات پیش نه زنا با آله آباد معادرت نماید عجب که اخلاص این نیازمند در باطن آنحضرت اثر نه کرده و مشتبه فتنه سرشتان خدا
مجازی را در حق این بنده حقیقی بد گمان ساختند در درستی چند این مرید را از سعادت خدمت محروم داشتند امید که صدق باطن
این نیازمند در مراتب خاطر غیب ناظر بر تو افکند انگاه روزی چند در آماده توقع فرموده کوس معادرت به صوب آله آباد بلند آوازه
ساختند مقارن آن فرمان شد که صوبه بنگاله و اوڈیسه را بجای گیر آن فرزند مرحمت نمودیم کسان خود را فرستاده منتظر گرد حضرت
شاهی صلح دقت در فرستادن لشکر به انصوب نموده عذرهای و پذیر معروض داشتند و چون به بلده آله آباد نزول سعادت از زنی
فرمودند آنچه از لوازم سلطنت و مخصوص فرمانروایان و الاشکوه است بروی کار آمد و ملازمان درگاه خطاب خانی و سلطان
یافتند از وقایع این ایام گذشته و ان شایع ادله بفضل ست اگر چه او از شیخ زاده های هندوستان بود لیکن از خرد و خورده دان
و طبع و فقه شیخ نشین یونانی در مرد داشت و در تهذیب اخلاق و آداب دانی خدمت ملوک قصبه اسبق از اقران ربوده بود و با کلمه

چون ناسازگاری حضرت شاہی بر سرے بروز افتاد و ہنگی ملتزمان در گاہ عرش آشیانے از پیش بینی و عاقبت اندیشی بجانب آن سریر آراے سلطنت گرایانند از آنجا کہ آنحضرت شیخ را با خود یک رنگ و با حضرت شاہی یک رو نمیدہ بودند فرمان قفسا جریان شرف صد دریافت کہ لشکر و چشم را با بصر خود شیخ عبد الرحمن در دکن گذاشتہ بسرعت ہرچہ تا متر متوجہ دریافت سعادت ملازمت گرد و چون خبر طلب او بعرض شاہی رسید بہ یقین و جزم دانستند کہ اگر شیخ نزد آنحضرت رسیدہ بترتیب اسباب فتنہ خواہد پرد و تا قدم او در میان ست رفتن مابد رہا صورت خود ابدست درین صورت عللج واقعہ پیش از وقوع باید کرد باین اندیشہ صاحب راجہ نرسنگہ دیو را کہ بحیثیت و مردانگی از اقربان خود امتیاز داشت و وطن او بر سر راہ بود باستیصال شیخ برگماشتند و او دل باین کار بستہ در کمین فرصت نشست چون شیخ بہ سراے برگنہ کہ در دہ کردہے گویا واقعہ است رسید راجہ با جمیعت بسیار از سوار و پیادہ شیخ را با چندے از خدمتکاران کہ ہمراہ داشت گرد گرفت و شیخ ننگ گر بختن را اگرچہ ممکن نبود بر خود نہ پسندیدہ تن بگردن دادہ بہ قتل رسید و راجہ مراور با کہ آباد فرستاد اگرچہ از کشتہ شدن شیخ خاطر قدسی مظاہر عرش آشیانی بہ آزدگی فردان و تفرقہ بیکران در افتاد اما ازین کار نامہ دلیری و مردانگی حضرت شاہی بے ملاحظہ غمیت آستان بوس بدر گاہ بدر بر رگو ابر نمودند و رفتہ رفتہ آن کہ در نہا بصفابہ دل شد چنانچہ بجاسے خود رزمزودہ کلک و قایع نگاہ شدہ و چون آن والا گو ہر کلیل خلعت از واقعہ شیخ ابو الفضل بغایت محبوب شدند حضرت عرش آشیانے مہد سعادت سلیمان بگیم رانزد ایشان فرستادند تا بنوازشماے بادشاہانہ دلجوئی نمودہ و از حجاب بر آورده بہ ملازمت آوزند و فتح لشکر نام نیل و خلعت واسپ خاصہ عنایت فرمودہ مصحوب بگیم ارسا داشتند و چون بگیم بد و منزله آکہ آباد رسیدند حضرت شاہی بہ استقبال برآمدہ بہ آداب بزرگی ملاقات نمودند و سجدات مرحام بیکر ان حضرت عرش آشیانے بقدم رسانیدہ بہ بکل تمام در خدمت بگیم بہ شہر معاودت فرمودند و مہد علیا سلیمہ سلطان بگیم آن سرشت انقلاب را بنوید عواطف گوناگون امید دار ساختہ رنگ توہمات از مرآت خاطر زدودند و حضرت شاہی در مراقبت والدہ معطلہ متوجہ در گاہ عرش اشتباہ گشتند چون بجوالے دار الخلافت اکبر رسیدند عزمداشتہ مرقوم قلم اعتقاد رقم ساخته مصحوب خواجہ دوست محمد بہ ملازمت اشرف ارسا داشتند مضمون آکہ چون آن خداوند حقیقی و خداے مجازی رقم عفو برد اسن تقصیرات این بندہ کشیدہ اند امید دارست کہ از حضرت مریم مکاتے التماس فرمایند کہ از دوسے فرزند پردری این نیازمند را بہ ملازمت اشرف اندس مشرف سازند تا رفع توہمات این فدوی گردد و حکم شود کہ منجمان حضور اختیار ساعت سجد نمایند بعد از رسیدن این عریفہ حضرت عرش آشیانے بد و تلخانہ والدہ ماجدہ خود شنا نہ التماس شاہی را بعرض آن عفت قباب رسانیدند و پس از آنکہ

تو ابش ایشان درجہ قبول یافت فرمان عاقبت عنوان شتلمبر نوید استقبال مریم مکانے بفرزند اقبال مند نوشته این رباعی کہ از
واردات طبع جعفر بیگ آصفخان ست دران غشور سعادت قلمی نمودند ۵

ای جنت زما برسم عادت ساعت	اور اک وصال را چه حاجت ساعت
از وصل کند کسب سعادت ساعت	ساعت چه کنی بہانہ ساعت ساعت

و این نوازش نامہ را بہ خواجہ دوست محمد سپردہ اور از خصت معاودت فرمودند بعد از ورود این فرمان یافت عنوان حضرت شاہی بستر
ہرچہ تمام تر نجواہی دار الخلافت رسیدند و حضرت مریم مکانے یک منزل پیشتر شتافتہ آن گوہر اکیلی سلطنت را بمنزل خود در آوردند
و در دولتمراسے ایشان قرآن السعدین اتفاق افتاد و حضرت شاہی فرق نیاز مندی بہ اسے آسمان ساسے قبلہ حقیقی گذشتہ تارک
دولت برافراختند حضرت عرش آشیانے دیدہ اشتیاق بہ جمال جہان آراسے فرزند اقبال مند نورانی نمودہ ایشان را بد و لتخانہ
آوردند و حکم اشرف نقارہ شادمانی نواختہ آوازہ نشاط و انبساط را بگوش دور و نزدیک رسانیدند و حضرت شاہی دوازده ہزار
ہمہ بھینہ مند روئید و ہفتاد و ہفت زنجیر نیل نرودادہ برسم پیشکش گذرایند از آنجملہ سی صد و پنجاہ و چہار زنجیر نیل درجہ پذیرائی
یافت و تتمہ را بایشان بخشیدند و بعد از دور و زون نام نیلے از غنائم فتح دکن کہ در فیلان خاصہ بہ سبک پائے دغوش فعلی بے ہمتا
بود بایشان مرحمت شد و دستار مبارک از فرق مقابس برداشتہ بر سر اشرف شاہی گذاشتند و نوید جانشینی را بگوش امید آن
خورشید آسمان سلطنت رسانیدند چون حضرت عرش آشیانے در ہنگام توجہ ریاست عالیات بصوب دکن حضرت شاہی را بر سر راناک
مقبور رخصت فرمودہ بودند و بسبب امرے کہ رقم زدہ کلک و قایع نویس شد آن حضرت ہمہ رانار ابا انصرام نارسانیدہ بالکہ آباد
شتافتند درین صورت راے صواب اتماے حضرت عرش آشیانے چنان تقاضا فرمود کہ ہمہ رانانا فرزد آن فرزند بود لائق دولت
آنکہ بہ نیروے ہمت آن قرۃ العین خلافت صورت اتمام پذیرد لاجرم در جشن دسہرہ آن گوہر اکیلی سلطنت بموجب حکم پدر بزرگوار
ریاست نصرت سمات بدانصوب برافراشتند و جمعی از امراکہ انسانی آئنا نوشتہ میشو و نوازش خسروانہ سرافراز گشتہ در خدمت آن
درۃ التاج سلطنت دستورے یافتند جگناتھ راے راے سنگہ مادھو سنگہ راے درگاراے بھوج ہاشم خان قرا بیگ خان
افتخار بیگ راہجہ بکر ماجیت سکپ سنگہ و دیپ پسران موتہ راہجہ خواجہ حصارے راہجہ شال باہن لشکری پسر میرزا یوسف خان
شاہ قلی برادر آصف خان شاہ بیگ گولائی چون فتحجو بنیم سر اوقات اہلال گشت روزے چند دران دار السعادت بہجت سالان
ضروریات توقف اتفاق افتاد و خزانہ و لشکرے کہ بآن کار دشوار گذارد فاکند التماس نمودند و در باب دخل در سر انجام آن

استاد گہاے بیجا ظاہر ساختند ناگزیر حضرت شاہی عرضداشت نمودند کہ این مرید حکم آنحضرت را نمونہ حکم اتنی دانستہ بہ شوق ہر چہ
 تا مہر دل برین خدمت نہادہ لیکن کفایت اندیشان سامان این مہم را بہ روشنی کہ سرانجام پذیر گردنی نمایند و بیودہ خود را سبک
 ساختن و اوقات ضائع کردن چہ لائق ست مکرر معلوم آنحضرت شدہ باشد کہ رانا از کوہستان بر نمی آید و ہر روز بہ محکمہ پناہ بردہ تا ممکن
 باشد بہ جنگ نمی پردازد تہدیر کار او منحصر درین ست کہ افواج نصرت امواج از ہر سو درآمدہ کوہستان اورا قمر غمہ وار در میان گیرند
 و ہر فوجی آن قدر باید کہ ہر گاہ بان مقہور دوچار شود از عمدہ او تو اند بر آید اگر دو لختہ امان بردش دیگر صلاح دیدہ اند چون مردم بندہ
 بغایت پریشان احوال اند حکم شود کہ این نیازمند حبیب سعادت را بہ سجدہ اخلاص روشن ساختہ بہ محال جاگیر خود شتابد و در غور این
 مہم سامان نمودہ با جمعیت فراوان متوجہ استیصال او گردد و بعد از آنکہ عرضداشت حضرت شاہی بسامع عزوجل رسید بخت النسا بگیم
 ہمیشہ قدسیدہ خود را نزد آن گوہر اکلیل خلافت فرستادہ پیغام فرمودند کہ چون آن فرزند در ساعت مسعود رخصت شدہ و ارباب
 بتجیم محبت قرآنہ کہ درین نزدیکی واقع میشود تجویز ملاقات نمی نمایند باید کہ بہ خجستگی متوجہ الہ آباد شود و ہر گاہ خواہد باز دولت ملازمت
 در یابد حضرت شاہنشاہی بورود دشو ر لامع انوار فتح پور کوچ فرمودہ نزدیک متھرا از آب جون عبور نمودہ روانہ الہ آباد شدند
 مقارن این حضرت عرش آشیانے یک پوستین رو باہ سیاہ دیک پوستین رو باہ سفید منسوج روپ خواص بان حضرت فرستادند
 و آن مسرت الصبار سلطنت عرضداشتے مشعلہ سپاس گذاری این مرحمت نوشتہ ابن بیت را در انجام قوم ساختند ۵

<p>اگر برین من زبان شود ہر موئے</p>	<p>یک شکاری تو از ہزار نموا غم کرد</p>
-------------------------------------	--

و بروپ خواص سپردہ اورا رخصت معادلت ارزانی داشتند و چون بہ الہ آباد رسیدہ روزے چند بشاد کامی گذرانیدند
 قضا را والدہ سلطان خسرو نقاب آراسے نہا نخانہ عدم گشت تفصیل این اجمال آنکہ در نیو لایہ پستے در داغ آن عفت سرشت
 بہر سید و سیدائے بر مزاج استیلا یافت چون خسرو از بیراہ روی در ملازمت حضرت عرش آشیانے ہموارہ بہ شکوہ شاہنشاہی
 می پرداخت این غم سرا بار آن گشت در روزے آنحضرت بہ شکار تشریف بردہ بودند پوشیدہ از پرستار ان ایون خوردہ سر بایں
 فنا نہاد و چون سر آمد پر دگیان حرم سراے سلطنت بود و انس و الفت تمام باو داشتند خاطر قدسی مطاہر ازین سانحہ بہ نہایت
 ملول و بغایت اندوگین شد و بردل مہر منزل این مصیبت سخت گرانی کرد و حضرت عرش آشیانے از استماع این حادثہ ناگزیر
 و اشتغلی ضمیر نفیس پذیر فرمان از روے کمال مہربانی و غمگساری فرستادہ تسلی بخش خاطر عا طر شد ند و از سوانح این ایام رفتن
 عبد اللہ خان ست بدر گاہ عرش آشیانے چون شریف خان دکیل السلطنت شد صحبت عبد اللہ خان باو در نگر نیست و

ادب پوخته در خدمت شاهنشاهی شکوه ایشان میگردانگر بر فراقت خواجهم یادگار و روستایم بدرگاه بادشاه حجه نهادند و آنحضرت
 جوهر اهلالت و شجاعت از سیاه خان مذکور دریافتند و شایسته تربیت دانسته منصب هزار و پانصدی و خطاب صفدر خانی اتمیان
 بخشیدند و خواجهم یادگار را نیز به منصب عزت برافراختند در هنگامیکه مرکب شاهی از فتح پور متوجه آله آباد گشت اگرچه حضرت عرش آشیانی
 رخصت گونه ارزانی داشته بودند لیکن از مصمم دل بجدائی آن قره العین خلافت را رضی نبودند بلکه ازین دور رس نهایت دل از در
 داشتند و جمعی از فتنه جویان واقع طلب هر روز مقدمه ترتیب داده وحشت افزای خاطر قدسی مظاہر میگشتند درین ایام از دوام
 باده گساری آنحضرت به لباس و سوزی شکایت میکردند و از مویذات خواہش اہل غرض آن شد کہ یکی از واقعه نویسان شاهی
 به خانه زاده که در سلک خواص نسلک بود نسبت تعشق بهم رسانیده و آن بے ادب شیفته خدمتگار دیگر شد و بر سره با تعناق
 بگریختند و خواستند کہ خود را بدکن رسانیده در حمایت شاهزاده دایمال روزگار بسر برند و چون حقیقت حال بمساع جلال رسید
 فی الفور جمعی از سواران چالاک بجهت گرفتن آنها تعیین شدند اتفاقاً بر سره را بدست آورده در دقتیکه آتش قهر شاهنشاهی
 در اشتعال بود بحضور عالی حاضر ساختند و بموجب حکم واقعه نویس را در حضور پوست کنده یک خدمتگار را خواجهم سرا کردند
 و دیگرے را چوب کاری نمودند ازین سیاست رعب و هراس عظیم در دلها جا کرد و در راه گریختن مسدود شد و این قضیه را
 از باب غرض بعد آب و تاب بعرض حضرت عرش آشیانی رسانیدند و خاطر مہر ناظر آنحضرت سخت برآشفست و بر زبان الہام
 بیان گذشت کہ ماما امروز جہانے را بہ شمشیر تسخیر کردہ ایم حکم کردند پوست گو سپندے در حضور خود ذکر کردہ ایم فرزندان ما عجیب
 قسی القلب اند کہ آدمی را در پیش خود پوست میکنند ہمین ہرزہ در ایان فتنہ انگیز بعرض رسانیدند کہ شراب را با ایون مزج
 فرمودہ زیادہ از آنچه طبیعت برداشت تواند کرد نوشجان می نمایند و در ہنگام طبعان کیفیت و استیلاے نشہ سورش مزج بہر سہ
 احکام ندامت انجام مہرینند و در ان وقت بچکیں رایا را سے چون و چرا نیست اکثرے خود را بگوشہ کشیدہ مخفی می سازند
 و چندے کہ ناگزیر باشند حکم نفس کلیم و صورت دیوار دارند چون خاطر فیض ناثر نگران احوال ایشان بود و تعلق مفربان بہ تلباح
 سلطنت داشتند را سے صواب نما چنان تقاضا فرمود کہ بہ آله آباد خود تشریف بردہ و جگر گوشہ را ہمراہ گرفتہ بہ دارالخلافہ
 بیاورند و بہ این اندیشہ شب دوشنبہ یازدہم شہر پور سنہ ہزار و دوازده ہجری را یات اقبال بد انصوب ارتفاع یافت
 و بر کشتی نشسته متوجہ پیشخانہ کہ در سہ کردہ شہر رب آب چون ترتیب پذیرفتہ بودند قضا را در اثناے راہ کشتی بر زمین
 نشست و ہر چند ملاحان دست و پا زدند در ان نیم شب نتوانستند کشتی را در آب انداخت ناگزیر تا سفید صبح در میان دریا توقف

واقع شد و بعد از طلوع آفتاب امرای عظام کشتی ہائے خود را پیش رانده سعادت کورنش حاصل نمودند و نزد دروزن خانان نفس و آفاق ظهور این کریمہ غیبی اشارتے بود و بر فسخ این غریمت لیکن شکوہ آنحضرت ز بانہار الگام بستہ بود بالجلہ ازان جا بہ پیشخانہ نزول اتفاق افتاد و روز دیگر باران بہ شدت بارید و مقارن این خبر بجاری حضرت مریم مکانے رسید و چون ایشان باین پورش راضی نبودند عرش آشیانے محل بر تمارض فرمودند و درین دوسہ روز بہ سبب افزودنی بارش بچکیں خیمہ بیرون توانست کرد و غیر از دلتخانہ خاص و پیشخانہ چندے از بندہ ہائے نزدیک دیگر چادر سے بنظر در نمی آمد و شب چہار شنبہ خبر رسید کہ حال مریم مکانے دگرگون شد و اطباق قطع ایستار نموده دست از معالجہ باز کشیدہ اند آنحضرت بایہ آنکہ ویدار و اسپین در بانہار عنان معاودت معطوف داشتند و بیجا دت قبلہ خویش رفتہ احوال ایشان را بسے پریشان یافتند و ہر چند خواستند کہ اندر زمی و سخنی ازان عفت سرشت و اکشند زبان یا را سے گویائی نہ داشت ناگزیر بقضائے ایزدی رضا دادہ خلوت گزین کلبہ اندودہ گشتند و شب دوشنبہ شہر دہم شہر یو رسال ہزار و دوازده بار گاہ عصمت اواز گدورت کہہ دنیا در کشیدہ نقاب گزین خلوت سراے تربت گشت و ازین سانحہ جہانے شوریدہ و روزگار بسوگاری درآمد حضرت عرش آشیانے موے سروریش و برودت سترہ لباس ماتم پوشیدند و چندین ہزار کس از امرار و منصبدار و اہلکے و شاگرد پیشہ ہوافت آنحضرت رخت مصیبت اختیار نمودند و بادشاہ جم جاہ نعیش را بردوش گرفتہ قدمے چند راہ پیوند و بعد از ازان امرانوبت نبوت برداشتند و با بوت را روانہ ہلی ساختہ بادل زار و دیدہ خونبار بد دلتخانہ معاودت فرمودند و روز دیگر خود از کثرت سوگواری برآمدہ و جمیع بندگان را ازان لباس برآوردہ ہر یکے را فرخور پایہ خلعت عنایت فرمودند و جسد گرامی در عرض پانزدہ پیر بدہلی رسید و در مزار فائض الانوار حضرت جنت آشیانے مدفون گردید و چون خبر نصبت موکب اقبال عرش آشیانے بھوب آلمہ آباد و فسخ آن غریمت بجت عارضہ مریم مکانے در حلت آن عفت قباب بقدمی سراے جاد دانی بھضرت شاہی رسید نتیجہ شہی و تامل شریف خان را بکلومت بہار دستورے فرمودہ آیات نصرت آیات بد ریافت ملازمت پد ر بزرگوار افرانشتہ متوجہ دہلی الخلا اکبر آباد شدند تا غبار کہہ در تے کہ بر مرآت خاطر حقیقت مناظر شستہ بود زدودہ شود و درین مصیبت والدہ ماجدہ شریک باشند و عرش آشیانے نوید حضور و افراسرور آن مسرت القلب را غمزداسے این ماتم دانستہ جہان جہان نشاط و شادکامی در سر گرفتند و حضرت شاہی در ساعت مسعود سال ند کور بادراک دولت ملازمت سعادت اند و ختمند و بعد از آنکہ رسوم تورہ و آداب بجا آوردند عرش آشیانے فرزند اقبالند را در آغوش عطوفت و مہربانی کشیدہ فرح بخش دل اند و بگین شدند و بندہ ہائے اخلاص آئین بصیش و شادی قرین و منافقان واقع طلب نجلت زدہ و بگین و اند و بگین گشتند جہان را رونق دیگر بدید آمد روزگار کہ سر شوریدگی

در سرداشت آرام و تسکین یافت فتنہ کہ چشم کشودہ منتظر فرصت می بود بگران خواب غفلت افتاد نقاره شادی بلند آوازہ شد حضرت شاہی دوصد عدد و ہر صد تو لگی و چہار ہر پنجہ تو لگی و یک ہر بست و پنج تو لگی و یک ہر بست تو لگی و سہ ہر پنج تو لگی بصیغہ نذر و یک قطعہ الماس کہ یک لک روپیہ بہاداشت و چہار زنجیر نیل برسم پیشکش گذر آیند ند بعد از فراغ این مجلس حضرت عرش آشیانے از بارگاہ خاص و عام برخاستہ متوجہ حرم سراے خلعت شدند و چون خاطر قدسی مظاہر از بعضے اطوار و ادعای حضرت شاہنشاہی تدر گرانی داشت باطن شکایت آگین ذخیرہ ہائے کمن را ببردن فرستاد و زبان معجز بیان بگوئی در آمد و بعد از آنکہ سخنی چند عنایت آمیز گذارش یافت فرمودند کہ بابا چنان ظاہر میشود کہ از افراط بادہ پیمائی دماغ شما خلل پذیرفتہ بہتر آن ست کہ روزے چند بد و تنہا نہ ما بسر بید تا مدہیرات بکار بردہ باصلاح مزاج شما پروازیم و ایشان را در عبادت خانہ نشاندہ بعضے از خدمتکاران معتد را بطریق دید بانی گماشتند و ہر روز والدہ ہا و ہمیشہ ہا نزد ایشان آمدہ دلہبی و خاطر جوئی میکردند تادہ روز در ان سعادت نگاہ بسر بردند و چون معلوم شد کہ از دوام بادہ گساری و آشفۃ دماغی ایشان انچہ بعض سیدہ بود وقوعے نداشت دستورے شد کہ بد و تنہا نہ تشریف برند و چندے از ملازمان ایشان کہ از غضب حضرت عرش آشیانے بیم و ہراس بخاطر راہ دادہ بگوشتہ یا خزیدہ بودند باز آمدہ سر گرم بخیمت گر دیدند و حضرت شاہی ہر روز بہ کوشش و الدبیر کو آ خود استسعاد یافتہ مشمول مراحم می گشتند درین ایام مکتوب ہائے ہادی شاہ راہ شیخ حسین جامی کہ در سلسلہ علیہ خواجہاے بزرگوں گذارش جان و تن داد رس بالنفس ہزار فن بے ہمتا بود بحضرت شاہی رسید بضمون آنکہ حضرت خواجہ بہار الحق والدین قدس اللہ سرہ الغریر را در خواب مشاہدہ کردم فرمودند کہ درین زودے سلطان سلیم براورنگ فرماندہی برآمدہ روزگار را بداد و دہش آباد گرداند و غمزدگان عالم را بے بخشش شاد سازد و از غریب حکایات کہ در ان روز ہار داد آنکہ حضرت شاہی گران بار نام فیلے داشتند کہ در جنگ فیل بے ہمتا بود و فیلے کہ در برابر صدمات او پایا استوار کند در فیلخانہ بادشاہے نشان نمی دادند و بچنین خسرو آب و نام فیلے داشت کہ او نیز در جنگ فیل سر آمدہ بود حضرت عرش آشیانے حکم فرمودند کہ آن دو کوہ گران سنگ را با ہم در جنگ در اندازند و زن متھن نام فیلے را از حلقہ خاصہ کبک مقرر فرمودند کہ ہر گاہ یکے از انہا بر دیگرے غالب آید و فیلبان از نگہداشت آن بازماند فیل ندکور از کمین برآمدہ کمک کند این فیل را با اصطلاح فیلبانان طبانچہ سے نامند و این از تصرفات حضرت عرش آشیانے ست کہ در وقت جنگ بھمت جدا ساختن فیلبان سرکش بخاطر آوردند و لود لنگر و چرخ و ادو چاری نیز از اختراعات آن حضرت ست بالجملہ حضرت شاہی و خسرو التماس نمودند کہ بر اسپان سوار شدہ از نزدیک تماشا کنند حضرت عرش آشیانے

در جہر و کشتہ شاہزادہ خرم را نزد یک خود حکم نشستن فرمودند۔

دو کوہ آہنی از جاے حبسید | زمین گوئے ز سر تا پاے حبسید

بعد از رد و خورد بسیار فیل گر انبار آٹا و چیرگی ظاہر ساخت و حریف خود را عاجز و زبون ساخت درین وقت بموجب قرار داد فیل رنمتن را بہ ملک آوردند و جمعی از بندہ ہاے حضرت شاہی فیلمان را از پیش آوردن مانع آمدہ کلوئے و سنگے چند بجانب فیلمان انداختند و او بے محابا بموجب حکم فیل را پیشتر اندہ روبرو کرد اتفاقاً سنگے بر شقیقہ فیلمان رسید و قطرہ چند بر روی سینہ او چکی خسر و با جمعی از ہرزہ در ایان نجابت آنحضرت رفتہ گستاخی مردم شاہی و مخرج شدن فیلمان را بہ بیانہ معروف و اشتند و اندکے را بسیار و نمودند حضرت عرش آشیانے ازین گستاخی و بیباکی متغیر و متوحش گشتہ بہ شاہزادہ خرم فرمودند کہ نزد شاہ بہائی خود رفتہ بگویند کہ شاہ بابا بیفرماید کہ در حقیقت این فیل ہم از شماست سبب عفت و بے اعتدالی چیست شاہزادہ خرم حکم جد بزرگوار شافقہ بلطف بیان و حسن ادا گذارش این پیغام نمودند حضرت شاہی در جواب فرمودند کہ ما ازین مقدمات اطلاعی نیست و اصلاً بزورن فیل و فیلمان را ضعی نبودہ ایم و نہ فرمودہ ایم آنحضرت عرض کردند کہ اگر چنین است حکم شود کہ ما خود توجہ نمودہ بان شاہازی و دیگر تدبیرات فیلمان را از ہم جدا سازیم حضرت شاہی بہ شکفتہ پشیمانی اجازت دادند و آن حضرت حکم گذاشتن چرخ و بان فرمودند ہر چند تدبیرات بکار بردند اثر سے ازان تر نبز گشت تا آنکہ فیل رنمتن ہم بزورن شدہ و رہزیمت نہاد و ہر دو باب جون در آمدند و فیل گر انبار بر رویچہ بود و دست باز نمی داشت ناگاہ کشتی کلان در میان حائل شد و گر انبار از شدت باز ماند شاہزادہ خرم بخدمت جد بزرگوار شافقہ مراتب آداب را پاس داشتہ عرض نمود کہ شاہ بہائی باین جرات و گستاخی رخصانہ اندوہد و استغلی ایشان واقع نشدہ در صل سخن را بتفاوت عرض کردہ اند و در ہمان ایام واقعہ ہا بلکہ حضرت عرش آشیانے رودادہ آنحضرت را در مدت پنجاہ و یک سال سلطنت ہرگز نسیم ناکامی بر طرہ اعلام دولتش نہ وزیدہ و بچگونہ پاسے یکران دولت و اقبالش بہ سنگ در نیامد بہر جانب کہ غمیت نمودے اقبال بسان دولت لازم رکاب مہمت انسابش بودے و بہر طرف کہ قصد فرمودے بخت مانند تخت سرد پاسے عرش فرسایش داشتہ آسمان بکام او گردش گزین بود و زمین بہ مرام او در تمکین تا آنکہ روزگار خود پر داخت و آن بادشاہ مجاہد را از تخت فرمانروائی بر تختہ ناکامی کشید اجمال این حادثہ آنکہ روز دوشنبہ ستم شہر جمادی الاول سنہ ۱۰۵۷ ہزار و چہار و پنجری مزاج اعتدالی شہر از مرکز محبت انحراف پذیرفت و عارضہ تب اشتہاد یافتہ بنجر با سہالی گشت شاہزادہ خرم از کمال سعادت مندی متکفل خدمت بیمار داری گردید و حکیم علی کہ سرآمد اطباے عمد بود مقصدی علاج شد و چون زمان قیضہ ناگزیر رسیدہ بود ہر چند بمعالجہ و دوا پرداختند

و تدبیرات بکار بردند و فرمایند از آن مرتب نگشت و رویه به بود در آینه حال مرئی نه شد. و چون سلطان خسرو و خواهرزاده راجه
مان سنگه و داماد خان اعظم درین دولت خصوصاً درین وقت حل و عقد امور سلطنت باین دو کس تعلق داشت بخاطر حق ناشناس
قرار داده که با وجود حضرت شاهی چنین ناخلفی را به سلطنت برداشته به ترتیب اسباب فتنه و فساد پردازند و آنحضرت از غم و
معاندان و قوت یافته بنا بر خرم و احتیاط که از شرائط جهانگیری است در چنین وقت خود را از سعادت خدمت پدر عالی قدر
محروم داشته ترک آمد و رفت بدرون قلعه فرمودند و شاهزاده خورم بادل قوی و غم در میان دشمنان و بدایشان پاس
همت افشوده دولت ملازمت جد بزرگوار را از دست نداده اگر چه مکر و والده ماجده آن قره العین پیغام فرستاده که درین آشوبگاه
بے تیزی و تلاطم امواج فتنه بسر بردن صلاح وقت نیست قطب و ارقام همت بر جا داشته ترک غریت نفرمودند تا آنکه نفرموده
پدر نامور و مادر بلند اختر آنسر بر آرای سلطنت نزد آنحضرت شتافتند و هر چند در بردن شاهزاده مبالغه نمودند بر نفس رضی
نه شد و در جواب معروض داشتند که تا راجه جیات جد بزرگوار بمشام جان میرسد امکان جدائی در تصور نمی گنجی از آنجا که
حافظ حقیقی در همه حال حارس آن عزیز دین و دولت بود در آن طوفان حوادث از آسیب عین الکمال چنانچه باید حراست
نموده و درین ایام از کنیزان حضرت شاهی دو پسر متولد شدند و بجهاندار و شهریار موسوم گشتند. و چون قصاصه قادر قدیر و
حکیم خیر بران رفته بود که آنجا مکار حق بمرکز قرار گیرد و جهان تیره از خلافت و ارث حقیقی ملک روشنائی پذیرد این طائفه حق شناس
از اراده باطل ندامت گزیده شرمند و سرافکنده بخیریت حضرت شاهی شتافتند و آنحضرت روز دیگر ملازمت حضرت عرش
آشیانه تشریف برده در حالت نزاع بدولت دیدار سعادت اند و خنده و بر حسن استقامت شاهزاده خورم تحسین و آفرین فرمودند
و آن سر و جو ثبات خلافت را همراه خود برده بدو و تلخانه آوردند و شب چهارشنبه سیزدهم جمادی الاخری سنه هزار و چهارده هجری آن
شاهباز اوج خلافت ازین سراے فانی به نزهت سراے جاودانی شتافت و روز دیگر بلوازم نجیر و تکفین پرداخته در باغ سلکند
بجوار رحمت الهی سپردند و ولادت گرامی در نهند و چهل و نه روی داد و جلوس در نهند و شصت سه اتفاق افتاد و آنحضرت را سه
پسر و دو دختر و سه حبیبیه قدسیه بودند تحسین شاه عادل باذل نور الدین محمد جمالیگری که سر بر آرای خلافت شد دوم سلطان مراد
که در سنه هزار و هفتم مطابق سال چهل و چهارم اکبر شاهی بادمان شراب در ولایت دکن در گذشت سوم سلطان و اینال که در
سنه هزار و سیزدهم هجری موافق سال چهل و نهم اکبر شاهی اونیروز با فراط شراب خواری و بادیه گساری در ملک دکن وفات یافت
و اسامی حبیبیه با اینست شاهزاده خانم شکر النساء خانم آرام بانو بیگم بعد ازین آنچه مر قوم قلم مشکین رقم گردیده تا یغنی است که

حضرت جنت مکانے جہانگیر بادشاہ تا اوایل سنہ نو زودہ جلوس خود متوجہ جمع و تحریر آن گشته اند و از انجا تہمہ اخبار را تا آخر ایام حیات و انجام مدت سلطنت کہ کلمہ بیست و یک سال و ہشت ماہ و ہشت روز و ہشت ہفت روزہ باشد بطریق از اوایل احوال حضرت صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ کہ بعد از استماع واقعہ والد نامہ از قلعہ خیر دکن بجانب دارالخلافہ اکبر آباد متوجہ گشتہ تا بر تخت سلطنت و فرزند جلوس فرمودہ اند را ہم سطور دلیل طریق نامرادی محمد ہادی بہت تکمیل کتاب چنانچہ در دیباچہ ایما کے بان رفتہ الحاق نمودہ و ارادہ و خواہش دارد کہ اگر اجل امان و فرصت دست بہم دادہ و دماغ یاوری نمود بحکلی از احوال آن بادشاہ فریدون فرج جم جہا را کہ رب النوع سلسلہ سلاطین تیموریہ ہند وستان بودہ من اولہ الے آخرہ بہ سلک تحریر کشیدہ در ذیل این نسخہ مندرج سازد قشہ بیا جو یاے اخبار را بہ شادابی اظہار حقیقت سیراب گرداند و منہ الاعانتہ و التوفیق

ادکر و زرای حضرت جنت مکانے جہانگیر بادشاہ در زمان شاہزادگی

نخست راے کھنوسور خدمت دیوانے آنحضرت داشت بعد از ان بایزید بیگ باین خدمت پرداخت بعد از ان خواجہ محمد بیگ کابل کی کہ در ایام سلطنت بخواجه جہانے روشناس گشت دیوان شہ بعد از ان خان بیگ باین منصب اقبال یافت اما در محامات بر شریف خان پسر عبد الصمد شیرین قلم بود کہ پس از جلوس بخطاب امیر الامرائے و والا پایہ و کالت سرعت بر فلک سود و چون لب سنگمہ بنام نامی خندہ ان شہ و فرق منیر بالقباب گرامی ارتقا ع پذیرفت چندے کار دیوانے بر وزیر خان محمد مقیم بدستور عند حضرت عرش آشیانے بحال داشتہ بعد از چند روز وزارت نصف ممالک محروسہ بوزیر الملک خان بیگ والا شاہی مذکور مرحمت فرمودند و وزارت نصف ممالک میرزا غیاث بیگ طرانی را بخطاب اعتماد الدولہ انباز بخشیدہ تفویض نمودند لیکن اعتماد الدولہ اختیارے در وزارت نہ داشت گویا پیشکار امیر الامرا بود و بیرم خان امیر الامرا دکیل و مدار علیہ بود و چون او بہ بیماری فرمن گرفتار آمد و مرکب مسعود بصوب کابل نصفت فرمود جعفر بیگ قزوینی مخاطب باصف خان بخدمت جلیل القدر و کالت سوم صفر سنہ یک ہزار و پانزدہم ہجری چہرہ سعادت برافروخت خواجہ ابوالحسن برقمینی را بہمراہی خود التماس نمود تا سر رشتہ و قرق کاغذ نگاہ دارد و خواجہ اگر چہ مرد راست و درست کار گزاری بود اما بہ ترش روئی و درشت خوئی اتصاف داشت و بعد از انکہ آصف خان ہمہ دکن ہمراہ شاہزادہ پرویز رخصت یافت بست مقیم جہادی الاولی سنہ یک ہزار بست ہجری خد دیوانے بہ اعتماد الدولہ باز گشت و او تا آخر ایام حیات بہ استقلال تمام بلوازم امر خطیر پرداخت و بعد از رحلت آن دستور معظم نوبت دیگر تباریخ دوازدهم جہادی الثانی سنہ یکہزار سی و یک ہجری خواجہ ابوالحسن خلعت وزارت پوشیدہ بعد از انکہ مہاجران

از درگاہ معالی اخراج نمودند یمن الدولہ آصف خان خلع الصدق اعتماد الدولہ را تا پانزدہم صفر سنہ یک ہزار سی و پنج ہجری
 بہ منصب بزرگ و کالت اختصاص بخشیدند و بچنان خواجہ ابوالحسن نجاست دیوانی مشغول بود و خلعت استقلال یافت تا آن کہ
 حضرت جنت مکانے از جهان فانی بقدرسی سر اسے جاودانی شتافتند *

اولاد امجد انحضرت

آن شاہ جنت مکان را پنج پسر والا گہرود و دختر قدسی اختر بودند اول سلطان خسرو دوم سلطان پرویز سوم سلطان خرم
 چہارم سلطان جہاند از پنجم سلطان شہریار دختر کلان سلطان شہر بیگم و خور بہار بانو بیگم خسرو و جہاند از پدر و زینہ حیات
 پدر بزرگوار بجالم بقاشاقتند و تاریخ آن مسافران ملک بقادر محل خود رقمزدہ گلک بیان گشتہ و از خسرو و پسر دیک دختر
 ماندہ بود بعد از شتقار شدن انحضرت بطریقے کہ نگاشته شدہ راہ محلات پیش گرفتند دختر تا حال در قید حیات ست از
 سلطان پرویز طفلی و صبیہ بود طفل از پدر بزرودی رحلت نمود و صبیہ در عقد از دلج شاہزادہ داراشکوہ است و از شاہ جہان
 چہار پسر اقبالند و سہ دختر قدسی اختر روشنی افزاے دیدہ پدر بزرگوارند اول سلطان داراشکوہ دوم سلطان شجاع
 سوم سلطان از رنگ زیب چہارم سلطان مراد بخش و دختر اول سریر بانو بیگم دوم جہان آراے بیگم سوم روشن آراے بیگم
 و از جہاند از اولاد نماد و از شہریار دخترے بہت ارزانی بیگم نام *

ذکر فضلاء معتبر انحضرت

ملاروز بہاے تبریزی ملاشکر احمد شیرازی بقا سری میر ابو القاسم گیلانی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا مقصود علی
 قاضی نور احمد ملا فضل کابلی ملا عبدالحکیم ساکوئی ملا عبد اللطیف سلطان پوری ملا عبد الرحمن بہرہ گجراتی ملا فاضل کابلی ملا محمد جونی

ذکر حکماء انحضرت

حکیم رکن کاشی حکیم صدر المقلب مسیح الزمان حکیم ابو القاسم گیلانی ملقب حکیم الملک حکیم مومنائی شیرازی حکیم روح احمد کابلی نعیم بیہ
 گجراتی حکیم نفی گجراتی *

ذکر شعرا کہ نزد انحضرت بودند

بابا طالب اصفہانی جاتی گیلانی ملا نظیری نیشاپوری ملا محمد صوفی مازندرانی ملک الشعرا طالبہار آملی سعید انی گیلانی زرگر باشی
 میر معصوم کاشی نول شور کاشی ملا جید رحصانی شیدا *

تذکرہ بنیان

تذکرہ

ذکر حافطان که در خدمت بودند
حافظ نادعلی حافظ کتب مقامات اخیری حافظ عبد الله استاد محمد مالی حافظ حیلہ
ذکر نغمه سرایان ہند
چتر خان پرودہ داد مالکو خمرہ

ذکر خواستگاری نور جهان بیگم در سال ششم

میرزا غیاث بیگ پسر خواجہ محمد شریف طہرانست خواجہ در مبادی حال وزیر محمد خان نکلو حاکم خراسان بود بعد از فوت محمد خان
بخدمت شاہ ہجماہ شاہ ظہماسپ صفوی پیوست شاہ وزارت مرور بہ خواجہ محمد شریف تفویض فرمود و خواجہ را دو پسر بود نخستین آقا
ظاہر و دوم میرزا غیاث بیگ و خواجہ صبیہ میرزا علاء الدولہ پسر آقا ملا را بخت فرزند خویش میرزا غیاث بیگ خواستگاری نمود
او بعد از فوت پدر را دو پسر و یک دختر متوجہ ہندوستان گشت و در قندھار صبیہ دیگر حق تعالی بوی ارزانی داشت و در قندھار بیستاد
ازین بوس حضرت عرش آشیانے انار آمد بر ہانہ ناصبہ اخلاص نورانی ساخت و در اندک فرصت بدوام خدمت و جوہر شد و کار دار
بوالا پایہ دیوانی بومات فرق عزت بر فراخت میرزا غیاث بیگ بانوبندگی و معاملہ نمی بغایت نیک ذات و کار گذار بود و تنیع شعر
قدما بسیار نموده از سخن بجان روزگار بود شکستہ را بغایت مین و آبداری نوشت بعد از فراغ خدمات امر بوجہ خلاصہ اوقاتش صرف
شعر و سخن میشد سلوک معاش او باہل حاجت بر تہ بود کہ بیج صاحب غرضہ بخانہ او زلفت کہ آزرده برگشتہ باشد لیکن در رشوت گرفتن
سخت دلیر و بیباک بود در ہنگامے کہ حضرت عرش آشیانے در لاہور تشریف داشتند علیقلی بیگ استجاو کہ از فریبت کردہ ہاے
شاہ اسمعیل ثانی بود از عراق آمدہ در سلک بندہ ہاے در گاہ منتظم گشت و بحسب سرنوشت دختر میرزا غیاث بیگ را کہ در قندھار
بوجود آمدہ بود بوسے نسبت فرمودند و در آخر بخدمت جہانگیر بادشاہ پیوستہ بخطاب شیر افکن و منصب مناسب ترقی و تصاعد نمود
و بعد از جلوس اشرف در صوبہ بنگالہ جاگیر عنایت نمودہ بدانصوب رخصت فرمودند و خانمہ کار آن بیعایت و کشتن قطب الدین خان
بجائے خود رتہ پذیر گشتہ و چون شیر افکن بجائے عمل خویش گرفتار گشتہ آوارہ باد و بے عدم گردید حکم اشرف شہیدیان صوبہ بنگالہ صبیہ
میرزا غیاث بیگ را کہ بعد جلوس بہ خطاب اعتماد الدولہ سر بلندی یافت روانہ در گاہ والا ساختند و آنحضرت بنا بر عہد آزارے
کہ از کشتن قطب الدین خان بر حاشی خاطر اشرف نشستہ بود بر قیہ سلطان بیگم والدہ سبب خویش بخشیدند مدنے در خدمت ایشان شاہی
گذرانید و چون ہنگام سطوع کوکب بخت و ظلمع آخر مراد در رسید اقبال باستقبال شتافت طالع از گران خواب بیدار شد و سعاد

روسے آورد دولت جملہ آراستہ زمانہ بہ مشاطگی پرداخت ہوس گل کرد امید بر خود باید آرزو از ہر سو هجوم آورده و در ہاے بستہ رکلید آمد و دہماے خستہ رادو اشد بالجمہ از نیز نگہاے آسمانے روزے و جشن نوروز جہان افروز بنظر دور بین آنحضرت مقبول آمدہ و رسلک پرستاران حرم سراے خلافت انتظام یافت و آنافانایہ عزت و قبول اوارتفاع و اعتلا پذیرفت نخست نور محل نام کردند پس از روزے چند خطاب نور جہان بگیم عنایت شد جمیع خویشان و منتسبان او بانواع مراحم و نوازش اختصاص یافتہ و اعتماد الدولہ بہ منصب و کالت کل و ابو الحسن برادر کلان بگیم خطاب اعتقاد خان و خدمت خانسانی سرفراز گشت نسبت خویشی و کامروائی خویشان موقوف غلامان و خواجہ سراہان اعتماد الدولہ ہر کدام خطاب خانی و منصب ترخانی گرفتند بر کتری دانی دلارام نام کہ بگیم را شیر دادہ بود بجائے حاجی کو کہ صدر اناش شد و دو معاشی کہ بعورات مرحمت میگشت صدر الہد و بہر او معتبر میداشت +

کنند خویش تبار تو ناز می زید | بحسن یک تن اگر یک قبیلہ ناز کنند

بغیر از خطبہ دیگر آنچه لازم سلطنت و فرمانروائی بود ہمہ بفعل آمد یکچندے و در جہرہ نشست و جمیع امرا بکورش نش آمدہ گوش فرمان داشتند سکہ بنام بگیم زدند و نقش سکہ این بود +



بحکم شاہ جہانگیر یافت صدر یور | بنام نور جہان بادشاہ بگیم

و طغراے فراین چنان نقش بست (حکم علیہ العالیہ نور جہان بگیم بادشاہ) و رفتہ رفتہ کار بجائے کشید کہ از بادشاہے بجز نامے باقی نماندہ مگر میفرمودند کہ من سلطنت را بنور جہان بگیم ازانی داشتم و بجز یک سیر شراب و نیم سیر گوشت مرا بیج در نمی باید از خوبی و نیکنامی بگیم چه نویسم خیر او غالب بر شر بود بلکہ شر نبود ہر جا کہ کار افتادہ را عقدہ پیش می آمد و بخدمت بگیم ملحق گشت گرہ از کارش برکشودہ کامیاب مراد ساخت و ہر کسے بدر گاہ او پناہ برد از آسیب ظلم و ستم محفوظ ماند ہر جا دخترے بود نیم اینکس بقصد ثواب عروس کردہ در خور حالت او جہیز لطف فرمودند لیکن کہ در عہد دولت خویش پانصد دختر را بقصد ثواب عروس کردہ لطف فرمودند و از سلسلہ علیہ او نفع بسیار بخلق الہ رسید +

سکہ ہائے عہد جمانگیری کہ عنایت جانب فیضیاب مہر تھار نعل صاحب بہادر جی مہر از نظم گزشتہ نقش آن سکہ ہا بعینہ درینجا ثبت است۔

سکہ اشرفی

شاہ نور الدین جمانگیر ابن اکبر بادشاہ

روئے زرر اساخت نورانی بزرگ ہمراہ - ۱۵ - ضرب لاہور



سکہ روپیہ

زنام شاہ جمانگیر شاہ اکبر نور سنہ ۱۲

ہمیشہ بادا بر روئے سکہ لاہور



سکہ روپیہ

زنام شاہ جمانگیر شاہ اکبر نور سنہ ۱۴

ہمیشہ بادا بر روئے سکہ لاہور ۱۰۲۸



سکہ روپیہ

زنام شاہ جمانگیر شاہ اکبر نور ۱۰۳۳

ہمیشہ بادا بر روئے سکہ لاہور سنہ ۱۹



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

ماہ فروردی الہی ضرب جمانگیر سنہ ۵



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

بہمن الہی ضرب برہانپور سنہ ۱۰۲۰



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

ماہ مہر الہی سنہ ۱۰۳۱ ۱۸



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

۱۰۳۲ سنہ ۱۶



سکہ روپیہ

نور الدین جهانگیر شاہ اکبر شاہ
۱۰۲۶ھ میں الہی ضرب سیرام



سکہ روپیہ

نور الدین جهانگیر بادشاہ
تیرا الہی ضرب سورت سنہ



سکہ روپیہ

نور الدین جهانگیر شاہ اکبر شاہ
۱۰۲۶ھ اردی بہشت الہی ضرب سیرام



سکہ روپیہ

نور الدین محمد رسول اللہ ضرب
محمد جهانگیر بادشاہ غازی



سکہ روپیہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب
نور الدین محمد جهانگیر بادشاہ



سکہ روپیہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب
نور الدین محمد جهانگیر بادشاہ غازی



سکہ روپیہ

زہاگیر شاہ اکبر شاہ سنہ ۱۰۲۶ھ
سکہ قندھار شد دلوخواہ



سکہ روپیہ

زہاگیر شاہ اکبر شاہ
سکہ قندھار شد دلوخواہ

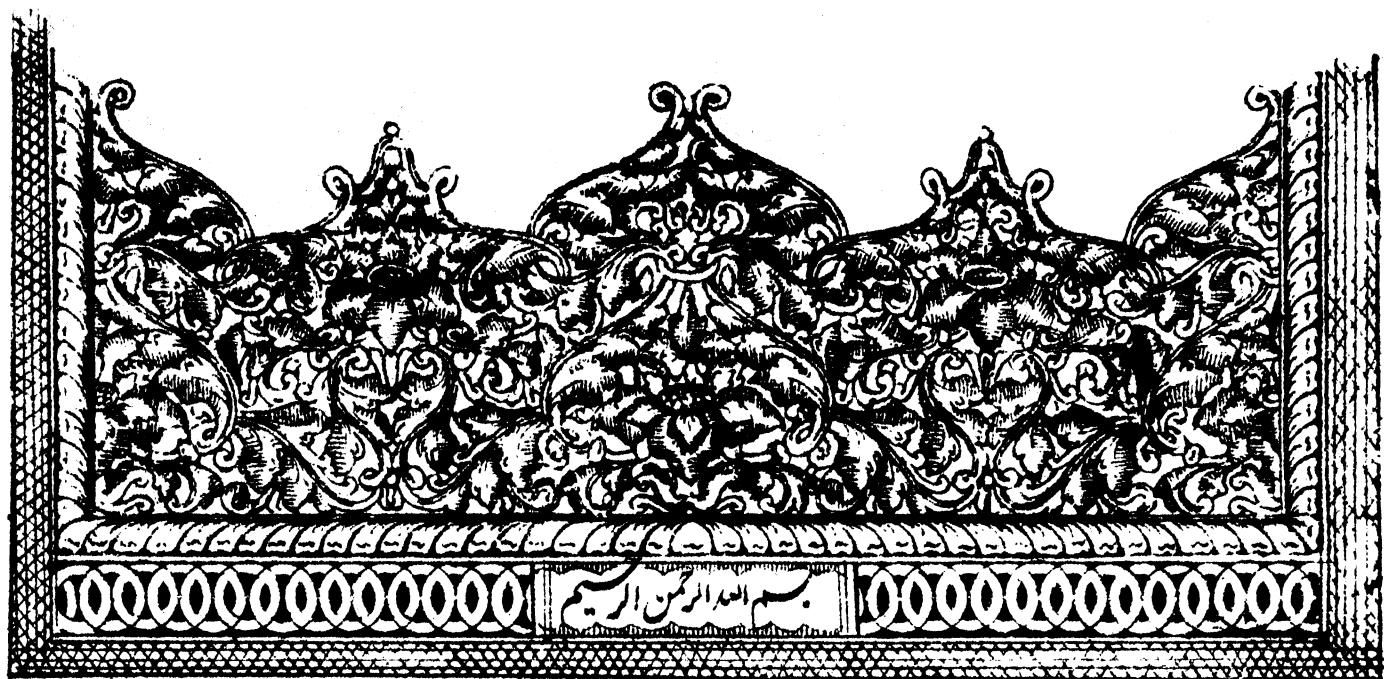


عَمْرٍو خَلَقَ زُجُجًا ۚ وَاسْمَٰنَ صَنِيعٍ ۚ وَمِكَائِيلَ ۚ

محمد بن دالمه کتاب طبائیینہ شادہ علی شکر پذیر میری یعنی تاریخ عہد سلطنت نوالہ دین جہانگیر بادشاہ

مرزا محمد باقری محمد الخی مت که سنوات تحریر نموده شاه مرحوم را باضافه دیباچه و حالات با بعد تر نیچ اوده

در مطبع نایب منشوری افغان کشتواقع که بحضرت بی بی طبع گرد



از عنایات بیغایات الهی یک ساعت نجومی از روز پنجشنبه، ششم جمادی الثانی هزار و چهارده هجری گذشته در دار الخلافت اگر در
سنه سی و هشتم سالگی بر تخت سلطنت جلوس نمودم پدرم را تا بیست و هشتم سالگی فرزند نمی زیست و همیشه بجهت بقای فرزند
بدر و بشان و گوشه نشینان که ایشان را قرب روحانی بدرگاه الهی حاصل است انجامی بردند چون خواهر بزرگوار خواهر معین الدین
چشتی سرخسیه اکثر اولیای هند بودند بر خاطر گذایند که بجهت حصول این مطلب رجوع باستانه متبرکه ایشان نمایند با خود قرار دادند
که اگر الله تعالی پسرے کرامت فرماید و او را بمن ارزانی دارد از آنکه تا بدرگاه روحه منوره ایشان که یک صد و چهل کرده است
پیاده از روی نیازی تمام متوجه گردم در سنه نصد و یقناد و هفت روز چهارشنبه هفتاد و یکم ماه ربیع الاول هفت گهری از روز مذکور گذشته
بطالع بست و چهارم درجه میزان الله تعالی مرا از کتم عدم به وجود آورد و در آن ایام که والد بزرگوارم جوایس فرزند و دانش شیخ سلیم نام
در ویشے صاحب حالت که طے بسیاری از مراحل عمر نموده بودند که به متصل بموضع سبکری از مواضع اگر استقامت داشت و
مردم آن نواحی به شیخ اعتقاد تمام داشتند چون پدرم بدر ویشان نیازمند بودند صحبت ایشان را نیز دریافتند و در آن ایام تو
و بخودی از ایشان پرسیدند که مرا چند فرزند خواهد شد فرمودند که بخشنده بی منت سه پسر به شما ارزانی خواهد داشت پدرم میفرمایند که
تد ر نمودم که فرزند اول را بدامن تربیت و توجه شما انداخته شفقت و مهربانی شما را حامی و حافظ ا و سازم شیخ انجمنی را قبول میفرمایند
و بر زبان میگذرانند که مبارک باشد ما هم ایشان را به نام خود ساقیم چون والد که مرا بهنگام وضع حمل نزدیک میسرید بخانه شیخ می فرستادند
تا ولادت من در آنجا واقع گردد بعد از تولد نام مرا سلطان سلیم نهادند اما من از زبان مبارک پدرم خود ندانم درستی و نه در هویشای شنیدم

که مراد سلیم با سلطان سلیم مخاطب ساخته باشند همه وقت شیخو بابا گفته سخن میکردند و الدبزرگوارم موضع سیکری را که محل ولادت من بود
 بر خود مبارک دانسته پائے تخت ساختند و در عرض چهارده پانزده سال آن کوه و جنگل برد و دوام شهر شد مشتمل بر انواع باغات و
 عمارات و منازل متنزه عالی و جاهاے خوش و دلکش بعد از فتح گجرات این موضع بر فتح پور موسوم گشت چون بادشاه شدم بخاطر رسید
 که نام خود را تغییر باید داد که این اسم محل اشتباه است بنام قیصره روم ملهم غیب بخاطر من انداخت که کار بادشاهان جهانگیری است
 خود را جهانگیر نام نهادم و لقب خود را چون جلوس در وقت طلوع حضرت نیر اعظم و نورانی گشتن عالم واقع شده نورالدین سازم و در
 ایام شایزادگی نیز از دانا یان هند شنیده بودم که بعد از گذشتن عهد سلطنت در زمان جلال الدین اکبر بادشاه نورالدین نامی
 متصدی امور سلطنت خواهد گشت این معنی نیز در خاطر بود بنا برین مقدمات نورالدین جهانگیر بادشاه اسم و لقب خود ساختم چون
 این امر عظیم در شهر آگره واقع گشت ضرورتی که محلی از خصوصیت انجام قوم گردید آگره از شهرهای قدیم بزرگ هندوستان است
 برکنار دریای جهنم قلعه کنه داشت پدرم پیش از تولد من آنرا انداخته قلعه از سنگ مرصع تراشیده بنا نهادند که روند های عالم
 مثل آن قلعه نشان نمیدهند در عرض پانزده شانزده سال با تمام رسی مشتمل بر چهار دروازه و دو در بچه سی و پنج ملک و دیه
 که یکصد و پانزده هزار طومان رایج ایران و یک کرد و پنج ملک خانی بحساب توران باشد خرج این قلعه شده آبادانی این معموره
 بهر دو طرف دریای مذکور واقع شده جانب غرب رویه آنکه کثرت آبادانی بیشتر دارد و در آن هفت کوه است طول آن
 دو کوه و عرض یک کوه و در آبادانی آن طرف آب که بر جانب شرقی واقعست و ونیم کوه است طول یک کوه و عرض نیم کوه
 اما کثرت عمارات بنوعیست که مثل شهرهای عراق و خراسان و ماوراءالنهر چند شهر آباد تواند شد اکثر مردم سه طبقه و چهار طبقه
 عمارت کرده اند و انبوه خلق بحدیست که در کوچه و بازار به شواری تردد توان نمود از او انرا اقلیم ثانی است شرقی آن ولایت قنوج
 و غربی ناگور و شمالی سنبھل و جنوبی چندیری است در کتب هندو مسطور است که منبع دریای جهنم کوهیست کلند نام که مردم را از شدت
 سردی عبور در آنجا ممکن نیست جائے که ظاهر میشود کوهیست قریب به پرنه خضر آباد هواے آگره گرم و خشک است سخن اطباء آن است
 که روح را به تحلیل می برد و ضعف می آرد به اکثر طبایع ناسازگار است مگر بغنی و سوداے فراوان را که از ضرر آن این اند و ازین جهت
 حیواناتی که این مزاج و طبیعت دارند مثل فیل و گاومیش و غیر آن درین آب و هوا خوب میشوند پیش از حکومت افغانان بودی آگره معموره
 کلان بود و قلعه داشت چنانچه سعود سلطان در نصیده که بهرح محمود پسر سلطان ابراهیم بن سعود بن سلطان محمود غزنوی در فتح قلعه
 مذکور اعلان نموده مذکور ساخته است

حصار اگر ہید اٹھد از میانہ گرد
بسان کوہ برو بار ہاسے چون کسار

چون سکندر لودی ارادہ گرفتن گو ایسا داشت از دہلی کہ پائے تخت سلاطین ہندست بہ اگرہ آمد و جاے بودن خود آنجا قرار داد و از آنجا
تا پنج آبادانی معمورہ اگرہ روے در ترقی نہاد و پائے تخت سلاطین دہلی گشت چون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بادشاہی ہند باین سلسلہ والا
کرامت کرد - حضرت فردوس مکانے بابر بادشاہ بعد از شکست دادن ابراہیم ولد سکندر لودی و کشتہ گشتن او و فتح رانا سانگا کہ کلان
ترین راجہا و زمینداران ولایت ہندوستان بود بر طرف شرقی آب حنہ زمینے خوش کردہ چار باغی احداث فرمودند کہ در کم جائے بآن تخت
باغ بودہ باشند نام آن گل نشان فرمودند و عمارت مخموری از سنگ مرخ تراشیدہ ساختہ اند و مسجدے بر یک جانب آن باغ بہ اتمام رسیدہ و
خاطر داشتند کہ عمارت عالی بسازند چون عمر و فاکر دازقوہ بفعل نیامد درین واقعات ہر جا کہ صاحب قرائے نوشتہ شود مراد امیر تیمور گورگان
دہر جا کہ فردوس مکانے بفلم در آید حضرت بابر بادشاہ است و چون جنت آشیانے مرقوم گرد و حضرت ہمایون بادشاہ است و چون عرش
آشیانے مذکور شود حضرت والدہ بزرگوارم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازیت خروڑہ دانہ و دیگر میوہ ہا در اگرہ و نواحی آن خوب
یشو و غایتا از میوہ ہا مرابہ انہ سیل تمام ست در ایام دولت حضرت عرش آشیانے اکثر میوہ ہاے ولایت کہ در ہند بود ہم رسید قسام انور ہا
از صاحبی و حبشی و کشمی در شہر ہاے مقرر شایع گشت چنانچہ در بازار ہاے لاہور در موسم انور رانمقدار کہ خواہند از ہر قسم دہر خیس ہم میر
از جملہ میوہ ہا میوہ ایست کہ آنرا اناس می نامند و در بنا در رنگ میشو و در غایت خوشبوئے و راست فرہ گی ست در بلخ گل نشان اگرہ
ہر سال چندین ہزار برمی آید از طبیب ریاضین گلہاے خوشبوئے ہند را ہر گلہاے معمورہ عالم ترجیح میدن و داد چندین گل ست کہ در سرج
جاے عالم نام و نشان آن نیست اول گل چنپہ گلی ست در نہایت خوشبوئے و لطافت بہیات گل زعفران لیکن رنگ چنپہ زرد مائل
بسفیدی ست درخت آن در غایت میزونی ست و گلان دہر برگ و شلخ و سایہ دار میشو و در ایام گل یک درخت باغی را معطر دارد و از آن
گذشتہ گل کیوڑہ است کہ بہیارت و اندام غیر مکررست بوی او دندی و تیزی بدرجہ ایست کہ از بوے مشک پیچ کمی نہارد دیگر رای ملی
کہ در بو از عالم یاسمن سفید ست غایتا برگدائش دوسہ طبقہ بر روے ہم واقع شدہ دیگر گل مولسری ست کہ درخت آن نیز بسیار خوش
اندام و میزونی و سایہ دارست و بوے گل آن در نہایت لطایت دیگر گل سیوتی کہ از عالم گل کیوڑہ است غایتا کیوڑہ خاردارست و
سیوتی خارندارد رنگ آن زردی مائل ست و کیوڑہ سفید رنگ ست ازین گلہا و از گل چنپہ گلی کہ یاسمن سفید ولایت ست و عنہا
خوشبو میسازند و دیگر گلہا ست کہ ذکر آن طولی دارد و از درختان سرد صندوبر و چار و سفید آوید مولہ کہ ہرگز در ہندوستان خیال نکردہ بود
بہر سیاہ و بسیار شدہ و درخت صندل کہ خاصہ جزایر بود و در باغات نشو نمایانہ ساکنان اگرہ در کسب بہر و طلب علم سعی بلخ دارند

و طوائف مختلف از هر دین و هر مذہب سکونت درین بلده اختیار کرده اند- بعد از جلوس اولین حکمی که از من صادر گشت بمنزله زنجیر عدل بود که اگر متصدیان مهمات دارالعدالت در دادخواهی و غوررسی شتم ریگان و مظلومان اہمال و دماہنہ و زندان مظلومان خود را بدین زنجیر رسانیدہ سلسلہ جنابت اگر دزد یا صداے آن باعث آگاہی گردد و وضع آن برین منجست که از طلاے ناب فرمودم زنجیرے سازند و گوش سی گز مشتمل بر شصت زنگ و زن آن چهارمین ہندوستان کسی و دودمن عراق بودہ باشد یک سرش بر گنگرہ شاہ برج قلعه اگرہ استوار ساختہ سر دیگر را تا کنارہ دریا بردہ بر میل شکیل کونھب شدہ بود حکم ساختند- و دوازده حکم فرمودم کہ در جمیع ممالک محروسہ معمول داشتہ این احکام را دستور العمل سازند- اول منع زکات از فقرا و میربحرے و سایر نکلیفے کہ جاگیر داران ہر صوبہ و ہر سرکار بحجت نفع خود وضع نمودہ بودند- دوم در راہ ہاے کہ دزدی و راہ زنی واقع شود در آن راہ پارہ از آبادانی دور باشد جاگیر داران نواح سرانی و مسجدے بنانند و چاہے احداث کنند تا باعث آبادانی گشتہ جمعی در آن سرا آباد شوند و اگر بحال خالی نزدیک باشد متصدی آنجا سرانجام نماید و در راہ ہا بار سوداگران را بے اذن و رضاے ایشان نکشاید- سوم در ممالک محروسہ از کافر و مسلمان ہر کس کہ فوت شود مال و منال او بورشہ او و گنارندہ ہر کس در آن داخل سازد و اگر وارث نہ داشتہ باشد بحجت ضبط آن اموال مشرف و تجوید اعلیٰ تعین نمایند تا آن وجہ بمصارف شرعی کہ ساختن مساجد و سراہا و مرمت پلہاے شکستہ و احداث تالابہا و چاہ ہا باشد صرف شود- چهارم شرب و در برہ و انجہ از قسم مسکرات نمیدہ باشد سازند و نفروشد با آنکہ خود بخوردن شرب از کتاب ہنمایم دار شرعہ سالکی تا حال کہ عمر من لمی و شبت ربا- ہمیشہ مداومت بان کردہ ام در اوایل چون بخوردن آن حریص بودم گاہی تابست پیالہ عنق دوا نشہ نادل میشد چون رقتہ رقتہ درین اثر تمام کرد در مقام کم شدن آن نشہ در عرض ہفت سال از باززدہ پیالہ ہر پنج شش رسانیدم و اوقات نوشیدن نیز مختلف بود بعضی اوقات سہ چہار ساعت نجومی از روز باقیانندہ آغاز خوردن میکردم و بعضی اوقات در شب و برنجی در روز ناسی لگی برین منج بود بعد از آن وقت خوردن و شب قرار دادم درین بام خود محض برائے گوارش طعام بخورم- پنجم خانہ ہیکس را نزدل سازند شتم منع نمودم کہ ہیکس گوش بونی شخصے رایج گناہی ہر دو خود نیز بدگر گاہ آنہی نزد نمودم کہ ہیکس را بدین سیاست معیوب سازم- ہفتم حکم کردم کہ متصدیان خالصہ و جاگیر داران زمین رعایا را بعد ہی نگیرند و خود کاشت خود سازند- ہشتم عامل خالصہ و جاگیر دار در برگزکہ کہ باشد ببردان ہیکم خوشی نگند- نهم در شہر لای کلان را اشفا ہا ساختہ اطباء بحجت معالجہ بیمار ان تعین نمایند و انجہ صرف و خرج میشدہ باشد از سرکار خالصہ شرفیہ میدادہ باشند- دہم بسنت والدہ بزرگوار خود فرمودم کہ ہر سال از ہر دہم ربیع الاول کہ روز تولد من است بعد دہر سالی یکروز اعتبار نمودہ در ممالک محروسہ درین ذرائع نہ کنند- و در ہر مہترہ دور و نزدیک منع شد کہ یکشنبہ کہ روز جلوس شست و دیگر کیشندہ کہ روز تولد بدین است و ایشان بن ذلذلت و بیعت و سبب آنکہ منسوب بحضرت شیر عظم است و روز ابتدای آفرینش عالم مبارک استہ عظیم بسیار میکردند و از روزی کہ در ممالک محروسہ شستن نمیشد یکی این روز بود سیار دہم بطریق عموم حکم کردم کہ مناصب جاگیر ہاے نوکران بدین روز قرار باشد- بعد از آن بقدر حالت ہر کس برضہای ایشان افزودہ از دہ دوازده کم نہ دادہ می دہ چہل اضافہ تقریر گشت

و علوفه جمیع اعدیان را از فرار زده پانزده و پاهای نه کل شاگرد پیشه ده دوازده فرمودم و بر راتبه پردگیان سر پرده عصمت والدین زرگوار خود بقدر حالت و نسبت که داشتند از ده دوازده تاده و بست افزودم و بدو معاش اهالی آنکه محاکم محروسه را که لشکر دعا اندیک قلم مطابق فرامین که در دست داشتند برقرار و مسلم گذاشتم و بمیران صدای جهان که از سادات صحیح النسب هندوستان است و ادتها منصب حلیل القدر صدارت پادشاهی بدو متعلق بود افزودم که همه روز را باب استحقاق را بنظر بگذرانند - دوازدهم جمیع گنه گاران که از دیر باز در قلعها و زندانها مقید و محبوس بودند آزاد نموده خلاص ساختم - و بساعت سید فرمودم که سکه بر زر زنده و از طلا و نقره بوزنهاست مختلف زر را مسکوک ساختند و بر یک راجا گانه نامی نهادم چنانچه هر صد توله را نور شاهمی و پنجاه توله را نور سلطانی و بیست توله را نور دولت و ده توله را نور کرم و پنج توله را نور مهر دیک توله را نور جهانی و نصف آنرا نورانی و ربع آنرا رواجی نام کردم و آنچه از جنس نقره سکه شد صد توله را کوکب طالع و پنجاه توله را کوکب اقبال و بیست توله را کوکب مراد و ده توله را کوکب نجات و پنج توله را کوکب سعد و یک توله را جهانگیری و نفقش را سلطانیه و ربع آن را شارسه و دهم حصه را خیر قبول نامزد گردانیدم و همچنین از مس نیز برین حساب سکه کرده بر یک را انبامی معروف گردانید و بر هر هاسه صد توله و پنجاه توله و بیست توله و ده توله این ابیات آصف خان فرمودم که نقش نمودند و بر یک روئے آن این بیت سکه شد ۵

نخستین نور بزرگ ملک تقدیر | رقم زرد شاه نورالدین جهانگیر

و در فاصله مصراعها کلمه و بر طرف دیگر این بیت که شعر بر تاریخ سکه است نقش گشته ۵

شاه چو خور زین سکه نورانی جهان | آفتاب ملک تاریخ آن

و در میان هر دو مصراع ضرب مقام دهنه هجری و دهنه جلوس و سکه نور جهانی که بعضی مهر معمول است و در وزن ده دوازده زیاده بران این بیت امیر الامرا قرار گرفت ۵

روئے زر را ساخت نورانی بزرگ مهر و ماه | شاه نورالدین جهانگیر ابن اکبر بادشاه

چنانچه بر هر روئے یک مصراع نقش گشت و قید ضرب مقام دهنه هجری و دهنه جلوس شده سکه جهانگیری نیز که در وزن ده دوازده زیاده است در برابر رویمه اعتبار شده به دستور نور جهانی مقرر گشت و وزن توله مطابق و دهنم شغال معمول ایران و توران است - تاریخها بحسب جلوس من گفته بودند همه را نوشتن خوش نیلایه همین تاریخی که مکتوب خان دارد و غم کتاب خانه و نقاش خانه که از بنده هست قدیم من است گفته بود و اکتفا نمودم ۵

صاحبقران ثانی شاہنشہ جہانگیر	با عدل و داد نشست تخت کامرانے	اقبال و بخت و دودخ و شکوہ و نصرت	پیشکش کر بخدمت تہ بہ شادمانے
سال جلوس شاہی تاج شہ جو بہاؤ	اقبال سر پائے صاحبقران ثانی		

بفرزند خسرو یک لک روپیہ مرحمت شد کہ در سیروان قلعه خانہ ششم خان خانان را بخدمت خود عمارت نماید و ایالت و حکومت پنجاب را بہ سید خان کہ از امرائے معتبر و صاحب نسبت پادشہ بود عنایت نمود اصل او از طائفہ مغل ست پدران او در پیش پدران ما خدمت کردہ اند و در وقت رخصت چون نکوری شد کہ خواجہ سرایان او ششم پیشہ اند و بر زیر و ستان و مسکینان تعدی می نمایند با و پیغام فرستاد کہ عدالت ما از سچیکس شتم بر نمی دارد و در میزان عدل خوردی و کلانی منظور نیست اگر بعد ازین از مردم او بر کسے ظلم و تعدی رود گو شمال بے اتفاقی خواهد یافت۔ دیگر بہ شیخ فرید بخاری کہ در خدمت پادشہ میر بخشی بود خلعت و شمشیر مرصع و دو واٹ و قلم مرصع لطف نمودہ بہمان خدمت مقرر داشتیم و بخدمت سرفرازی او فرمودم کہ ترا صاحب السیف و القلم میدانم و مقیم را کہ پادشہ در آخر عہد خود خطاب وزیر خانی دادہ و وزارت ممالک محروسہ سرفراز ساختہ بودند بہمان خطاب و منصب و خدمت ممتاز گردانیدم و خواجگی فتح اللہ نیز خلعت دادہ بدستور سابق بخشی ساختیم و عہدہ الزراق معمر سے را ہم با آنکہ بے سبب و جہتی در ایام شاہزادگی خدمت مرا گذارشتہ نزد پادشہ رفته بود بدستور قدیم بخشی ساختہ خلعت دادم و امین الدولہ کہ در ایام شاہزادگی خدمت بخشی گری داشت و بے رخصت من اگر نجات بخشیدم پادشہ را گردانیدم رفته بود و نظر بر تقصیرات او کردہ خدمت آتش بگی کہ در ملازمت پادشہ داشت با و فرمودم و در باب خدمات و مہمات از سیر و بیان بدستور سے کہ در خدمت پادشہ بودند ہمہ را بحال خود گذار شتم و شریف خان کہ از خوردگی با من کلان شد۔ و در ایام شاہزادگی او را خطاب خانی دادہ بودم و در وقتیکہ از آلہ آباد متوجہ خدمت والدہ پادشہ گردیدم نقارہ و تومان و توغ بد و مرحمت نمودہ بمنصب دو ہزار دپانہ صدی او را سرفراز نمودہ و حکومت و دارائی صوبہ بہار و حل و عقد آن ولایت بہ قبضہ اختیار او گذار شتم بدانصوب مرخص گردانیدہ بودم پانزدہ روز از جلوس گذشتہ در چہارم رجب سعادت ملازمت دریافت از آمدن او خاطر بغایت فرحناک گشت چہرہ کہ نسبت بندگی او بمن جایست کہ او را بمنزلہ برادر و فرزند دیار و مصاحب میدانم چون اعتماد کلی بر اخلاص و عقل و دانائی و کار دانی او داشتیم او را وکیل و وزیر اعظم ساختہ خطاب و الاسے امیر الامرائے کہ در نوکر بہا خطابے مافوق این باشد و بمنصب پنجہزاری ذات و سوار سر ملکہ گردانیدم بہر چند منصب او گنجایش داشت کہ زیادہ برین مقرر گردد و غایتاً خود بہر ضری رسانید کہ تا از من خدمت نمایانے بوقوع نیاید از منصب مذکور زیادہ نخواہم گرفت چون حقیقت اخلاص بندہ ہاے پادشہ ہنوز بواسطی ظاہر نہ گشتہ و از بعضی تقصیرات و غلط بینی ہا و ارادہ ناشایستہ کہ مرضی در گاہ خاق و پست خاطر خلایق نبود سرزدہ و خود بخود شرمندہ و شرمسار بودند با آنکہ در در جلوس تقصیرات

ہمہ را عفو نموده با خود قرار داده بودم کہ باز خواست امور گذشتہ نشود بنا بر توہمی کہ در خاطر از ایشان قرار گرفته بود امیر الامر را حافظ و نگہبان خود میدانستم اگرچہ نگہبان جمیع بندہ ہا اللہ تعالیٰ ست خصوصاً بادشاہان را کہ وجود ایشان باعث رفاہیت عالم است پدر و خواہم عبد الصمد کہ در فن تصویر بے بدل زمان خود بود و از حضرت جنت آشیانے خطاب بشیرین قلمی یافتہ در مجلس ہمایون ایشان رتبہ محالست و مصاحبت داشت و از مردم اعیان شیرازست والد بزرگوارم بنا بر سبق خدمت عزت و حرمت اورا بسیار میداشتند و راجہ مان سنگھ را کہ از امراء معتبر و معتمد پدرم بود و اورا درین خانہ ان عظیم الشان نسبتہا و وصلتہا دست دادہ چنانچہ عمہ او در خانہ پدرم بود و ہمیشہ اورا من خواستہ بودم کہ خسرو و ہمیشہ اش سلطان النسایم کہ اولین فرزند من است از تو لید یافت بدستور سابق حاکم صوبہ بنگالہ ساختم با آنکہ بہجت بعضی امور کہ واقع شدہ گمان این غنایت در حق خود نداشت بہ خلعت چار قب و شمشیر مرصع داسپ خاصہ سرفراز ساختہ روانہ آن ولایت کہ جاسے پنجاہ ہزار سوار است گردانیدم پدرش راجہ بھگوانداس و پدر کلانش راجہ بھار امل نام داشت اول کسی کہ از راجپوتان کچو اہم شرف بندگی پدر من دریافت راجہ بھار امل بود و در راستی و درستی اخلاص و نسبت شجاعت از قوم خود اقبال تمام داشت بعد از جلوس چون جمیع امر با جمعیتہا سے خود در درگاہ حاضر بودند بخاطر رسید کہ این لشکر را در خدمت فرزند سلطان پرویز بہ نیت غراب سراناکہ از بد کرداران شاید و کفار غلیظ ولایت ہندوستان ست و در عمد پدرم مکرراً افواج بر سر او تین یافتہ بود و دفع او بسر نہ گشت بایا فرشتا در ساعت سید فرزند کور را بخلعتہا سے فاخرہ و کمر شمشیر مرصع و کمر خنجر مرصع و تہیج مردارید کہ بالعلہا سے گران بہا در یک سلاک بود و ہفتاد و دو ہزار روپیہ قیمت داشت و اسبان عراقی و ترکی و فیلان نامی سرفراز ساختہ رخصت نمودم قریب بیست ہزار سوار آواز کمل با امراد سرداران عمدہ بدین خدمت متعین گشتند اول آصف خان را کہ در عمد پدرم از بندہ ہا سے مقرب بود و دستہ بختہ بخشی گری قیام واقدا م می نمود و بعد از ان دیوان با استقلال شدہ نواختہ از پایہ امارت بمرتبہ وزارت رسانیدم و منصب اورا کہ دو ہزار پانصد می بود و پنجہزاری ساختہ اتالیق پرویز گردانیدم و بہ خلعت و کمر شمشیر مرصع داسپ و فیل اورا سر بلند نمودہ حکم کردم کہ جمیع شصتہ اران خرد و بزرگ از مصالح و صوابدید او بیرون نروند عبد الرزاق معور سے را بخشی و مختار بیگ عموی آصف خان را دیوان پرویز ساختہ دیگر بہ راجہ جگنانہ پسر راجہ بھالامل کہ منصب پنجہزاری داشت خلعت و کمر شمشیر مرصع لطف نمودم دیگر انا شکر را کہ عموزادہ رانا است و پدرم اورا خطاب رانائی دادہ بودند و میخواستند کہ ہمراہی خسرو بر سر رانا فرستند و در ہمان ایام شفقار شدہ بہ خلعت و کمر شمشیر مرصع دادہ ہمراہ نمودم دیگر بہ مادھو سنگھ برادر زادہ راجہ مان سنگھ و راو لسال و باری باین اعتبار کہ ہمیشہ در درگاہ حاضر میبودند و از راجپوتان سیکھا دث و از بنو ہا سے معتمد پدرم بودند علم غنایت

شد و این سرود به منصب سه هزار سی سرفراز بودند و دیگر شیخ رکن الدین افغان که اوراد ایام شاهزادگی شیرخان خطاب داده بودم از پله پانصدی به منصب سه هزار و پانصدی ممتاز ساختیم شیرخان صاحب قبیلہ و بغایت مردانه است و زوکر می اوزربک و شش به شمشیر افتاده و دیگر شیخ عبدالرحمن سپهر شیخ ابوالفضل و مہاسنگہ نمبرہ راجہ مان سنگہ و زارہ خان سپہر صادق خان و وزیر جمیل و قراخان ترکمان کہ ہر کدام بہ منصب دو ہزار سی اقبال و از زند خلعت و اسپہا یافتہ مخلص گشتند و دیگر نمبر کہ از قوم کچھو ایسان سیکھاوٹ ست و پدر من در خرد سالی باو عنایت بسیار میکردند فارسی زبان بودہ بآنکہ از کتابہ آدم در اکثم بھیج یکے از قبیلہ اونی توان کرد خالی از نعمی نیست و شعر فارسی میگوید این بیت است

غرض از خلعت سایہ بین بود کہ کسی
ابو رحمت خورشید پاس خود نہ نهد

بدانصوب رخصت یافت اگر تفصیل مجموع منصبداران و بندہ ہائے کہ درین خدمت تعیین یافتہ اند و حالت و نسبت و منصب ہر یک مذکور گردد سخن بدو دراز خواهد کشید بسیار سے از نزدیکان و خدمتگاران نزدیک دامن زارادگان و خان زادان و راجہ چومان کار طلب درین خدمت بخوابش خود ہا التماس ہمراہی نمودند و دیگر از احد سے کہ عبارت از یکہاست نیز تعیین گشت مجملہ فوجے ترتیب یافت کہ اگر توفیق رفیق شان گردد باہر یک از سلاطین صاحب اقتدار مخاطبت و منازعت تواند نمود

سپاہی هزار آمد از ہر کہان	برزم از بلان جهان جانستان	نہ از مرگ شان بیم بر تیغ تیز	نہ از آب باک و نہ ز آتش گریز
بمردے یگانہ بر کوشش گروہ	برزخم سندان بر جملہ گویہ		

چون در ایام شاهزادگی بنا بر کمال احتیاط صفا و زک نمود و با میر الامرا سپردہ بودم و بعد از رخصت نمودن او بصوبہ بہار بہ پردیز سپردم الحال کہ او بخدمت رانامرخص گشت بدستور قدیم با میر الامرا حاکم شد و پردیز از صبیہ صاحب جمال زینخان کو کہ کہ در نسب ہمبگ مرزا غنیر کو کہ بود در سال سی و چہارم از جلوس حضرت عرش آشیانہ در بلدہ کابل بعد از دو سال و دو ماہ از ولادت خسرو تولد یافت و بعد از آنکہ بعضے فرزند ان تولد شدند در حمت ایندی ایشان را در یافت از کہ سی کہ از دو دان اٹھور است و ختر سے بوجو د آمد بہار بانو بیگم نام و از جگت گسائین و ختر تو ختر راجہ سلطان خرم در سنہ سی و شش از جلوس ہمایون والد بزرگوارم مطابق سنہ نہ صد و نو و نہ ہجری در بلدہ لاہور عالم را بوجو و خود خرم ساخت رفتہ رفتہ بحسب سن در احوال او نز قبات ظاہر گشت خدمت والد بزرگوارم از ہمہ فرزند ان بیشتر میکرد و ایشان از دو از خدمت او بسیار راضی و شاگرد بودند و ہمیشہ سفارش او بین میکردند و بار ہا میفرمودند کہ اورا بنفرزند ان دیگر تو بیچکو نہ نسبتے نیست دین را فرزند حقیقی خود میدانم بعد از ان کہ بعضے فرزند ان تولد یافتہ در ان صبی بر حمت ایندی پیوستند در عرض یکماہ دو پسر از خواصان تولد یافتند یکی را جاندار و دیگر را شہر یار نام نهادم و در ہمین ایام عرض داشت سید خان مہنی

بر رخصت مرزاغازی که از حاکم زاده هاسه ولایت مٹھه بود در سید فرمودم که چون پدر من بمشیره اورا بفزند خسر و نامزد نموده اند انشاء الله تعالی چون این نسبت بوقوع آید اورا رخصت خواهم نمود و پیش از بادشاه شدن یکسال بخود قرار داده بودم که در شب جمعه مرکب خوردن شکر انشوم زورگاه آگهی میدادیم که تاجیات باقی باشند و بدین قرار داد استقامت بخشا بیست هزار روپیه بر محمد رضا سبزه داری داده شد که بفقره و ارباب احتیاج دلی تقسیم نماید و وزارت ممالک محروسه را از قرار مناصبه بخان بیگ که اورا در ایام شاهزادگی بخطاب وزیر الملکی سرفراز ساخته بودم و بوزیر خان تفویض نمودم شیخ فرید بخاری را که چهار هزار روپیه بدیو بخاری که دم را بد اس کچھوایه را که از رعایت یافتگان پدر من بود و منصب دو هزار روپیه داشت بسه هزار روپیه سرفراز ساختم و به میرزا شتم پسر میرزا سلطان حسین پسر زاده شاه اسماعیل حاکم قندهار و عبدالرحیم خانخانان ولد میر خان و ایرج و داراب پسران و دیگر امرا و تعینات دکن خلعتها فرستادم و بر خوردار پسر عبدالرحمن موی بیگ را چون بطلب بدرگاه آمده بود حکم نمودم که بجایگزین خود معاودت نماید

از ادب و درست رفتن بطلب در بزم شاه	در نه پاسه شوق را با نفع در دیوار نیست
------------------------------------	--

چنگاه از جلوس همایون گذشته لاله بیگ که در آوان شاهزادگی خطاب باز بهادری یافت و در سعادت ملازمت دریافت منصب او که هزار روپیه نقدی بود چهار هزار روپیه قرار یافت و بعد صاحب صوبگی صوبه بهار سرفراز گردید و بیست هزار روپیه باد عنایت نمودم باز بهادر از نیا بنده خیلان سلسله مست پدرش نظام نام داشت و کتابدار حضرت جنت آشیانه بود که بشود اس مار در آنکه از ارجو تان ولایت میسر است و در اخلاص از اقربان خود پیشی دارد و به منصب هزار روپیه نقدی از اصل و اضافہ سرفراز ساختم بعلما و دانایان اسلامیہ فرمودم که مفرد است اسمائے الہی را که در یاد گرفتن آسان باشد جمع نمایند تا آنرا در خود سازم و در شبهای جمعه با علما و صلحا و درویشان و گوشه نشینان صحبت میدادم چون قلیچ خان که از بنده هاسه قدیم دولت والد بزرگوارم بود بداری و حکومت صوبه تجارت تعین یافت یک لک روپیه بدخرج گویان باد و رحمت نمودم و میرزا بیگ جهان را که از ایام طفولیت در وقتیکه درس چهل حدیث و خدمت شیخ عبدالغنی که ذکر احوال او در اکثر نامه تفصیل مذکور است میخواندم و اورا بنثره خایفه خود میدانستم تا امر فرزند مقام اخلاص و یکسختی بود از منصب دو هزار روپیه منصب چهار هزار روپیه رسانیدم و در ایام شاهزادگی قبل از وقوع بیماری والد بزرگوارم و در ایام بیماری ایشان که راے ارکان دولت و امرای ذی شوکت منززل گشته هر یک را سوداے و خاطر قرار گرفته بود و میخواند که باعث امری گردید که بخرخرابی دولت نتیجه داشته باشد و در دو خدمتکار و جانبازی تقصیر کرد و به عنایت بیگ را که در دولت پدر من به تهای مدید دیوان بیوات بود و منصب به قصدی داشت بجای وزیر خا وزیر نصف ممالک محروسه ساخته بخطاب والاے اعتماد و ولد و منصب هزار روپیه نقدی بهره مند ساختم و وزیر خان را بدیوانی صوبه بنگاله و

قرآن جمع آنجا معین ساختم پس در اس را کہ در ایام پدرم خطاب رای رایان یافتہ بود در اجسہ بکرواجیت کہ از راجہاے معتبر ہندوستان بود و در صد
نجوم ہند در عہد او بستہ شدہ است خطاب دادہ میرانش خود ساختم و حکم کردم کہ ہمیشہ در تو پنجانہ رکاب پنجاہ ہزار توپچی و سہ ہزار ارابہ توپ مستعد
و آمادہ سر انجام نماید بکرواجیت مذکور از طائفہ کہتہ یا نہست در خدمت پدرین از مشرفین فیلخانہ بہ دیوانے و مرتبہ امرائی رسیدہ خالی از توشہ سپاہگری
و دہبری نیست بیرم پسر خان اعظم را کہ دہزاری بود و دہزار دپانصدی ساختم چون ارادہ خاطر آن بود کہ اکثر ہندہای اکبری دہجانیگری ہندوستان
مطلب خود کا بیاب گردند بہ بخشیان حکم نمودم کہ ہر کس وطن خود را بجایگیر خود بخواستہ باشد بعرض رسانند تا مطابق تورہ و قانون جنگلگری
آن محال ہو جب ال تمنا بجایگیر و مقرر گردود از تغیر و تبدیل ایمن باشد یا آبا و اجداد ما ہر کس جایگیری بطریق ملکیت غنایت میکردند و فرمان
آنرا بمہر ال تمنا کہ عبارت از مہری ست کہ بہ شجر تیزرہ باشند مزین میساختہ اند من فرمودم کہ جاسے مہر را طلا پوش ساخته مہر مذکور را بر آن
نمند و اکنون تمنا نام نہادم نیز را سلطان پسر میرزا شاہر بخ نمیرہ نیز را سلیمان کہ از فرزند زادا ہاے میرزا سلطان ابو سعید ست و دہتہما
حاکم بدخشان بود از دیگر پسران او برگزیدہ و از پدر بزرگوار خود انتماس کردہ گرفتہ در خدمت خود کلان ساختہ ام و او را در جہگہ فرزندان
خود می شمارم بہ منصب ہزاری سرفراز ساختم بھا و سنگھ پسر راجہ مان سنگھ را کہ قابل ترین ارلاد اوست بہ منصب ہزار دپانصدی از اصل
و اضافہ ممتاز گردانیدم بہ زمانہ بیگ پسر غیور بیگ کابلی را کہ از خور و سالی خدمت بارین میگردد در ایام شاہنشاہی از پہلہ احدی بہ منصب
پانصدی رسیدہ بود خطاب مہاتجانی دادہ بہ منصب ہزار دپانصدی امتیاز بخشیدم و خدمت بخشی گری شاگرد پیشہ بد و مقرر گشت بہ راجہ
نر سنگھ دیوار از راجپوتانہ بدیلہ کہ رعایت یافتہ من ست و در شجاعت و نیک ذاتی و سادہ لوحے از امثال و اقربان خود امتیاز تمام دارد
بہ منصب سہ ہزاری سرفرازی یافت و باعث ترقی و رعایت او آن شد کہ در اواخر عہد پدر بزرگوارم شیخ ابو الفضل را کہ از شیخ زاد ہاے
ہندوستان بفریت فضل و دانائی امتیاز تمام داشت و ظاہر خود را بزبور اخلاص آراستہ بہ قیمت گران سنگ بہ پدرم فروختہ بود از صوبہ دکن
طلب داشتند و چون خاطر او بمن صاف نبود و ہمیشہ در ظاہر و باطن سخنان مذکور میساخت و درین ایام کہ بنا بر افساد فتنہ انگیزان خاطر
بہارک والہ بزرگوارم فی الجملہ از من آزر دگی داشت یقین بود کہ اگر دولت ملازمت در یابد باعث زیادتی آن عبا را خواہد گشت و مانع
دولت مواصلت گردیدہ کار بجاسے خواہد رسانید کہ بضرورت از سعادت خدمت محروم باید گردید چون ولایت نر سنگھ دیو بر سر راہ او واقع
بود و در ان ایام در جہگہ نمرد ان جاداشت با و پیغام فرستادم کہ اگر مسراہ بران نفسہ فتنہ انگیز گرفتہ او را نیست و نا بود ساز در رعایت ہائے
کلی از من خواہد یافت توفیق رفیق او گشتہ در حینی کہ از حوالی ولایت او میگذشت راہ بر او بست و بانذک ترددے مردم او را بریشان و
متفرق ساختہ او را بقتل آورد و مسراہ را در آلہ آبا و نژد من فرستاد اگر چہ بمعنی باعث آزر دگی خاطر مشرف حضرت عرش آشیا نے گردید غایتاً

این کار کرد که من بے ملاحظہ و غمہ خاطر غریت آستان بوس درگاه پدر خود کردم و رفتہ رفتہ آن کرد و رہا بصفامبسل گزیدید و میر
ضیاء الدین قزوینی را کہ در ایام شاهزادگی از خدمات و دولت خواہی باب وقوع آمدہ بود ہزاری ساختہ و بشرط طویلہ حکم شد کہ ہر روز سی
بجہت بخشش حاضر میساختہ باشد و میرزا علی اکبر شاہی را کہ از جوانان قرار دادہ الوس دہلی ست بہ منصب چہار ہزاری ممتاز ساختہ سرکار
منہجصل را بجا گیر و مقرر داشتہ کہ روزی بہ تقریبی امیر الامرا این سخن بعرض رسانید و مرا بغایت خوش آمد چنین گفت کہ دیانت و بی دینائی
مخصوص نقد و جنس نیست بلکہ از نمودن حالتی کہ در آشنایان نباشد و پنهان داشتن استعدا دے کہ در بیگانگان باشد نیز بے دینائی
است الحق سخن درستی ست بیاید کہ مقرر بان را آشنا و بیگانہ منظور نباشد و حالت ہر کس را چنانچہ بیاید بعرض میرسانیدہ باشند
در وقت رخصت بہر وزیر گفتہ بودم کہ اگر انا خود با پسر گلان او کہ کرن نام دارد بکلازمت آن فرزند آید و در مقام اطاعت و بندگی
باشد تعرض بولایت او رسانند و عرض امین سفارش و مقدمہ بودیکے آنکہ چون ہمیشہ تسخیر ولایت ما و التہ پیش نہاد خاطر اقدس والد
بزرگوارم بود و در ہر مرتبہ کہ غریت فرودند موانع روے داد اگر این ہمہ یک گونہ صورتی بگیرد و این خدشہ از خاطر دور گردد و وزیر را
در مہند و شان گذاشتہ بمیان توفیقات الہی روانہ ولایت میروثی گردم خصوصاً درین ایام کہ حاکم مستقل دران دپار نیست باقی خان نیز کہ
بعد از عبداللہ خان و عبداللہ خان پسر اونی الجملہ استقلال یافتہ بود و غرض شدہ و کار ولی محمد خان برادر او کہ الحال حاکم آن دیار ست
ہنوز نظامی نیافتہ است دیگر سرانجام ہمہ پیکار دکن کہ چون در عبداللہ بزرگوارم بارہ از ان ولایت بخیر تسخیر درآمدہ آن ملک را بنیابت
ایزد سبحانہ کبارہ در تحت تصرف در آورده داخل ممالک محروسہ سازم امید بکرم اللہ تعالی آنکہ این ہر دو غریت روزی گردے

ہفت اقلیم از بگریہ بادشاہ | ہیمچان در بند تسلیم دگر |

میرزا شاہ رخ میرزا سلیمان حاکم بدخشان را کہ قرابت قریبہ باین سلسلہ دارد و در ملازمت پدرم پنجہزاری بود بہ منصب ہفت ہزاری
اقتدار بخشیدم و میرزا بسیار ترک طبیعت سادہ لوحے ست پدر من اورا بسیار عزت میداشتند و ہر گاہ فرزند ان خود را حکم شستن میفرستادند
اورا ہم بدن عنایت مریبند میساختند باوجود نسا و طلبیہا سے بدخشان درین قریبہا میرزا بدستہ و دوسوسہ ایشان از راہ رفتہ اصلاً
مترکب امرے کہ باعث غبار خاطر باشد نشدہ صوبہ مالوہ را بدستورے کہ پدرم اورا مرحمت کردہ بودند برقرار داشتہ و خواجہ عبداللہ
کہ از سلسلہ نقشبندیہ است و در ابتدا سے ملازمت احدے بود رفتہ رفتہ منصب او بہ پلہ ہزاری رسید ہموچے بخدمت پدرم رفت
اگرچہ سعادت خود میداشتہ کہ ملازم مردم من بخدمت ایشان روند غایتاً چون بے رخصت از دین عمل مرزدہ بارہ خاطر از ان
گران بود باوجود چنین بے حقیقتی منصب و جاگیرے کہ پدرم با و از زانی داشتہ بودند برقرار گذاشتیم اما نفس الامر آنست کہ از جوانان

مردانه کار طلب است اگر این تقصیرانه و بوقوع نمی آمد جوان بے عیب بود و ابو الهی اوزبک که از مردم قرار داده ما و انهرست و وزیران
عبد المؤمن خان حاکم مشهد بود به منصب هزار و پانصدی سرفراز گشت به شیخ حسن پسر شیخ بها است که از آوان طفولیت تا امروز همیشه
در ملازمت و خدمت من بود و در ایام شاهزادگی بختاب مقرر بجانی سر بلندی داشت در خدمت بسیار حجت و چالاک بود و در شکار با
پیاده در جلوس من براه می افتاد و در قطع میگرد و تیر و تفنگ را خوب می اندازد و در جبهه ایها سر آمد عهد خود دست پدران او هم این عمل را
خوب و زریده بودند بعد از جلوس بنا بر کمال اعتمادی که با و داشتم بخدمت آوردن فرزند ان و متعلقان برادر من و اینال بهر با پیور
فرستادم و بجا نمانان سخنان پست و بلند و نصلح سودمند پیغام دادم مقرر بجان این خدمت را چنانچه بایست در اندک مدتی بتقدیم
رسانید و رفع دغدغه های که در خاطر خانانان و امرا و اجاتا کرده بودند و انموده باز ماند با سه برادر من را به صحت و سلامت با کار خانجات
د اموال و اسباب در راه پور آورده بنظر گذرانید و نقیب خان را که از سادات صحیح النسب فردین است و غیاث الدین علی نام دارد و به
سزار و پانصدی سرفراز سابقیم پدرم او را بختاب نقیب خانی اقبال بخشیده بودند و در خدمت ایشان قرب و منزلت تمام داشت در
ابتداء جلوس پیش او بعضی مقدمات خوانده بودند بدین تفریب او را خواند مخاطب ساخته میفرمودند و در علم تاریخ و تصحیح اسامی رجال
لفظ و عدیل خود اندام و زرشل او مورس و در معمره عالم نیست از ابتداء آفرینش تا امروز احوال ربع سکون بر ذکر دارد این قسم
حافظه مگر احدی تعالی به کسی که امت کند به شیخ کبیر را که از سلسله حضرت شیخ سلیم است بنا بر شجاعت و مردانگی در ایام شاهزادگی بختاب
شجاعت خانی سرفراز ساخته بودم و در نیو لا به منصب هزار و پانصدی گزیدیم و در بست و هفتم شعبان از پسران اکبر اراج ولد بگو اند اس
عموی را جهمان شکره امر غریب روس داد این بے سعادمان که ابھی رام و بجے رام و شام رام نام داشتند در نهایت بے اعتمادی
بودند با وجودی که از ابھی رام مذکور بے اندام و روس داده بودند و اعراض عین از تقصیرات او نموده بودم چون درین تاریخ بعرض
رسید که این بے سعادت می خواهد که نسا و فرزند ان خود را بے رخصت بوطن روانه سازد و بعد از ان خود نیز فرار نموده براناکه
از ناد و نخوانان این دوده است پناه برد و را مد اس و دیگر امرا را بچوت را گفتم که اگر از نمایان کسی ضامن شود و منصب جاگیر
این بد بختان بر قرار داشته گنایان گذشته را عفو نمایم از غایت شور و غی و بد طینتی آنها بیچکس ضامن نشد با میرالامرا فرمودم
که چون کسی متضمن سلوک و معاش این تیره بختان نشود تا بهر سیدن ضامن می حواله کی از بنده های درگاه باشند امیرالامرا اینها را با بر اسیم خان
کا که در ثانی الحال بختاب دلاور خانی سرفراز گشت و حاکم پسر ثانی منگی که خطاب شنو از خانی داشت سپرد چون آنها خواستند که براق
از جابلان دور سازند و مقام مانعت در آمده پاس مراتب ادب نگاه داشتند و با اتفاق نوکران خود در مقام عریده و جنگ شدند

و اسمعیلی را بن امیر الامرا اطلب نمود فرمودم که آن سید بختان را بجز اسے عمل خودشان باید رسانید امیر الامرا بقصد دفع آنها متوجہ گشت
و شیخ فرید را نیز از عقب فرستادم از ان جماعت دور اجوت که یکے شمشر داشت و دیگرے جمہر با میر الامرا رو برو شد ندیکے از طاران
او کہ قطب نام داشت بچہ صردار در آویخت و بزخم جمہر کشته شد و اورا نیز بارہ بارہ ساختند و بہ دیگرے کہ شمشر داشت یکی از افغانان
نام از امیر الامرا در آویخت و اورا نابود گردانید و لا در خان جمہر کشیدہ بر ابھیرام کہ بادوکس دیگر با قائم ساخته بود متوجہ گشت و بہ یکے
زخم جمہر رسانیدہ از دست آن سہ کس نہ زخم برداشتہ ہما بجا افتاد و چندے از اعدیان و مردم امیر الامرا مقابل شدہ آن خون گرفتہ را
بقتل رسانیدند یکے از راجپوتان شمشر کشیدہ بہ شیخ فرید متوجہ گشت غلام جشی اورو برو شد و آن راجپوت را زہاد اورا دین شود شش
در سخن دو لہجہ خاص و عام واقع گشت و آن سیاست باعث تنبیہ بسیارے از نا عاقبت اندیشان گردید ابو الحسنی اورا بیک بعض رسانید
کہ اگر این قسم امرے در اورا بکمر رود بد سلسلہ و قبیلہ آنجماعت را برمی اندازند گفتیم کہ چون این طائفہ رعایت کردہ در سبت یافتہ دالہ بر گواہ
من اند مراعات ہمان نواختگی می نمایم و مقتضای عدالت نیز آنست کہ بہ تقصیر و جرمیک کس از خلق بسیار مواخذہ نباشد
شیخ حسین جامی کہ امر وزیر مسند در دیشہ جا دار و وزیر میدان در ویش شیرازہ ست پیش از جلوس پششماہ از لاہور بمن نوشتہ بود کہ
در خواب دیدہ ام کہ اولیاد و وزیرگان امر سلطنت را بدان برگزیدہ در گاہ الہی تقویٰ فیض فرمودند بدین لایہ تبشیر بودہ منتظر وقوع این
امر باشند امید دارم کہ بعد از وقوع این امر تفصیرات خواہر ز کہ یا کہ از سلسلہ احاریم است بعفو مقرون گردد و تماشای یک فرجی کہ از
قدیمان این دولت ست و پدر من اورا بخطاب تاج خانی سرفراز ساخته بودند و منصب دو ہزاری داشت سہ ہزاری عنایت نمود
و بختہ یک کابلی را کہ ہزار و پانصدی منصب داشت سہ ہزاری کردم بسیار جوان مردانہ کار طلب ست در خدمت عم ہر گوارم میرزا
محمد حکیم قرب و محرمیت تمام داشت ابو القاسم نکین را کہ از بندہ ہاے قدیم پدرم بود بہ منصب ہزار و پانصدی از اصل و اضافہ
سرفراز ساختم و کثرت اولاد و بسیارے فرزندان کم کسی مثل او بودہ باشد سی پسر دارد و دختر اگر برابر نباشد از نصف کم نخواہد
شیخ علاء الدین پیرہ شیخ سلیم را کہ بمن نسبتہاے قوی داشت بہ خطاب اسلام خان سر بلند گردانیدم و بہ منصب دو ہزاری سرفراز
شدہ داد و در خود سالی با من کلان شدہ بود از من یک سال خرد تر بودہ باشد بسیار جوان مردانہ نیک ذات ست از قوم قبیلہ
خود و جمیع وجوہ امتیاز تمام دارد و نامرور از کیفیات بیچ نہ خورده و اخلاص او از من بدرجہ ایست کہ اورا بخطاب فرزندے سرفراز
ساختہ ام و علی اصغر باریہ را کہ در مردانگی و کار طلبی نظیر عدیل خودند اردو پسر سید محمود خان باریہ است کہ از امرای کلان
پدر من بود و خطاب سبقت خانی در میان اشال و اقران امتیاز بخشیدم بسیار جوان مردانہ نمایان ست ہمیشہ در شکار ہا و جایا

کہ چند سے از متمدن ان ہمراہی بودند یکی از آنها ابو بود هرگز در عمر خود چيزی از کیفیات نه خورده است و این معنی را در ایام جوانی ملزم گشته
 عنقریب بمقام بلند سرفرازی خواهد یافت و منصب سه هزاری نیز عنایت نمود. فریدون پسر محمد علی خان برلاس را که هزاری بود به
 دو هزاری مقرر ساختند و فریدون از اصل زادگاه اوس چغتائی ست خالی از جرات و مردانگی نیست. شیخ بایزید نیز به شیخ سلیم را
 که دو هزاری بود منصب سه هزاری عنایت نمود اول مرتبه کسی که به من شیر داد و الدله شیخ بایزید بود و اما زیاده از یک روز نیست.
 روزی از بنده تان که عبارت از دانا بایان بنودست پرسیدم که اگر گفتنای دین شما بر فرد آمدن ذات مقدس حق تعالی ست
 در ده پیکر مختلف بطریق حلول آن خود نزد ارباب عقل مردودست و این مقصد لازم دارد که واجب تعالی که مجرّد از جمیع تعینات ست
 صاحب طول و عرض و غنی بوده باشد. و اگر مراد ظهور نور الهی ست درین اجسام آن خود در همه موجودات مساوی ست و باین ده پیکر
 مختص نیست و اگر مراد اثبات صفتی از صفات الهی ست درین صورت هم تخصیص درست نه زیرا که در هر دین داین صاحبان معجز است
 و کرامات هستند که از دیگر مردان زمان خود بدانش و فراست ممتاز بوده اند بعد از گفت و شنود بسیار و رد و بدل بشمار بخدائی خدا
 منزله از جسم و چون و چگونه گفتند و گفتند که چون اندیشه ما در ادراک ذات مجرد ناقص ست بے وسیله صورت راه به معرفت
 انمی بریم و این ده پیکر را وسیله شناخت و معرفت خود ساخته ایم پس گفتم این پیکر ها کی شمار او وسیله مقصود به معبود تواند بودند
 پدر من در اکثر اوقات با دانا بایان بر دین و مذہب صحبت میداشتند خصوصاً بایند تان و دانا بایان هند و با آنکه امی بودند از کثرت
 مجالست با دانا بایان و ارباب فضل در گفتگو با چنان ظاہر میشد که هیچ کس پے بامی بودن ایشان نمی برد و بد قافی نظم و شعر چنان
 میرسیدند که مافوق بران تصور نبود حلیه مبارک ایشان در قد مجد و سبط بلند بالاسی را داشتند و گندم گون چشم و ابرو سیاه
 بودند ملاحت ایشان بر صحبت زیادتی داشت و شیر اندام و کشاده سینہ و دست و بازو ها دراز و بر پره بینی چپ خالی گوشتین
 داشتند بغایت خوش نما بر ابر نیم نخ و میانہ جمعی که در علم قیافه صاحب مهارت بودند این خال را علامت دولت و اتہاس عظیم و اقبال
 جسم میداشتند و از مبارک ایشان نہایت بلند بود و در تکلم و بیان نمکی خاص داشتند و در اوضاع و اطوار مناسبته باہل عالم نداشتند
 فرایندی از ایشان هویدا بودند

هم بزرگی در حب هم بادشاهی در لب	کو سلیمان تادراگشتش کند انگشتری
بعد سه ماه از تولد من همیشہ ام شاهزادہ خانم از شکم یکے از خواصان تولد یافت و اور ابو الدله خود در مکریم مکانے سپردند بعد از دو پسرے هم از یکے از خواصان و خدمتگاران متولد گردید اور شاه مراد نام گردانیدند چون تولد او در کوہستان فتح پور روسے دادہ بود	

اور اپاہری مخاطب بسا خند در دقیکہ والد بزرگوارم اور ابہ تسخیر دکن فرستادہ بودند بواسطہ صاحب تاجنسان افراط شراب را
بحدے رسانید کہ در سن سی سالگی در نواحی جالنا پور از ولایت برار بر حمت حق پیوست حلیہ او سبز رنگ لاغر اندام قدش بد زاری
مائل تکلیف و وفار از او ضاعش ظاہر و شجاعت و مردانگی از اطوارش باہرہ در شب چہارشنبہ دہم جمادی الاول ۹۹۹ھ متولد
از خواصی دیگر پسرہ بوجود آمد اور ادنیال نام نہاد چون تولد او در اجیر در خانہ یکے از مجاوران آستانہ متبرکہ خواجہ بزرگوار خواجہ
معین الدین چشتی کہ شیخ دانیال نام داشت وقوع یافت بہمان مناسبت بدانیال دو سوم گشت بعد از فوت برادر م شاہ مراد
در اواخر عمر اور ابہ تسخیر دکن فرستادند و خود دہم از عقب متوجہ گشتند در ایامی کہ والد بزرگوارم قلعہ اسیر را محاصرہ داشتند باجمعی
کثیر از امرایان مثل خانخانان و اولاد او و میرزا یوسف خان و دیگر سرداران قلعہ احمد نگر در قبل داشت متعارف آنکہ قلعہ اسیر مفتوح
گشت احمد نگر نیز تبرہن او و دولت قاسمہ درآمد بعد از آنکہ حضرت عرش آشیانے بدولت و سعادت و نصرت از برہان پور
بصوبہ دار الخلافت نہضت فرمودند آن ولایت را بدانیال دادہ اور ابہ ضبط و ربط آن محال گذاشتند او نیز بسنت ناپسندیدہ
برادر خود شاہ مراد عمل نمود در اندک مدت در سن سی و سہ سالگی بہین افراط شراب در گذشت مردنش بد طورے شدہ بہ تفنگ
و شکارے کہ بہ تفنگ کند میل تمام داشت یکی از تفنگدارے خود را یکہ و جنازہ نام نہادہ بود و این بیت را خود گفتہ فرمود کہ ہر ان
نقش کنند ۵

از شوق شکارے تو شور جان ترو تازہ	بر ہر کہ خورد تیر تو یکہ و جنازہ
----------------------------------	----------------------------------

بعد از آنکہ شراب خوردنش بحد افراط کشید و انہیمنی بخد مت پدرم معروض گشت فرامین عتاب آئینہ باسم خانخانان صادر گردید و
او بالفور در صدد منع شدہ خبرداران گذاشت کہ بواسطہ از احوال او با خبر باشند چون راہ شراب بردن بالکلیہ مسدود شد و
بہ بعضی خادگان نزدیک ابرام بلکہ زاری کردن آغاز نہاد و گفت بخت من بہر روش کہ ممکن باشد شراب می آوردہ باشند بمرشد
قلی تفنگچی کہ راہ خدمت نزدیک داشت فرمود کہ در بہین تفنگ یکہ و جنازہ شراب انداختہ بیار آن بے سعادت بامید رعایت مرگب
این امر شدہ عرق دو آتشہ را در آن تفنگ کہ مدتہا بہ باروت دبوئے آن پرورش یافته بود انداختہ آورد و رنگ آہن نیز کہ از تیزی
عرق تحلیل پذیرفتہ بود با دہمین گشت مجملًا خوردن ہمان بود و افتادن ہمان ۵

کسی باید کہ فاسے بدنہ گیرد	و گر گیرد براسے خود بگیرد
----------------------------	---------------------------

دانیال جوان خوش قدے بود بغایت خوش ترکیب و نمایان بقیل و اسب میل تمام داشت محال بود کہ پیش کسی اسب و

ذیل خوب بشنود کہ دامدواز دیگر دو بہ نغمہ ہندی مائل بودگا ہے بزبان اہل ہند و باصطلاح ایشان شعرے میگفت بدنبودی بہ بلندی
تولد شد این دانیال از بنی بی دولت شاد دخترے متولد گشت شکر النساء یکم نام نہادند چون در دامن تربیت والد بزرگوارم پرورش
یافت بسیار خوب برآمد نیک فاستے و رحم معیوم خلایق فطری و جلی اوست از ایام طفلی و خرد سالی تا حال در محبت من بے اختیار است
این علاقہ در میان کم خواہری و برادری خواہد بود در طفلی اول مرتبہ چنانچہ عادت ست کہ سینہ اطفال را می فشارند و قطرہ شیرے از آن
ظاہر میشود سینہ خواہرم را فشارند قطرہ شیرے را کہ حضرت والد بزرگوارم فرمودند کہ بابا این شیر را بنحو زمانہ در حقیقت این خواہر تو بجای
مادر تو ہم باشد عالم السراپردہ اناست کہ اژان روز باز کہ آن قطرہ شیر را نوشیدہ ام با علاقہ خواہری مہری کہ فرزند ان را بابا داران میباشد
آن مہر را در خود ادراک می نمایم و بعد از چندے دخترے دیگر ہم از بنی بی دولت شادند کہ در عالم وجود آمد بہ آرام بانو یکم سہمی کردند
مرا جہش فی الجملہ بگری و تنہی مائل ست پدرم اورا بسیار دوست میداشتند چنانچہ اکثر بے ادبیہاے اورا بشرح ادب بر میداشتند و در نظر
مبارک ایشان از غایت محبت بدنی نمود مگر راجر اسر فرار ساختہ می فرمودند کہ بابا بجبت خاطر من باین خواہر خود کہ بعزت ہندوان
لاڈلہ من ست یعنی عزیز پرورده بعد از من پیدا بدوشے سلوک کنی کہ من با و میکنم تا ز اورا بر داشتہ بے ادبیہا دشوخی ہاے اورا بگذرانی
او صفات حمیدہ والد بزرگوارم از حد توصیف و اندازہ تعریف افزونست اگر کتا بہادر اخلاق پسندیدہ ایشان تالیف یابد بے شائبہ
تکلف و قطع نظر از مراتب پدرے و فرزندے اندکے از بسیار آن گفتہ نیاید با وجود سلطنت و چین خزائن و دقایق بیرون از اندازہ
حساب و قیاس و فیضان خلی و اسپان تازی یکسر مودر در گاہ آتی از پایہ فردنی قدم فرانا نہادہ خود را کترین مخلوقے از مخلوقات میداند
و از یاد حق لحظہ غافل نبودند

دارم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال	مید از نغمہ چشم دل جانب یار
<p>ارباب مل مختلفہ را در وسعت آباد دولت بے بدلیش جا بخلات سایر ولایات عالم کہ شیعہ را بغیر از ایران و سنی را در روم و ہند و شافعی و توراتان جانبست چنانچہ در وایرہ وسیع انفساے رحمت از دی جمیع طوائف دارباب مل راجاست بقضائے آنکہ سایہ بیاید کہ بر تو ذات باشد در مالک محروسہ اش کہ ہر حدے بہ کنار عدیہاے شورفتی گشتہ ارباب ملتاے مختلف و عقیدت ہاے صحیح و ناقص را جا بودہ راہ تعرض ببتہ گشتہ سنی با شیعہ در یک مسجد و فرنگی با یہودی در یک کلیسا طرفی عبادت می سپردند و صلح کل شیوہ مقرر ایشان بود بایمان و خوبان ہر طائفہ و ہر دین و آئین محبت می داشتند و بعدر حالت و نمیدگی بہر کدام اتفاتا میفرمودند شبہاے ایشان بہ بیدار میگذشت و در روز با بسیار کم خواب بودند چنانچہ مدت خواب ایشان در شبانروزے از یک نیم بہر زیادہ نبود و بیداری شبہا را</p>	

بازیافتی از عمر میدانستند شجاعت و دلیری و دلاوری ایشان بغایتی بود که بر فیلمان مست سرکش سواری میفرمودند و بعضی فیلمان خوبی را که ماده خود را نزد خود نمی گذاشتند یا آنکه هر چند فیل بد خو باشد تعرض بماده فیل و فیلبان نمیرسانند در حالتی که فیلبانان ماده فیل را کشته باشند و او را نزد خود نگذارند در قید اطاعت در می آوردند و بر دیوار سے یا درختی که برگذران فیل مبادت را کشته از قید اطاعت آن برآمده میبود و از پهلوی آن دیوار یا درخت میگذاشت تکیه بر طعنه میزدی نموده خود را بر پشت او می انداختند و بجزر دسوار شدن او را بقید ضبط در آورده رام می نمودند مگر را بمعنی مشایده شد و در سن چارده سالگی بر تخت سلطنت جلوس فرمودند و همیو کافر که حکام افغان منصوب ساخته او بودند بعد از آنکه حضرت جنت آشیانے ورود را مخالفت دہلی شہنشاہ شد با جمیعت شکر فرایم آورده با فیلبانان کہ در ان ایام سچ یک از حکام عرصہ ہندوستان را نمود متوجہ دہلی گشت قبل از وقوع این قضیہ حضرت جنت آشیانے ایشان را بجمت دفع بعضی از افغانان دہلی کوہ پنجاب تعیین فرمودہ بودند چون مصراع ابن مضرع کہ ہم بیان حال و ہم تاریخ رحلت و انتقال ستع

ہمایون بادشاہ از بام افتاد

قرین حال ایشان گشت و ابن خبر و سبیل نظر جوئے بہ پدرم رسید بیرم خان اتالیق بود امرایانے را کہ در ان صوبہ با نخدمت حاضر بودند جمع ساخته در ساعت سید ایشان را در برگزینہ کلا نور از مضافات لاہور بر تخت سلطنت نشاندہ میمون چون بوالی دہلی رسید تری بیگ خان و جمعی کثیر کہ در دہلی حاضر بودند با جمیعت نمودند و در مقابلہ او صف آرا گشتند چون اسباب مقابلہ و مجادلہ دست فرایم داد لشکر ہاریم آویختند بعد از کوشش و کشش بسیار شکست بر تری بیگ خان و مغلان افتادہ فوج ظلمت بر افواج نور غلبہ کرد

ہمہ کار و پیکار و زرم این دیست | کہ داند کہ فرجام فیروز کیست | از خون دلیران و گرد سپاہ | از زمین لعل گون شد ہو اشید سپاہ | تری بیگ خان با شکست یا فقہارہہ اردو سے والد بزرگوارم پیش گرفتند چون بیرم خان با دوسو فراسجہ داشت اورا بہ بہانہ شکست و قصص در جنگ مخاطب ساخته کارش با نخدمت رسانید دیگر بارہ بنا بر غرور سے کہ از وقوع این فتح در دماغ آن کافر ملعون جا کرده بود با جمیعت و فیلمان خود از دہلی برآمدہ متوجہ پیش گشت و رایات جلال حضرت عرش آشیانے از کلا نور بقصد دفع او توجہ فرمودند در حوالی بانی پت اجتماع فوج نور و ظلمت دست داد و در درخت چنہ دوم محرم سنہ نہ صد و شصت و چار مقابلہ و مقابلہ رد سے واد فوج ہیوسی ہزار سوار دلاور خلگی بود و غازیان لشکر منصور زیادہ از چار پنجہزار بودند در ان روز ہیو بر فیل ہوائے نام سوار بودند ناگاہ تیر سے بر چشم آن کافر رسیدہ از پس سر او سر برد کرد و لشکر او این حالت را مشاہدہ کردہ ہر بہیت یافتند اتفاقا شاہ قلی خان محرم با چند سے از دلاوران نفیلی کہ ہیو بر بالاسے اوزخمی ہوو رسیدند میخواستند کہ فیلبان را بہ تیر بزنند فریاد بر آورد کہ مرا نہ کشید کہ ہیو بر بالاسے این فیل ست در حال اورا بہمان ہیبت مجموعے

نزد حضرت عرش آشیانه آوردند میرم خان عرض کرد که مناسب آنست که حضرت بدست مبارک خود تنگی برین کافر بزنند تا ثواب غزایانته
در طغرای فرامین غازی جز داسم مبارک گردد و فرمودند که من او را قبل ازین پاره پاره کرده ام و بیان میکنند که در کابل روزی پیش خواجہ
عبد الصمد شیرین قلم شتی تصویر میکردم هورنے در قلم من درآمد که اجزاسے اواز یکدگر جا اد متفرق بود یکی از نزدیکان پرسید که صورت کبست
بر زبان من رفت که صورت مہمو است دست خود را آلودہ بخون او ساختہ بہ یکی از خدمتکاران فرمودند کہ گردن او را بزنند از کشتہ اسے
لشکر مغلوب پنجہزار بہ شمار درآمد سواسے آنکہ در اطراف وجوہ انقادہ باشند بہ دیگر از کارہاسے نمایان آنحضرت فتح گجرات دایلمغار است
کہ دران راہ فرمودہ اند در وقتی کہ میرزا ابراہیم حسین و محمد حسین میرزا و شاہ میرزا ازین دولت روگردان شدہ بطریق گجرات رقتہ بودند و
تمام امر اسے گجرات وقتنہ طلبان آنحدہ و متفق گشتہ قلعہ احمد آباد را کہ میرزا عزیز کوکا با فوج قاہرہ در آنجا بود در قبل داشتند حضرت عرش
آشیانے بنا بر اضطرار اسے کہ جمعی انکا والدہ میرزا اشارت الیہ داشت با جمیعت بادشاہانہ بے توقفت از دار الخلافت فتح پور متوجہ گجرات
میکردند این نوع راہ دور دراز را کہ بدو ماہ قطع باید نمود در عرض نہ روز گاہ بہ سواری اسب و گاہ بہ سواری خنجر و کھوڑ بھل سطلے فرمودہ خود را
بسرطیہ رسانیدند چون بتاریخ پنجم جمادی الاولی ۹۸۵ھ نہ صد و ہشتاد و پنج الی لشکر غنیم میرسند از دوتنخواہان کنگاش می پرسند بعضی میگویند
کہ شیخون بہ لشکر غنیم باید نزد حضرت میفرمایند کہ شیخون کار بیدلان و شیوہ فریب کاران ست در حال بنواختن تقارہ دانند اخن سون
حکم میفرمایند چون بدرباسے سا بر می رسیدند فرمودند کہ مردم از آب بہ ترتیب بگذرند محمد حسین میرزا از غلطیہ گذشتن افواج قاہرہ
مضطرب گردیدہ خود بقراولی بری آید سبحان قلی ترک ہم ازین جانب باخیلے از دلاداران بکنارہ دریا تفحص حال غنیم بنیاید میرزا انجماعت
رامی بندہ می پرسد کہ این چہ فوج ست سبحان قلی ترک میگوید کہ جلال الدین اکبر بادشاہ و فوج اوست آن بخت برگشتہ انیمنی را قبول
نمیکند و میگوید کہ جاسوسان من چہار دہ روز پیش ازین بادشاہ را در پنجور دبیہ آمدہ اند ظاہر آنورینغ میگوئی سبحان قلی گفت امروز
نہ روز ست کہ حضرت از پنجور بہ بلغار رسیدند میرزا گفت کہ فیلان چہ طور رسیدہ باشند سبحان قلی جواب داد کہ چہ احتیاج بقیلان بود
انچنین جو انان و بہادران سنگ شگاف بہتر از فیلان نامی دست رسیدہ اند کہ حالا حقیقت دعوی گری و سرکشی معلوم خواہد شد
میرزا از شنیدن این سخن پارہ از جازقہ متوجہ ترتیب افواج میگردد و حضرت آنقدار توقف میفرمایند کہ فراوان خبر میرسانند کہ غنیم
در سلج پوشی ست بعد ازان متوجہ میگردد و ہر چند کس میفرستند کہ خان اعظم از پیش برآیند او ایستادگی می نماید و میگوید کہ غنیم دست
تا رسیدن لشکر گجرات از درون قلعہ درین طرف آب باید بود حضرت فرمودند کہ ما ہمیشہ خصوصاً درین سفر دیورش اعتماد بر تائید
ایزدی نمودہ ایم اگر نظر بر سلسلہ ظاہر بود انچنین جریدہ با بلغار نمی آیدیم اکنون کہ غنیم متوجہ جنگ ست استادان ملاق نیست این

سخن گفته توکل فطرے را سپر خود ساخته با مخصوصی چنکه در طرح بهر کابی مقرر شده بودند در این دریا سپ انداختند با آنکه گمان پایاب نبود به سلامت عبور فرمودند حضرت دو بلنچه خود را می طلبند توره دار در اضطراب آوردن دو بلنچه را پیش رو می اندازد و مخصوصان اینی را به شگون خوب نیکیه حضرت در حال میفرمایند که شگون بسیار خوب شد چرا که پیش رو می ماکشاده گشت درین اثنا سه میرزا به نخت برگشته صفها آراسته بجنگ ولی نعمت خود ببردن می آید

بادلی نعمت ابر برون آئی | اگر سپرے که سزگون آئی

خان اعظم را مطلق گمان آن بود که باین تیزی و جلدی آنحضرت سایه رحمت باین حدود نخواهند انداخت هر کس که خبر آمدن آنحضرت میداد اصلاً قبول نمیکرد تا آنکه بقراین و دلائل آمدن آنحضرت خاطر نشان او شد لشکر گجرات را آراسته مستعد بر آمدن گردید مقدار این حال آصف خان نیز خبرے باو میرساند پیش از بر آمدن فوج از قلعه لشکر غنیم از میان درختان نمودار شد حضرت تائب از دزدی را دست او بر همت خود ساخته روان شدند محمد قلی خان تو قنای و تردی خان دیوانه با جمعی از بهادران پیشتر رفته باندک تردد جلو گردانیدند حضرت به راجه بگو اند اسس میفرمایند که غنیم بشمارست و مردم باندک باید که همه یکدیگر و یکدیگر گشته بر غنیم حمله آورند که غنیم که مشت بسته کارگر از پنجه کشاده است این سخن گفته دینمها آخته با فدا ایان خود غنقله احمد اکبر و یامعین را بپند آوازه ساخته می تازند

به پرید پوش زمانه ز جوشش | بدرید گوش سپر از خروش

بر انظار و جو انظار بادشاهی و جمعی از بهادران قول رسیده داد و دلاوری دادند که کبائی که از قسم آتشبازی ست هم از لشکر غنیم در گرفته در ز قوم زاری می پیچید و آچنان شورے می اندازد که قبل نا می غنیم در حرکت آمده باعث بر هم خوردگی لشکر غنیم میگردد درین اثنا فوج قول رسیده محمد حسین میرزا و جمعی را که باو در زد و خورد بودند برداشتند و دلاوران لشکر فیروزی اثر زردات نمایان بقیدیم رسانیدند آن سنگ درباری و نظر آنحضرت بر غنیم بود غالب آمد و را کوه اسس کچھو ایه جان نثارے کرد و محمد وفا که از خانزادان این دولت بود و داد مردانگی داده زخمی از اسب افتاد بعنایت خاق بنده نواز و به محض همت و اقبال شهنشاه سرفراز جمیعت غنیم از هم متفرق گشته شکست بر احوال آنها راه یافت بشکست این فتح عظیم روے نیاز بدرگاه کریم کار ساز نهاده بلو از هم شکر گذاری قیام و اقدام می نمایند درین اثنا یکی از کلا توانان بعض میرساند که سیف خان کو گلشن نقد حیات نثار دولت خواهی نمود و بعد تحقیق ظاهر شد که در حالتی که محمد حسین میرزا با چنچه از او باش بر فوج قول می تازد سیف خان بحسب اتفاق باو بر بخورد و داد مردانگی داده شهید میشد و میرزا نیز از دست بهادران قول زخمی میشود و کو گلشن نثار کو برادر گلان زین خان کو که است

از غرائب احوال آنکه یک روز پیش ازین جنگ دقتیکه حضرت عرش آشیانه بطعام میل میفرمودند از هزاره که داناے علم شانه مینی بود می پرسند که فتح از کد ام طرف ست میگود که از جانب شماست اما بکے از امر اے این شکر شید خواهد شد در همان اثنا سبقت خان کو که عرض میکند که کاشکے این سعادت نصیب من شود

بسا فای که از ما آنچه برخاست | چو اختر میگذشت آن فال شد راست

انقصه میرزا محمد حسین عنان بگردانید و پائے اسپش در زقوم زاری بند شده از اسپ می افتد گدا علی نام از یکد هاس باوشاهی باور میخورد و او را در پیش اسپ خود سوار کرده بلازمت حضرت می آورد چون دوسه کس دعوی شرکت گرفتن او میکنند حضرت از او می پرسند ترا که گرفت میگود که نمک بادشاه و دست او را که از عنب بسته بود میفرمایند که از پیش به بندند درین اثنا آب می طلبد فرحت خان که از غلامان معتمد بود هر دو دست خود را بر سر او نیزند حضرت باو اعتراض فرموده آب خاصه می طلبند و او را سیراب عنایت میسازند تا این زمان میرزا غریز کو که و لشکر درون قلعه بر نیامده بودند حضرت بعد از گرفتاری میرزا محمد حسین آهسته آهسته متوجه شهر احمد آباد میشوند میرزا را براسے راسے شکر را ٹھوکر که از عمد هاسے را چوتان بود می سپارند که بر قیل انداخته همراه آورد درین اثنا اختیار الملک که یکے از سرداران معتبر گجراتیان بود با فوجی قریب به پنچ هزار کس نمایان میگردد از نمودار گشتن این فوج اضطراب تمام مردم بادشاهی بهم رسید حضرت به مقتضای شجاعت جلی و فطرت اصلی حکم نمود اخجن نقاره میفرمایند و شجاعت خان و راجه بھگو انداس و چند از بند با پیشتر تاخته فوج مذکور بر روی اند از ند بلا حظه آنکه مبادا فوج عظیم محمد حسین میرزا را بدست د آورند مردم راسے راسے سنگ گھلج و توجیز راجه مذکور سر میرزا را از تن جدا میسازند مردم اصلا بکشتن او راضی نبودند و فوج اختیار الملک نیز از بیم پاشید و اسپ او را در زقوم زاری می اندازد سهراب بیگ ترکمان سر او را بریده می آورد بمحض کرم و عنایت ایزدی این نوع فحی باندک مایه مردم روے داد و همچنین فتح ولایت بنگاله و گرفتار فلاح مشهور و معروف هندوستان مثل قلعه چور در تھنبور و تسخیر ولایت خاندیس و گرفتار قلعه اسیر و دیگر ولایاتے که به سعی افواج قاهره بھرف اولیاسے دولت درآمده است از حساب دشمار بیرون ست اگر به تفصیل مذکور گردد سخن دراز میشود و در محاربه چور بھل را که سردار مردم قلعه بود بدست خود بتفنگ زده اند در تفنگ اندازی نظیر و عدیل خودند اشتند بهمن تفنگ که بھل را زده اند سنگرام نام دارد و از تفنگھاسے نادر در زگار ست قریب سه چهار هزار جانور پرند و چند زده باشند من بهم در تفنگ انداختن شاگرد رشید ایشان میتوانم بود از جمیع شکار با به شکار رے که از تفنگ زده شود طبیعت را غب ست در یک روز شترده آهورا به تفنگ زده ام از ریاضاتے که والد بزرگوارم میکشیده ام

باشد هر سال مبلغی که بعلت زکوة گرفته میشد بلکه عمد حاصل آنجا همین زکوة بود این رسم قدیم را ازین دو محل برداشتم و از غیر نفی کلی
در فایست تمام باطل ایران و لوران عام گذشت به جایگزین آن که در صوبه بهار بود بهار بهار محبت شد و نصف خان را فرمودم
که در صوبه پنجاب جایگزین شود و چون بعضی رسید که استغنی کلی در جایگزین نصف خان باقی مانده است و حال آنکه حکم تغییر شد و معمول آن تعذر
است فرمودم که یک لک روپیه از خزانه بود و آن را در باقی را از بهار بهار بنا لک شریفه باز یافت نمایند به شریف آملی را به نصب
و هزار روپیه از اصل و اضافه فقره که شتم بسیار پاکیزه نهاد و خوش نفس است با آنکه از علوم رسمی بهره ندارد اکثر اوقات از در سخنان بلند
و معارف از چند سر بر می زند و لباس فقره بجزید مسافرت بسیار نموده با بسیاری از بزرگان صحبت پیدا داشته تعدادات ارباب تصوف را در
ذکر دارد و بمعنی قاصد است نه حائل و در زمان والد بزرگوارم از لباس فقره درویشی برآمده و مرتبه امارت و سردارے یافته لطفش بگفت
قوی ست روزمره و نکلتش با آنکه از مقدمات عربیت عاری محض ست در غایت فصاحت و پاکیزگی ست و انشای عباراتش نیز خالی
از نمکی نیست از شاه قلی خان محرم در آگوه باغی مانده بود چون داشت بدختر منندال میرزا رقیه سلطان ملک که حرم محترم والد بزرگوارم
بود تکفیل کردم فرزند خرم را پدرم بایشان سپرده بودند هزار مرتبه از فرزند زائیده خود او را دوست تربیدارند

جشن اولین نوروز

شب سه شنبه یازدهم ذی قعدة هشتاد و چهارده صبح که محل فیضان نورست حضرت نیر اعظم از برج عت بخانه شرف و خوش حالی خود
که به برج محل باشد انتقال فرمود چون اولین نوروز از جلوس همایون بود فرمودم که ابو انساے دو تنخانه خاص و عام بدستور زمان والد
بزرگوارم در آتش فیس گرفته آئینه در غایت زیب و زینت بستند و از روز اول نوروز تا نوزدهم درجه محل که روز شرف ست خلایق داد
عیش و کامرانی دادند اهل ساز و نغمه از هر طائفه و هر جماعت جمع بودند لویان رقص و دلبران هند که به کرشمه دل از فرشته می ربودند
هنگامه مجلس را گرم داشتند فرمودم که هر کس از کیفیات و غیرات آنچه میخواسته باشد بخورد منع و مانعی نباشد

ساقی نور با ده برافروز جام ما

سقطر بگو که کار جهان شد بکام ما

در ایام پدرم درین مفعده هرده روز مقرر بود که هر روز یکی از امرای کلان مجلس آراسته پیشکشهای نادر از اقسام جواهر و در صبح آلات
و آتش فیس و دیلان و اسپان سامان نموده آنحضرت را تکلیف آمدن بجالس خود مینمودند و ایشان بنا بر سرفرازی بندگان خود بدان
مجلس قدم رنجه داشته حاضر میشدند پیشکشها را ملاحظه فرموده آنچه خوش می آمد برداشته تمه را به صاحب مجلس می بخشیدند چون خاطر اعلی

رفاہیت و آسودگی سپاہی و رعیت بود درین سال پیشکشہا را معاف فرمودم مگر قلیلے از چندی نزدیکان بنا بر رعایت خاطر
 آنها در جہ قبول یافت در ہمین روز ہا بسیارے از بند ہا بزایدی منصب سرفرازی یافتند از انجملہ دلاور خان افغان را ہزار و
 پانصدی ساختم دیگر راجہ باسور کہ از زمینداران کوہستان پنجاب ست و از زمان شاہزادی تا حال طریقہ بندگی و اخلاص
 بمن دارد و ہزار و پانصدی منصب داشت سہ ہزار و پانصدی کردم شاہ بیگ خان حاکم قندھار را از اصل و اضافہ بہ منصب
 پنجزاری سرفراز گردانیدم و راے راے سنگہ کہ از امر اے راجپوت ست ہمین منصب سرفرازی یافت و دوازده ہزار روپیہ
 مدد خرج گویان فرمودم کہ بہر اناشکر بدہندہ در آغاز جلوس یکے از اولاد مظفر گجراتی کہ خود را حاکم زادہ آن ولایت میگرفت سر
 شورنش بر آورده اطراف و جوانب شہر احمد آباد را تاخت و تاراج نموده چندے از سرداران شل پیم بہادر اوزبک و راے علی بٹھی
 کہ از جوانان مردانہ و قرار داده آنجا بودند در ان فتنہ بہ شہادت رسیدند آخر الامر راجہ بکر ماجیت و بسیارے از منصب داران را
 یا شش ہفت ہزار سوار آراستہ بہ ملک لشکر گجرات تعین ساختم و مقرر شد کہ چون خاطر از رفع و دفع مفسدان جمع سازد راجہ
 مذکور صاحب صوبہ گجرات باشد قبل ازین کہ قلیچ خان بدان خدمت تعین یافتہ بود متوجہ ملازمت گرد و بعد از رسیدن افواج
 قاہرہ سلک جمعیت مفسدان از یکدیگر پاشید ہر کد ام بہ جنگلی پناہ جستند و آن ولایت بقید ضبط درآمد و خبر این فتح در احسن
 ساعات بسامع جاہ و جلالم رسید در نیو لا عرضہ داشت فرزند پرنیز بنظر درآمد کہ رانا تھانہ منڈل را کہ سی جہل کروہے آہستہ
 واقع است گذارنہ فرار نموده و افواج قاہرہ متعاقب او تعین یافتہ اند امید کہ اقبال جاگیرگری اورا نیست و نابود گرداند
 و روز شرف بسیارے از بند ہا سہ بہ رعایتہا و اضافہ ہاے منصب سرفرازی یافتند پیشرو خان را کہ از خدمتگاران قدیم
 است و در ملازمت حضرت جنت آشیانے از ولایت آمدہ بود بلکہ از جملہ مرد میست کہ شاہ طہاست ہمراہ ساختہ بودند متہمسعاد
 نام داشت چون دار و فہ دہمتہ فراش خانہ والد بزرگوارم بود و درین خدمت نظیر و عدیل خود ندارد و از انجذاب پیشرو خانے
 سرفراز ساختہ بودند اگرچہ ملایم طبیعت و قلعچی مشرب ست نظیر بر حقوق خدمت بہ منصب دو ہزاری از اصل و اضافہ ممتاز گردانیدم

گر نختین خسرو در وسط سال اول جلوس

خسرو را بنا بر جو اینہا دغورے کہ جوانان را ایبا شد و کم تجربگی و نا عاقبت اندیشی مصاحبان نا بخش خیالات فاسد
 بخاطر راہ یافتہ بود تخصیص در ایام بیماری والد بزرگوارم کہ بفضہ کوتاہ اندیشان بنا بر کثرت جرایم و تقصیرانے کہ از ایشان بوقوع
 آمد

آمده بود و از عفو و اغماض ناامید محض بود و بخاطر گذراندن آنکه او دوست آذیری ساخته امور سلطنت را از پیش خسر و گیرنده نمی بینی غافل که امور سلطنت و جهان بینی امر نیست که به سعی ناقص عقلی چند انتظام پذیر و خاق دادار تا کار شایسته این امر عظیم انقدر رفیع ایشان دانند و این خلعت را بر قامت قابلیت چه کس راست آورد ؟

زدارنده نتوان شد بخت را | نشاید خرید افسردخت را | سرے را که حق تاج پرور نمود | نشاید از و تاج و دولت ربود
چون خیالات فاسد مفسدان و کونه اندیشان بغیر از مذلت و پشیمانی نتیجه ندارد امور سلطنت باین نیازمند درگاه الهی قرار گرفت
همواره خسر و را گرفته خاطر و متوحش می یافتیم هر چند در مقام غایت و شفقت شده خواستم که بعضی تفرقا و دغدغه ها از خاطر او دور سازم
فائده بران مترتب نه گشت تا آنکه به کنکاش جمعی از بخت برگشتگان در شب یکشنبه به ششم ذی حجه سه ندکور بعد از گذشتن دو گھڑی زیارت
روضه منوره حضرت عرش آشیانه را ندکور ساخته سه صد و پنجاه سوارے که با و متفق بودند از درون قلعه آگره برآمده متوجه میگرد و بعد
از روان شدن او باندک زمانه یکے از چراغچیان که با وزیر الملک آشنا بوده خبر میرساند که خسر در بخت وزیر الملک او را همراه گرفته
پیش امیر الامرای آورد چون او این خبر را تحقیق می نماید مضطربانه بدر بار محل آمده یکے از خوابه سرایان را می گوید که دعای من برسان
و بگو که عرض ضروری دارم حضرت بیرون تشریف آورند چون در خیال من این امر در نیامده بود گمان بروم که از جانب دکن یا گجرات
خبرے رسیده باشد بعد از بیرون آمدن ظاهر شد که ماجراجین مست گفتم چه باید کرد خود سوار شده متوجه گردم یا خرم را بفرستم امیر الامرا
عرض کرد که اگر حکم شود من بروم فرمود که چنین باشد بعد از آن معروض داشت که اگر به نصیحت برنگرد و دست به سلاح کند چه باید کرد
گفته شد که اگر بهیچک براه راست در نیاید آنچه از دست تو آید تفصیر مکن سلطنت خویش و فرزند بر نمی نابد ؟

که پاشاه خویشے ندارد کسے

چون این سخنان و دیگر مقدمات گفته او را مرخص ساختم بخاطر رسید که خسر و از و آزدگی تمام دارد و بنا بر قرب و دُشمنی که داشت
محمود و امثال و اقربان ست مباد که نفاقته در حق او اندیشد و در احوال سازه و معر الملک را فرمودم که رفته او را بازگرداند و شیخ
فرید بخشی بیگی را بدین خدمت تعیین نموده حکم کردم که جمیع منصبه اراکان و اعدیائے که در پاس اند بهمراهی او متوجه شوند و اتهام خان
کو تو ال بغراولی و خبر گیری مقرر گشت و با خود قرار دادم که بقضای سبجانی چون روز شود خود نیز متوجه گردم و معر الملک امیر الامرا را آرد
چون در همین روز با احمد بیگ خان و دوست محمد خان بکا دل مرخص گشته بودند و در حوالی سکندره که بر سر راه خسر بود منزل داشتند
بعد از رسیدن خسر و در آن نواحی با چندے از دیر بهاسے خود برآمده متوجه ملازمت گردیدند و خبر رسانیدند که خسر و راه پنجاب

پیش گرفته بایلنا میرود بخاطر گذشت که مبادا راه را چپ زده بجانب دیگر رود چون راجه مان سنگه خاوی او درنگاله بود بخاطر اکثر نبرد
درگاه میرسید که بان جانب متوجه خواهد گشت بهر طرف کسان فرستاده شخص شد که به پنجاب میرود درین اثنا صبح طلوع گشت
تکیه بر کرم و عنایت الله تعالی نموده بغریمت درست سوار شده و مقصد پیچ چیر و بیکس ناشده متوجه گردیدم

لی آزا که اندوه هست در پی | نمی داند که ره چون میکند ط | ای داند که افتد پیش و راند | اندام با که آید با که ماند

چون بردفتم تبر که والد بزرگوارم که در سه کروسه شرواق ست رسیده است و اهمیت از روحانیت آنحضرت می نمودم مقارن آن
حال میزرا حسن پسر میرزا شاه رخ را که اراده همراهی خسرو داشت گرفته آوردند چون پیش نمودم نداشت منکر شد فرمودم تا دست
او را بسته بر فیل سوار گردان و این اول شگون بود که به برکت و توجه و امداد آنحضرت بظهور آمد چون نیم روز شد وینا اگر می تمام
بهر سائید لحظه در سایه درخت توقف نموده بخان اعظم گفتیم که هرگاه ما را این امنیت خاطر این حال بوده باشد که متداویون را که
در اول روز بایست خورد تا حال خورده باشم و بیکس بیاد داده باشد حال آن بے سعادت ازین قیاس باید کرد آزار سه که
داشتم ازین عمر بود که فرزند میوجب و بے غیم و خشم شد اگر سعی بدست آوردن او نه نمایم مفسدان و فتنه اندیشان را دستگیرای بهم
خواهد رسید یا او سر خود گرفته با وزیر یا قرباناش خواهد رفت و ازین مخرج بے دولت راه خواهد یافت بنا برین مقدمات بدست
آوردن او را پیش نهادیم ساخته بعد از اندک آسایشی از پرگنه تهر که در میست کروسه اگره واقع ست دوسه کرده گذشته در موضع
از مواضع پرگنه مذکور که تالابے داشت نزول نمودم به خسرو چون به متفره میرسد کسین یک بخشی که از رعایت یافتن سکه والد
بزرگوارم بود و به قصد ملازمت من از کابل می آمد بر میخورد چون طبع بدخشان به فتنه و آشوب پیراسته است انمعنی را از خدا خواسته
تا دو لیست سی عدد از اینا قات بدخشان که همراه او بوده اند را هر دپه سالار او میگردد و در راه هر کس که از پیش می آید تا راج محمود
اسب و اسباب او را میگیرند سوداگران و راهگذری مال شان لجه و تا راج این مفسدان بود بهر جا که میرسیدند زن و فرزند
مردم از آسبب آن فاسقان این بودند خسرو و چشم خود می دید که بر ملک موردی آباد اجد او او چه قسم ستمی می رود از دیدن
انفال ناشایسته این بد بختان در سلسله هزار بار مرگ را آرزو میکرد غایتا غیر از مدار او اسبابین سگان چاره نداشت اگر
بخت و اقبال یاوری احوال او نمود سندانست و شبانی را دست آور خودی ساخت و بے دغدغه خاطر ملازمت من می نمود
عالم السرایزد و ناست که از تفسیرات او با لکلیه در گذشته آفتقدار لطف و شفقت می نمودم که سر موسی تفرقه و دغدغه در خاطر
او نمی ماند چون در واقعه حضرت عرش آشیانه بانسان بعضی مفسدان اراد با از خاطر او سر بر زده بود و میداشت که اینها بن

رسیدہ است اعتماد بر مهر و شفقت من نمی کرد و والدہ او ہم در ایام شاهزادگی از ناخوشی اطوار و اوضاع او سلوک برادر خردش
 مادر و سگد تریاک خورده خود را گشت از خوابها سے و نیکذاتی با سے او چه نویسم عقلی به کمال داشت و اخلاص او بمن در درجه بود
 که هزار پسر و برادر را قربان یک موسی من میکرد و اگر به خسر و تقدیمات نوشت و او را ولایت با خلاص و محبت من میکرد چون دید
 که هیچ نمائند و عاقبت نامعلوم است که بجا میخیزد از غیرتیکه لازم طبیعت را چو تانی است خاطر بر مرگ خود قرار داده و
 چندین مرتبه گاه گاه فرج او در شورش می آمد چنانچه این حدیث میراسته بود که پدر آن و برادران او همه یکبار در دیوانگی خود هارا
 ظاهر میکرد و بعد از مدتی علاج پذیر می شدند و در ایام که من به شکار شجسته بودم روزی ششم و ششم ذی حجه ساله انبیا بسیار
 در عین سوزش و مانع خورده در انبیا که زمانه در گذشت گویند که این احوال پسر بے دولت خود را پیشتر می دیده است اولی که خدائی
 که در آغاز جوانی و خرد سالی مراد است و از نسبت او بود و بعد از آن خسر و او را شاه بیکم خطاب داده بودم چون بد سلوکهاست فرزند و برادر
 را نسبت بمن نتوانست دید از سر جان در وقت و مانع بر نشان شدن در گذشته خود را ازین کلفت و اندوه باز ما باید از فوت او بنا
 تعلقی که داشتم یابی بر من گذشت که از حیات و زندگانی خود هیچگونه لذتی نداشتم چهار شبانه روز که سی و دو پیر باشد از غایت کلفت و
 اندوه خیر از ماکول و مشروب دار و طبیعت نه گشت چون این قصه بوالد بزرگوارم رسید و لاسانامه در غایت شفقت و مرحمت بدین
 مرید فدوی صادر گشت و خلعت و دو تمار بهار که از سر بر داشته بودند همان طور بینه بخت من فرستادند این عنایت آب بر آتش
 سوز دگر از من زده اضطراب و اضطراب و اطمینان را فی الجمله قرار سے و آرامی بخشد غرض از ذکر این تقدیمات آنکه بے سعادت ازین در نمی گذرد
 که فرزند بے بنابر ناخوشی سلوک و اطوار ناپسندیده باعث قتل مادر خود شود و به پدر خود بے هیچگونه باغی و سببی به محض تصورات و
 خیالات فاسد در مقام بغی و عناد در آمده از دولت ملازمتش فرار برقرار اختیار نماید چون نفقتم چهار هزار کردار سے را سزا سے در برابر
 نهاده لاجرم مال حالش بدان انجامید که به بدترین احوال بقیه درآمد و از درجه اعتماد افتاده برندان دائمی گرفتار گردید

راه جوستانه رود و بومند | پاسه بدام آرد و سرور کند

مجملاً روز سه شنبه دهم ذی حجه بمنزل بودی فرود آمدم شیخ فرید بخاری را با جمعی از شجاعان و بهادران به تعاقب خسر و در هر اول
 لشکر فیزی اثر معین و شخص گشتند دوست محمد را که در رکاب بود بنا بر سبق خدمت و ریش سفیدی به محافظت قلعه آره و محله
 و خرابین فرستادم اعتماد الدوله وزیر الملک را در وقت بر آمدن از آگره به قیبط و حراست به شهر گذاشته بودم بدوست محمد گفتم
 که چون به صوبه پنجاب میرویم و آن صوبه در دیوانه اعتماد الدوله است او را روانه ملازمت خواهی ساخت و پسران میرزا حکیم را

که در آگره اند بقیه آورده مجوس نگاه خواهی داشت چه هرگاه که از فرزند صلیبی این معامله بنماید از برادرزاده و عمون زاده چه توقع توان داشت مغر الملک بعد از رخصت دوست محله بخشی شد چهارشنبه به پول و پنجشنبه به فرید آباد نزول اجلال واقع گشت روز جمعه سیزدهم اتفاق دلی دست داد از گره راه زیارت روضه مقدسه حضرت جنت آشیانه شافیه زیارت نمودم و استمداد همت کردم و به فقرا و درویشان بدست خود را دادم و از آنجا برنگاه مقام حضرت شیخ نظام الدین اویلتا توجه کرده بلوایم زیارت قیام و اقدام نمودم بعد از آن پاره زر به میر جمال الدین حسین انجو و مبلغی دیگر بحکیم مظفر دادم تا به فقر و درویشان و از باب احتیاج قسمت نمایند روز شنبه چهاردهم مقام سراے نریله شد این سرار خسر و سوزانیده رفته بود منصب آقا ملائی برادر آصف خان که به خدمت حضور سر فرزند بود از اصل و اضافه هزاری ذات دسی صد سوار مقرر گشت درین راه خدمت چسبان میکرد جمعی از ایماقات که در رکاب ظفر انساب بودند به ملاحظه آنکه چون بعضی ازین مردم با خسر و اتفاق دارند مباد به خاطر ایشان دغدغه و تفرقه راه یابد بگلان ایران ایشان دو هزار روپیه داده شد که در جزو مردم خود قسمت نمایند و جماعت خود را بر احم جهانگیری اسید و ارسازند به شیخ فضل الله و راجه و بهر دهن را دادم که در راه به فقر و برهمنان میداده باشند سی هزار روپیه فرمودم که در اجمبر بر اناشکر بطریق مدد خج بدیند روز دوشنبه شانزدهم به پرگنه پانی پت رسیدم این منزل و مقام بر آبای کریم و اجداد ددی الاحرام با همیشه مبارک و فرخنده آمده و در فتح عظیم دین سرزمین روداده یک شکست ابراهیم لودی که بصورت عساکر ظفر آثار حضرت فردوس مکانی دست داده و ذکر آن در نوایخ روزگار مرقوم و مسطور است دوم فتح هیمو بد کردار که در اول دولت والد بزرگوارم به تفصیل که تحریر یافته از عالم اقبال به ظهور آمد در حینیکه خسر و از دلی گذشته به پرگنه مذکور متوجه میکرد بحسب اتفاق دلاور خان آنجا رسیده بود چون قبل از ورود او باندک وقتی این مقدمه می شنود فرزند آن خود را از آب چون میگذازانند و خود سپاسیانه و قراقانه دل بر ایلتاری نهند و قصد میکنند که خود را پیش از رسیدن خسرو به قلعه لاهور اندازند معارن این حال عبد الرحیم نیز از لاهور باین مقام و منزل میرسد دلاور خان ولایت میکند که فرزند آن خود را همراه فرزند آن من از آب بگذران و خود کنار که رفته منظر زیبات ظفر آیات جهانگیری بباش از بسکه گران بار و ترسیده بود انبغی را بنحو دقرا نتوانست داد آنقدر توقف نمود که خسر و رسید رفته او را ملازمت کرد و قرار همراهی از روی اختیار با مضطر داده خطاب ملک انور را سے یافت و در نبرد صاحب اختیار گشت دلاور خان مردانه متوجه لاهور گردید و در راه بهر کس و بهر طائفه از ملازمان درگاه و کربان و سوداگران و غیره میرسید آنها را از خروج خسرو آگاه ساخته بعضی را همراه خود میگرفت و بعضی را میگفت که از راه کناره گیرند بعد از آنکه بندها سے خدا از تاراج دست اندازان

و ظلمان امین گشتند غالب ظن آن بود که اگر رسید کمال در دلی و دلاور خان در پانی پت جرأت و همت نموده سر راه بر خسر و میگرفتند آن جماعت پر ریخته که همراه او بودند تاب مقاومت نیاورده پریشان میگشتند و خسر و بدست می آمد غایتاً همت شان یادی نکرد و در ثانی الحال هر که ام تقصیر خود را برداشته تلافی نمودند دلاور خان در ایلغار لاهور پیش از رسیدن به قلعه درآمد و خدمت نمایان کرد و تدارک آن کوتاهی نمود و رسید کمال نیز در جنگ خسر و ترو دات مردانه بتقدیم رسانید چنانچه در محل خود به تفصیل نوشته خواهد شد به عقیده هم ذی حجب برگزیده کرناال محل نزول ربابات عایسات گشت درین منزل عابد بن خواجه را که پسر کلان جوینار و پسر زاده عبد الله خان اوزبک که در زمان والد بزرگوارم آمده بود به منصب بزاری ذات و سوار سرفراز ساختیم شیخ نظام حایری که از ششاوران مقرر وقت خود بود خسر در می بیند و او را به نوید پاس و نخواهد خوشدل ساخته تازه از راه می برد آمده مرادید چون این مقدمات برگوش خورده بود خرچه راه باو داده فرمودم که متوجه زیارت خانه مبارک گردد در روز دهم برگزیده شاه آباد منزل گردید و آب درین مقام بسیار کم بود بحسب اتفاق باران عظیم دست داد چنانچه همگان شاداب گشتند شیخ احمد لاهوری را که از زمان شاهزادگی نسبت خدمتگاری و خانه زاد می و مرید می داشت به منصب میر عدل سرفراز گردانیدم مریدان دارباب اخلاص بوسیله او از نظر میگذاشتند و دست و سینه هر کس باید داد بعرض رسانیده می و مانند در وقت ارادت آوردن مریدان چند کلمه بطریق نصیحت مذکور میگردد باید که وقت خود را به دشمنی ملته از ملتهاتیره و مکرر نسا زند و با جمیع ارباب ملل طریق صلح کل مرعی دارند و هیچ جان داری را بدست خود نکشند و سلاح طبیعت نباشند مگر در جنگها و شکارها ۵

امباش در پے بے جان نمودن جاندار	مگر بعضی بیکار یا بوقت شکار
---------------------------------	-----------------------------

تفصیل نیرات را که مظاهر نور الهی اند بقدر درجات هر یک باید نمود و موثر و موجد حقیقی در جمیع ادوار و اطوار الله تعالی را باید در بلکه فکر باید کرد تا در خلوت و کثرت خاطر لمح از فکر و اندیشه او خالی نباشد ۵

لنگ و بوج و خفته شکل بی ادب	سوی اومی غنچ و اورامی طلب
-----------------------------	---------------------------

والد بزرگوارم ملکه آئینی بهم رسانیده در کم و کثرت ازین اوقات ازین فکر خالی بودند در منزل الوه الوالی اوزبک را با نیجه و خدمت منصب از دیگر به ملک شیخ فرید تعین نموده چهل هزار روپیه مدد خرج گویان بان جماعت مرحمت نمودم بهفت هزار روپیه دیگر بمجلس داده شد که با یماقات تقسیم نماید بمیر شریف الی نیز دو هزار روپیه شفقت کردم ۴ روز سه شنبه بیست و چهارم ماه مذکور پنج کس از ملازمان و همراهان خسر را گرفته آوردند و دو کس را که اقرار به نوکری او کردند فرمودم که در تپه پاسه قیل انداختند و سرافرا

را که انکار نمودند سپرده شد تا بحقیقت باز رسیده شود و از دهم ماه فروردی سنه احد جلوس میرزا حسین و نورالدین قلی کو تو ال به شهر
 لاہور داخل میشوند و در مسیت و چهارم ماه مذکور فرستاده دلاور خان میرسد و خبر میکند که خسر و خروج نموده قصد لاہور دارد دشمنان خبر داد
 باشند و در همین تاریخ در دوازدهاے شهر لاہور محفوظ و مضبوط میگردد و در روز بعد از تاریخ مذکور با اندک مردم دلاور خان به قلعه
 داخل میشود و شروع در استحکام برج و باره کرده هر جا شکست و ریختی داشت مرمت نموده توپها و ضرب بارها به بالاے مسئله
 بر آورده مستعد جنگ بشود جمع قلیله از بندهاے درگاه که در درون قلعه بودند همگی رجوع آورده بخدمات متعین گشتند و مردم شهر
 نیز با خلاص تمام مدد و معاونت نمودند بعد از دوازده روز که فی الجمله سرانجامی شده بود خسر و در رسید و یکی از منازل مقرر منزل اختیار
 نموده فرمود که شهر را قبل کرده طرح جنگ اندازند و یکی از دروازهها را از هر جانب که میسر باشد آتش در داده بسوزانند و بلوشت
 ما لان خود گفت که بعد از گرفتن قلعه تا هفت روز حکم خواهم داد که شهر را تاراج نمایند و زن و فرزند مردم را اسیر کنند این جماعت
 خون گرفته یکے از دروازههاے شهر را آتش دادند دلاور بیگ خان و حسن بیگ دیوان و نورالدین قلی کو تو ال از طرف درون
 دیوار دیگر محاذی دروازه بر آوردند در همین روزها سید خان که از تعیناتان کشمیر بود در کنار آب چناب منزل داشت این خبر را
 شنیده با یلغار روانه لاہور گشت چون بکنار آب راوی رسید باطل قلعه خبر فرستاد که به قصد دولت خواهی آمده ام مرا بدر دین قلعه را آورید
 مردم قلعه شب کسی فرستاده و او را با چند سے که همراه داشت بدرون درمی آوردند بعد از آن روز که قلعه در محاصره بود خبر رسیدن
 افواج قاهره متواتر و متعاقب بخسرو و تابعان او میرسد بی پاشده بخاطر میگذرانند که روبروے لشکر غیر درمی اثر باید رفت چون
 لاہور از سوادهاے عظم هندوستان ست در عرض شش هفت روز کثرت عظیمی دست داد چنانچه از مردم خوب شنیده شده که
 ده دوازده هزار سوار مستعد جمع شده بودند و بقصد آنکه بر فوج پیش شیخون آورند از حوالی شهر بر می خیزند در سراے قاضی علی شب
 پنجشنبه شانزدهم بن این خبر رسید هم در شب با آنکه باران عظیم بود طبل کوچ زده سوار شدم صبح آن به سلطانپور رسیده شد
 تا نیم روز در سلطانپور بودم بحسب اتفاق در همین وقت و ساعت بمیان افواج قاهره و جماعت مقهوره مقابلہ و مقاتله دست میداد
 مغر المملک تشت بریائے آورده بود میخواستیم که از روے رغبت میل نمایم که خبر جنگ بن رسید به مجرد شنیدن با آنکه طبیعت مائل
 بخوردن بریائے بود یک نغمه براسے شگون خورده سوار شدم و مقید بر رسیدن مردم و یکی افواج قاهره نه گشته به شتاب بر چہ
 تمام تر متوجہ شتم جلہ خاصه خود را هر چند طلبیدم حاضر نہ ساختند از سلاح بجز نیزه و شمشیر حاضر نبود خود را به لطف ایزدی سپرده
 بے ملاحظہ روانه شدم در اول سواری زیاده از پنجاه سوار همراه بودند و هیچ کس را خبر هم نبود که امر در جنگ خواهد شد مجلّا تا بسیر

عنه قبل بقاء متوجه به لایق کلمه کردن که در دوازده جز به بدر دین نزد امیر علی

گویند و آل رسیدن چهار پانصد سوار از نیک و بد جمع شده باشند در وقتیکه از پیل مذکور میگردد ششم خبر فتح رسید اول کسی که این خبر را رسانید شمس توپچی بود بدین خوشخبری خوش خبر خان خطاب یافت و میر جمال الدین حسین را که پیش ازین بجهت نصیحت خسرو فرستاده بودم در همین وقت رسیده از کثرت و شوکت مردم خسرو چندان گفت که باعث بیم مردم میشد با آنکه خبر فتح متواتر رسیده این سید ساده لوح هیچ وجه باور نمی کند و تعجب می نماید که آن نوع لشکر که من دیده ام چگونه از فوج شیخ فرید که در نهایت قلت و بی استعدادی اند شکست بخورند و قتلگاهها سن خسرو را باد و خواجه مرا که او آوردند میر قبول اینهمی نمود از اسب فرود آمده سر برپای من نهاد و انواع خضوع و خشوع بتقدیم رسانید. و گفت که اقبال بالاتر و بلندتر ازین نمی باشد شیخ فرید درین سراسر مخلصانه و فدایانانه پیش آمد سادات بار همیه را که از شجاعان زمان خود اند و در هر معرکه که بوده اند کار از ایشان نشد. هراول سافته بود سیف خان و دل سید محمود خان بار همیه سردار قوم بنفس خود تر دوات مروانده بنقده زخم برداشت و سید جلال هم از برادران این طائفه تیر بر شقیقه خورد و بعد از چند روز در گذشت در اثنا که سادات بار همیه که از پنجاه از شخصی پیش نمودند زخم و ضرب و هزار هزار سوار و پانصد پانصد سوار بدخشی برداشته پاره پاره شد. و بودند سید کمالی که با برادران خود به کمک هراول تعیین شده بود از نیک کناره در آمده زرد و خورده کردند که فوق تصور و مردم بود بعد از آنکه مردم بر انکار بادشاه سلامت گفته تا خند اهل بغی و فساد بنشینان این کلمه بیدست و پاشده هر یک گوشه متفرق شدند قریب به چهار صد نفر از ایماقات در میدان پانمال تفر و غلبه لشکر غیر دمی افروز کردند و صدوق جوهر خسرو و نفا بی که همیشه با خود میداشت بدست افتاد

که دست کین کوک خود سال	شود باز رگان چین بد سگال	با دل قدح ددی آرد به پیش	که از دشکوه من و شرم خویش
بسوزاند اورنگ خورشید را	آشنا کند تخت جمشید را		

مرا هم مردم کوتاه بین در آله آباد بسیار ولایت به مخالفت پذیر میگردد غایتاً این سخن اصلاً معقول و مقبول من نمی گشت و میدانم که بناس آن برخاسته پدرباشد چه مقدار پایداری خواهد نمود بکنگاش ناقص عقلاان از جان نرفتم و به مقتضای عقل و دانش کار فرموده بلازمیت پدر و مرشد و قبله و خدا را مجازی خود در سبدم و بر برکت این نیت درست رسید آنچه بمن رسیده در شب همان روز که خسرو گریخت راجه با سوار که زمیندار معتبر کوهستان لاچورست رخصت نمودم که بان حدود رفته هر جا که خبر من و اثر من از و بشنود بدست آوردن او آنچه امکان سبی باشد بتقدیم رساند و مهابت خان و میرزا علی اکبر شاهی را با لشکر انبوه تعین نمودم و مقرر چنان شد که هر طرف که خسرو روانه گردد فوج مذکور تعاقب نماید و من هم بخود قرار دادم که اگر خسرو به کابل رود من

در پے او نهاده تا اور ابدست نیام بر نه گرم و اگر در کابل توقف نه کرده به بدخشان و آنحد و در و د مهابت خان را در کابل گذارفته
 خود بخیریت و دولت معاودت نمایم و فشار نه رفتن بدخشان آن بود که آن بے سعادت البته با وزیر بکان در خواہد خورد و آن خفت
 باین دولت لایق میگردد و در وزیر که افولج قاسم بنایب خسر و قین یافتند پانزده ہزار روپیہ بہ مهابت خان و بیست ہزار
 روپیہ دیگر با حیدیان مرحمت شد و دہ ہزار روپیہ دیگر ہمراہ فوج مذکور نموده شد کہ در راہ بہر کس باید داد بد بند شنبہ بیست و ششم
 اردوے ظفر قرین در منزل بے پال کہ در حقت کرد بے لاہور واقع ست نزول اجلال دست داد در ہمین روز خسر و با تعدد و چند
 یہ کنار و ریاسے چناب میرسد خلاصہ سخن آنکہ بعد از شکست ریاسے مردمی کہ ہمراہ او از معرکہ جنگ برآمدہ بودند مختلف گشت
 افغانان و اہل ہند کہ اکثر قدیمان او بودند میخواستند کہ بہ ہند وستان رویہ باز گردند و مصدر ربغی و فساد ہا شود و حسین بیگ
 کہ اہل و جمال و مردم و خزائن او بر سمت کابل واقع بودند اورا دلالت بر رفتن کابل می نمود آخر الامر چون بہ کنگایش حسین بیگ
 عمل نمود بیک قلم مردم ہند وستان و افغانان از وجہائی اختیار نمودند بعد از رسیدن بدریاسے چناب ارادہ میکند کہ از گذر
 شاہ پور کہ از گذر ہاسے معین ست عبور نماید کشتی بہم میرسد بگذر سودھرہ روانہ میشود در گذر مذکور مردم او بیک کشتی بے طلاح
 و کشتی دیگر پُر از ہیمہ و گاہ بدست درمی آورند و پیش از شکست خسر و بہ جمع جاگیر داران و راہ داران و گذر بانان صوبہ
 پنجاب حکم صادر گشتہ بود کہ این قسم قضیہ رویدادہ خبردار و ہوشیار باشند بنا برین تاکیدات گذر ہاسے آبہا در بند و حسین بیگ
 خواست کہ ملاحان کشتی ہیمہ دگاہ را بان کشتی بے طلاح آورده خسر در ابگذر ساند درین اثنا کیلین داماد کمال چودھری سودھرہ میرسد
 و می بیند کہ جماعتی درین شب در مقام گذشتن از آب اند بلا حاج فریاد میکنند کہ حکم جاگیر بادشاہیت کہ در شب مردم از آب
 تاوانستہ میگذاشتہ باشند ہوشیار باشید از شور و غوغاے اینہا مردے کہ دران نواحی بودند جمع میشوند و داماد کمال چو بے را کہ
 کشتی بدان میراند و بزبان ہند آفرابی گویند از دست ملاحان کشیدہ کشتی را سرگردان میسازد ہر چند ز رہا دادند قبول کردند کہ از ملاحان
 کسے نصہدی گذرانند آنہا شود و بچکیں قبول نہ نمود بہ ابو القاسم کلین کہ در گجرات حوالی چناب بود خبر رسید کہ جمعی درین شب
 میخواستند کہ از آب چناب عبور نمایند او چون بر نمیمنی مطلع بود ہم در شب با فرزند ان و جمعیت سوار شدہ خود را بہ کنار گذر مذکور رسانید
 صحبت بجاسے رسید کہ حسین بیگ ملاحان را بہ نیر گرفت و از کنار آب داماد کمال نیز بہ تیر اندازی درآمد تا چہار کردہ کشتی بطور خود پیاپی
 رو بہ آب میرفت تا آنکہ آخر شب در بیک نشست و ہر چند خواستند کہ کشتی را از بیک جدا سازند میر نہ گشت درین اثنا صبح صادق
 رسیدن گرفت ابو القاسم و خواجہ خضر خان کہ با ہتمام ہلال خان دین روے آب جمعیت کردہ بودند کنار غربی آب مستحکم ساختند

و جانب شرقی را زمینداران استحکام داده بودند. پال خان را قبل از وقوع این حادثه بسزاولی لشکرے که به سرداری سعید خان به شمشیر تعین یافته بود فرستاده بودم بحسب اتفاق در همین شب بدین نواحی میرسد بسیار وقت رسید. بود و اهتمام او در آوردن ابو القاسم خان کلین و جماعت خواجه خضر خان و بدست آوردن خسرو بسیار دخل داشت. در صبح روز یکشنبه بستی و نیم ماه مذکور مردم بر فیصل و کشتی سوار شد. خسرو را بدست در آوردند و روز دوشنبه سلخ در باغ میزراکامران خبر گرفتاری او بدین رسید همان ساعت بامیرالامرا فرمودم که به گجرات رفته خسرو را به ملازمت آورده در کنگاش امیر سلطنت و ملک داری اکثر است که بر اے و نمیدگی خود عمل مینام از کنگاش باے دیگر کنگاش خود معتبر میدانم اول آنکه بخلاف صلاح و صواب بدید جمیع بنده گان مخلص از آنکه آباد ملازمت پدر بزرگوار اختیار نموده دولت خدمت ایشان را در یافتن و صلاح دین و دنیاے من درین بود و بهمان کنگاش بادشاه شدم دوم تعاقب خسرو که به هیچ چیز از تعین ساختن ساعت و غیره بقدره نشدم و تا او را بدست در نیاردم آرام نه گرفتهم از غرائب امور است که بعد از توجه از حکیم علی که داناے فن ریاضی است پرسیدم که ساعت تو چه من چگونه بوده است بعضی رسانید که بحجت حصول این مطلب اگر خوبند ساعت اختیار نمایند در سالها مثل این ساعتی که بدولت سوار شده اند نتوان یافت. در روز پنجشنبه سوم محرم سنه هزار و پانزده در باغ میزراکامران خسرو را دست بسته و زنجیر در پا از طرف چپ برسم و توره چنگیز خانی بنظر من در آوردند حسین بیگ را بر دست راست او و عبد الرحیم را بر دست چپ او بستاده کرده بودند خسرو در میان این هر دو ایستاده می لرزید و می گریست حسین بیگ به گمان آنکه شاید او را فتنی کند سخن پریشان گفتن آغاز نمود چون عرض او معلوم گشت او را بحرف زدن نه گذاشته خسرو سلسل سپردم و این دو نفری را فرمودم که در پوست گاو خوکشند و بر دراز گوش و از گونه سوار کردند و بر گردن هر گردانیدند چون پوست گاو و دراز پوست خوک قبول خشکی نمود حسین بیگ با چهار پهن زنده مانده به تنگی نفس در گذشت و عبد الرحیم که در پوست خوک بود و از خارج با و رطوبت رسانید نذ زنده ماند از روز دوشنبه آخر ذی حجه تا نیم محرم سنه مذکور بواسطه زبونی ساعت در باغ میزراکامران توقف واقع شد بهر حال را که جنگ در آن مقام دست داده بود به شیخ فرید مرتضی نمودم و او را بخطاب والاے نفی خان مرفرانه گردانیدم بحجت نظام و انتظام سلطنت از باغ مذکور تا شهر فرمودم که در دریاچه با بر پا کرده فتنه انگیزان او بیاق و میی را که درین شورش همراهی کرده بودند بردار و با چوبها آویخته هر کدام را به سیاست غیر مکرر به سزا و جزا رسانیدند و زمیندارانے که درین خدمت لوازم و دستخواهی بجا آورده بودند ریاست و چو دهرانی میانه دریاے چناب است فرموده زمینها بطریق مرد معاش هر یک را فرحت نمودم از جمله اموال حسین بیگ که بعد ازین هر جا اسم مذکور خواهد شد از خانه میر محمد باقی قریب بفتلک رویه پسیم

ظاهرش سوسه آنچه به محل دیگر سپرده و خود همراه داشته و فیکه به همراهی میرزا شاهرخ بدین درگاه آمده بود یک اسب داشت
رفته رفته کارش بدین درجه رسید که صاحب خزینه و دفینه گردیده اقبال این اراده با در خاطرش جا کرد در آثار راه که معامله خسرو
هنوز در شیت حق بود چون میان ولایت و دار الخلافت اگر که فلیح فتنه و فساد دست از سرداری صاحب وجود خالی بود
به دغدغه آنکه مبادا معامله خسرو بطول انجامد فرمودم که فرزند پرویز بعضی از سرداران را بر سر راناکذاشته خود با آصف خان و جمعی که
بدون نسبت خدمت نزدیک داشته باشند متوجه اگر گردند و حفظ و حراست آنچند دور اعاده اهتمام خود مقرر شناسند به برکت
عنایت الهی پیش آنکه پرویز به اگر رسد مهم خسرو و بر وجه دلخواه دوستان و مخلصان تشییت پذیرفت بنا بر این فرمودم که فرزند
نوروز را نه ملازمت گرد و چهارشنبه نیم محرم به مبارکی به قلعه لاهور درآمد جمعی از دوختو اهان معروض داشتند که معاودت بدار الخلا
اگر درین ایام که فی الحقیقه در صوبه گجرات و دکن و بنگاله واقع است به صلاح دولت اقرب خواهد بود این کنگاش پسند خاطر
من یافتاد چه از عرفان شاه بیگ خان حاکم قندهار بعضی مقدمات معروض افتاده بود دلالت بر آن میکرد که امرای سرحد فرتا
بنا بر افساد چند س از بقایای لشکر میرزایان آنجا که همیشه محرک سلسله خصومت و نزاع اند و ترغیب نامحبات در گرفتن قندهار یان
طائفه بنویسند حرکتی خواهند نمود بخاطر رسید که مبادا اشتقاق شدن حضرت عرش آشیان و مخالفت بی هنگام خسرو داعیه آنها را تیر
ساخته بر سر قندهار یورش نمایند بحسب اتفاق آنچه بخاطر آفتاب اشراق بر تو انداخته بود از قوه بفعل آمده حاکم هرات و ملک
سیستان و جاگیر داران این نواحی به ملک و مدد حسین خان حاکم هرات بر سر قندهار متوجه گشتند شهابش بر بهت و مردانگی شاه گجرات
که مردانه پا قائم کرده قلعه را مضبوط و مستحکم ساخت و خود بر بالای ارک سیوم از قلعه مذکور چنان شجاعت که بیرون جان علانیه مجلس اود را
میدیدند و در مدت محاصره میان نه بسته سر و پا بر منته مجلس عیش و عشرت ترتیب میداد و بیچ روزی بود که فوجی در برابر لشکر غنیم
از قلعه بیرون نرفتاد و کوششها سر مردانه بتقدیم نمیرسانید تا در قلعه بود چنین بود لشکر قزلباش سه طرف قلعه را احاطه نموده بودند
چون این خبر در لاهور رسید ظاهر شد که توقف درین حدود اقرب و اصلاح بوده و در حال فوج کلان به سرداری میرزاغازی و همراهی
جمعی از منصب داران و بنده های درگاه مثل قزلباش که خطاب قزلباشی و بخته بیگ که خطاب سردار خانی سرفراز گردیده بودند معین گشتند
میرزاغازی را به منصب پنجهزاری فات و سوار سرفراز ساختم و تقاره عنایت کردم میرزاغازی و دلیر خانی ترخان که بادشاه ملک
نصرت بود و به سعی عبد الرحیم خان خانان سپه سالار در عهد حضرت عرش آشیان آن دیار مفتوح و ملک نصرت در جاگیر او که منصب پنجهزاری
ذات و سوار مقرر گشته بود و تقویض یافت و بعد از فوت او میرزاغازی پسرش به منصب و خدمت پدر سرفراز بود آبا و اجداد اینها از احرار

سلطان حسین میرزا باقر والی خراسان بودند و در اصل از سلسله امرا صاحبقرانی اند و خواهر عاقل بخت بخشی گری این لشکر مقرر گشت چهل و سه هزار روپیه بدخج گویان بقراخان و پانزده هزار روپیه به نقدی بیگ و قلیچ بیگ که از پسران میرزا غازی بودند مرحمت شد بخت رنج این خدمت و اراده سیر کابل توقف لاہور را بخود قرار داد و در همین روزها منصب حکیم فتح اللہ از اصل و اضافہ ہزاری ذات و سی صد سوار مقرر گشت چون از شیخ حسین جانی خواہا سے نزدیک و قریع بہ من رسیدہ بود و بیست لک دادم کہ موازی سی چل ہزار روپہ بودہ باشد بخرچ او و خانقاہ و درویشانے کہ باوی باشند مقرر نمودم و در بیست و دوم عبد اللہ خان را نو اختہ بہ منصب دو ہزار و پانصدی ذات و پانصد سوار از اصل و اضافہ سہ ہزار ساقم و دو لک روپہ با حدیان فرمودم کہ بساعت بدہند و برادر از ما بسیار آنا وضع نمایند شش ہزار روپہ بقاسم بیگ خان عویش شاہ بیگ خان و سہ ہزار روپہ بہ سید بہادر خان شفقت فرمودم و در گوہند و کہ برکنار دریا سے بیاہ واقع ست ہند و کے بود ارجن نام در لباس پیرے و سخی چنانچہ بسیار سے از سادہ لوحان ہندو بلکہ نادان و سفہان اسلام را بقید اطوار و اضلاع خود ساختہ کوس پیرے و ولایت را بلند آوازہ گردانیدہ بود اورا گرد میگفتند و از اطراف و جوب گولان و گول پرستان بدو رجوع آوردہ اعتقاد تمام باو اظہار میکردند از سہ چہار پشت او این دوکان را اگر میداشتند بہ تہا بخاطر میگذاشت کہ این دوکان باطل را بر طرف باید ساخت یا اورا در جہ کہ اہل اسلام در باید آورد تا آنکہ درین ایام خسرو از ان راہ عبور مینمود این مردک بچول ارادہ کرد کہ ملازمت اورا در باید در منزلے کہ جاہ مقام او بود و خسرو را نزد ول افتاد آمدہ اورا دید و بعضے مقدمات فرمایا فتمہ باورسانید و بر پیشانی او انگشتے از عرفان کہ بہ اصطلاح ہندوان فقہ گویند کشید و آتشگون میداند چون این مقدمہ بسامع جاہ و جلال میرسد و بطلان اورا بوجہ اکمل میدانستم امر کردم کہ اورا حاضر ساختند و مساکن و منازل و فرزندان اورا بر تھی عنایت نمودم و اسباب و اموال او را بقید ضبط در آورده فرمودم کہ اورا بہ سیاست و بیاسار ساند و دو کس دیگر را کہ راجو دانا نام داشتند در ظل حمایت دولت خان خواہہ سرا بہ ظلم و تعدی زندگانی میکردند و درین چند روز یکہ خسرو لاہور را قبل دشت دست اندازیہا و بے اندامیہا نمودہ بودند فرمودم کہ راجو را بدار کشیدہ از انہا کہ بزر داری مشہور بود جریمہ گرفتن بجلا یک لک و پانزدہ ہزار روپہ ازو بوصول رسید آن مبلغ را فرمودم کہ بہ غلو خانہ ہاد مصارف خیرات صرف نمایند سعد اللہ خان پسر سعید خان بہ منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار افتخار یافت و پرویز از غایت اشتیاق بملازمت و خدمت من سافتما سے دور دور ازو ایام برسات کہ باران دست از تقاطع بازی داشت بانکہ مدتی طے نمودہ روز پنجشنبہ بیست و نہم بعد از گذشتن دو پیردسہ گھڑی روز سعادت ملازمت دریافت از غایت مہربانی و شفقت اورا در کنار عطفوت گرفتہ پیشانی او را بوسہ دادم چون از خسرو این قباحت سرزد بخود قرار دادہ بودم

که تا او را بدست نیاورم در هیچ جا توقف نه کنم و احتمال داشت که بجانب هندوستان رویه باز گردد و درین حالت خالی گذاشتن دارالخلافه
 اگره که مرکز دولت و محل سلطنت و مقام نزول سراسر دیگران محل مقدس و دفن گنجهای عالم بود از صلاح ملک داری دوری نمود
 بنابرین از اگره در حالت توجه بتعاقب خسرو به پرویز نوشته شد که اخلاص و خدمت تو این نتیجه داد که خسرو از دولت گریخت و سعادت رو
 تو آورد و باین تعاقب او ابلغار نمودیم مهات را نار ایه مقتضای وقت و صلاح دولت یک نوع صورتی داده خود را بزودی به اگره
 برسان که پاس تحت و خزانه را که سرمای گنج قارون است تو سپردیم. ترا به خدای حی قادر پیش از آنکه این حکم به پرویز برسد رساند و مقام
 عجز در آمده کس نزد آصف خان فرستاده بود که چون از کرده های خود خجالت و شرمندگی تمام دارم امید دارم که شفیع من شده نوعی
 کنی که شایزاده بفرستادن با که از فرزندان من است را رضی گردند پرویز بدین معنی رضانداده میگفت که یا خود من وجه خدمت گردیاکن
 بفرستد و درین وقت خبر فتنه انگیزی خسرو میرسد بنابر ملاحظه وقت آصف خان و دیگر دولتمندان بآبادن با که را رضی گشته در نواحی
 منتهی گدازه سعادت خدمت شایزاده در می یابد پرویز را به جگانه و اکثر اراسته عینات آن لشکر را گذاشته خود با آصف خان و چند
 از نزدیکان و اهل خدمت روانه اگره میگردد و با که را به همراهی روانه درگاه والا جا میگرداند چون بحوالی اگره میرسد خبر فتح و گرفتاری
 خسرو را شنیده بعد از دوری که مقام بنماید حکم بدو میرسد که چون خاطر از جمیع جوانب و اطراف جمع است خود را بزودی با برسان
 تا آنکه تاریخ مسطور سعادت ملازمت دریافت و آفتاب گیر که از علامات سلاطین است با در محنت فرمودم و منصب ده هزارری باو عطا
 فرمودم و به دیوانیان حکم کردم که جایگزین خواه دیند میرزا علی بیگ را در همین روزها به حکومت کشمیر فرستادم ده هزار رویه بقاضی غرت الله
 حواله شد که به فقرادار باب احتیاج کابل قسمت نماید احمد بیگ خان به منصب دویستاری ذات و هزار دو دویست و پنجاه سوار از اصل
 و اضافه سرفراز گردید در همین ایام مقرب خان که به آوردن فرزندان دانیال مقرر گشته بود بعد از شش ماه و بیست و دو روز از برپا
 برگشته دولت ملازمت دریافت و وقایع آنحد و در آنجه تفصیل معروض داشت سیف خان به منصب دویستاری ذات و هزار از در اختیار
 یافت شیخ عبد الوهاب از سادات بخاری که در زمان حضرت عرش آشیانے حاکم دلی بود بنابر بعضی قبایح که از مردم او صادر گردید
 از آن خدمت تغیر گردیده داخل ایام و در باب سعادت گشت و تمام ممالک محروسه خواه در محال خالصه و خواه جایگزین دار حکم فرمودم که
 غلوز خانها ترتیب داده بجهت فقرافرا نور گنجایش آن محل طعام درویشان طبع می نموده باشند تا مجاور و مسافران بقبض رسند ابنه خان
 کشمیری که از نزد حکام کشمیر است به منصب هزارری ذات و سی صد سوار ممتاز گردید و در روز دوشنبه نهم ربیع الآخر کشمیر خاصه به پرویز
 در محنت نمودم و به قطب الدین خان کو که دامیر الامرا هم کشمیر با سه مرصع عنایت شد فرزندان دانیال را که مقرب خان آورده بود

درین روز دیدیم که سه پسر و چهار دختر از دمانده بودند پسران طهورت و بایستغرو و هوشنگ نام دارند آن مقدار مرحمت و شفقت نسبت
 باین اطفال از من بوقوع آمد که در گمان هیچکس نبود طهورت را که از همه کلان بود مقرر داشتم که همیشه در ملازمت من باشد و دیگران را
 به همیشه را به خود سپردم تا بواجبه از احوال آنها خبر دار باشم و خلعت خاصه بجهت راجه مان سنگه به نگاره فرستاده شد سی کت نام نیز از احوال
 انعام فرمودم شیخ ابراهیم پسر قطب الدین خان کو که را به منصب هزاری ذات دسی صد سوار سرفراز گردانیده بخطاب کشور خانی ممتاز
 کردم چون در حین توجه بتعاقب خسرو فرزند خورم سا که در آگره بر سر محلهما دخترانه گذاشته بودم بعد از جمعیت خاطر ازین مهم حکم شد که فرزند
 مذکور در ملازمت حضرت مریم مکانه و محلهما سه روانه ملازمت گرد چون بچوالی لاهور رسیدند روز جمعه دو اردم ماه مذکور بر کشتی سوار
 شده باستقبال والدۀ خود بچوالی دیهی که در مرام دارد سعادت ملازمت بمرگشت بعد ادا کورنش و سجد و تسلیم و مراعات
 آداب که از خوردان بکلانان موافق توره چگیزی و قانون تیموری و ضابطه بایری است به عبادت تمام و طاعت ملک علام قیام
 و اقدام نموده چون ازین شغل فارغ گشتم رخصت مراجعت یافته به قلعه لاهور درآمد در هفدهم مغیر الملک را به بخشی گری لشکر رانا
 تعیین نموده بدالصبوب فرستادم چون خبر مخالفت را به اسلحه و دیپ پسر او در چوالی ناگور و آن حد در سیده بود فرمودم
 که راجه جلنات به اجمعی از بندها به درگاه و مغیر الملک ابلاغ نموده دفع فتنه و فساد آنها نمایند سر دار خان را که بجای شاه بیگجان
 به حکومت قندهار مقرر گشته بود به منصب سه هزاری ذات و دو هزار پانصد سوار ممتاز ساخته پنجاه هزار روپیه باو عنایت نمودم
 به خضر خان حاکم سابق خاندیس و برادر او احمد خان که از خانزادان ابن دولت ابد چون دست سه هزار روپیه مرحمت شد هاشم خان
 پسر قاسم خان که از خانه زادان ابن دولت و لاقی تربیت است به منصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار پانصد سوار سرفرازی
 یافت اسب خاصه نیز باو عنایت نمودم به بهشت نفر از امرای تعینات لشکر دکن خلعتها فرستادم پنج هزار روپیه با انعام نظام شیرازی
 قصه خوان مرحمت شد سه هزار روپیه بجهت خرج غلور خانه کشمیر وکیل میرزا علی بیگ حاکم آنجا داده شد که به بلده مذکور فرستد و خضر
 مرصع که شش هزار روپیه قیمت داشت به قطب الدین خان بخشیدم بدین خبر رسید که شیخ ابراهیم بابا افغانی دکان شیخی و مریخی در یکی
 برگنه از برگنات لاهور ترتیب داده چنانچه طریقه اوباش و سفاست جمع کثیر از افغانان و غیره برادر داده اند فرمودم که او را
 حاضر آورده به پر دیز سپارند که در قلعه چنار نگاه دارند تا این هنگامه باطل برهم خور و روز یکشنبه مقیم جادی الاول بسیاری از منصب داران
 واحدیان بر عایت سرفراز گشتند منصب مهابت خان دو هزاری ذات دسی صد سوار مقرر گشت دلاور خان به دو هزاری ذات
 و هزار و چهار صد سوار سرفراز گردید وزیر الملک به هزار و دسی صدی ذات و پانصد و پنجاه سوار اقبال یافت و قیام خان هزاری ذات

و سوار شد شام سنگه هزار و پانصدی ذات و هزار و دویست سوار ممتاز گشت همچنین چهل و دو نفر از منصب داران زیادتی منصب
سرفرازی یافتند در اکثر روزها همین شیوه مرعی و منظور است لعل به قیمت بیست و پنج هزار روپیه به پر وزیر مرحمت نمودم به روز چهارشنبه
نهم شهرند کور مطابق بیست و یکم بهمن بعد از گذشتن سه پیر و چهار گفتری مجلس وزن شمسی که ابتدا سه سال سی و هشتم از عمر من بود
منتقد گشت بدستور سه که بر بست و آیین بود اسباب وزن را با تراز و در خانه حضرت مریم زمانه مرتب و آماده ساختند در ساعت
و وقت مقرر نجیرت و مبارکی و تراز و شسته هر علاقه آنرا یکی از گلان سالان در دست گرفته دعاها کردند اول مرتبه بطلا و وزن شد
سه من و ده سیر و وزن بنید و ستان و بعد از آن به بعضی از فلزات و انواع و اقسام خوشبوئیها و کیفیات تا دوازده وزن که به تفصیل
آن بعد ازین مرقوم خواهد گشت در سالی دوم مرتبه خود را به طلا و نقره و سایر فلزات و از قسم ابریشم و پارچه و از اقسام حبوبات
و غیره وزن میکنم یکمرتبه در سال شمسی دیگر مرتبه در سال قمری در این دو وزن را به تحویلداران علمی می سپارم که به فقره دارباب
اجتماع رسانند و در همین روز مبارک قطب الدین خان کو که که سالها در آرزو و چنین روز سه بود با انواع عنایات سرفرا
ساخته اول منصب او را پنجزاری ذات و سوار مقرر داشتیم بعد از آن به خلعت خاصه و شمشیر مرصع و اسب خاصه با زین مرصع
اتیار بخشید به صوبه داری و حکومت دار الملک بنگاله و آریسه که جاس پنجاه هزار سوار است مرخص ساختیم و از روز غرت
با لشکر عظیم روانه آنصوب گشت و دولک روپیه نیرد خرج گویان مرحمت شد نسبت والدیه او بمن از آن مقوله است که چون
در ایام طفولیت بر عایت و تربیت او پردر شش یافته ام این مقدار آنس که مرا باوست بود الله حقیقی خود ندارم والدیه الدینی
بجای والدیه مهربان نیست و خودش را از برادران و فرزندان حقیقی کمتر دوست میدارم از کوکبا کیسه قابلیت کوکلی به من دارد
قطب الدین خان مست و سه لک روپیه به لگیان قطب الدین خان مرحمت نمودیم و درین روز یک لک و سی هزار روپیه به طریق
سابق بجهت دختر بهاری که نام زرد پیر و زرد فرستادم و در بست و دوم باز بهادر قلماق که در بنگاله مدتها عیسان و زریده بود و در
نخت درین تاریخ دولت آستان پوس دریافت خنجر مرصع و بست هزار روپیه با و مرحمت نمودیم و به منصب هزارزاری ذات و سوار
سرفراز ساختیم یک لک روپیه نقد و خمس به پر وزیر عیانت شد کیشو داس مار و به منصب هزار و پانصدی ذات و سوار سرفراز گردید
ابو الحسن که دیوان و مدد سرکار برادر دایالی بود و بهرامی فرزندان او دولت ملازمت دریافت به منصب هزارزاری ذات و پانصد
سوار سر بلند گردید و در اوایل ماه جمادی الثانی شیخ با زریه که از شیخ زاد با سه سیکری بود و فروغ عقل و دانائی نسبت قدیم نسبت
امتیاز تمام دارد و خطاب معظم خانی سرفراز گشت و حکومت دلی با و مقرر نمودم و در بست و یکم ماه مذکور عقدی مشتمل بر چهار قطعه اعلی و

دانه مروارید به پرویز شفقت فرمودم و منصب حکیم مظفر سه هزار ی ذات و هزار سوار از اصل و اضافه مقرر گشت پنج هزار دپیه بنهیل
 راجه بنجھولی مرحمت نمودم و از سواکے که تازه روسے داد ظاهر شدن کتابت میرزا غریز کو که است که به راجه علی خان ضابطا خانید
 نوشته بوده است مرا عقیده آن بود که نفاق او بجهت خاطر خسر و نسبت دامادے او مخصوص بن باشد از فحوائے این نوشته
 که بخط او بود ظاهر گشت که نفاق جبلی خود را در هیچ وقت از دست نداده این شیوه ناپسندیده با والد بزرگوارم نیز سلوک میداشته
 است مجمل کتابتے در وقتی از اوقات به راجه علی خان مذکور قوم ساخته سراپا مشعر بر بدی و بدبندی و مقدماتے که هیچ دشمن
 نمی نویسد و اسناد به هیچ کس نمی توان کرد چه جائے آنکه پهل حضرت عرش آشیانے بادشاه و صاحب قیودانی که از ابتدا سے طفولیت
 بنا بر حقوق خدمت دالیه او در مقام تربیت و رعایت او شده پله اعتبارش بدرجه اعلی چنان رسانیده که در نسبت خود هم سنگ
 و همتانداشت این کتابت را در برهان پور در میان اسباب و اموال راجی علی خان بدست خواجہ ابوالحسن می افتد و خواجہ آرد
 به من بگذرانید از خواندن و دیدن موبر اعضاے من راست شد اگر ملاحظه بعضی تصورات و حقوق شیردادن مادر اونی بود گنجایش
 داشت که او را بدست خود یا سارسانم هر تقدیری ادر حاضر ساختن این نوشته را بدست او داده فرمودم که با و از بلند در میان مردم بخواند مظنه آن بود که از دیدن
 آن کتابت غالب ادر روح پرور ختم خواهد گشت از غایت بی از روی و خیرگی او بر شنه خواندن گرفت که گویا این نوشته از نیست و حکم بخواند حاضران
 مجلس بهشت آئین از بندهاے اکبری و جهانگیری هر کس که نوشته دید شنید زبان بر طعن و لعن او گشوده و لانتها کرد و ندید پرسیده شد که قطع نظر
 از نفاقاے که بدولت من کرده با اعتقاد ناقص خود و جوهران ترتیب دادے از والد بزرگوارم که از خاک راه ترا و سلسله ترا برداشته
 باین دولت و مرتبه رسانیده بودند که محسود امثال و اقربان خود گشته بودی چه امر روسے داده بود که به شتمان و مخالفان دولت او چنین
 مقدمات بایستے نوشت و خود را بجز که حراخوان و بے سعادتان جادادے ملی با فطرت اصلی و جبلت طبعی چه توان کرد هر گاه که
 طینت تو بآب نفاق پرورش یافته باشد از و بغیر این امور چه سر خواهد زد آنچه با من کرده بودی از سر آن در گذشته باز بهمان منصبی
 که داشتے سر فراز گردانیدم و گمان آن بود که نفاق تو مخصوص بن بوده باشد الحال که این معنی دانسته شد که با خداے مجازی و مربی
 خود هم درین مقام بوده ترا بعمل و دینی که داری و دشتنی حواله نمودم بعد از ذکر این مقدمات لب از جواب بسته در برابر این نوع
 رو سیاہی چه گویم حکم به تغیر جایگزین او کردم آنچه ازین ناسپاس به فعل آید بود اگر چه گنجایش عفو و گذرانید ان نداشت غایتا بنا بر بعضی
 ملاحظها گذرانیدم و روز یکشنبه بستم و ششم ماه مذکور مجلس که خدائی پرویز بدختر شاهزاده مراد منعقد گشت در منزل حضرت میرم از ما
 عقد شد و جشنی و طوی در خانه پرویز ترتیب یافته هر کس که در ان انجمن حاضر بود با انواع نوازش و تشریفات سر فراز گردیدند هزار

روپیہ بہ شریف اہلی و چند سے دیگر از امرا حوالہ شد کہ بہ فقر و ساکین تصدق نمایند روز یکشنبہ دہم رجب بغرم شکار کہ چہاک و نذرنہ
از شہر برآمدہ باغ رام داس را منزل گزیدیم چہار روز در آنجا مقام شد روز چہار شنبہ سیزدہم وزن شمس پر وزیر بعل آمدہ اورا
دوازده مرتبہ باقسام فلزات و دیگر اجناس وزن در آورد و ہر وزن دو من و ہر دہ سیر شد حکم کردیم کہ مجموع را بہ فقر قسمت
نمایند و زین روز منصب شجاعت خان ہزار و پانصدی ذات و ہفتصد سوار از اصل و اضافہ مقرر گشت بعد از آنکہ میرزا غازی
و لشکر سے کہ بہرہا ہی اوتعین بودند روانہ گشتند بخاطر رسید کہ جماعت دیگر ہم از عقب باید فرستاد بہادر خان تو بر یکی را بہ منصب
ہزار و پانصدی ذات و ہشتصد سوار از اصل و اضافہ نواختہ جماعت اویماق پوری را کہ قریب بہ سہ ہزار نفر بودند بسرداری
شاہ بیگ و محمد امین با و ہمراہ نمودہ روانہ ساختم دو لک روپیہ مدد خرج گویان بہ جماعت نذ کوہ مرحمت شد و یک ہزار بر قند از نیز فقر
گشت آصف خان را بہ مخا فطت خسرو و ضبط لاہور تعین نمودہ گذاشتم امیر الامرا ہم چون بیماری صعب داشت از دولت ملازمت
محروم گردیدہ در شہر ماند عبد الرزاق معمر سے کہ از صوبہ رانا طلب شد ہ بود بہ منصب بخشی گری حضور سرفراز گردید و حکم شد کہ با تہ
ابو الحسن بلو از م این خدمت قیام واقہ ام نماید انچہ ضابطہ پدر من بود من ہم بہین ضابطہ عمل میناتم کرد خد مات عمدہ دو کس را
شریک می ساختند نہ بواسطہ بے اعتمادی بلکہ بدین ہمت کہ چون بشریت ست و آدمی از کوفتہا و بیماری خالی نمی باشد اگر
یکے را تشویش و یا مانعے رود دہد آن دیگر حاضر بود تا کار ہا دہمات بند ہا سے خدا معطل نماند ہم درین ایام خبر رسید
کہ روز دسہرہ کہ از روز ہا سے مقرر ہند و ان ست عبد اللہ خان از کاپلی کہ جاگیر اوست ابلاغ نمودہ بولایت بندیلہ در می
و ترددات سپاہیانہ نمودہ رام چند پسر تنہا کوہ کہ مدتے در ان جنگل زمین قلب فتنہ انگیزی میکرد و شکیہ ساختہ بہ کاپلی آورد
بواسطہ این خدمت پندیدہ بعنایت علم و منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شدہ از عرض صوبہ بہار بعرض رسید
کہ جہاگیر قلی خان را بہ لشکر ام کہ از زمینداران عمدہ صوبہ بہار ست و قریب بہ سہ چہار ہزار سوار و پیادہ بیشمار دارد جناب بعضے مخا فتنہ
و نادو تنخواہی ہا و زمین نامہو از جنگ دست میدہد و درین معرکہ خان نذ کوہ بہ نفس خود ترددات مردانہ تقدیم میرساند آخر الامر
لشکر ام بزخم تفنگ نابود گشتہ بسیارے از مردم او و معرکہ اقامدہ بقیۃ السیف فرار برقرار اختیار مینماید چون این کار نمایانے
بود کہ از جہاگیر قلی خان پوئع آمدہ او را بہ منصب چہار ہزار و پانصدی ذات و سہ ہزار و پانصد سوار سرفراز ساختم مدت سہ
و شش روز اوقات بمشغولی شکار گذشت پانصد و ہشتاد و یک جانور بہ تفنگ و پور و دام و قمر غم شکار شد ازین جملہ یک صد
و پنجاہ و ہشت جانور خوبہ تفنگ زدہ بودم و در مرتبہ قمر غم واقع شد یک مرتبہ در کہ چہاک کہ پر دگیان حرم سرا سے عصمت بودند

یک صد و پنجاه و پنج جانور کشته شد. و مرتبه دوم در بند نه یک صد و ده تفصیل مجموع جانوران که شکار شده بود توچ کو به یک صد و هشتاد و نه کو بهی بست و نه گورخر و نه گاو و نه آهو و غیره سی صد و چهل و هشت روز چهارشنبه شانزدهم شوال بخیر و خوبی از شکار معاد و اتفاق شد بعد از گذشتن یک پیروش گهری از روزند کور به شهر لاهور در آمد امر غریب درین شکار ملاحظه و مشاهد گشت آهو سیاهی را در حوالی دهنه چند اله که منار سے در اینجا ساخته شده تفنگ در شکم آهو زدیم چون زخمی گشت آواز سے از وظاهر شد که در غیر مستی این قسم آواز از هیچ آهو سے شنیده نه نشده بود شکار بان کن سال و جمعی که در ملازمت بودند فهمانوده اظهار کردند که بابان یا دند اریم بلکه از پدران خود شنیده ایم که این قسم آواز سے در غیر مستی از آهو سر زده باشد چون خالی از غایت بود نوشته شد گوشت بز کو بهی را از گوشت جمیع حیوانات جشی نذیر تر باقم با آنکه پوست بر آن بغایت بدوست که بد باغت آن بواز و زایل نمی گردد گوشت او مطلقاً بوسه ناک نیست یکی از بزهای نر را که از همه کلان تر بود فرمودم که بوزن و را آوردند دوسن و بست و چهار سیر که بست و یک من و لایت بوده باشد ظاهر شد همچنین یک توچ کلان را نیز فرمودم که کشیدند دوسن و سه سیر اکبری مطابق بهفتده من و لایت بوزن درآمد از گورخرهای شکاری یکی که بجهت از همه قوی تر بودند من و شانزده سیر مطابق بهفتاد و شش من و لایت سنجیده شد از شکار بان و هوسا کان شکار مکرر شنیده ام که در شاخ توچ کو بهی بوقت معین کرمی بهم میرسد که از حرکت او خار خار سے در و پیدا میشود که با نوع خود او را به جنگ در می آورد و اگر از نوع خود حریف نیابد شاخ خود را بر درخت یا به سنگ زده تسکین آن خار خار میدهد بعد از تفحص آن کرم در شاخ ماده آن جانور نیز ظاهر شد و حال آنکه ماده جنگ نیکند پس ظاهر شد که این سخن اصلی نداشته است گوشت گورخر اگر چه حلال است و اکثر مردم بمیل بخورند اما به هیچ وجه طبع مرا بخوردن آن رغبت نیفتاد چون بجهت نادید و نمید و لب و دله را سے سگ و پدر او قبل ازین فرمان صادر گشته بود درینو لا خبر رسید که زاهد خان پسر صاهان و عبد الرحمن پسر شیخ ابو الفضل و رانا شنکر و منرا ملک با جمعی دیگر از منصبداران و بند با سے درگاه خبر دلپ را در نواحی ناگور که از منصفان صوبه اجیرست میشوند و بر سر او بلغار نموده او را در می یابند چون محل گزینمی یابند ناچار پانام ساخته با فوج قاهره به مجادله و مقابله در می آید بعد از اندک زد و خورد یک دفعه شکست عظیم یافته جمع کثیر را به کشتن میدهد و اسباب خود را گرفته بودادی او را بر فراری نماید +

شکست صلاح گسسته کمر	نه یا را سے جنگ نه پردا سے سر
طبع خان را با وجود پیر با بنا بر مراعات رعایت والد بزرگوارم منصب او را بر قرار داشته در سر کار کاپی جاگیر حکم کردیم + در راه	

نوی قعدہ والدہ قطب الدین خان کو کہ مرا شیر دادہ بجائے والدہ من بود بلکہ از مادر مہربان مہربان تر و از خردی باز در کنسار
ترتیب او پرورش یافته بودم بہ رحمت ایزدی پیوست پایہ نعلش اورا بردوش خود برداشتم بارہ راہ بردیم چند روز از کثرت خون
والہ میل بخور دن طعام نشد و تغیر لباس نہ کردم بہ

جشن نوروز دوم از جلوس ہمایون

روز چہار شنبہ بیت دوم ذیقعد سنہ ہزار و پانزدہ بعد از گذشتن سہ و نیم گھڑی حضرت نیر اعظم بخانہ شرف خود توجیل نمودند و
بودتخانہ ہمایون را برسم محمودہ آئین بستہ بودند جشن عظیم ترتیب یافت و در ساعت مسعود بر تخت جلوس واقع شد امر او مقرران
نبو از شہاد و عنایات سر بلند گردانیدم بہ در ہمین روز مبارک از عرائض قند ہار بوقت عرض رسید کہ لشکرے کہ بسر کردگی میرزا
غازی ولد میرزا جانی بہ ملک شاہ بیگ خان تعین یافتہ بودند در دوازہم شہر شوال سنہ مذکور داخل بلدہ قند ہار میشوند و طائفہ
تغزلہاش چون خبر رسیدن عساکر منصورہ را پیش مندرجہ بلدہ مذکور میشوند سر اسبہ و پریشان و شیمان تا کنار آب ہلند کہ بچاہ و شہت
کرودہ بودہ باشد عنان بازی کشند در ثانی الحال ظاہر شد کہ حاکم فراہ و جمعی از حکام آن نواحی بعد از شنفا رفتن حضرت
عرش آشیانے بخاطر میگذرانند کہ قند ہار درین فقرت و آشوب آسان بدست خواہد آمد بے آنکہ از جانب شاہ عباس بانہا
حکم برسد جمعیت نمودہ ملک سیوستان را با خود متفق میسازند و کس نزد حسین خان حاکم ہرات فرستادہ از و ملک طلب می سازند
و او ہم جمعے میفرستد بعد از ان با اتفاق بر سر تن ہار توجہ میشوند شاہ بیگ خان حاکم آنجا بلا حفظ آنکہ جنگ دوم دارد اگر عیاذ بانہ
شکستہ رود قند ہار از تصرف بیرون خواہد رفت قلعگی شدن را بہتر از جنگ دانستہ قرار بر قلعہ داری میدہد و قاصد ان میراج اسیر
بدرگاہ میفرستد بحسب اتفاق فرین ایام ریات جلال کہ بہ تعاقب خسرو از دارالخلافہ اگرہ حرکت نمودہ بود در لاہور نزول جلال
داشت بمحرو شنیدن انخبر بلا توقف فوج کلانی از امر او منصب داران بسرداری میرزا غازی فرستادہ شد پیش از آنکہ میرزاے مذکور
بقند ہار رسد این خبر بشاہ میرسد کہ حاکم فراہ با بعضے از جاگیر داران این نواحی قصد ولایت قند ہار نمودہ اند این معنی را لاق مذہبستہ
بہ قدغن حسن بیگ نامی را از مردم روشناس خود میفرستد و فرمانے باسم آنها صادر میگردد کہ از کنار قلعہ قند ہار برخاستہ توجہ جاوہقام
خود شوند کہ بہ سبب محبت دموالات آبائے کرام با سلسلہ علیہ جہانگیر بادشاہ قدیم ست آن جماعت پیش از آنکہ حسن بیگ برسد و
حکم شاہ با ایشان رساند تاب مقاومت عساکر منصورہ نیاوردہ مراجعت را غنیمت می شمارند حسن بیگ مذکور آن مردم را ملامت

نموده روانه ملازمت شد. در لاهور سعادت خدمت دریافت و نامعنی را اظهار نمود که این جماعت بے عافیت که بر سر قندهار آمده بودند
 بغیر از فرموده شاه عباس این حرکت از آنها بوقوع آمد مبادا که در خاطر ازین عمر گزافی راه یافته باشد. انقضه بعد از رسیدن افواج قاهره
 به قندهار حسب الحکم قلعه را به سردار خان می سپارند و شاه بیگ خان با لشکر ملک عازم درگاه میشوند. در مسیت و منقمت ذیقعد بعد از خان
 رام چند بندیل را در بند درنجیر آدوده بنظر گذارند فرمودم زنجیر را پاسه او برداشته و خلعت پوشانیده به راجه با سو حواله نمودم که همان گرفته
 او را با جمعی دیگر از خوشان که به همراهی او گرفتار گشته بودند بگذرانند آنچه از کرم و مرحمت در حق او بظهور آمد در خیال او نگذشته بود و در دوم
 دی جمعه بفرزند خرم تومان و طوغ و علم و نقاره مرحمت فرموده به منصب هشت هزاری ذات و پنج هزار سوار اتمبار بخشیده حکم جایگزین کردم. و درین
 پیرخان ولد دولتخان لودی را که همراه فرزند ان و انبال از خاندیس آمده بود به خطاب صلا بتخانے سرفراز ساخته منصب او را سه هزار
 ذات و یک هزار و پانصد سوار مشخص شد و علم و نقاره داده مرتبه او خطاب والاے فرزندی از انبال و اقران در گذرانیدم بدوران و انعام
 صلا بتخان در میان قوم لودی بغایت بزرگ و معتد بوده اند چنانچه دولت خان سابق که عموے جد صلا بتخان بود چون بعد از سکندر را به اسم
 پسرش با امرای پدر بد سلوکی آغاز نموده باندک تقصیرے جمعی را به قتل درمی آورد و دولتخان از و اندیشه مند شده پس نزد دلاور خان
 به ملازمت حضرت فردوس مکانے در کابل فرستاد و آنحضرت را دلالت به تسخیر هندوستان نمود چون ایشان نیز این غریت در خاطر داشتند
 بے توقع متوجه گردیدند و تانوا می لاهور عثمان باز نه کشیدند و دولتخان با توابع و لواحق خود سعادت ملازمت دریافت و لازم نیکو بندگی
 بجا آورد چون مردکن سال آراسته ظاهر و پیراسته باطن بود مصدر خدمات و دد و نحو اهی با گردید اکثر اوقات او را بدر گرفته مخاطب می ساختند و
 حکومت پنجاب را بدستور با و تفویض فرموده سایر امرای جایگزین داران صوبه مذکور را به متابعت او مامور می ساختند و دلاور خان را همراه گرفته
 به کابل مراجعت فرمودند بار دیگر که استعداد و پورش هندوستان نموده به پنجاب رسیدند و دولت خان بدولت ملازمت سرفراز گردید و
 و در همان روز با وفات یافت دلاور خان خطاب خانانانے ممتاز گردید و در جنگ که حضرت فردوس مکانے را با ابراهیم دست داد همراه بود
 و همچنین در ملازمت حضرت جنت آشیانے هم بلوازم بندگی قیام داشت و در تهمانه منگیر بوقت مراجعت آنحضرت از بنگاله با شیرخان
 افغان جنگ مردانه نموده در معرکه گرفتار شد بهر چند شیرخان تکلیف نوکری کرد قبولی نه نمود و گفت که پدر ان تو همیشه نوکری پدر ان من
 نموده اند و درین صورت چه گنجایش داشته باشد که این امر از من بوقوع آید شیرخان بر آشفت و فرمود که او را در میان دیوار نهادند
 و عمر خان جد فرزند صلا بت خان که عم زاده دلاور خان باشد در دولت سلیم خان رعایت خوب یافته بود بعد از فوت سلیم خان
 و کشته شدن فیروز پسر او بدست محمد خان عمر خان و براندان او از محمد خان توهم شده به گجرات رفته و عمر خان آنجا در گذشت و در آنجا

پیشکش که جوان شجاع خوش صورت و همه چیز خوش بود همراهی عبدالرحیم ولد سیرم خان را که در دولت حضرت عرش آشیانه بختاب خانقانی
سرفراز گردید اختیار نموده توفیق ترددات و خدمات خوب خوب باینت خانقمانان و ارباب منزله برادر حقینی خود میداد است بلکه هزار مرتبه از
برادر بخترو همریان تر اکثر فتوحات که خانقمانان را دوست داده به پایمردی و مردانگی او بود و چون والد بزرگوارم ولایت خاندیس و قلعه
اسیر را منحصراً ساختند و انبال را دران ولایت و سایر ولایات که از تصرف حکام دکن برآمده بود گذارشته خود بدار الخلافت اگر چه مرا
فرمودند درین ایام دانیال دولت خان را از خانقمانان جدا ساخته و ملازمت خود نگاه داشته و مهات سرکار خود را با و حواله نموده غنائ
و شفقت تمام با و ظاهر می نمود تا آنکه در ملازمت او وفات یافت و دپس از و ماند یکجای محمد خان و دیگرے پسر خان محمد خان که برادر کلان بود
بعد از وفات پدر باندک مدتی در گذشت و دانیال نیز با فراط شراب خود را در باخت بعد از جلوس پسر خان را بدرگاه طلب داشتیم
چون جوهر ذاتی و قابلیت فطری او را ملاحظه نمودم پایه رعایت او را بر تبه که نوشته شد رسانیدم امروز در دولت من از صاحب نسبت
تری نیست چنانکه گناهان عظیم که به شفاعت هیچیک از بندهاے درگاه بغض معزود نگردد با التماس او میگردد انم اتقی جوان نیک ذات
مردانه لائق رعایت است و آنچه در باب او بعمل آورده ام بجای واقع شده و دیگر رعایتها نیز سرفرازے خواهد یافت چون پیش نهادیمت
نهمت فتح ولایت ما در او الهیست که ملک مورد وثقی آباد اجداد ماست میخو استم که عرصه هندوستان از خس و خاشاک مفسدان و فمردان
پاکیزه ساخته یکے از فرزندان را درین ملک گذارشته خود با لشکر آراسته جزا و نیلوان که شکوه برق رفتار و خزانه کلی همراه گرفته باشند او تمام
توجه به تسخیر ولایت موردش گردم بنا برین اراده بر وزیر ارجعت دفع را فرستاده خود غزیت ملک دکن داشتیم که درین اثنا از خسروان حرکت
ناشایسته توقع آمد و ضرورت شد که تعاقب نموده دفع فتنه او نمایم مهات بر وزیر همین جهت صورت پسندیده پیدا نه کرد و نظر بر مصلحت وقت
رأیا را املت داده یکے از پسران او را همراه گرفته روانه ملازمت گشت و در راه و سعادت خدمت دریافت چون خاطر از نساد خسر و جمع
گشت و دفع شورش قزلباشیه که قند سار را در قفل داشتند با سسل و جوه میسر شد بخاطر رسید که به سیر و شکار کابل را که حکم وطن مالد
دار و در یافته بعد از آن توجه به هندوستان شوم دار و داسے خاطر از قوه بغل آید و بنا برین قیاس پنج هفتم ذی حجه به ساعت سعید از
قلعه لاهور برآمده باغ دل آمیز را که دران روسے آب را دی ست منزلی گردیدم و چهار روز توقف واقع شد روز یکشنبه نوزدهم فروردی
ماه را که روز شرف حضرت نیر اعظم بود درین باغ گذاریدم و بعضی از بندهاے درگاه به منصب و اضافه منصب سرفرازی یافته بر عیالها
و شفقت اسر سرفرازے یافتند ده هزار روپیه بخش بیگ فرستاده دار اسے ایران مرحمت شده قلیچ خان و میران صدر جهان و میر شریف
آلے را در لاهور گذارشته فرمودم که با اتفاق مهاتے که روسے دبد به فیصل رسانند روز دوشنبه از باغ مذکور کوچ نموده بوضع هر هر که در

سه و نیم کوهی شهر واقع است منزل شد روز سه شنبه جهانگیر پور منزل ریات جلال گشت آن موضع از شکارگاه های معروفست و در حوالی آن منارهای بفرموده من بر سر قبر آموئے فسران نام که در جنگ آموان خانگی و صید آموان صحرائی بنظر بود احوادث نموده اند و در آن منار ملا محمد حسین کشمیری که سرآمد خوش نویسان زمان بود این شهر را نوشته بر سنگ نقش کرده اند که درین فضاے دلکش آموئے بدام جهاندار خدا آگاه نورالدین جهانگیر بادشاه آمده و در عرض یکماه از دشت صحرائت برآمده سرآمد آموان خاصه گشت بنا بر ندرت آموئے مذکور حکم کرد که بیکس نقد آموان این صحرانگند گوشت آنها برهند و مسلمان حکم گوشت گاود گوشت خوک داشته باشد و سنگ قبر او را بصورت آمو مرتب ساخته نصب کنند و به سنگد معین که جاگیر دار پرگنه مذکور بود فرمودم که در جهانگیر پور قلعه مستحکم بنامیند پنجشنبه چهاردهم در پرگنه چندال منزل شد و از آنجا روز پنجشنبه شانزدهم یک منزل در میان به حافظ آباد در منازله که با تمام کردی آنجا میر قوام الدین با انجام رسیده بود توقف رویداد و بدو کوچ به کنار دریای چناب رسیده روز پنجشنبه بیست و یکم ذی حجه از پل که بر آب مذکور بسته بودند عبور اتفاق افتاد و حوالی پرگنه گجرات منزل شد و در زمانه که حضرت عرش آیشانه متوجه کشمیر بودند قلعه دران روس آب احداث فرموده بودند جماعت گوجران را که بدان نواحی بدزدی و راهزنی میگذاشتند بدین قلعه آورده آبادان ساختند و چون مسکن گوجران شد بدین جهت از آنجا گجرات نام نهاده پرگنه علیحد و مقرر ساختند گوجر جامعه را میگویند که کسب و کار کثیری نمایند و اوقات گذرانها از شیر و جغرات میباشد روز جمعه خواص پور که از گجرات پنجگروه است و آنرا خواص خان غلام شیر خان افغان آبادان ساخته بودند منزل شد و از آنجا دو منزل در میان کنار دریای بهت مقام گردید و درین شب باد عظیم در دریدن آمده ابر سیاه فضا آسمان را فرود گرفت و باران به شدت شد که پیران کهن یادند اشتند آخر ثمره المنجر شد و بهر حال برابر تخم مرغی افتاد از طغیان آب و شدت باد و باران پل شکست من باز نزدیکان حریم حرمت به کشتی عبور نمودم چون کشتی کم بود فرمودم که مردم به کشتی نمانند و پل را از سر نو به بنهند بعد از یک هفته که پل بسته شد تمام لشکر بغراعت گذشت و منبع دریای بهت چشمه ایست در کشمیر ترپاک نام و ترپاک بزبان هند مار را میگویند ظاهر دران مکان مارهای بزرگ بوده است در ایام حیات پدر خود و مرتبه بهر این چشمه رسید و ام از شهر کشمیر تا بد آنجا بیست کرده بوده باشد دشمن طور حوضی ست نخبنا بست گز در بیت گز آثار عبادتگاه ریاضت مندان در آنجا آن حجره های سنگین و غارهای متعدد بسیار است آب این سر چشمه در نهایت صافی است با آنکه عمق آنرا قیاس نمی توان کرد اگر دانه خشکاش دران اندازند تا رسیدن زمین مشخص دیده میشود مایه بسیار دران جلوه گراست چون شنیده بودم که این چشمه پایاب ندارد و بنا برین ریمانه به سنگ بسته درین چشمه گفتم که انداختند چون گز نموده شد ظاهر گردید که از قدیم کشمیر بنده است

بعد از جلوس فرمودم که اطراف چشمه به سنگ بسته با نچ بر اطراف آن ترتیب داده چوے آنرا جدولے ساختند و ایوانها
 و خانها بر دور چشمه ساخته جائے مرتب گشته که روندهاے ربع مسکون مثل آن کم نشان می دهند چون آب به موضع یم پور که در
 دو که دسے شهرست میرسد زیاده میگرد و تمام زعفران کشمیر درین موضع حاصل میشود معلوم نیست که در هیچ جائے عالم ابن مقلا
 زعفران میشد باشد بهر سال بوزن هندوستان پانصد من که چهار هزار من ولایت بوده باشد حاصل زعفران ست در موسم
 گل زعفران در ملازمت والدین بر گوار خود درین سزمین رسیدم جمیع گلهاے عالم اول شاخ و بعد از آن برگ و گل بر می آرند
 بخلاف گل زعفران که چون از زمین خشک چهار انگشت ساق آن سر برینز گل سوخته رنگ شتمل بر چهار برگ شکفته میگرد و در جا
 ریشه نارنجی مثل گل معطر در میان دارد بدرازی یکیند انگشت زعفران همین ست در زمین شیار نه کرده آب ناداده در میان گلونها
 بر می آید بعضے جایک کرده و بعضے نیم کرده زعفران ز راست از در بهتر به نظر در می آید بوقت چیدن از تنه دی بوسے آن تمام
 نزدیکان را در دسر پیداشد بآنکه کیفیت شراب دیشتم و پیاله می خوردم مرا هم در دسر بهر سید از کشمیر بان جوان صفت که به گل
 چیدن مشغول بودند پرسیدم که حال شما بان چیست از ایشان معلوم شد که در دسر را در مدت عمر تقفل نه کرده اند و آب این چشمه
 در تر پاک که در کشمیر است میگویند با دیگر آبها و نالها که از دست راست و چپ داخل گردیده دریا میشود و از میان حقیقی شهر میگذرد و در
 در اکثر جاها از آنکه اندازے زیاده نخواهد بود این آب را بواسطه کثافت و ناگواری هیچکس نمی خورد تمام مردم کشمیر آب از آبگیری که به شهر
 متصل ست و دل نام دارد بخورند و آب بهت بدین تالاب در آمده از راه باره نوله و نکل و دوتور به پنجاب می رود در کشمیر آب رود
 خانه و چشمه بسیار است غایتا بهترین آنها آب دره لارست که در موضع شهاب الدین پور باب بهت ملحق میگردد و این موضع از جاهاے
 مقرر کشمیر است بر کنار دریا بهت واقع شده قریب صد چنار خوش اندام بر یک قطعه زمین سبز خرم دست بیکدیگر داده چنانچه تمام
 این سزمین را سایه آن چنارهاے فرد گرفته است و سطح زمین تمام سبز و سه برگه است نوعی که فرش بر بالاے آن انداختن بیدری
 و کم سلیفگی است این ده آبادان کرده سلطان زمین العابدین است که پنجاه و دو سال از روی استقلال حکومت کشمیر نموده بوده
 و در ابد و شاه کلان میگفتند خوارق عادات از و بسیار نقل میکنند آثار و علامات و عمارات او در کشمیر بسیار است از آنجمله در میان آبگیری که
 اول نام دارد و عرض و طول او از سه کرده بیشتر است عمارتے ساخته زمین لکانام سعی بسیار در بناے این عمارت تهنه یم رسانیده
 چشمه این آبگیر در تهر دریاے عمیق ست مرتبه اول به گشتی سنگ بسیارے آورده در جائے که این عمارات ساخته شد بر تخته اند بچگونه نفی
 نموده و آخر چندین هزار گشتی را با سنگ غرق نموده و به محنت بسیار یک قطعه زمینے را که صد گز در صد گز بوده باشد از آب بر آورده صدف بسته

عل شیار زمین تقو ط و با سنگ تخته آخر دسے به نظر زمین را بر اسے کاشت کا ویدان در دست کردن ۱۲

است و بر یک طرف آن از صفه عمارت با تمام رسانیده عبادتگاه بجهت پرستش پروردگار خود ترتیب داده که از آن نقش برجسته پیشانی
اکثر اوقات در کشتی برآه آب برین جا و مقام آمده بعبادت ملک علام قیام و آفتاب می نمود میگویند که چندین اربعین در آنجا بسر آورده
روزهای یک از آن خلعت ز ادگان به قصد قتل او در آن عبادت خانه او را بنها یافته شمشیر کشیده در می آید چون نظر او بر سلطان می افتد
بنابر صلابت پدری و شکوه صلاح سر اسیمه و مضطرب گشته میگردد بعد از لحظه سلطان از عبادت خانه برآمده با همان پسر در کشتی می نشیند
و روانه شهر میگردد و در آن راه با آن پسر میگوید که تسبیح خود را در عبادت خانه فراموش کرده ام برز و رفتی شده تسبیح را خواهی آورد
آن پسر بر عبادتخانه درآمده پدر را در آنجا می بیند آن بے سعادت از روی شرمندگی تمام در پاسه پدر افتاده عذرخواهی تقصیر خود
می نماید از و امثال این خوارق بسیار نقل کرده اند میگویند که علم خلع بدن را نیز خوب و زریده بود چون از اطوار او و ضلع فرزند آن
آثار تعجیل در طلب حکومت و ریاست می نمود با آنها میگوید که بر من ترک حکومت چه بلکه گذشتن از حیات بسیار آسان است اما بعد
از من کارهای نوحه امید ساخت و مدت دولت شمایان بقادر نخواهد داشت و باندک زمانه بخیر اے عمل زشت و نیت خود خوید رسید
این سخن گفته ترک خوردن و آشامیدن نمود و یک اربعین بهین روش گذرانیده چشم خود را آتشا بنجواب نکرد و بار بار باب سلوک و وضعت
عبادت می قدر شنوای نمود و روز چهل و دهم بخت جیات را باز سپرده بجوار رحمت ایزدی پوست سه پسر از و ماند آدم خان و حاجی خان
و بهرام خان با جدیگر در مقام منازعت درآمده هر سه متاصل شدند و حکومت کشمیر بحاکم چکان که از عوام الناس سپاهیان آند
بود منتقل شد و در حکومت خود سه کس از حکام آنجا بر سه ضلع آن صفه که زین العابدین در تال او را ساخته بود جایا ساختند اما هیچ کدام نتوانستند
عمارت زین العابدین نیست خزان و بهار کشمیر از دیدن ایناست فصل خزان را دریا فتم و آنچه شنیده بودم بهتر از آن بنظر در آمد غایتاً فصل بهار
آن ولایت ندیده ام امید که روزی گرد و زرد و شنبه غره محرم از کنار دریای بهت کوچ فرموده یک روز در میان به قلعه رهناس که از
بناهای شیرخان افغان است رسیدم به این قلعه را در شکستگی زمین بنانداه که بآن استحکام جلای خیال توان کرد چون این زمین بولایت
کنگنران متصل است و آنها جمیع قهر و سرکش اند آن قلعه را خاص بجهت تنبیه و سرکوب آنها بنظر گذرانیده بود که بسازد چون پاره کار کردیم
شیرخان درگذشت و پسر او سلیم خان توفیق تمام یافت بر سر یک از دروازه ها تخریب قلعه را بر شلگه کنده نصب نموده اند شازده کرد
و دو لک دام و کسری خراج آن عمارت شده که بحساب بند دستان چهل لک دینیت و پنجاه روپی باشد و موافق داد و ستد
ایران یک صد دینیت بهر از تومان و مطابق معمول توران یک ارب دینیت و یک لک و بنقد و پنجاه روپی که حاصله نامند میشود
روز سه شنبه چهارم ماه چهارم که ده و سه پانصد نموده به پیل منزل واقع شده پیل بزبان کنگنران بشته را گویند و از آنجا به بکره فرد آدم

بویگر از زبان همین جماعت میشد است شغل برپا شده با گل سفید بوی از پیل تا به کرا تمام راه در میان رودخانه آمد که آب روان داشت
 و گلها که کنیر که از عالم شگوفه شفتا و در غایت رنگینی است و شگفتگی و در زمین بند و ستان این گل همیشه شگفته و پر بار می باشد و در اطراف
 این رودخانه بسیار بود به سوار و پیاده که همراه بودند حکم شد که دستها از این گل بر سر زنند و هر کس که گل بر سر زنند آشته باشد و سارا و را
 بردارند عجب گلزاری بهر سید روز پنجشنبه ششم از شهر گذشته به سها منزل شد درین راه گل پلاس بسیار شگفته بود این گل هم مخصوص
 جنگلهاست هندوستان است بودند اردو مارکش نارنجی آتشی است و پنج آن سیاه و بوته آن برابر بوته گل سرخ میشود نوعی به نظر
 درمی آید که چشم از آن نمی توان برداشت چون هوادر غایت لطافت بود و پرده ابر حجاب نور و صفا حضرت نیر اعظم گشته بارش آهسته
 شرح می نمود به خوردن شراب رغبت نمودم محلا در غایت شگفتگی و خوش حالی این راه طے شد این محل را هیتا بان تقریب میگویند
 که آبادان کرده کنکری است با نھی نام و این ملک را از مارکله تا هیتا پونهو میگویند و درین حد و دزدان کم می باشند از رهتاس
 تا هیتا جا و مقام بویکیا لان است که بگهران خویش دهم جدا اند روز جمعه بنفسم کوچ نموده چون چهار کرده و سه باطے شد بنزل بکه
 فرود آمدم بکه بدان سبب میگویند که سرای نخست پنجه دارد و بزبان اهل هند بکه پنجه را میگویند عجب پزگود و خاک منزلی بود آراها
 بواسطه ناخوشی راه به مشقت تمام به منزل رسیدند در همین جای اوج از کابل آورده بودند اکثر ضایع شده بود روز شنبه ششم کوچ
 نموده بعد از قطع چهار دیم کرده به موضع کوچ منزل شد کور زبان کهران جروشکسگی رامی گویند این ولایت بسیار کم دخت گشت
 روز یکشنبه نهم از اول پنڈی گذشته محل نزول گشت این موضع را اول نام هندوستان آباد ساخته است و پنڈی همین زبان ده را میگویند
 قریب باین منزل در میان دره رود آب جاری بود در پیش آن حوضی که آب رود آمده در آن حوض جمع میگشت چون سر منزل
 اند کور خالی از صفائی نبود زبانه آنجا فرود آمده از کهران پرسیدم که عمق این آب چه مقدار باشد جواب شخص نه گفتند و اظهار کردند
 که از پدران خود شنیده ایم که درین آب ننگ می باشد و جانوران که بآب درمی رفتند زخمی و مجروح بر می آمدند بدین جهت کسی
 جرأت در آمدن درین آب نمی کرد فرمودم که گو سفندے را در آنجا انداختند تمام حوض را شنا کرده بیرون آمد بعد از آن فرشته
 را نیز فرمودم که در آید او هم همین دستور سالم برآمد ظاهراً شد که آنچه کهران میگفتند اصلی نداشتند عرض این آب یک تیر انداز
 بوده باشد و دو شنبه دهم موضع نرپره منزل گردید گنبدے در زمان سابق کهران ساخته اند و آنجا از مقر درین باج میگرفتند
 چون اندام آن گنبد نخریزه شبانه دار داین اسم اشتها ریافته سه شنبه یازدهم به کالایانی فرود آمدم که بزبان هندی مراد آب سیاه
 است درین منزل کوتلی است مارکله نام به لفظ هندی مارزدون را و کله قافله رامی گویند یعنی محل زردن قافله حد ولایت کهران

تا اینجا است عجب حیوان صفت جمله غنایند و اینم بایکدیگر در مقام نماز عمت و مجادله اند هر چند خواستم که رفع این نزاع بشود فایده نکرده

جان جاہل بہ سختی ارزانے

روز چهارشنبه دوازدهم منزل بابا حسن ابدال شد بر شرق رویه این مقام بیک کوه فاصله آبشاری است که آبش بنایت تند میریزد و در تمام راه کابل مثل این آبشاری نیست در راه کشمیر دوسه جا ازین قسم آبشارهاست در میان آبگیری که منبع این آب است راه مان سنگه عمارت مختصری ساخته است مابین که بدرازی پنجم کز و ربع کز بوده باشد درین آبگیر بسیارست سه روز درین مقام بکشد توقف افتاد و باز دیکان شراب خورده شد و به شکار ماهی توجه نمودم تا حال سفره دام که از دامها مقررست و بزبان ہندی بجنو رجسال میگویند نہ انداختہ بودم انداختن آن خالی از اشکالے نیست بدست خود این دام را انداختہ دہ دوازده ماہی گرفتہ و مردار دیک در مینی آنها کشیدہ باب سردام از مورخان و موطنان آنجا احوال بابا حسن را استفسار نمودم سچکس خبر مشخص نہ گفت جائیکہ بمقام آمد کو مشہورست چشمہ ایست از دامن کو پیچہ برمی آید در غایت صافی و لطافت چنانچہ این بیت امیر خسرو اشاہدی است

دور تہ آبش ز صفاریک خرد | کو ر تواند بدل شب نمرود

خواجہ شمس الدین محمد خانی که مدتی بہ شغل وزارت والد بزرگوارم مشغولی داشت صفہ بستہ و حوضی در میان آن ترتیب دادہ کہ آب چشمہ آنجا درمی آید و از آنجا بزراعت و باغات صرف میشود برکنار این صفہ گنبدے بجہت مدفن خود ساخته بود بحسب اتفاق آنجا نصیب او شد و حکیم ابوالفتح گیلانی و برادرش حکیم ہمام را کہ در خدمت والد بزرگوارم نسبت مصاحبت و قرب و محرمیت تمام داشتند حسب الحکم آنحضرت در آن گنبد نہادہ اند و پانزدہم امروہی منزل شد عجیب سبزہ زار یکدستے کہ اصلا بلندی و پستی نہ داشت بہ نظر در آمد درین موضع دحوالی آن بہشت بہشت ہزار خانہ کھردلہ راگ متوطن اند و انواع فساد و تعدی و در انہری ازین جماعت بوقوع می آید حکم فرمودم کہ سرکار این حدود و امک بطفرخان پسر زین خان کو کہ تعلق داشتہ باشد و مازمان مراجعت ریات اجلال از کابل تمام دلہ راگان را کو چاہندہ بجانب لاہور روانہ سازد و کلان تران کتران را بدست در آورده مقید و محبوس نگاہ دارد و روز دوشنبہ ہفتدہم کوچ سند و یک منزل در میان نزدیک بہ قلعہ امک برکنار دریاے نیلاب محل نزول ریات جلال گشت درین منزل مہابت خان بہ منصب دوسہزار و پانصدی سرفرازی یافت قلعہ مذکور از بناہای حضرت عرش آشیانے ست کہ بہ سعی و اہتمام خواجہ شمس الدین خوانی بانمام رسیدہ مستحکم قلعہ است درین روز ہا آب نیلاب از طغیان فرود آمدہ بود چنانچہ ہنرد کشتی بل بستہ شد و مردم بہ سہولت و آسانی گذشتند امیر الامرا را بواسطہ ضعف بدن و بیماری در امک گذاشتم و بہ نجشان حکم شد کہ چون ولایت

کابل برداشت لشکر عظیم ندارد سوا سه نزدیکان و مقریان دیگر که را از آب نه گذرانند و اردو تا معاودت ریایات جلال در آنک
 بوده باشد روز چهارشنبه نوزدهم پادشاه از باد چنده از خاصان بر جاله سوار شده از آب نیلاب سلامت گذشته به کنساره
 دریای کامه فرود آمد در یای کامه آبست که از پیش فصبه جلال آباد میگذرد جهان جایست که از بانس و خس ترتیب داده
 در ته آن شکمهای پر باد کرده می بندند و درین ولایت آنرا شال میگویند و دریا با و آبها که سنگها در میان دارد از کشتی امین تراست
 دوازده هزار روپیه بمیر شریف آملی و جمیع که در لاهور بخدمات تعیین بودند داده شد که بفقرا تقسیم نمایند به عید الرزاق معمر و
 بهاری و اسب بخشی احدیان حکم شد که سرانجام جمعی که بهر اهی ظفر خان تعیین شد. ه اند نموده آنها را روانه سازند و از آنجا
 یک منزل در میان بسراے باره منزل شد مقابل بسراے باره در آن طرف آب کامه قلعه ایست که زین خان کو که در وقتیکه
 به استیصال افغانان یوسف زئی تعیین بوده احوادث نموده نیز شهر موسوم ساخته است و قریب پنجاه هزار روپیه خرج آن شده
 می گویند که حضرت جنت آشیانے درین زمین شکار گرگ می نموده اند و از حضرت غرش آشیانے نیز شنیدیم که من هم در وزارت
 پدر خود دوسه مرتبه تماشای این شکار کرده ام روز پنجشنبه بیست و نهم به سراے دولت آباد فرود آمد احمد بیگ کابلی جاگیر دار
 پرشاور بالکان یوسف زئی و غوری به خیل آمده ملازمت نمودند چون خدمت احمد بیگ مستحسن فیفتاد ولایت مذکور را از و تغییر نموده
 بشیر خان افغان عنایت کردم چهارشنبه بیست و ششم در بلخ سردار خان که در حوالی پرشاور ساخته منزل شد. کور کمری را که معبد
 مقرب جوگیان است درین نواحی واقع بود سیر نمودم به گمان آنکه شاید فقیرے بنظر در آید که از صحبت او فیضے توان یافت آن خود حکم
 غفا و کیمیا داشت یک کله به یکے همرفت بنظر درآمدند که از دیدن آنها بجز تیرگی خاطر چیزی حاصل نشد روز پنجشنبه بیست و نهم
 به منزل جم رود روز جمعه بیست و نهم بموتل خیبر برآمده در علی مسجد منزل شد و شنبه بیست و نهم از کوتل باپ چچ گذشته بغریب حانان
 فرود آمد درین منزل ابو القاسم کلین جاگیر دار جلال آباد زرد الوئی آورد که در خوبی کم از زرد آلوے خوب کشمیر بود درین منزل
 که که کلاس که والد بزرگوارم آن را شاه الونام نموده اند از کابل آوردند چون میل بسیار بخوردن آن داشتم با آنکه به بد عبا
 نه رسیده بود درگزک شراب به رغبت تمام خورده شد سه شنبه دوم صفر ظاهر بسا دل که بر کنار دریا واقع بود منزل شد
 آن طرف دریا کو بهیست که اصلا درخت و سبزه ندارد و ازین جنت این کوه را کوه بے دولت می نامند از پدر خود شنیدم
 که اشال این کوه با سعدن هلا می باشد در کوه آله بوغان در دقتیکه والد بزرگوارم متوجه کابل بودند شکار قمر غه نمودم چند آهوی
 سرخه شکار شد چون خدمات مالی و ملکی خود را با میر الامرا فرموده بلام و بیماری او امتداد تمام پیدا کرد و نسیان بر طبیعت او

بنوعی غالب گشت که انچه در ساعت مقررند کور میگشت در ساعت دیگر بیاد و نمی ماند در روز بر دین نسیان در زیادتى بوده بنا بر این روز چهارشنبه سوم صفر خدمت وزارت را با آصف خان فرموده خلعت خاصه و دوات و قلم مرصع به و مرحمت کردم از اتفاقات حسنه قبل ازین به بیت و هشت سال در همین منزل والد بزرگوارم اورا به منصب میر بخشی سرفراز ساخته بودند بعلی که برادر او بود تقاضا به چهل هزار روپیہ خریدار سے فرموده فرستاده بود آن لعل را بجای تسلیم وزارت پیشکش نمود و خواجہ ابوالحسن را که خدمت بخشی گری و قور و غیره داشت بهمراہی خود التماس نمود جلال آباد را از ابوالقاسم تمکین تغییر نموده بعر خان مرحمت فرمودم در میان رودخانه سنگ سفید سے واقع بود فرمودم که آنرا بصورت فیصلہ ترتیب داده برسینہ آن قبل این مصرع را کہ مطابق تاریخ ہجری بود نقش کردند

سنگ سفید قبل جهانگیر بادشاہ

در ہمین روز کلیان پسر راجہ بکر ماجیت از کجرات آمد مقدمات غیر مکرر ازین حرامزادہ مفسد بضرر اشرف رسیدہ بود از آنجملہ بوسے زن مسلمانے را بخانہ خود نگاہ داشتہ بلا حفظ آنکہ مبادا این مقدمہ شہرت کند مادر و پدر اورا کشتہ در خانہ خود گور کردہ است فرمودم کہ اورا در بند نگاہ دارند تا بہ حقیقت اعمال و افعال او باز رسیدہ شود بعد از تحقیق فرمودم کہ اول زبان اورا بریدہ و ز زندان ابدی بودہ با سگبانان و حلال خوران طعام میخورده باشد چار شنبہ بسرخاب منزل شد از آنجا بچکد لک نزد تمودم درین منزل چوب بلوٹ کہ برائے سوختن بہترین چوبہاست بسیار دیدہ شد این منزل اگرچہ کوتاہ و گریوہ نہ داشت اما تمام سنگ لرخ بود روز جمعہ دوازدهم بہ آب ہار یک و شنبہ سیزدهم پورٹ بادشاہ مقام شریک شنبہ چار دہم بخورد و کابل فرود آمد صد آرت و قضاے کابل را درین منزل بغاضی عارت پسر ملا صادق حلوائے تفویض فرمودم شاہ آلو سے رسیدہ از موضع گلبہار درین مقام آوردند قریب بعد عدد بہ رغبت تمام خوردہ شد دولت رئیس دہ جگری گلے چند غیر مکرر آوردہ گذرانید کہ در مدت العمرہ دیدم از آنجا بہ بگرامی نزدل اجلال افتاد درین منزل جانور سے ابلق بہ شکل موش بران کہ بزبان ہندی گھیری میگویند آوردہ بنظر گذرانیدند و چنین گفتند کہ در خانہ کہ اینجا نور میباشد موش پیرامون آن خانہ نمیگردد باین تقریب این جانور را میرموشان میگویند چون ناچار ندیدہ بودم بہ مصوران فرمودم کہ شبیہ آنرا بچکشند از اسوکلان ترست غایتاً صورت او بہ گربہ سیکن شباهت تمام دارد احمد علی خان را بہ شبیہ و تادیب افغانان بگلش تعین نمودہ بہ عبدالرزاق معمر سے کہ در ٹانگ بود حکم شد کہ دو لک روپیہ بہ نحو بیلاری میٹن اس پسر راجہ بکر ماجیت ہمراہ سازد کہ بہ بگلیان لشکر ند کو تقسیم نماید و ہزار بر فند از نیز بہمراہی این لشکر مقرر گشت شیخ عبدالرحمن ولد

شیخ ابوالفضل به منصب دوشیزاری ذات و هزار و پانصد سوار سرافراز گشته به خطاب افضل خانی ممتاز گردید پانزده هزار روپیه بهر بخان
مرحمت شد و بیست هزار روپیه دیگر بجهت مرمت قلعه پیش بلاغ تحویل او مقرر گشت سرکار خانپور را به جایگزین دلاور خان افغان مرحمت
نمودم بخشینه سیزدهم از پیشلستان تا بلاغ شهر آرا که محل نزول ریاست جلال بود در روپیه و نصف و ربع آن بر فقرا و محتاجان
افشاند به بلاغ مذکور داخل شدم بسیار به صف و بطراوت بنظر درآمد چون روز بخشینه بود به مقربان و نزدیکان صحبت شراب داشته
بجهت گرمی هنگام از جوسه که در میان وسط این بلاغ جاری است و تخمیناً چهار گز عرض آن بوده باشت بهمسالان و همسنان فرمودم
که ازین جوسه بچند اکثر تنو استند بجهت و در کنار جوسه و میان جوسه افتادند من هم اگر چه چشم اما بان چینی که درس سی سالگی در
خدمت والد بزرگوار خود بسته بودم درین ایام که عمر من به چهل سالگی رسیده بان قدرت و چالاکي تنو استم بجهت در همین روز
بهفت بلاغ که از باغات مقرر کابل ست پیاده سیر نمودم تا حال بخاطر نمی رسد که این قدر راه پیاده رفته باشم اول بلاغ شهر آرا
سیر کرده بعد از آن به بلاغ متاب و باغی که مادر گلان پدر من بگه بگیم تعمیر کرده رسیدم و از آنجا باورنه و باغی که مریم مکانی که مادر
گلان حقیقی من باشند ساخته گذر کردم و بلاغ صورت خانه یک چهار گلان دارد که مثل آن چهار در دیگر باغات کابل نیست و چهار
بلاغ را که بزرگترین باغات بلده مذکور است دیده بجا و تمام مقرر مراجعت نمودم شاه آلود بر درخت خود نمودی دارد دهر دانه چنان
از آن بنظر درمی آید که گویا قطعه یا قوت و ریست که بر شاخه درخت معلق داشته اند بناس بلاغ شهر آرا شهر بانو بگیم دختر بزرگ
ابوسعید که عمه حقیقی حضرت زردوس مکانی است بناماده اند و مرتبه مرتبه بر آن اضافها شده در شهر کابل بدان لطافت و خوبی باغی نیست
انسان میوه ها و انگور ها دارد و طراوت آن بدرجه ایست که به نفس باست بر صحن آن نهادن از طبع راست و سلیقه درست دور است و
در حوالی این بلاغ زمین لایق بنظر درآمد از مالکان آن زمین را خریداری نموده فرمودم آب که از طرف گذرگاه می آید در وسط این زمین
گرفته باغی ترتیب دهند که بان خوبی و لطافت در معموره عالم نبوده باشد و نام آن جهان آرا نهادم مادر کابل بودم بعضی اوقات
بمقربان و نزدیکان و گاه به بابل محل در بلاغ شهر آرا صحبت میداشتم و شبها بعلماء و طلبه کابل میفرمودم که مجلس طنجیغ و بغرا اندازی
ترتیب داده برقص از عیش قیام و اقدام می نمودند بهر کدام از جماعت بغرایان خلعت داده هزار روپیه مرحمت نمودم که در میان
خود با قسمت نمایند و به دوازده کس از متهمان درگاه فرمودم که یک هزار روپیه در هر روز بخشینه مادر شهر کابل باشم بفقرا و مساکین
دار باب احتیاج برسانند و حکم فرمودم که در میان دو چهاره که بر کنار جوسه وسط بلاغ واقع است که یک را فرخ بخش و
دیگر سه را سایه بخش نام کرده ام بر پارچه سنگ سفید که طول آن یک گز و عرض آن سه ربع گز بوده باشد نصب کردند و نام مرا

با صاحبقرانی ترتیب یافته در آنجا نقش کردند و بطرف دیگر نگاشته شد که زکات و اخراجات کابل را با تمام بخشیم هر کس از اولاد و اعقاب ما بخلاف این عمل نماید بغضب و سخط آتی گرفتار آید تا زمان جلوس این اخراجات معمول و مستمر بود هر سال مبلغی کلی بدین علت از بنده های خدا میگردیدند رفع این بدعت در زمان سلطنت من شد درین آمدن به کابل تخفیف و رفاهیت تمام در احوال رعایا و مردم آنجا واقع شد و نیکان و ریسان غزنین و نواحی آن به خلعت و نواز شهاب فرار گشتند و مطالب و مقاصد که داشتند با حسن وجه فیصل پذیرفت از عجایب اتفاقات آنکه روز پنجشنبه بهیر دهم صفر که به شهر کابل داخل شدم مطابق تاریخ هجری است فرمودم که بران سنگ نقش کردند و قریب به تختی که در دامن کوه جنوب رودیه کابل واقع است مشهور به تخت شاه صفه از سنگ بر آورده اند که حضرت فردوس مکانی بر آنجا نشسته شراب نوشان فرموده اند یک حوض مدور بر یک گوشه این سنگ کنده اند که قریب بدو من هندوستان شراب میگردفته باشد و نام مبارک خود را با تاریخ بردیوار صفه مذکور که متصل بکوه است باین عبارت نقش نموده اند که تختگاه بادشاه عالم پناه ظهیر الدین محمد بابر ابن عمر شیخ گورکان خلد الله ملکه فی سوره من هم فرمودم که تخت دیگر در برابر این صفه تراشیده و حوضچه بهمان دستور بر کنار آن کنید و نام مرا با نام صاحبقرانی بر آنجا نقش کردند در روزی که من بران تخت نشستم هر دو حوضچه را فرمودم که از شراب پارسا زد و به بنده ها که در آنجا حاضر بودند دادند شاعر از شعرا غزنین در آمدن من به کابل این تاریخ یافته بود ع

بادشاه بلاد هفت سلیم

او را به خلعت و انعام نوازش نموده فرمودم که بردیوار متصل بر تخت مذکور این تاریخ را ثبت نمایند پنجاه هزار ردپه به پر وزیر ثبت شد وزیر الملک را به بخششی ساختم به قلیج خان فرمان صادر شد که یک لک و هفتاد هزار ردپه از خزانه لاهور به مدد خرج لشکر قندهار روانه نماید سیر خیابان کابل و بی بی ماه رو نموده بحکام آنجا فرمودم که بجای درختانی که حسن بیگ رویا بریده بودند آنها را نشانند و اولنگ یورت چالاک را نیز سیر کرده عجب جای به صفائی بنظر آمد رئیس چکری یک رنگی به تیر زده آورد تا این وقت رنگ را ندیده بودم به بزرگوه می نمایم تفاوت بزمین بر شاخ ست شاخ رنگ خداست و شاخ بزرگست ما هیچ ست تقریب احوال کابل و اتفاقات حضرت فردوس مکانی بنظر میگذشت تمام بخط مبارک ایشان بود مگر چهار جزو آن را که بخط خود نوشتم و در آخر اجزا مذکور هم عبارتی تیر کی بقلم آوردم تا ظاهر شود که این چهار جزو بخط من است با وجود آنکه در هندوستان کلان شده ام در گفتن و نوشتن تیر کی عاری نیستم و در بیت و نیم صفر با اهل محل سیر حله که سفید سنگ که در نهایت صفاد خرمی بود نموده شد روز جمعه

بہت و ششم سعادت زیارت حضرت فردوس مکانے دریا قنم ز رو طعام و نان و حلوائے بسیار بروح گذشتگان فرمودم کہ بہ فقرا تقسیم نمودند رقیہ سلطان یکم دختر میرزا ہندال تا حال زیارت پدر خود نہ کردہ بودند درین روز بآن شرف رسیدند روز ہفتم سوم ربیع الاول در خیابان فرمودم کہ اسپان خاصہ دودہ حاضر کردند شہزادہا و امرا ہا و داندیک اسپ کرناک عربی کہ عادل خان والی دکن بہ جہت من فرستادہ بود از ہمہ اسپان بہتر و دید در ہمین روز ہا پسر میرزا سنجر ہزارہ و پسر میرزا ماشی کہ کلان قرآن سردار ہا ہزارہ بودند آمدہ ملازمت کردند ہزار ہا دھنہ میرداد و اسپ درنگ کہ بہ تیر زدہ بودند آوردہ گذارایند بکلا نے این رنگہا دیگر دیدہ نشدہ بودند و دودہ از یکہ بازو کلان بزرگ تر بود خبر رسیدن شاہ بیگ خان حاکم قندھار بہ برگنہ شور کہ جاگیر دست رسید بخاطر قرار دادم کہ کابل را با وعایت کردہ روانہ ہندوستان شوم عرضداشتت را جہت سرسنگدہ آمد کہ برادر زادہ خود را کہ فتنہ انگیزی میکرد بدست در آوردہ بسیارے از مردم اورا بہ قتل رسانیدہ است فرمودم کہ بہ قلعہ گوالیار فرستد تا در آنجا مقید و محبوس بود باشد برگنہ گجرات سرکار پنجاب بہ شیر خان افغان مرحمت شد چہین قلیچ و تلہ قلیچ خان را بہ منصب ہشت صدی ذات دہانہ سوار سرفراز ساختم و دوازدم خسرو را طلبیدہ فرمودم کہ زنجیر از پاے او براسے سیر باغ شہر آرا برداشتند و مہر بدری نگذاشت کہ اورا سیر باغ مذکور نہ فرمایم قلعہ اٹک و نواحی آن از تغیر احمد بیگ بظفر خان مرحمت نمودم تاج خان کہ بہ دفع افغانان بنگش تعین یافتہ بود پنجہ ہزار روپیہ شہقت شد و چہار دہم علی خان کرور کہ از ملازمان قدیم والدہ بزرگوارم بود و داروغہ نقارخانہ باو تعلق داشت بہ خطاب نوبتخانے سرفراز ساختہ بہ منصب پانصدی ذات و دہمیت سوار ممتاز گردانیدم ہما سنگ پسر زادہ را جہان سنگ را ہم بحبت دفع تہمدان بنگش تعین نمودہ رام داس را اتالیق او ساختم روز جمعہ پیر دہم وزن قمری سال حلیم واقع شد و دوپہراز روز نہ کور گذشتہ این مجلس منعقد گشت وہ ہزار روپیہ از جملہ زر و وزن بدہ کس از بندہ ہاے معتمد خود دادم کہ بہ مستحقان و ارباب احتیاج قسمت نمایند و درین روز عرضداشتت سردار خان حاکم قندھار از راہ ہزارہ و غرین رسید بہ دودہ روز بہ مضمون اینکہ اچھی شاہ عباس کہ روانہ درگاہ است داخل ہزارہ شد شاہ پیر دم خود نوشتہ است کہ کدام واقعہ طلب فتنہ جوئے حکم بر سر قندھار رسیدہ است مگر نمیداند کہ نسبت ما بہ سلسلہ علیہ حضرت صاحبقرانے با تخصیص بہ حضرت جنت اشیا نے داوود و امجاد ایشان در چہ مرتبہ است اگرچہ آن ملک را در تصرف آوردہ باشند بہ کسان و ملازمان برادر دم جہانگیر بادشاہ سپردہ بجا و مقام مراجعت نمایند بخاطر قرار گرفت کہ بہ شاہ بیگ خان بفرمایم کہ راہ غرین را بروشے ضبط نماید کہ تہرودین قندھار بغراخت بہ کابل تواند آمد قاضی نور الدین را در ہمین روز ہا بہ منصب صدارت سرکار ماوہ آجین تعین نمودم پسر میرزا شادمان ہزارہ و پسر زادہ قراچہ خان کہ از امر اسے معتبر و عمدہ

حضرت جنت آشیانے بودند آمدہ ملازمت نمود قراچہ خان نے از مردم ہزارہ خواستہ بود این پسر از و متولد شدہ است روز شنبہ نوروز ہم رانا شکر ولد رانا اودے سنگہ را بہ منصب دو ہزار دپانصدی ذات و ہزار سوار ممتاز ساختم بر اے منوہر منصب ہزاری و شش صد سوار حکم شد افغانان شنواری قوچی آوردند کہ ہر دو شاخ او یکے شدہ بود بہ شاخ آہوے رنگ شبابست داشت ہمین افغانان بز بار خورے کشتہ آوردند کہ مثل او ندیدہ ہوں بلکہ خیل ہم نکرودہ ام بہ مصوران فرمودم کہ شبیبہ او بکشند چار من بوزن دستان بود درازی شاخ او یک و نیم گز بہ گز در آمد روز یکشنبہ بیست و ہفتم شجاعت خان را بہ منصب ہزار دپانصدی ذات و ہزار سوار اتیار بخشیدم و جوئی گویا راجا گیر اعتبار خان مرحمت شد قاضی عزت اللہ را بابرادران نجد مت بنکش تعین فرمودم آخر ہاے ہمین عرضداشت اسلام خان از آگرہ با خطے جہانگیر قلی خان کہ از بھار با و نشوے و در سید مضمون اینکہ تباریخ سوم صفر بعد از یک پھر قطب الدین خان را در بردوان از ولایت بنگالہ علی قلی اسنا جلوزخم زد و بعد از دو پھر شب در گذشت تفصیل این محل آن کہ علی قلی مذکور کہ سفرہ جی شاہ اسمعیل دالی ایران بود بعد از فوت او بنا بر شرارت و فتنہ انگیزی کہ در طبیعت داشت بگریختہ بہ قندھار آمد و در ملتان خانخانان را کہ بر سر ولایت تلمبہ تعین شدہ بود ملاقات نمودہ بہر اہی اور دانہ ولایت مذکور شد خانخانان غائبانہ اورا داخل بندہ ہاے عرش آشیانے ساخت و دران سفر خدمات بمقدم رسانیدہ بہ منصب فراخور حالت خود سرفراز گردید و مدتے در خدمت والد بزرگوارم بود و رایا میکہ بدولت متوجہ ولایت دکن شدند و مرا بر سر رانا تعین فرمودند آمدہ نوکر من شد اورا بخطاب شیر افگنی سرفراز ساختم چون از آگہ آباد بخدمت والد بزرگوار آمدم بنا بر نا اتفاقاتے کہ نسبت من بطور رسید اکثر لازم و مردم من متفرق شدند و ہم درین وقت از خدمت من جدائی اختیار نمود بعد از جلوس از روے مروت تفصیلات اورا در نظر نیاوردہ در صوبہ بنگالہ حکم جاگیر کردم و از انجا انہار رسید کہ امثال این فتنہ جویان را درین ولایت گذشتن لائق نیست بہ قطب الدین خان حکم رفت کہ اورا بدرگاہ نفرستد و اگر خیال فاسد باطل کند بہ سزا رساند خان مشارالیمہ اورا بوجہ می شناخت با مردمی کہ حاضر بودند بجز رسیدن حکم بہ بردوان کہ جاگیر او بود ایلغار نمود و او چون از رسیدن قطب الدین خان خبر داریشود تنہا با و جلودار باستقبال متوجہ میگردد و بعد از رسیدن دور آمدن بمیان فوج خان مشارالیمہ مردم اورا نفر و میگیرند او چون فی الجملہ ازین روش قطب الدین خان بدمنظنہ شدہ بود از روے فریب میگوید کہ این چہ روش تو برگشت خان مذکور مردم خود را منع کردہ تنہا با و ہمراہ میشود کہ مضمون حکم را خاطر نشان سازد درین وقت فرصت جستہ فی الفور شمشیر کشیدہ دوسہ زخم کاری باد میرساند چون ابنہ خان کشمیری کہ از حاکم زادہ کشمیر بخان مشارالیمہ نسبت و جہت تمام داشتہ از روے حلالی نکلی و مردانگی خود را رسانیدہ زخم کاری بر سر علی قلی سے زند

و آن متفنی شمشیر سنجی بانه خان زده زنجش کاری می افتد چون قطب الدین خان را باین حالت دیدند مردم هجوم آورده و او را پاره پاره ساختند و به جهنم فرستادند امید که همیشه در جهنم جاخس آن بد بخت رو سیاه بوده باشد انبه خان همانجا شهادت یافت و قطب الدین خان که بعد از چهار پسر در منزل خود بر حجت ایزدی پوست ازین خبر ناخوش چه نویسم که چه مقدار متالم و آزرده گشتم قطب الدین خان که که بنزد فرزند عزیز و برادر صهربان و یار کجبت من بود تقدیرات الهی را چه توان کرد رضا به قضا داده صبر را پیش نهادیمت خود ساختم بعد از رحلت حضرت عرش آشیلانی و شفقار شدن آن حضرت مثل دو قضیه که فوت مادر قطب الدین خان کو که و شهادت یافتن او بوده باشد بر من نه گذشته است و روز جمعه ششم ربیع الآخر به منزل خرم که در او رنه باغ ساخته بود و الحی عمارت نیست خوش و بس موزون رفتم اگر چه سنت پدرم این بود که در هر ساله دو مرتبه مطابق سال شمسی و سال قمری خود را وزن میفرمودند و شاهزادها را در همین سال شمسی بوزن درمی آوردند غایتا درین سال که ابتدا اے شانزدهم قمری بود از سن فرزند خرم جوئیگان و منجمان بعضی رسانیدند که فی الجمله گرانی طالع در سال مذکور واقع است و مزاجش نیز از حد اعتدال منحرف گشته بود فرمودم که او را به طلا و نقره و سایر فلزات بدستور معموده وزن نمودند و به فقر او را باب احتیاج زرند کور تقسیم نمودند تمام آن زر در به منزل بابا خرم بخوری و خوشحالی گذشت و اکثر پیشکشها اے او پسندیده افتاد و چون خوبها اے کابل را در یافته اکثر میوه هایش خورده شده بود بنا بر بعضی مصلحتها و دور اے از پای تخت روز یکشنبه چهارم ماه جمادی الاول حکم کردم که پیشخان به جانب هندوستان بیرون برند بعد از چند روز از شهر برآمده جلکه سفید سنگ محل ریات جلال گشت اگر چه هنوز انگور به کمال نرسیده بود اما پیش ازین مکرر انگور خوب کابل خورده شده بود و انعام انگور خوب میشود مخصوص صاحب و کششی شاه الوهم میوه خوش خوار خوش چاشنی است نسبت به بگره میوه بیشتر میتوان خورد من در یک روز تا صد و پنجاه دانه ازان خورده ام مراد از شاه الو کیلاس است که در اکثر جاهای ولایت میشود چون کیلاس به کیلاس که از نامها اے چلیاسه است مشبه بشد حضرت والد بزرگوارم آنرا شاه آلو نام کردند زرد آلو چون خوب میشود و فرادان است غایتا در باغ شهر آرا درختیست که آنرا میرزا محمد حکیم عموی من نشانده بود و دیر زالی مشهورست زرد آلو این درخت بسته بدگره آلوها نازد شفا و هم بنایت نفیسی باباید میشود و اناسا لاف شفا و آورده بودند و حضور خود وزن نمودم برابر بست پنج مدیسه که شصت و هشت مثقال بمولست بوزن درآمده با وجود لطافت میوه ای کابل میگوید در ذائقه من لذت انبه ندارد و برگزیده جان در جاگیر مهابت خان مرحمت شد عبد الرحیم نسبتی اعدیان به منصب بنقص می دات و دو بیست سوار سرفراز گردید مبارک خان سروالی به فوجداری سرکار حصار تعین یافت فرمودم که میرزا فریدون بر لاس را در صوبه آله آباد جاگیر نمایند در چهار و پنجم ماه مذکور را دوست خان

برادر آصف خان را بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختہ خلعت خاصہ واسپ عنایت نمودہ خدمت بخشی گری صوبہ
پٹنہ و حاجی پور را باد مہمت کردم و چون قورنگی من بود بدست او شمشیر مرصع بخت فرزند اسلام خان صاحب صوبہ ولایت مذکور
فرستادم و در وقتیکہ فی قلعیم در حوالی علی مسجد و غریب خانہ عنکبوت کلائے را کہ در جہہ برابر بحر چنگ بود دیدم کہ گلوئے مار را
بد رازی یک نیم از خفہ کردہ اورانیم جانے ساختہ است بخت تماشا ساغے توقف نمودم بعد از لمحہ جان داد در کابل بن رسید
کہ در زمان سلطان محمود غزنوی بخوالی فصاحک و بامیان شخصے خواجہ باقوت نام وفات یافتہ در غارے مدفون ست و جسد او نا حال
از یکدیگر نپاشیدہ بسیار غریب نمودی کے از واقعہ نویسان متعجب خود را با جراحے فرستادم کہ بغار مذکور رفتہ احوال را چنانچہ باشد ملاحظہ
کردہ خبر شخص بیا و زند آمدہ بعرض رسانید کہ نصف بدن او کہ بہ زمین متصل است اکثر از یکدیگر فرو ریختہ و نصفے دیگر کہ بہ زمین نرسیدہ
بحال خود است ناخن دست و پاموئے سر نہ ریختہ موئے ریش و برودت تا یک طرف مینی فرو ریختہ از نارنجیکہ بر در آن غار نقش
کردہ اند چنین ظاہر میشود کہ وفات او پیشتر از زمان سلطان محمود بودہ است کسی ابن سخن را ابو اقصی نمیداند روز پنجشنبہ پانزدہم
ارسلان بے حاکم قلعہ کاہرہ کہ از لوکران میانہ ولی محمد خان والی توران بودہ آمدہ ملازمت کردہ ہمیشہ شنیدہ میشد کہ میرزا حسین
پسر شاہرخ میرزا را اور بکان کشتہ اند درین ایام شخصے آمدہ عرضداشتے بنام او گذرانید و لعل پیازی رنگ کہ بعد روپیہ می ازین
برسم پیشکش آوردہ بود ارادہ داشتہ عاآنکہ فوجے بہ ملک اربعین گرد تا بدخشان را از دست اور بکان بر آورد کہ خنجر مرصع بہ
او فرستادہ شد فرمان صادر گشت کہ چون ریات جلال و درین حدود نزول دارد اگر فی الواقع میرزا حسین پسر میرزا شاہرخ
توئی اولے آنکہ بہ خدمت شتابے تا ملتہات و مدعیات ترا بر آوردہ روانہ بدخشان سازیم دو لک روپیہ بخت خرچ لشکرے
کہ بہ ہمراہی مہاسنگے و رامداس کہ بر سر نمرودان نگیش تعین یافتہ بودند فرستادہ شد کہ روز پنجشنبہ نسبت دوم بیلا حصار رفتہ
تماشاے عمارات آنجا نمودم جایکہ قابل نشیمن من باشد نبود فرمودم کہ این عمارات را ویران کنند و محل دیوان خانہ بادشاہان
ترتیب دہند در ہمین روز از اساتف شفتا لوئے آوردند برابر سر بہ بکلانے کہ تا حال باین کلائے شفتا لویدہ نشدہ بود فرمودم
کہ بوزن در آوردند بقدر شہت و سہ روپیہ اکبری کہ شہت تولہ بودہ باشد بداند چون دو نصف کردم دائہ او نیز دو نصف شد و مغز آن شیرین بود در کابل
ازین بہتر میوہ از اقسام میوہ ہاے سر درختی خوردہ نشد کہ در بیست و پنجم از ماوہ خبر رسید کہ میرزا شاہرخ عالم فانی را دعاء
نمود اللہ تعالیٰ اورا غرق رحمت خود گرداناد از ان روزے کہ بہ خدمت والد بزرگوارم آمد تا وقت رحلت از و امرے بفعل
نیامد کہ باعث غبار خاطر اشرف گرد و ہمیشہ مخلصانہ خدمت میکردم مرزاے مذکور بحسب ظاہر چار پسر داشت حسن حسین کہ از یک

شکم برآمده بود و حسین از ہر پا نور گرغختہ از راہ دریا بعراق رفت و از انجا بہ بدخشان میگویند کہ هنوز ہست چنانچہ پارہ از سخنان او
 و کس فرستادن او نوشتہ شد اما هیچکس بہ تحقیق نپدید اند کہ این همان میرزا حسین ست یا بدخشان بدستور دیگر میرزایان جلی این
 نیز بر اینجختہ میرزا حسین نام نہادہ اند از زمانے کہ میرزا شاہرخ از بدخشان آمدہ سعادت ملازمت پدرم دریافت تا حال کہ قریب
 بیست و پنج سال بودہ باشد بچند وقت بدخشان بنا بر جفا و آزاری کہ از اوزبکان دارند بدخشیہ پسرے را کہ فی الجملہ چہرہ و نمودے
 داشته باشد و آثار نجابتی در و ظاہر بہ پسرے میرزا شاہرخ و نژاد میرزا سلیمان شہرت دادہ جمعی کثیر از ادیما قات متفرقہ و کوشانیان
 بدخشان کہ آنہا را غرچہ میگویند بر سر او جمع میشوند با اوزبکان مخاصمہ و منازعہ و مجادلہ نمودہ بعضی از ولایات بدخشان را از تصرف
 آنہا برمی آورند و اوزبکان ہجوم آورده آن میرزای جلی را بدست درمی آورند و سوار اورا بر سر نیزہ نہادہ در تمام ملک بدخشان میگردانند
 و بعض بدخشان قتلہ انگیز تا پگاہ کردہ میرزای دیگر بہر ساینده اند تا حال چندے میرزایان کشتہ شدہ باشند بخاطر میرسد کہ ناان
 بدخشان اثر و خبر خود بود این ہنگامہ را گرم خواہند داشت پسر سوم میرزا میرزا سلطان است کہ صورتاً و سیرتاً از جمیع اولاد میرزا
 اقبال تمام دارد من اورا از والد بزرگوار خود التماس نمودہ در خدمت خود نگاہداشتم و بہ تربیت احوال او پرداختہ اورا از جملہ
 فرزندان میدانم در جمیع اوضاع و اطوار و بیج نسبتے بہ برادران خود ندارد و بعد از جلوس اورا بہ منصب دہزاری ذات و ہزار
 سوار سرفراز ساختم و بہ صوبہ مالوہ کہ جائے پدر او بود فرستادم پسر چہارم بدیع الزمان است کہ اورا ہمیشہ در خدمت خود میداشت
 بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفرازی یافت تا بہ کابل آمدہ بودم شکار قمرغہ واقع نہ شدہ بود چون ساعت توجہ
 بہ ہندوستان نزدیک شد و شوق شکار آہوے سرخہ بر طبیعت غالب بود فرمودم کہ کوہ فرق را کہ از کابل ہفت کردہ بودہ باشد
 بہ تعجیل قبل نما بند روز سہ شنبہ چہارم جمادی الاول بہ شکار متوجہ شدیم قریب صد آہو بقمرغہ در آمدہ بود نصف آن شکار شدہ باشد
 بغایت شکار گرمی دست بہم داد پنجہزار روپیہ بہ انعام رعایا کہ در شکار قمرغہ حاضر گشتہ بودند مرحمت نمودم در ہمین روز بہر منصب شیخ
 عبدالرحمن پسر شیخ ابو الفضل پانصد سوار اضافہ حکم شد کہ دہزاری ذات و سوار بودہ باشد و روز پنجشنبہ ششم بہ تختگاہ حضرت فردوس
 مکانے رفتم چون فرداے آن از کابل برمی آمدم امر در را چون غرقہ عید دانستہ دران سرزمین فرمودم کہ مجلس شراب ترتیب دہند
 و آن حوضچہ را کہ در سنگ کندہ بودند پر از شراب سازند بہ مجموع مقریان و بندہ ہاے کہ در مجلس حاضر بودند پیاہا دادہ شد بان
 خوشحالی و شگفتگی کم روزے شدہ باشد و روز جمعہ ہفتم بعد از گذشتن یک پہر بہ مبارکے و خوری از شہر آمدہ جلگہ سفید سنگ
 محل نزول گشت از باغ شہر آتا جلگہ مذکور ہر دو دست را از قسم زر و دہب و چون کہ نصف و ربع روپیہ بودہ باشد بر فقر و مسکین

پاشیدم درین روز و قتی که به نیت بر آمدن از کابل بر نیل سوار میشدم خبر صحت امیرالامرا شاه بیگ خان رسید خبر تندرستی این
دو بنده عمده را بر خود بقال مبارک دانستم روز سه شنبه یازدهم از جلگه سفید سنگ یک کرده کوچ نموده بگرامی منزل شد تا شب بیگ خان
در کابل گذشتیم که تا آمدن شاه بیگ خان بواجبی از شهر دنو اچی خبردار باشند روز سه شنبه هیزدهم از منزل نچاک دو نیم کرده براه دوآ
طی نموده برخیزیم که بر کنار آن چهار چنارست نزول واقع شد هیچ کس تا غایت در صد و ترتیب این سر منزل نشده از حالت و قابلیت
آن غافل افتاده اند بسیار به کیفیت جایست و قابل آنست که در دعمار تے و جائے بسا زنده در همین منزل شکار قمر غه دیگر واقع
شد تخمیناً یک صد و دوازده آهو و غیره شکار شده باشد بیست و چهار آهو و رنگ و پنجاه آهو و سرخه دشانزده بزرگو بهی
تا حال من آهو و رنگ را ندیده بودم الحق که عجب جانور خوش شکل است اگر چه آهو و سیاه هندیستان بسیار خوش بخت
بنظر در می آید غایتاً این آهو و رنگ را بخت و ترکیب و نمود و دیگرست فرمودم که قوچ در رنگ را وزن کردند قوچ یک من سی
و صد و سی بر آمد و رنگ دو من و ده سیر رنگ باین کلان چنان میدید که ده دوازده سگ دهنده تیزنگ بعد از آنکه انده شده بودند
او را به صد هزار محنت گرفتند از گوشت گوشت گوشت گوشت به لذت آهو و رنگ نمی باشد در همین موضع شکار
کلنگ نیز شد اگر چه از خسرو و کمر اعمال ناشایسته بوقوع آمد و قابل هزار گونه عقوبت بود مهر پدیری نگذاشت که قصد جان
او نمایم با آنکه در قانون سلطنت و طریق جہانداری مراعات این امور ناپسندیده است خشم از تقصیرات او پوشیده او را
در نهایت رفاقت و آسودگی نگاه میداشتند ظاہر شد که او کسان نزد بعضی او باش نا عاقبت اندیش می فرستاد و آنها را به نساد
و قصد من ترغیب نموده بوعده ها اید و امیخته است جمعی از تیره روز گاران کوتاه فکر بیکدیگر اتفاق نموده بخو استند که در شکار با
که در کابل و اطراف آن واقع میشد قصد من نمایند از آنجا که کم و حفظ الله تعالی حافظ و پاسبان این طائفه علیہ است توفیق انبغی
نمی یابند روزی که سرخاب محل نزول گردید یک از ان جماعت سر باز زده خود را به خواجه ویسی دیوان فرزند خرم میرساند وی گوید که
قریب به پانصد کس بانسا خسرو با فتح الله پسر حکیم ابو الفتح و نور الدین پسر غیاث الدین علی آصف خان و شریف پسر اعتماد الدین و متفق
شده فرصت طلب و قاپو جوے اند که قصد دشمنان و بدخواهان باوشاه نمایند خواجه ویسی این سخن را بنحرم میرساند و او بے طاقت
شده انبغی را در ساعت من گفت من خرم را دعای بر خورداری نموده و در صد آن شدم که مجموع آن کوتاه اندیشان را بدست
ور آورده بعقد تہاے گوناگون سیاست نمایم باز بخاطر رسید که چون بر سر سفر واقعم گرفت و گیر آنها باعث شورش و برنجوردگی اردو خواهم
بمان سردار قنہا و فساد را فرمودم که گرفتند و فتح الله را مفید و محسوس به معتمدان سپرده آن دو بے سعادت دیگر را با سه چهار سکه عمده

آن سیاه رویان بودند بسیار سانسیدند قاسم علی کہ از ملازمان حضرت عرش آشیانے بود بعد از جلوس اورا بخطاب دیانت خانے
سرفراز گردانیدم و ایم فتح اندر اماناد و تنخواہ بازی نمود و در باب ادب سخنان مذکور می ساخت روزے بہ فتح اندہ گفت کہ محلیکہ خسرو گر خجیر
و حضرت اورا تعاقب می نمودند بہ من گفتی کہ پنجاب را بہ خسرو مباداد و این بہت را کوتاہ کرد فتح اندہ منکر شد از طرفین رجوع
بسو گنبد نموده مہاہلہ کردند ازین گفتگو وہ پانزدہ روز نہ گذشتہ بود کہ آن بے سعادت منافق گرفتار گردید و شامت سو گنبد دروغ
کار خود ساخت بہ روز شنبہ بیست و دوم جمادی الاول خبر فوت حکیم جلال الدین مظفر اردستانی کہ از خانوادہ حکمت و طبابت
بود رسید مدعی این معنی بود کہ نسبت من بہ جالینوس میرسد بہر تقدیر معالج بے نظیر و تجربہ او بر علم او زیادتی داشت چون
بلغایت خوش قیادہ و خوش ترکیب بود در ایام سادہ رویہا بہ مجلس شاہ طہاسب میرسد شاہ این مصرع را بر وی بخواند۔

خوش طبیعتی ست بیا تا ہمہ بیمار شویم

حکیم یاد علی کہ معاصر او بود در فضیلت بروز زیادتی داشت غایتا در علاج و مین قدیم و صلاح و پاکیزگی اطوار و اخلاق حکیم مذکور
زیادہ است دیگر اطبا کے زمان نسبتے باوند اشتند در اسے طبابت بسیار خوبیا با او بود اخلاص خاصی مین داشت در لاہور خانہ
ساخت در غایت لطافت و صفا کمر التماس نمود کہ اورا سرفراز سازم چون خاطر او بغایت عزیز بود قبول این معنی نمودم حکیم مذکور
قطع نظر از نسبت مصاحبت و طبابت در سر انجام مہات و معاملات دینا نیز دستے داشت چنانچہ در آکہ آباد متے دیوان سرکار خود
کردم بنا بر کثرت دیانت و معاملات مہات بسیار سخت گیر بود و ازین رہگذر مردم از سلوک او آزرده بودند قریب بہست سال قرعہ
نش داشت وہ بہ حکمت یک طورے خود را نگاہ میداشت در اثنائے سخن کردن اکثر اوقات اورا سرفہ دست پیدا کہ رخسار وہ
چشمہاے اوسرخ میشدند و رفتہ رفتہ رنگ او بہ کبودی بنجر میگشت مگر بہر باو گفتیم تو طبیب و انائی چرا علاج کو گفت خود نمی کنی بعرض رسانید
کہ قرعہ شش ازان بابت نیست کہ علاج آن توان کرد در اثنائے این کو گفت بکے از خدمتگاران نزدیک او در میان او دید کہ ہمہ روزہ
بخوردن آن مقدار بود ہر داخل نموده بہ حکیم می خوراند چون این معنی ظاہر میگردد و در صد علاج آن میشود در خون کم نا کردن بسیار مبہم
داشت ہر چند ضروری بود بحسب اتفاق شبے بہ صحبت خانہ میرود و سرفہ براو غلبہ نمود و آن ریش و جراثیم شش او میکشاید چند خانہ
از دہن و دماغ او روان میشود کہ بیوش گشتہ می افتد و آواز مہیب از او ظاہر میگردد و آفتابی خبردار شدہ بہ صحبت خانہ در می آید و او را
در خون آغشتہ دیدہ فریاد میکند کہ حکیم را کشتہ اند بعد از ملاحظہ ظاہر میگردد کہ در بدن او آثار زخم ظاہر نیست و همان قرعہ شش است
کہ منفر شدہ قلیح خان را کہ حاکم لاہور بود خبردار میسازند و این معاملہ را تحقیق نمودہ اورا بہ خاک میسازند و فرزند قلمی از و نمازدہ

در بیست و چهارم میان باغ و فادیمه شکارے واقع شده و قریب چهل آید سرخه کشته شده باشد ماده یوزے درین شکارگاه است
 اقتدا زیند اران آنجا نعمانی و افغان شانی آمده گفتند که درین حد و بیست سال نه یاد داریم و نه از پدران خود شنیده ایم که درین
 سرزمین یوز دیده باشند. دوم جمادی الآخر در باغ و فادیمه شکار شد و مجلس وزن شمسی منعقد گشت در همین روز از سلطان بن نام اورنگ
 که از سرداران و امرای عہد المومن خان بود و درینو لا حکومت قلعه کامرو با و تعلق داشت قلعه را بر تافته سعادت ملازمت دریا
 چون از روے صدق و اخلاص آمده بود و او را به خلعت خاصه سرفراز گردانیدم و از یک سادہ پرکار کیست قابلیت تربیت در عادت
 و اردو چارم ماه حکم شد که عزت خان حاکم جلال آباد شکارگاه دشت اورنگ را قمر غم نماید قریب بہ صد جانور شکار کرده شد
 سی و پنج قوچ و قوشنی بیست و پنج دار علی نو و دو بوعلی پنجاه و پنج سفیدہ نو و پنج چون میان روز بود کہ بہ شکار گاہ رسیدم و ہوانی لعلہ
 گرمی داشت سگان تازی خوب خوب ضایع شدند وقت دو اندن سگ صباح یا آخر روز است. روز شنبہ دوازدهم در سرا
 اکو رہ تزلزل شد درین منزل شاہ بیگ خان با جمیعت خوب آمد ملازمت نمود از تربیت یافتہ ہاے پدر بزرگوار من حضرت
 عرش آشیانی است بذات خود بسیار مردانہ و صاحب ترو است چنانچہ مکرر در زمان دولت پدرم شمشیر ہاے نمایان زدہ
 و در ایام جوانی من قلعه قندھار را در برابر افواج داراے ایران خوب نگاہ داشت و تا یک سال قبل بود تا آنکہ افواج
 قاہرہ بہ ملک اورسیدند سلوکش با سپاہی امرایانہ از روے قدرت نیست بہ محض ہمین کہ در جنگ با او موافقت نمودہ اند تا
 بمانند باز بسیارے از نوکران میکشد و این معنی اوراد نظر سبک میدارد مکرر ازین سلوک اورا منع نمودہ ام چون جلی او شدہ
 فائدہ بران مترتب نہ گشت. روز و شنبہ چارم و ہم ہاشم خان را کہ از خاندان این دولت ست بہ منصب سہ ہزاری ذات
 و دو ہزار سوار سرفراز ساختہ صاحب صوبہ ولایت اودیسیہ ساختم در ہمین روز خبر رسید کہ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کہ در ولایت
 ماوہ بود از روے نادانی و خور و سالی بانسا دھمی از فتنہ جویان روانہ میشود کہ خود را بہ ولایت رانا رسانیدہ اورا بہ بنیاد عبد اللہ خان
 حاکم آنجا ازین معنی آگاہے یافتہ تعاقب او مینماید و در اثناے راہ اورا گرفتہ بدیخت چندے را کہ درین امر باو متفق بودہ اند قبل
 میرساند حکم شد کہ اہتمام خان از اگرہ روانہ گشتہ میرزا را بہ در گاہ آورد و در بیست و پنجم ماہ مذکور خبر رسید کہ امام قلی خان برادرزادہ
 دلی خان حاکم ماوراءالنہر میرزا حسن نامی را کہ بہ پسرے میرزا شاہرخ شہرت یافتہ بود میکشد بمجلا کشتن فرزندان میرزا شاہرخ از
 عالم کشتن دیوشدہ است چنانچہ میگوند کہ از ہر قطرہ خون او دیو دیگر پیدا میشود و در مقام دھکہ شیر خان افغان کہ در وقت رفتن
 اورا در پشا در محبت محافظت کوتل خیبر گذاشتہ بودیم آمدہ ملازمت کرد و در حفظ و حراست راہ تفسیر نہ کردہ بودہ است ظفر خان دل

زینخان کو که بگو چاییدن افغانان ذره راک و جماعت کهنران که در حوالی اٹک و بیاس و آن نواحی مصدر انواع قبايح بودند مامور
گشته بود و بعد از انصرام آن خدمت و بر آوردن آن مفسدان که قریب به صد هزار خانه بودند در دکان ساختن آنها به جانب لاهور
در همین منزل به سعادت ملازمت سرفراز گردید و ظاهر شد که آن خدمت را چنانچه باید تقدیم رسانیده بوده است چون ماه رجب
که مطابق آن آبان ماه آگهی بوده در رسید معلوم شد که از ماه های مقرر وزن قمری و الد بزرگوار نیست مقرر ساختن که قیمت
مجموع اجناسی را که در سال شمسی و قمری خود را بدان وزن میفرمودند حساب نمایند و آنچه شود آن مبلغ را به شهرهای کلان قلمرو
فرستاده بجهت ترویج روح مطهر نور آنحضرت بار باب احتیاج و فقر تقسیم نمایند مجموع یک لک روپیه شد که سه هزار تومان ولایت
عراق است و سه لک حاکم حساب اهل ماوراءالنهر بوده باشد. آن مبلغ را مردم معتبر در دوازده شهر عمده مثل آگره و دهلی و لاهور و
گجرات و غیره قسمت نمودند و روز پنجشنبه سیوم ماه رجب فرزند صلاحیت خان را که کم از فرزندان حقیقی نیست به خطاب خانجانی اقبال
بخشیدم و فرمودم که او را در فرامین و احکام خانجانی می نوشته باشند و خلعت خاصه و شمشیر مرصع نیز عنایت شد و شاه بیگ خان
بخاند در آن مخاطب ساخته کمر خنجر مرصع و فیصل مست و اسب خاصه مرحمت نمودم و تمام سرکار کابل و تیره و ننگش و ولایت سواد
بجور و دفع رفع افغانان آنخذ و دو جاگیر و نو جداری او مقرر شد و از بابا حسن ابدال مرخص گشت و امداس کچوا هم را نیز فرمودم
که درین ولایات جاگیر نموده داخل ملکبان این صوبه بسازند منصب کشن چند و لکد مونه راجه را سزای ذات و پانصد سوار
ساختم فرمانی بمقتضی خان حاکم گجرات در قلم آمد که چون از صلاح و فضیلت و پیریزگاری پسر میان و جیه الدین به من
رسیده است مبلغی از جانب بابا و گد را اینده از اسمای آگهی اسمی چند که مجرب بوده باشد نویسانیده بفرستند اگر توفیق
ایزدی رفیق شود بدان بدادست نمایم قبل ازین ظفر خان را به بابا حسن ابدال به جمع آوردن شکار رخصت کرده بودم شاخ بندگی
گرفته بود و بیست و هفت آهو و سرخه و شصت و هشت آهو و سیفید در شاخ بند در آمده بود و بیست و نه آهو و راسن خود
به تیر زدم و بر دیر و خرم هم چند را به تیر انداختند و دیگر غاصان و نزدیکان حکم شد که آنها هم تیر اندازی نمایند خانجانی از همه تیر خور
انداخت بر آهو که زود بر سر تیر رفت و در چهاردهم ماه باز ظفر خان و برادر دل پندی قمره تربی داد و بود یک آهو و سرخه را از پله
دور به تیر زدم و از رسیدن تیر و افتادن آهو به سبیل شگفته شدم سی و چهار آهو و سرخه و سی و پنج آهو و فرا تو بر دوع که بزبان
هندی ادرا چکاره میگویند و دوخوک شکار شد و بیست و یکم قمره دیگر به سعی و اتمام بلال خان در سه کرد و بیست و هفت رهناس دست
بهم داده بود و دیگران سرادق عزت را درین شکار همراه برده بودم شکار بخوبی شد به شگفتگی تمام گذشت و بیست و نه آهو و سرخه و سیفید

شکار شده بود از ربهتاس که کوه هاسے آن ازین آمو دار گذشته سواسے که چهاک و نندنه در تمام هندوستان جاسے دیگر زمین نوع
 آهوسے سرخ نیست گفتم چند سے رازنده گرفته نگاه دارند که شاید چند سے از آنها بخت تخم زنده به هندوستان برساند بیست و پنج
 در حوالی ربهتاس شکار دیگر شد درین شکار نیز همشیره هاسے دابل محل همراه بودند قریب بعد آهوسے سرخ شکار شد که گشت که شمس خان
 عموی جلال خان لکھر که درین نواحی میباشد با وجود کلان سالی به شکاری کونہ رغبتی دارد که جوانان خردسال را آن شوق و شغب بشا
 چون طبعش را به فقر و درویشی مائل شنیدیم بخانه او رفتیم و طبع و طورش خوش آمد و هزار روپیہ با و دموازی ہمین مبلغ زر بزرگان و فرزندان
 او داد و پنج ده دیگر که حاصل کلی داشت در وجه مدد معاش او مقرر نمودم تا از روسے رفاهیت و جمعیت خاطر اوقات میگذرانند هاست
 ششم ماه شعبان در مقام چندالہ امیرالامرا آمدہ ملازمت نمود از صحت یافتن او خوشحال شدم جمیع ابلہا و ہندو مسلمانان متہار مردون
 او دادہ بودند اعدائے به فضل و کرم خود او را شریف شفا از زانی فرمود تا اسباب پرستان شیت ناشناس را معلوم کرد که قادر بر کمال
 ہر درد و شوارہ کہ ظاہر بینان اسباب گزین دست از آنها برداشتن باشند بحض لطف و مرحمت ذاتی خویش علاج در مانے میتواند کرد
 در ہمین روز راسے راسے سنگے کہ از امر اسے معتبر راجپوت ست رسید بہ سبب تفصیر سے کہ از و در قضیہ خسرو و وقوع آمدہ بخلت زده
 و شرمسار در جا و مقام خود میگشت بوسیلہ امیرالامرا سعادت لازمست دریافت دگناہ او بفرمودن گردید در حینیکہ از اگرہ بغرم تعاقب
 خسرو برآدم او را از غایت اعتماد با اگرہ گذاشتنه مقرر کردم کہ چون محکما طلب شود ہمراہی نماید بعد از طلب محل دوسہ منزل آمدہ در موضع
 متہار بحض شنیدن سخنان اراجیف از محل جدا شدہ بہ محل و وطن خود رشت و بخاطر گذرانیدن کہفتہ و شورشتہ بمیان در آمدہ بہ بنیم کہ بنجر
 بہ کجا خواهد شد کہ ہم کار ساز بندہ نو از ان قضیہ را در عرض اندک رذر سے صورت دادہ سلاک جمعیت آن مفسدان را از ہم پاشاید
 و این حرام کلی برگردن او ماند بخت خاطر امیرالامرا فرمودم کہ ہمان منصبے کہ داشت بجال خود باشد و جاگیر او مسلم و برقرار دارید سلیمان میگ
 را کہ از ملازمان ایام شاہزادگی بود بخطاب فداسے خانی سر بلند ساختیم روز دوشنبہ دوازدهم باغ دل آئیر کہ بر کنار دریاسے راوی
 واقع است منزل شد والدہ خود را درین بلغ ملازمت نمودم میرزا غازی کہ در سرداری لشکر فندھار مہار خدات پسنایدہ گشتہ بود
 ملازمت نمود عنایت بسیار با و فرمودیم روز سہ شنبہ سیر دیم بہ مبارکی داخل لاہور شدیم روز دیگرش میر خلیل اللہ دلہ غیاث الدین محمد میر
 میران کہ از اولاد شاہ نعمت اللہ ولی بود ملازمت نمود و در دولت شاہ طماسپ در تمام قلمروا و بہ بزرگی این سلسلہ سلسلہ نمود چنانچہ
 خواہر شاہ جانفش بیگم نام در خانہ میر نعمت اللہ پدر میر میران بود و دختر سے کہ از ایشان بہر سیدہ شاہ بہر سرشد خود اسمعیل میرزا
 خواستگاری نمود و پسران میر میران را و اما د ساختہ دختر خود را بہ پسر کلان او کہ ہم نام پدر کلان خود بود دادہ دختر اسمعیل میرزا کہ از

نوا هزاره شاه بهر سیده بود به پسر دیگرش میر خلیل آمدند کور نسبت کردند بعد از فوت شاه رفته رفته خرابیها باین سلسله راه یافت
تا در عهد دولت شاه عباس یکبارگی متاعل گشتند و املاک و اسبابی که داشتند از دست آنها بیرون رفت دیگر در جاد مقام خود
توانستند بود میر خلیل العبد به ملازمت من آمد چون در راه مخنتها کشیده بود و آثار اخلاص از احوال او ظاهر گشت مشمول عواطف
بیا ربیع گردانیده دوازده هزار روپیه نقد با و مرحمت فرمودیم و به منصب بهزاری ذات و دوست سوار سرفراز گردانیده حکم جاگیر
کردم به دیوانان حکم شد که منصب فرزند خرم را موافق بهشت بهزاری ذات و پنجهزار سوار اعتبار نموده جاگیر در حوالی اوچین و سرکا
حصار فیروزه تنخواه دهند روز پنجشنبه بیست و دوم حسب الاتماس آصف خان بابل محل بخانه او رفتیم و شب در آنجا گذرانیده روز
دیگر پیشکشهای خود را در نظر گذرانیده تاده لک روپیه از جواهر و مضع آلات و اتمش و فیلمان و اسپان سامان نموده بود چند قطعه
لعل و یاقوت و چند دانه مروارید و باقی اتمش و چند پارچه چینی و نفقوری و خطائے معروض قبول افتاده تمهید با و بخشیدم مرفعی خان از
گجرات انگشتری که از یک قطعه لعل خوش رنگ خوش قماش خوش آب رنگین و نگین خان و حلقه آرا تراشیده بودند وزن یک نیم
مانگ و یک سرخ که یک شقال و پانزده سرخ بوده باشد بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت و بغایت پسند خاطر افتاد تا
امروز چنین انگشتری شنیده نشده بود که بدست بیچک از سلاطین درآمده باشد یک قطعه لعل شش سرخ هم که دو مانگ و پانزده
سرخ وزن داشت بیست و پنجهزار روپیه قیمت نمودند فرستاده بود انگشتری نیز همین مبلغ قیمت شد در همین روز با فرستاده شریف
که با عوضه داشت و پرده در خانه کعبه به ملازمت رسید اظهار اخلاص بسیار نموده بود پنج لک دام که هفت و هشت هزار روپیه بوده با
بفرستاده مذکور مرحمت شد و مقرر نمودم که موازی یک لک روپیه بجهت شریف از تحفه های هندوستان روانه سازند روز
پنجشنبه دهم ماه میرزا غازی را به منصب پنجهزاری ذات و سوار سرفراز ساخته با آنکه کل ولایت تحفه جاگیر او مقرر بود پاره از صوبه ملتان
نیز به جاگیر او مقرر گشت و حکومت قندهار و محافظت آن ملک که سرحد هندوستان است بعهده کاروانی و حسن سلوک او مقرر گردید و خلعت
و شمشیر مضع عنایت کرده رخصت و ادم میرزا غازی فی الحکله کما لے داشت شعر جم خوب میگفت و قاری خلص میکرد این بیت از دست
گره ام گر سبب خنده او شد چه عجب | ابر بر چند که گردید رخ گلشن خندد

در پانزدهم پیشکش خانخانان بنظر درآمد چهل زنجیر نعل و پاره جواهر مضع آلات و اتمش و ولایت و پاره که در دکن و آند و دهم می رسد
فرستاده بود مجموع یک لک و پنجاه هزار روپیه قیمت شد میرزا رستم و اکثر بنده های تعینات صوبه مذکور دهم پیشکشهای خوب فرستاده
بودند چند نعل از آن جمله پسند افتاد خبر فوت را س در گاکه از نو اختتام پذیرند و گو ارم بود در شیر دهم همین ماه رسید چهل سال زیاده

در ملازمت حضرت عرش آشیانے درجہ کے امرائے معظم بودارفتہ رفته پلہ منصب او بہ چار ہزاری رسید پیش از آنکہ سعادت ملازمت پدر
من وریا بد از نوکران معتبر رانا اودے سنگہ بود در عشرہ نوزدہم در گذشت بہ کنکش سپاہگری خوب میرسید سلطان شہ افغانی کہ طبعش
بشر و فساد آیتختہ بود در خدمت خسرو بہر بہر و نسبت محرمیت تمام داشت چنانچہ علت تامل نہ کر تخمین آن بے سعادت این منفسد بود
بعد از شکست و بدست افتادن خسرو جانے بہ یکتا بیرون برده خود را بہ دامن کوه خضر آباد و آن حدود کشید آخر الامر بدست میرعل
کروری آنجا گرفتار شد چون باعث ضلالت و خرابی ابن قسم پسرے شدہ بود حکم کردم کہ اورا در میدان لاہور تیر باران کنند و کروری مذکور
بزیادی منصب و خلعت مخدوم ممتاز گردید و بدست دہم شیرخان افغان کہ از بندہ ہائے قیام من بود فوت شد تو ان گفت کہ خود قصد خود
کرد چو کہ بہ شراب مداومت تمام داشت بنوعیکہ در ہر بھرے چار پیالہ بر نیز عرق دو آتشہ میخورد و روزہ رمضان ساگد شتہ تھا بود درین
سال بہ خاطرش رسید کہ ماہ شعبان را عوض قضاہی رمضان گذشتہ روزہ گرفتہ دو ماہ متصل روزہ دار باشد از ترک عادت کہ طبیعت
ثانی ست ضعف پیدا کرد و اشتہا مطلق بر طرف شد و رفتہ رفتہ ضعف قوی شدہ در پنجاہ و ہفت سالگی در گذشت و فرزند ان برادران
اورا بقدر حالت فاختہ پارہ از منصب و جاگیر اورا باہنام رحمت فرمودم بہ دروغہ شہر شوال بہ صحبت مولانا محمد امین کہ از مردان شیخ محمود
اکمال ست رسیدم شیخ محمود مذکور از بزرگان وقت خود بودہ اند و حضرت جنت آشیانے بدیشان عقیدت تمام داشتند چنانچہ یک مرتبہ
آب بردست ایشان ریختہ اند مولانا شہار الیہ مروست نیکذات و با وجود علائق و عواقب و راستہ و بردش و شیوہ فقر و شکستگی نفس آشنا
صحبت ایشان مرا بسیار خوش آمد بعضی در وہا کہ بخاطر گرہ بودند مذکور ساختم فصلح ارجمند و سخنان دلپسند از ایشان شنیدم و خیلے تسلی خاطر ہا
ہزار بیگمہ زمین بطریق مدد معاش و ہزار روپیہ نقد گذارندہ از ایشان و دلے شدم بہ یک پھر از روز یکشنبہ گذشتہ از لاہور بہ قصد توجہ دارا خلافت
آگرہ بر آمدیم قلیچ خان را حاکم و میر قوام الدین را دیوان و شیخ یوسف را بخشی و جمال اللہ را کونوال ساختہ ہر یک را فرخور حالت خلعت مرحمت
نمودہ متوجہ مقصد گشتیم بہست و پنجم از دریاے سلطان پور گذشتہ در دکر وہی نکو در نزد دل واقع شد و الدہ بزرگوارم از روزین بہست ہزار
روپیہ بہ شیخ ابو الفضل دادہ بودند کہ در میان این دو پیر گنہ پلے بستہ آبشارے ترتیب دہند الحق در غایت صفاد طراوت سر منزلے
سامان یافتہ است بہ بفر الملک جاگیر دار نکو در فرمودم کہ یک دست ابن پل عمارتے و باغچہ بسازد کہ آیندہ و روزندہ از دیدن آن محفوظ
شوند بہ شنبہ دہم و یقعدہ وزیر الملک کہ پیش از جلوس سعادت خدمت من در یافتہ دیوان سرکار من بود بر من اسہال در گذشت
در آخر عمر پسر شوم قدیمی در خانہ او متولد گشت کہ در عرض چہل روز مادر و پدر خود را خورد و در سن دوسہ سالگی ادہم یک طرف شد بخاطر رسید
کہ خانہ وزیر الملک یکبارگی خراب نشود منہور بر آندادہ اورا فاختہ بہت سرب سرفراز ساختم غایتا بہ بوسے عشقی از دنی آیدہ روز دوشنبہ

چهارم در اثناے راه شنیده شد کہ در میان پانی پت ذکر نال و شیرست کہ آزار بسیار از آنها بر دین میرسد فیلان را جمع نموده روز
 ششم چون بجا و مقام آنها رسیدم خود بر مادیہ قیل سوار شدہ فرمودم کہ فیلان سابر دور آنها بر طریق قمرغہ ایستادہ کردند ہر دورا بغایت
 آہی بہ تفنگ زدہ شیران درندہ را کہ راہ بر بندہ ہای خدا بستہ بودند دور کردم و روز ہفتم بہر دہم دہلی محل نزول گردید و در منزل
 کہ سلیم خان افغان در ایام حکومت خود در میان آب چون ساختہ بود و سلیم گدہ نام نہادہ والد بزرگوارم آنجا را بمر تفضی خان کہ دہلی
 وطن اصلی اوست دادہ بودند فرود آمدیم خان مذکور شرف بردار با صفہ از سنگ ساختہ در غایت لطافت و صفادہ آن عمارت
 متصل باب چو کندھی مربع کاشی کارے بہ فرمودہ حضرت جنت آشیانے ساختہ اند کہ بآن ہوا کم جاسے باشد در ایامیکہ حضرت
 جنت آشیانے در دہلی تشریف داشتند اکثر اوقات آنجا نشستہ با مصاحبان و مجلسیان خود صحبت میداشتند من چہار روز در آن
 سرنزل بسر بردہ با مقربان و نزدیکان مجلس شراب ترتیب دادہ داد عیش و کامرانی دادم معظم خان کہ حاکم دہلی بود پیشکشہا گذراند
 دیگر جاگیرداران و اہالی و موالی کہ بودند بقدر حالت خود پیشکشہا و نذر ہا سامان نمودہ بنظر در آوردند خواستم کہ در برگنہ پالم کہ
 از مضافات بلدہ مذکور است و از شکار گاہ ہاے مقرر است طرح شکار قمرغہ در انداختہ چند روز بدین امر مشغولے نمایم چون
 بعرض رسید کہ ساعت نزدیک شدن اگرہ بسیار نزدیک ست و دیگر ساعتی درین نزدیکی بہم میرسد فیخ غریب نمودہ بہشتی
 شستہ براہ دریا متوجہ گشتیم و درستم ماہ ذیقعدہ چہار پسر و سہ دختر اولاد میرزا شاہ رخ کہ بہ پدرم ظاہر نہ ساختہ بودند آوردند پسر
 بہ بندہ ہاے معتبر و دختران را بخدمت محل سپردم کہ بہ محافظت احوال آنها قیام و اقدام نمایند و در بیست و یکم ماہ مذکور راجہ مان سنگھ
 کہ از قلعہ رہتاس کہ در ولایت پٹنہ و بہار واقع است بعد از فرستادن شش ہفت فرمان آدہ لازمست کہ دایم بطریق خان اعظم
 از منافقان و کتہہ گرگان این دولت ابد پیوند است انچہ اینہا بہ من کردہ اند انچہ از من نسبت باینہا بتوقع آمد عالم السہر نزد امانت
 شاید بیچ کس از بیچکس نتواند گذرانید راجہ مذکور یک صد زنجیر نیل از نذر دادہ بطریق پیشکش گذرانید غایتیکہ ہم لیاقت آن نہاشت
 کہ داخل فیلان خاصہ شود چون از رعایت کردہ ہاے پدر من بود تقصیرات اورا بروے او نیاوردہ بہ عنایت بادشاہانہ سرفراز ساختہ
 درین روز جل سخنگوے کہ میان شخص طوطی گفتمہ آواز میکرد آوردند بغایت غریب و عجیب نمود در ترکی این جالور ریاطرغی میگویند

جشن نوروز سوم از جلوس ہمایون

تباریخ روز ہفتم دوم ذی حجہ مطابق غرہ فروردین آفتاب عالم تاب کہ جہان را بفرغ خود روشن دنا بان دارد از برج حوت

بعثت سراے محل که مقام فرح دشاردانی اوست انتقال نموده عالم مارونق دیگر بخشید و تاراج دیدگان سرا و شتم رسیدگان
نیزان را بدستگیری بهار خلعتهاے نوروزی و تباے سبزه فیروزی پوشانیده تلافی و تدارک نموده

باز فرمان آمد از سالارده | هر عدم را کانیچه خوردی بازده

در موضع رنگته که در پنج کردی، واقع ست مجلس نوروز منعقد گشت و در ساعت تحویل به فیروزی و خرمی بر تخت ششم امرا و
نزدیکان و سایر بنندگان بلوازم مبارک بادے قیام و اقدام نمودند خانجمن را در همین مجلس به منصب پنجهزاری ذات دسوار
سرفراز ساختیم و اوجه جهان را به خدمت بخشی گری اعتبار دادیم وزیر خان را از وزارت صوبه بنگاله معزول ساخته ابو الحسن بنجانی
را بجای او فرستادیم و نورالدین قلی کو تو ال اگر گشت چون مقبره منوره حضرت عرش آشیانے بر سر راه واقع بود بخاطر رسید که
اگر درین گذشتن سعادت زیارت ایشان را در یابیم کوتاه اندیشان را بخاطر خواهد رسید که چون محرم و مرا آنجا واقع بود زیارت
نمودند بخود قرار دادیم که درین مرتبه به آگره داخل شوم بعد از آن به نیت زیارت چنانچه حضرت ایشان که بحجت حصول وجود من این
آگره تا اجمیر پیاده توجه فرموده بودند من بهم از آگره تا مقبره منوره ایشان که دو نیم کرده است پیاده رفته این سعادت در یابیم کانی
میسر میشود که بسر این راه واسطه میکردم. دوپهر از روز شنبه پنجم ماه گذشته بساعت سه متوجه آگره گشتیم و موازی پنجهزار روپیه از زیرگی
از دست پاشیده بدولت سراے همایون که در درون قلعه بود داخل گردیدیم درین روز راجه نرنگ دیو یوز سفیدی آورده
که در ایند اگر چه دیگر انواع حیوانات پرنده و چرنده جنس سفید که از طوینان گویند پیدا میشوند غایتاً یوز سفید دیده نه شده بود و حال
او که سیاه میباشد نیل رنگ بود و سفیدی بدن او نیز بگلگی میل داشت از جانوران طوینان آنچه من دیده ام شاهین و باشه و شکوه
که در زبان پارسی لی فو میگوند و کنجشک و نلغ و کبک و دراج و پودنه و طاووس است اکثر اوقات در خوشخانه باز طویون میباشد
موش پران طویون هم دیده از جنس آهوس سیاه تیره بغیر از هندوستان جای دیگر نمی باشد و آهوس چکاره که زبان فارسی
سفیده میگوند طویون که بنظر درآمده است درین روز بازن پسر بھوج با ده که از امرای معتبر راجپوت است آمده ملازمت
کرد سه نیل بیشکیش آورده بود که از آنها بغایت پسند افتاد در سرکار به پانزده هزار روپیه قیمت نمودند و داخل قبلان خاصه شد و نام
او را زن گنج نهادیم نهایت قیمت نیل بیش را بجای کلان هند از بست و پنجهزار روپیه پیاده نعلی باشد اما حالا بسیار گران شده
است زن را بخطاب سر بلند راے سرفراز ساختیم میران صاحب جای را به منصب پنجهزاری ذات و یک هزار و پانصد سوار
و معظم خان را به منصب چهار هزار ذات و دو هزار سوار ممتاز گردانیدیم عبد الله خان به منصب سه هزار ذات و پانصد سوار

مهر فر از گشت مغفر خان و بهاد سنگه هر یک به منصب دوبراری ذات و سوار سوار اقباله یافتند ابو الحسن دیوان را هزار و پانصدی و اعتماد الدوله را هزار و دویست و پنجاه سوار ساختیم در بیست و پنجم راجه سورج سنگه طغانی فرزند خرم آمده ملازمت کرد شام پسر عموی امرای مقهور را همراه آوردن فی الحکله شعورے دارد سواری قبل را خوب میداند راجه سورج سنگه از شعراے هندی زبان شاعرے همراه آورده بود در مدح من باین مضمون شعرے گذرانید که اگر آفتاب پسرے میداشت همیشه روزی بود و هرگز شب نمیشد چرا که بعد از غروب آن پسر جانشین او میشد و عالم را روشن می داشت بحد الله و المکنث که پدر شمارا خداے این نوع پسرے گرامت کرد که بعد از شفق شدن مردم ماتم که مانند شب استند اشتند آفتاب ازین رشک میبرد که کاشکے مرا هم پسرے میبود که جانشینی من کرده شب را بعالم راه نمیداد چنانچه از روشنی طالع نور عدالت شما با وجود چنین واقعه آفاق چنان نورست که گویا شب را نام و نشان نیست باین تازگی مضمونے از شعرا و هند کم بگوش رسیده به جلد دسے این مدح فیلی باد مرحمت کردم را چونان شاعر را چارن میگویند یکے از شعراے وقت ابن مضمون چنین نظم در آورده

اگر پسر داشتی جهان اندوز	شب نه گشتی همیشه بودی روز	از آنکه چون او نهفته افسر زر	به نمودی کلاه گوشه پسر
شکری که بعد از چمنان پدرے	جانشین گشت پنجین پسرے	که ز شفقار گشتن آن شاه	اگر به ماتم نه کرد جامه سیاه

روز پنجشنبه ششم محرم سنه ۱۰۸۰ جلال الدین سعود که منصب چهار صد یذات داشت دخالی از مردانگی نبود و در چند معرکه از دکار با وقوع آمد غایتا خالی از خطه نمود تخمیناً در سن پنجاه و یا شصت سالگی بمرض اسهال فوت شد ایون گذرانی بود ایون راشل پیر بریزه ریزه کرده میخورد و مقرر بود که اکثر اوقات ایون از دست مادر خود میخورد چون مرض او فوت گرفت و حالت مرگ ظاهر گردید مادرش از نهایت محبت از همان ایون که به پسر خود می خوراند زیاده بر اندازده خورده بعد از گذشتن پسر به یکدو ساعت او هم در گذشت تا آنکه این قدر محبت از پیچ مادرے بنورزند نشینده در میان هندوان رسمست که زنان بعد از فوت شوهران خواه بخت بخت خواه حفظ ناموس پدران و شرم خویشان خود را میسوزند اما از مادران مسلمان و هندوان مثل این کارے بطور نیامده در پانزدهم ماه مذکور اسپیکه سر آمد اسپان من بود از روے عنایت به راجه مان سنگه مرحمت نمودم شاه عباس این اسپ با چند اسپ دیگر و تحفه های لائق مصحوب منوچهر که از غلامان معتبر شاه است بحضرت عرش آشیائے ارسال نموده بود و از دادن این اسپ راجه آنقدر از خوشحالی و شغف نمود که اگر ممکنه با د عنایت میگردم معلوم نمود که این قدر شادی نماید و فیکه آوردند سه چهار ساله بود در چندستان نرفی نمود چنانچه جمیع بندهاے در گاه از نعل در اچوت با نفاق معروض داشتند که از عراق مثل این اسپ به هندوستان نیامده است چون والد بزرگوارم ولایت

خانہ یس و صوبہ دکن را بہ برادر دم دانیال مرحمت نموده بہ آگرہ مراجعت میفرمودند از روستا مرحمت باد حکم شد کہ یک چیرے کہ خاطر خواہ
تو باشد از من بطلب اودقت یافتہ این اسپ را التماس نمود بدین جہت باو عنایت فرمودند کہ روز سہ شنبہ بیستم عرض داشت اسلام خان
مشعر بر خرفوت جہانگیر قلی خان صاحب صوبہ بنگالہ کہ غلام خاص من بود رسید بنا بر چہ ہر ذاتی واستعداد فطرے در جگہ امرای
کلان انتظام داشت از فوت او خیلے آزرده خاطر گشتم حکومت بنگالہ و تالیفے شاہزادہ جہاندار را بفرزند اسلام خان مرحمت کردم و
افضل خان را بجای او صاحب صوبہ ولایت بہار ساختم بہ پسر حکیم علی را کہ بحجت بعضے خدمات بہ برہانپور فرستادہ بودم آمدہ باز گری
چند کرناٹکے ہمراہ آورد کہ نظیر و عدیل خود داشتند چنانچہ یکے از انہا بدہ گونی کہ ہر یک برابر نارنجی بود و یک برابر ترنج و یک برابر سرخ
آنچنان بازی میگرد کہ باوجود خور دی و بزرگی یکی خطانمی شد و بچہین از قسام باز بہا آنچنان میگرد کہ عقل حیران میگشت در ہمین ذرا
در دیشے از سرانندپ آمدہ جانورے غیر کرے آورد و یونک نام ردی پشت برہ کلان مشابہت تمام دارد و میات مجموعی ادبیمون
شبیدہ است اما دم ندارد و حرکاتش بہ میمون سیاہ بے دم کہ بزبان ہندی بن مانس میگویند مینماید جثہ او برابر میمون بچہ دوسہ ماہ
باشد پنج سال پیش این درویش بودہ است معلوم شد کہ از بن کلان تر نمی شود خورش او شیرست کیلہ ہم میخورد چون بغایت
عجیب نمود بہ مصوران فرمودم کہ شبیدہ او را با حرکات مختلف کشیدند خیلی در نظر آ کہ یہ مینماید در بن روز میرزا فریدون بر لاس
بہ منصب یکہار و پانصدی ذات و ہزار دسہ صد سوار سرفراز گردید و حکم شد کہ پانید خان نعل چون از تردد سپاہگری بہ پایہ کبر سن
افتادہ است موافق دہ ہزاری ذات جاگیری یافتہ باشد اے خان بہ منصب ہفتصدی ذات و پانصد سوار سرفراز گردید منصب
فرزند اسلام خان صاحب صوبہ بنگالہ بجہا ہزاری ذات و سہ ہزار سوار مقرر گشت و محافظت قلعہ رہتاس بہ کشور خان ولد قطب لدین خان
کو کہ مفوض گردید بہ اہتمام خان بہ منصب ہزاری ذات و سہ صد سوار سرفراز گردیدہ بخد مت میر کھری و سامان نوارہ بنگالہ تعین یافت در
غہ صفر شمس الدین خان ولد اعظم خان دہ زخمیر فیل مشکیش نمودہ بہ منصب دہ ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز گردیدہ بخطاب
جہانگیر خانی ممتاز گشت و ظفر خان بہ منصب دہ ہزاری ذات و ہزار سوار منفر گردیدہ چون دختر جلگت سنگھ پسر کلان را جہان سنگھ را
خواستگاری نمود تبار نخ شانزدہم ہشتاد ہزار روپیہ ساجی بخانہ را جہانکو کہ رجبت سرفرازی او فرستادم مقرب خان از بندہ
کہنایت پردہ فرنگی ارسال داشت کہ تا غایت باین خوبی کار مصوران فرنگ دیدہ نشدہ بود در ہمین روز ہاعمہ ام نجیب النساء بیگم
در سن شصت و یک سالگی برض سل و دق بجوار رحمت از دی پو ستند میزادالی پسر او را بہ منصب ہزاری ذات و دویست سوار
سرفراز گردانیدم بہ اتم نام حاجی ماوراء النہری کہ مدتہا در دم بود خالی از معقولیت و معرفی نیست خود را ایلچی خود کار گفتہ در آگرہ

ملازمت کرد کتابت مجهولی نیز داشت نظر باحوال و اوضاع او کرده هیچکس از بنده های درگاه تصدیق باطلی بودن او نکردند از زمانه که
 حضرت صاحب قرآن فریاد فتح روم کرده و ایلدرم بایزید حاکم آنجا زنده بدست افتاد و بعد از گرفتن مشکیش و تحصیل مال یکساله کل ولایت
 روم قرار دادند که بدستور ملک مذکور را تصرف او باز گذارند در همین اثنا ایلدرم بایزید وفات یافت ملک را به پسر ادوسی حلی حرم
 کرده خود معاودت فرمودند تا حال از جانب قیامه آنجا با وجود چنین احسانه کس نیامده و باطلی نه فرستادند الحال چگونه باور توان کرد
 که این شخص ماوراءالنهر سے فرستاده خوندگار باشد اصلاً این سخن معقول من یفتاد و هیچکس بر صدق دعوی او گواهی نداد بنا بر این
 فرمودم که هر جا میخواست باشد بروید در چهارم ربیع الاول دختر جگت سنگه داخل خدمت محل گردید و در منزل حضرت مریم زمانی مجلس
 عقد و طوی منعقد گشت از جمله جهیزی که راجه مان سنگه همراه نموده شصت زنجیر فیل بود و چون دفع و رفع را نرا پیش نهاد بهمت دادم
 بخاطر گذر ایندم که مهتابخان را باید فرستاد و دوازده هزار سوار کامل با سرداران کار دیده به همراهی او تعیین نمودم و سواے آن پانصد نفر
 افسر و دویست و هشتاد و پنج نفر از سپاه پادشاه شتلمبر بنقاد توپ کجمنال و شتر نال و شصت زنجیر فیل بدین خدمت معین گردید و دست
 ملک روپیه خزانه حکم شد که همراه این لشکر بوده باشد در شانزدهم ماه مذکور میر خلیل الله پسر زاده میر نعمت الله یزدی که محلی از
 احوال او و سلسله او پیش ازین نوشته شده بمعرض اسما در گذشت از سیماے او آثار اخلاص مندی و درویش منزله ظاهر
 بود اگر عمرش امان میداد و دلتی در خدمت میگذاشت باید بمناسبت عالی سرفرازی می یافت بخشی برهان پورانه چند فرستاده
 یک از آنها را فرمودم که بوزن در آورند پنجاه و دو نیم توله بر آید و روز چهارشنبه هشت دهم در منزل مریم زمانه مجلس وزن سال
 چهل از سالهاے فری ترتیب یافت در وزن را فرمودم که به عورات و مستحقان قسمت نمودند و روز پنجشنبه چهارم ربیع الآخر ظاهر میگ
 بخشی احدیان بخطاب مخلص خانی و ملاے نقیای شمیری که به فضیلت و کمالات آراسته بود و علم تاریخ و انساب را خوب میدانست
 به خطاب مورخ خانی سرفراز گردید و در دهم همین ماه بر خوردار برادر عبد الله خان را خطاب بهادر خانی داده از اقربان ممتاز گردانیدم
 مونس خان پسر مترخان کوزه از سنگ شیم که در عهد دولت میرزا انغ بیگ گورگان بنام نامی ایشان ساخته شده بود گذراندید و بخت
 تحفه نفیس و خوش اندام و سنگش در نهایت سفیدی و پاکیزگی بر دور گردن کوزه اسم مبارک میرزا را با سینه بجزی خط رفاع کنده اند در
 حد ذات خود غایت نفاست دارد من هم فرمودم که اسم مراد اسم مبارک حضرت عرش آشیانه را بر کناره لب کوزه نقش کردند
 مترخان از غلامان قدیمی این دولت است سعادت خدمت حضرت جنت آشیانه در یافته و در عهد سلطنت والد بزرگوارم بمرتب
 امارت رسیده بود او را از اعتماد ان میدانستند در شانزدهم فرمان صادر شد که ولایت سنگرام چنانچه یکسال در وجه انعام فرزند اسلام خان

مقرر بود یکسال دیگر در وجه انعام افضل خان صاحب صوبه بهار مقرر باشد درین روز مهتابخان را به منصب سه هزاری ذات و دو هزار
پانصد سوار سرفراز گردانیدیم یوسف خان ولد حسین خان تکریم به منصب دو هزاری ذات و بیست صد سوار ممتاز گردید و در بیست و
چهارم مهتابخان را با امرامردی که بجهت دفع و رفع رانامقرر گشته بودند مخلص ساختیم خان مذکور به خلعت واسپ و فیل خاصه و شمشیر
مرصع سر بلند گشت ظفر خان بغایت علم سرفراز گردیده به خلعت خاصه و خنجر مرصع اتیاز یافت به شجاعت خان هم علم مرحمت شد خلعت
و فیل خاصه عنایت کردم راجه زرسنگه دیو خلعت واسپ خاصه و مشکلی خان اسپ و خنجر مرصع و زین داس کچھو ایه و علی قلی درین
روز بر خان تهمتن دستور یافتند و به بهادر خان و مغر الملک بخشی خنجر مرصع شفقت شد بهمین طریق جمیع امرامرداران هر یک بقدر حاجت
و مرتبه خود بغایات بادشاهانه سرفراز گردیدند و یک پسر از دوزند کورگذاشته خانخانان که بمرتبه بلند اتایف من ممتاز است از برهانپور
آمده ملازمت نمود آن مقدار شوق و خوشحالی برد غلبه کرده بود که نمیدانست که بیایند یا بسیر مضطر بانه خود را در پاهای من انداخت
و من نیز سرادر از روی مرحمت و مهربانی برداشتم و او را در کنار عطاونت و شفقت کشیدم در روی او را بوسیدم و دو سیج مردارید
و چند قطعه لعل و زردیشکیش گذرانیدیم قیمت جوهر مذکور سه لک روپیه شد و سواست آن از هر جنس و بهر متاع بسیار به نظر درآورد
بنفقه بهم جمادی الاولی ذریه خان دیوان بنگاله آمده ملازمت کرد و شخصت زنجیر فیل زرد ماده و یک قطعه لعل قطعی شکیش آورده چون
از خدمتگاران قدیم بود از دهه خدمت می آمد فرمودم که در ملازمت باشد چون قاسم خان بامداد کلان خود اسلام خان اصلا سازگار
نمیکرد و او را بخدمت حضور طلبیده بودم و بر دوازده ملازمت نمود در بیست و دوم آصف خان علی بوزن هفت تانگ که ابو القاسم خان
برادر او در بند رکعبیایت به بنفاده پنج هزار روپیه خریده بود شکیش نمود بغایت خوش رنگ و خوش اندام است اما بعقیده من زیاده
از شخصت هزار روپیه نمی ارزد بآنکه از دلیپ راس پسر راس راس سنگه نقصیرات عظیم وقوع آمده بود چون پناه بفرزند خانجوان
آورد و گنایان او بعفو مقرون گشت و دیده و دانسته از جرائم او در گذشتم و در بیست و چهارم نوزندان خانخانان که از عقب آدمی آمده
رسیده ملازمت کردند و موازی بیست و پنج هزار روپیه شکیش گذرانیدند در همین روز خان مذکور نوزنجیر فیل شکیش کرده روز پنجشنبه
غره جمادی الثانی در منزل حضرت مریم الزمانی مجلس وزن سال شمسی سرانجام پذیرفت و پاره ازان زر بجورات قسمت نمودم و
تمه حکم شد که به فقرای مالک محدوده تقسیم نمایند چهارم ماه فرمودم که دیوانیان بجان اعظم مطابق منصب هفت هزاری جاگیر تنخواه
دهند درین روز ماده آهوس شیر دار آوردند که بفرغت میگذاشت که او را بید و شیدند و هر روز چهار سیر شیر از دو و شیده میشد
تا غایت دیده و شنیده بودم مزه شیر آهوس و شیر ماده گاو و گاومیش تفاوته ندارد میگویند که تنگی نفس را فائده میدهد در یازدهم ماه

راجہ مان سنگھ بحبت سرانجام لشکر دکن که بدان خدمت تعیین یافته بود التماس رخصت آنیز که وطن اوست نمود قیل خاصه میارست نام باو عنایت کرده رخصت دادم روز دوشنبه دوازدهم چون عرس حضرت عرش آشیانے بود سوائے اخراجات مجلس مذکور که علیحدہ مقرر است چهار ہزار روپیہ دیگر فرستادم کہ بہ فقرا و درویشان کہ در روضہ منورہ حضرت حاضر اند تقسیم کنند درین روز عبد اللہ ولد خان اعظم را بہ خطاب سرفراز خانی و عبد الرحیم پسر قاسم خان را بہ خطاب تربیت خانی سرفراز گردانیدم ۴ روز سہ شنبہ سیزدهم دختر خسرو را طلبیدہ دیدم فرزندے کہ این قدر بہ پدر ماند کسی یاد ندارد منجان میگفتند کہ قدم او بر پدرش مبارک نیست اما بر شما مبارک است آخر ظاہر شد کہ درست یافته بودند بعد از سہ سال گفتہ بودند کہ او را باید دید چون از سن مذکور در گذشت دیدہ شد در بیست و یکم ماہ خانخانان متعدد صاف ساختن ولایت نظام الملیکہ کہ در شفقار شدن حضرت عرش آشیانے بعضے فتور با بآن راہ یافتہ بود گردید و نوشته داد کہ اگر در عرض دو سال این خدمت را با انصرام نرسانم مجرم باشم مشروط آنکہ سوائے لشکرے کہ بآن صوبہ تعیین اند دوازده ہزار سوار دیگر بادہ لک روپیہ خزانہ بہرہی اومعین گرد و فرمودم کہ ہرودی سامان لشکر و خزانہ نمودہ اورا روانہ سازند در بیست و ششم مخلص خان بخشی احدیان را بہ خدمت بخشی گری صوبہ دکن سرفراز ساختہ جای اورا بہ ابراہیم حسین خان میر بحر عنایت نمودم در غرہ رجب پیشرو خان و کمال خان کہ از بندہ ہامی روشناس مقرر بودند وفات یافتند پیشرو خان را شاہ طہاسب بہ عنوان غلامی بہ پدر کلان من دادہ بودند سعادت نام داشت در خدمت حضرت عرش آشیانے چون بہ داروغگی و ہمتی فراشناختہ سرفراز گردید پیشرو خان خطاب یافت درین خدمت نوعی ماہر بود کہ گویا جامہ ایست کہ بر قامت قابلیت او دوختہ اند در سن نو دسالی از جوانان چہارہ سالہ جلد تر بود سعادت خدمت پدر کلان من و پدر من و من دریافت دادم مرگ یک لحظہ بے کیفیت شراب نبود۔

آہ از ملا بیکش کفن تازہ بو کنند	آلودہ شراب نفعانی بہ خاک رفت
---------------------------------	------------------------------

پانزدہ لک روپیہ از و ماند پسرے و رعایت ناقابلے دار و رعایت نام برابر حقوق خدمت پدرش ہمتی نصف فراشناختہ باو و نصف دیگر بہ تحاق خان مرحمت شد کمال خان از بندہ ہامی فدوی با اخلاص من بود از طائفہ کلان دہلی است بنا بر ظہور امانت و دیانت و رعایت اعتماد اورا بکاول بگی ساختم انجمن خدمتگذاران کم ہم ہیرسند و پسر داشت بہر دو شفقت بسیار کردم اما مثل او کجا در دویم ماہ مذکور رعل کلانوت کہ از خوردی در خدمت پدر من کلان شدہ بود و ہر نفس دھونے کہ زبان و روش ہندی می نشیند با دیا میداد در سن شصت و پنج سالگی بلکہ ہفتاد سالگی فوت کردیکے از کثیران او درین قضیہ ایون خوردہ خود را ہلاک ساخت از مسلمانان کثر کرد

چنین وفائی بجای آورده باشد و در هندوستان خصوصاً در ولایت سلطنت که از توابع بنگاله است از قدیم رسم شده بود که رعایا و مردم آنجا بعضی از فرزندان خود را خواجه سرانموده در عوض مالواجی به حکام میدادند و این رسم رفته رفته به دیگر ولایات نیز سرایت کرده هر سال چندین اطفال ضایع و مقطوع النسل باشند و این عمل رواج تمام یافته بود و درینو لا حکم نمودم که من بعد هیچکس باین امر هیچ قیام و اقدام ننماید و خرید و فروخت خواجه سرایان خردسال بالکل بر طرف باشد باسلام خان و سایر حکام صوبه بنگاله فرمانها صادر گشت که هر کس مرتکب این امر شود تنبیه و سیاست نمایند و خواجه سراس خردسال نزد هر کس که باشد بگیرند تا غایت هیچ یک از سلاطین سابقین این توفیق نیافتند انشاء الله تعالی در اندک فرصتی چنان خواهد شد که این رسم مردود و بالکلیه بر طرف شود هرگاه خرید و فروخت خواجه منع شد هیچ کس باین فعل ناخوش بیفاده اقدام نخواهد نموده اسب سمنده از جمله اسبان فرستاده شاه عباس که سر طویل اسپان خاصه من بود به خانخانان مرحمت کردم آنقدر خوشحال شد که بشرح راست نیاید الحق که باین گلانه خوبی پس تا غایت به هندوستان نیامده است و قیل فتوح را که در جنگ بے بدل است بایست زنجیر دیگر یا عنایت نمودم چون کشتن سنگه که به همراهی مصابت خان نعین بود خدمات پسندیده به تقدیم رسانید و در جنگ مردم مانا زخم برجه به پاسه او رسید تا بایست کس نامی او به قتل آورده بود و قریب به سه هزار کس را دشتگیر ساخت به منصب دویزاری ذات و هزار سوار سرفراز شد در چهار دهم ماه مذکور حکم کردم که میرزا غازی متوجه قندهار شود از اتفاقات حسنہ بمجرا آنکه میرزای مشارالیه از بهکر روانه ولایت مذکور گرد و خبر فوت سردار خان حاکم آنجا میرسد سردار خان از ملازمان مقرر و روشناس میرزا محمد حکیم عم من بود تخته یگ اشتها داشت نصف منصب او را بفرزندان او مرحمت نمود روز دوشنبه هفدهم پیاده بقصد زیارت روضه منوره حضرت عرش آشیانه متوجه شدم اگر میسر میبود این راه بمره و بسر میبودم حضرت والد بزرگوارم بحبت ولادت من از پنجوبه به اجیر که یک صد و بیست کرده است پیاده زیارت حضرت خواجه معین الدین سنجر چشتی متوجه گشته بودند اگر من بسر و چشم این راه به پیام منوچه کرده باشم چون به سعادت زیارت مشرف شدم عمارت که بر سر روضه منوره شده بود دیدم نبوغی که خاطر خواه من بود بنظر در نیامد چرا که منظور آن بود که رنده های عالم مثل این عمارت در محوره دنیا نشان ندهند چون در آشنای عمارت مذکور از خسرو بیطالع این نوع امری به طور آند بالفردت روانه لاهور شدم معماران به سلیقه خود یک طوری ساخته بودند آخر الامر بعضی تصرفات نموده شد تا آنکه مبلغ کلی صرف نموده سه چهار سال کار کرده بودند فرمودم که دیگر بار معماران ما بهر اتفاق مردم صاحب وقوف بعضی جاها را بنوعیکه قرار یافته بیند از ندر رفته رفته عمارت عالی سامان پذیر گردید و باقی در غایت صفای در عمارت مقبره منوره ترتیب یافت و دروازه در نهایت رفعت و عظمت مشتمل بر منارها از سنگ سفید پرداخته ساخته

بمطابق پانزدہ لک روپیہ کہ مواری پنجاہ ہزار تومان راج ایران و چل و پنج ملک خانی مطابق زر توران بوده باشد خرچ این عمارت
 عالی را بہ من شنوائند چہ روز یکشنبہ بیست و سوم بخانہ حکیم علی بہ تماشاے حوضے کہ مثل آن در زمان حضرت عرش آشیانے
 در لاہور ساختہ بود با جمعی از مقرران کہ آن حوض را ندیدہ بودند رقم حوض مذکور شن گز در شن گز است و در پہلوے حوض خانہ
 ساختہ شدہ در غایت روشنی کہ راہ بآن خانہ ہم از درون آب است و آب از ان راہ بہ درون در نمی آید و دوازده کس در انجا
 صحبت میداشتند از نقد و خس آنچه در وقت او گنجید میشکش نمود بعد از ملاحظہ خانہ و درآمدن جمعی از نزدیکان بدانجا حکیم را بہ منصب
 دوہزاری سرفراز ساختہ بدو تخانہ معاودت نمودم روز یکشنبہ چہار دہم شعبان خانخانان بہ عنایات کمر شمشیر مرصع و خلعت و فیل
 خاصہ سرفراز گردیدہ بہ خدمت دکن مرخص شد و راجہ سورج سنگہ کہ از تبعیضات خدمت مذکور بود بہ منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار
 سوار ممتاز گردید چون مکرر بعض رسید کہ از برادران و ملازمان ترقی خان آزار بر عایا و سکنہ احمد آباد گجرات میرسد و ضبط خوشان
 و مردم خود و اجبی غیبت اند کرد صوبہ مذکور را از و تغیر نمودہ با عظم خان مرحمت نمودم و مقرر شد کہ خود در ملازمت بودہ جاگیر قلیخان
 پسر کلان او بہ نیابت او روانہ گجرات گردد و منصب جاگیر قلی خان از اصل و اضافہ بہ سہ ہزاری ذات و دو ہزار و پانصد سوار
 مقرر گردید و حکم شد کہ باتفاق موہن داس دیوان و سعود بیگ ہمدانی بخشی مہمات صوبہ مذکور را فیصل میدادہ باشند موہن داس
 بہ منصب بہشت صدی ذات و پانصد سوار و سعود بیگ بہ سہ صدی ذات و یک صد و پنجاہ سوار سرفراز گردید از بندہ ہاے حضور
 تربیت خان بہ منصب بمقتصدی ذات و چہار صد نفر و نصرا مہمین منصب سرفراز گشتند متبر خان کہ محلی از احوال او نوشته شدہ
 در ہمین روز ہا وفات نمود و نوٹس خان پسر او را بہ منصب پانصدی ذات و یکصد و سی سوار سرفراز ساختم و روز چہارشنبہ چہارم
 ذی الحجہ خسرو را از دختر خان اعظم پسرے متولد شد نام او را بلند اختر نهادم و در ششم ماہ مذکور مقرب خان صورتے فرستاد کہ
 عقیدہ فرنگیان اینست کہ این صورت شبیہ صاحبقرانے است در وقتیکہ ایلدرم بایزید بدست لشکر فیروزی اثر ایشان گرفتار
 آمد نصرائی کہ در ان وقت حاکم استنبول بود ایلچی بانحضت و بدایا فرستادہ اظهار اطاعت و بندگی نمودہ مصورے کہ ہمراہ ایلچی
 ساختہ بودند صورت آنحضرت را شبیہ کشیدہ بردہ اگر این دعوی اصلی داشتہ باشد بیچ خیر تحفہ پیش من بہتر ازین نخواہد بود چون
 بہ صورت و حلیہ اولاد و فرزندان سلسلہ علیہ آن حضرت مشابہتی ندارد و خاطر بہ راست بودن این سخن نسلی نمی شود

جشن نوروز چهارم از جلوسنایون

تحويل حضرت نیر اعظم فیض بخش عالم به برج حمل شب شنبه چهاردهم ذی حجه سنه هجری اتفاق افتاد و نوروز گیتی افزو بسیار کے
 و فرخی آغاز شد. روز جمعه پنجم محرم سنه حکیم علی وفات یافت حکیم بنظیر بود از علوم عربیہ بہرہ تمام داشت شرعی بر قانون در عمد
 خلافت والد بزرگوارم تالیف نموده است کدش بر ہمیش زیادتی داشت چنانچہ صورت او بر سرت و کسی بر ذاتی مجاہد باطن
 و شریک النفس بود و در بیستم صفر مرزا بر خوردار را بخطاب خان عالم سرفراز ساختم از نواحی فتحپور رهند و انہ آوردند کہ باین کلائے تاحال
 دیدہ نشیندہ بود فرمودم کہ بوزن در آوردند سی و سہ نیم سیر کشیدہ شد. روز و شنبه نوروز ہم ربیع الاولی مجلس وزن قمری در خانہ
 والدہ بزرگوارم ترتیب یافت پارہ ازان زر بہ عورتی کہ در ان روز جمع گشتہ بودند قسمت شد چون ظاہر گردید کہ بحجت نظام
 سلطنت و سرانجام مہمات صوبہ دکن ضرورت کہ یکے از شاہزادہ ہارا روانہ سازد بنا بر ان بخاطر رسید کہ فرزند پر دیر را باید فرستاد
 فرمودم کہ سامان فرستادن او نمودہ ساعت رخصت تعیین نمایند. مہابت خان را کہ بہ خدمت سرداری لشکر قاہرہ را ناے مقہور
 تعیین بود و بہ مصلحت بعضی خدمات حضور بدرگاہ طلب داشتہ عبد اللہ خان را بہ خطاب فیروز جنگی سرفراز ساختہ بوجہ او تعیین
 نمودم و عبد الرزاق بخشی را فرستادم کہ بہ جمیع منصبداران آن لشکر حکم برساند کہ از گفٹہ خان مذکور بیرون نرفٹہ شکر و شکایت اورا
 عظیم موثر شناسند و در چہام جمادی الاولی یکے از بزرگان ان کہ قبیلہ مقرر اند برخصی بنظر گذارند کہ بطریق بر مادہ پستان داشت
 و مقدار یک پیالہ قہوہ خوری ہر روز شیر میداد چون شیر از نعمتہاے الہی است و مادہ پرورش بسیارے از حیوانات است این امر
 غریب را شگون خوب دانستم ششم ماہ مذکور خرم پسر خان اعظم را بہ منصب دو ہزاری ذات و ہزار دپانصد سوار سرفراز ساختہ بحکومت
 و دارائی ولایت سورٹھ کہ بچونہ گڑھ مشہور است فرستادم حکیم صدر را بہ منصب پانصدی ذات و سی سوار ممتاز ساختہ بہ خطاب
 مسیح الزمانے نامور گردانیدم در شانزدہم کمر شمشیر مرصع بہ راجہ مان سنگہ فرستادہ شد در بست دوم بست لک روپیہ بحجت مدد خرج
 لشکر دکن کہ بہمراہی پر دیر تعیین یافتہ اندہ تحويل خزانچی علیحدہ نمودہ پنج لک روپیہ دیگر بحجت مدد خرج پر دیر مقرر گشت روز چہار شنبہ
 بیست و ہجیم جہاندار کہ قبل ازین بہمراہی قطب الدین خان کوکہ بولایت بنگالہ تعیین یافتہ بود آمدہ ملازمت نمود و افعی معلوم من
 شد کہ او مجذوب مادر زاد است چون خاطر متعلق بہ سامان دکن بود بتاریخ غرہ جمادی الاخری امیر الامرار انیر بحجت مذکور
 تعیین نمودم بہ عنایت خلعت و اسب سرفراز گردید کہ م چند پسر جلنا تھ را بہ منصب دو ہزاری ذات و ہزار دپانصد سوار نواخت

به همراهی پریز مقر فرمودم در چهارم ماه سی صد و هفتاد نفر سوار احدی به کمک لشکر امانا همراهی عبداللہ خان مقرر گشتند یک صد
 راس اسپ نیز از طوایل سرکار فرستاده شد که هر کس از منصبدار واحدی که صلاح داند بدید در هفتاد و یک قطعه لعل که قیمت
 آن شصت هزار روپیہ بود به پریز عنایت کردم و یک قطعه لعل دیگر با دو مردارید که تخمیناً چهل هزار روپیہ می اندزد بخم مرتبت شد روز
 دوشنبه بیست و ششم جلگانه به منصب پنج هزار ذوات و سه هزار سوار سرفراز گردید و در ششم ماه رجب راس بیست و یک منصب چهار هزار
 ذوات و سه هزار سوار سرلندی یافت و به خدمت دکن مرخص گشت و در پنجشنبه نهم شایزاده شهریار از گجرات آمده ملازمت نمود و در شنبه
 چهاردهم فرزند پریز را به خدمت تسخیر ملک دکن رخصت نمود خلعت و اسپ خاصه و فیلی و کمر شمشیر و خنجر مرصع عنایت شد
 و سرداران و امرائے که همراهی او تعیین یافته بودند بقدر مرتبه و حالت خود هر یک بعیات اسپ و خلعت و فیلی و کمر شمشیر و خنجر
 مرصع خوشدل و سرفراز گردیدند هزار نفر احدی در ملازمت پریز به خدمت دکن تعیین نمودم در همین روز با عرض داشت عبداللہ خان
 آمد که رانکے مقهور ساو در کوهستان در جاهاے قلب تعاقب نموده چند زنجیر فیلی و اسباب او بدست افتاد چون شب در آمد جانی
 به تنگ پایرون برده بدر رفت چون کار را بر تنگ ساخته ام غریب گرفتار خواهد شد یا به قتل خواهد رسید خان مذکور را
 به منصب پنج هزار ذوات سرفراز ساختم و تسبیح مردارید که به ده هزار روپیہ می اندزد به پریز عنایت شد و چون ولایت خاندیس برابر
 بفزند مشارالیه داده شده بود قلعه اسیرا هم بدو مرحمت کردم دسی صدر اس اسپ همراهی او مقرر گشت که با حدیان منصبداران
 و هر کس که لایق عنایت باشد بدید بیست و ششم سیف خان بار به منصب دو هزار و پانصدی ذوات و هزار و سی صد و پنجاه
 سوار سرفراز گردید و بخد مت فوجداری سرکار حصار مقرر گشت روز دوشنبه چهارم شعبان یک زنجیر فیلی و وزیر خان عنایت شد و
 روز جمعه بیست و دوم حکم فرمودم که بنگ و بوز که فساد کلی است در بازار مانفروشند و قمار خانها را بر طرف سازند وین باب تاکید
 تمام نمودم و در بیست و پنجم شیرے از شیر خانه خاصه آوردند که بگا و جنگ اند از مردم بسیار بحبت تماشا ایستاده بودند جماعه از جوگیان
 هم بود شیر به یک از جوگیان که برهنه بود بطریق بازی نه از روی غضب متوجه شد و در ابر زمین انداخت و چنانکه بماده خود جفت
 میشود بمان طریق بالاے جوگی بر آمده چنبدن گرفت و روز دیگر هم همان طور حرکت نمود و چند نوبت این حرکت از دو وقوع آمد چون
 تا غایت چنین امری دیده نشده بود و غرابت تمام داشت نوشته شد در دوم شهر رمضان غیاث خان حسب التماس اسلام خان
 به منصب هزار و پانصدی ذوات و بیست صد سوار سرفراز گردید فریدون خان برلاس را به منصب دو هزار و پانصدی ذوات و
 دو هزار سوار ممتاز ساختم هزار توپ طلا و نقره و هزار روپیہ در روز تحویل حضرت نیر اعظم به برج عقرب که با اصطلاح هندوان شکرت

میگویند تصدیق نموده شد. در دهم ماه مذکور بنعلی به شاه بیگ یوزی مرحمت کردم و اسلام اند عرب که از جوانان قرار داده عرب است از خوشان مبارک حاکم در فول بنابر توهمی که از شاه عباس در خاطر او قرار گرفته بود بلا زمت من آمد و او را نوشته بنصب چهارصدی ذات و دوست سوار سرفراز ساختم و مجدداً فوج دیگر که یک صد و نود و سه منصبدار و چهل و شش نفر احدث بودند از عقب پروریز بخیریت دکن فرستاده شد. و پنجاه راس اسب نیز حواله یک از بنده های درگاه شد که به پروریز رساند در روز جمعه سیزدهم مضمونی بنظر رسید. و این غزل در سلک نظم در آمد غزل

من چون کنم که نیر غمت بر جاگر رسد	تا چشم نام رسد. ه دیگر بردگر رسد.	مستانه می خورای دست تو عالمی	اسپند میکنم که مبادا نظر رسد.
در وصل دوستم و در بهر بجز بقرار	داد از چنین غمی که مرا سر بسر رسد	مدیوش گشته ام که بپویم ره صلال	فریاد از آن زمان که مرا این خبر رسد.
	وقت نیاز و عجز جهانگیر بر سر رسد	امید آنکه شعله نور را فر رسد	

روز یکشنبه پانزدهم پنجاه هزار روپیه سابق بخانه صید مظفر حسین مرزا پسر سلطان حسین مرزا ابن بهرام مرزا ابن شاه اسمعیل صفوی که بحبت فرزند خرم خواستگاری شده بود فرستادم و در هفتم ماه مبارک خان شیردانی به منصب هزاری ذات دسی صد سوار سرفراز گردید و پنجاه هزار روپیه نیز با و مرحمت شد. و چهار هزار روپیه به حاجی بے اوزبک عنایت شد. و دوم یک قطعه لعل و یک دانه مروارید به شهریار شفقت شد. یک لک روپیه مدخج گویان بجایه او یماقات که بخد مت دکن تعیین یافته بودند داده شد. و دویست هزار روپیه به فرخ بیگ مصور که از بے بدلان عصر است لطف نمودم چهار هزار روپیه بحبت خراج بابا حسن ابدال فرستاده شد. و هزار روپیه حواله ملا علی احمد مرکن و ملا روز بهان شیرازی نمودم که در عرس حضرت شیخ سلیم به رودخانه ایشان صرف نمایند و یک فیل به محمد حسین کاتب و هزار روپیه به خواجه عبدالحق انصاری مرحمت شد. بدو اینان حکم کردم که منصب مرتضی خان را مطابق پنجاه هزار ذات و سوار اعتبار نموده جاگیر تنخواه دهند. به برادرزاده بهاری چند قافانگو سرکار آگره حکم کردم که هزار پیاده از زمینداران آگره سامان نموده و با هیانه قرار داده بدکن نزد پروریز بر دویج لک روپیه دیگر بحبت مدخج پروریز مقرر گشت روز پنجشنبه چهارم شوال اسلام خان به منصب پنجاه هزار ذات و سوار سرفراز گردید. ابول بے اوزبک به منصب یک هزار و پانصدی و ظفر خان به منصب دویست و پانصدی اعتبار یافتند و دویست هزار روپیه به بدیع الزمان پسر مرزا شاه رخ و هزار روپیه به پنهان مصر مرحمت شد. و حکم کردم که نقاره به جمعی مرحمت شود که پله منصب آنها بر سه هزار ذات و بالاتر رسیده باشد. پنجاه هزار روپیه دیگر از روزن بحبت تعمیر بابا حسن ابدال و عمارت که در انجا واقع است حواله ابو الوفا پسر حکیم ابو الفتح شد که اهتمام نموده بل و عمارات مذکور را در غایت استحکام به انصرام رسانده روز شنبه سیزدهم چهارم گهری از روز مانده ماه آغاز گرفتن نمود مرتبه بر مرتبه تمامی جرم او

منحرف گشت و پانچ گهری شب گرفته بود بحجت دفع نحوست آن خود را بطلا و نقره و پارچه و غله و زرن نموده اقسام حیوانات از فیل و اسب
و غیره تصدق نمود قیمت مجموع پانزده هزار روپیه شد فرمودم که به مستحقان و فقرا قسمت نمودند در بست و پنجم و آخر را بچند بندیل و بالهاتما
پیر او به خدمتگاری خود گرفتیم و میر فاضل برادرزاده میر شریف که به فوج اری قبوله و آنجا و مقر شده بود یک فیل عنایت نمودم و
عنایت الله به خطاب عنایت خانی سرفراز شد چهارشنبه غره ذی قعدة بهاری چند به منصب پانصدی ذات و سی صد سوار ممتاز گشت
و یک قیقه کچوه مرصع بفزند با با خرم مرحمت شد ملا حیات را که پیش خانخانان فرستاده بعضی سخنان زبانی که شعر بر انواع مرحمت و
شفقت بود و پیغام داده بودم آمد و یک قطعه لعل و دو مروارید که خانخانان بدست او فرستاده بود تحمینا بست هزار روپیه قیمت داشت
آورده گذرانید میر جمال الدین حسین که در بر پانچور بود و بجنور اورا طلب داشته بودم آمده ملازمت نمود و هزار روپیه به شجاعت خان
و کهنی مرحمت شد در ششم ماه مذکور پیش از آنکه پرویز به بر پانچور برسد عرض داشت خانخانان و امر رسید که دکھیان جمعیت نموده و
مقام فساد اند چون معلوم شد که با وجود نعین پرویز و لشکر که در خدمت او رفته و مقر شده هنوز بدو کمک احتیاج دارند بخاطر
گذرانیدم که خود متوجه شوم و به عنایت انکی خاطر از ان مهم جمع نمایم درین اثناء عرض داشت آصف خان هم آمد که توجبه حضرت بانجام
لاق دولت روز افزون است و عرض داشت عادل خان بجا پوری رسید که اگر یک از معتقدان در گاه باین طرف مقرر شود که ملت
و دیجات خود را با دو بگویم تا او بعضی اقدس رساند امید هست که باعث صلاح حال این بنده ما گردد بنابراین مقدمات با امر او و خواهان
کنکاش نمودم تا هر کس را که آنچه بخاطر رسد عرض نماید فرزند خانبهان بعضی رسانید که با وجود یک چندین امر معتبر بحجت تسخیر و کن حصص
شده باشند توجبه حضرت به نفس نفیس فرو نیست اگر حکم شود بنده هم بملازمت شاهزاده برود و این خدمت را در ملازمت ایشان
انشاء الله تعالی به تقدیم رساند همه دولت خواهان را این سخن مقبول دیند بده نمود با آنکه هرگز جدائی او را بخاطر قرار نداده بودم چون
مهم کلانی بود با ضرورت زیاد و فرمودم بجز آنکه مهمات آنجا صورت یابد به توقف متوجه ملازمت شود و زیاده از یک سال در
آن حدود نباشد و در سه شنبه هفتم ذی قعدة اختیار رخصت او بود خلعت خاصه زر و زری و اسب خاصه با زین مرصع و کمر شمشیر
مرصع و فیل خاصه مرحمت فرمودم و تومان نوح هم مرحمت شد و فدای خان را که از بنده های صاحب اخلاص است خلعت
و اسب و مدد خرج لطف نموده به منصب بهاری ذات و چهار صد سوار اصل و اضافه سرفراز ساختم و همراه خان جهان تعین نمودم
که اگر کسی را نزد عادل خان حسب الاتماس او باید فرستاد او را روانه گردانم و لکنو پندت که در زمان حضرت عرش آشیانی
از جانب عادل خان همراه پیشکش او آمده بود و او را هم همراه خان جهان رخصت فرموده اسب و خلعت و زر عنایت کردم و از امر

و لشکریان که همراه عبدالعزیز خان به خدمت دفع رانای مقهور تعیین بودند مثل راجه نرسنگدیو و شجاعت خان و راجه بکرماجیت و غیره
 با چهار پنجهزار سوار به کمک فرزندان خانجهان تعیین شدند و معتد خان را بقدر غن فرستادم که آن مردم را سزاوی کرده در او چنین بختان
 همراه سازد و از مردم در خانه شش هفت هزار سوار از مسل سبقت خان باره و حاجی بی اوزبک و اسلام العزیز برادرزاده مبارک
 عرب که ولایت جو تره و در نول و آن نواحی در تصرف دارد و دیگر منصبداران و نزدیکان همراه او ساختم و در وقت رخصت هر یک را
 باضافه منصب و خلعت و مدد خرج سرفراز نمودم و نهمی بیگ را بخشی لشکر ساخته ده لک روپیه مقرر کردم که همراه سازند به پرویز
 اسپ خاصه و به خانخانان و دیگر امرا که دهنده های که تعیین یافته آن صوبه بودند خلعتها مرحمت نموده فرستادم و بعد از اتمام
 این امور به قصد شکار از شهر برآمدم و هزار روپیه بمیر علی اکبر عنایت شده چون فصل ربیع رسیده بود بلا حظه آنکه مبادا از عبور لشکر
 نقصان بمزروعات رعایا برسد و با وجود آنکه قوریسا دل را با جمعی از احمیان بحیث ضبط زراعات تعیین نموده بودم و چند
 را حکم کردم که منزل به منزل ملاحظه پایمالی نموده عوض نقصان که بزراعتها برسد رعایا را میداده باشند و ده هزار روپیه
 به دختر خانخانان کوچ دانیال و هزار روپیه به عبدالرحیم خرم و خج گویان و هزار روپیه بقاجای و کهنی مرحمت نمودم و از دهم
 خنجر خان برادر عبدالعزیز خان از اصل و اضافت به منصب هزار سی ذات و پانصد سوار و بهادر خان برادر دیگر به منصب سی صد ذات
 و سه صد سوار سرفراز گشتند و درین روز دو آهوشاخ دار و یک آهوسه ماده شکار شد در سیزدهم یک اسپ خاصه بخان جهان مرحمت
 نموده فرستادم بدیع الزمان پسر میرزا شاه رخ را به منصب هزار سی ذات و پانصد سوار سرفراز ساخته پنجهزار روپیه مدد خرج عنایت
 کردم و به همراهی خانجهان به خدمت دکن رخصت یافت درین روز دو آهوسه و سه ماده شکار شد چهارشنبه دهم یک نیل گاو
 ماده و یک آهوسه سیاه به بندوق زردم در پانزدهم یک نیل گاو ماده و یک چنکاره به بندوق زرده شد در هفدهم ماه و در قطع لعل
 و یک دانه مردارید جهانگیر قلی خان از گجرات و ایفون دان مرصع کاری که مقرب خان از بندر کهنایت فرستاده بود و بنظر گذشت
 بستم یک شیر ماده و یک نیل گاو به بندوق زرده شد و بچه همراه ماده شیر بودند بخت انبوسه جنگل و بسیار درخت از نظر ناپدید
 گشتند حکم شد که تفحص نموده بدست در آورند چون به منزل رسیدم یک شیر بچه را فرزند خرم آورده از نظر گذرانید و فرزند دیگر
 بچه دوم را احباب خان گرفته حاضر ساخت و بیست دوم در وقتی که نیده گاو را بقا بولے زدن نزدیک ساخته بودم ناگاه
 جلوداری و دو کمار ظاهر شدند و نیل گاو را خورده بدو رفت از غایت اعراض فرمودم که جلودار را هاجا بکشند و پاس
 کماران را بریده و بر خر سوار کرده گرداگرد او بگردانند تا دیگر این جرأت نکنند بعد از آن شکارکنان بر اسپ شکار بازو

در میان کسان که در این روزها در خدمت شاهنشاهی بودند و در این روزها در خدمت شاهنشاهی بودند

گروه به منزل آدم روز دیگر نیله گاؤ کلائے را بقراولی اسکندر رمین به بندوق زدم و اورا به منصب سی صدی ذات و پانصد سوار اصل و اضافہ سرفراز ساختم روز جمعہ بیست و چهارم صفدر خان که از صوبہ بہار آمدہ بود بہ سعادت کورنش سر بلندی یافت یک صد ہنر نذر و یک قبضہ شمیر و پنج فیل مادہ و یکے ز بیشکیش گذر ایند فیل زمر مقبول افتاد در ہمین اثنا یادگار خواجہ سمرقندی از تلخ آمدہ ملازمت نمود و یک جلد مرتفع و چند سراپ با دیگر تحف بیشکیش گذر ایند و بہ خلعت اقباز یافت روز چار شنبہ ششم ذی الحجہ بجز الملک کہ از خدمت بخشی گری لشکر انا مقصور تغیر یافتہ بود بیمار و خراب ملازمت نمود و در چار و ہجہ ماہ مذکور عبد الرحیم خورابا وجود تفصیرات کلی گنا مان اورا عفو فرمودہ بہ منصب یوز باشی و بیست سوار سرفراز ساختم و فرمودم کہ بہ کشمیر رفتہ بانفاق بخشی آنجا محسلہ مردم تلخ خان را و سایر جاگیر داران و اویماقات نوکر و غیر نوکر دیدہ طومار واقعی بدرگاہ آورد کشور خان ولد قطب الدین خان از قلعہ رہتاس آمدہ سعادت خدمت و کورنش دریافت و

جشن نوروز پنجم از جلوس ہمایون

روز یکشنبہ بیست و چہارم ذی الحجہ بعد از دوپہر سہ گھڑی حضرت نیر اعظم بہ برج محل کہ خانہ شرف و سعادت است تخیل نمود و درین ساعت فیض بخشی در مقام پاک بہل کہ از مواضع پر گنہ باری بودہ باش مجلس نوروزی ترتیب دادہ بسنت پدر بزرگوارم بر تخت جلوس نمود صبح آنکہ روز نوروز عالم افروز بود مطابق غرہ فرد درین ماہ سنہ پنجم جلوس در ہمین مقام بارعام دادہ جمیع امرا و بندہ ہای درگاہ بہ سعادت کورنش تسلیم مبارکباد سرفراز گشتند بیشکیش بعضی امرا از نظر گذشت خان اعظم یک دانہ مروارید کہ بچا ہنرا روپیہ قیمت شدہ بود گذر ایند و میران صدر جہان بیست و ہشت دست جانور شکاری از باز و جروہ و دیگر تحف بنظر گذر ایند و مہابت خان دو صند و قچہ کار فرنگ کہ اطراف آنرا بہ تختہ ہاسے بلور ترتیب دادہ بودند چنانچہ ہر چہ در دردن آن نہادہ میشد از ہر دینوے میمود کہ گویا ہیچ حایط نیست بیشکیش نمود کشور خان بست و دوزنجیر فیل از نرودادہ بیشکیش گذر ایند و ہمچنین ہر کس از بندہ ہای درگاہ تحفہ و بیشکیش کہ داشتند گذر ایند نہ نصر اللہ پسر فتح اللہ شریقی بہ نحو پلدار ی بیشکیش نفر گشت بہ سارنگد یو کہ بہ بردن فرامین بہ لشکر ظفر انر دکن نعین یافتہ بود و بحیث پر دیز و بہر یک از امرا تبرک خاصہ سرفراز ساختم بہ شیخ حسام الدین پسر غازی خان بد بخشی

علاء ابن ہمان عبد الرحیم است کہ رفاقت خسرو نمودہ ہمہ جا ہمراہ او بود و بعد از گرفتاری بموجب حکم در پوست فرو کشیدہ بودند چون عمرش باقی بود از ان ہنگام نجات یافتہ و از بند خلاص شدہ در بندگان حضور میبود و خدمت میکرد تا رفتہ رفتہ بر دہریان شدند و

که طریقہ در پیشه و گذشته نشینی اختیار نموده هزار روپہ و فردے شال شفقت نمود روز دیگر نوروز بہ قصد شکار شیر سوار شدم سہ مشیر
دور و یک مایہ شکار شد باحد یا نیکہ آثار جلالت ظاہر نموده بہ شیر درآمدہ بودند انعام دادہ بزیرانی ماہیانہ سرفراز ساختم بہ تاریخ
ہست و ششم ماہ مذکور اکثر روز ہا بہ شکار نیلہ گاد ہا مشغولے داشتم چون ہوا رو بہ گرمی نہاد ساعت داخل شدن اگرہ نزدیک رسید
بجانب روب باس توجہ نموده چند روز دیگر دران نواحی شکار آہو نمودم روز شنبہ غرہ محم شاد روب خواص کہ روب باس آباد
کردہ دست پیشگی کہ ترتیب دادہ بود بنظر گذرانید انچہ خوش آمد درجہ قبول یافت تہمہ بالعام او مقرر گشت در ہمین ایام بایزید
بنگلی و برادران او کہ از صوبہ بنگال آمدہ بودند بہ سعادت کونش سرفراز گشتند سید آدم ولد سید قاسم بارہہ نیز کہ از احمد آباد
انجرات آمدہ بود بدین سعادت امتیاز یافت و یک زنجیر فیل پیشکش گذرانید نو جداری صوبہ ملتان از تعمیر تاج خان بہ ابولی
بلے اذربک مرحمت شد دو شنبہ شہر نزول اجلال در باغ منڈا کر کہ در نزدیکی شہر است واقع شد صبح آنگہ ساعت دخول
شہر بود بعد از گذشتن یک پیرود و گھڑی سوار شدم و تا ابتدا سے معمورہ بر اسپ سواری نمودہ چون سواد شہر ظاہر گشت بہت
آنکہ خلایق از دور و نزدیک تو اندید سواری فیل اختیار کردم داز ہر دو طرف راہ زرافشان بعد از دو پیرود و قیکہ منجمان اختیار
نمودہ بودند بہ مبارکی و تخریمی بدولت خانہ ہمایون داخل شدم بنا بر رسم مقرر ایام نوروز فرمودہ بودم کہ دو تختانہ را آئین بستہ
یار گاہ ہا سے آسمان تماشای ایستادہ کردہ بودند بعد از ملاحظہ آئین خواجہ جهان پیشگی کہ ترتیب دادہ بود از نظر اشرف گذرانید
انچہ از ہر جنس و ہر قسم از جواہر اتمہ و استعہ پسند خاطر بہ گزین گردید قبول فرمودہ تہمہ را با انعام او مقرر داشتم بہ مشرفان شکار
فرمودہ بودم کہ مجموع جانورانی کہ از مدبر آمدن تا تاریخ دخول شہر شکار شدہ باشد معرض داند درین وقت بعرض ساینند
کہ در مدت پنجاہ و شش روز یک ہزار دسی صد و شصت و دو جانور جاندار از جوندہ و پرندہ شکار شدہ ہفت ہند و شیر نیلہ گاد
نر مادہ ہفتاد و اس آموے سیاہ پنجاہ و یک راس سایر جانوران از مادہ آہو و بز کوہی و روج وغیرہ ہشتاد و دو راس کلنگ
و طاؤس و سرخاب و سایر جانوران پرندہ یک صد و بیست و نہ قطعہ شکار ماہی یک ہزار و بیست و سہ عدد روز جمعہ ہفتم
مقرب خان از بندہ کھنیاہت و سورت آمدہ سعادت ملازمت دریافت جواہر و مرغ آلات و ظروف ہا سے طلا و نقرہ کار فرنگ و
دیگر نفایس و مخملاے غیر مکرر دواہ و غلام حبشی و اسپان عربی داز ہر قسم چیزے کہ بخاطر رسیدہ آوردہ بود چنانچہ در عرض دہم
ماہ مخملاے او از نظر گذشت و اکثر موافق مرضی خاطر باو درین روز صفدر خان کہ بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز
بود بزیرانی منصب کہ پانصدی ذات و دولیت سوار شد ممتاز گشتہ بہ عنایت علم سر بلندی یافت و بجایگزینی سابق خود مرخص گردید

و به کشور خان و فریدون خان برلاس نیز علم مرحمت شد و یک زنجیر فیل فوج بجهت افضل خان حواله پشتون پسر او شد که براسه
 پدر خود سربده خواجہ حسین که از بنا خواجہ معین الدین خشتی است بمقتاد نیمه ساله هزار روپیہ عنایت نمود و سعت زینجا بخط امیر علی
 مصور و ندیب جلد طلا در غایت تکلف و صفا که هزار مرتبت داشت خانخانان مشکیش فرستاده بود مصوم و کیل او آورده گذرانید
 مار و ز شرف که انتہای صحبت نوروز است ہر روز مشکیش چندے از امرا و بندہ ہای درگاہ بنظر میگذاشت و از نفایس مشکیش ہر کس
 آنچه پسند خاطر می افتاد قبول نموده تہہ را بازی داد و روز پنجم ۱۳ مطابق ۱۹ فروردین ماہ کہ روز شرف و خوشحالی حضرت
 نیر اعظم ست فرمود کہ مجلس جشن ترتیب داده از اقسام کیفیات حاضر سازند و بامرا و سائر بندہ ہای درگاہ حکم شد کہ ہر کس کہ خواہد خواہد
 طبیعت کیفی اختیار کند اکثر شراب و چندے نفع و بعضی از افیونات آنچه خواستند خوردند مجلس شگفتہ گشت جاگیر فلی خان از
 گجرات یک تخت نقرہ بہت و مصور بروش و ساخت نازہ مشکیش فرستاده بود بنظر گذشت و بہ ہما سگہ نیز علم شفقت شد و در
 اتہدای جلوس مکر حکم کردہ بودم کہ من بعد مشکیش خواجہ سرانکنند و خرید و فروخت نشود و ہر کس کہ مرکب این عمل گردد گنہگار باشد
 درینو لا افضل خان چند از آن بدکاران مابدرگاہ از صوبہ بہار فرستاد کہ بدین عمل شیع قیام نموده اند آن بے عاقبتان را فرمودم
 کہ در مجلس موبد نگاہدارند و در شب پنجمینہ دوازہم امر عجیب و فقیہہ غریب رویداد جمعی از قوالان دہلی سرود در حضور میگفتند و سید
 شاہ بروش تقلید سماع مینمود و این بیت بیر خسرو بیت

ا ہر قوم راست را ہے دینی و قبلہ گاہے	من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے
--------------------------------------	------------------------------------

میاخانہ این سرود بود من حقیقت این بیت را تفحص می نمودم کہ ملا علی احمد مہر کن کہ در فن خود از بے نظیران عصر و عہد بود و نسبت خلیفہ
 و خدنگاری قدیم داشت و در ایام خرد سالیہا کہ سبق پیش پدر او میخواندم پیش آمدہ چنین نقل کرد کہ من از پدر خود شنیدہ ام کہ روز
 شیخ نظام الدین ادیب کلا ہے برگوشہ سرزادہ در کنار آب جون بالاس پشت بامی تماشای عبادت و پرستش ہندوان می نمودند
 درین اثنا امیر خسرو حاضر میشود شیخ توجہ شدہ بمفرماندہ کہ این جماعت را می بینی و این مصرعہ را بر زبان جاری می سازند ع

ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی

امیر بے مامل از روسے نیاز مندی تمام شیخ را مخاطب ساختہ مصرع ثانی را

من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے

می خوانند اشارت بہ چون سخن را بدین جا رسانید و کلمہ آخر مصرع ثانی کہ بر سمت کج کلا ہے بر زبانش جاری شد حال برو متغیر گشتہ

بنخودانه افتاد و سرازیر افتاد و او خوشی عظیم شده بر سر او حاضر شد مگر صرع را منظم شد که مگر صرع او را حادث گشته است اعلیٰ
که در خدمت حاضر بودند مضطربانه در پی تشخیص و دیدن نبض و حاضر ساختن و داشتند هر چند دست و پا زدند بحال نیامد او خود
در مرتبه اول که افتاده بوده است جان بجان آفرین تسلیم نموده چون بدن فی الجمله حرارتی داشت گمان می نمودند که شاید جان
باقی بوده باشد بعد از اندک زمانی ظاهر شد که کار از کار گذشته فرورفته است او را از مجلس مرده برداشته به منزل و تقاضا بردند
این قسم مردنی تا حال مشاهده نشده بود بعلنی بخت گفتن و دفن او بفرزندانش فرستاد و صبح او را به دلی نقل نموده بگورخانه
آباد اجدادش مدفون ساختند روز جمعه بست و یکم کشور خان که به منصب هزار و پانصدی سرفراز بود به دویست و هشتاد و سوار
سرفراز گردید و به عنایت اسب عراقی از طویلۀ خاصه و خلعت و فیل خاصه بخت جیت نام نوازش یافته بخدمت نو جداری ملک
اوچمه و تنبیه و تادیب نمردان آنحد و در مخص گشت بایزید نیگی به خلعت و اسب ممتاز گردیده بابر ادران به همراهی کشور خان حکم شد
فیلی از حلقه خاصه عالم کمان نام به حبیب الله حواله نموده همت راجه مان سنگه عنایت کرده فرستاد به کیشوداس و اسب خاصه
به بنگاله مرحمت کرده شد به عرب خان جاگیر دار جلال آباد داده فیل شفقت شد درین ایام افتخار خان فیل نادره از بنگاله
پیشکش فرستاده بود چون پسند خاطر من گشت داخل فیلان خاصه ساختم احمد بیگ خان که به سرداری لشکر نیگیش معین است
بنابر نیکیو خدمتیا با فرزند این باضافه منصب سرفراز گشته منصب خاصه او را که دویست و هشتاد و پانصد سوار بوده پانصدی دیگر
بر ذات او اضافه مرحمت شد تختی طلائی مرصع کادی بخت سزج پر دیر که به فعل و مروارید تزیین یافته بود به بیست و یک هزار و دویست
شد بخت خانجمن بدست حبیب پسر سرباه خان به برهاتور عنایت کرده فرستاد و درین روز با ظاهر شد که کوکب پسر قمر خان
به سناسی آشنائی پیدا کرده و رفته رفته سخنان او که تمام کفر و زندقه است و مذاق آن جاہل جا کرده عبد اللطیف پسر قیوب خان
و شریف عم زاده های خود را درین فطالت با خود شریک ساخته بوده است چون این معنی شنیده شد بمجدد اندک ترسانیدن چند مقدم
خود بانند که در ساختمند تمام داشت تادیب و تنبیه آنرا لازم دانسته کوکب و شریف را بعد از شلاق متعبد و مجسوس
ساختم و عبد اللطیف را یکصد و ده حد فرمود که در حضور زوید این تنبیه خاص بخت حفظ شریعت بوده تا دیگر جاہلان امثال این
امور بدوس نه کنند روز دوشنبه بیست و چهارم معظم خان به دلی مخص شد تا نمردان و مفسدان آن نواح را گوشمالی به شجاعت خان
دکھنی ده هزار و دویست شد شیخ حسین در شنی را که به بخت بردن فرامین به بنگاله و مرهمتا که به بریک از امرای آن صوبه
شده بود حکم کرده بودم مخص ساختم اسلام خان را نظر بر تردیات و خدمات شایسته به منصب پنجزاری ذات و خلعت خاص

سرفراز ساختم و به کشور خان نیز خلعت خاصه و به راجه کلیان اسپ عراقی پنجین به سایر اُمرا به بعضی خلعت و به بعضی اسپ حرمت
نمودم به فریدون برلاس که به منصب هزار و پانصدی ذات و هزار و سی صد سوار سرفراز بود و هزاری ذات و هزار و پانصد سوار
ممتاز گردید و در شب و دوشنبه غره ماه صفر بنا بر غفلت خدمتگاران آتش عظیم در خانه خواجه ابوالحسن افتاد تا خبر دار شدن و فرد
نشان دادن آتش اسباب و اشیاء او بسیار سوخته شد بنا بر نسلی خاطر خواجه وند ارگ زیانکه باور سیده بود چهل هزار روپیه با در حرمت
نمودیم به سیف خان باره که برداشته و نواخته من بود علم مرمت نمودم مغر الملک را که بدو اسلحه کابل تعین یافته بود و دصدی ذات
و هفتاد و پنج سوار بر منصب سابق او که هزاری ذات و دو بیست هفتاد و پنج سوار بود افزوده مرخص ساختم روز دیگر بچول گناره
مرصع به جواهر قیمتی به خان جهان مرمت نموده به برهانپور فرستادم چون یوه زنی از مغرب خان شکوه نمود که دختر مرا در بند
لکھنیا بت نزد کشیده بود بعد از مدتی که در منزل خود نگذاشته است چون طلب دختر نمودم چنین گفت که باجل موعود مرده بنا برین
فرمودم که این قضیه را تفحص نمایند بعد از جست و جوی بسیار شخصی را از ملازمان او که باعث و بانی این امر تعدی بود به سیاست
رسانیدم و نصف منصب مغرب خان را کم کرده بآن ضعیفه ستم رسیده مدد معاش و خرجی راه مرمت کردم چون در روز یکشنبه بمقتم
ماه قران نجین واقع شده بود و تصدقات از طلا و نقره و سایر فلزات و اقسام حیوانات بفقرا و ارباب حاجات مقرر نمودم که در
اکثر ممالک محدوده تقسیم نمایند شب و دوشنبه هشتم شیخ حسین سریندی و شیخ مصطفی را که بعنوان درویش و کیفیت و حالت فقر مشهور
و معروف بودند طلبیده صحبت داشته شد در فته رفته مجلس به سماع و وجد گرمی تمام پیدا کرد خالی از کیفیت و حالتی نبودند بعد از اتمام
صحبت بهر یک زرها داده مرخص ساختم چون کریم رزاقی بیگ ترخان بجیت سامان از دوقه قند حار و دایمانه بر قند از آن طعمه مذکور
عرض داشت نموده بود فرمودم که دو لک روپیه از خزانه لاهور بدانه قند حار سازند و تا پنج ۱۹ ماه اردی بهشت ششده جلوس
مطابق هم صفر در پنه که حاکم نشین صوبه بهار است امری غریب و حادثه عجیب روداده افضل خان حاکم صوبه آجابه گور که پور
که بتازگی بجایگزیده و مقرر گشته بود و از پنه تا آجابه شصت کرده مسافت است متوجه میشود و قلعه و شهر را به شیخ بخاری و غیاث
زین خانی دیوان آن صوبه و جمعی دیگر از منصبداران می سپار و به گمان آنکه درین حدود قلم نیست خاطر از محافظت قلعه و
شهر چنانچه باید جمع نمی سازد به حسب اتفاق در همین ایام قطب نام محبوبی از مردم اوچه که خلعت او سرشته قند و نسا بود
بهزنی در دیشان و لباس گدایان بولایت او جیه که در نو احمی پنه واقع است درمی آید و به مردم آجابه که از مفسدان
مقرر اند آشنائی پیدا کرده اظهار میکند که من خسرو ام که از بندی خادمه گر غنچه خود را بدین حد و در سانیده ام اگر بمن بهزی

نموده در مقام امداد و اعانت شوید بعد ازان که کار سرانجام یابد مدار دولت من بر شمایان خواهد بود مجلا بدین کلمات
 ابله فریب آن گول طبیعتان را با خود متفق ساخته شخص آنها میسازد که من خسرو ام و اطراف چشم خود را که در وقتی از اوقات داغ کرده
 و علامت آن بنظر درمی آمده است بدان گمراهان منمود و میگفت که در بندهی خانه کتوری بر چشم من بسته بودند این علامت آنست بدین
 ترویر و فریب جمعی از سوار و پیاده بر سر او جمع میشوند و خبر یافته بوده اند که افضل خان در پلنه نیست اینمینی را فوزی عظیم دانسته اطلاع
 می نمایند و دوسه ساعت از روز یکشنبه گذشته خود را به شهر میرسانند و به هیچ چیز مقید نشده اراده قلعہ میکنند و شیخ بنارسی که در قلعہ بود خبر
 یافته مضطربانه خود را بدر قلعہ میرساند و عظیم که جلوریزی آمده فرست آن نمیدهد که دروازه قلعہ را به بندند با اتفاق غیاث از راه کهرکی
 خود را به کنار آب میرسانند و کشتی بدست آورده قصد آن میکنند که خود را با افضل خان برسانند آن مفسدان بخاطر جمع به قلعہ درآمده مول
 و اسباب افضل خان را با خزانه بادشاهی تبرت درمی آورند و جمعی از واقعه طلبان بیدولت که در شهر فوجی بودند بر سر او جمع میشوند و
 خبر در گور کعبور با افضل خان میرسد و شیخ بنارسی و غیاث هم از راه آب خود را میرسانند و کتابات از شهری آید که این بدبختی که خود را خسر
 میگوید بتحقق خسر نیست افضل خان تکیه به فضل و کرم انبی و بدولت و اقبال مانوده بے توقفت بر سران مفسدان روانه میگردد و در
 عرض پنجره و ز خود را به حوالی پلنه میرساند چون خبر آمدن افضل خان بآن حرا مزاده و مفسدان میرسد قلعہ را به یک از معتد ان خودی سازد
 و سوار و پیاده خود را تونک نموده چهار کده از شهر باستقبال برمی آید و بر کنار آب پن پن جنگ میشود و باندک زد و خوردی سلک محبت
 آن تیره روز گاران از هم پاشیده متفرق میگردد و از غایت اضطراب دیگر باده آن نخت برگشته با چند در قلعہ درمی آید و افضل خان سر در
 او نهاده امان نمیدهد که در قلعہ را تواند بست مضطربانه بخانه افضل خان درآمده آن خانه را قایم میسازد و قاسم پسر دران خانه بوده زد و خورد
 مینماید و تخمینا سی کس را بر خنم تبر ضایع میسازد بعد ازان که همراهان او به جنم میروند خود عاجز و زبون میشوند امان طلبیده افضل خان را می بیند
 بجهت تسکین این ماده افضل خان در همان روز او را به قصاص رسانیده چند از همراهان او را که زنده بدست درآمده بودند تقصیر
 میسازد و این اخبار متعاقب یکدیگر بمساع جلال رسید شیخ بنارسی و غیاث زینخانی و دیگر منصب داران که در حفظ و حراست شهر
 قلعہ تقصیر نموده بودند به اگر طلب داشتیم و فرمودم همه را سروریش تراشیده و معمر و شاییده و بر خر سوار کرده برگرد شهر آگره و بازار را
 گردانیدند تا باعث تنبیه و عبرت دیگران گردد چون درین ایام عز انض پر وزیر و امراے تعینات دکن و دولت خواهان آنجا متعاقب
 یکدیگر رسید که عادل خان بیجا پوری التماس داشت عا دارد که میر جمال الدین حسین انجور که مجمع دنیا داران دکن بر قول فضل
 او اعتماد تمام دارند نزد او فرستند تا بآن جماعت صحبت داشته تفرقه و وحشت را از خاطر آنها دور سازد و معامله آنجا را حسب استصا

عادل خان که طریقه دولتخواهی و بندگی اختیار نموده صورت پسندیده و بدو همه جهت تفرقه و وحشت را از خاطر دور ساخته و دلاسل او نموده از اطاعت و عنایات بادشاهی او را امیدوار سازد و بنا بر حصول این مدعا میراثی الیه را بتاریخ شانزدهم ماه مذکور مقرر
 ساخته ده هزار روپیه انعام عنایت نمود و بر منصب سابق قاسم خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود بجهت آنکه به کمک برادر
 خود اسلام خان روانه بنگاله گردد پانصدی ذات و سوار افزودم و در همین ایام بجهت تنبیه و تادیب بکرماجیت زمیندار ولایت
 مانده صو که قدم از دایره اطاعت و بندگی کشیده است همانکه پسر زاده راجه مان سنگه را تعین نمودم که هم بدفع تمردان آن
 سرزمین قیام و اقدام نموده هم محال جاگیر راجه را که در آن نواحی واقع است عمل نماید بستم ماه مذکور فیلی به شجاعت خان کهنی
 مرحمت نمودم چون حاکم جلال آباد از خرابی قلعه آنجا عرض داشت نوشته بود حکم فرمودم که از خزانه لاهور آنچه بجهت تعمیر قلعه مذکور
 در کار باشد برده صرف نماید افتخار خان و بنگاله خدمات پسندیده به تقدیم رسانیده بود حسب التماس صاحب صوبه آنجا
 پانصدی بر منصب سابق او که هزار و پانصدی بود اضافه نمودم بتاریخ بیست و هشتم عرض داشت عبدالعزیز خان فیروز جنگ مشتمل
 سفارش بعضی بنده های کار طلب که به همراهی او بدفع رانامه مقهور مردود تعین بودند بر عرض رسید چون از همه بیشتر اظهار خستگی
 و کار طلبی غزنین خان جاوری نموده بود بر منصب سابق او که هزار و پانصدی داشت و سی سوار بود پانصدی ذات و چهارصد
 سوار اضافه مرحمت نمودم و همچنین در نور خدمت هر یک از آن بنده ها بر یادی منصب سرفراز گردیدند دولت خان که بجهت آوردن
 تخت سنگ سیاه قبل ازین به آله آباد مقرر گشته بود و در چهارشنبه چهارم ماه مراده ملازمت کرد و آن تخت را صحیح و سالم آورد
 الحق عجائب تخت سنگی است از غایت سیاهی و یراثی بسیار بر آنند که از قسم سنگ محک بوده باشد طول آن چهار و نیم پاد
 کم و عرض آن دو و نیم و یک طسو و حجم آن سه طسو بوده باشد اطراف آنرا به سنگ تراشان ماهر فرمودیم که ابیات مناسب
 نقش گردانند و پایا به هم از آن قسم سنگ بر آن نصب نموده اند اکثر اوقات بر آن تخت می نشینم عبدالسبحان بجهت بعضی تقصیرات
 در بند خانه مقید بود چون برادران خان عالم ضامن و متعهد کار او شدند او را از قید بر آورده به منصب هزاری ذات و چهارصد
 سوار سرفراز ساختم و به فوجداری صوبه آله آباد تعین یافتند جاگیر قاسم خان برادر اسلام خان را بدو مرحمت کردم و تربیت خان
 را به فوجداری سرکار الورد فرستادم بتاریخ دوازدهم ماه مذکور عرض داشت خانجهان رسید که خانخانان حسب الحکم والا بوقت
 مهاجرت خان روانه درگاه گشت و میر جمال الدین حسین که بر فتن بجای پدر از درگاه تعین یافته بود از بر پا پور به همراهی و کلاسه عادی
 متوجه بجای پور شد و بتاریخ بیست و یکم ماه مذکور عرض داشت خان را البصاحب صوبگی صوبه پنجاب که از اعظم ممالک محروسه است سرفراز

ساخته شال خاصه کرامت فرمودم تلج خان را که در صوبه ملتان بود بدارائی کابل تعیین کرده بر منصب سابق او که سه هزار
 ذات هزار و پانصد سوار بود پانصد سوار دیگر افزودم و حسب التماس عبدالعزیز خان فیروز جنگ پسر اناشکر نیز باضافه منصب
 سر فرزند گشت مهابت خان که قبل ازین بحبت تحقیق جمعیت امرای تعینات دکن و آوردن خانخانان به برهان پور مرخص گشته بود
 چون بنواحی آگره رسید خانخانان را در چند منزله از شهر گذشته خود پیشتر آمد و به سعادت کورنش و استانبوسی سر فرزند شد
 و بعد از چند روز تبارخ دوازدهم آبان خانخانان آمده ملازمت کردند و چون در باب اداکترو دولت خواهان مقدمات واقع یا غیر واقع
 از روی تمیز کی خود عرض داشت نموده بودند و خاطر اشراف از منحرف گشته بودند چون آن اتفاقات و عنایات که همیشه در بارگاه او
 میگردید و از پدر برزگوار خود دیده بودم این بار به فعل بنام و درین سلوک محنت بودم چرا که قبل ازین خط قلم خدمت صوبه دکن
 به مدتی معین سپرده در ملازمت سلطان پرویز بود دیگر امرایان مهم عظیم متوجه گشته بودند از رسیدن به برهان پور ملاحظه وقت ناکرد
 در هنگامی که حرکت لائق بود و سرانجام رسید دیگر ضروریات نشده سلطان پرویز لشکر بار به بالاس گھائی بر آورده و رفته رفته
 بواسطه بے اتفاقی سرداران و نفاق ایشان و اختلاف رایها و ناصواب کار بجائے کشید که غلبه به دشواری پیدا کرده بکین
 به مبلغها بدست در نمی آمد و کار بسیار مختل و در هم میشت. بهیچ گونه کار سے از پیش نه رفت و اسب دشمن دیگر چار بایان ضایع شد
 و بنا بر مصاحت وقت صلح گونه با مخالفان تیره بخت نموده سلطان پرویز لشکر را به برهان پور بازگردانید چون معامله خوب نه نشست این
 تفرقه و پریشانی را مجموع دولت خواهان از نفاق و بے سرانجامی خانخانان دانسته درین ابغرایض بدرگاه ارسال داشتند اگر چه
 این معنی مطلق باور نمی افتاد غایتاً این خدشه بخاطر راه یافت تا آنکه عرض داشت خاننجان رسید که این خلل و پریشانی تمام از نفاق
 خانخانان دست داده با این خدمت را با استقلال با و باز باید گذاشت یا اورا بدرگاه طلبیده این نواخته برداشته خود را بدین خدمت
 تعیین فرموده و سی هزار سوار معین و مشخص به ملک این بنده مقرر باید داشت تا در عرض دو سال تمام ولایت بادشاهی را که در تصرف
 غنیم است مستخلص ساخته و قلعه قند معار و دیگر قلعه های سرحد را به تصرف بنده های درگاه در آورده ولایت بجا آورد و نیز غنیمت
 ممالک محروسه سازم و اگر این خدمت را در مدت مذکور بانصرام نه رسانم از سعادت کورنش محروم بوده و رده خود را به بنده های
 درگاه نه نمایم چون صحبت میان سرداران و خانخانان با نجا کشیده بودند و اورا در انجا مصاحت ندیدم سردار سے را بخاننجان
 تفویض فرمودم و او را بدرگاه طلبیدم بالفعل سبب بے توجہی و بے اتفاقی اینست بعد ازین آنچه ظاهر شود در خورد آن مراتب
 توجہی و بے توجہی به عمل خواهد آمد سید علی بار هم را که از جوانان مقرر است نواخته پانصدی ذات و دو سیست سوار بر منصب سابق

او که هزاری ذات و پانصد سوار بود افزودم و در اب خان ولد خانان را به منصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم
 سرکار غازی پور را بجایگزیدم و مقرر داشتم که قبل ازین صبیح میرزا مظفر حسین ولد سلطان حسین میرزا صفوی حاکم قندهار را
 بفرزند سلطان خرم نامزد نموده بودم درین تاریخ ۱۴۰۱- آبان چون مجلس طوی منعقد شده بود بجانه بابا خرم رفته شب نیز در آنجا
 گذرانیدم و اکثر امرا را به خلعت سرفراز ساختم و چندین از محبوبان قلعه گوالیار به تخصیص حاجی میرک از بند خلاصی یافتند و
 یک تک ردپه اسلام خان از پرگنات خالصه شریفه تحصیل نموده بود چون بر سر لشکر خدمت بود بانعام او مقرر داشتم پاره طلا و
 نقره و از هر جنس زر و غله به معتقدان داده مقرر داشتم که بفقراء اگر تقسیم نمایند در همین روز عرض داشت خان جهان بعرض رسید
 که ابرج ولد خانان را از شاهزاده رخصت حاصل نموده حسب الحکم روانه درگاه ساخت و آنچه در باب ابوالفتح بجای پوری حکم شده بود
 چون مشارالیه مدکار آمدنی است و فرستادن او بالفعل باعث توامیدی دیگر سرداران دکن که قولها بخت ایشان رفته می شد
 بنا بران اورانگاداشته و حکم شده بود که چون کیشود اس پسر اس کله را که در خدمت پرور می باشد طلبیده ام اگر در فرستادن
 او امانت رود خواهی نخواهی او را روانه خواهی ساخت چون این معنی معلوم پرور گشت فی الفور او را رخصت کرد و گفت که این
 چند کلمه را از زبان من عرض داشت خواهی نمود که چون جان و حیات خود را بخت خدمت آن خداست مجازی میخوانم وجود عدم
 گمشود اس چه باشد که در فرستادن او استادگی نمایم غایتاً خدمتگاران اعتبار و اعتماد مرا که به تقریب طلب میدادند باعث
 نویدی و شکست خاطر دیگران می گردد و در سر حد مشهور شده محل بر میانی صاحب و قبله میشود دیگر امر حضرت است که از تاریکی
 قلعه احمد نگر به سخی برادر مرحوم دانیال تبصره اولیای دولت قاهره در آمده تا پنج حال حفظ و حراست آنجا بخواه بجای میرزا
 صفوی که از خویشان غفران پناه شاه طما سب است مقرب بود و بعد از آن که شورش و کفیان مقهور بسیار شد و قلعه مذکور را محاصره
 کردند در لوازم جانبی و قلعه داری تقصیر نه کرد با آنکه خانانان و امرا و سرداران که در برهان پور جمع شده بودند در ملازمت
 پرور متوجه رفیع و دفع مقهوران گشتند و از اختلاف راه و اتفاق امرا و بے سرانجامی رسید و غله لشکرگران سنگ را که صلاحیت
 کارهای کلان داشتند براه های نامناسب و کوه های و کتلهای صعب در آورده در عرض اندک روز پریشان بے سامان
 ساختند چون کار بدین جا انجامید و عصر غله بجای رسید که جانے در عرض جانے میدادند بے علاج بمقصد نارسیده برگشتند
 و ششم قلعه که چشم برآمد این لشکر داشتند از شنیدن این خبر بیدل و بے پاشه به یکبار بر جوشیدند و خواستند که از قلعه
 برآیند و بیک میرزا چون بر این معنی مطلع گشت در مقام تسلی و دلایسای مردم شد و هر چند که شید نتیجه داد آنوالا مرقول

و قرار با مردم خود از قلعه برآمدہ متوجہ بہ برہانپور گشت و تاریخ مذکور شاہزادہ را ملازمت نمود عرایض کہ در باب آمدن اورسید چون ظاہر گشت کہ در تردد و نمک حلائی تفسیر کردہ فرمودم کہ منصب ادا کہ پنج ہزاری ذات و سوار بود برقرار داشتہ جاگیر تنخواہ و ہندہ تاریخ نیم عرضداشت بعضی امراء دکن رسید کہ تاریخ بست دوم شعبان میر جمال الدین حسین بہ بیجاپور رسید عادل خان و لیل خود را بیست کردہ پیش باز فرستادہ خود ہم تاسہ کردہ استقبال نمود و از ہمان راہ مرزا را بہ منزل خویش برد و چون ہو اسے شکار بر طبیعت غالب بود و در ساعت مسعود کہ پنجان اختیار نمودہ بودند از شب جمعہ پانزدہم رمضان مطابق دہم آذر شہ یک پیردش گھڑی گذشتہ متوجہ شکار شدیم و در باغ دھرہ کہ متصل بہ شہر است منزل بختین واقع شد درین منزل دو ہزار روپیہ و فرگل ہر م نرم خالصگی بہ میر علی اکبر دادہ اورا رخصت شہر نمودم و از ملاحظہ آنکہ غلات و فروعات بے سپردا مال مردم نشود حکم شد کہ غیر از مردم فردی و بنارہ ماے خاص پیش خدمت ہمہ در شہر بودہ باشند و حفظ و حراست شہر را بہ خواجہ جہان فرمودہ اورا رخصت دادیم تاریخ چہار دہم سعدی خان ولد سعید خان را فیل مرحمت کردم تاریخ ۲۸ مطابق ۲۱ رمضان چہل و چہار فیل کہ ہاشم خان ولد قاسم خان از او ڈیسیہ کہ اقصاے بنگالہ است پیشکش فرستادہ بود از نظر گذشت از انجملہ یک فیل بسیار خوب و مطبوع بود * از ان خاصہ ساختہ تاریخ ۲۸ کسوف واقع شد از براسے دفع نحوست آن خود را بہ طلا و نقرہ وزن کردم یکہزار و ہشت صد تلوہ طلا و چہار ہزار و نہصد روپیہ شد از ان دیگر اقسام جوبات و انواع حیوانات از فیل و اسب و گاؤ فرمودم کہ در بلدہ اگرہ و دیگر شہر ہاے حوالی برستحقان بے مایہ و محتاجان در ماندہ تقسیم نمودند چون مہمات لشکری کہ بہ سرداری پر وزیر و سرکردگی و سربراہی خانخانان و ہمراہی چندے از امراءے کلان شہل راجہ مان سنگہ و خان جہان دآصف خان و امیرالامراء دیگر منصبداران و سرداران از ہر طائفہ و ہر دست کہ بہ تسخیر ملک دکن تعین یافتہ بودند بدان انجامید کہ از نصف راہ برگشتہ بہ برہانپور معاودت نمودند و ہمگی بندہ ہاے معتمد و واقعہ نویسان راست گفتار عرایض بدرگاہ فرستادہ باز نمودند کہ اگرچہ برہم خوردگی و خرابی این لشکر را جہتہا و سببہا بسیار بود اما عمدہ اسباب بے اتفاقی امر را بہ تخصیص نفاق خانخانان شد بنا برین بخاطر رسید کہ خان اعظم را با لشکر تازہ زدو باید فرستاد تا لاف و تدارک بعضی امور نا لایق و ناشایستگیہا کہ از نفاق امر چنانچہ مذکور شد رویداد نماید یا زدہم دی بہ تسلیم ابن خدمت سرفرازی یافت و حکم شد کہ دیوانیان سرانجام نمودہ اورا بزودی روانہ سازند و خان عالم و فریدون خان و برلاس و یوسف خان و لد حسین خان مگر یہ و علی خان نیازی و باز بہادر قلماق و دیگر منصبداران قریب بدہ ہزار سوار ہمراہ او تعین نمودم و مقرر شد کہ وراے احدیان کہ بدین خدمت تعین اند دو ہزار احدی دیگر ہمراہ سازند کہ ہمگی دوازدہ ہزار سوار بودہ باشد و سی لک روپیہ خوانہ و چند حلقہ فیل ہمراہ

ساخته رخصت دادم و خلعت فاخره و کمرشمیر مرصع و اسپ با زین مرصع و قیل خاصه و پنج لک روپیه مدد خرج باد عنایت نمودم
و حکم شد که دیوانیان عظام از محال جاگیر او باز یافت نمایند و امرای تعینات به خلعتها و اسپها و رعایتها مقرر فرار شدند و ما با
را که چهار هزار نفری فانت و سه هزار سوار بود و پانصد سوار دیگر بر منصب او افزوده حکم کردم که خان اعظم و این لشکر را به برهانپور رسانند و بحقیقت
برهم خوردگی لشکر پیش باز رسیده حکم سرداری خان اعظم با امرای آن حد و در سایه همه را با او استغنی و کجبت ساخته و سامان لشکر
انجام دیده بعد از نظام و انتظام مهات مرعونه خانخانان را همزه گرفته بدرگاه آورد و روز یکشنبه چهارم شوال قریب باختر پاس روز
به شکار رچیته شغولی و اشتهم درین روز و روز پنجشنبه مقرر کرده ام که جاندار کشته نشود و گوشت متداول نمیکنم روز یکشنبه خاصه بحبت
تعلیمی که پدر بزرگوارم آن روز را بمیداشتند چنانچه به گوشت میل نمی نمودند و کشتن جاندار منع بود به سبب آنکه در شب یکشنبه
تولد مبارک ایشان واقع شده بود و میفرمودند که درین روز بهتر آنست که جانداران از آسیب تصاب طبیعتان خلاص باشند
و روز پنجشنبه که روز جلوس نیست درین روز هم فرمودم که جاندار را با بجان نماندند و در ایام شکار درین و روز تیر و تفنگ بجای آوردن
شکاری نمی اندازم در حالتیکه شکار چیته میشد اوپ را که از خد شکاران نزدیک است جمعی را که در شکار همراه میباشند پاره
و ورترا من سر کرده می آورد و رختی میرسد که زغنی چند بران نشسته بودند چون نظرش بران زغنیهای افتد گمان و نکند چند گرفته
بر انظر متوجه میشود اتفاقاً در حوالی آن درخت گاو سه نیم خورده افتاده می بیند مقارن آن شیر بزرگ حبیب قوی جبه
از میان بوته چند که دران حوالی بوده برخاسته روان میشود با آنکه از روز و گفتری بیشتر نمانده بود چون ذوق مرا به شکار شیر میآید
خود با چند کسی که همراه او بودند شیر را قیل نموده کس به نزدیک من فرستاد و مرا از شیر خبر که چون خمون رسید فی الحال با اضطراب
جلو ریز متوجه گشتم با با خرم و راند اس و اعتماد را که وجبات خان و یکدائی دیگر با من همراه بودند بجز رسیدن دیدم که شیر در سایه
درختی نشسته است خواستم که سه اهره تفنگی بنیدارم دیدم که اسپ بیطاعتی میکند از اسپ پیاده شدم و تفنگ را سر رست ساخته
کشاد و ادم چون من در بلند می ایستاده بودم و شیر در پستی بوده هیچ نداستم که بدو رسید یا نرسید در لحظه مضطربانه تفنگی دیگر انداختم
بخطا مهرسد که این تفنگ باور رسید و باشد شیر برخاسته حله آورد و میر شکاری را که شاهین در دست داشت و بحسب اتفاق
در برابر او واقع شده بود زخمی کرده بجای خود به نشست درین حالت بند و قی دیگر بر سه پایه نهاده بجز اگر فتم اوپ را که
سه پایه را گرفته ایستاده بود و شمشیر در کمر و کتک جوبی در دست و با با خرم جانب چپ بانکه فاعله و راند اس و دیگرینده ماد عقب
او و کمال فراول تفنگ پر کرده بدست من میداد چون خواستم که کشاد نمایم شیر غران بجانب میان روان شده حله آورد گشت

مقارن آن تفنگ را کشاد و دم از محاذی و من شیر و دندان او گذشت صدای تفنگ او را بر تیز گرد جمعی که از خد متگاران هجوم آورده بودند تاب حمله او نیاورده بر یکدیگر خوردند چنانچه من از دکه و آسیب آنها یکدفعه قدیم از جای خود پس زفته افتادم به تحقیق میدانم که دوسه کس پا بر سینه من نهاده از بالا من گذشتند بعد اعتماد را که و کمال قراول استاده شدم درین وقت شیر بر دمی که در دست چپ بودند قصد نمود انوپ را سه سه پای را از دست گذاشته به شیر متوجه شد شیر بهمان جستی و چالاک که حمله گشته بود بر دگر گشت و او مردانه به شیر رو برداشت آن چوب که در دست داشت بر دد دست دوبار بر سر او محکم فرو کوفت شیر دهن باز کرده هر دو دست انوپ را سه در دهن گرفت و چنان خنایند که دندان او از آن سوسه هر دو دست او گذشت اما آن چوب و انگشتری چنانکه در دست داشت خیل میزدند و نه گذشت که دست پاس او از کار برد و از حمله دد که شیر انوپ را سه در میان هر دو دست او به پشت افتاد چنانکه سر در سه او محاذی سینه شیر بود درین وقت با با خرم در امد اس متوجه شدند تا به انوپ را سه نمایند شایزاده تیغی بر کمر شیر انداخت و را امد اس هم دو شیر بکار بردیکه که به شانه شیر میرسد فی الجمله کارگر می افتد و حیات خان چوبی که در دست داشت چند س بر سر او زد انوپ را سه زور کرده دستهای خود را از دهن شیر بر می آورد و دوسه مشت بر کله او میزند و به پهلوی غلطیده بر زور زانو را است می ایستد در وقت کشیدن دست باز و دهن شیر چون دندان او از جانب دیگر سر بر آورده بودند پاره چاک میشود و هر دو پنجه او از دوش گذشت در حین ایستادن شیر هم ایستاده میشود و سینه او را بتاخ و جنگال مجروح میسازد چنانچه زخمهای مذکور روزی چند او را آزرده داشت و بجای که زمین بے راستی بود در رنگ دو کشتی گیر بر یکدیگر چسبیده غلطان شدند و در جای که من ایستاده بودم زمین فی الجمله همواری داشت انوپ را سه میگویی که بعد از ایستادن شعور به من داد که شیر را عمدتاً بدان سو بردم دیگر از خود خبر ندارم درین زمان شیر او را گذاشته روان میشود و در آن خبری شمشیر علم کرده از پس او در می آید و بر سر او می زند شیر چون رو به یگر داند یعنی دیگر بر صورت او می اندازد چنانچه هر دو چشم او بریده میشود و پوست او بر او که به شمشیر جدا شده بود بر بالا چشمهای او می افتد درین حالت صلح نام چراغی چون وقت چراغ شده بود مضطربانه سینه آید بحسب اتفاق بشیر کور که برینخورد شیر یک طباچه او را برداشته می اندازد افتاد و جان دادن یکے بود مردم دیگر رسیده کار شیر را تمام می سازند چون این قسم خد من از فعل آمد و جلایساری او مشاهده گشت بعد از آنکه از الم زخمها خلاصی یافت و به سعادت ملازمت سفر فرزند گردید خطاب انبراسه سنگه دهن انبیا زنجشیدم انبراسه خد بان بنده سردار فوج را ایگو بند و اولاد سنگه شیر مارم را دست شمشیر خاوه مرمت کرده بر منصب او باره افزودم خرم پسر خان اعظم را که به حکومت ولایت جوته گزیده من یافتند

بہ خطاب کامل خانی سرفراز ساختم روز یکشنبہ سوم ذی قعدہ بہ شکار باہی مشغولے دہاتم ہفتصد و شصت و شش باہی شکار شد و در حضور
 بامراوز پنجیان و اکثر تہذیبہ تقسیم یافت من بغیر از باہی پولکدار نمی خوردم اما نہ ازین جہت کہ شیعہ مذہبان غیر پولکدار را حرام میدانند
 بلکہ سبب تنفر من ازین جہت است کہ از مردم کہنہ شنیدہ ام و بہ تجربہ نیز معلوم شد کہ باہی غیر پولکدار گشتہاے حیوانات مردہ
 میخورد و باہی پولکدار نمی خورد ازین مرخوردن او بر طبیعت من مکروہ آمد شیعہ میدانند کہ بچہ و جہنمی خوردند و آنرا از چہ جہت حرام میدانند
 از شتران خانہ زاد کہ در شکار ہمراہ میباشند یک شتر پنج نیلہ گاوار کہ بوزن چہل و دو من ہندوستان بود برداشتنی ایستادہ شد
 نظیرے نیشاپوری کہ در فن شعر و شاعری از مردم قرار دادہ بود و در گجرات بہ عنوان تجارت بسری بردنیل ازین طلبیدہ بودم
 و رینولا آمدہ ملازمت کرد قصیدہ انوری را کہ

باز این چہ جوانی و جمال ست جانرا

تبع نمودہ قصیدہ بحبت من گفتہ بود گذرانید ہزار روپیہ و اسب و خلعت بہ صلہ این قصیدہ بدو مرحمت نمودم و حکیم حمید گجراتی
 را کہ مرتضی خان تعریف بسیار نمودہ بود و او را ہم طلبیدہ بودم آمدہ ملازمت کرد و نیک نفسیہا و سادگیہاے او بیشتر از طبابت او بود
 مدتے در ملازمت بسر برد چون ظاہر شد کہ در گجرات سوائے او طلبیہ نیست و او را ہم خواہان رخصت یافتیم ہزار روپیہ و چند عدد
 شال باد و فرزند ان او دادہ یک دہمہ در دست برد و معاش او مقرر داشتیم خوش حال بوطن مالوت مرخص گشت یوسف خان
 ولد حسین خان تگریہ از جاگیر آمدہ ملازمت نمود روز پنجشنبہ دہم ذی الحجہ عید قربان شد چون در روزند کور منع است کہ جاندار کشتہ شود
 روز جمعہ فرمودم کہ حیوانات قربانی را قربان ساختند سہ گوسفند را بدست خود قربان ساختہ بہ شکار سوار شدم و شش گھڑی از شب
 گذشتہ باز گشتم درین روز نیلہ گا و شکار شد بوزن نہ من و سی و پنج سیر چون حکایت ابن نیلہ گا و خالی از غراتی نبود نوشتنہ شد در
 دو سال گذشتہ کہ بہ سیر و شکار ہمین منزل آمدہ بودم این نیلہ گا و را در ہر مرتبہ بندہ دق زدہ چون زخمی بر جاے کاری واقع نشدہ بود
 نیفتاد و بدر رفت درین مرتبہ باز این نیلہ گا و در شکار گاہ بنظر درآمد و قراولان شناختند کہ در دو سال پیش زخمی بدر رفتہ بود بجملاً
 سہ تفنگ دیگر ہم درین روز برودم اصلاً کار گر نیفتاد سر در پے او نہادہ تاسہ کردہ مسافت در عقب او پیادہ طے کردم ہر چند تردد
 نمودم بدست در نیامد آخر الامر نزد کردم کہ اگر این نیلہ گا و میقتد گوشت اورا طعام بخنہ بروح حضرت خواجہ معین الدین بہ فقرا
 بخورائیم و یک ہر یک روپیہ نذر حضرت والدہ بزرگوارم نمودم مقارن این نیت نیلہ از تردد باز ماند بر سر او دیدہ فرمودم کہ در حال
 حلال کردند و بار و آورده بطرز سے کہ نذر کردہ بودم بجا آوردم گوشت نیلہ گا و را طعام بخنند و ہر روپیہ را علواً سامان نمودہ و روپیہ

و که سنه را جمع نموده در حضور خود تقسیم نمودم بعد از دوسه روز دیگر باز نیله گادے بنظر مراد هر چند نزدوده خواستم که در یکجا آرام گیرم تا تفنگ انداخته شود مطلقاً قابو بدست در نیامد تا قریب شام از عقب او تفنگ بردوش میبرفتم تا وقتی که آفتاب غروب نمود تا امید از زدن او شدم به یکبار بر زبان من گذشت که خواه این نیله هم نذر شماست گفتن من و شستن او مقارن واقع شد تفنگ چاق ساخته اند انتم و اورا زدم و این را نیز بدستور نیله سابق فرمودم که طعام پنجه به فقرای خود را نذر روز شنبه نوزدهم ذی حجه باز شکار ماهی شد درین روز تخمیناً سه صد دسی ماهی شکار شده باشد شب چهاردهم ۲۸ ماه مذکور در روپ باس نزول واقع شد چون از شکار گاه هاے مفرے نشست و حکمست که هیچ کس در حوالی آن شکار نکند آهوسے بے نهایتی درین صحرا بمرسد چنانچه آبادانیها درمی آیند و از مفرت هر گونه آسیب این اند و دوسه روز در آن صحرا با شکار نمودم و آهوسے بسیار به تفنگ و چیت زده شکار کردم چون ساعت دخول شهر نزدیک بود و منزل در میان کرده شب پنجمه دوم محرم ششده بیاض عبد الرزاق معمرے که نزدیک بلکه متصل شهر است نزول اجلال واقع شد درین شب اکثر بنده های درگاه مثل خواجه جهان و دولت خان و جمعی که در شهر مانده بودند آمده ملازمت نمودند ایرج هم که از صوبه دکن طلبیده بودم به سعادت آستان بوسی مشرف گشت روز جمعه هم در آن باغ مذکور توقف واقع شد و عبد الرزاق درین روز پیشکشهای خود را گذرانید چون آخرین روز ایام شکار بود حکم شد که مدت شکار و عدد جانوران را که شکار شده بعرض رسانند مدت شکار از نهم ماه آذر لغایت بست و نهم اسفند از نهمه سه ماه و بست روز شکار بود بدین موجب بشرو عازده قلاوه و گوزن یک راس چینگا ره چهل و چهار کوته پاچه یک راس و آهوبره دو راس آهوسے سیاه شصت و هشت راس آهوسے ماده سی و یک راس و دوا به چهار قلاوه آهوسے کو راره هشت راس پائل یک راس خرس پنج قلاوه کفتار سه قلاوه خرگوش شش راس نیله گادیک صد و هشت راس ماهی بکنزار دودوش قطع عقاب یک دست نقد رچی یک قطعه طادس پنج قطعه کاروانک پنج قطعه دراج پنج قطعه سرخاب یک قطعه دسار پنج قطعه و یک یک یک قطعه مجموع بکنزار چهار صد و چهارده و روز شنبه ۲۹ اسفند از نده مطابق هم محرم بر نیل سوار شده متوجه شهر شدیم از باغ عبد الرزاق تا بدولتخانه قطعه یک گروه و بست طناب سافت است سبزار و پانصد روپیه تار کردم و ساعتی که قرار یافته بود داخل دولتخانه شدم در بازارها بطریق معهود بجهت جشن نوروز در آتش گرفته آئین بسته بودند چون در ایام سیر و شکار خواجه جهان را حکم شده بود که در محل عمارتے بسازد که قابلیت نشستن من داشته باشد خواجه مشارایمه این نوع عمارت عالیشانے را در سه ماه تیار و مکمل ساخته بود و بنایت کار نمایان دست بسته کرده و مصوران نیز کار نمایان و جلد دستی خوبے نمودند از گردها بهمان عمارت بهشت آئین داخل شده تماشا کے آن منزل نمودم بنایت افغان

ستحسن افتاد و به تعریف و تحسین بسیار خواه جهان سر بلندی یافت پیشکشی که ترتیب داده بود در همین عمارت بنظر اشرف گذرانید و بعض از آن پسند خاطر گردید تمهید را بدو بخشیدم *

جشن نوروز ششم از جلوس همایون

دو گفتری و چهل پل از روز دوشنبه گذشته حضرت نیر اعظم به برج شرف خود که در محل باشد تحویل نمود روز مذکور غره فروردین مطابق ششم محرم ششم جشن نوروزی ترتیب داده بر تخت دولت جلوس نمودم امراد سایر بنده های درگاه سعادت کونش دریافتند تسلیات مبارک بادی بجا آوردند و پیشکش بنده های درگاه میران صدر جهان و عبدالعزیز خان فیروز جنگ و جهانگیر قلی خان از نظر اشرف گذشت روز چهارشنبه ششم محرم پیشکش راجه کلیان که از بنگاله فرستاده بود از نظر گذشت روز پنجشنبه نهم ماه مذکور شجاع خان و بعضی از منصبداران که به طلب ازدکن آمده بودند ملازمت کردند که خیر مرصع به رزاق درویش از یک مرحمت نمودم در همین ایام پیشکش نوروزی مرتضی خان از نظر اشرف گذشت چنانچه بسیار از هر قسم دهر جنس ترتیب داده بود همه را دیدم و آنچه پسند خاطر گردید از جوهرگران بها و آئینه نفیسه و فیل و اسب گرفته تنه را باز گردانیدم و خیر مرصع به ابوالفتح دکنی دس هزار روپیه به میر عبدالعزیز یک اسب عراقی به مقیم خان مرحمت نمودم شجاعت خان را به همین قصد ازدکن طلبیده بودم که او را به بنگاله نزد اسلام خان فرستم که در حقیقت قائم مقام او باشد منصب او را که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بود پانصدی ذات و سوار افزوده به خدمت صوبه مذکور تسلیم کنانیدم و خواجه ابوالحسن دو قطعه لعل و یکدانه مرادید و ده انگشتری گذرانید به ایرج پسر خانخانان که خیر مرصع مرحمت نمودم منصب خرم هشت هزاری ذات و پنج هزار سوار بود دو هزاری دیگر بر ذات او افزودم و خواجه جهان را که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار داشت پانصدی ذات و بیست سوار دیگر اضافه نمودم و بیست چهارم محرم که بنزد هم فرودین روز شرف باشد یادگار علی سلطان ایلی شاه عباس دارا که به پرسش تغزیت حضرت عثمان یکا و تنیست جلوس من آمده بود سعادت ملازمت دریافت و سوغاتی که شاه عباس برادر فرستاده بود در نظر اشرف گذرانید اسپان خوب و آئینه و از هر جنس نفیسه لاقی آورده بود بعد از گذرانیدن سوغات در همین روز خلعت فاخره و سی هزار روپیه که بحساب ولایت هزار تومان بوده باشد با و مرحمت نمودم و کتابیکه مبنی بر تنبیه و پرورش واقعه دال بر بزرگواری بود گذرانید چون در کتابت تنبیه اظهار محبت پیش از پیش نموده در مراعات نسبت ادب و یگانگی و بقیه فرو گذاشت نه نموده خوش آمد که کتابت جنس داخل گردید *

نقل کتابت شاه عباس

تاریخات سحاب فیض ربانی و قطرات غمام فضل سبحانی طراوت بخش حدائق ابداع و اختراع باشد همیشه گلشن سلطنت و
 جهان بینی و چین زار اہبت و کامرانی اعلیٰ حضرت فلک مرتبت خورشید منزلت بادشاہ جوان نخت کیوان و قار شہر یار نامدار سپہر اقتدار
 خدیوہ جاگیر کشور کشا خسرو سکندر شکوہ دارا لوانست نشین بارگاہ عظمت و اجلال صاحب سر بر آفیم دولت و اقبال نریت افزا
 ریاض کامرانی چین آراے گلشن صاحبقرانے چہرہ کشاے جمال جهان بینی بدین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش و بنیش فرست کتاب
 آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی بلندی بخش ہمت بلند سعادت افزاے طالع ارجمند آفتاب فلک اقتدار
 سایہ عاطفت آفریدگار حجابہ انجم سپاہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید کلاہ عالم پناہ از جو یار عنایت الہی و چشمہ سار مرہمیت
 نامتناہی سرسبز بودہ ساحت انیس مساحتش از آسیب خشک سال عین الکمال محروس باد حقیقت شوق و محبت و کیفیت خلقت
 و مودت تحریر بندیر نیست رع

فلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز

اگر چه از راه صورت بعد مسافت مانع در یافت کعبہ مقصود گردیدہ اما قبلہ بہت والا نہمت نسبت معنوی قرب باطنی ست مدد الحکم
 کہ بحسب وحدت ذاتی این نیازمند در گاہ ذوالجلال و آن نہال سلسال اہبت و اجلال انمعنی بہ تحقیق پیوستہ بعد مکانے و دوری
 صوری جسمانی مانع قرب جانی و وصال روحانی نہ گشتہ رو در یکجہتی است و از نیجت گرد لال بر آئینہ خاطر خورشید مثال نہ نشستہ
 عکس پذیر جمال آن منظر کمال است و ہموارہ مشام جان بردن کج فواج خلعت و داد و نسایم عنبر شامیم محبت و اتحاد معطر گشتہ بود
 روحانی و مواصلت جادو دانی زنگ زدای دوستی ست ۵

ہفتینم بہ خیال تو و اسودہ دلم | آئین وصالست کہ در پی غم ہجرانش نیست

المنۃ مدّ تعالیٰ و تقدس کہ نہال آرزوے دوستان حقیقی بہ تمرہ مراد بار و در شدہ شاید مقصود یکہ سالہا در پردہ خفا مستور بود و تضحیح
 و اہمال از بارگاہ و اہب متعال جلوہ گری آن سالت بشد باحسن و جوی از حجلہ غیب بطور درآمدہ بر تو جمال بر ساحت آمال
 نجمتہ مال منظران انداختہ بر فراز تخت ہمایون سر بر سلطنت ابد مقرون ہم آغوش آن انجن آراے بادشاہی و زینت افزاے
 سر پر شامینشاہی گردیدہ و ہواے جہان کشاے خلافت و شہر یارے و جہر فلک فرساے مدلت و جہانداری آن رفعت بخش و فہر
 و اورنگ عقدہ کشاے دانش و فرنگ ظل مدلت و جہانداری و مرحمت بر مفارق عالمیان انداختہ امید کہ چین مرا بخش

جلوس بیمنت مانوس آن محبته طالع بهایون نجت فروزنده تاج و فرزانده تخت را بر هکتمان مبارک و میمون و فرخنده و بهایون گردانید
و همیشه اسباب سلطنت و جهانبانی و موجبات شجاعت و کامرانی و عزت و تفضاعت با دوز و دیر باز آئین و داد و روش اتحاد که بین پادشاه
و الیاده و انصاف یافته و بتازگی میانه این مخلص محبت گزین و آن معدلت آئین استقرار پذیرفته مقتضی آن بوده که چون مرده جلوس آن
جانشین مسند گورگانه و وارث افسر صاحبقرانی بدین دیار رسد یکی از محرمان حریم حضرت بر سبیل تعجیل تعیین شده به مراسم تنهیت
آقام نماید لیکن چون مهم آور بایجان و تسخیر ولایت شروان در میان بود ناخاطر مرا گین از مهلات ولایت مذکور جمع نمیشد مراجعت
بمستقر سلطنت میسر نبود و در لازم این امر خطیر تاخیر و تقصیر واقع شد هر چند رسوم و آداب ظاهری نزد آداب دانش و نبیست چند ان
اعتباری ندارد اما طایفه آن بالکلیه بحسب ظاهر و نظر قوام که مطلع نظر ایشان جز امور ظاهری نیست طے مراتب دوستی است و جرم
درین ایام محبته فرجام بهمین توجه خدام ملایک احرام مهلات ولایت از دست رفته بر حسب مدعا و اجبا صورت یافته بالکلیه از نظر
خاطر جمع گشته بدو سلطنت اصفهان که مقرر سلطنت است نزول اجلال واقع شد امارت شعار کامل الا خلاص راسخ الاعتقاد
کمال الدین یاوگار علی را که ابا عن جد از زمره نویدگان بحکمت و موفیان صفائی طوبیت این دودمان است روانه درگاه معلی و بارگاه
اعلی نمود که بعد از دریافت سعادت کونش و تسلیم دادراک شرف تقبیل و تثبیم بساط عزت و دادا و لازم پرسش و تنهیت شخصیت
مراجعت یافته از اخبار مسرت آثار سلامتی ذات ملایک صفات و صحت مزاج و باج خورشید ایتهاج بحجت افزای خاطر مخلص
خیر خواه گردد و مر جو آنکه پیوسته دو مرتبه محبت و داد و موروثی و مکتبی و حقیقه خلعت و اتحاد صوری و معنوی را که بارگاه انمار موالات
و اجرا و اول مصداقات غایت نصرت و حضرت پذیرفته از نشو و نما نیند اخته بار سال رسل و رسائیل که مجالست روحانیت
محرم سلسله یگانگی و رافع غایله یگانگی بوده باشند در وابط معنوی را بابتلاوت صوری متفق ساخته بار جاع و انجام مهام ممنونی اند
حق سبحانه تعالی آن زبده خاندان جاه و جلال و خلاصه دودمان ابهت و اقبال را بتائیدات غیب انیسب مؤید و اراده

تا اینجا نقل کتابت برادر م شاه عباس تمام شد

برادر م سلطان مراد و ابیال را که در ایام حیات بدر بزرگو ارم برکت خدا پیوسته بودند مردم با سامی مختلف نام می بردند فرمودم
که یکی را شاهزاده مغفور و دیگری را شاهزاده مرحوم میگفتند باشند اعتماد الدوله و عبدالرزاق محمودی را که بر یک به منصب هزار
و پانصدی سرفراز بودند به منصب هزار و هشت صدی سرگز از سانقم و بر سواران قاسم خان برادر اسلام خان و ولایت و پنجاه و دو
افزودم ابرج پسر کلان خان تانان را که خانه زاد قابل مستعد بود بخطاب شاه نواز خانی و سعد الله و سعید خان را به لقب نواز خانی

سر بلند می نشستیم هنگام جلوس بر دژ نهادن پاره افروخته بودم چنانچه سه رتی بر وزن مهر و پیه اضافه شده بود درین ایام بعضی رسید
که در داد و ستد با رفاهیت خلق در آنست که مهر و پیه بر وزن سابق باشد چون در جمیع امور رفاهیت و آسایش خلق منظور است
حکم کردم که از تاریخ حال که یازدهم اردی بهشت است جلوس باشد در دارالاضرباے ممالک محروسه مهر و پیه را بدستور سابق
مسکوک و مضروب بساخته باشند چون قبل ازین تاریخ روز شنبه دوم از ماه صفر شصت هزار و بیست اعداد بدنهاده شد که کابل از
سر دار صاحب وجود خالی ست و خان و دربان در سیر دلی هاست و مغر الملک با عدد دویست و چند از طایران مؤمن الیه در کابل است
فرصت غنیمت دانسته با سوار و پیاده بسیار غافل و بخیل خود را به کابل رسانید و مغر الملک باندازه قوت و حالت خود فی الجمله تردد
نموده کابلیمان و متوطنان و سکنه شهر خصوصاً جمیع جماعت فرزبانیان کوچه باراکچه بند نموده خانهاے خود را مضبوط و مستحکم ساختند
افغانان چند توپ شده از اطراف بکوچه باراکچه و بازارها و آمدند مردم از پشت باعداد سواراے خود آن تیره بختان را از تیر و تفنگ گرفته
جمع کثیر را به قتل رسانیدند باراکچه که از سرداران معتبران مخدول بود کشته شد از وقوع این مقدمه به ملاحظه آنکه مبادا مردم از
اطراف و جوار جمع شده راه بیرون شدن بر آنها مسدود گردانند ولی دپاسے داده ترسان و هراسان بازگشتند قریب به شهاد
تغیر از آن سگان به جنم ز قتل نادو بیست اسب گیرانیده از آن مملکه جان به گم و پا بیرون برودند نادعلی میدانی که در لوهو بود آخر
همان روز خود را رسانید و پاره راه تعاقب نمود چون فاصله بسیار شده بود و جمعیت او اندک کار سته ساخته برگشت بهمان سعی
که در روز آمدن نمود فی الجمله ترددی که از مغر الملک واقع شد هر یک بر یادی منصب سرفرازی یافتند و نادعلی که به منصب هزار
ذات مفتخر بود هزار و پانصدی شد و مغر الملک که هزار و پانصدی بود به هزار و هشت صدی سرفراز گشت چون ظاهر شد که خان دوران
و کابلیمان در مقام روز گذرانیدن اند و دفع اعداد بدنهاده و در از کشید بخاطر گذرانیدم که خانخانان در خانه بیکار افتاده است
او را با پسرانش بدین خدمت تعیین باید کرد و معارن این اندیشه قلیچ خان که قبل ازین به طلب او فرمان صادر گشته بود از پنجاب آمد
و سعادت خدمت دریافت از ناصیه احوالش ظاهر گشت که بجهت آنکه خدمت دفع اعداد که نافرذ خانخانان شده از رده خاطر است
تا آنکه صریح قصد این خدمت نمود و قرار یافت که صاحب صوبگی پنجاب متعلق بفرقی خان باشد و خانخانان در خانه بسر برد و قلیچ خان به منصب
شش هزاری ذات و پنجهزار سوار سرفرازی یافت و خدمت کابل و دفع و دفع اعداد بدنهاده و در آن کوستان را تعد نمود و خانخانان
را فرمودم که در صوبه اگر از سرکار قنوج و کابلی جاگیر تنخواه نمایند تا مفسدان و تهمردان آن ولایت را تنبیه بلیغ نموده پنج و بیاد آنها
براندازد و در وقت رخصت هر یک به خلعتاے خاص و اسب و قیل و خلعت سرفرازی یافته روانه شدند در همین ایام بنا بر حسن

و خلاص و قدیم خدمت اعتماد الدوله را به منصب دوهزاری ذات و پانصد سوار سربندی بخشیده مبلغ پنجاه هزار روپیه نقد بطریق انعام فرمود و صابت خان را که بجیت سامان واجب لشکر نظر افتاد و دلالیت نمودن امر بحسن اتفاق و یکتا دلی فرستاده بودم بتایخ و تاخیر ماه تیر ۱۲۰۳ بیع اثباتی در دارالخلافه اگر ملازمت نمود از عرض داشت اسلام خان بظهور پیوست که عنایت خان در صوبه بنگاله مصداق خدمات پسندیده گشته بنا برین پانصدی ذات او افزودم که دوهزاری بوده باشد بر منصب راجه کلیمان که از تعینات صوبه مذکور است پانصدی ذات و سی صد سوار اضافه نمودم که مجموع هزار و پانصدی ذات و هشت صد سوار بوده باشد هاشم خان را که در ادو بیسه بود و غایتا به حکومت کشمیر سرفراز ساخته عم او خواجگی محمد حسین را به کشمیر فرستادم که تا رسیدن او از احوال آن ملک خبردار باشد در زمان پدر بنمرگو ارم پدر او محمد قاسم کشمیر را گرفته بود و چین قلیج که ارشد اولاد قلیج خان است از صوبه کابل آمده سعادت ملازمت دریافت چون نسبت خانه زادگی را با جوی زانی جمع داشت بخطاب خان سر بلند گشت و حسب التماس پدر او و بشرط تعصب خدمت تیراه پانصدی ذات و سه صد سوار بر منصب او افزودم بتایخ ۱۴ - امرداد بنا بر سبق خدمت و در نور خلاص دکار دانی اعتماد الدوله را به منصب والای وزارت ممالک محروسه سربندی بخشیدم و در همین روز که خنجر مرصع به یادگار علی ایچی دارای ایران کرامت فرمودم عبداله خان که به سرداری لشکر انا مقور تعین بود چون تعهد نمود که از جانب گجرات ولایت دکن درآید و او را به صاحب صوبگی و حکومت صوبه مذکور سرفراز ساخته راجه باسور ابوص او به سرداری لشکر انا تعین نمودم و پانصد سوار بر منصب او اضافه کردم و در عوض گجرات صوبه مالوه بخان عظیم مرحت نمودم و چهار لک روپیه بجیت سامان و سرانجام لشکری که به همراهی عبداله خان از راه ناسک نزدیک ولایت دکن تعین یافته بود فرستاده شد صفدر خان با برادران از صوبه بهار آمده به سعادت آستانوس مشرف گشت یک از غلامان بادشاهی که در خاتم بند خانه کار میکند کارنامه ساخته تذکره گزاری کرده که تا امر در مثل این کاری بیده نشود بلکه نشینده ام چون نهایت غرابت دارد به تفصیل نوشته میشود در پوست فندقی چهار مجلس از استخوان فیل تراشیده ترتیب داده است اول مجلس کشتی گیران است و دس باهم در کشتی گرفته اند و یکی در دست نیزه گرفته ایستاده است و دیگری سنگ درشتی در دست دارد و دیگری دشتا بر زمین نهاده نشسته است و در پیش او چوبی و کمانی و ظرفی تعبیه نموده است مجلس دوم تخنی ساخته در بالا آن شامیان ترتیب داده و صاحب دوستی بر تخت نشسته یک پای خود را بر بالا پای دیگر نهاده و تکیه بر پشت او نهاده

۵ - قاضی بن کارنامه از غلام خاتم بند خانه شاهی معلوم میشود در مجلس چهارم ساقن صورت حضرت عیسی علیه السلام را در جیب معلوم میشود و غایب این کارنامه را کارنامه کارگران فرنگ بوده و به پیش افتاده آنرا از نام کارنامه خود تذکره گزاری کند

ساخته پنج نفر از خدمت گاران او گرد و پیش او ایستاده کرده است و شاخ درختی برین تخت سایہ انداختہ مجلس سوم صحبت ریسمان بانا
 است چوبے ایستاده کرده دسہ طلبا برین چوبے بستہ اند و ریسمان بازی بر بالاے آن پاے راست خود از پس سر بدست چپ
 گرفته و برپائے ایستاده برے را بر سر چوبے کرده و ششے دہلی در گردن انداختہ می نواز دوم دے دیگر دستہا بالا کرده ایستاده است و چشم
 بر ریسمان باز دارد و پنج کس دیگر ایستاده اند از ان پنج کس یکے چوبے در دست دارد و مجلس چہارم در خیمت و درتہ آن درخت صورت
 حضرت عیسی را نمایان ساخته و ششے سر بر پاے ایشان نہادہ و سپر مردی بایشان درختن است و چہار کس دیگر ایستاده اند چون چنین
 کارنامہ ساخته بود اورا بانعام و زیادتی علوفہ سرفراز ساختہم درسی ام شہر ویر میرزا سلطان را کہ از دکن طلبیدہ بودم آمدہ ملازمت
 کرد و صفدر خان باضافہ منصب سرفرازی یافتہ بہ ملکی لشکر را نامتہور تعین یافت چون عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ ارادہ نمودہ بود
 کہ از راہ ناسک نزدیک ولایت دکن در آید بخاطر سائیدم کہ راہد اس کچھو اہمہ را کہ از بندہ ہای باخلاص والدہ زہرا گو ارم بود بہ ہمراہی
 او تعین نمایم کہ ہمہ جانبر دار احوال او بودہ نگذارد کہ از دہور و شتاب زدگی بے وقت بہ فعل آید بجت این خدمت اورا بر عایتہا
 عالی سرفراز ساختہ خطاب را جلی کہ در گمان او نبود کہ امت نمودہ نقارہ ہم عنایت نمودم و قلعہ رتھنبور را کہ از قلعہ ہائے مشہور ہندوستان
 است بدو شفقت کردم و خلعت فاخر و فیل واسپ دادہ مخلص ساختہم خواجہ ابوالحسن را کہ از دیوانی کل تغیر یافتہ بود بخدمت صوبہ
 دکن بمناسبت آنکہ در خدمت برادر مرحوم مدتہا در ان حد و دودہ تعین نمودم ابو الحسن بسراعتہا الدولہ را بخطاب اعتقاد خانی سرفراز
 بخشیدم پسران معظم خان را بمنصب لائق سرفراز ساختہ بہ نگالہ پیش اسلام خان فرستادم راہہ کلیان بہ سرداری سرکار اڈیسہ بہ تجویز
 اسلام خان مقرر گشت و بہ اضافہ دو صدی ذات و سوار سرفراز گردید چہار ہزار روپیہ بہ شجاعت خان دکنی مرحمت نمودم ہفتم آبان
 بدیع الزمان ولد میرزا شاہ رخ از دکن آمدہ ملازمت کرد درین روز با بخت شوریدگی و ہرج و مرج کہ در ولایت مادر از انہر واقع شدہ
 بسیارے از امرائے و سپاہیان اور بک مثل حسین بے و پهلوان بابا و نورس بے درین دہرم بے و غیرہ التجا بدرگاہ ما آوردہ ملازمت
 نمودند ہر یکے بہ خلعت واسپ و زر نقد و منصب و جاگیر سرفراز گشتند روز دوم آذر ہاشم خان از نگالہ آمدہ سعادت آستان بوسی
 در یافت پنج لک روپیہ بجت مد و پنج لشکر فیروزی اثر دکن کہ بسرداری عبداللہ خان مقرر بودہ است بدست روپ خواص شیخ نبیا
 باحمد آباد گجرات فرستادم در غرہ دے بقصد شکار موضع سونگر کہ از شکار گاہ مقرر نیست متوجہ شدیم بیت و دو آہوشکار شد از انجلہ
 شانزدہ آہور او خود شکار کردم و شش دیگر را خرم شکار نمود و روز و دو شب آنجا بودہ شب یکشنبہ خبر خوبی بہ شہر درآمد و شبی این بیت
 بخاطرم پر تو انداخت بیت

	مبادا عکس ادا از چهره دور	بود بر آسمان تا مهر را نور	
<p>بهر انجمن و قصه خوانان فرمودم که در وقت سلام و صلوات فرستادن و قصه گذراندن در آمد باین بیت کنند و حالا شایع است سوم دی روز شنبه عرض داشت خان اعظم رسید که عادل خان بیجا پوری از تفصیرات خود گذشته خود پشیمان گشته در صدد بندگی و دینوی بیش از پیش است به اودی مطابق سلخ شوال با ششم خان به کشمیر رخصت یافته بیادگار علی ایلمی ایران فرگل خاصه مرحمت نمودم با عقدا و خان شمشیر به از شمشیر باه خاصه سراند از نام شفقت نمودم شادمان دل و خان اعظم را بخطاب شادمان خانی سرفراز ساخته منصب ادا را اصل اضافه به یک هزار و هفتصدی ذات و پانصد سوار شخص شد و بر عایت علم سر بلند ی یافت و سردار خان برادر عبد الله خان فیروز جنگ و ارسلان به اوزبک که حراست سیستان با و مقرر است بعنایت علم سرفراز گشتند پوستانه آه شکار خاصه را فرمودم که جانماز با ترتیب داده در دیوان خاص و عام نگذارند که مردم بران نمازی گذارده باشند میر عدل و قاضی را که مدار امور شرعیه برایشان است بجهت خاص حرمت شرع فرمودم که زمین بوس که به صورت سجده است نکنند سوز چشمنه بیت دوم ماه دی باز به شکار سوزنگر متوجه شدم چون آهوسه بسیار در آن حوالی جمع شده بود درین مرتبه خواجه جهان را رخصت کرده بودم که طرح شکار فرغ انداخته آهوان را از هر طرف رانده در جاسه وسیعی که دور آن سر برده با و گلال با را کشیده باشند در آه رده ضبط نمایند یک و نیم کرده زمین را سر برده گرفته بودند چون خبر رسید که شکار گاه ترتیب یافته و شکار به بسیار بقید در آمده است متوجه گشتم روز جمعه شروع در شکار شد تا پنجشنبه آینده هر روز با مردم محل بقدره در آمده آن مقدار که خاطر رغبت می نمود شکار میکردم پاره زنده گرفتار میگشتند و بعضی به تفنگ و تیر کشته می شدند روز یکشنبه و پنجشنبه که تفنگ به جانور نمی اندازم بدام زنده گرفتند درین هفت روز نهصد و هفده نر و ماده شکار شده بودند از آنجمله شش صد و چهل و یک آهوسه نر و ماده که زنده گرفتار شده بودند چهار صد و چهار راس به فتح پور فرستاده شد که در میان جولان گاه آنجا سر و هند و هشتاد و چهار راس دیگر را فرمودم که حلقهای نقره در بینی کرده در جهان زمین آذوا کردند و دو دست و هفتاد و شش آهوسه دیگر که به تفنگ و تیر و چینه کشته بودند روز یکشنبه و خادمان محل دادرانده به درگاه قسمت میشد چون از شکار کردن بسیار دلگیر شدم با مرا فرمودم که به شکار گاه رفته آنچه مانده باشد بمجموع را شکار نمایند و خود به خیریت روانه شهر شدم در غره بهمن مطابق بهمن و بقعه حکم کردم که در شهر به کلاان مالک محروسه مثل احمد آباد و آه آباد و لاچور و آگره و دلی و غیره غلور خانه با بجهت فقر از ترتیب دهند تا سی محل نوشته شد از آنجمله شش محل سابق و ابرود و بست و چهار محل دیگر الحال حکم شده که داور سازند و چهارم بهمن هزار ی بر ذات راجه زنگه دیو اضافه</p>			

نمودم که چهار هزار سی ذات و دویست هزار سوار باشد و شمشیر مرصع بدو مرحمت کردم و شمشیر دیگر از شمشیرهای خاصه که شاه بچه نام داشت به شاه نواز خان عنایت شد. در ۱۶- اسفند ارباب بیع الزمان پسر میرزا شاه رخ به لشکر امانا مقهور تعین یافت و شمشیرهای براسه راجه با سو بدست او فرستاده شد چون مکرر بسامع جلال رسید که امرای سرحد بعضی تعذرات که بایشان مناسبتی ندارد از قوه به فعل می آورند و ملاحظه توره و ضوابط آن نمیکنند به بخشیان فرمودم که فرامین مطاعه بامرای سرحد صادر گردانند که من بعد مرگب این امور که خاصه بادشاهان ست نگرند اول آنکه در جهر و که نشینند و بامراد سرداران کلمی خود تکلیف چوکی تسلیم نه کنند و فیل به جنگ نیندازند در سیاست با کور نکنند و گوش و بینی نه بزند و بزور تکلیف مسلمانی بر کسی نکنند و خطاب به ملازمان خود دهند و نوکران بادشاهی را کورنش و تسلیم نفرایند و اهل نعمه را بروشنی که در دربار معمول است تکلیف چوکی دادن نکنند و وقت برآمدن نقاره نوازند و در فیل که بمردم دهند خواه به ملازمان بادشاهی و خواه نوکران خود جلو و کجک بردوش آنها داده تسلیم نفرایند در سواری ملازمان بادشاهی را در جلو خود پیاده بزنند و اگر چیزی بآنها بوبیند مهر برزنند. این ضوابط که بآئین جهانگیری اشتها یافته الحال معمول است.

جشن نوروز مقیم از جلوس همایون

غره فروردی شب جلوس روز سه شنبه ۱۶ محرم الحرام ۱۲۸۵ در دارالخلافه اگر مجلس نوروز عالم افروز و جشن مسرت بخش عشرت سامان پذیرفت بعد از گذشتن چهار گهری از شب پنجشنبه سوم ماه مذکور که ساعت اختیار کرده بنحمان بود بر تخت شستم به ستور هر ساله فرموده بودم که در بازار آئین بسته تار و زشرف این مجلس برقرار باشد خسرو بے اوزبک که در میان اوزبکیه به خسرو فرجی اشتها را دارد در همین روزها آمده سعادت ملازمت دریافت چون مردم فرار داده ما و اراکین بود اراکین بختها سر بلند می بخشید و خلعت فاخره دادم به یادگار علی ایچی دارای ایران پانزده هزار روپیه بدخوب گویان عنایت نمودم و در همین ایام پیشکش افضل خان که از صوبه بهار فرستاده بود از نظر اشرف گذشت سی زنجیر فیل و هزاره راس گوسفند و پاره افشانه بنگاله و چوب صندل و نافه مشک و چوب عود و از هر جنس چیز بود پیشکش خان دوران هم بنظر درآمد و چهل پنج راس و دو قطار شتر و چینی خطائی و پوستهای سمور و دیگر تحف و هدایا که در کابل و آنحد و بهم میرسد فرستاده بود و امرای در خانه خود تکلفات در پیشکشهای خود نموده بودند و بضایع همه ساله در هر روز از روزهای جشن مذکور پیشکش بکنارنده های گذشته و به تفصیل ملاحظه نموده آنچه پس خاطر می افتاد بیکر نفتم و باقی بادمحمت بخشید سیزدهم فروردین مطابق بیست و نهم محرم عرض داشت اسلام خان رسد مشعر بر آنکه بمن عنایت الهی و برکت

توجه و اقبال شایسته‌های بنگاله از فساد عثمان افغان پاک گشت پیش از آنکه حقیقت این جنگ مرقوم میگردد سطره چند از خصوصیات
 بنگاله در قلم می‌آورم بنگاله ملکی است در نهایت وسعت در اقلیم دوم طول آن از بندر چالگام تا کری چهار صد و پنجاه کرده و عرض
 آن از کوه‌های شمالی تا پایان سرکار مدائن در سیست و بست کرده جمع آن تخمیناً شصت کرد در دایره بوده باشد حکام سابق آنجا
 همیشه بیست هزار سوار و یک لک پیاده و یک هزار و پنجاه نفر فیل و چهار پنجاه نفر کشتی از نو آرد جنگی و غیره سرانجام می‌نموده اند از زمان شیرخان
 و سلیم خان پسر او این ولایت در تصرف افغانان بود چون اورنگ سلطنت و فرمانروائی دارالملک هندوستان بوجود اشرف
 اقدس والد بزرگوارم زبید و زینت گرفت افواج قاهره بر سران ملک تعین فرمودند و مدت مدیدی فتح آنجا را پیش نهادیمت
 داشتند تا آنکه ولایت مذکور بحسن سعی اولیای دولت قاهره از تصرف داود کرانی که آخرین حکام آنجا است برآمد آن مخدول
 در جنگ خانجهان کشته گشت و لشکر او پریشان و متفرق گردید از آن تاریخ باز تا حال این ولایت در تصرف بنده‌هاست درگاه است
 غایتاً پاره از بقایای افغانان در گوشه و کنار این ملک مانده بودند و بعضی جاهاست دور دست را در تصرف داشته تا آن که
 رفته رفته اکثر اعدایان جماعت زبون و عاجز گشتند و بولایات که تصرف بودند بدست اولیای دولت قاهره درآمد چون
 انتظام امور سلطنت و فرمانروائی به محض فیض و فضل ایزدی باین نیازمند درگاه الهی مغرض گشت در سال اول جلوس راجه
 مان سنگه را که به حکومت و دارائی آنجا مقرر بود درگاه طلب داشته قطب الدین خان را که به شرف و کلتاشی من از سائر بنده‌ها
 اعتبار داشت بجای او فرستاد و بدینسان ولایت بدست یکی از فتنه‌گیشان که از تعینات آن ملک بوده درجه
 شهادت یافت و آن ناعاقبت اندیش نیز بجزای عمل خود رسید و کشته گشت جهانگیر علی خان را که صاحب صوبه و جاگیر دار
 ولایت بهار بود بنا بر قرب جواری به منصب پنجهزاری ذات و سوار سرفراز ساخته حکم فرمودم که به بنگاله رفته آن ولایت را تصرف
 شود با سلام خان که در دارالخلافه آگره بود فرمان فرستادم که به صوبه بهار متوجه شود. و آن ولایت را به جاگیر خود مقرر شناسد
 چون اندک مدتی از حکومت داری جهانگیر علی خان گذشت بواسطه زبونگی آب و هواست آنجا بیماری صعب بهمرسانید
 در فتنه رفته مرض قوی و قوی ضعیف گشته کار او بملکت انجامید چون خبر درگذشتن او در لاهور مسیوع گردید فرمان باسم
 اسلام خان صادر گشت که صوبه بهار را با فضل خان سپرده خود بنامید هر چه تمام تر روانه بنگاله گردد در تعین این خدمت
 بزرگ اکثر بنده‌هاست درگاه بنا بر خور و سالی و کم تجربگی او سخنان میگشتند چون جوهر ذاتی و استعداد فطری او منظور نظر
 کسی نیست کرد در دایره سادی یک کرد و پنجاه لک روپیه انگریزی می‌شود و سرکار او در سیتم تم دخل صوبه بنگاله بود و این محاصل مع حاصل سرکار او دویست است

حق بین بود خود او را بخت این خدمت اختیار نمودم بحسب اتفاق مهمات این ولایت برداشتی از دوسرا انجام پذیرفت که از ابتدا سے درآمد این ملک تبصرت اولیا سے دولت ابد پیوندا تا امروز هیچ کس از بندهای درگاه را میسر نشدہ بود یکے از کار ہائے نمایان او دفع عثمان افغان مقہورست کہ مکر در زمان جات حضرت عرش آشیانے اورا با افواج قاہرہ مقابلہ و مقابلہ دست داد و دفع او میسر گشت در نیولاکہ اسلام خان دھاکہ را محل نزول خود ساختہ بود و دفع و دفع زمینداران آن نواحی را پیش نہاد بہت داشتہ بخاطر گذر آیند کہ فوجے بر سر عثمان مقہور و ولایت او باید فرستاد اگر اختیار دولت خواہی دہندگی نماید چہ بہتر و الا بطریق دیگر تہمدان اورا سزا دادہ نیست و نا بود سازند چون شجاعت خان در ہمان ایام بہ اسلام خان پیوستہ بود قمر سرداری این خدمت باسم او انداختہ شد چندے دیگر از بندہ ہا مثل کشور خان و افتخار خان و سید آدم بارہمہ و شیخ اچھی برادرزادہ مقرب خان و محمد خان و پسران معظم خان و اہتمام خان دیگر بندہ ہا بہ ہمراہی او تعیین نمود و از مردم خود نیز جمعی ہمراہ کرد و در سائیکہ شتری کسب سعادت از وی نمود این جماعت را روانہ ساخت و میر قاسم پسر میر زامرا اورا میر بخشی و واقعہ نویس نمود و از زمینداران نیز چندے بخت را ہمنوی ہمراہ کرد افواج نصرت قریب روانہ گشتند چون بجوالی قلعہ زمین او نزدیک شد نہ چندے از مردم زبان دان را بہ نصیحت او فرستادند تا او را دلالت بدولت خواہی نمودہ از طریق بغی و طغیان براہ صواب باز آورند چون غرور بسیار در کاخ دماغ او جا گرفتہ بود ہمیشہ ہوا سے گرفتن این ملک بلکہ دیگر داعیہ ہا در سر داشت اصلا گوش بہ سخنان آنجماعت نہ نمودہ مستعد جدال و قتال گردید و در کنار نالہ کہ زمین آن تمام چلہ و دلدل بود جاسے جنگ قرار داد و در کیشنبہ ۹ محرم شجاعت خان ساعت جنگ اختیار نمودہ افواج قاہرہ را مقرر ساخت کہ ہر یک بجای مقام خود رفتہ آمادہ جنگ باشند عثمان در آن روز قرار جنگ با خود ندادہ بود چون شنید کہ لشکر ہا سے بادشاہی مستعد گشتہ آمدہ اند ناچار اہم سوار شدہ بہ کنار نالہ آمد و سوار و پیادہ خود را در برابر افواج منصورہ باز داشت چون ہنگامہ جنگ گوم گشت و فوج ب فوج رو بہ روی خود متوجہ گردید درین مرتبہ اول آن جاہل خیرہ سرفیل مست جنگی خود را پیش انداختہ بر فوج ہراول می تازد بعد از زد و خورد بسیار از سرداران ہراول سید اعظم بارہمہ و شیخ اچھے بدرجہ شہادت می رسند سردار برانغار افتخار خان ہم در ستیزہ و وزیر تقصیر کردہ جان خود را شامی نماید و جمعے کہ با او بودند آنقاہر تلاش میکنند کہ پارہ پارہ میشوند همچنان کردہ جہر انغار کشور خان داد مردے و مرداگی داد خود را فدائے کار صاحب می سازد با آنکہ تیرہ بختان نیز بسیار سے زخمی و کشتہ شدہ بودند آن مدبر حساب لشکریان را از روے دانستگی و نفہیدگی بخاطر می آورد و مشخص خود می سازد کہ سرداران ہراول و برانغار و جہر انغار کشتہ شدند ہمین قول ماندہ از کشتہ شدن زخمی گشتن جمعیت خود پروا نکردہ در ہمان گرمی بر قول مبتاز و درین جانب پسر و برادران و خویشان شجاعت خان و دیگر بندہ ہا راہ بران

اگر امان گرفته بر مثال شیران و پلنگان به نیجه دزدان تلاش میکردند چنانچه بعضی درجه شهادت یافتند و جمعی که زنده ماندند زخمهای منکر برداشتند
 درین وقت فیل سستی گجست نام که فیل اول او بوده بر شجاعت خان میدادند شجاعت خان دست بر برجه برده بر فیل میزد آن طور
 فیل سستی را از برجه چپ پروا است دست به شمشیر برده و دوشمشیر پله در پله میزد از آن هم چپ محابا بعد از آن جده هر کشت. ده دجده هر میرساند
 بان هم بر نیگردد و شجاعت خان را با اسب زیر میکند بجز از اسب جدا شدن جاگیر شاه گفته بر می جده و جلودار او شمشیر و دوستی
 بر دشمنای فیل رسانیده چون فیل بر زانو در می آید اتفاقاً جلودار فیلبان را از بالا سب فیل زیر میکشد و بهمان جده هر که در دست داشت
 درین پیادگی نبیسه بر خطوم و پیشانی فیل میزند که فیل از الم آن فریاد زنان بر میگردد چون زخمها بسیار داشت به فوج خود رسیده
 می افتد و اسب شجاعت خان سالم بر میخیزد و در جنبه سوار میشد آن مخدولان فیل دیگر بر علمدار او میدادند و علم او را با اسب
 زیر میکنند و از آنجا شجاعت خان نعره مردانه بر کشیده علمدار را خبردار میسازد و میگوید که مردانه باش من زنده ام و در پای علم
 درین وقت تنگ هر کس از بنده های درگاه حاضر بودند دست به تیر و جده هر دوشمشیر برده بر فیل میدادند و شجاعت خان هم خود را
 رسانیده به علمدار نسیب میداد که بر خیزد اسب دیگری بجهت علمدار حاضر ساخته او را سوار میسازد و علمدار علم را بر افراخته بر جاسه خود
 می ایستد در اثنا این گیر و دار تفنگی بر پیشانی آن مقرر میرسد که زنده آنرا هر چند تفحص کردند ظاهر نشد بهر محذور رسیدن این تفنگ
 از آن گرمی باز آمده میداند که ازین زخم جان بری نیست تا دو پیرجم با وجود چنین زخمی منکر مردم خود را به جنگ ترغیب می نمود و معرکه
 قتال و جدال گرم بود بعد از آن غنیمت روگردانید و انواع قاهره سر در پله آنها می نشستند زده زده آن مخدولان را در محله که دایره کرده
 بودند در می آوردند آن مخدولان به قیام و تفنگ مردم را نگاه داشته نیکو دارند که مردم با شاهی بجای و مقام آنها در آینده چون ولی برادر
 عثمان و عمر زبیر او دیگر خوششان و نزدیکان او بر زخم عثمان مطلع میشوند بخاطر بیگزارانند که ازین زخم خود او را خلاصی میسر نیست
 اگر ما بچنین شکسته و ریخته به قلعه خود رویم یک کس زنده نخواهد رسید صلاح در نیست که امشب در همین جا که دایره کرده ایم بمانیم
 و آخر شب فرصت جسته خود را به قلعه خود رسانیم و بهر از شب گذشته عثمان به جهنم و اصل میگردد و در پیر سوم جسد بجان او را برداشته
 و خیمه و اسبابی که همراه داشته اند در منزل گذاشته به محله خود متوجه میشوند قراولان لشکر فیروزی اثر از نیمنی خبر یافته شجاعت خان را
 آگاه میسازند صبح و دوشنبه دولتخواهان جمع شده صلاح می بینند که تعاقب باید نمود و نباید گذاشت که این تیره بخنان نفس بر آورند
 غایتاً بجهت ماندگی سپاهیان و کفن و دفن شهیدان و غنم و غنای مجروحان و زخمیان در پیش رفتن با فرود آمدن تیره و خاطر بودند
 درین حالت عبدالسلام پسر معظم خان با جمعی از بنده های درگاه که مجموع سی صد سوار و چهار صد توپچی باشند میرسند چون این عت

تازه زورور رسیدند بهمان قرارداد تعاقب نموده متوجه پیش شدند این خبر به دلی که بعد از عثمان سرمایه فتنه و فساد و شورش بود میر
که شجاعت خان بالشکر ظفر اثر بانواج دیگر تازه زور که الحال پیوسته اند اینک رسیده آمد چاره خود جز این نمی بیند که بوسیله اخلاص
ورست و بازگشت بطریق مستقیم و دولت خواهی به شجاعت خان رجوع آورد آخر الامر مردم در میان داده پیغام میفرستند که آنکسی
که باعث فتنه و فساد بود زنت و اجمعی که مانده ایم نسبت بندگی و مسلمانان در میان ست اگر قول بدهند آمده شمارا به بنیم و بندگی
درگاه اختیار کنیم و فیلان خود را برسم پیشکش بگذرانیم شجاعت خان و مقتضای آن که در روز جنگ رسیده معصوم خدمات پسندیده
گشته بودند و دیار دو تنخواهان به مقتضای وقت و مصلحت دولت قول داده و آن جماعت را نسلی ساخته روز دیگر دلی و پسران
و برادران و خویشان عثمان بگلی آمده شجاعت خان و دیگر بنده بار او دیدند و چهل و نه زنجیر فیل پیشکش گویان آورده گذرانیدند بعد
انصرام این خدمت شجاعت خان و چند کس از بنده های درگاه را در احوال و طرف که در تصرف آن تیره روزگار بود گذارشته دلی و
انعامان را همراه گرفته بنارنج ششم شهر صفر روز دوشنبه بانواج قاهره در جهان بگزرگه آمده باسلام خان پیوستند چون این اخبار شترآباد
رسید اگر باین نیازمند درگاه آتی رسید سجدات شکر تقدیم رسانیده دفع و رفع این قسم غنیمی را محض از کرم پدید رنج واجب تعالی دانست
در برابر این نیکو خدمت اسلام خان به منصب شش هزار و سیصد و شصت نفر از شجاعت خان خطاب رستم زمان سر بلند گردید و
سیصد و شصت نفر از دسوار بر منصب او اضافه فرمودم و دیگر بنده ها هر یک باندازه خدمتی که از ایشان به فعل آمده بود بریادتی منصب و دیگر
رعایتها ممتاز گشتند در مرتبه اول که این خبر رسید کشته شدن عثمان بطریق اراجیف مذکور میشد بحجت صدق و کذب این سخن به دیوان
لسان انقیاب خواجہ حافظ شیرازی تفاؤل نمودم این غزل برآمد غزل

دیده دریا کنم و صبر به صحرا کنم	اند رین کار دل خویش بدریا کنم	خورده ام تیر فلک باده بده تا سر	عقده در بند کمر ز گس دوزا کنم
---------------------------------	-------------------------------	---------------------------------	-------------------------------

چون این بیت بغایت مناسب مقام بود تفاؤل بان نمودم بعد از چند روز دیگر خبر آمد که عثمان را تیر فضا بل خدا کس رسیده
هر چند تفحص نمودند زنده آن پیدا نه شد بنا بر غرضی که داشت این معنی مرقوم گردید ۱۶ فروردین ماه مقرب خان که از بنده های
عمده و محرم قدیم الخدمت جهانگیریست به منصب سه هزار و سیصد و شصت نفر از شجاعت خان پیوسته رسیده سعادت
ملازمت دریافت و اراجیف بصفه مصلحت با حکم کرده بودم که به بندر کرده رفته و وزیر را که حاکم کوه است به بنید و نقایسی
که در آنجا بدست آید جنت سرکار خاصه شریفه خریداری نماید حسب الحکم باستعداد تمام بکوده رفت و دلتی در آنجا بوده نقایسی که در آن
بندر بدست افتاد اهلارو کس از بنده های قیمتی که فرنگیان خواستند زود داده گرفت چون از بندر مذکور معاودت نموده متوجه درگاه

نگشت و اسباب نفایسی که آورده بود بدفعات از نظر گذرانید از هر نفس چیرا و تحفها داشت از آنجمله جانور سه چند آورده بود
 بسیار غریب و عجیب چنانچه تا حال ندیده بودم بلکه نام او را کسی نمیدانست حضرت فردوس مکانی اگر چه در واقعات خود صورت
 و اشکال بعضی جانوران را نوشته اند غایتا به مصوران نه فرموده اند که صورت آنها را تصویر نمایند چون این جانوران در نظر
 من بغایت غریب در آمده هم نهم نهم در جهانگیر نامه فرمودم که مصوران شبیه آنها را کشیدند تا جراتی که از شنیدن دست بردار
 دیدن زیاده گردید که از جانوران در جبهه از طاؤس ماده کلان تر و از زنی آنجمله خور و تر گاهه که درستی جلوه می نماید دم خود را
 و دیگر بر پا را طاؤس آسار پریشان می سازد و بر رقص در می آید نول او دپاس او شبیه نول دپاس خردس است هر دو گردن و زیر
 حلقوم او هر ساعت برنگی ظاهر میگردد و وقتی که در منی است سرخ سرخ است گویا که تمام را بر جان مرصع ساخته اند و بعد از آن
 بهمن جاها سفید میشود و بطریق پنبه نظر در می آید و گاهه فیروزه رنگ ظاهر میگردد و بوقلمون آسار زمان برنگی دیگر دیده میشود و دو پارچه
 گوشته که بر سر خود دارد و تاج خردس مشابه است غریب اینست که در هنگام سستی پارچه گوشت مذکور بطریق خرطوم از بالای سر او
 تا یک وجب می آویزد و باز که آن را بالا میکشد چون شاخ کرگدن بر سر او مقدارد و انگشت نمایان میگردد و اطراف چشم او همیشه
 فیروزه گونست و در آن تغییر و تبدیل نمی رود و بر پا او بالوان مختلف بنظر در می آید بر خلایق رنگهای دیگر میبوی آید و
 بود بسیار غریب و شکل عجیب دست و پا و گوش و سر او بعینه میمون است و در دپاس او بر دپاس میماند رنگ چشمهای او برنگ
 چشم باز لیکن چشم او از چشم باز کلان تر است از سر او تا مردم یک درع معمول بوده است از میمون پست تر و از روباه بلندتر
 چشم او بطریق چشم گوسفند و رنگ آن خاکستری است از بنا گوش تا نخ سرخست میگون دم او از نیم درع دوسه انگشت درازتر
 غایتا خلایق دیگر میمونها دم این جانور افتاده است بطریق دم که به گاهه آواز می آید و ظاهر میشود بطریق آواز آهوبره بجملا خیل
 غریب دارد از مرغ دشتی که آواز اندر و میگویند تا حال شنیده نشده که در خانه از ویچه گرفته باشند در زمان والد بر گوهرم نیز سخی بسیار
 کردند که تخم ویچه بکند نشد من فرمودم که چند روز و ماده او یکجا نگاه داشتند رفته رفته به تخم آمدند آن تخمها را فرمودم که در زیر
 ماکیان گذاشتند در عرض دو سال مقدار شصت و هفتاد و پنج برآمد و تا پنجاه و شصت کلان شدند هر کس تخمینی شنید تعجب تمام
 نموده مذکور ساخت که در ولایت هم مردم سخی بسیار کردند مطلق تخم نداد و بیچه از او حاصل نشد در همین ایام بر منصب مهابت خان
 هزاری فوات و پانصد سوار افزودم که چهار هزار می فوات و سه سوار و پانصد سوار بوده باشد و منصب اعتماد الدوله از اهل انصاف

این جانور را زبان انگریزی ترکی می نامند و اهل هند پیرو میگویند و فارسی دانان هند به فارسی فعل مرغ نام نهاده اند و حال به کثرت در هندوستان موجود است

چهار هزاری ذات و هزار سوار مقرر گشت و بر منصب مها سگه نیز پانصدی ذات و سوار افزوده شد که اصل و اضافه سه هزاری ذات و دو هزار سوار بوده باشد و بر منصب اعتقاد خان پانصدی ذات و دویست سوار افزوده هزاری ذات و سی صد سوار کرده خواهم ابو الحسن درین روزها از دکن آمده سعادت ملازمت دریافت دولت خان که به فوجدارى صوبه آله آباد و سرکار جو پور تعین یافته بود آمده ملازمت نمود بر منصب او که هزارى بود پانصدی افزوده شد روز شرف که ۱۹ فروردین بوده باشد بر منصب سلطان خرم را که ده هزارى بود به دوازده هزارى سرفراز ساختم اعتبار خان را که به منصب سه هزارى ذات و هزار سوار سر بلند بود چهار هزارى کردهم مقرب خان که منصب او دویست سوار بود پانصدی ذات و سوار افزوده و بر منصب خواجه جهان که دویست سوار و دویست سوار بود پانصدی دیگر اضافه فرمودم چون ایام نوروز بود اکثر بنده با اضافه منصب سرفرازى یافتند درین تاریخ ولیپ از دکن آمده ملازمت نمود چون پدر او را که سگه وفات یافته بود او را خطاب را که سر بلند ساخته خلعت پوشانیدم پسر دیگر داشت سوچ سگه نام با وجود آنکه ولیپ پسر شکیه او بود میخواست که سوچ سگه جانشین او باشد تنهیب محبتی که با مادر او داشت در وقتیکه احوال وفات او مذکور میشد سوچ سگه از کم خردی و خرد سالی بعرض رسانید که پدر مرا جانشین خود ساخته یکم داده است این عبارت مرا خوش نیامد فرمودم که اگر پدر ترا یکم داده است ما ولیپ را سرفراز ساخته یکم میدهم و بدست خود او را یکم کشیده جاگیر و دهن پدر او را با و مرحمت کردم به اعتماد الدوله دوات و قلم مرصع عنایت شد لکھمی چند راجه گان چون که از راجاهای معتبر کوستان سنت و پدر او راجه اودرهم در زمان حضرت عرش آشیانه آمده بود در وقت آمدن التماس نمود که پسر راجه نوذر مل آمده دست مرا گرفته به ملازمت آورد و بنا بر التماس او پسر راجه به آوردن او مقرر گشته بود لکھمی چند هم التماس نمود که پسر اعتماد الدوله آمده مرا به ملازمت آورد و شاه پور را فرستادم که او را به ملازمت آورد و از تخفهای کوستان خود اسپان گوشت اعلی و جانوران شکاری از باز و جره و شایین و قطاس و نافهای مشک و پوشهای آهوی مشک که نافه بران بند بود و شمشیرهای که بزبان آنها کمانده میگویند و خنجر که بزبان آنها کتاره میگویند و از هر جنس چیزها آورده گذرانید در میان راجاهای این کوستان راجه مذکور را باینکه طلاهای بسیار دارد معروف و مشهور است میگویند که کان طلا در ولایت اوست بحمت طرح عمارت دو تنخانه لاهور خواجه جهان خواجه دوست محمد را که درین کار مهارت تمام دارد فرستادم چون مهلت در گذشت اتفاق سرداران و بے پروائی خان اعظم صورت خوبی پیدا نه کرد و شکست عبداللہ خان دست داد خواجه ابو الحسن که بحمت تحقیق این تضا یا طلبیده بودم بعد از تحقیق و تفحص بسیار ظاهر شد که شکست عبداللہ خان بارهه از عمر غرور و نیز جلوی نهاده سخن

ششویا سه او و پاره بر منصب نفاق و بے اتفاقی امرای واقع شده بود بمجلس قرار داد آن بود که عبد الله خان از جانب ناسک
 و ترهنگ باشکر گجرات و امرای که به همراه او تعیین یافته بودند روانه گردان فوج به سرداران معتبر و امرای کار طلب مثل راجه
 راجه اس و خان عالم و بیست خان و علی مردان بهادر و ظفر خان و دیگران را که اسکی تمام داشت عدد لشکر از ده هزار گذشته
 و به چهار ده هزار رسیده و از جانب برادر بود که راجه مان سنگه و خان جهان و امیرالامرا و بسیاری از سرداران متوجه شوند و این
 بود فوج از کوچ و مقام یکدیگر خبردار باشند تا در تاریخ معین از دو جانب غنیم را در میان گیرند اگر این ضابطه منظوری بود و ولسا
 متفق میگشت و غرضها دامن گیر نمی شد غالب ظن آن بود که الله تعالی فتح روزی کردی عبد الله خان چون از گماشتهها گذشت
 و به ولایت غنیم در آمد مقید نه شد که قاصدان فرستاده از آن فوج خبری بگیرد و بموجب قرار داد حرکت خود را با حرکت آنها
 موافق نموده چنان کند که در روز و وقت معین غنیم را در میان گیرند بلکه تکیه بر قوت و قدرت خود کرده این معنی را در خاطر آورد
 که اگر به نهانی این فتح از جانب من شود بهتر خواهد بود این داعیه را در خاطر قرار داده هر چند راجه اس خواست که با قرار دهد که
 بتانی و آتشکی پیش میرفته باشد فائده نکر غنیم که از ملاحظه تمام داشت جمعی کثیر از سرداران و ترکیان بر سر او فرستاده بودند و روز
 با نزد و خور و میکروند و شبها باند اخشن بان و اقسام آتشبازی تقصیر نمی کردند تا آنکه غنیم نزدیک شد و اصلا از آن فوج با و خبری
 نرسید هر چند بدولت آباد که محل جمعیت و کینان بود نزدیک میرسد غیر سیاه روی که از اطفال را که نسبت قرابت به سلسله نظام الملکیه
 با عقدا و او دار و بخت آنکه مردم از دل و جان سرورای او قبول کنند به سرورای برداشته دست او گرفته و خود را پیشوا و سردار قرار داد
 مرتبه مرتبه مردم میفرستند و کثرت و ازدحام غنیم زمان زمان بیشتر میشد تا آنکه هجوم آورده باند اخشن بان و دیگر اقسام آتشبازی کار
 بر دنگ تر ساختند آخر الامر و نتوان ایان صلاح دیدند که از آن فوج مدد نرسید و کینان تمام رو بماناده اند مصلحت دولت
 در آنست که بالفعل بازگشته سرانجام دیگر نموده شود یکی یک دل و یک زبان شده پیش از طلوع صبح صادق روانه شدند تا سرحد
 ولایت خود و کینان همراه بودند و هر روز فوجی با فوجی روبرو گشته و در دو خور و تقصیر نمی نمودند درین روز چند از جوانان
 مردانه کار طلب بکار آمدند علی مردان خان بهادر و دادر و مردانگی داده زخمهای منکر برداشت و زنده بدست غنیم افتاده
 معنی حلال نمکی و جان فشانی را به همراهان خود نمایان و ذوالفقار بیگ هم ترددات مردانه نموده بانی به پای او رسید و بعد از
 دور و در دیگر در گذشت چون بولایت راجه بهرجو که از دولتخواهان درگاه است داخل شدند آن جماعت باز گشتند و عبد الله خان
 متوجه گجرات گردید سخن این است که اگر در رفتن عنان کشیده میرفت و میگذاشت که آن فوج دیگر با و ملحق میشد کار خاطر خواه ادب

دولت قایم صورت می یافت بجز آنکه خبر گشتن عبدالعزیز خان به سرداران فوج که از راه برادر متوجه بودند رسید دیگر توقف
در مصلحت ندیده باز گشتند و در عادل آباد که حوالی برهانپور واقع است باز دوسه پر دیز ملحق شدند چون این اخبار در آگه بن
رسید شورش تمام در طبیعت خود یافتیم و غریبت نمودم که خود متوجه شده این ملازمان صاحب کشته را از پنج و بنیاد بر اندازیم اعراض
و دلتخواهان بدین معنی اصلاً راضی نشدند و خواجہ ابوالحسن بعرض رسانید که مہات آن طرف را برداشته که خانخانان نمیدہ دیگر نمی دہد
اورا باید فرستاد تا این مہم از نظام او فدا کردہ را بنظام آورد و بہ مصلحت وقت صلحی در میان اندازد تا ہر دو سر انجام بر اصل نمودہ شود دیگر
دلتخواهان باین مقدمہ ہمزگشتہ را یہاے ہمہ باین قرار یافت کہ خانخانان را باید فرستاد و خواجہ ابوالحسن نیز ہمراہ برود و بہ ہمین
قرار داد او دیوانیان مہم سازی خانخانان و ہمراہیان او نمودہ روز یکشنبہ ہفت دہم اردی بہشت سنہ ہفت فرخ گشت شاہ فدا
خان و خواجہ ابوالحسن و رزاق بردے اوزبک و چندے دیگر از ہمراہان در ہمین تاریخ تسلیم رخصت نمودند خانخانان بہ منصب
شش ہزاری ذات سرفرازی یافت شاہ نواز خان سہ ہزاری ذات و سوار تسلیم نمودہ داراب خان باضافہ پانصدی ذات و
سی صد سوار کہ مجموع دو ہزاری ذات و یک ہزار و پانصد سوار باشد سر بلند گردیدہ و برہمن و ادیہر خود او ہم منصب لائق و ادام خانخانان
صلحت فاخرہ و خیر مرغ و قیل خاصہ باتلایر ہا و اسپ عرائے عنایت نمودم و ہمچنین بہ پسران و ہمراہان او نیز خلعت و اسپ مرحمت
کردم و در ہمین ماہ مغر الملک با پسران از کابل آمدہ بہ سعادت آستان بوسی سرفراز گشت شام سنگہ در اسے سنگت بحد و یہ کہ از
آیینات لشکر نگیش بود و حسب التماس قلیج خان بزیادتی منصب سر بلند می یافت شام سنگہ ہزار و پانصدی بود پانصدی دیگر بہ
منصب او اضافہ شد در اسے سنگت نیز بزیادتی منصب مفتخر گردید بدینے بود کہ اخبار بیماری آصف خان میر رسید و چند مرتبہ رفع
مرض شد و باز عود نمود تا آنکہ در برہان پور در سن شصت و سہ سالگی در گذشت فہم و استعدادش بحدایت خوب بود غایتاً
چستہ و شکی طبعش غالب بود شعر ہم میگفت خسرو شیرین بنام من نظم کردہ مسمی بہ نور نامہ دیز نامہ والد بزرگوارم بدرجہ امارت و وزارت
رسیدہ بود با آنکہ در زمان بادشاہ زادگی چند مرتبہ از و سکیہاے بہ فعل آمدہ و اکثر مردم بلکہ خسرو ہم بر این مذاق بود کہ بعد از
جلوس من نسبت با و ناخوشیہا بہ فعل خواهد آمد بخلاف آنچه در خاطر او و دیگران قرار یافتہ بود در مقام رعایت شدہ اورا بہ منصب
پنج ہزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و بعد از آنکہ مدتی در بر صاحب استقلال شد بعد رعایت احوال او و قیفہ فرو گذاشت
نہ شد و بعد از فوت او فرزندان او را منصبہا دادہ رعایتہا کردم آخر الامر ظاہر شد کہ نسبت و اخلاص او درست نبودہ و نظر بر
اعمال ناقص خود کردہ ہمیشہ از من توہمی در خاطر داشتہ از قیفہ دشواری کہ در دہ کابل واقع شد میگویند خبر دار بودہ بلکہ تقویت

آن تیره نجتان می نمود بارے مرابا ورنمی افتاد که در برابر این رعایت و شفقت مصدر ناد و نتخواهی و تیره نختی گرد و بانیک فاصله دست
 و پنجم همین ماه که اردی بهشت باشد خرفوت میرزاغازی رسید میرزاشارالیه از حاکم زاده های ٹھٹھ از ذات ترخانیاست دز زمان
 والد بزرگوارم پدر او میرزا جانی دولت خواهی اختیار نموده بهمرای خانخانان که بر سر ولایت اوقیعین یافته بود در قرب لاهور بشفقت
 ملازمت استعاده یافت و بکرم بادشاهانه ولایت او را بد و ارزانی داشتند و خود ملازمت در بار اختیار نموده مردم خود را بجهت
 حفظ و حراست ٹھٹھ رخصت کنانید تا بود در ملازمت گذرانید آخر الامر در بر پا پور وفات یافت میرزاغازی خان ولد او که در ٹھٹھ
 بود بموجب فرامین عرش آشیانے بابالت و حکومت آندیا بر سر فراری یافت به سعید خان که در بهکر بود حکم شده که او را دلاسانموده
 بدرگاه آورد و خان مشارالیه کسان فرستاده او را بد و نتخواهی دلالت نمود آخر الامر او را به آگره آورده بشرف پا بوس والد بزرگوارم
 سرفراز گردانید و آگره بود که حضرت عرش آشیانے شفقار شدند و من بر تخت دولت جلوس نمودم بعد از آنکه خسرو را تعاقب
 نموده به لاهور داخل شدم خبر رسید که امرای سرحد خراسان جمعیت نموده بر سر قندهار آمده اند و شاه بیگ حاکم آنجا در قلعه قبی
 شده و نظر ملک است بالفور ورت فوجی به سرداری میرزاغازی و دیگر امراد سرداران به ملک قندهار تعین شدند این فوج چون
 بجوالی قندهار میرسد لشکر خراسان قوت توقف در خود نادیده معادلت نمود میرزاغازی به قندهار در آمده ملک و قلعه را
 به سردار خان که به حکومت آنجا مقرر گشته بود سپرده و شاه بیگ خان بجایگزین خود متوجه گشت و میرزاغازی از راه بهکر غریمت لاهور نمود
 و سردار خان بانیک مدتی که در قندهار بود وفات یافت و باز آن ولایت محتاج به سردار صاحب وجود سگشت درین مرتبه
 قندهار را اضافه ٹھٹھ نموده به میرزاغازی مرحمت نمودم از آن تاریخ تا زمان رحلت در آنجا به لازم حفظ و حراست قیام و اقدام
 می نمودم و سلوک او با مردمین به عنوان پسندیده بود چون عوض میرزاغازی سردار س به قندهار بایست فرستاد و ابوالبنی اوزبک
 را که در ملتان دآن حدود واقع بود بدین خدمت مامور ساختم منصب او هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بود سه هزاری ذات
 و سوار مقرر نمودم و به خطاب بهادر خانی و علم سر بلندی یافت و حکومت دہلی و حفظ و حراست آن ولایت به مقرب خان مقرر
 گشت و در پخواص را که از خدمتگاران نزدیک والد بزرگوارم بود خطاب خواص خانی و منصب هزاری ذات و پانصد
 سوار سرفراز ساخته فوجداری سرکار فوج را بد و مرحمت نمودم چون صبیحه اعظماد خان ولد اعتماد الدوله را بهمت خرم خواستگاری
 نموده بودم و مجلس کدخدائی او در میان بود روز پنجشنبه سید هم خورداد به منزل او رفته یک روز و یک شب آنجا بودم پیشکشها
 گذرانید و بیگمان و مادران خود خادمان محل را توره با سامان داده با مراے سرو باها عنایت نموده عبدالرزاق را که بخشی در خانه بود

بجست سراجام ولایت ٹھٹھہ فرستادم کہ تا تعین سردار صاحب وجود سپاہی در عیت آنجا را دلاسا نموده آن ولایت را در قید ضبط آورد
 باضافه منصب و عنایت فیل و پریم نرم خاصه سرفرازی یافته مرخص گشت مغرا ملک را بجای او بخشی ساختم و خواجہ جهان کہ بدین
 عمارت لاہور و قمرار طرح آن مرخص گشتہ بود در او اخر ہمین ماہ آمدہ ملازمت کرد مرزا عیسیٰ ترخان از خویشان مرزاغازی در لشکر
 دکن تعین بود بجست مصاحبت ٹھٹھہ اورا طلبیدہ بودم در ہمین تاریخ بخیریت استعفا یافت چون قابل رعایات و تربیت بود بہ منصب
 ہزاری ذات و بانہد سوار ممتاز گشت خون پاره بر فراج غلبہ کردہ بود باستصواب اطباء در چہار شنبہ ماہ مذکور قریب بیک آثار
 خون از دست چپ خود کشیدیم چون خفت و سبکی تمام دست داد بخاطر رسید کہ اگر در محاورات خون کشیدن را سبک شدن
 بیگفتہ باشد بہتر خواہد بود الحال ہمین عبارت گفتہ میشود بقرب خان کہ قصداً نمودہ بود و کچھوہ مرصع عنایت کردم کشن داس شریف
 فیل خانہ و اصطبل کہ از زمان حضرت عرش آشیانے تا حال متصدی آن دو خدمت بود و عمر ہا از دسے خطاب را جلی منصب
 ہزاری ذات داشت و قبل ازین خطاب سرفرازی یافتہ بود الحال بہ منصب ہزاری کام روا گشت میرزا رستم ولد سلطان حسین
 میرزاے صفوی را کہ در لشکر دکن تعین بود حسب الاتماس اورا طلب نمودہ بودم روز شنبہ نہم ماہ تیر با فرزند ان آمدہ ملازمت کرد
 یک قطعہ لعل و چہل دیش دانہ مروارید پیشکش گذرانید بہ منصب تاج خان حاکم بھکر کہ از امر اسے قدیم این دولت ست بانہدی
 ذات و سوار افزودہ شدہ قفصہ فوت شجاعت خان از امور غریبہ و عجیبہ است بعد از انکہ مصدر چٹان خدمتی گشت و اسلام خان اورا
 بہ سرکار اوڈیسہ رخصت میکنند در اثناے راہ شبی بر ماہہ فیل چو کندے دار سوار میشود و خواجہ سراے خود سالی را بر عقب خود
 جاے پدیدہ و قتیکہ از اردوے خود برمی آید فیل مستی بر سر راہ بستہ بودند آن فیل از آواز سم اسپان و حرکت سواران در صد دان
 میشود کہ زنجیر بگسلانہ بدین جہت شور و غوغاے بلند میشود چون این شور و غوغا بگوش خواجہ سرا میرسد مضطربانہ شجاعت خان
 را کہ در خواب یا در بے شعوری شراب بود بیدار می سازد و سے گوید کہ فیل مست باز شدہ و متوجہ این طرف است بجز
 شنیدن این سخن مضطرب شدہ از پیش چو کندی خود را بر برمی اندازد و بعد از انداختن انگشت ہاے او بہ شگلے رسیدہ شکافتہ میشود
 و بہ ہمین زخم بعد از دوسہ روز در می گذرد مجملًا از شنیدن این مقدمہ حیرت تمام دست داد و جوان مردانہ بجز دفریادی کہ باورسد
 یا سخنی کہ از خود سالی بشنود این قسم مضطرب شدہ بتیابانہ خود را از بالاے فیل اندازد و در واقع جاے حیرت است در ۱۹- ماہ
 تیر خبر این حادثہ بہ من رسید پسران اورا بنوازشات و منصبہا دلجوئی کردم اگر این قفصہ اورا دست نمی داد چون خدمت نمایانے
 کردہ بود بر رعایتها و شفقتها سرفرازی می یافت۔

باقضایرستے توان آمد	
لیکھد و شصت زنجیر فیل زردادہ اسلام خان از بہنگالہ فرستادہ بود در بہین روز ہا از نظر گذشت و داخل فیل خانہ خاصہ شریفہ گشت راجہ ٹیک چند راجہ کما یون استدعا سے رخصت نمود چون بہ پدر او در زمان عرش آشیانے یک صدر اس اسب مرحمت شدہ بود بہمان دستور باد مرمت کردم و فیل نیز دادہ شدہ و تا اینجا بود بہ نعلنہا سرفزاری یافت و خنجر مرصع ہم دادم بہ برادران او نیز خلقہا و سپہا دادہ شد ولایت اورا بدستور سابق باد عنایت فرمودم شادمان و کامر دابجا و مقام خود باز گشت بہ تقریبے این بیت امیر الامرا خواندہ شد	
گذر مسیح از سرماشتگان عشق	یک زندہ کردن تو بھد خون برابرست
چون طبع من موز دست گاہے باختیار گاہے بے اختیار مصرعی در باغی یابینے در خاطر م سر نیزند این بیت بر زبان گذشت۔	
از من شتاب رخ کہ نیم بے توقیتفس	یکدل شکستن تو بھد خون برابرست
چون خواندہ شد ہر کس کہ طبع نظمے داشت درین زمین بیتے گفتہ گذر ایند ملا علی احمد مہر کن کہ احوال ادیش ازین گذشت بد نہ گفتہ بود۔	
اے محتسب زرگریہ پیر مغان ہنس	یک خم شکستن تو بھد خون برابرست
ابو الفتح دکنی کہ از امر اے معتبر عادل خان بود و فیل ازین بدو سال دولت خواہی اختیار نمودہ خود را داخل اولیاسے دولت قاہرہ ساختہ بود در دہم امر دادہ بہ ملازمت آمد و منظور عنایت در بیت گشتہ بہ شمشیر خاصہ و خلعت سرفزاری یافت و بعد از چند روز اسب خاصہ نیز بدو مرحمت نمودم خواجگی محمد حسین کہ بہ نیابت برادر زادہ خود بہ کشمیر رفتہ بود چون خاطر از مہمات انجام یافت ساخت در بہین روز ہا آمدہ ملازمت نمود چون بہ حکومت پٹنہ و دارائی آنجا سردار سے بایست فرستاد بخاطر رسانیدم کہ مرزا رستم را فرستم منصب اورا کہ پنج ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار بود پنج ہزاری ذات و سوار ساختہ بتاریخ ۲۶ جمادی الثانی مطابق دوم شہر پور تسلیم حکومت پٹنہ نمودہ فیل خاصہ با اسب وزین مرصع و شمشیر مرصع و خلعت فاخرہ دادہ رخصت نمودم و پسران او و پسران مظفر حسین خان مرزائی برادر او باضافہا سے منصب و فیل و اسب و خلعت سرفزاری یافتہ ہمراہی او مرخص گشتند راے ولیپ را بکو کے مرزا رستم نعین نمودم چون جا و مقام او نزدیک بان حد و است جمعیت خوب دران خدمت حاضر سازد پانصد ہی ذات و سوار بر منصب او افزودم کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار باشد۔ فیل ہم عنایت شد ابو الفتح دکنی در سرکار ناگپور روان حدود جاگیر یافتہ بود مرخص گشت کہ ہم سرانجام جاگیر خود ہم بہ حفظ و حراست آن ملک قیام نماید خسرو بے اوزبک بہ فوجہادی سرکار	

میوات تعیین شد بنصب او هشتصدی ذات و سی صد سوار بود احوال هزارانی ذات و پانصد سوار حکم شد و سیصد نفر در خدمت
نودم چون نظر بر خدمت قدیم مقرب خان نمودم بخاطر رسید که آرد و سکه در دل او بنام گذشت بنصب او را کلان کرده بودم جاگیر
خوب یافته بود آرد و سکه علم و تقاره داشت باین عنایت هم سرفراز و کامروا گشت و صلح پس خوانده خواجه بیگ بیزا صفوی بسیار
چونک چتر در دو کار طلب است او را بخطاب خجورخانه سرگرم خدمت رسانید روز نهمین ۲۲ شهریور موافق ۱۰۸۰ هجری بنصب او عزل
مریم الزمانی مجلس وزن شمسی منعقد گشت باین روش خود را وزن کردن طریق ستوده است حضرت عرش آفتاب است که مظهر افاضت و
کرم بودند این روش را پسندیده هر سال خود را در مرتبه باقسام فلزات از طلا و نقره و غیره و اکثر ائمه نفیسه وزن می نمودند که
مطابق سال شمسی و دیگر موافق سال قمری و مجموع آنرا که قریب یک لک روپیه است بفقرا در باب احتیاج تقسیم میکردن و چون
این سنت بنده را مرعی میدارم و به همان دستور خود را وزن نموده آن اجناس را به فقرا میدادم عقده خان دیوان بنگاله چون از آن
خدمت معزول گشت پسران برادران و بعضی خدمتگاران عثمان را که اسلام خان به همراهی او بدرگاه فرستاده بود بعد از ملازمت
بنظر اشرف گذرانید و تعهد احوال هر یک از افغانان بعد از یک از بنده های معتبره نمود شد و پیشکش خود را که بست و پنج زنجیر
نیل و دو قطعه لعل و چهل کتاره مرصع و خواجه سرایان معتبره را نشانه بنگاله و غیره ترتیب داده بود بنظر در آورد و پسران پسر سلطان خواجه
که در لشکر دکن تعیین بود به طلب سعادت آستان بوسی دریافت یک قطعه لعل و پیشکش گذرانید چون میان قلیج خان که سردار لشکر
بنگش بود که سرحد کابل است و میان امرای آن صوبه که بمرزهای دسر داری او تعیین یافته اند و بعضی خان دوران نزاع گفت و
شنید و بود بجهت تحقیق آنکه ناسازی از جانب کست خواجه جهان را فرستادم یازدهم ماه مهر عقده خان به منصب الاسی بخشی گری
سرفرازی یافت و منصب او هزارانی ذات و سی صد سوار معزول گشت دیگر مرتبه بنصب مقرب خان باره افزودم منصبش دو هزار
و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بود پانصدی دیگر اضافه شد که سه هزارانی ذات و دو هزار سوار بوده باشد حسب التماس
خانخانان قریه دن خان برلاس به منصب دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز گردید و اسامی منوهر
هزارانی ذات و هشت صد سوار شد و راجه نرسنگه دیوبند بنصب چهار هزارانی ذات و دو هزار و دوست سوار سرفراز شد بجات
را که بمیره رام چند بندیده است بعد از گذشتن رام چند به خطاب راجگی سرفراز ساختم ظفر خان از صوبه گجرات بوجوب طلب
در بست بیستم آبان آمده ملازمت کرد یک قطعه لعل و سه دانه مرادید پیشکش گذرانید ششم آذر مطابق سوم شوال از برهان پور
خبر رسید که امیرالامرا در کیشنبه بست و بیستم آبان در پراگنه نهال پور فوت کرد و بعد از بیماری که او را در لاهور دست داده بود

دیگر شعور و هوش از او کمتر ظاهر میشد. بحافظه اش نقصان تمام راه یافته بود اخلاص بسیار میداشت جفت که از او فرزندی نماند که قابل تربیت و رعایت باشد چنان قلی خان که از پیش پدر خود که در پیشاور بود آمده بستم آذر ملازمت کرد و یک عدد مرد و یک عدد روپیه نذر گذرانید و پیشکش خود را از اسب و آئینه و دیگر اجناس که همراه داشت بنظر در آورد و ظفر خان را که از خانه زادان و کوکه زاده پاک معتبر است نواخته بصاحب صوبگی بهار سر فرار ساختم و منصب پانصدی ذات و سوار افروده سه هزاری ذات و دویست هزار سوار متفرع داشتم و بابر اوران خلعت و اسب سر فراری یافته در آن صوبه رخصت شد همیشه آرزو می نمود که بخد مت علیحد و سر فراری یابد تا جوهر خود را به نهان من هم خواستم که او را بیازمایم این خدمت را محک آزمایش او ساختم چون هنگام سپهر و شکار بود روز شنبه دوم ذیقعد مطابق چهارم ماه دی از دار الخلافت آگره به قصد شکار برآمدم و در باغ دهره منزل شد و چهار روز در آن باغ توقف افتاد روز دهم ماه مذکور خبر فوت سلیمه سلطان بیگم که در شهر بیمار بودند شنیده شد. والدہ ایشان گلرخ بیگم صدیقه حضرت فردوس مکانی بودند و پدر ایشان میرزا نورالدین محمد از خواجہ زاده های خواجہ نقشبند اند به جمیع صفات حسنہ آراستگی داشتند در زمان این مقدار هنر و قابلیت کم جمع میشد حضرت جنت آشیانی این خواهر زاده خود را از روی شفقت تمام نافرودیم خان نموده بودند بعد از شفقار شدن ایشان در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی این که خدائی واقع شده پس از کشته شدن خان مشارالیه والد بزرگوارم ایشان را به عقد خود در آوردند در سن شصت سالگی به رحمت خدا واصل گشتند همان روز از باغ دهره کوچ شد. اعتماد الدوله را بجهت سرانجام برداشتن ایشان فرستادم و در عمارت باغ منڈا اگر که بیگم خود ساخته بودند فرمودم که ایشان را نهادند در مقدمه هم ماه دی میرزا علی بیگ اکبر شاهی از لشکر دکن آمده ملازمت نمود خواجہ جهان که به صوبه کابل مرخص شده بود در میست بیگم ماه مذکور بازگشته سعادت خدمت دریافت و مدت رفتن و آمدن او به سه ماه و یازده روز کشیده و دوازده مهر و دوازده روپیه نذر گویان آورد و در همان روز راجه راند اس نیر از لشکر فیروزی اثر دکن آمده ملازمت کرد و یک عدد و یک مهر نذر گذرانید چون بامراے دکن خلعت زمستانی فرستاده نشده بود بدست حیات خان فرستاده شد و چون بند رسورت بجایگر قلیج خان مقرر بود چنان قلیج را بجهت ضبط و حراست آنجا اتماس نمود که مرخص گردد در میست منظم دی به خلعت و خطاب خانی و علم سر فرار گشته مرخص شد بجهت نصیحت امراے کابل و ناسازی که میان ایشان و قلیج خان واقع بود راجه راند اس را فرستادم و اسب و خلعت دسی هزار روپیه بدو چرخ عنایت شد در ششم بهمن که برگشته باثری محل نزول بود خبر فوت خواجگی محمد حسین که از بنده های قدیم ان خدمت ابن دولت بود رسید برادر کلان او محمد قاسم خان در زمان والد بزرگوارم رعایت کلی یافته بود و

خواجگی محمد حسین هم بخدمت که از مدعی اعتماد فرموده شود مثل بکا ولی و اشال آن سرفراز میگشت از دفرزیدے نماز و کوسه بود که اصلا در محاسن و بروت او یک موسی ظاهر نمی شد در وقت سخن کردن هم بسیار فریاد میکرد مثل خواجہ سرایان نمیده ی شد دیگر شاه نواز خان که خانخانان از برهان پور بخت عرض بعضی معروضات روانه ساخته بود در باز دهم ماه مذکور آمده ملازمت کرد یک صد و یک صد رومیه نذر گذرانید چون معاملات دکن بخت نیز جلو میاے عبداللہ خان و اتفاق امر صورت خوبی پیدا نکرد و کھنیاں راه سخن یافته با مراد و ونخواهان آنجا حکایت صلح در میان آوردند و عادل خان طریقہ دولتی و ونخواهی اختیار نموده انتماس کرد که اگر هم دکن به من رجوع شود جهان کنم که بعضی محال که از تصرف ادلیاے دولت برآمده باز به تصرف در آید و در آن نظر بر مصلحت وقت نموده این معنی را عرض داشت نمودند و بنحویک گونہ شد و خانخانان تعهد سرانجام مہمات آنجا کرد و بآن اعظم که ہمیشہ خواہان دفع و رفع رانائے مقهور بود و این خدمت را بخت کسب ثواب انتماس می نمود حکم شد کہ بہ مالوہ کہ بجایگیر او مقرر است رفتہ بعد از سرانجام توجہ این خدمت گردد و بر منصب ابوالنبی اوزبک ہزاری ذات و پانصد سوار دیگر افزوده چهار ہزاری ذات و سہ ہزار و پانصد سوار بوده باشد بدت شکار بدواہ و بیست روز کشید درین ایام ہمہ روز توجہ شکار بودم چون بہ نوروز عالم افروز پنج شش روز بیش نماندہ بود و بخت معاودت نموده بیست و چہارم اسفندار بہ باغ دھرہ محل نزول گشت و مقریان و جمعی از منصبداران کہ حسب الحکم در شہر ماندہ بودند درین روز آمدہ ملازمت کردند و مقریان و مراجی مرصع و کلاہ فرنگی و کجشک مرصع پیشکش گذرانیدہ روز دبلغ مذکور توقف واقع شد روز بیست و ہفتم اسفندار داخل شہر شد درین مدت دو بیست و بست و سہ راس آہو و غیرہ و نو و پنج نیلہ گاو و دو خوک و سی و شش قطبہ کاروانک و غیرہ و یک ہزار و چہار صد و پنجاہ و ہفت ماہی شکار شد

جشن یشتین نوروز از جلوس ہمایون

سنہ ہشتم جلوس مطابق محرم سنہ ۹۲۲ھ

شب پنج شنبہ بیست و ہفتم محرم مذکور مطابق غرہ فرد در دین سنہ جلوسی بعد از گذشتن سہ ہجیم مگر می حضرت نیر اعظم از برج حوت در برج حمل کہ خانہ فرخی و فیروزی اوست نقل نمودند و صباح آنکہ روز نوروز عالم افروز بود مجلس جشن بہ آئین ہمہ سالہ ترتیب و تزیین یافت و آخر ہائے آن روز بر تخت دولت جلوس واقع شد و امراء اعیان دولت و مقریان در گاہ نسیم و مبارک باد

بجا آورند و درین ایام محنت فرجام همه روز بدو آنخانه خاص و عام بر می آید و مطالب و مقاصد و مدعیات بعضی می رسند و پیشکشهای
 بنده های درگاه از نظر میگذشت ابوالنبی حاکم قندھار سپان عراست و سگان شکاری پیشکش فرستاده بودند و در نهم ماه مذکور
 افضل خان از صوبه بهار آمده ملازمت نمود و یک صد و یک صد و پیمند رگز را نیز دید و یک زنجیر نیل بنظر آورد و در دوازدهم پیشکش
 اعتمادالدوله گذشت از جواهر و آئینه و دیگر اجناس آنچه خوش اوفتاد بدرجه قبول پوست و از فیلان پیشکش افضل خان ده زنجیر و گردن
 روز دیده شد در سیزدهم پیشکش تربیت خان بنظر درآمد مقصد خان منزله در آگره خریداری نمود و چند روز در آنجا بسر برد و به
 پے در پے اورادست داد شنیده ایم که بر چهار چرخ حکم سعادت و نحوست میکنند اول بر زن دوم بر بنده سوم بر منزل چهارم بر سب
 بخت و آستین سعادت و نحوست خانه ضابطه قرار یافته کلمه میگویند که به صحت پوسته است اندک زمین را از خاک خالی باید کرد و باران
 خاک را در آن سزمین می باید ریخت اگر برابر آید میانه است آن خانه را نه سعد میتوان گفت نه نحس و اگر کم گردد بر نحوست آن حکم میکنند
 و اگر زیاده آید سعد و مبارک است در چهاردهم پیشکش اعتبار خان بنظر گذشت و آنچه قبول اوفتاد برداشته شد منصب اعتبار خان
 که هزارای دسی صد سوار بود و دویزارای و پانصد سوار شد پانصدی ذات و پنجاه سوار به منصب تربیت خان افزودم که دویزارای ذات
 و هشت صد و پنجاه سوار بوده باشد پوشنگ پسر اسلام خان که در بنگاله پیش پدر خود بوده و درین روزها ملازمت کرد و چند سوار
 مردم گمراه که ملک ایشان متصل پیکو دار جنگ است بلکه درینو لاین ولایت هم در تصرف آنهاست همراه آورده بود از کیش دروش
 آنها تعدادات تحقیق شد بمجموعه جوانی چند اند بهورت آدمی از حیوانات بری و بحری همه چیز میخورد و هیچ چیز در کیش ایشان منع نیست
 و با همه کس میخورد و خواهر خود را که از مادر دیگر باشد میگیرند و تصرف میکنند صورتها را ایشان بقرا فلماق شبیه است اما زبان ایشان
 آتشی است و اصلا نبرکی نمی ماند و همین یک کو هست که کیسر آن ولایت کاشغر متصل است و سردیگر آن ولایت پیکو دینی در ست و
 آتشی که از آن تعبیر بدینے توان کردند از دین مسلمانان دور و از کیش هندو و مجور اند و دوسه روز به شرف مانده فرزند خرم خوا
 نمود که به منزل او رفته شد تا بهما نجا پیشکش نوروز از نظر بگذرد التماس او درجه قبول یافت یک روز و یک شب در منزل آن فرزند
 توقف نموده شد پیشکشهای خود را بنظر آورد و آنچه پسند خاطر اوفتاد گرفته شد تمه را با و بخشیدم روز دیگر مرتضی خان پیشکش خود را
 گذر آید از هر جنس چیزها سامان نموده بود تا روز شرف هر روز پیشکش یک از امرای بلکه دوسه از نظر میگذشت روز دوشنبه نوزدهم
 فروردین مجلس شرف ترتیب یافت در آن روز سعادت اندوز بر تخت دولت جلوس نمودم حکم شد که اقسام کینما از شراب غیر آن
 حاضر سازند تا هر کس به خواستش خاطر خود آنچه خواهد بخورد بسیار از کتاب شراب نمودند پیشکش مهابت خان درین روز گذشت

یک مهر هزار توله که به کوکب طالع موسوم است بیا دگار علی ایچی والی ایران دادم مجلس شگفته گشت بعد از برخاستن حکم کردم که اسب
 و آئین را بار کنند چون در ایام نوروز پیشکش مقرب خان سامان نیافته بود از هر قسم نفایس و تحفای خوب بهم رسانیده بود و از
 جمله دوازده راس اسب عراقی و عربی که به جهاز آورده بود و دیگر زین مرصع کاری فرنگی از نظر گذشت بر منصب نوازش خان
 پانصد سوار اضافه شد که دویزاری ذات و سوار بوده باشد فیلی غسی بدن نام که اسلام خان از بنگاله فرستاده بود به نظر
 درآمده داخل فیلان خاصه شد روز سوم اردی بهشت خواجه بادگار برادر عبدالله خان از گجرات آمده ملازمت کرد یکصد مهر
 جهانگیری نذر گذرانید بعد از چند روز که در ملازمت بود به خطاب سردار خانی سرفروزی یافت چون بخشی صاحب استقلال به لشکر
 جنگش و آن حدود بایست فرستاد معتقد خان را بدین خدمت اختیار نموده و بر منصب ادسی عندی ذات و پنجاه سوار اضافه
 شده که هزار و پانصدی ذات دسی صد و پنجاه سوار بوده باشد رخصت نمودم مقرر شد که بزودی روانه گردد محمد حسین حلی که
 در خریدن جوایس و بهرسانیدن تحفه و قوت تمام داشت پاره زر داده رخصت نمودم که از راه عراق باستنبول رود و تحفای
 و نفایس که بهم رساند بحجت سرکار ما خریداری نماید درین صورت ضرور بود که والی ایران را ملازمت کند کتابته با و داده بودیم
 و یاد بودی بان همراه بود مجلا در حوالی مشهد برادر شاه عباس را می بیند شاه از و تفحص میکند که چه چیزها حکم است که بحجت سرکار
 ایشان خریداری نماید چون مبالغه میکند حلی یاد داشته که همراه داشت ظاهر میسازد و در آن یادداشت فیروزه خوب موبائی
 کانه استهبانات داخل بود میفرماید که این دو نفیس بخردن میسر نیست من بحجت ایشان میفرستم او بی توچی را که از ملازمان روشناس
 او بود اختیار نموده شش آنباچه خاکه فیروزه تخمیناً بیسره خاکه داشت و چهارده توله موبائی و چهار راس اسب عراقی که یک از آن
 ابلق بود حواله او میکند و کتابته شعر بر اظهار بحجت و دوستی پیش از پیش نوشته در باب زبونی خاکه و کمی موبائی غدر بسیار
 خواسته بودند و خاکها بسیار زبون بنظر درآمد هر چند حکاکان و نگین سازان تفحص کردند یک نگین که قابلیت انگشتری ساخته شده باشد
 ظاهر نه شد غالباً در این ایام خاکه فیروزه بطریق که در زمان شاه مرحوم شاه طماسپ از معدن بر سر آمده حالا بر نمی آید همین
 مقدمه را در کتابت ذکر کرده بودند در باب اثر موبائی از حکیمان سخنان شنیده بودم چون تجربه شد ظاهر نه گشت نیند انم که
 اطبا در اثر آن مبالغه از حد گذرانیده اند یا بحجت کهنگی اثر آن گم شده باشد بهر تقدیر بر روشنی که قرارداد اطبا بود پاسه مرغ
 را شکسته زیاده از آنچه میگفتند خورانیده پاره بر محل شکستگی ماییده شد و تا سه روز محافظت نمودند حالانکه مذکور میشد که از
 صبح تا شام کافیت بعد از آنکه ملاحظه نموده شد هیچگونه اثری ظاهر نشد و شکستگی بحال خود بود در کاغذ علحده سفارشش

سلام الله عرب نوشته بودند همان لحظه منصب و علوفه جاگیر ادرا افزودم فیله از فیلان خاصه باتلایر به عبد الله خان فرستادم و
 فیله دیگر هم به قلیچ خان مرحمت شد و دوازده هزار سوار برادر عبد الله خان را به ضابطه سه اسپه و دو اسپه فرمودم که تنخواه دهند
 و چون سابق بجهت خدمت جوته گریه پانصدی ذات و سی صد سوار بر منصب برادر ادسردار خان افزوده شده بود و در
 ثانی الحال آن خدمت به کامل خان مقرر گشت حکم کردم که آن اضافه را برقرار داشته در منصب او اعتبار نمایند و سرافراز خان
 را که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بود صد سوار دیگر اضافه فرمودم بستم و نفقه اردی بهشت ماه مطابق بستم و ششم ربیع الاول
 شد جلوس و ششم هجری روز پنجشنبه مجلس وزن قمری در خانه مریم الزمانی ترتیب یافت و پاره از روزن مذکور بورات
 و مستحقان که در خانه والده ام جمع شده بودند فرمودم که بخش کردند و درین روز هزاری بر منصب مرتضی خان افزوده شد که شش
 هزار سی ذات و پنج هزار سوار بوده باشد خسرو بیگ غلام میرزا خانی از پنه بهمه عبد الرزاق معمر سے آمده ملازمت نمود و سرافراز
 برادر عبد الله خان با احمد آباد گجرات رخصت یافت و دوازده هزار که باز سر داشتند از کرناٹک افغانی آورده بود همیشه شنیده میشد که هر
 جانور سے که باز هر میدارد بسیار لاغر و زبون میباشد حالانکه این بزمی در نهایت فریبی و تمازگی بودند یکی از آنها را که ماده بود فرمودم
 که گشتند چهار پا هر ظاهر شد و این معنی باعث حیرت تمام گشت یوز مقرر است که در غیر جاها سے که میباشد ماده خود جفت نمی شود
 چنانچه والد بزرگوارم یک مدتی تا هزار یوز جمع کرده بودند بسیار خواهان آن بودند که اینها با یکدیگر جفت شوند اصلا نمی شد و بار
 یوزها سے نر و ماده در باغات قلاوه بر آورده سردانند در انجا بهم نه شد درین ایام یوز نر سے قلاوه خود را گیسخته بر سر ماده یوزی
 میرود و جفت میشود بعد از دو نیم ماه سه بچه زایید و کلان شده چون فی الحمله غراتی داشت نوشته شد هرگاه یوز با یوز جمع نگردد شیر
 خود بطریق اولی هرگز شنیده نه شده بود که بعد از گرفتاری جفت شده باشد چون در عهد دولت من و حشمت از طبیعت جانوران
 صحرائی برداشته شده چنانچه شیران بنو سے رام گشته اند که بے قید و زنجیر گله در میان مردم میگرددند و ضرر ایشان ب مردم میرسد
 و نه و حشمت در میدگی دارند بحسب اتفاق ماده شیر سے آبتن شد و بعد از سه ماه سه بچه زایید و این هرگز نه شده که شیر جنگلی بعد از
 گرفتاری به جفت خود جمع شده باشد از حکیمان شنیده میشد که شیر شیز بجهت روشنائی چشم بغایت فایده مند است هر چند سعی
 کردم که نم شیر در لیستان او ظاهر شود میسر نه گشت بخاطر میرسد که چون جانور غضبناک است و شیر در لیستان مادران از روی مهری
 که به بچه خود دارند چون در لیستان او مقارن خوردن و یکیدن بچه شیر میشده باشد تا در وقت گرفتن او بجهت بر آوردن شیر غضب
 او زیاده گشته شیر در لیستان خشک میشود در آخر اردی بهشت خواجه قاسم برادر خواجه عبد الغزیز که از خواجه زاده های نقشبند بر اند

از مادر از انهر آمده ملازمت نمود و بعد از چند روز دوازده هزار روپیه بطریق انعام با و مرحمت شد و چون خواجہ جهان در حوالی شهر
 فالیز خرپوزه بعمل آورده بود بعد از گذشتن دوپہر روز پنجشنبہ دہم خورداد بر کشتی سوار شدہ از راہ دریایہ سیر فالیز روانہ شد و مردم
 محل ہمراہ بودند در دسہ گھڑی از روز ماندہ رسیدیم شب در سیر فالیز گذر ایندم عجب تند باد و جلگے شد کہ خیمہ و سراپردہ بر پاس
 نمائندہ بر کشتی در آمدہ آن شب را بسر بردم پارہ از روز جمعہ در سیر فالیز گذر ایندم دہ شہر باز گشت نمودم افضل خان کہ مدتے مدید
 بالہم دل دزخمہاے غریب گرفتار بود در دہم خورداد در گذشت جاگیر وطن را چہ کلن را کہ در خدمت دکن تقصیر کردہ بود تغیر نمودہ
 بہ مہابت خان عنایت نمودم شیخ پیر کہ از دارندگان دہے تعلقان وقت ست و خاص بہت محبت و اخلاص کہ با من دارد طریقہ
 خدمتگاری و ہمراہی اختیار نمودہ است در پرگنہ میرٹھ کہ وطن اوست قبل ازین بناے مسجد نہادہ بودند در نیولابہ تقریبے مذکور گشت
 چون خاطر اورا متعلق با تمام این بناے خیر یا فتم چہار ہزار روپیہ با و دادم کہ خود رفتہ صرف او نماید و فرجے شال خاصہ با و مرحمت نمود
 رخصت کردم در دیوانخانہ خاص و عام و دو محراز چوب ترتیب می یابند در محراز اول امرا و ایلچیان و اہل غت یباشند و درین
 دایرہ کسے بغیر حکم داخل نمی شود و در محراز دوم کہ وسیع تر از محراز اول است جمیع ہندگان از منصبداران و اہدیان و کسانیکہ اطلاق نوکری
 توان کرد راہ می یابند و در بیرون این محراز نوکران امیر و سایر مردے کہ در دیوانخانہ مذکور در می آیند می ایستند چون میان محراز اول
 و دوم تفرقہ نمود بخاطر رسید کہ محراز اول را بہ نقرہ باید گرفت فرمودم کہ محراز کو روئرد بانے را کہ ازین محراز بہ بالا خانہ جہر و کہ نہادہ اند
 و در فیل را کہ بہر دو دست نشمن جہر و کہ کہ ہنرمندان از چوب ترتیب دادہ اند و نقرہ گیرند بعد از اتمام بعرض رسید یک صد و ست
 و پنج من نقرہ نوزن ہندوستان کہ ہشت صد و ہشتاد من ولایت باشد صرف فرمودہ شد الحق کہ صفا نمود دیگر پیدا کردہ چنانچہ گویا
 چنین می بایست سوم ماہ تیر مظفر خان از پٹنہ آمدہ ملازمت کرد و دوازده ہنر نذر گذر ایندم مصحف جلد مرصع و دو گل مرصع پیشکش گویان
 بنظر در آورد و در چہار دہم ماہ مذکور صفدر خان از صوبہ بہار آمدہ ملازمت کرد و یک صد و یک عدد ہنر نذر گذر ایندم بعد از ان کہ
 مظفر خان روزے چند در ملازمت بود پانصدی ذات بر منصب سابق او افزودہ علم عنایت فرمودم و شال خاصہ دادہ رخصت
 پٹنہ کردم مید انستم کہ سگ دیوانہ ہر جانورے و جاندارے را کہ بگزاید البتہ می میرد غایتاً انمعتی در فیل بہ صحت نہ پیوستہ بود و در زمان
 من چنین واقع شد کہ شے سگ دیوانہ بجای بستن یکے از فیلان خاصہ کچی نام در آمدہ در پاسے مادہ فیلے کہ ہمراہ فیل خاصہ
 بود میگزد بہ یکبار مادہ فیل بفریاد در می آید فیلبانان دوبدہ خود را میرسانند آن سگ رو بگریز نہادہ بز قوم زاری کہ دران سگ
 واقع بود در سے آید و بعد از زمانے باز در آمدہ خود را بہ فیل خاصہ میرساند و دست او را میگزد فیل او را میکشد چون مدت یکماہ

پنج روز ازین مقدمہ میگذرد و روزی که بواسطہ ابرناک بود غریبن رعد بگوش ماده فیل که در عین چرا بود میرسد و بہ یکبار فریاد میکند و اعصاب او بلرزہ در آمدہ خود را می اندازد و باز برخاستہ ہفت روز آب از دہان او میرفت و ناگاہ فریادے میکند و بے آرامی داشت فیلبانان ہر چند در صد علاج شدند نفع نہ کرد و روز ہشتم افتادہ مر و بعد از مردن ماده فیل یک ماہ فیل کلان را بہ کنار آب بہ صحرائی بردند بہمان طریق ابر و رعد ظاہر شد فیل مذکور در عین مستی یکبار بہ لرزہ در آمدہ بزرگ نشست فیلبانان اورا بہزار مشقت بجا و مقام خود آوردہ بعد از بہمان مدت و بہمان حالت کہ ماده را دست دادہ بود این فیل نیزہ تصدق شد از وقوع این مقدمہ حیرت تمام دست داد و الحی جاے حیرت ست کہ جانورے باین گلانے و بزرگی ہیکل و ترکیب باندک جراحے کہ از حیوان ضعیفی با درسد این مقدار متاثر گرد و چون خانخانان مکرراستدعائے رخصت شاہ نواز خان پسر خود نمودہ بود تیار شد ۴۷ - امر داد اسپ و خلعت دادہ رخصت دکن نمود و یعقوب بدخشی را کہ منصب او صدو پنجاہ سہ بود بنا بر ترمودے کہ از دو وقوع آمدہ بود بہ منصب ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار سرفراز ساختہ بخطاب خانی اورا سر بلند گردانیدم و علم نیز کہ امت شد طوائف ہنود بر چار گروہ قرار یافتہ و ہر کدام بآئین و طریق خاص عمل مینماید و در ہر سال روزے معین دارند اول طائفہ برہمن یعنی شناسندہ ایزد و یچون و وظیفہ ایشان شش چیز است علم آموختن و دیگران را تربیت دادن و آتش پرستیدن مردم را دلالت بہ آتش پرستش کردن چیزے بہ محتاجان دادن و چیزے گرفتار این طائفہ را روزے معین است و آن روز آخر ماہ سادون است کہ ماہ دوم از برسات است این روز را مبارک دانستہ عابدان ایشان بہ کنار دریا یا دالابا میروند و فسونہا خواندہ بر ریمان ہا و رشتہ ہاے رنگین میدنند و روز دوم کہ اول سال نو است آن رشتہ ہا را در دست راجا و بزرگان عہدی بندند و شگون میدنند و این رشتہ را راکی میگویند یعنی نگاہداشت این روزہ در ماہ تیر کہ آفتاب جہا تباب در برج سرطانست واقع میگردد و طائفہ دوم چھتری است کہ بہ کھتری معروف و مشہور است و مراد از چھتری طائفہ ایست کہ مظلومان را از شر ظالمان محفوظ دارند آئین این طائفہ سہ چیز است یکے آنکہ خود علم بخواند و دیگران را تعلیم ندہد دوم آنکہ آتش را پرستش کند و دیگران را بہ پرستش دعوت نہ نماید سوم آنکہ بہ محتاجان چیزے بدہد و خود با وجود احتیاج چیزے نگیرد و روز این طائفہ یکے و دہمین است درین روز سواری کردن و لشکر بر خر ہم کشیدن پیش ایشان مبارک است و رام چند کہ اورا بہ خدائی می پرستند درین روز لشکر کشیدہ بر خصم خود طغریانستہ است این روز را مقبری دانند و فیلان و اسپان را از ایشان کردہ پرستش می نمایند و این روز در ہر ماہ شہر و دیور کہ آفتاب در برج سنبلہ میباشد واقع میشود بہ نگاہ دارندہ ہاے اسپان و فیلان انعاما میدہند طائفہ سوم پیش است و این

جماعت این دو طائفه را که ذکر ایشان گذشته خدمت میکنند زراعت و خرید و فروخت و سود و سودا شغل ایشان مقرر است این طائفه را هم روزی معین است که آنرا دیوالی هم میگویند و این روز در ماه مهر که آفتاب در برج میزان است واقع میگردد و در میست و هشتم ماه پاسه قمری میباشد در شب این روز چراغها می افروزند و دوستان و عزیزان در خانه پاسه یکدیگر جمعیت نموده هنگامه قمار بازی گرم میسازند چون نظر این طائفه بر سود و سودا است بر دن و پاسه دادن را درین روز شگون میگیرند طائفه چهارم شود راست این گروه که قهرن طائفه نبودند همه را خدمت میکنند و ازین چیزها که مخصوص بر طائفه مذکور گشت بهره مند از روز این با هولی است که با اعتقاد ایشان روز آخر سال است این روز در ماه اسفند ازند که حضرت نیر اعظم در برج حوت منزل دارند واقع میشود در شب این روز آتشها در سر کوچهها گذر با بر می افروزند و چون روز میشود تا یک پیران خاکستر با بر سر درو می یکدیگر می افشانند و شور و غوغا می بجای بر می انگیزند و بعد از آن خود را شست و شو می داده و رختهای پوشند و به سیر باغات و صحراها میروند چون ضابطه مقرر نموده است که مرده پاسه خود را می سوزانند آتش افروز حقن درین شب که شب آخر سال گذشته است کنایه از آن است که سال گذشته را که بمنزله مرده است بسوزانند در ایام دال و بزرگوارم امرای هند و دیگر طوائف به تقلید ایشان رسم را کپی بجای میسازند که علما و مدراریدها و دگلماسه مرصع به جواهر گران بها در رشتهها کشیده بر دست مبارک ایشان می بستند و تا چند سال این رسم معمول بود چون تکلف را از حد گذرانیدند انجمنی بر ایشان گران آمده منع فرمودند و بر بهمنان به شگون همان رشتها و ابریشمها را که ضابطه ایشان است می بستند من هم درین سال بسنت پسندیده ایشان عمل نموده فرمودم که امرای هند و اعیان این طائفه را کپی بدست من نه بندگان روز را کپی که نعم امر داد و باز همان معرکه قایم شد و دیگر طوائف براه تقلید رفته دست ازین تعصب باز نداشتند همین سال را قبول نموده فرمودم که بهمان ضابطه قدیم بر بهمنان رشتهها و ابریشمهای بسته باشند درین روز به حسب اتفاق عرس حضرت عرش آشیانی واقع شد و عرس از قاعده پاسه است که در هندوستان معمول است در هر سال در روز فوت پیر و عزیز خود طعامها و اقسام خوشبوئیها باندازد از حالت و قدرت خود ترتیب داده علما و صلحا و سائر مردم جمع میشوند و این مجلس گاه باشد که یک هفته بکشد درین روز با با خورم را فرستادم که بر یوضه تبر که ایشان رفته این مجلس را منعقد سازد و دوه هزار روپیه به ده کس از بنده پاسه معتبر داده شد که به فقر و آوار باب احتیاج تقسیم نمایند در پانزدهم ماه امر داد پیشکش اسلام خان از نظر گذشته است و هشت زنجیر قیل و چیل راس اسپ آن سرزمین که بجا نکلن مشهور است و پنجاه نفر خواجهر سرا و پانصد پیر کاکه نفیس ستارگان فرستاده چون ضابطه شده که وقایع جمیع صوبها به تخصیص سرحد با بعضی می رسیده باشد و واقعه نویسان از درگاه بدین خدمت تعیین میشوند

داین از ضوابط است که پدر بزرگوارم کرده اند و من هم موافق آن عمل می نمایم و درین ضمن فواید کلی و نفع عظیم مشاهده میشود و اطلاع دیگر بر احوال عالم و عالمیان بهم میرسد اگر فواید آن مرقوم گردد سخن دراز میشود درین ایام وقایع نویسی لاهور نوشته بود که در اواخر ماه تیر ده کس از شهر با من آباد که در دوازده کوسه و نفع است رفته اند چون هوا گرمی بهم میرساند پناه به سایه رختی میسرند مقدار آن باد و چکر به هم میرسد و آن باد چون به جماعت مذکور می وزد به لرزه در آمده نه کس از آنها هم در زیر درخت جان دادند و یک کس زنده ماند و آن زنده مدت ها بیماری داشت تا بعد از محنت بسیار خلاص شد و جانور اسف که بر درخت مذکور نشین داشتند یکی افتاد و مردند و در آن نواحی هوا این قسم خرابی پیدا کرد که جانوران صحرایی به کشت زار با آمده خود را می انداختند و بر بالاسه سبزه غلطیدند جان میدادند و مجله جانوران بسیار هلاک شدند در روز پنجشنبه ۳۱ - امرداد و تسبیح نموده به قصد شکار به کشتی سوار شده متوجه موضع سمونگر که از شکارگاه های مقرر است گشتم در ۳ شهر پور خان عالم را که از دکن به مصلحت فرستادن عراق و همراهی ایلی دارا ایران طلب نموده بودم در بنجار سیده ملازمت کرد و صد مرتبه گذرانید و چون سمونگر به جاگیر مهابت خان مقرب بود منزله دلکش بغایت تکلف در کنار دریا ساخته بود بسیار خوش افتاد و یک زنجیر نیل و یک انگشتری نئیلین زمر و پیشکش نمود و نیل را داخل نیلان خاصه نمودم تا ۶ شهر پور به شکار مشغول بودم درین چند روز چهل و هفت راس آهوز داده و دیگر جانوران شکار شد درین روزها و لا در خان یک قطعه لعل پیشکش فرستاده بود و مقبول افتاد و شمشیر خاصه جهت اسلام خان فرستادم بر منصب حسن علی ترکمان که هزاری ذات و هفت صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزوده شد آخر های روز پنجشنبه ۲۰ ماه مذکور در منزل مریم الزمانی وزن شمسی به فعل آمد خود را با فلزات و دیگر خیر باید ستور معمول وزن نمودم درین سال سن چهل و چهار سال شمسی پوره شد و در همین یادگار علی ایلی دارا ایران و خان عالم که ازین جانب به همراهی او تعیین شده بود مرخص گشتند یادگار علی اسپ با زین مرصع و کمر شمشیر مرصع و چار قب طلا دوزی و کلتی و با پر و جیفه دسی هزار روپیه نقد مرحمت شد که مجموع چهل هزار روپیه بوده باشد و به خان عالم کپیوه مرصع یا پھول کماره که علاقه از مردارید داشت شفقت نمودم در ۲۲ ماه مذکور به زیارت روضه مقدسه منوره والد بزرگوارم به پشت آباد نیل سواره متوجه گشتم در رفیق پنج هزار روپیه زر زرنگی افشانه شد پنج هزار روپیه دیگر به خواجه جهان دادم که به درویشان قسمت نماید و تسبیح نماز شام کرده به کشتی متوجه شهر شدم چون منزل اعتماد الدوله بر کنار آب جمنا واقع بود آنجا فرود آمدم و شب در منزل او گذرانیده تا آخر های روز دیگر آنجا بسر بردم و از پیشکش های او آنچه خوش آمد قبول فرموده متوجه دولت خانه گشتم منزل اعتقاد خان هم بر کنار آب جمنا بود حسب الاتماس او با مردم محل آنجا فرود آمده منازل او را که تازه ساخته بود سپردم

الحق جایهاے مطبوع و پسند بود بسیار خوش آمد پیشکشیهای لائق از آئینه و جواهر و دیگر اجناس سرانجام نموده بود بمجموع از نظر اشرف
گذشت و اکثر پسند خاطر افتاد و قریب به شام داخل دولت خانه جمایون شام چون منجان و انقشنا سان اشب ساعت توجه
بجانب اجیر اختیار نموده بودند هفت گھڑی از شب و شنبه ۱۲ شعبان مطابق ۲۴ شهریور گذشته به فیروزی و اقبال بقصد انصوب
از دار الخلافت اگره برآمد و درین غریمت دو چیز منظور خاطر بود اول زیارت رود منوره خواجہ معین الدین چشتی که از برکات
روح پرفیاض ایشان کتایشهای بزرگ باین دودمان دالارسیده و بعد از جلوس زیارت مرقد بزرگوار ایشان میسر گشته
بود و دوم دفع و رفع رانا امرنگه مقهور که از زمینداران و راجهای معتبر هندوستان ست و سرسے و سرداری او آبا و اجداد
او را جمیع راجها در ایان این ولایت قبول دارند و دیر نیست که دولت و ریاست در خانواده آنهاست مدتی در حد و مشرق
که پورب رویه باشد حکومت داشته اند دوران ایام بختاب راجگی معروف و مشهور بوده اند بعد از ان یزین دکن افتادند و
بیشتر ولایات آنجا به تصرف در آوردند و بجای راجه لقب راول راجه و اسم خود ساختند پس از ان به کوستان میوات درآمدند
و رفته رفته قلعہ چیتور را به تصرف در آوردند از ان تاریخ تا امروز که هشتم سال از جلوس نیست یک هزار و چهار صد و هفتاد و یک سال
میشود و بیست و شش کس دیگر ازین طائفه که مدت حکومت ایشان یک هزار و ده سال است راول خطاب داشته اند و از راول
که اول شخصی ست که بر راول اختیار یافته تا رانا امرنگه که امروز رانا است بیست و شش نفر اند که در عرض چهار صد و شصت و
یک سال ریاست و سرورے داشته اند و درین مدت مدید گردن با طاعت بیج یک از سلاطین کشور هندوستان و دنیا ورده اکثر
اوقات در مقام سرکشی و فتنه انگیزی بوده اند چنانچه در عهد سلطنت حضرت فردوس مگانه رانا سانگا جمیع راجها در ایان زمینداران
این ولایت را جمع ساخته با یک لک و ششاد هزار سوار و چندین لک پیاده در حوالی بیانہ جنگ صف نمود و بتأمید باری تعالی
و باوری نجات لشکر ظفر اثر اسلام بر افواج کفر غلبه کردند و شکست عظیمی با حوال او راه یافت تفصیل این جنگ در تواریخ معتبره
بخصوص در واقعات که از تصنیفات حضرت فردوس مگانه است و مسطور است دال بر بزرگوارم که مرقد منورش محل فیوض
تا قنای باد و در دفع این سرکشان سیهاسے بلع بجا آوردند و چندین مرتبه لشکر بر سر او تعین نمودند و در سال دوازدهم از جلوس خود
به تسخیر قلعہ چیتور که از محکم قلعہ هاسے مقررہ معموره عالم است و برهم زدن ملک رانا غریمت نمودند و قلعہ مذکور را بعد از آنکه چهار ماه
وده روز در قیل داشتند از کسان پور رانا امرنگه به جنگ و جدال از روی قدرت و قوت تمام گرفتند و قلعہ را خراب نموده
برگشتند و در هر مرتبه افواج قاهره کار را بر دنگ ساختند چنان می کردند که بدست و آید با خراب و دلاور گرد و در مقارن این امرے

روے میداد کہ ابن مہم انصرام نمی یافت تا در اواخر عید در یک روز دیک ساعت خود بہ تسخیر ملک دکن متوجہ گشتند و در بابا لشکر عظیم
 و سرداران معتبر بر سر رانافرتاوند بحسب اتفاق این ہر دو کار بواسطہ اسبابی کہ ذکر آن طول تمام دارد و صورت پذیر نہ گشت تا آنکہ
 زمان خلافت بہن رسید چون ابن مہم نیم کارہ من بود بعد از جلوس اولین لشکرے کہ بحدود ممالک فرستادم این لشکر و دفرزند پرور
 را سردار ساختہ عظمای دولت کہ در پاسے تخت حاضر بودند بدین خدمت تعین گشتند و خانہ معمور و توپخانہ موفور بہرہ نمودہ روانہ
 ساختم چون ہر کارے موقوف بر وقت ست درین اثنا قلعہ بدعاقت خسرو توغ آمد مرا ناچار تعاقب او بجانب پنجاب بایند
 و ولایت و پایہ تخت کہ در دار الخلافت اگرہ بود خالی نیماند بالقدورت نوشتہ شد کہ پر وزیر بالبعثہ امر برگشتہ بہ محافظت اگرہ روحانی و
 حوashi آن تمام نماید بجلال درین مرتبہ ہم مہم رانا چنانکہ بایست نشد چون بہ عنایت الہی خاطر از فتنہ خسرو جمع گردید و دیگر بارہ اگرہ محل
 نزول را بات عاہیات گشت افواج قاسرہ بسر کردگی مہابت خان و عجد احمد خان و دیگر سرداران تعین نمودہ شدہ و ازان تاریخ
 تا وقت غریت ریات جلال با جہیر پوتہ ولایات او پایمال عساکر فیروزی آثار بود غایتا مہم او صورت پسندیدہ پیدا نمی کرد بخاطر
 گذرانیدم کہ چون در اگرہ کارے ندارم و یقین من گشت کہ تا من خود متوجہ نشوم این مہم صورتے پیدا نمی کند بہ ساعت مقرر از
 قلعہ اگرہ برآمدہ و در باغ و عہرہ منزل واقع شد روز دیگر جشن دسرہ روے داد بدستور معمول اسپان و فیلان را آرایش دادہ
 از نظر گذرانیدم چون کرد والدہ ما ہمیشہ باے خسرو بعض رسانیدند کہ از کردہ ہای خود بسیار نام و پشیمان ست عرق عطوفت
 و شفقت پدرے در حرکت آمدہ اورا طلبیدم و مقرر کردم کہ ہر روز بہ کورنش می آمدہ باشد در باغ مذکور ہشت روز مقام شد در
 بیست و ہشتم خبر رسید کہ راجہ رانداس کہ در نگیش وحدود کابل بہ ہمراہی قلیج خان خدمت می نمود وفات یافت غرہ ماہ مہراز باغ کوچ
 شد و خواجہ جہان را برائے نگاہبانی دار السلطنت اگرہ و محافظت خزائن و محلہا خدمت فرمودم و فیل و فرگل خاصہ باو مرحمت
 شد در دوم مہر خبر رسید کہ راجہ با سوزن خانہ شاہ آباد کہ سرحد ولایت امرے مقہور است وفات یافت دہم ماہ مذکور روپ باس
 کہ الحال با من آباد موسوم شدہ منزل گشت سابق این محال بجاگیر روپ خواص مقرر بود بعد ازان بہ پسر مہابت خان کہ امان احمد
 نام دار و مرحمت نمودہ فرمودم کہ بنام او بخواندہ باشند یا زودہ روز درین منزل مقام واقع شد چون از شکار گاہ ہاسے مقرر است
 ہر روز بہ شکار سوار میشدم چنانچہ درین چند روز یک ہد و پنجاہ و ہشت آہونرودادہ و سایر جانوران شکار شد بہت و نجسم
 ماہ مذکور ازان آباد کوچ نمودہ شد و یکم این ماہ مطابق ہشتم رمضان خواجہ ابوالحسن را کہ از برہانور طلب نمودہ بودم
 آمدہ ملازمت کرد پنجاہ مہرند و پانزدہ بارہ مرصع آلات و یک زنجیر فیل کہ اورا داخل فیلان خاصہ کردم پیشکش گذرانیدم و ازان

مطابق دهم رمضان خبر فوت قلیچ خان رسید از قدیمان این دولت بود و به هشتاد سالگی به رحمت خدا رفت در پرشاور بخداست
 رفیع و رفیع افغانان بر تارکی نیام داشت منصب او شش هزار نفات و پنجاه سوار بود مرضی خان دکنی که در علم و ولایت بازی
 که با اصطلاح دکنیان یک انگلی گویند و مغلان شمشیر بازی میگویند بنظر بود که پیش او باین ورزش متوجه بودم و درین راه او را بخطا
 ورزش خانی سرفراز گردانیدم چون ضابطه کرده ام که شبها در باب استحقاق و درویشان را از نظر من میگذرانیده باشند تا نظر بجایست
 هر یک انداخته زمین در نقد و پوشش بآنها مرحمت نمایم در بیان آن مردم شخصی اسم جهانگیر را با اسم اعظم الله اکبر بحساب اجدد مطابق
 یافته بود بعضی رسانید و بمعنی را متفاد و لشکون خوب گرفته به یابنده آن زمین و اسب در نقد و خلعت کرامت نمودم روز دوشنبه
 پنجم شوال مطابق بیست و ششم آبان ساعت داخل شدن با جمیع قرار یافته بود صبح روز نهم که متوجه گشتم چون قلعه و عمارات روضه حضرت
 خواجه بزرگوار ظاهر گشت قریب بیک کرده راه را پیاده طی کردم و از دو جانب راه معتمدان را تعیین نمودم که به فقرادار باب خضایع
 تر داده میرفتند چون چهار گهری از روز گذشته داخل شهر معوره شدم و در گهری پنجم شرف زیارت روضه تبر که دست داد بعد از
 دریافت زیارت بدو تخته هایون متوجه گشتم و روز دیگر فرمودم که همه حاضران این بقعه شریف را از خود بزرگ شهر و در گذر
 از نظر گذرانند تا فرخ را استحقاق بعطایای جزیل خوشنود گردانند و منقسم آند به قصد سیر دشکارتالاب بلکه که از معابد مقرر منود است
 و در فضیلت آن سخنان میگویند که به هیچ عقلی راست نمی آید و در سه کرد به جمیع رافع است متوجه گشتم و دوسه روز در آن تالاب
 شکار مرغابی کردم و با جمیع معاودت نمودم بعد از آن قدیم و جدید که با اصطلاح کفار دیوسره میگویند در اطراف این تالاب نظر در آمد
 از جمله را تا شکر که علم امری معهود است و در دولت ما از امرای بزرگ است و یوهره ساخته در غایت تکلف چنانکه یک لک روپیه
 ند کورش که خرچ نموده به نمایش آن عمارت در آمد صورتی دیدم از سنگ سیاه تراشیده از گردن بالا بهینت سرخوک و ماتی
 شبیه به بدن آدمی عقیده ناقص نبود آنست که یک دفنی بنا بر مصلحتی که رای حکیم علیم اقتضا فرموده بدین صورت جاوه ظهور نموده است
 این صورت را بدین جهت عزیز داشته پرستش بنمایند فرمودم که آن صورت که به را و دهم شکسته در تالاب ند کورش انداختند بعد از آن
 این عمارت بر قلعه کوبه گنبد سفید مشایده گشت که مردم از هر طرف بدو انجای آمدند از حقیقت آن پرسیدم گفتند جوگه
 در انجای باشد ساده لوحانیکه بدین او میرند گفت آدمی بدست بدو انجای بد که در دهن انداخته آواز جانور که از آن
 سفها در یک وقت آنرا به یافته باشد نمایند تا آن گناه بدین عمل زائل گردد فرمودم تا آن محل را خراب نموده آن جوگی را از انجای
 اخراج نمودند و صورت بنی که در آن گنبد بود شکستند دیگر عقیده داشتند که این تالاب را عنق نیست بعد از تفحص ظاهر شد که هیچ

جای آن از دوازده دربع زیاده عقی ندارد و در آنرا نیز میبایست یک دینم کرده بود نشانزدیم آند خبر رسید که قراولان ماده شیرے را قبل نموده اند و ساعت متوجه شده بجز رسیدن به تفنگ زده باز گشتم بعد از چند روز نیله گادے شکار شد و حضور خود فرمودم تا نزد پوست بر آورند و بجهت فقر اطعام بچند دوست و چند تفرج جمع شده بودند از آن طعام خوردند و هر یک بدست خود زربادادم در همین ماه خبر رسید که فرنگیان کوده بقول نموده چهار جہاز اجنبی را که از جہازات مفرقه بند رسورت بودند در حال بند زماراج نمودند و جمع کثیر را از مسلمانان اسیر نموده مال و متاعی که در آن جہاز بود تصرف گشتند این معنی بر خاطر گران آمد و مقرر شد که بندگان کور و حواله او بود بجهت تدارک و تلافی این امر اسب و فیل و خلعت داده بفرمودیم آذر مرخص ساختیم بنا بر حسن تردد و خدمت آنکه که از یوسف خان دیبدر الملک در صوبہ دکن بوقوع آمده بود علم بجهت آنها فرستادم و نوشته شد که مقصد اصلی ازین غریبت بعد از زیارت حضرت خواجہ سرانجام مهم را نامشہور بود و بنا برین بخاطر گذرانیدم که خود در اجیر تو تعین نموده فرزند سعادت مند بابا خرم را پیش بفرستم و این اندیشه بغایت صواب بود و بنا برین ششم دی که اختیار ساعت شده بود بفرخی و فیروزی اورا مرخص ساختیم و بواسطه طلا و دوزی گل مرصع که مرورید بر اطراف گلہاے آن کشیده بودند و پیروز دوزی رشته مرورید و نوطه زربفت مسلسل مرورید و فیل فتح گنج نام خاصه و تلایر و اسب خاصه و شمیر مرصع و یکپوہ مرصع مع پھول کثارہ بدو مرحمت نمودم سواے مردے که سابق بسرکردگی خان اعظم درین خدمت تعین بودند دوازده ہزار سوار دیگر بہ ہمراہی آن فرزند پشیمان ساختیم و سران سپاہ را فرار خود ہر یک با سپاہان خاصه و فیلان و خلعتہاے خاصه فاخوہ سرفراز ساخته رخصت نمودم و در آنجا بخدمت بخشی گری این لشکر تعین یافت در همین ساعت صفدر خان بہ حکومت کشمیر از تغیر ہاشم خان مرخص شد اسب خلعت یافت روز چہار شنبہ یازدہم خواجہ ابوالحسن را بخشی کل ساخته خلعت مرحمت نمودم و یک کلانی در اگرہ حکم کردہ بودم کہ بجهت روضہ تبرکہ خواجہ بسازند در همین روز ہا آورده بودند فرمودم کہ بجهت فقر اطعام در آن دیگ طنجہ نمایند و در ویشان اجیر را جمع سازند تا در حضور بانہا خورائندہ شود و پنجہز اکس حاضر شدند و ہمہ ازین طعام بصر خوردند و بعد از خوردن طعام بدست خود ہر یک از درویشان زربادادہ شد اسلام خان حاکم بنگالہ درین ایام بہ منصب شش ہزاری ذوات و سوار سرفرازی یافت و بہ کرم خان پسر عظم خان علم مرحمت شد غرہ اسفندارند مطابق دہم محرم سنہ ۱۰۲۳ بہ شکار نیلہ گاد از اجیر برآمد روز نهم سعادت نمودم و بہ چشمہ حافظ جمال کہ در دو کردہے شہر واقع است منزل نمودم و شب جمعہ ساد را بجا گذارند و آخر روز بہ شہر داخل شدم و درین بہت روزہ نیلہ شکار شد چون نیکو خدمتے خواجہ جهان و کم جمعیتے او بجهت حفظ و حراست اگرہ و آن نوای

بعرض رسید پانصدی ذات و یک صد سوار بر منصب او افزوده شد و در همین روزها ابو الفتح دکنی از جاگیر آمده شرف ملازمت
 دریافت در ۱۴ ماه مذکور خبر فوت اسلام خان رسید که در روز پنجشنبه پنجم رجب ۱۱۲۲ وفات یافته بود در یک روز بے سابقه
 بیماری و تشویش این امر ناگزیر اوراد دست داد از خانه نادان و تربیت یافته این مقدمه هر کار دانی که از او بظهور رسید از
 دیگر ظاهراً شد حکومت بنگاله را از روس استقلال کرد و ولایات که در عمل پنج یک از جاگیر داران سابق و به تصرف ادیبای
 دولت قاهره در نیامده بود داخل ولایات عملی شد اگر اجل اورا در نمی یافت مصدر خدمات کلی میگشت خان اعظم با آنکه
 خود اسند عانوده بود که شاهزاده فیروز مند باین خدمت امور گرد و با وجود انواع دلاسا و رضاجوی از جانب آن فرزند تن
 به سازگاری در نهاده به شیوه ناشدوده خود عمل می نمود چون این تقدیر سموع گشت ابراهیم حسین را که از خدمتگاران متعهد حضور
 بود همراه او فرستادم و سخنان لطیف آنیر مرا بگیرد و پیغام کردم که وقتی در برهان پور بودی بار و باره این خدمت را از من التماس
 نمودی چون این خدمت را که سعادت دارین خود در آن میداستی و در مجالس و محافل مذکور میکردی که درین غربت اگر گشته شوم
 شبیه و اگر غالب آیم غازی خواهم بود تو توفیق نمودم آنچه از ملک و مدد تو بچانه خواستی سرانجام یافت بعد از آن نوشته که بحرکت
 رایات جلال بدین حدود مفصل این مهم خالی از اشکای نیست بگش تو نزول اجلال در جمیع واقع شد و این نواحی محل سرافرا
 جا و جلال گشت الحال که شاهزاده را بعر ارض وجوه معقوله است عانودی و مجموع مقدمات براسه و گنگش و صوابید تو به عمل
 آمده باعث چیست که باز مرا که یکبار میکشی و در مقام ناسازگاری در آمده با خرم را که درین مدت هرگز از خود جدا نه ساخته ام
 محض با اعتماد کار دانی تو فرستادم باید که طریقه نیکو اهی و نیک اندیشی منظور و مرعی داشته شب در روز از خدمت فرزند سعادت مند
 غافل نباشی و اگر بخلاف این سخنان عمل نموده از قرار داد خود قدم بیرون نمی دانسته باش که زبان کا از خواهی بود ابراهیم حسین رفت
 و این سخنان را به همین تفصیل خاطر نشین او ساخت اصلاً نتیجه نداد از جهل و قرار داد خود باز نیامد با با خرم چون دید که وجو او درین
 کار دخل است او را ناگه بداشته عرضداشت نمود که بودن او هیچ وجه لائق نیست و محض بجهت نسبتی که با خرم دارد در مقام کار نیست
 به ما بت خان فرمودم که رفته او را از او و پور بهار و دود محمد تقی دیوان بیوتات بعین شد که بند سوز رفته فرزندان و متعلقان
 او را با جمیع رساند و پانزدهم ماه مذکور خبر رسید که دیب و دلدراسه سنگ که جلیت او سرشته بی فساد است از برادر کوچک خود
 را و سوریج سنگ که بر سر او تعیین شده بود شکست عظیم خورده در سیک از محکمه اسرار چهار در قبل ست مقارن این اشم خوشی
 نوهدار و جاگیر داران نواحی او را بدست در آورده مقید به نگاه رسانیدند چون که راز و قباچ سرزده بود به بیاسار رسید و گشتن

و باعث عبرت بسی از مفسدان شد و به جلد و سه این خدمت بر منصب را و سوار ج سنگه پانصدی ذات و دو بیست سوار افزود
گشت در چهاردهم ماه عرضه داشت فرزند باباخرم ریب که فیل عالم کمان که را مار ابدان نازش تمام بود با هفتده فیل زنجیر دیگر
بدست بسادران لشکر فیروزی اثر افتاد و غنایب صاحبش نیز که قمار خواهد گشت *

جشن هجرت نوروز از جلوس همایون

آغاز سال نهم از جلوس همایون مطابق سلسله هجری

دو پیردیک گمری از شب جمعه ۹ شهر صفر گذشته آفتاب عالمتاب به برج حل که خانه شوکت و شرف ادست بر تو افکن
گشت و صبح آنکه غره فروردی ماه بوده باشد مجلس جشن نوروزی در خطه دپندیرا جمیر دست داد و در وقت تحویل که ساعت
سعد بود جلوس بر تخت اقبال نمودم برسم مقرر دولت خانه همایون را با قمیسه نفیسه و جواهر و مرصع آلات آئین بسته بودند و همین
وقت هجسته فیل عالم کمان که لیاقت خاصه شدن داشت با هفتده زنجیر فیل دیگر از نواده که فرزند باباخرم از فیلان را نامرستاد
بود از نظر اشرف گذشته و باعث انبساط خاطر و تنوahan گشت روز دوم نوروز در سواری آنرا تیمنا خوب دانسته بران سوار
شدم و در بسیار سوار شد و در تاریخ سوم منصب اعتقاد خان را که دو هزار و سیصد و پانصد سوار بود سه هزار و سیصد و
هزار سوار مقرر فرمودم و به خطاب آصف خانی که دو کس هم از سلسله آنها بدین خطاب سرفرازی یافته بودند سر بلند ساختم
و بر منصب دیانت خان تبر پانصدی ذات و دو بیست سوار افزود و شد و هم درین ایام اعتماد الدوله را به منصب پنجزاری
ذات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز ساختم حسب الالتماس باباخرم بر منصب سبقت خان بار پیه پانصدی ذات و
دو بیست سوار و بر منصب دلاور خان پانصدی ذات و دو بیست سوار و بر منصب کشن سنگه پانصد سوار افزودم و بر منصب
سرفراز خان پانصدی ذات و سیصد سوار افزود و شد روز یکشنبه دهم پیشکش آصف خان از نظر اشرف گذشته و در هم
اعتماد الدوله پیشکش خود گذارند درین دو پیشکش نفایس بنظر آمد آنچه پسند خاطر افتاد اگر قسمتم را باز دادم چنین قلیح خان با برادران
و نویشان و لشکر و جمعیت پدر خود از کابل آمده سعادت ملازمت دریافت ابراهیم خان که منصب هفت صدی ذات و سیصد
سوار داشت به منصب هزار و پانصدی و فتنه سوار سرفرازی یافته بخد مت جلیل القدر بخشی گری ده خانه به شرکت خواجه
ابوالحسن مقرر گشت در ۱۵- این ماه نهایت خان که به آوردن خان اعظم و پسر او عبد الله مقرر گشته بود آمده ملازمت کرد و در مجلس

شرف تزیین یافت درین روز پیشکش مهابت خان از نظر اشرف گذشت ذیل خاصه روپ سدر نام بحیث فرزند پدر و نیز فرستاده
بعد از گذشتن روز مذکور فرمودم که خان اعظم را با آصف خان به سپارند که او را در قلعه گوالیار نگاهدارد و چون غرض از فرستادن
او به قلعه آن بود که مبادا در مهم رانان بنا بر رابطه و جنتی که به خسر دارد نفاق و فسادے از او بتوقع آید حکم فرمودم که او را در قلعه بطریق
بنیدیان نگاهدارند بلکه اسباب فراغت و آسودگی از خوردنی و پوشیدنی بحیث او آماده و میسر دارند چنین تبلیغ خان را در همین دژها
به منصب دویزار و پانصدی ذات و هفت همدسوار اصل و اعیانہ سرفراز ساختم و بر منصب تاج خان که به داراے ولایت بمکر
معین بود پانصدی ذات و سوار افزوده شد در ۱۸ اردی بهشت خسر در مانع کورنش نمودم و سبب آن بود که بنا بر شفقت و عطوفت
پدر می و التماس والدہ ہای و ہمیشہ ہاے او مقرر فرموده بودم کہ ہمہ روز بہ کورنش می آیدہ باشد چون از سیماے او آثار شگفتگی و خوشحالی
ظاہر نمی شد ہمیشہ طول و گرفته خاطر بنظر در می آمد فرمودم کہ بہ کورنش در نیاید در زمان والدہ بزرگوارم مظفر حسین میرزا درستم میرزا
پسران سلطان حسین میرزا برادرزادہ شاہ ظہاسپ صفوی کہ قندھار و زمین داور و آخند و در تخت و تصرف داشتند بواسطہ
قرب خراسان و آمدن عبداللہ خان اوزبک بدان ملک عرایض فرستادند کہ ما از عمدہ نگاہداشتن این ولایت بیرون نمی توانیم
اگر یکے از بندہ ہاے درگاہ را بفرستند تا این محال را بد و سپریم و خود ہا روانہ ملازمت شویم چون انیمعی را کہ در عرض داشت نمودند
شاہ بیگ خان را کہ الحال بخطاب خانہ درانے سرفرازست بداران و حکومت قندھار و زمین داور و آخند و فرستادند
و فرامین عنایت آمیز بہ میرزایان نوشته ایشان را بد درگاہ طلب فرمودند بعد از آمدن عنایات شامل حال ہر یک نمودہ
ولایاتے کہ دوسہ برابر قندھار جمع داشتند بدانہا مرحمت شد غایتا سراجاے کہ با بست از انہا نشد رفتہ رفتہ آن ولایت
تغیر یافت مظفر حسین میرزا ہم در ایام حیات والدہ بزرگوارم بر محنت خدا رفت و میرزا درستم را بہ ہمراہی خانخانان بہ صوبہ
دکن فرستادند در انجا اندکے ما بہ جاگیر سے داشت چون تخت و سلطنت بوجود من آرایش یافت اورا از دکن بقصد آنکہ رعایت
نمودہ بیکی از سرحد ہا بفرستم طلب نمودم مقارن آمدن او میرزاغازی ترخان کہ حکومت ٹٹہ قندھار و آن نواحی متعلق بدو بود
بر محنت خدا رفت بخاطر رسید کہ اورا بہ ٹٹہ فرستم تا آنجا جو ہر ذاتی خود را خاطر نشان ساختہ آن ملک را بہ عنوان پسندیدہ محال
تمامد و بہ منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساختہ دو لک روپیہ نقد مدخوج بدو مرحمت فرمودہ بہ صوبہ داری ملک ٹٹہ اورا
رخصت نمودم عقیدہ آن بود کہ از و در ان سرحد خدمت ہا بتوقع آید بخلاف توقع مصدر ہیچگونہ خد سے نشد ظلم و تعدی را بجائے
رسانید کہ خلق بسیارے از سلوک زشت او بہ شکوہ درآمدند و خبرے چند از و شنیدہ شد کہ آوردن اولاد کم گشت یکی از بندہ ہا

درگاه را به طلب اوقیعین نموده اورا بدرگاه طلبیدم در سبت و ششم اردی بهشت اورا آوردند چون ظلم و تعدی از او به خلق خدا بسیار رسیده بود باز خواست آن به مقتضای عدالت لازم گشته اورا بانی را سه شکره دکن سپردم تا بحقیقت عمل او باز رسیده نشود و ادنی الحکمت نصیبی یافته دیگران متنبه و عبرت پذیر گردند هم درین روز با خبر شکست احد او افغان رسید و حقیقتش آنکه معتقد خان در پو لم گذر که حوالی پرشاور واقع است با فواج قاهره پیوسته بود و خان دوران با جمعی دیگر در حدود کابل و آن نواحی سر راه آن و سیاه داشت درین اثنا نوشته از پیش بولایع به معتقد خان میرسد که احد او بکوت تیراه که در پشت کوه بی جلال آباد واقع است جمعیت بسیار از سوار و پیاده آمده است و از جماعتی که دو تنخواهی و اطاعت اختیار نموده بودند پاره را گشته و چندی را بکشتی کرده بخوابد که به تیراه فرستد و اراده تا حقن جلال آباد و پیش بولایع دارد و بخورد رسیدن این خبر معتقد خان با جمعی که با او بودند به سرعت تمام روانه میشود چون به پیش بولایع میرسد جاسوسان حجت تفحص غنیمت میفرستند صبح چهارشنبه ششم خبر می آید که احد او در همان جا است تکیه بعنایت آبی که درباره این نیازمند درگاه آبی است نموده افواج قاهره را و فوج یسار و دو خود را به غنیمت میرساند غنیمت با چهار پنج هزار سوار پیاده یکبار دیده به غرور و به غفلت تمام ششسته در گمان او نموده که بغیر از خان دوران درین نواحی نوبی باشد که با و جیره تواند شد چون خبر رسید افواج بادشاهی بدان بخت برگشته میرسد و آثار و علامت لشکر ظاهر میگردد مضطربانه مردم خود را چهار توپ ساخته خود را بر بلند می که یک بند و ق انداز رفعت داشت و بر آمدن بران بدشواری میسر میشد ششسته مردم خود را به جنگ می اندازد و بر قندازان افواج قاهره آن مقهور را به ششست تفنگ گرفته جمع کثیره را به جنم میفرستد معتقد خان با لشکر قول خود را بهراول رسانیده غنیمت را فرصت نیامده از انداختن دوسه ششست تیر بند اوده پاک و پاکیزه بر میدارند و سه چهار کوه تعاقب نموده قریب هزار و پانصد نفر سوار و پیاده به قتل میرسانند و بقیه السیف اکثره زخمی و مجروح و یراق انداخته قرار بر فرار میدهند افواج قاهره شب در جنگ گاه به سر پرده صبح آن شش صد سربید کرده بر پرشادری آویزند و کله منارها را در انجا میسازند و پانصد سراسپ و موشی پشمار و مال و اسلحه بسیار بدست می افتد و بنیدیان تیراه خلاص میشوند و ازین طرف از مردم روشناس کسی ضایع نمی شود شب پنجشنبه غره خور و اد به غرم شکار شیر توجیه بکر شدم روز جمعه دو قلاوه شیر را به تفنگ نزد هم در همین روز معروض گشت که نقیب خان به رحمت خدا رفت خان مشارالیه از سادات سیفی و قزوینی الاصل است فرزند برادر میر عبد اللطیف هم در اجیر بوده و دوماه پیش از آنکه وفات یابد کوچ او که با یکدیگر انس و الفت تمام داشتند و دوازده روزی در بیماری نپ گذرانیده شربت ناگواری مرگ نوشید فرمودم که او را هم در پهلوسه زن او که در درون روضه متبرکه خوابه بر رگوار نهاده بودند نهادند چون از معتقد خان خدمت شنایتی در جنگ احد

بوقوع آمد بجلد دس این خدمت به خطاب لشکر خانی سرفراز گشت و دیانت خان که به او دس پور به خدمت بابا خورم و برسانیدن
 بعضی احکام مرخص گشته بود به پنجم ماه خورداد آمد و از سربازها و ترک بابا خرم مقدمات خوب بعضی رسانیدند اسلحه خان که از بزرگان
 ایام شاهزادگی من بود بعد از جلد س رعایتها به یافته درین لشکر اورا بخشی ساخته بودم و در دهم بهمن ماه و دیعت حیات سپرد
 میرزا رستم چون از کرده های ناخوش خود اظهار اندامت و پشیمانی میکرد و مردت و مردی تقضی آن شد که تقصیر است اورا به عفو
 مقبول و مقرون گرداند و در آخر بهمن ماه اورا به حصه طلبیده تلافی خاطر او نمودم و خلعت پوشانیده حکم کردم که به کورنش و سلام
 می آمده باشد و در یازدهم ماه تیر شب یکشنبه ماه نیل از فیالخانه خاصه حضور من رسید مکرر فرموده بودم که تحقیق بدست محل نمایند
 آخر الامر ظاهر شد که بچه ماهه یک سال و شش ماه و بچه نوزده ماه در شکم مادری مانده به خلافت تولد آدمی که اکثر بچه از شکم مادر بسر
 فردمی آیند و بچه نیل اکثر بپا برمی آید چون بچه از مادر جدا شد مادر بپا خاک بیالاسه او افشاند و آغاز مهربانی و مایه گری نمود و بچه
 لمح افتاده بعد از آن برخاسته متوجه پستان مادر شد هم مجلس گلاب باشی که از زمان قدیم به آب پاشی مشهور است و از رسوم
 مقرر پیشینیان است منعقد گشت در پنجم امرداد خیر فوت راجه مان سنگه رسید راجه مذکور از عمده های دولت والد بزرگوارم بود
 چون اکثر بنده های درگاه را مرتبه مرتبه بخدمت دکن فرستاده بودم او هم از تعینات این خدمت بود بعد از آنکه در آن خدمت
 وفات یافت مرزا بجا و سنگه را که خلف رشید او بود درگاه طلب نمودم چون از ایام شاهزادگی طریق خدمتگاری پیش از پیش
 به من داشت با آنکه ریاست و کلان تری سلسله آنها مطابق ضابطه که در هندوان معمول است به ما سنگه پدر جلالت سنگه کلان من
 اولاد راجه بود و در ایام حیات او وفات یافت میرسد من اورا منظورند آشته بجا و سنگه را به خطاب میرزا راجه ممتاز ساختم
 و به منصب چهار هزار ری ذات و سه هزار سوار سرفرازی یافت و انبیر که وطن آباد اجداد او بود با و مرحمت کردم تلافی و تراخی
 خاطر ما سنگه نموده با نصدی بر منصب سابق او افزودم و ولایت کره را به انعام او مقرر داشتم و مکر و خجسته و اسب خلعت
 بجهت او فرستادم در پنجم این ماه که امرداد باشد بغیر در مزاج خود یافتیم رفته رفته به تب و درد سر کشید به ملاحظه آنکه بسا و
 اختلاله باحوال ملک و بنده های خدا راه یابد انبیین را از اکثر محرمان و نزدیکان پنهان داشته حکما و اطباء را نیز آگاه نه ساختم چند
 روز چنین گذشت از محرمان حریم عصمت بغیر از نور جهان میگم که از خود و مهربان تری گمان داشتم هیچکس را برین تفصیه محرم
 نه ساختم بر پیر از خوردن خورشدهای گران می نمودم و باندک مایه غذا به سبک قناعت کرده همه روز بقاعده مقرر بدو آنجا
 خاص دعام و جگر و کدو و غلخانه بطریق معتاد بر می آوردم تا آنکه در بشره آثار ضعف ظاهر گشت بعضی از بزرگان مطلع گشتند و میگفتند

از اطباء که محل اعتماد بودند مثل حکیم مسیح الزمان و حکیم ابوالقاسم و حکیم عبدالشکور اظهار نمودم چون تب مفارقت نکرد و شب
معتاد شراب خورده شد انفعالی باعث زیاده‌ای ضعف و کمی فوت گشت در اثنا سستی و غلبه سستی بر وضعه منوره خواجیه
بزرگوار رفتم و دوران آشیانه منیر که صحت خود را از باری تعالی درخواست نمودم قبول نمودم الله تعالی به محض فضل و
کرم خود خلعت صحت عطا فرمود زنده رفته تخفیف یافت و در دوسر که شدت عظیم داشت به تصرف و علاج حکیم عبدالشکور فرو
و مزاج در عرض بست و در روز بحالت اصلی باز آمد بنده های درگاه بل سائر خلایق به شکرانه این عطیه بزرگ تصدقات گذرانیدند
تصدقی پنج یک را قبول نمودم و فرمودم که هر کس در خانه خود هر چه خواهد بقرا تقسیم نماید در دهم شهر یوز خبر رسید که تاج خان افغان
حاکم پلته و فوات یافت از امرای قدیم این دولت بود در بیماری بخاطر گذرانیده بودم که چون صحت کامل روزی گرد چنانچه
در باطن از حلقه بگوشتان و معتقدان حواجه بزرگوارم و توجه ایشان را سبب وجود خود میدانم ظاهر اینر گوش خود را سوراخ
نموده در جگر حلقه بگوشتان ایشان داخل باشم بچشمینه و از دهم شهر یوز مطابق شهر جب گوش خود را سوراخ نموده در هر گوش
یک دانه مرادارید آید اردر کشیدم چون انفعالی مشاهده بندگان درگاه و مخلصان هوا خواه گشت چه جمعی که در حضور و برخی که در
سرخه با بودند بگی تبارش و مبالغه گوشها به خود را سوراخ نموده به حد دلای که در جوهر خانه خاص بود و بدیشان مرحمت میشد
از نیت بخش حسن اخلاص گشتند تا آنکه رفته رفته سربیت با حدی و سائر مردم نمود آخر در چشمینه بست دوم ماه مذکور مطابق دهم شهر
شعبان مجلس دزن شمسی در دیوانخانه خاص آراسته گشت و بدستور مقرر شد لفظ بجا آورده در همین روز میرزا راجه بھادور سنگه کار و
دو دستکام بوطن خود رخصت یافت بوعده آنکه از دوسه ماه زیاده توقف نکند در بست و نفتم ماه مهر خبر رسید که فریدون خان بر لاس
در او دس پور رحمت خدا و اصل گشت از طبقه بر لاسیه بغیرانه و سوار سس نموده بود چون این طائفه را درین دولت حقوق بسیار
و نسبت بیشمار سنت مهر علی پسر او را و از من نموده به منصب هزاره ذات و سوار سس فرزند ساجتم بنا بر خدمات پسندیده که از خانه در
بوقوع آمد و هزاره بر منصب ذات او افزودم که اصل و اضافه شش هزاره ذات و پنج هزار سوار باشد ششم آبان فرادلان خبر آوردند که
در شش کردی سه شیر دیده شد بعد از نیم روز متوجه شده بر سه راه تفنگ شکار کردم در ششم ماه مذکور هنگامه دیوالی آغاز شد دوسه
شب در حضور خود فرمودم که بنده های درگاه با یکدیگر بازی نمودند بر دها و بانتهما واقع شد در شیر دهم این ماه نعلش سکند برین قول
را که از خدمتگاران قدیم من بود و در زمان شاهزادگی خدمت بسیار کرده از او سس پور که محل نزول فرزند سلطان خرم بود با جمعی آوردند
بقراولان دهم جگه سس او فرمودم که نعلش او را برده در کنار لال را با شکر بسیار نذ خدمتگار سس با اخلاص بود و در دهم افزودم

که اسلام خان درجیات خود از زمین داران کوچ که ملک او در انتهاے ولایت شرق واقع است گرفته بود با پسر او نود و چهار زنجیر نیل از نظر گذشت از فیلان مذکور چندے داخل فیلان خاصه شدند در همین تاریخ هوشنگ پسر اسلام خان از بنگاله آمد سعادت آستان بوس دریافت و دوزنجیر نیل پیشکش و یکصد مهر و یک صد روپیه نذر گذاریند در شبے از شباهے دی به خواب می بینم که حضرت عرش آشیانے بر من میگویند که بابا گناه عزیز خان را که خان اعظم است بجهت خاطر من به بخش بعد ازین خواب بخاطر فرار وادم که او را از قلعه به طلسم در حوالی اجیر دره واقع است در نهایت صفا و در انتهاے این دره چشمه ظاهر شده که آب آن در آبگیرے دراز و پهناء و جمع میشود و بهترین آبهاے اجیر این آب ست و این دره و این چشمه بخاطر جمال معروف و مشهور ست چون عبور درین مقام واقع شد فرمودم که عمارتے در خور این جابسا ز ند چون محل متعدد و قابل ترتیب بود در مدت یک سال جابساے و مقامی ترتیب یافت که رونده های عالم مثل آن جابساے نشان نمی دهند و حوضے چهل گز در چهل گز ساخته بودند و آب چشمه را به فواره درین حوض جاری ساخته اند فواره ده دوازده گز میجد و بر کنار این حوض شصت و نه عمارت بانه و پنجین در مرتبه بالاے آن که تالاب چشمه در اینجا واقع است جابساے موزون دایوانهاے دلکش و آرامگاه باے خاطر بسند بعضے از ان مصور و نقش بر عمل استادان ماهر و نقاشان جابکد ست ساخته و پرداخته اند چون خواستم که نام آن مکان بنیست بنام مبارک من داشته باشد نام آنرا چشمه نور نهادم محمداً علیے که دارد ایست که بایستے اینجا و مقام در شهرے عظیم یا گذر گاهے که خلاق را بران عبور و فتادی واقع می بود از ان تاریخ که انعام یافته اکثر اوقات پنجشنبه ها و جمعها را درین میگذرانم فرمودم که بجهت انعام آن شعر تاریخی فکر کنند سعید اے گیلانی زرگر باشی این مصرعه را که ع

محل شاه نورالدین جهانگیر

تاریخ یافت خوب نوشت فرمودم که بر بالاسے ایوان عمارت پایان آن قطعه را بر سنگ نقش کرده نصب کنند در اایل ماه دی سوداگران از ولایت آمدند و انار بزد و خر پزه کاری که سرآمد خر پزه هاے خراسان است آوردند چنانچه جمیع بنده های درگاه و امرآ سرحد ازین میوه حصه یافته بلوازم شکر گذاری شمع حقیقی برداختند تا غایت گویا فردا علای خر پزه و انار را درینا فته بودیم تا آنکه همه سلم از بدخشان خر پزه و انار کابل اناری آوردند غایتاً آن خر پزه و انار هیچگونه مناسبته بانار بزد و خر پزه کاری نداشتند چون حضرت والد بزرگوارم را انار آمد برهان به میوه میل و رغبت تمام بود افسوس بسیار خورده شد که این میوه ها کاشکے در ایام فیروزی بخش آنحضرت از ولایت به هندوستان می آمد تا از ان بهره درو مخلوط میگشتند همین تا سفت بعطر جهانگیری دارم که مشام شریف شان ازین نوع عطریا

نہ گشت این عطر اخر اعلیست که در زمان دولت ابد پیوند با به سعی والدہ نور جهان بیگم بطور آمد در ہنگامے کہ گلاب میگرفتند فی الجملہ
 چربی بر بالا سے خطر فمائے کہ گلاب را اگر کم از کوثرہ برمی آرد در انجا ظاهر میشود آن چربی را اندک اندک جمع ساختند چون از گل سیکر
 گلاب گرفتہ شود قدر محسوسے از آن چربی ہم میرسد در خوشبوئے و عطریت بدرجہ ابست کہ اگر یک قطرہ از آن بر کف دست مالیدہ
 شود مجلسی را معطر می سازد و چنان ظاهر میشود کہ چندین غنچہ گل سرخ میکبار در شکفتگی آمدہ باین شوخی و ملائمت بوئے نمی باشد دلہا
 رفته را بجای آمد و جانہا سے پرمردہ را شکفتہ می سازد و بجلد و سے این اختراع یک عقد مرداریدہ مخترع آن عطا فرمودم سلیم
 سلطان بیگم نور اللہ مرقدہ با حاضر و نہدین روغن را عطر جاگیر می نام نہادند در ہوا ہا سے ہندوستان اخلاف تمام مشاہدہ
 میشود در ہمین فصل دی در لاہور کہ واسطہ است میان ولایت و ہندوستان درخت توت بار آورد و بہان شیرینی و لطافتیکہ
 در وقت خود میرساند رسانند مردم چند روز از خوردن آن محظوظ بودند این معنی را واقع نویسان آنجا نوشتہ بودند در ہمین ایام
 بخترخان کلانوت کہ بہ عادل خان نسبت تمام دار و چنانچہ برادر زادہ خود را بہ عقد آورد آورده و اوراد گویندگی و در پست گفتن خلیفہ
 خود ساختہ است در لباس در دیشان و فقیران ظاہر گشت اورا طلبیدہ و استفسار احوال او نمودہ در رعایت خاطر ادکوشیدم در
 مجلس اول دہ ہزار روپیہ نقد و پنجہ پارچہ از ہمہ قسم و یک عقد تسبیح مروارید با و بخشیدم و اورا ایمان آصف خان ساختہ فرمودم کہ بواجب
 از احوال او خبردار باشد این معنی ظاہر نہ گشت کہ خود بے اذن و رخصت عادل خان آمدہ با آنکہ عادل خان اورا باین لباس فرستاد
 تا حقیقت کنکائیش اینجا را در یافتہ خبر شخص بخت او بر دو غالب ظن آنست کہ او باین ہمہ نسبت بے تجویز عادل خان بنامدہ باشد
 و دلیل بر صحت این معنی عرضداشت سنت کہ میر جمال الدین حسین کہ درین ایام بعنوان ایلچی گری در بجا پور است نوشتہ بود کہ عادل خان
 اظہار نمودہ کہ انچہ نسبت بہ بخترخان از جانب بندگان حضرت بوقوع آمد کہ با آن شفقت و مرحمت در بارہ من از قوت فعل آمدہ است
 بدین جہت در رعایت ادافہ نمودہ تا اینجا بود ہر روز بغایت تازہ سرفرازی می یافت شہابلازمست بسر میرد و در پتہا سے کہ عادل خان
 بستہ و مقرر آن طرز است و آنرا نورس نام نہادہ می شنو اند تمہ احوال و تار بنجے کہ رخصت یافتہ نوشتہ خواہد شد درین روز با جانور
 از ولایت زیر باد آورده بودند کہ رنگ اصل بدن او موافق بزرگ طوطی است لیکن در جثہ از و کو چاک تراست یکے از خصوصیات
 این جانور آنست کہ تمام شب با سے خود را بر شاخ درختی و با چو پلے کہ اورا بران نشانیدہ باشند بند کردہ خود را سر شیب می سازد
 و با خود زمزمہ میکند چون روز شد بر بالا سے آن شاخ درخت می نشیند اگر چہ میگویند کہ جانوران را ہم عبادتے میباشد اما غالب ظن
 آنست کہ این فعل طبعی او باشد آب مطلق نمی خورد و در طبیعت او کار زہر میکند یا آنکہ بقا سے حیوانات آب است در ماہ بہمن اخبار خوش

پایه رسید اول خبر اختیار کردن رانامر سنگه اطاعت و بندگی درگاه را کیفیت این مقدمه آن است که چون فرزند سعادت مند بلند اقبال سلطان حرم از حجت نشاندن تهنات بسیار خصوصاً در جاسه چند که بواسطه زبوسنه آید و هوا و صعوبت مکان گمان اکثر مردم آن بود که در اینجا شستن تهنات ممکن نباشد و از بهت و واییدن افواج قاهره متعاقب یکدیگر بی ملاحظه شربت گرام و کثرت باران و امیر شدن اهل و عیال اکثر سکنه آن دیار کار را بر آن نوعی تنگ ساخته بود که معلوم داشتند که اگر زمان دیگر برین روش برونگذردن آن ملک آواره و یا گرفتار نماندند لا علاج اختیار اطاعت و دلتخواهی کرده سو به کرن نام خالوسه خود را با هر داس جماله که از مردم معتبر فریده او بود پیش آن فرزند اقبالند فرستاد و التماس نمود که اگر آن فرزند از حجت التماس گذشتن مقرر قصیرات او نموده تسلی خاطر او شود و نشان نیجه مبارک از براسه او بگیرد و او خود آمده ملازمت آن فرزند نماید و پسر جان نشین خود را که کرن است بدرگاه والا فرستد با بطریق سابقه را بهمانسکه در سنگ بند های این درگاه منظم بود و خدمت نماید و از حجت پیرست او را از آمدن بدرگاه معاف دارد و بنا برین آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر احمد دیوان خود که او را بعد از تمام این مهم به خطاب انصاف خانی سرفراز فرمودیم و سند داس میر سامان خود را که بعد از انصرام این کار به خطاب راسه رایان ممتاز شد بدرگاه والا فرستاد و حقیقت را معروض داشت چون پیوسته همت والا نعمت مصرفت آن است که تا ممکن باشد خانواده پاسه قدیم را خراب نه سازیم غرض اصلی آن بود که چون رانامر سنگه و آباسه او مغرور باشکام کوستان و مکان خود داشته هیچک با دشایان بلند و شان را ندیده اطاعت نه کرده اند در ایام دولت من این مقدمه ان پیش نرد و حسب التماس آن فرزند تقصیرات او معذور و بغیر نموده فرمان عنایت آفر که سبب خاطر جمعی او میشد و نشان نیجه مبارک عنایت فرمود و فرمان مرحمت عنوان بآن فرزند نوشتم که اگر نوعی نماید که این مقدمه وقوع آید این خدمت عمده را دلخواه ما کرده خواهد بود و آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر احمد و سند داس پیش رانامرستاد تسلی او نموده امید ام بمر احم و عنایات شاهنشاهی ساختند و فرمان عنایت عنوان و نشان نیجه مبارک را با و دادند و قرار یافت که روز یکشنبه بیست و ششم ماه بهمن او با فرزند آن آمده آن فرزند را ملازمت نماید و دم خبر فوت بهادر که از حاکم زاده های دلایت گجرات و خیمه آیه فتنه و فساد بود رسید که الله تعالی به کرم خود او را نیست و نابود ساخت با جل طبعی در گذشت سوم خبر شکست میرزائی که به قصد گرفتن قلعه دهندر سورت استعداد تمام نموده آمده بود در خور میان بندر مذکور در میان انگریزان که پناه بدین بندر آوردند و راسه جنگ افتاده اکثر جهازات و از آنشازی انگریزان سوخته شد تا چارتاب مقاومت نیاورده گریزان گشت و کس نزد مغرب خان که حاکم بنا در گجرات بود و دست و دودر صلح نزد و اظهار نمود که ما بجهت صلح آمده بودیم نه به قصد جنگ انگریزان این جنگ بر آنمختند و دیگر خبر رسید که چندین از

راجپوتان که زدن و کشتن عنبر را بخود قرار داده بودند و بهین تاریخ کین کرده فرصت جسته خود را با دیرسانند و زخمی ناقص از دست یکی از آنها بدیرسد مردمی که در گرد عنبر بودند آن راجپوتان را کشته عنبر را بمنزل او میرسانند بیچ نمایند بود که مخدول و معدوم گردد و او آخر این ماه که در سیر و نهاسه اجیر به شکار مشغول بودم محمد بیگ ملازم فرزند بلند اقبال سلطان خرم رسید و عرض داشت آن فرزند که زانده معروض داشت که رانا با پسران خود آمده شاهزاده را ملازمت نمود کیفیت این مقدمه از عرض داشت او معلوم میشود در حال روزه نیاز بدرگاه بے نیاز آورده سجده شکر بجا آوردم اسپ وفیل و خمر مرصع به محمد بیگ ندکور عنایت کرده و در انجذاب ذوالفقار خان سرفراز فرمودم از مضمون عرض داشت چنان معلوم شد که روز یکشنبه ۲۶ ماه بهمن رانا با آداب و توره کهنه یا ملازمت نمایند فرزند بلند اقبال را ملازمت کرد و یک لعل کلان مشهور که در خانه او بود با یاره مرصع آلات و هفت زنجیر فیل که بعضی از آن لائق خاصه بود و از فیلمان او که بدست نیفتاده بود بهین مانده بودند و راس اسپ پیشکش گذرانید آن فرزند هم از روزه کمال عنایت نسبت با و پیش آمدند چنانچه و فیکه رانا پاسبان فرزند را گرفته غده تقصیرات خود میخواست آن فرزند اقبال مندر سر او را در برگرفته و در آتشی نوعی نمود که باعث خاطر جمعی او شد خلعت فاخره و شمشیر مرصع و اسپ با زین مرصع و فیل خاصه با یراق نقره با عنایت گرد و چون از حلقه مردمی که از جماعت او بودند بیشتر از صد کس نبود که قابل سرو پا دادن باشد صد دست سرو پا و پنجاه راس اسپ و دوازده گنجه مرصع بآنها داد چون زودش زمینداران است که پسر جانشین با پدر یکجا بلازمت سلطان سلاطین نمی آیند و بهم این شیوه را مرعی داشته گرن راکه پسر صاحب بیگ او بود و همراه نیاورده بود از نجات که ساعت روانه شدن آن فرزند سعادتمند بلند اقبال از آنجا آخر ماه همان روز بود و او را رخصت نمود تا رفته گرن را بلازمت فرستد بعد از رفتن او گرن آمده ملازمت کرد با و هم خلعت فاخره با شمشیر و خنجر مرصع و اسپ با زین طلا و فیل خاصه عنایت گرد و همان روز گرن را در رکاب خود گرفته روانه درگاه والا شد سوم اسفند ازند با جمیر از شکار معادرت واقع شد بیفتد هم بهین تا غایت تاریخ مذکور که ایام شکار بود یک ماده شیر با سه بچه و سینه نیله گا و شکار شده بود شاهزاده کا نگار روز شنبه دهم ماه مذکور در ظاهر موضع دیورانی که نزدیک شهر اجیر واقع است نزد دل نموده و حکم شد که جمیع همراهان استقبال رفته هر یک در خور حالت نسبت خود پیشکش بگذرانند و فردا که روز یکشنبه یازدهم باشد به سعادت ملازمت مشرف گرد و در دیگر شاهزاده به کوکبه و شکوه تمام با جمیع عساکر منصوره که بهر اهی آن فرزند به خدمت تعین بودند داخل دو تخانه خاص و عام گشت و دو پیر و دو گهری از روز گذشته که ساعت ملازمت بود دولت کورنش دریافت و سجدهات و تسلیات بجا آورده یکبار از شرفی و یکبار از رویه بطریق نذر و یکبار از مهر و یکبار از رویه بعنوان تصدیق گذرانید آن فرزند را پیش طلبیده در آغوش گرفته و در روزه او را بسیده به مهر پانها و نواز شای

خاص اختصاص بخشیدم چون از لوازم خدمت و گذر آمدن نذر و تصدق باز پرداخت معروفه داشت که اگر حکم شود کرن به سعادت سجد
 کورنش سرفراز گردد و فرمودم که اورا بیاورند و بنشینان با داب تقرر حاضر ساخته بعد از فراغ کورنش سجد نموده حسب التماس فرزند خرم حکم
 کردم که اورا بر جرگه دست راست مقدم ایستاده بکشد بعد از آن خرم حکم کردم که مارتقه دالده با سه خود را ملازمت نماید و خلعت خاصه
 که مشتمل بود بر چار قب مرصع و قبا سه زربفت و یک تسبیح مرادارید بآن فرزند عنایت شد و بعد از تسلیم خلعت خاصه اسب خاصه
 با زین مرصع و فیل خاصه مرحمت شد و کرن را نیز به خلعت فاخره و شمشیر مرصع سرفراز ساختم و امر او منصب داران جماعت جماعت
 به سعادت کورنش و سجد سر بلندی یافته نذر گذرانیدند و بر یک در خور خدمت و مرتبه خود و عنایات سرفراز گشتند چون بدست
 آوردن دل کرن که وحشی طبیعت و مجلس نادیده در کوستان بسر برده بود ضرر و بوی تا بر آن سرور مرتعی تازه می نمودم چنانچه
 در روز دوم ملازمت خنجر مرصع در روز دیگر اسب خاصه عراقی با زین مرصع بدو عنایت شد و در همین روز بدو بار محل رفته از جانب
 نور جهان یکم هم به خلعت فاخره و شمشیر مرصع و اسب با زین و فیل سر بلندی یافت بعد از این عنایات تسبیح مرادارید گران بهار محبت
 نمودم روز دیگر فیل خاصه با طایر مرحمت شد چون در خاطر بود که آبر خنجر و بر چیز با و داده شود سه دست باز و سه دست جوده یک
 قبضه شمشیر خاصگی و یک بکتر و یک جوشن خاصگی و دو انگشتری یک نگین مثل و یک نگین زمره بدو عنایت نمودم و در آخر ماه مذکور
 فرمودم که از جمیع اقسام انشه گرفته با قالی و نمذ یکم و از هر قسم خوشبوئی با طر دفاسه طلا و دمنزل بھل گجراتی و انشه را در سه
 خوان نهاده واحدی بابدست و دوش گرفته و در دیوانخانه خاص و عام حاضر ساختند و مجموع بدو مرحمت نمودم و ثابت خان همیشه در
 مجلس بهشت آیین سخنان نالائق و کنایاتهای صریح به اعتماد الدوله و پسر او آصف خان میگفت یکدو مرتبه اعتراض نموده اورا
 ازین گفت و شنود ناخوش منع نمودم بزنج و جوب خود پس نیامد چون خاطر اعتماد الدوله را بسیار غر زیندا شتم و با سلسله ایشان نسبتها
 و پیوند ها شده بود یعنی بر طبع من گران می آمد یا آنکه شے بے تقریب و بے جت با دشمنان ناخوش گفتن آغاز کرد و آن مقدار گفت
 که آثار رفت و از ردگی تمام در بشره اعتماد الدوله ظاهر گشت مصلح آن بدست یک از خداینها سه درگاه اورا به نزد آصف خان
 فرستادم که چون شب سخنان بیمه نسبت به بدرت مذکور ساخته اورا توبه سپردم خواه در بنجا خواه در قلعه گویا بر جای خواهی نگاهدارد
 ما و امیکه تلافی و تدارک خاطر بدرت نکند گناه اورا نخواهم بخشید حسب الحکم آصف خان اورا به قلعه گویا فرستاد و در همین ماه
 جهانگیر قلی خان باضافه منصب سرفراز گشت و دوزار و پانصدی ذات و دوزار سوار اضافه عنایت شد احمد بیگ خان که از
 بنده های قدیم این دولت است در سفر صوبه کابل از دینفیه تقصیرات بوقوع آمد و مکرر از نفاق و نارساینها سه اقلج خان که

سوار لشکر بود شکوه نمود با ضرورت او را بدرگاه طلب نمودم و بجهت تنبیه و تادیب به مهابت خان سپهر دوم که در قلعه رختخبر رنگاه دارد قاسم خان حاکم ننگاد و قطعه محل پیشکش فرستاده بود و بنظر گذشت چون ضابطه کرده ام که درویشان را به باب حاجت راکه در درگاه راجع شده باشند بعد از دوپهر شب بنظر ورا آورند درین سال بهمن روش درویشان را بدست و حضور خود پنجاه و پنجاه هزار روپیه و یک لک و نو و هزار بیکه زمین و چهارده موضع در دیست و بست و شش قلمه زراعت و یازده هزار خردار شالی مرحمت نمودم و مقصد دسی و دودانه مروارید به قیمت سی و شش هزار روپیه جمعی از بنده ها که از روس اخلاص گوش خود را سوراخ نموده بودند عنایت کردم در اواخر ماه مذکور خبر رسیده که چهار گهری و نیم از شب یکشنبه یازدهم بهمن ماه گذشته در بلده بریاپور آمد تعالی از دختر شاهزاده مراد فرزند ارجمند سلطان پرویز پسر کرامت فرمود او را سلطان دوراندیش نام نهادم *

جشن بهمن نوروز از جلوس هایون

از روز شنبه غره فروردی ماه شد مطابق هشتم شهر صفر ۱۲۷۴ هجری پنجاه و پنج بل گذشته حضرت نیر اعظم از برج هوت بشر فغان محل نزول اجلال ارزانی داشت بعد از گذشتن سه گهری از شب یکشنبه بر نخت دولت جلوس نمودم جشن نوروزی و آئین بندی بر دستور سابق ترتیب یافت شاهزاده های و الاقدار و خوانین عظام و اعیان حضرت دارکان سلطنت تسلیم مبارکبادی بجای آوردند روز غره بر منصب اعتماد الدوله که پنج هزاری ذات و دو هزار سوار بود و هزاری ذات و سوار افزوده شد و به کنور کرن و جهانگیر قلی خان و راجه نرسنگه دیو اسپان خاصه مرحمت نمودم و روز دوم پیشکش آصف خان از نظر گذشت پیشکش پسندیده از جوهر و مرصع آلات و طلا آلات و انتمه از هر قسم و از هر جنس ترتیب داده بود و تفصیل دیده شد آنچه پسند خاطر افتاد و موازی هشتاد و پنجاه هزار روپیه بود درین روز شمشیر مرصع مع بر حلقه و بند و بار به کرن و یک زنجیر فیل به جهانگیر قلی خان مرحمت شد چون اراده توجه بطرف دکن و آنحد و دقار داد خاطر بود به عبد الکریم معورس حکم فرمودم که به مند و رفته عمارات بجهت سرکار خاصه از سر نو تعمیر نماید و عمارات سلاطین باضی مرحمت کند و روز سوم پیشکش راجه نرسنگه دیو بنظر درآمد و یک لعل و چند دانه مروارید و یک زنجیر فیل بدرجه قبول او افتاد و روز چهارم بر منصب مصطفی خان پانصدی ذات و دوهصد سوار افزوده شد که دو هزاری ذات و دوهصد و پنجاه سوار باشد و زنجیر علم و نقاره با اعتماد الدوله مرحمت نمودم و حکم شد که نقاره می نواخته باشد بر منصب آصف خان هزاری ذات و سوار افزوده شد که چهار هزاری ذات و دو هزار سوار باشد و بهشت سوار نیز بر منصب راجه نرسنگه دیو افزوده رخصت وطن عنایت نمودم که بموعده مقرر بدرگاه حاضر شود و بهمن نوروز

پیشکش ابراهیم خان از نظر گذشت از هر قسم چیز پاسبان خاطر افتاد کشتن چهره از راجه زاده های ولایت نگر کوٹ خطاب را علی سرفراز
گروید روز پنجشنبه ششم پیشکش اعتماد الدوله در چشمه نور از نظر اشرف گذشت مجلس عالی ترتیب یافته بود و از رویه شگفتگی تمام
پیشکش او دیده شد از جوهر و مرصع آلات و آئینه نفیسه مواری یک لک روپیه مقبول افتاد و تهنه باز گشت شد روز هفتم بر منصب
کشتن سنگ که دو هزار سی ذات و هزار و پانصد سوار بود هزار سی ذات افزودم درین روز در حوالی چشمه نور یک شیر شکار شد در ششم کشتن
بر منصب پنج هزار سی ذات و سوار سرفراز ساختم و یک تسبیح خرد از مرید و مرید که نعل در میان بود و با اصطلاح هندوان آنرا سحران گویند
با رعایت شد و بر منصب ابراهیم خان هزار سی ذات و چهار صد سوار افزودم که اصل و اضافه دو هزار سی ذات و هزار سوار باشد و
بر منصب حاجی بے ازربک سی صد سوار افزوده شد و بر منصب راجه شیام سنگه پانصد سی ذات اضافه نمودم که دو هزار و پانصد سی
ذات و هزار و چهار صد سوار بوده باشد روز یکشنبه نهم کسوف شد و از ده گهری از روز مذکور گذشته از جانب مغرب آغاز گرفتار کرد و
از پنج حصه چهار حصه حضرت نیر اعظم در عقده ذنب مشکف شد و از آغاز گرفتار شدن تا روشن شدن بهشت گهری گذشت تصدقات از
هر جنس و هر خیر از فلزات و حیوانات و جموبات به فقرا و مساکین و ارباب احتیاج داده شد درین روز پیشکش راجه سورج سنگه
از نظر گذشت آنچه برداشته شد مواری چهل و سه هزار روپیه بود پیشکش بهادر خان حاکم قندهار درین روز گذشت مجموع چهارده
روپیه رسید و پیر از شب گذشته مطابق شب دوشنبه سبت فخم صفر به طالع قوس در خانه بابا خرم از دختر آصف خان پسر سول
شد و او را در اشکوه نام نهادم امید که قدم او برین دولت ابد پیوند و بر پدر اقبال مندش مبارک و سیمون باشد بر منصب سی و
بار به پانصد سی ذات و سی صد سوار افزوده شد که هزار و پانصد سی ذات و هزار سوار بوده باشد و در تاریخ دهم پیشکش اعتبار
از نظر در آمد از جمله پیشکش او مواری چهل هزار روپیه مقبول افتاد و درین روز بر منصب خسرو بے ازربک سی صد سوار و بر منصب
منگلی خان پانصد سی ذات و دو صد سوار افزوده شد روز یازدهم پیشکش مرتضی خان از نظر گذشت از جمله جوهر و نفعت قطعه نعل
و یک تسبیح مرید و دو صد نفقاده و دیگر برداشته آنچه از پیشکش او مقبول افتاد مواری یک لک و چهل و پنج هزار روپیه بود و روز دوازدهم
پیشکش مزار راجه بھا و سنگه و راوت شکر از نظر گذشت در سیزدهم از پیشکش خواجه ابوالحسن یک قطعه نعل قطبی و یک الماس و یک عقده
مرید و پنج انگشتری و چهار دانه مرید و کلان و پاره آئینه که مجموع سی و دو هزار روپیه باشد مقبول افتاد و در چهاردهم بر منصب خواجه
ابوالحسن که سه هزار سی ذات و نفعت صد سوار بود و هزار سی ذات و پانصد سوار افزودم و بر منصب وفادار خان به قصد و پنجاهی ذات
و دو صد سوار اضافه حکم شد که دو هزار سی ذات و هزار و دو صد سوار بوده باشد و در پانزدهم روز مصطفی بیگ فرستاده دارا سے ابراهیم

سعادت و ملازمت دریافت بعد از سرانجام مهم گرجستان برادر عالمقدار او را با کتابت مشتمل بر انواع محبت و اظهار صداقت فرستاده و
 با چند راس اسب و اشتر و چند آتشه طلب که از جانب روم بخت آن برادر کا مکار آمده بودند قلاوه سگ فرنگی کلان درنده که
 در طلب آن ایمان رفته بود بدست او روانه ساخته بودند بنظر در آورد و مرتضی خان بخدمت تسخیر قلعه کانگه که در کوهستان پنجاب بود
 معمره عالم پاستور را و استحکام آن قلعه نشان نمیدهند و درین روز رخصت یافت از ابتدای آن که صیت اسلام بدیار هندوستان
 رسیده تا این زمان خجسته فرجام که اوزنگ سلطنت بوجود این نیازمند درگاه الهی آراستگی دارد و هیچ یک از حکام و سلاطین گذشته دست
 بر این نیافته اند و در ایام والد بزرگوارم یک مرتبه لشکر پنجاب بر سر این قلعه تعیین شد و مدت در قیل و محاصره داشتند آخر الامر منصوبه برست
 که قلعه بدست در نیامده آن لشکر به همی از آن فرود تر مقرر گشت و در وقت رخصت فیل خاصه با تلای مرتضی خان مرحمت نمودم و راجه
 سوچ مل و لدر راجه با سوم چون ولایت اکتصل بدین قلعه بود تعیین یافت و بر منصب سابق او پانصدی ذات و سوار افزوده شد
 و راس سوچ سنگه از جا و جاگیر خود آمده ملازمت کرد و یکصد عدد اشرفی نذر گذر امید و بقصد هم پیشکش میرزا رستم بنظر درآمد و خنجر مرصع
 و یک تاج مرادید با چند طاق پارچه و یک زنجیر فیل و چهار اسب عراقی و رجه قبول یافت تمامه باز گردانیدم پانزده هزار روپیه قیمت
 آنها شد و درین تاریخ پیشکش اعتقاد خان که شصت هزار روپیه به قیمت در آمد از نظر گذشت روز سید هم پیشکش جاگیر قلی خان دیده شد
 از جواهر و آتشه به مقدار پانزده هزار روپیه قبول افتاد بر منصب اعتقاد خان که بقصدی ذات و دو بیست سوار بود هشت صدی
 ذات و سی صد سوار افزودم که اصل و اصنافه هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار باشد خسرو بیگ که از سپاهیان قرار داده بود و درین
 اسب سال گذشته روز هشتم که پیشبینه بود بعد از گذشتن دو پیر و چهار نیم گهری آغاز شرف شد و درین روز فرخنده بر تخت به سعادت و
 فیروزی جلوس نمودم و مردم تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون یک پیر از روز مذکور باقی مانده متوجه چشمه نوز شد هم پیشکش مهابت خان
 بموجب قرار داد در آنجا بنظر درآمد از جواهر نفیس و مرصع آلات و آتشه و آنچه از هر قسم و از هر جنس بخاطر رسید ترتیب داده بود از جمله
 بکچره مرصع که حسب الاتماس اوزر گرگان سرکار ساخته بودند و در دانه ردی قیمت مثل آن در سرکار خاصه من نبود یک لکه روپیه قیمت
 شد سوا که آن از جواهر و دیگر اجناس یک لک دسی و هشت هزار روپیه برواشته شد الحق که پیشکشی نمایان بود به مصطفی بیگ فرستاده
 و راس ایران بیست هزار روپیه که ده هزار روپیه باشد عنایت کردم و بیست و یکم خلعت بدست عبدالغفور به پانزده کس از احرار
 و کن فرستادم راجه بکر اجیت جاگیر خود رخصت یافت و درم نرم خاصه با در محنت شد و در بهمن روز با کمر خنجر مرصع به مصطفی بیگ لطفی
 عنایت نمودم بر منصب پوشنگ پسر اسلام خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود و پانصدی ذات و دو صد سوار افزودم و بیست و یکم

ابراهیم خان به صاحب صوبگی بهار سفر فرار شد و ظفر خان را حکم شد که متوجه درگاه شود و بر منصب ابراهیم خان که دویست و هشتاد و یک هزار سوار بود پانصدی ذات و هزار سوار افزود و سیف خان و دهمین روز با بجای گیر مخص شد و حاجی بی از یک خطاب از یک خانی سر بلند گشته بجای گیر رخصت یافت بهادر الملک از تعینات لشکر دکن که منصب دویست و هزار و پانصدی ذات و دویست و یک سوار داشت باضافه پانصدی ذات و دویست سوار متاز گشت بر منصب خواجه تقی که هشتصدی ذات و یک صد و هشتاد و یک سوار بود و دویست و یک نفر افزوده شد در عیست و پنجم بر منصب سلام الله عرب دویست سوار اضافه نفر گشت که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار باشد از اسپان خاصه اسپ سیاه ابلق که دارا سے ایران فرستاده بود به مهابت خان عنایت نمودم آخر روز پنجشنبه بخانه بابا خرم نغمه دایم که شب آنجا بودم پیشکس دوم او درین روز از نظر گذشت در روز اول که ملازمت نموده یک قطعه لعل مشهور را ناکه در روز ملازمت بآن نرزد نگذرانیده بود و دو جویهریان به شصت هزار روپیه قیمت نموده بودند گذرانیده اما آنقدر که تعریف میکردند نبود و زن این لعل هشت نامک است و سابق را سے بالدیو که سردار قبیلہ را شور و از رایان عمده بنده دستان بود در نصرت میداشت و از دویست و پسر و چند سرباز منتقل گشت و او در ایام پریشانی و ناگامی به رانا اود سے سنگه فروخت و اندو بر رانا پرتاب رسید و از رانا پرتاب باین رانا امر سنگه انتقال یافت چون بهتر ازین تخفیه در سلسله آنها نبود با تمام فیلان خود که با اصطلاح هندوان کهنه چار یگو چند در روز ملازمت بفرزند اقبالند بابا خرم گذرانید و من حکم کردم که در آن لعل چنین نقش کنند که به سلطان خرم در حین ملازمت رانا امر سنگه پیشکش نمود و چند چیز دیگر هم در آن روز پیشکشها سے بابا خرم قبول او فتاد از آنجمله صندوقچه بلوری بود کار فرنگ که در غایت تکلف ساخته بودند با چند قطعه زمره دوسه انگشتی و چهار راس اسپ عرافه و دیگر متفرقات که قیمت آنها هشتاد و هزار روپیه میشد درین روز که بخانه او فرستم پیشکش کلاسه ترتیب داده بود و تخمینا چهار پنج لک روپیه اسباب و نفایس بنظر درآمد از مجموعه آنها موازی یک لک روپیه برداشته تخفیه را با و مرحمت نمودم در عیست دهمین بر منصب خواجه جهان که سه هزار و یک ذات و هزار و هشتاد و یک سوار بود پانصدی ذات و چهار صد سوار افزودم در آخر ماه به ابراهیم خان اسپ و خلعت و خنجر مرصع و علم و نقاره مرحمت نمودم در رخصت صوبه بهار از زانی دایم خدمت عرض مکرر را که به خواجگی حاجی محمد تعلق داشت چون وفات یافت به تخلص خان که اعتمادی بود مرحمت فرمودم سی صد سوار بر منصب دلاور خان افزودم شد که هزار و یک ذات و سوار باشد چون ساعت رخصت کند و کرن نزد یک بود و پنجاه استم و در پایاره بر تنگ اندازیم و خود آگاه سازم و درین اثنا قراولان خبر داده شیر سے آوردند با آنکه قراولان آن ست که بغیر شیر ز شکار نه کم به ملاحظه آنکه بسا داتا نقش او شیر سے دیگر هم نرسد دهمین شیر داده متوجه شدم و کرن را همراه برده اند و پرسیدم که هر جا سے او را که بگوئی بر حکم نهم بعد از قرار داد

بجائے کہ شیر را قبل داشتند رسیدم بحسب اتفاق باد و شورشی در هوا بمیرید و قبل ماده که بران سوار بودم و اہمہ شیر اورا مضطرب داشت
 و در یکجا قرار نمی گرفت با وجود این دو مانع قوی تفنگ را بجانب چشم او سر راست کرده آتش دادم اسیر تمام شد بہ کرم خود مرا از ان
 راجہ زادہ شرمندہ نہ ساخت و چنانچہ قرار دادہ بود در میان چشم او زدہ اورا انداختم کہ در ہمین روز التماس تفنگ خانہ نمود تفنگ روی
 خاصگی با دمر حمت نمودم چون بہ ابراہیم خان روز رخصت میل عنایت نکردہ بودم میل خاصگی التماس نمودم یک میل بہ بہادر الملک
 ذیل دیگر بہ وفادار خان عنایت نمودہ فرستادم ہشتم اردی بہشت مجلس وزن فمری ترتیب یافت و خود را بہ نقرہ و دیگر اجناس زن کردہ
 بہ مستحقان و محتاجان تقسیم فرمودم و نوازش خان بہ جائیکہ خود کہ در صوبہ مالوہ بود رخصت یافت در ہمین روز با فیلی بہ خواجہ ابوالحسن مرحمت
 نمودم و در تاج نعم خان اعظم را کہ در آگرہ از قلعہ گویا را آمدہ بود و حکم طلب شدہ بود آوردند با آنکہ از تقصیرات بسیار وقوع آندہ
 و انچہ در باب او بعمل آوردہ بودم ہیکی حق با من بود و قہیکہ اورا بحضور من آوردند و چشم برد او قناد آثار خجالت در خود بیشتر از ویاقم تمامی
 تقصیرات او بعفو مقرون ساختہ شال کہ در کمر داشتیم با دمر حمت شد بہ کنور کرک یک لک در ب عنایت نمودم و راجہ سوہج سنگہ
 در ہمین روز قبل کلاسنے رن راوت نام کہ از قبلان نامی او بود آوردہ گذرانید الحق نادریلی است داخل فیلان خاصہ ساختم در ہم
 پیشکش خواجہ جهان کہ از آگرہ بجت من بدست پسر خود فرستادہ بود بنظر اشرف گذشت از ہر قسم چیز با بود بہ چل ہزار روپیہ قیمت شد
 و در دوازدم پیشکش خان دوران کہ بیج تا قوراسپ و دو قطار شتر و سگان تازی و جانوران شکاری بود بنظر درآمد در ہمین روز
 ہفت زنجیر فیلی دیگر راجہ سوہج سنگہ پیشکش گذرانید داخل فیلانہ خاصہ شد تاجر خان بعد از آنکہ مدت چار ماہ در ملازمت گذرانیدہ بود
 و درین روز فرخص گشت سخنان بہ عادل خان پیغام دادہ شد و سو و زریان دوستی و دشمنی را خاطر نشان او نمودہ تعہدات کردہ چنین قرار داد
 کہ مجموع ابن سخنان را معقول عادل خان ساختہ اورا در راہ دو تنخواہی و اطاعت در آورد و وقت رخصت ہم با دچہرہ عنایت شد
 بمجلد درین مدت اندک چہ از سرکار خاصہ و چہ از پادشاہ زادہ و از تکلغات امر کہ حسب الحکم با و نمودہ بودند قریب بہ یک لک روپیہ حساب شد
 کہ باور سیدہ است در چارہم منصب و جلد دس خدمت فرزند خرم شخص شد منصب او دوازده ہزاری ذات و شش ہزار سوار بود و منصب
 برادرش پانزدہ ہزاری ذات و ہشت ہزار سوار بود و فرمودم کہ منصب او برابر منصب پرویز اعتبار نمودہ سوائی دیگر را بہ صیغہ انعام
 و جلد دس خدمت باضافہ منظور دارند و قبل خاصہ پنچی گچ نام معہ بران کہ دوازده ہزار روپیہ قیمت داشت بدو مرحمت نمودم و در
 شانزدہم فیلی بہ مہابت خان عنایت شد و در ہفتم ہم بر منصب راجہ سوہج سنگہ کہ چار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار بود ہزاری افزودہ
 اورا بہ منصب پنجہزاری ہر بلند ساختم حسب التماس عبد اللہ خان بر منصب خواجہ عبد اللطیف کہ پانصدی ذات و دویست سوار بود

و بیست افزودم حکم شد که هزاری ذات و چهار صد سوار باشد عبدالعزیز خان اعظم که در قلعه رتختی و محبوس بود و با تماس پدرش و اطلبیدن بودم بدرگاه رسید و بند از پاسه او برداشته بخانه پدرش فرستادم در بیست و چهارم راجه سو بر سگه فیلی دیگر فوج سنگار نام بطریق پیشکش گذرانید اگر چه این فیلی هم خوب است و داخل فیلان خاصه شد اما آن فیلی اول نسبتی ندارد از نوادر روزگار است و بیست و شش رویه قیمت آن شده در بیست و ششم بر منصب بدیع الزمان ولد میرزا شاهرخ که به مقصدی ذات و پانصد سوار بود و صدی ذات انداخته مقرر گشت و در همین روز خواهر زین الدین که از خواهر زاده های نقشبندی است از مادر آوازه آمده ملازمت نموده پیچیده راس اسپ پیشکش گذرانید و فرمایش خان که از ملکبان صوبه گجرات بود چون بخصت صاحب صوبه بدرگاه آمده بود حکم فرمودم که احدی ادرا مقید ساخته باز نزد حاکم گجرات برده رساند تا دیگران را این موس نشود بر منصب مبارک خان سزاولی پانصدی ذات افزوده شد که هزار و پانصدی ذات و هفتصد سوار باشد در بیست و نهم یک لک رویه بخان اعظم مرحمت نمودم و حکم شد که برگنه داسنه و برگنه کاسنه که موافق پنجزاری ذات میشود بجا گیرد و مقرر باشد در آخر همین ماه جهانگیری قلی خان را با برادران و خویشان به صوبه آله آباد که به جاگیر آنها مقرر است رخصت فرمودم و درین مجلس بیست راس اسپ و قبا به پرم نرم خالصگی و دوازده راس آهوده و تلاوه سگ تازی بکرن مرحمت شد و روز دیگر که غره خور داد و چهل راس اسپ و روز دوم چهل و یک راس و روز سوم بیست راس که در عرض سه روز صد و یک راس بوده باشد با نعام کنور کرن مرحمت شد و در عرض فیلی فوج سنگار فیلی از فیلان خاصه که ده هزار رویه قیمت داشت بر راجه سو بر سگه مرحمت نمودم و در پنجم ماه مذکور ده چیره و ده قباد و ده کربند به کرن عنایت شد و در ششم یک زنجیر فیلی دیگر مرحمت نمودم درین روزها واقعه نویس کشمیر نوشته بود که ملا گدائی نام در دیشه مراض که چهل سال در یک از خانقاه های بلده مذکور زندگی بود و دو سال قبل از آنکه در بیعت حیات باز سپارد از در شان آن خانقاه استعفا نموده که اگر رخصت باشد بجهت محل دفن خود گوشه درین خانقاه اختیار نمایم آنها گفتند که چنین باشد انقصه جاسه اختیار نموده چون مدت مذکور سپری میگردد به دوستان و عزیزان و آشنایان خود اظهار نماید که به من حکم رسیده که مانع که نزد من است سپرده متوجه عالم آخرت شویم چندی که حاضر بودند از گفت و شنود او تعجب بوده اظهار میکنند که انبیا برین سر اطلاع نیست چگونه این سخن را باور توان نمود میگوید که بمن چنین حکم شده و بعد از آن به یک از معتقدان خود که از قاضی زاده های آن ملک است متوجه شده میگوید که مصحف مرا که به بهفت صد تنگه از رویه نموده صرف برداشتن من خواهی نمود چون بانگ نماز جمعه بشنوی از من خبر خواهی گرفت و این گفتگو در روز پنجشنبه واقع میشود و همه اسباب حجه خود را به آشنایان و مریدان قسمت نموده آخر همان روز به حمام رفته غسل مینماید قاضی زاده مذکور پیش از آنکه بانگ نماز بشنود به خانقاه آمده نفحص احوال ملامینماید

چون بدرجهره میرسد و در جهره را بنده کرده می بیند و خادمی بر در شسته از خادم احوال را می پرسد او میگوید که ملا سفارش نموده که تا در این خانه
 بخودی خود باز نشود به جهره در نخواهی آمد ساسانه ازین سخن گذشته در جهره باز میشود و قاضی زاده بآن خادم درمی آیند می بیند که رو به قبله
 بر دوازده شسته جان بحق تسلیم نموده است خوشحال و راستگان که ازین دامگاه تعلق بدین آسانی پرواز توانند نمود بر منصب گرمین
 را تھور و دود می ذات و پنجاه سوار اضافه نموده هزاری ذات و سی صد سوار مقرر فرمود در باز دهم این ماه پیشکش لشکر خان که سه قطار
 شتر و دلائی و میت پیاله در کابی خطائی و میت فلاده سنگ تازی بود از نظر گذشت در دوازدهم خنجر مرصع با اعتبار خان مرحمت شد
 و بکرن کلکی که دویست و پانزده قیمت داشت عنایت نمود در چهار دهم به پسر بلند راس خلعت مرحمت نموده رخصت دکن فرمود
 در شب جمعه پانزدهم امری غریب رویا بداد بحسب اتفاق من درین شب در بجه بودم حاصل سخن آنکه کشن سنگه برادر حقیقی راجه
 سورج سنگه از گوبند داس که وکیل راجه مذکور بود بواسطه کشتن برادر زاده خود گوبالداس نام جوانی که پیش ازین به مدتی بدست
 گوبند داس مذکور ضائع شده بود از آزار تمام داشت و سبب این نزاع طوئے و اردافه کشتن سنگه توقع آن داشت که گوبالداس
 چون در حقیقت برادر زاده راجه هم بود او با انتقام این امر گوبند داس را بکشد راجه بواسطه کار دانی و سر بر اهی گوبند داس قطع نظر از
 بازخواست خون برادر زاده نموده به تفاضل میگذاشت کشن سنگه چون این قسم اغماض از راجه دید بخاطر گذراندن که من انتقام برادر زاده خود
 میکشم نمی گذارم که این خون به جسد مدتی این معنی را در خاطر داشت تا آنکه در شب مذکور برادران و یاران و ملازمان خود را جمع نموده اظهار
 این مقدمه بنماید که امشب بقصد کشتن گوبند داس میرویم هر چه شود و بخاطر گذشت که بر راجه ضرر دایمی رسد راجه خود ازین مقدمه بخیر
 اقرب به صبح صادق باتفاق کرن برادر زاده خود و دیگر همراهان روان میشود چون بدروازه حویلی راجه میرسد چندی از مردم آزموده خود
 پیاده ساخته بر سر خانه گوبند داس که متصل بخانه راجه بود میفرسند و خود همچنان سوار بر سر دروازه می ایستد آن پیاده با بدرون خانه گوبند داس
 و آمده چند کسی را که بطریق محافظت و چوکی بیدار بودند در تشریف کشیده میکشند در اثنا که این زد و خورد گوبند داس بیدار می شود
 و مضطربانه شمشیر خود را برداشته از یک طرف خانه بر می آید تا خود را به چوکیداران بیرون خانه رساند آن پیاده با چون از کشتن چند نفر
 فارغ میشوند از خیمه برآمده تفحص و بحسب گوبند داس میکنند درین اثنا با دوبرخیو رند کار او را تمام میسازند پیش از آنکه خبر کشتن گوبند داس
 شخص بکشن سنگه رسد میتا بانه از اسب پیاده شده بدرون حویلی در می آید بر چند مردم ادا اضطراب میکنند که پیاده شدن لائق نیست
 اصلاً گوش به سخن نمی کند که اگر اندک زمانه دیگر توقف میکرد و خبر کشته شدن غنیم بدو میرسد همچنان سواره ممکن که کار را تمام ساخته
 سالم دوازده برگردد چون قلم تقدیر بر دوش دیگر رفته بود مقدارن پیاده شدن و آمدن اراج که در درون محل خود بود از شور و غوغا

مردم بیدار می‌شود و به دروازه خانه خود برهنه شمشیر در دست می‌آیند مردم از اطراف و جانب خبردار شده برین مردم که پیاده شده اند
بودند متوجه می‌شوند پیاده شده با معلوم که چه مقدار کس بودند و مردم راجه از حد شمار بیرون بهر یک از مردم کشتن سنگه ده کس رو بروی شوند
بجلا کشتن سنگه و برادرزاده او کرن چون برابر خانه راجه می‌رسند مردم هجوم آورده هر دو را یکسند کشتن سنگه بغت زخم و کرن نه زخم بریدند
همگی درین معرکه شصت و شش نفر از طرفین به قتل درمی‌آیند از طرف راجه سی نفر و از جانب کشتن سنگه سی و شش نفر چون آفتاب
عالم تاب سرزد و عالم را بنور خود منور ساخت این قضیه بروی کار افتاد و راجه برادر و برادرزاده و چنان نوکر که از خود عزیز تر
میدانست کشته دید و باقی مردم متفرق هر کس بجای بدر رفتند این خبر در بیک به بن رسید حکم کرد که کشتن را انوعی که رسم آنهاست
بسوزند و تحقیق این قضیه واقعی نمایند آخر الامر ظاهر شد که حقیقت نبوده که نوشته شده و باز خواست دیگرند داشت در شتم
میران صدر جهان از وطن خود آمده ملازمت نمود یک صد هرنذر گذرانید و اسه سورج سنگه به خدمت دکن مرخص گشت یک جفت
مردارید بر اسه گوش او و بر م نرم خاصه مرحمت نمودم بجبت خانجیان نیز یک جفت مردارید فرستاده شد در میت و نیم بنصب اعتبار خان
شش صد سوار اضافه نمودم که پنجاهاری ذات و دوهزار سوار باشد در همین روز کرن بجای خود رخصت یافت اسب و فیل خاصه با خلعت
و عقد مردارید که پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و خنجر مرصع که بدو هزار روپیه تمام یافته بود و مرحمت نمودم از روز ملازمت تا هنگام رخصت
مجموع آنچه از نقد و جنس و جواهر و مرصع آلات با و عنایت کردم دو لک روپیه و یک صد دده راس اسب و پنج زنجیر فیل بود و سوار
آنچه فرزند خرم به ذناعات بدو داده است و مبارک خان سزاوی را اسب و فیل عنایت نموده به همراهی او مقرر ساختیم و بعضی سخنان بانی
به رانا پیغام نمودم راجه سورج سنگه نیز بوعده دوا به وطن خود رخصت حاصل نمود در میت و نیم پانیده خان مغل که از امر اسه قدیم این
دولت بود و دیعت جیات سپرد و در اواخر این ماه خبر رسید که دار اسه ایران پسر گلان خود صفی میرزا را به قتل رسانید انمعنی باعث جبرانی
تمام گشت چون تحقیق نموده شد گفتند که درش که یک از شهر اسه مقرر گیلان است به بسود نام غلامی حکم فرمود که صفی میرزا را بکشت غلام
نذکور وقت یافته در صبح نهم محرم سه هزار و بیست و چهار که میرزا از حمام برآمده متوجه خانه بود و بدو زخم شمشیر خنجر کار او را تمام می‌سازد
بعد از گذشتن بسیار از روز که جسد او در میان آب و گل بود شیخ بهاء الدین محمد که بدانائی و پارسانی معروف و مشهور آن دیار است
و شاه را با و عقیده تمام این سخن را اظهار میکند و رخصت بر داشتن گرفته نقش او را بار و فیل که گور خانه آبا و اجداد ایشان است
میفرسند هر چند از مردودین ایران تحقیق انمعنی نمودم هیچ کس حرفی نه گفت که خاطر از ان نسلی گردد چه فرزند کشتن را قوی سببه باید
تا رفع آن بدنامی نماید در غره تیراه یک زنجیر فیل رخصت تام با ملا بر به میرزا رستم مرحمت نمودم و به بسد علی با به نیز یک زنجیر فیل عنایت

شد میرک حسین خویش خواجہ شمس الدین به بخشی گری و وقایع نویسی صوبه بهار مقرر گشت و رخصت یافت خواجہ عبد اللطیف نوشین یکی
 از اعیان و خلعت داده بجایگزین رخصت نمود و در نیم ماه مذکور شمشیر مرصع بخان دوران و خنجر بهجت آلوده و دلد جلاله افغان که طریقه
 دو تنخواهی اختیار نموده فرستاده شد نیز دهم مجلس عید آب پاشان منعقد گشت و بنده های درگاه گلابها به یکدیگر پاشیده شگفتگیها کردند
 در هفتم امانت خان به بندر کهنپایت تعیین شد چون مقرب خان اراده آمدن درگاه داشت بندر مذکور از و تغییر شد در همین روز
 که خنجر مرصع بفرزند پدر نیز فرستاد در میجید هم پیشکش خانان از نظر گذشت از همه جنس چیزها ترتیب داده بود و جواهر مرصع آلات که سه قطعه
 لعل و یک صد و سه دانه مروارید و یک صد و یاقوت و دو خنجر مرصع و کللی مرصع و یاقوت و مروارید و صراحی مرصع و شمشیر مرصع و ترکش و محمل بند
 و بار مرصع و یک انگشتری نگین الماس بود و قریب به یک لک روپیه قیمت شد سواکه جواهر مرصع آلات پارچه دکنی و کرباشکی و از
 هر قسم دار و سواده و پانزده زنجیر فیل و یک راس اسب که یالش بر زمین میرسد نیز بنظر آمد پیشکش شد و از خان نیز پنج زنجیر فیل
 و سی صد عدد پارچه از هر قسم بود بنظر گذشت در هشتم هوشنگ را بخطاب اکرام خانی سرفراز ساختیم روز افزون که از راجه زاده هاسه
 متبرع صوبه بهار بود و از خودی باز بخدمت حضور قیام می نمود و او را به شرف اسلام شرف ساخته با آنکه پدرش راجه سنگرام در مخالفت
 به او بیاسه دولت قاهره گشته بود و راجگی ولایت پدرش با و عنایت نموده و فیل مرحمت کرده رخصت و وطن فرمودم یک زنجیر فیل
 به جاگیر قلی خان عنایت نموده فرستاده شد بیست و چهارم جلگ سنگه دلد کنور که کن که در سن و دوازده سالگی بود آمده ملازمت کرد و
 عرض داشت پدر کلان را اما سنگه و پدر خود گذرانید خیلی آثار نجات و بزرگ زادگی از چهره او ظاهر است و به خلعت و دلجوئی خاطر
 او را خوش ساختیم بر منصب مرزا عیسی ترخان و در صدی ذات افزوده شد که هزار و دویست و سی صد سوار بوده باشد
 در اواخر همین ماه شیخ حسین رو بیله را به خطاب بهار از خانی سرفراز ساخته بود و مقرر رخصت جاگیر نمودم به خوشان میرزا شرف الدین خان
 کاشغری که در غول آمده سعادت آستان بوسی در یافتند ده هزار در ب مرحمت شد و در پنجم امرواد بر منصب راجه تھل که هزار و
 پانصدی ذات و یک هزار و یک صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزوده شد در هفتم کیشو مارو که به سرکار او دوسیم
 جاگیر داشت و به واسطه شکوه صاحب صوبه آنجا بدرگاه طلب داشته شده بود آمده ملازمت نمود و چهار زنجیر فیل پیشکش گذرانید
 چون اشتیاق دیدن فرزند خان جهان بسیار داشتیم و بجهت تحقیق مهمات صوبه دکن بهم یک مرتبه آمدن او ضروری بود و او را طلبیده بودم
 روز سه شنبه هشتم ماه مذکور ملازمت نمود و یک هزار و دویست و چهار قطعه لعل و بیست و دانه مروارید و یک قطعه زمرد و پھول گلاب
 مرصع که قیمت آنها پنجاه هزار روپیه بود بطریق پیشکش گذرانید شب تیشنبه چون عرس خواجہ بزرگوار بود به روضه متبرکه ایشان رفته

تا نصف شب در آنجا گذرانیدم و خدام و صوفیان و جدا جدا و حالها نمودند بفقرا و خدام زربادست خود ادم بگی شش هزار روپیه نقد و یک صد ثوب کرت و هفتاد سیب مروارید و مرجان و کمر باو غیره داده شد همان سنگ پسرزاده راجه مان سنگ را بختاب راجگی سرفراز ساخته نقاره و علم عنایت نمودم در شانزدهم یک راس اسپ عراقی از طوبه خاصگی و یک اسپ دیگر به مهابت خان مرحمت شد در نوزدهم فیل بجان اعظم عنایت شد در بیستم بر منصب کیشو مار که دو هزار و سیصد و بیست سوار اضافه شد و به خلعت سر بلندی یافت و بر منصب خواجه عاقل که هزار و دو صدی ذات و شش صد سوار بود و صدی ذات و سوار افزوده شد در بیست و دوم میرزا راجه بهادور سنگ رخصت آنسیر که وطن قدیم آنهاست یافته جامه پوچ کشمیری خاصه عنایت نمودم و در بیست و پنجم احمد بیگ خان که در قلعه رتختنور محبوس بود ملازمت نموده تفصیلات ادبنا بر سبق خدمت بفرمودن گشت در بیست و هشتم مقرب خان از صوبه گجرات آمده ملازمت نمود و یک گلگی و یک قطعه تختی مرصع گذرانید بر منصب سلام الله عرب پانصدی ذات و سوار افزوده شد که دو هزار و سیصد و بیست و یک سوار باشد در اول ماه شهر یور بر منصب هاسه جمعی که به خدمت دکن میرفتند برین موجب افزوده شد بر منصب مبارز خان سی صد سوار که هزار و سیصد و بیست و یک سوار باشد و ناشر خان نیز به هزار و سیصد و بیست و یک سوار سرفراز گردید و ملا و خان با اضافه سی صد سوار سرفراز شد که دو هزار و پانصدی ذات و سوار باشد و نگلی خان را دو صد سوار افزوده هزار و پانصدی ذات و هزار سوار ساختم گرد و پسر پاسبان به بیست صدی ذات و سوار ممتاز گشت و اله خان قیام خانی بهین منصب از اصل و اضافه سر بلندی گردید و یادگار حسین به بیست صدی ذات و پانصد سوار اقبال یافت کمال الدین پسر شیر خان را بهین منصب نواخته شد و صد و پنجاه سوار بر منصب سید عبد الله بار به افزودم که از اصل و اضافه بیست صدی ذات و سی صد سوار باشد و در بیستم ماه مذکور یک عدد مهر نور جهانی که شش هزار و چهار صد روپیه می شد به مصطفی بیگ فرستاده دارا سی ایران مرحمت نمودم و پنج طلا و چینه به قاسم خان حاکم بنگاله مرحمت نمودم میرزا مراد پسر کلان میرزا رستم در دوازدهم بهین ماه بختاب التفات خانی سرفراز گشت در شب شانزدهم که مطابق شب برات بود فرمودم که کوه هاسه اطراف تال را ناسا گردناره های آنرا چراغان نمودند خود به تماشا سی آن رفتم عکس چراغها سی در آب افشاده عجب نمود سی داشت بیشتر آن شب را با مردم اهل محل در کنار تال مذکور گذرانیدم و روز بیست و یکم میرزا جمال الدین حسین که به ایلچی گری بجا آورفته بود آمده ملازمت نمود سه عدد انگشتری که نگین سی از آنها عقیق مینی بود در رعایت لطافت و سیرابی که از جنس عقیق مینی بآن خوبی کم دیده شده است بنظر در آورد عادل خان سید کبیر نام شخصی را از جانب خود همراه میرزا کور نموده از فیلان معبر اترق طلا و نقره و اسپان عربی و جواهر مرصع آلات و اقسام آتش که در آن ملک بعمل می آید پیشکش فرستاده بود در بیست و چهارم این ماه از نظر گذشت و عرض داشت که آورده بود از نظر

گذرانید و همین روز مجلس وزن شمس نیز منعقد گشت و در بیت و ششم مصطفی بیگ ایلی رخصت یافت سواست آنچه در مدت خدمت با و محبت
 شده بود و بیست هزار روپیه دیگر نقد و خلعت عنایت نمود و در جواب کتابت که آورده بود و محبت نامه شعر بر کمال دوستی نوشته شد در
 چهارم ماه مهر منصب میر جمال الدین حسین که دو هزار و پانصد سوار بود چهار هزار و پانصد نفر خدمت و دو هزار سوار مقرر گشت در پنجم
 محبت خان به همراهی خان جهان که به خدمت دکن نامزد شده بود به ملاحظه ساسانی که بجهت ادا اختیار نموده بودند رخصت یافت
 به خلعت و خنجر مرصع با پهل کتاره و شمشیر خاصه و قیل سر بلند گردید در نیم خانجهان مخلص گشت و خلعت و نادری خاصه و اسپ را بخوا
 با زین و قیل خاصه و شمشیر خاصه مرحمت نمود در همین تاریخ هزار و هفتصد سوار از تابینان محبت خان را حکم شد که دو اسپ
 و سه اسبچه بخواند و هندی مجموع مردی که درین مرتبه به خدمت دکن تعیین یافتند سی صد و سی نفر منصب دار و سه هزار و سیصد و هفتصد
 سوار و بیاق و سه هزار افغان و دلازاک بود که همگی سه هزار سوار بود و شود با سی لک روپیه خزان و توپ خانه مستعد و فیلمان جنگی
 به خدمت مذکور متوجه شدند بر منصب سر بلند را سه پانصد و بیست و هشت نفر سوار افزوده شد که دو هزار و بیست و هشت نفر
 و یک هزار و پانصد سوار بوده باشد با پنج برادر ناده قلیج خان به منصب هزار و بیست و هشتصد سوار از اصل و اضافی سرفراز گشت بر
 منصب راجه کشن داس بم پانصد و بیست و هشت نفر سوار از اصل و اضافی شهباز خان لودی که از تعینات
 دکن است از اصل و اضافی دو هزار و بیست و هشت نفر سوار بر منصب وزیر خان افزوده شد و منصب سرباز
 پسر میرزا رستم هزار و بیست و چهار صد سوار از اصل و اضافی قرار یافت در چهارم ماه همین ماه هزار و دیگر بر ذات میر جمال الدین حسین
 و پانصد سوار افزوده او را به منصب والا و پنج هزار و پانصد سوار سرفراز گردانیدم در نوزدهم راجه سورج سنگه با پسر خود
 گج سنگه که بوطن رخصت شده بود آمده ملازمت کرد و یک صد و یک هزار روپیه نذر گذرانید بسید کبیر فرستاده عادل خان یک صد و یک
 هزار روپیه بجهت آنکه پانصد توپ و پنج وزن داشت مرحمت نمود و در بیست و سوم نوزدهم فیمل از فیلمان که ناسم خان از فتح ولایت کوچ و فتح
 گجه وزیران او و لیبه بدست آورده بودند نظر گذشت و داخل فیلمانها را به خاصه شریفه گردید در بیست و ششم ارادت خان به منصب
 میر سامان و معتد خان به خدمت بخشی گری احدیان و محمد رضا جابری به بخشی گری صوبه پنجاب و واقعه نویسی آنجا سرفزاری
 یافتند سید کبیر که از جانب عادل خان بحسب التماس عفو تقصیرات و بنا داران دکن و تعهد بازگذاشتن قلعه احمد نگر و ولایات
 بادشاهی که با فساد بفساد مقصد آن از تصرف او بپای دولت فاسره برآمده بود به ملازمت آمده بود درین تاریخ رخصت شد و خلعت
 و قیل و اسپ یافته روانه گردید چون راجه سورج سنگه کچو ابره در دکن وفات یافت رام داس پسر او را به منصب هزار و بیست و

چهار صد سوار سرفراز ساختم در چهارم ماه آبان به سیف خان باریه نقاره مرحمت شد و بر منصب ادسی صد سوار اضافه نمودم که سه هزار
ذات و دو هزار سوار بوده باشد در همین تاریخ راجه مان را که در قلعه گوالیار در بند بود به ضامنیت مرتضی خان خلاص ساخته منصب
اورا برقرار داشته به خدمت قلعه کانگره نزد خان مذکور فرستادم حسب الالتماس خان دوران بر منصب صادق خان سی صد سوار
اضافه حکم شد که هزار ذات و سوار باشد میرزا عیسی ترخان از ولایت سنبل که به جاگیر او مقرر بود آمده ملازمت کرد و یک صد مهر
نذر گذراند در شانزدهم راجه سورج سنگه به خدمت دکن رخصت شد و سی صد سوار بر منصب او اضافه کردم که پنج هزار ذات و سه هزار
وسی صد سوار بوده باشد خلعت و اسب یافته روانه گردید و میرزا عیسی را از اصل و اضافه هزار و پانصد ذات
و هشت صد سوار مقرر ساخته خلعت و قبل مرحمت نمودم و به دکن رخصت یافت در همین روز با خبر فوت چنین تلخ بدخت از مضمون
عرضداشت جهانگیر قلی خان مسعود گشت بعد از فوت تلخ خان که از بنده های قدیم این دولت بود من این بے سعادت را عتاب
کلی نموده از امر ساختن و مثل جو پور و لایبی را به جاگیر او مقرر داشتم و دیگر برادران و خویشان او را به همراه او ساخته همه را به نیابت او
ادام لاہوری نام برادری داشت در غایت بے اندامی و شرارت نفس به من رسید که بنده های خدا از سلوک او در عذاب انداخته
فرستادم که او را از جو پور بیاورند و برسدن احدی بے سببی و باغی و اہم بر چنین تلخ غلبه کرده بخاطر میگذراند که برادر نخط خود را همراه گرفته
باید گرخت منصب و حکومت و جاو جاگیر و زروسامان و فرزندان و مردم خود را گذاشته پاره زر و طلا و جو اہر بر می دارد و با صد و دے چند
بیمان زمینداران میرود این خبر چند روز پیش ازین رسید و تعجب تمام دست داد و محلاً ہرزیند ارے کہ میرسد مبلغها از دگر گرفته او را از خود
میگذرانند تا آنکہ خبر رسید کہ بہ ولایت جوہت و آماد بخت اتفاق زمیندار آنجا روزے چند دمان نواحی میگذرانند چون این خبر
به جهانگیر قلی خان میرسد چندے از مردم خود میفرستد کہ آن بے عاقبت را گرفته بیاورند و بحر رسیدن او را بدست آورده ارادہ میکنند
کہ بہ جهانگیر قلی خان رسانند در ہمین اثنا بہ جنسم و اصل میگرد چندے کہ با او ہمراہ بودند چنین تقریر کردند کہ چند روز قبل ازین بیماری
ہم رسانیدہ بود و آن بیماری او را گشت داین مقدمہ نیز مسعود گشت کہ خود بہ قصد نموده باشد تا بدین حال او را بہ نزد جهانگیر قلی خان
نیاورند بہر تقدیر جسد او را با فرزندان و خدمتگاران کہ ہمراہ داشت بہ آکہ آباد آورند اکثر زرباے او را ضایع ساختند و زمینداران
از دگر گرفته بودند حاشا کہ نمک مثل این نوع رویا مان را بر چنین عقوبتہا گرفتار نہ کنند

از پس فرضی کہ بود بر اہم

فرض بود حق ولی النعم

در بست و دوم حسب الالتماس خان دوران بر منصب ناد علی میدانی کہ از تعینات بنکش بود و نیست سوار افزوده شد کہ ہزار و

پانصدی ذات و هزار سوار باشد و لشکر خان را که دویزاری ذات و نهصد سوار بود و صد سوار دیگر اضافه مرحمت شد در بست و چهارم
مقرب خان را که سه هزار ذات و دویزار سوار بود و پنج هزار ذات و دویزار و پانصد سوار مقرر داشتیم و در بهمن روز با قیام پسر
شاه محمد قندهاری که از امرزاده ها بود و خدمت فراولی داشت خطاب خانی سرفراز شد در پنجم ماه آذر خنجر مرصع بدو ارباب خان غلام
شد بدست راجه سازنگار و خلعت بجهت امرای دکن مرحمت نمودم چون از صفدر خان حاکم کشمیر بعضی مقدمات سموع گشت
او را از حکومت آنجا معزول ساخته احمد بیگ خان را بنا بر سبق خدمت نواخته به صاحب صوبگی و ولایت کشمیر سرفرازی بخشیدیم و
منصب او را که دویزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بود برقرار داشته به کمر خنجر مرصع و خلعت امتیاز یافت در نهشت شد و
بدست اهتمام خان خلعت زمستانی به قاسم خان حاکم بنگاله و امرا و تبعات آنجا فرستادم پیشکش کنی والد افتخار خان که یک زنجیر
فیل و چهارده راس گوسفند و پاره اقمشه بود در پانزدهم ماه مذکور از نظر گذشت و به خطاب مردت خانی ممتاز گردید دیانت خان را که در
قلعه گوایار بود حسب التماس اعتماد الدوله طلب داشته بودم سعادت کورنش یافت و اموال او که بقید ضبط درآمده بود بدو مرحمت
شد و درینو لاخواجه هاشم ده بندی که در ماوراءالنهر از سلسله درویشی گرم دارد و مردم آن ملک را نسبت بایشان اعتقاد تمام است
بدست یک از درویشان سلسله خود کتابی مبنی بر اظهار دعاگوئی قدیم و نسبت و اخلاص آبا و اجداد باین دودمان با فرجی و کمان
فرستاده بودند و بیتی که حضرت فردوس مکانی بجهت خواجگی نام عزیزه هم از ان سلسله در سلک نظم در آورده بودند و مصرع اخراک
خواجگی را بنده ایم و خواجگی را بنده ایم

در ان کتاب درج بود ما هم در برابر این کتاب سطر چند به قلم خاص مرقوم ساخته این رباعی را در بدیه گفته با هزار مهر جهانگیری
به خواجگی فرستادیم

ای آنکه مرا تو پیش از پیش است	از دولت یا دودت ای درویش است	چند آنکه زمرده ات دلم شاد شود	شادیم از آنکه لطفت از حد پیش است
-------------------------------	------------------------------	-------------------------------	----------------------------------

چون غمر بوده بودیم که این رباعی را هر که طبع نظمی داشته باشد بگوید حکیم مسیح الزمان گفت و بسیار خوب گفت

وایم اگر چه شغل شاهی در پیش	هر لحظه کنیم یاد درویشان پیش	اگر شاد شود ز ما دل یک درویش	آزادیم حرم حاصل شاهی خویش
-----------------------------	------------------------------	------------------------------	---------------------------

هزار و دیگر به جایزه و صلح این رباعی به حکیم مذکور عنایت کردم و در هفتم ماه دی که از سیر بکله بازگشته متوجه اجیر بودم در راه چهل و دویست
شکار شد در بیستم سیر میران آمده ملازمت نمود و محلی از احوال او و سلسله او مرقوم میگردد از جانب پدر پسرزاده میرغیاث الدین
محمد میر میران ولد شاه نعمت الله دلی است در دولت سلاطین صفویه عزت تمام یافته بودند چنانچه حضرت شاه طهماسب همشیره خود

جانش خانم را به شاه نعمت الله داد و از مشیخت و هدایت به نسبت داماد و خویشاوندی ممتاز گشت و از جانب مادر دختر زاده شاه اسمعیل خویشیست بعد از فوت شاه نعمت الله پسر او میر غیاث الدین محمد میر میران رعایت تمام یافت و شاه غفران پناه دختری از کریم خان واده سلطنت و عظمت را به پسر گلان او عقد بنده دختر شاه اسمعیل نکو را به پسر دیگرش میر خلیل الله داد که میر میران از و تولد شد. میر خلیل الله نکو ریخت و هشت سال قبل ازین از ولایت آمده در لاهور مرا ملازمت نمود چون از سلسله مردم غریز و عظیم بود باحوال او بسیار پرداختم و منصب و جاگیر و غرت او را معمور ساخته در صد تربیت و رعایت او بودم بعد از آنکه اگر مقام خلافت شد باندک مدتی به سبب افراط خوردن انبه او را بیماری اسهال کبد روئد او در عرض ده دوازده روز جان را بجان آفرین سپرد از فرقی او آزرده خاطر شدم باز گذشت تا او را از نقد و جنس فرمودم که به فرزندان او که در ولایت بودند رسانند در بنیاد میر میران که در سن بیست و دو سالگی قلندر و درویش شده برداشته که او را در راه نشناختند خود را در اجیر بار رسانید جمع کلفت های خاطر و پشیمان باطن و ظاهر او را اصلاح و تدارک نموده به منصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز ساختم و سی هزار در ب نقد با و عنایت کردم الحال در خدمت و ملازمت است در دوازدهم ظفر خان که از صوبه داری بهار تغییر یافته بود آمده ملازمت نمود و یک صد سوار نگذاشت و سه فیل پیشکش نمود در پانزدهم دی به منصب قاسم خان صاحب صوبه بنگاله هزاری ذات و سوار افزوده شد که چهار هزاری ذات و سوار باشد چون از دیوان و بخشی بنگاله که حسین بیگ و طاهر باش خدمت پسندیده به وقوع نیامد مخلص خان را که از بنده های مقیم این درگاه بود به خدمات نکو تعیین نموده شد منصب او را دو هزاری ذات و هفت صد سوار مقرر داشتیم و علم نیز عنایت کردم و خدمت عرض مکرر به دیانت خان حکم فرمودم در بیست و پنجم روز جمعه وزن فرزند خرم واقع شد تا سال حال که سنش به بیست و چهار سالگی رسیده و کدخدایها کرده و صاحب فرزند ان شده اصلاً خود را به خوردن شراب آلوده نه ساخته بود درین روز که مجلس وزن او بود گفتم که بابا صاحب فرزند ان شده و بادشاهان و بادشاهزادگان شراب خورده اند امروز که روز جشن وزن تست تو شراب میخوری و رخصت میدهم که در روزهای جشن و ایام نوروز و مجلسهای بزرگ میخورده باشی اما طریقه اعتدال مرغی داری که خوردن باندازه که عقل را زایل نکند و انایان روانداشته اند و بیاید که از خوردن آن عرض نفع و فائده باشد و بوعلی که بزرگ طبقه حکما و اطباست این رباعی را به نظم درآورده -

می شمع است و دوست هوشیار است	اندک تر باقی و بیش از پیر است	در بسیارش مفرت اندک نیست	در اندک او منفعت بسیار است
به مبالغه بسیار شراب با و داده شد من تا سن پانزده سالگی نخورده بودم مگر در ایام طفولیت که دوسه مرتبه دالده و انگهای من تقریب			

علاج اطفال دیگر از والد بزرگوارم عرق طلبیده و تعداد یک توله آنهم به گلاب و آب آبنجه براسه دفع سرفه دار و گفته مرا خور اینده باشند و
 دوران ایام که اردوسه والد بزرگوارم بجهت دفع فساد افغانان یوسف زئی در قلعه ملک که برکنار آب بیلاب واقع است نزول اجلا
 داشت روزی بغیر شکار بر شتم چون تردد بسیار واقع شد و آثار ماندگی ظاهر گشت استاد شاه قلی نام نوپچی نادره که سرآمد نوپچیان
 هم بزرگوارم میرزا محمد حکیم بود من گفت که اگر یک پیاله شراب نوشجان فرمایند دفع ماندگی و کسالت خواهد شد چون ایام جوانی بود
 و طبیعت مائل باز نکاب این امور به نمود آید از فرمودم که به خانه حکیم علی رفته شربت کبفت ناک بیار حکیم مقدار یک نیم پیاله شراب
 در روز ناک شیرین فزه در شیشه خرد فرستاد آنرا خوردم کیفیت آن خوش آمد بعد ازان شروع در شراب خوردن کردم در روز بروزی افزودم
 تا آنکه شراب انگوری از کیفیت باز ماند و عرق خوردن گرفتم رفته رفته در مدت نه سال به بست پیاله عرق و آتش کشید چهارده در روز باقی
 در شب خورده میشد وزن آن شش سیر میشد وستان که یک دیم من ایران باشد و خورش من دوران ایام مقدار یک مرغ بانان و ترب
 بود دوران حال هیچکس را قدرت بر منع من نبود کار بجای کشید که در خارها از بسیار عرشته دلزیدن دست پیاله خود نمی توانستم
 خور و بلکه دیگران می خوراندند تا آنکه حکیم بهام برادر حکیم ابو الفتح را که از قربان والد بزرگوارم بود طلبیده بر احوال خویش اطلاع دادم
 او از کمال اخلاص و نهایت دلسوزی بپس حجابانه بمن گفت که معاصی عالم بدین روش که شما عرق نوش جان میکنید فعلا بعد از شش ماه
 دیگر احوال بجای خواهد کشید که علاج پذیر نباشد چون سخن او از خیر اندیشی بود و جان شیرین غریز است در من اثر کرد من ازان تاریخ
 شروع در کم ساختن کرده خود را به خوردن فلو نیاندا ختم هر چند در شراب بسکاستم بر فلو نیایم افزودم و فرمودم که عرق را به شراب انگوری
 همزیج سازند چنانچه دو حصه شراب انگوری و یک بخش عرق بوده باشد هر روز از آن پنج روزم خبری کم نموده در مدت هفت سال بش
 پیاله رسانیدم وزن هر پیاله هر ده مثقال و یک پادو الحال پانزده سال می شود که به همین دستور خورده میشود و ازین نه کم میشود نه زیاد
 و در شب بخورم مگر در روز پنجشنبه چون روز جلوس مبارک من است و شب جمعه که از شبهای متبرکه ایام هفت است در روز متبرک
 در پیش دار و به ملاحظه این دو چیز در آخر با سه روز بخورم که خوش نمی آید که این شب به غفلت گذرانیده در ادای شکر منعم حقیقی تقصیر
 رود در روز پنجشنبه و در یک شنبه گوشت هم نمی خورم در پنجشنبه چون جلوس مبارک من واقع شده در روز یکشنبه که روز ولادت والد بزرگوار
 من است و این روز را بسیار تعظیم میکردند و عزیز میداشتند و بعد از چند گاه فلو نیار بافیون بدل ساختم اکنون که عمر من به چهل و شش
 سال و چهار ماه شمسی و چهل و هفت سال و نه ماه قمری رسیده هشت سرخ ایون بعد از گذشتن پنج گهری از روز دش سرخ بعد از
 یک پیر شنبه بخورم و پنجشنبه صبح به دست مقصد علی به عبد الله خان مرحمت نمودم شیخ موسی خویش قاسم خان به خطاب خانی سرفرا

گشته به منصب هشت صدی ذات و چهار صد سوار امتیاز یافت و به نگاله مرخص شد بر منصب ظفر خان پانصدی ذات و سوار اضافه
مرحمت شد و به خدمت بنگش تعیین یافت در همین روزها محمد حسین برادر خواجه جهان به خدمت نوجدار می سرکار حصار سرفراز گردید
مرخص شد و دوست سوار بر منصب او اضافه مرحمت نمودم که پانصدی ذات و چهار صد سوار باشد و قبل نیز عنایت کردم در چشم بهمین
به میر میران قبل عنایت شد خواجه عبدالکریم سوداگر چون از ابرار روانه هندوستان بوده برادر عالی مقدارم شاه عباس بدست
او تسبیح عقیق مینی در کابی کاروند یک که بسیار تحفه و نادر بود فرستاده بودند در نهم ماه مذکور بنظر درآمد در شهر دهم بعضی پیشکشها از قسم مرصع
آلات و غیره که سلطان پرویز ارسال داشته بود بنظر درآمد به مقیم اسفند ارند صادق برادرزاده اعتماد الدوله که به خدمت بخشی گری
قیام داشت به خطاب خانی سرفراز گشت این خطاب را به خواجه عبدالغفر عنایت کرده بودم مناسبتهای امر می داشته ادرا خطاب
عبد الغفر خان و صادق را خطاب صادق خان سرفراز ساختم در دهم جلست شکوه و کنور کرن که به وطن خود دستور یافت
در هنگام رخصت بست هزار روپیه و یک اسپ و یک بز نجیر قبل و خلعت و شال خاصه بدو مرحمت نمودم و هر داس جهاله که از اعتماد
رانا است و اما لبق بسر کرن بود با و هم پنج هزار روپیه و اسپ و خلعت عنایت نمودم و بدست او شش پری از طلا بخت رانا فرستادم
در نهم بهمین ماه راجه سوپج مل و در راجه با سو که بنا بر نزدیکی جاد مقام بهمراهی مرتضی خان به گرفتن قلعه کانگره تعیین یافته بود بطلب
آمده ملازمت کرد خان مذکور را بعضی مظنه با از او در خاطر قرار گرفته بود بدین جهت بهمراهی او داخل دانسته مکرر عرض بدرگاه فرستاد
و در باب او سخنان نوشت تا آنکه حکم طلب او صادر گشت در بست و ششم نظام الدین خان از ملتان آمده ملازمت کرد در آخر بهمین
سال اخبار فتح و فیروزی و ظفر دهر و فیروزی از اطراف مالک محروسه رسید اول قفیه احمد افغان که از دیر باز در کوستان کابل
در مقام سرکشی و فتنه انگیزی است و بسیار از افغانان آن سرحد بروجع شده اند و از زمان والد بزرگوارم تا حال که سال دهم از جلوس
نست افواج همیشه بر سر او تعیین بوده اند رفته رفته شکستهای خورد و پریشانها کشید جمعیت او پاره متفرق شد و پاره گشته گشت و در جرنجی
که محل اعتماد او بود دهنه پناه برد و اطراف آنرا خانه و ران قبل نموده راه درآمد و برآمد و برست چون بخت حیوانات گاه وجود
خوراک در محله مذکور نماند شبها موشی خود از کوه پایان آورده در دامنها پراچراند و خود نیز بخت آنکه مردم بهمراهی نمایند آمد تا آنکه
این خبر به خان دوران رسید جمعی از سرداران و مردم کار کرده را در شب معین تعیین کرد که بحوالی جرنجی رفته کین نمایند و آن جماعت
رفته شب خود را در پناه گاه با پنجان ساختند و در دوش خان دوران بهمان طرف سواری نمود چون آن سربو بختان حیوانات خود را برادر
بچرا سرید هند و احد ادبه نهاد با جماعه خود از کین گاه ها گذشته که یکبار گردے از پیش ظاهر میشود چون خبر میگردد معلوم میگردد که خان دوران

مستلاشی و مضطرب گشته قصد بازگشتن میکنند. و قراولان خان مذکور نیز خبر کردند که اعداد است خان جلوه داده خود را با اعداد میرسانند
مردی که در کین گاه بودند آنها نیز سر راه گرفته حمله آور میشوند تا دوپهر بجبت قلبی و شکستگی جاد بسیار جنگل معرکه جنگ قائم بود آخر الامر
شکست بر افغانان افتاده خود را به کوه در میکنند و قریب سی صد کس از مردم کار به جهنم میروند و یک صد نفر اسیر میگردند اعداد
نمی تواند که دیگر باره خود را بدان محکم رسانیده. با قائم سازد با الفرورت خود را بجانب قندهار رد میکند افواج قاهره بحرخی و جاک
و خانهای آن تیره روزگار آن در آمده همه را میسوزند و خراب ساخته از پنج و بنیاد بر می اندازند خبر دیگر شکست خوردن غنیمت بخش
و برهنه دگی لشکر نکبت اثر اوست خلاصه کلام آنکه جمعی از سرداران معتبر و جماعه از برکیان که قوسه اند در نهایت سخت جانی و مدار
قطره و تردد در آن ملک بر آنهاست از غنیمت رنجیده اراده و دلخواهی نمودند از شاه نواز خان که با فوجی از عساکر منصوره در بالا پور بود
استدعای قول نموده قرار دادند که خان مذکور را به بینند و خاطر جمع نموده آدم خان و یاقوت خان و جمعی دیگر از سرداران و برکیان
جادور را و بابو کانتیه آمده دیدند شاه نواز خان بهر یک از آنها اسپ و فیل و زر و خلعت فراخور قدر و حالته که داشتند داده سرگرم
خدمت و دلخواهی ساخت و از بالا پور کوچ نموده بهمراهی این مردم بر سر غنیمت محمود روانه شدند در اثنای راه به فوجی که از دکنیان
که محله اردانش دلاور و بکلی و فیروز و چندی دیگر از سرداران باشد برخورد آن فوج را تار مار ساختند و آن مقهوران

شکسته حلاج و گشته کمر / نه یارای گفت و نه پردای سر

خود را بار دوسه آن بد اختر رسانیدند و او از غایت غرور درین مقام شد که با فوج قاهره جنگ نماید مقهور اینک با او بودند و لشکر عادل
و قطب الملکیه جمع ساخته و توپخانه و استعداد خود را سرانجام نموده و در بر و لشکر ظفر اثر روانه شد تا آنکه فاصله پنج شش کر و بی بیش ماند
و در کین شب بیست و پنجم بهمن افواج نور و ظلمت بهم نزدیک شده فوجها و یسا و لمانایان گشتند سه پیر از روز گذشته آغاز بان کار را و
توپ اندازی شد آخر الامر در اب خان که سردار هراول بود با دیگر سرداران و کار طلبان مثل راجه ز سنگ و درای چند و علی خان
ستاری و جهانگیر قلی بیگ ترکمان و سائر شیران بیشه دلاوری شیر ها کشیده بر فوج هراول غنیمت یافتند و دادمردی و مردانگی داوه
این فوج را بنات انعش و از هم پراگنده ساختند و مقید بطرث دیگر نشده خود را به فوج قول رسانیدند و همچنین بر فوج رو برو
نمود متوجه شده و چپش دست داد که دیده نظار گیان از مشاهده آن خیره مانده تا دو گهری تخمیناً این زد و خورد در کار بود از گشته با
پشتم با هم رسیده و غنیمتیر به نخت تاب مقاومت بناورده رو به گریز نهاد اگر تارکے و ظلمت به فریاد آن به بختان نه رسیدی بکی را از
راه لوادی سلامت نبود و ننگان در باس هم چاسم در پیکر ننگان نهاده و دسه کرده را تعاقب نمودند چون در اسپ وادی رسید

حرکت نماند و شکست یافتند متفرق گشتند جلو باز کشیده بجای مقام خود معاودت نمودند تو پچانه غنیمت یک قلم باسی هدیه شکر که آن باریشت
و فیلان جنگی و اسپان تازی و یراق و اسلحه از اندازه حساب بیرون بدست او ییاس دولت افتاد و کشته و افتاده را حساب و شمار
نمود و جمعی کثیره از سرداران زنده بدست افتاده بودند و دیگر افواج قاهره از منزل فتح کوچ نموده متوجه کرکی که آشیانه آن
بوم صفتان بودند گشتند و اثر از انجماع ندیده هماغذا دایره کردند و خبر یافتند که هر یک از آنها در آن شب در دروازه بجای افتاده بودند چند روز
عساکر مشغوره در کرکی توقف نموده عمارت منازل مخالفان را بنجاک تیره برابر ساخته آن معموره را سوختند و بواسطه حدوث بعضی
امور که تفصیل آن درین مقام باعث طول کلام است از انجا بازگشته از گکائی روین کهنه فرو درآمدند به جلد و سه این خدمت بر نهیها
جمیعکه ترددات و خدمات نموده بودند اضافی حکم فرمودم و خبر سوم فتح ولایت کوکهره و بدست آمدن کائنات الماس است که حسن بی ابراهیم خان
گرفته شد. این ولایت از توابع صوبه بهار و پشته است و رودخانه در انجا جاری است که بردش حاصل الماس از انجا برمی آورند و طریقی
آن است که در ایام کمی آب گورابها و آب کند معاہم میرسد و جمعی را که باین کار مشغول دارند بطریق تجربه معلوم شده که مریلا سے هر گویای
که الماس دارد پشته پشته جانورگان ریزه پرند از عالم پشه که اهل هند آنرا جھینگه میگویند هجوم آورده و پر دراز اند طول رودخانه را تا جائیکه
راه توان یافت بنظر در آورده اطراف گورابها را سنگین می سازند بعد از آن به پیل و کلند ان گورابها را تا یک گز و یک نیم گز پایان برد
دور آن را می کاوند و تفحص نموده در میان سنگ و ریگ ریزه که از انجا برمی آید الماس خورد و کلان برمی آورند گاه باشد که پارچه الماس
بدست در آید که به یک لک روپیه قیمت کنند مجلا این ولایت داین رودخانه را هند و سه زمیندار درین سال نام تصرف بود و هر چند
حکام صوبه بهار بر سردار فوجی بنفر ستانند و یا خودها متوجه میگشتند بنا بر استحکام راه و جنگل بسیار به گرفتن دوسه الماس قناعت نموده او را
بحال خود میگذاشتند چون صوبه ندکور از ظفر خان تفریافت و ابراهیم خان بجای او مقرر گشت و وقت رخصت فرمودم که بر سر ولایت
رفته آن زمین را از تصرف آن مردک مجبول بر آورند ابراهیم خان مجبور در آمدن بولایت بهار جمعیت کرده بر سر آن زمینداران بشود
بدستور سابق کسان فرستاده تعهد دادن چند دانه الماس و چند زنجیر قیل می نماید خان ندکور بدین معنی راضی نگشت و تیر و تند بولایت
او در می آید پیش از آنکه آن مردک جمعیت خود را جمع سازد و ابراهیم پید ساخته ابلاغ می نماید مقارن آنکه خبر بدیده رسیده کوه و دره که
مسکن مقرر او بود قیل میکند و کسان به تفحص او پریشان ساخته او را در غار سے با چند از عورات که بکے مادر حقیقی او و دیگر سبب از زنان پیدا
بودند با برادری از برادران او بدست در می آورند و تفحص نموده الماس با که همراه داشته اند از آنها میگیرند بدست و مشغول قیل نزد داده
هم بدست می افتد به جلد و سه این خدمت منصب ابراهیم خان از اصل و اضافی چهار هزار ری ذات و سوار و خدمت شدند و خطاب

فتح جنگی سرفرازی یافت و همچنین بر منصبهای جمیع که درین خدمت همراهی کرده تردیات مردانه نموده بودند اضافات حکم شد الحال نوبت در تصرف اولیای دولت قاهره است و دران رودخانه کاری میکنند و هر قدر که الماس برمی آید بدرگاه می آورند درین نزدیکیها یک الماس گلان که به پنجاه هزار روپیه می ارزد برآمد چون پاره کار کنند تخمیل که الماس های خوب داخل جواهرخانه خاصه من گردد.

جشن یازدهمین نوروز از جلوس همایون

از روز یکشنبه آخر اسفند از مد مطابق غره ربیع الاول پانزده گهری روز گذشته حضرت نیر اعظم از برج عت بدو قسری محل بر تو سعادت افکند درین ساعت نجسته لازم بندگی و نیاز مندی بدرگاه حضرت باری بتقدیم رسانیده در دیوانخانه خاص و عمام که صحن آنرا به بارگاه بادشایمانه با و اطراف آنرا به پرده های فرنگی و زربفتها صوره و آئینه های نادر مرتب و آراسته ساخته بودند بر تخت دولت جلوس نمود شاهزاده ها و امرا و اعیان حضرت دارکان دوات و سایر بنده های درگاه تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون حافظ نادعلی گوینده از بنده های قدیم بود فرمودم که آنچه در روز دوشنبه هر کس از نقد و جنس پیشکش کند بانعام او مقرر باشد و در دوم پیشکش بعضی از بنده ها بنظر گذشت و در روز چهارم پیشکش خواجه جهان که از اگره فرستاده بود شعل بر چند قطعه الماس و چند دانه مردارید و بعضی مرصع آلات و آئینه های هر قسم یک زنجیر نیل که مجموع آن پنجاه هزار روپیه باشد بنظر درآمد چشم کنور کن که بجا و مقام خود رخصت شده رفته بود آمده ملازمت نمود یک صد و یک هزار روپیه نذر یک زنجیر نیل مع براف و چهار راس اسپ پیشکش گذرانید و در هفتم بر منصب آصف خان که چهار هزار سی ذات و دو هزار سوار بود و هزار سی ذات و دو هزار سوار اضافه نموده بغایت تقاره و علم او را سر بلند ساختم درین روز پیشکش میر جمال الدین حسین بنظر درآمد آنچه گذرانید همه مستحسن و پسند افتاد از آنجمله خنجر مرصعی خود بهر کاری نموده با تمام رسانیده بود و بر بالا دسته آن یا قوت زردی نشانیده بودند در غایت صفا و لطافت در حجم مقدار نصف بیضه مرغی چنانچه آن لطافت و کلانگی از قسم یا قوت زرد دیده نشده است با دیگر یا قوتها بزرگ پسندید و در مرد های کینه بطرح و اندام خاص صورت اتمام یافته بود و میمان به پنجاه هزار روپیه قیمت نمودند بر منصب میرزا کور هزار سوار افزودم که پنجهزاری ذات و سه هزار و پانصد سوار بوده باشد و در هفتم بر منصب صادق حادق سی صدی ذات و سوار و بر منصب ارادت خان سی صدی ذات و دو بیست سوار اضافه مرحمت نمودم که هر یک به هزار سی ذات و پانصد سوار ممتاز باشند و در نیم پیشکش خواجه ابو الحسن بنظر گذشت از جواهر مرصع آلات و آئینه موازی چهل هزار روپیه درجه قبول یافت و تمه را با و مرحمت نمودم پیشکش تا نار خان بکا دل بگی یک قطعه

لعل و قطعه یا قوت و یک عدد تختی مرصع و دو عدد انگشتری و چند پارچه اتمشه قبول افتاد و در دهم سه زنجیر نعل که راجه هاسنگه از دکن
 و یک صد و چند طاق زر بخت و غیره که مرتضی خان از له بور فرستاده بود از نظر گذشت و یانت خان هم پیشکش خود را که دو نیم صاع مروارید
 و دو قطعه لعل و شمش دانه مروارید طاق و یک عدد خوانچه طلا بود و بیست و هشت هزار روپیه قیمت شد درین تاریخ گذرایسد
 آخر هاسه روز پنجم یازدهم محبت سرفرازی اعتماد الدوله به خانه او رتقم پیشکش خود را بهمانجا بنظر آورد و اسباب و اثاثیه پیشکش او را
 که اکثر در کمال نفاست بود و تفصیل دیدم از جو اسرود دانه مروارید که سی هزار روپیه قیمت داشت و یک قطعه لعل قطعی که بیست و نه هزار
 روپیه به بیع درآمد و بود دیگر مرواریدها و لعلها که مجموع قیمت آنها یک لک و ده هزار روپیه میشد درجه قبول یانت و اندامشه و غیره
 نیز سرفرازی پانزده هزار روپیه برداشته شد چون از ملاحظه و مشاهده پیشکش باز پرداختم قریب یک پیر شرب را به صحبت و نوش دقتی
 گذرانیده بامراوند و با فرمودم که پیاله دارند مردم محل نیز همراه بودند مجلس خوبی منعقد گشت بعد از تمام صحبت اعتماد الدوله را بعد از
 نمودن متوجه دولت خانه شام و پنجم روز با فرمودم که نور محل یکم را نور جهان یکم میگفتند باشند در دهم پیشکش اعتبار خان بنظر گذشت و
 به شکل ماهی مرصع به جو اسر نفیس در غایت نعلت و اندام باندازه ستاد من ساخته بودند از یاد دیگر جو اسر و مرصع آلات و اتمشه که قیمت مجموع
 اینها پنجاه و شش هزار روپیه میشد قبول نمودم و تمه را باز دادم بهادر خان حاکم قندهار بخت راس اسپ عراقی و نه نفور اتمشه فرستاد و
 پیشکش ارادت خان و راجه سوچ مل و در راجه با سو در سیر دهم بنظر گذشت عبد السبحان که به منصب هزار و دصدی ذات و شش صد و
 سرفرازی و به هزار و پانصدی ذات و بخت صد سوار آتیا زیانت در پانزدهم صاحب صوبگی ولایت مثنه و آنقدر و از شمشیر خان اوزبک
 تغیر یافته به مظفر خان مرحمت شد در شانزدهم پیشکش اعتماد خان و لد اعتماد الدوله بنظر درآمد آن بجمه سرفرازی سی و دو هزار روپیه برداشته
 تمه را با و غایت فرمودم در یغده هم پیشکش تربیت خان دیده شد از جو اسر و اتمشه بنفده هزار روپیه پسند افتاد و در سیر دهم بخانه آصف خان
 رتقم پیشکش او همان جانبظر درآمد از دولت خانه تابه منزل او نچینا یک کرده مسافت بود نصف راه را نخل زر بخت و زر بخت و ازانی با
 و نخل ساده پاسه اند از نموده بود چنانچه ده هزار روپیه قیمت آن بعرض رسید آن روز تا نصف شب ابل محل در منزل او بسر برده
 پیشکش هاسه که سر انجام نموده بود و تفصیل از نظر گذشت از جو اسر و مرصع آلات و طلا آلات و اتمشه نفیس سرفرازی یک لکه و چهارده هزار
 روپیه و چهار راس اسپ و یک راس اشتر پسند خاطر اشرف افتاد و در دهم که روز شرف نیر عظم بود در دو تنخانه مجلس عالی ترتیب یافت
 بنا بر ملاحظه ساعت دهم گهری از روز مذکور مانده بر تخت جلوس نمودم فرزند بابا خوم درین ساعت متبرکه لعل در غایت آب و صفا
 گذرانید که هشتاد هزار روپیه قیمت نمودند منصب آن فرزند را که پانزده هزار و دشت هزار سوار بود به بست سرفرازی ذات و

ده هزار سوار مقرر داشتیم و دین روز دزن قمری به عمل آمد و اعتماد الدوله را که به منصب شش هزاری ذات و سه هزار سوار ممتاز بود به منصب
 هفت هزاری ذات و پنج هزار سوار سرفراز ساخته و من و توغ باو عنایت نمودم و حکم کردم که نقاره او بعد از نقاره فرزند خرم می نواخته
 باشند بر منصب تربیت خان پانصدی ذات و سوار افزوده شد که سه هزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بوده باشد اعتقاد خان
 باضافه هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز گشت نظام الدین خان از اصل و اضافہ به منصب هفت صدی ذات و سی صد سوار
 ممتاز گردیده به خدمت صوبہ بہار تعین شد و سلام احمد عرب به خطاب شجاعت خانی سر بلندی یافت و به حلقہ مروارید سرفراز گشت
 از حلقہ گوشان در گاہ شد میر جمال الدین انجو را خطاب عضد الدولہ سرفراز ساختم و دست و یکم الله تعالی از دختر مقیم و دلا مترا فصل
 رکابدار پسرے به خسرو داد بانگداد افغان که طریقه بندگی اختیار نموده از روس اخلاص تمام از احداد بد نہاد جدا شد و بدر گاہ آمد
 است بیست هزار در بمرحمت شد در بست پنجم جعفر فوت راسے منوہر کہ از قیعات لشکر ظفر اثر دکن بود رسید پسر او را به منصب پانصدی
 ذات و سی صد سوار سرفراز ساخته و مقام پدر او را باو عنایت کردم و دست و ششم پیشکش یاد علی میدانی کہ نہ راس اسب و چند و ماہنہ
 و چهار شتر دلائی بود از نظر گذشت در بست و ششم یک زنجیر فیل بہ بہادر خان حاکم قندھار و یک زنجیر فیل بہ میر میران ولد خلیل احمد و
 یک زنجیر فیل بہ سید بایزید حاکم بہار مرحمت نمودم در غرہ اردی بہشت حسب الاتماس عبد اللہ خان بہ برادر او سردار خان نقارہ عنایت
 نمودم در سوم کپوہ مرصع بانگداد خان افغان مرحمت نمودم در ہمین روز با خبر رسید کہ قدم بگانہ بگانہ از افغانان آفریدی کہ دو تخوا
 و فرمان بردار بود و راہداری کتل خبر بد و تعلق داشت باندک توہمی قدم از دائرہ اطاعت بیرون نہادہ سر بہ فساد برد آورده بر سر
 ہر تھانہ جمعے را فرستاد و ہر جا کہ او مردم اورسیدند بنا بر غفلت آن مردم دست بقتل و غارت برد آورده خلق کثیر را ضلوع ختنہ
 مجملہ از حرکت شیعہ این افغان بے عقل شورے مجدد ادر کوہستان کابل رویداد چون این خبر رسید ہارون برادر قدم و جلال
 پسر او را کہ در دربار بودند فرمودم کہ گرفتہ بہ آصف خان سپازند کہ در قلعہ گوایار مجموع سوار دارا رات رحم و شفقت سبحانی و علامات
 عنایات یزدانی امرے دین روز ہا مشاہدہ افتاد کہ خالی از غرابی نیست لعل در غایت لطافت و صفافزند خرم بعد از فتح رانادر جہیر
 بہ من گذرانید کہ بہ شخصت ہزار و دہیمہ قیمت نمودند و در خاطر گذشت کہ این لعل را در بازو سے خود باید بست غالباً و در و ارید نادر
 خوش آب یک اندام کہ ہم آغوشی این نوع لعل را سزدی بایست تا آنکہ یک دانہ مروارید اعلی بہ قیمت بست ہزار و دہیمہ مقرر جان بدست
 آورده در پیشکش نور دزی گذرانید بخاطر مرسد کہ اگر ہتہاے این بہر سہ بازو بند کمل خواہد شد خرم کہ از خوردی بار شرف ملازمت
 حضرت دالد بز گوام در یافتہ شب و روز در خدمت بود بعرض رسانید کہ در مروارید ہا سے سربند قدیم بہین وزن و اندام مروارید

بنظر من درآمده است مزین کلان قادی را حاضر ساختند بعد از ملاحظه بهمان مقدار دوزن و اندام مردارید سے ظاهر شد که در وزن یک
ذره تفاوت نداشت چنانچه جوهریان از نمینی تعجب نمودند و در قیمت و آب و تاب موافق بود گویا از یک قالب ریخته
شده است مردارید با بر اطراف لعل کشیده بر بازو و دست خود بستم و سر به شکرانه خداوند بنده نواز بر زمین نیاز و فرستنی نهاده زبان
به شکر گویا ساختم

از دست وزبان که برآید | از عهده شکرش برآید

در پنجم سی راس اسپ عراقی و ترکی که مرضی خان از لاهور فرستاده بود بنظر گشت شصت و سه راس اسپ پانزده نفر شتر نر داده و یک
پر کللی و نه عدد و عاقری و نه چنی خطائی و نه عدد دندان ماهی جوهر دار و سه قبضه بندوق با دیگر پیشکش های خاندوران که از کابل فرستاده بود
منظور نظر گشت و یک زنجیر فیل خور و از فیلان حبشه که از راه دریای بهار آورده بودند تقرب خان پیشکش گذرانید نسبت به فیلان و ستان
در خلقت بعضی تفاوت ها دارد از جمله گوشها و اوکلان تر از گوشها و فیلان اینجا است خرطوم و دم او دراز تر واقع شده در زمان
والد بزرگوارم یک فیل بچه اعتماد خان گجراتی پیشکش فرستاده بود در فقه رفته کلان شد بسیار تند و تیز بد خو بود و دهنم خنجر مرصع به منظر خان
تاکم کتفه مرحمت شد و در همین روزها خبر رسید که جمعی از افغانان بگانه بگانه بر سر عبد السبحان برادر خاندانم که در یکی از نهانها مقرر بود فقه
تیمانه او را قیل کرد و عبد السبحان با چند دیگر از منصبه ایران بنده با که بهمراسی او تعیین بودند و ادراکی داده در زو و غور و تقصیر از خو
راضی نگشته آخر به مقضای آنکه پشته چو پرسد بزند فیل را و آن سگان دست بر آنها یافته عبد السبحان را با چند از مردم آن تیمانه
بد رجه شهادت رسانیده اند بحجت یرش این قضیه فرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه به خاندانم که به ایلی گری ایران تعیین شده بود
عنایت نموده فرستادم در چهار دهم پیشکش کرم خان و لد معظم خان از بنگاله آمده بود از اجناس و اشعه که در آن ولایت بهر سبب نظر و آمد
بر منصب چنای از جاگیر داران گجرات اضافه حکم نمودم از جمله سردار خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود به منصب هزار و پانصدی
ذات و سی صد سوار سرفراز گشت و علم نیز با و مرحمت شد سید قاسم و لد سید دلاور با برهمه از اصل و اضافه به منصب هشت صدی و
چهار صد و پنجاه سوار و یار بیگ برادر زاده احمد قاسم کو که به منصب شش صدی و بیست و پنجاه سوار ممتاز گردیدند در بنفقه هم خبر فوت
و نفاق مردی که از یقینات لشکر دکن بود شنیده شد به کنکش سپاهگیری خوب میرسد و از امرای مقرر ما و ارانهر بود در مسیت ویم
اگه ادا افغان را به خطاب خانی سرفراز ساخته منصب او که هزاری ذات و شش صد سوار بود و دویست ذات و هزار سوار ساختم
سه لک روپیة از خزانه لاهور بانعام و مدد خرج خاندوران که در شورش افغانان سعی بلیغ بجای آورده بود و مقرر گشت در مسیت ششم گزین

بجست کہ خدائی بجا و مقام خود رخصت شد خلعت و اسب عرائس خاصہ معزین و فیل و کمر خنجر مرصع با و مرحمت نمود در سوم این ماه
تبر فوٹ مرتضی خان رسید از قیامان این دولت بود حضرت والد بزرگوارم اورا تربیت نموده بدرجہ اعتماد و اختیار رسانیده بودند
وزیران دولت من نیز توفیق خدمت نمایان یافت کہ آن زیر کردن خسرو بود و پلہ منصب او بہ شش ہزاری ذات و پنچہزار سوار رسید
درینو لا چون صاحب حدید پنجاب بود تہجد گرفتن قلعة کاٹرہ کہ در کوتاہی آن ولایت بلکہ در عمورہ عالم بہ استحکام آن قلعة نمی باشد نمود
بدان خدمت رخصت یافتہ مشغول داشت ازین خبر ناخوش خاطر آزدگی تمام بہر رسانید الخی بجست فوٹ پنچہمین دولتخواہی آزدگی
آگنجایش داشت چون در دولتخواہی رزرگا گذرانیدہ بکار آمد مغنرت اورا از اندکعالے مسالت نمودم در چہارم خور و او منصب سید نظام
از اصل و اضافہ نہ صدی ذات و شش ہزار و پنچہ سوار مقرر گشت و خواست مہانداری ایلمچیان اطراف را بنور الدین علی فرمودم در
ہفتم خبر فوٹ سیف خان بارہہ رسید بسیار جوان مردانہ و کار طلب بود در جنگ خسرو تردد ہائے نمایان کرد در صوبہ دکن بہ علت
سیفہ جہان خانی را دواع نمود پسران اورا رعایت فرمود علی محمد کہ بزرگ و ارشد اولاد او بود بہ منصب سہ صدی ذات و چہار ہزار
سوار و برادر دیگرش بہادر نام چہار صدی ذات و دو بیست سوار سرفراز گردیدند و سید علی کہ برادر زادہ او بود باضافہ پانصدی ذات
و سوار ممتاز گشت و در پنجم روز ہا خوب السہ پسر شہزاد خان کہنو بہ خطاب رہنماز خانی امتیاز یافت در ششم منصب ہاشم خان از
اصل و اضافہ بدو ہزار و پانصدی ذات و یک ہزار و بیست سوار مقرر شد درین تاریخ بیست و ہزار در بآکہ داد خان افغان حجت
نمودم بکہ حاجت راجہ ولایت ماندھون کہ آباد اجداد او از زمینداران معتبر ہندوستان آمد و سید فرزند اقبال مند بابا خرم سعادت
کویش در یافتہ تقصیرات او بغفور مقرر گشت در ہفتم کلیان حبلیگیری کہ راجہ کشن داس بہ طلب او رفتہ بود آمدہ ملازمت نمود و کھد
مہر و ہزار روپیہ بطریق بندہ گذرانید برادر کلان او را دل بیجم صاحب جاد مقام بود چون او در گذشت از طفل دو ماہہ ماند و او ہم
چند روزست پیش از نیست صبیہ اورا در ایام شاہزادگی بجست خود خواستگاری نمودہ بہ خطاب ملکہ جہان خاٹب نمودم چون آبا
واجداد این طائفہ از قدیم دولتخواہ آمدہ اند این پیوند نیز بمیان آمدہ بود کلیان مذکور را کہ برادر اول بیجم بود طلب داشتہ بہ شیکہ
را جلی و خطاب را ولی سرفراز ساختم خبر رسید کہ بعد از فوٹ مرتضی خان از راجہ مان دولتخواہی بطور آمد و دلا ساسہ مردم قلعة
کاٹرہ نمودہ قرار دادہ است کہ راجہ زادہ آن ولایت را کہ در سن بیست و نہ سالگی است بدرگاہ آورد بتا بزر یادنی سرگرمی او در
خدمت مذکور منصب اورا کہ ہزاری فوات و بیست ہزار بود و ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار مقرر داشتیم خواہ جہان از اصل
و اضافہ بہ منصب چہار ہزاری ذات و دو ہزار و پانصد سوار سرفراز گردید درین تاریخ واقعہ رونمود کہ ہر چند خواستیم کہ در سلک تحریر

در ششم دست و دلم یار سے ند او هرگاه قلم گر فتم حال تنغیر شد ناگزیر با اعتماد الدوله فرمودم که بنویسد -

بیر غلام با اخلاص اعتماد الدوله حسب الحکم درین جریده اقبال ثبت بنماید تاریخ یازدهم خرداد صبیحه قدسیه شاهزاده بلند اقبال
شاه خرم را که بندگان حضرت بآن نوباد و بوشان سعادت غایت تعلق و نهایت الفت داشتند اثر پی بهم رسید و بعد از سه روز آبله
ظاهر شد و بتاسیخ ۲۶ - ماه مذکور مطابق چهارشنبه ۲۹ - شهر جمادی الاولی ۱۲۵۵ طایر روحش از قفس غصصی پر دراز نموده بریاض رضوان
خرامید ازین تاریخ حکم شد که چهارشنبه را کم فتنه میگفتند باشند چه نویسم که ازین واقعه جانسوز و ساقی عم اندوز بذات مقدس حضرت
خلل آئی چه گذشته باشد هرگاه آن جان جهان را حال بدین منوال بوده دیگر نمیده بار که جیات بآن ذات قدسی صفات بسته احوال
چون خوابد بود و در زند و بار نیافتند و خانه که جاسه شست و برخواست آن طایر بستی بود حکم شد که دیوار سے از پیش بر آوند تا بنظر
در نیاید معند و در دو تخانه نیارستند روز سوم بنیابانه به منزل شاهزاده و الا قدر تشریف فرمودند و بنده با به سعادت کورنش سرفراز شده
جیات زیاده یافتند در آشنای راه حضرت هر چند میخواستند که ضبط خود فرمایند بے اختیار اشک از چشم مبارک میریخت و مدتها
برید چنین بود که بجز شنیدن حرفی که بگوئی دردی از آن آدمی حال آنحضرت تنغیر میشد چند روز در منزل شاهزاده غایبان گذرانیده
روز دوشنبه تیر ماه آئی بخانه آصف خان تشریف بردند از آنجا بازگشته چشمه نور توجه فرمودند و دوسه روز دیگر خاطر مبارک خود را آنجا
مشغول داشتند لیکن تا جیمیر که معسکر اقبال بود ضبط خود ملی توانستند فرمود هرگاه سخن آشنای بگوش میرسد بے اختیار اشک
از چشم میچکید و دل مخلصان فدائے شرح شرح میشد چون بهفت موکب اقبال به صوبه دکن اتفاق افتاد قدری تسکین حاصل شد و
درین تاریخ بر تھی چند و لدرای منوهر خطاب رائے و منصب پانصدی ذات و چهار صد سوار و جاگیر در وطن یافت روز شنبه
یازدهم از چشمه نور توجه و دو تخانه جیمیر شمس شب یکشنبه دوازدهم بعد از گذشتن سی و هفت بل در وقتیکه است و هفتم درجه قوس طالع بود بحساب بخان بلند
یازدهم درجه جدی بحساب بونانیان از شمس صبیحه آصف خان وری گرانایه بعالم وجود آمد بشادمانی و خوشدلی این عطیه الانقاره با بلند آوازه گردید
و در عیش و خرمی بر روی خلاق کشوده شد بے مایل و تفکر نام او شاه شجاع بزبان من آمد امید که قدم او بر باد برادر او مبارک و فرخنده باشد و دوازدهم
یک تبصره منع و یک بنمیر فیل بر امل کلیمان حبلی میری محبت نمود و دهمین روز با خرفوت خواص خان که جاگیر او در سرکار منوچ بود رسید فیل بزرگ و دیوان
اجرات محبت نمود و بیست و دومین بهین به پانصدی بر ذات و سوار راجه ماسکه اضافه محبت افزودم که چهار هزارای ذات و سه هزار سوار باشد
منصب علی خان تناری که قبل ازین بخطاب نصرت خانی سرفراز گشته بود و دوهزارای ذات و پانصد سوار مقرر گردید علم نیز محبت
شد بخت بر آمدن بعضی مطالب نذر نموده بودم که محجری از طلا شیکه دار بر مرقد منوره خواجہ بزرگو از ترتیب دهند در بست و هفتم

این ماه اتمام یافت فرمودم که پرده نصب نمایند یک لک و دوهزار روپیه تمام شد چون سردار سوسرکردگی لشکر ظفر اثر
وکن چنانکه خاطر منخواست از فرزند سلطان پرویز نشد بخاطر رسید که فرزند مذکور را طلب داشت با با خرم را که آثار رشد و کاردانی
از احوال او ظاهرست هر اول لشکر فیروزی اثر ساخته بنفس نفیس از عقب اورده گردیم و این مهم در ضمن همین پورشش با تمام
رسد بنا برین قرار داد قبل ازین فرمان با سیم پرویز صادر گشته بود که روانه صوبه آله آباد که در وسط ممالک محروسه واقع است گردد
در ایامیکه مادران غریت با شتم بحفظ و حراست آن ملک قیام و اقدام نماید در تاریخ بستم دهم ماه مذکور عرض داشت بهارید
واقع فوین برهان پور رسید که شاهزاده در تاریخ بستم بخیریت و خوبی از شهر برآمده عازم صوبه مذکور شد و در غره امر و ادطره مرصع
بجست میرزا راجه بهاد شکله عنایت نمودم بدرگاہی کشتی گیر فیل مرحمت شد در هجدهم چهار راس اسب را بهوار لشکر خان ارسال
داشتند بود از نظر گذشت میفرماید به فوجداری سرکار سنبل از تغییر سید عبدالوارث که بجایه خواص خان به حکومت سرکار قنوج تعین
یافته بود مقرر گشت و منصب او بشرط خدمت مذکور با نصدی ذات و سوار قرار گرفت و بستم و یکم پیشکش راول کلیان حبیبگیری
از نظر گذشت سه هزار مهر و نه راس اسب و بستم و پنج نفر شتر و یک زنجیر فیل بود منصب قزلباش خان از اصل و اضافہ هزار
و دوهصدی ذات و هزار سوار مقرر شد و بستم و سوم شجاعت خان خصمت جاگیر یافت که رفته سرانجام نوکر و ولایت خود نموده
در موعد مقرر حاضر شود درین سال بلکه در آشنای سال دهم جلوس و بائے عظیم در بعضی از جاہاے ہندوستان ظاہر گشت و آغا
این بلیہ از برگنات پنجاب ظهور نموده رفته بہ شہر لاہور سرایت کرد و خلق بسیارے از مسلمان و ہند و بدین علت تلف شد
بعد از ان بسرنہد و میان دو آب تادہلی و برگنات اطراف آن رسیده و بہا و پرگنہا را خراب ساخت درین ایام تخفیف تمام
وارد و از مردم در از عمر و از قوارخ پیشینیان ظاہر شد کہ این مرض در ولایت ہرگز رخ نہ نموده سبب آن از حکما و دانایان پڑشہ
بعضی گفتند کہ چون دو سال پہلے در پہلے خشکی رویداد و باران بر ساسے کمی کرد بعضی گفتند کہ بواسطہ عفونت ہوا کہ از مر خشکی و
کمی بہر سیدہ این حادثہ رویداد بعضی حوالہ با مور دیگر میکردند و اعلم عند اللہ تقدیرات الہی را گردن باید نہاد۔

چکند بندہ کہ گردن نہ نہد فرمان را

در ہجہم شہر لور پنجہزار روپیہ بہ صبغہ مد و خرج والدہ میر میران کہ صبیہ شاہ اسمعیل ثانی بود مصحوب سوداگران بولایت عراق فرستاد
شد تاریخ ششم عرض داشت عابد خان بخشی و واقع نویس احمد آباد آمد یعنی بر آنکہ عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ بخت آنکہ بعضی
مقدمات کہ مرضی خاطر او نموده داخل واقعہ ساختہ ام باسن در مقام سفیرہ درآمد جمعی را بر سر من فرستاد و مرا بے عزت ساختہ
پنج

بخانه خود برد چنین و چنان کرد انیمغی بخاطر من گران آمد میخواستم که یکبارگی او را از نظر انداخته ضایع مطلق سازم آخر الامر بخاطر رسیدن که دیانت خان را با احمد آباد فرستم تا این قضیه را در آنجا از مردم بغرض تحقیق نموده اگر این امر واقع باشد عبد الله خان را همراه گرفته بدرگاه آورد و حفظ و حراست احمد آباد بعهده سردار خان برادر او باش پیش از روان شدن دیانت خان این خبر بخان فیروز جنگ میرسد او از نهایت اضطراب و اضطراب خود را گنایه کار قرار داده پیاده روانه درگاه میگردد دیانت خان در آنجا راه بخان مذکور میرسد و او را بحال عجیب مشاهده نمود چون پیادگی با هزار مجروح و آزرده ساخته بود تکلیف سواری میکند و همراه گرفته روانه ملازمت میشود و مقرب خان که از خدمتگاران قدیم این درگاه است از زمان شاهزادگی مکرر استدعای صوبه گجرات از من میکرد چون این نوع حرکت از عبد الله خان توقع آمد بخاطر رسید که آرزو خدمتگار قدیمی خود برآورده او را بجای خان مذکور با احمد آباد فرستم در همین روزها ساعت اختیار نموده به تسلیم حکومت و صاحب صوبگی صوبه مذکور او را کامروای صورت و معنی ساختم در دهم بر منصب بهادر خان حاکم قندهار که چهار هزار و سیصد و پنجاه نفر سوار بود پانصد نفر از آن افروخته شده شوق طغیانی نواز را که از نادر هاست روزگار است و نعمات هندی و پارسی را بر دوش می نوازد که رنگ از دلها می زداید به خطاب آند خانی دل خوش و مسرور ساختم آند بزرگان هندی خوشی و رحمت را میگویند ایام بودن آند در ولایت هندوستان تا او آخر تیر ماه پیش نیست مقرب خان در برگنه کرانه که وطن آباد اجداد او است و باغات احداث نموده انبه ها را تا دو ماه دیگر زیاده بر ایام بودن آن نوعی محافظت نموده و سامان کرده بود که همه روز انبه تازه به میوه خانه خاصه میرساند چون این امر فی الجمله غایتی داشت نوشته شد و هشتم اسب عراقی نادری لعل بے بهانام جهت پردیز بدست شریف خدمتگار آن فرزند فرستاده شد صورت را نادر کران پسر او را به سنگ تراشان تیر خنک فرموده بودیم که از سنگ مرمر بقدر ترکیب که دارند تراشند درین تاریخ صورت تمام یافت و بنظر در آمد فرمودم که به آگره برده در باغ باین جهر و که در شن نصب کنند در بست و ششم مجلس وزن شمسی بطریق مقرر منعقد گشت وزن اول شش هزار و پانصد و چهارده توپچه طلا بود و تا دو اذنه وزن هر وزن بیک خنجر بشود چنانچه وزن دوم به سیما و وزن سوم ابر ششم وزن چهارم اقسام عطریات از عنبر و مشک تا صندل و عود و پان دهمین روش تا دو اذنه وزن تمام بیاید و از حیوانات بعد و هر سالی که گذشته یک گوسفند و یک قطعه مرغ بدست نهاده به فقرا و درویشان میدهند این ضابطه از زمان والد بزرگوارم تا امروز درین دولت ابد پیوند معمول جاری است و بعد از وزن مجموع آن اجناس را که قریب به یک لک روپیه میشود به فقرا و ارباب حاجات تقسیم می نمایند درین روز لعل که مهابت خان در برهان پور به مبلغ شصت و

پانصد انوس که الحال ازین تصاویر اثر رسد در آگره نیست اگر می بودند از نوادر روزگار می بودند ۱۲

یخچزار رویه از عبد الله خان فیروز جنگ خریدار سے نموده بود از نظر گذشت دستحسن افتاد و خیل لعل خوش اندام است منصب
 خاصه خان اعظم از قرار هفت هزاری ذات مقرر گشت و حکم شد که دیوانیان مطابق آن جاگیر تنخواه دهند و آنچه از منصب دیانت خان
 بواسطه تعدمات گذشته کم شده بود حسب التماس اعتماد الدوله برقرار ماند و عهده الدوله که جاگیر دار صوبه مالوه یافته بود در خص گشت
 بدعنائیت اسب و خلعت سرفرازی یافت منصب دایر کلبان جلیلی بدو هزاری ذات و هزاره سوار مقرر گشت و حکم شد که ولایت
 مذکور را بجای گیر او تنخواه دهند و چون ساعت خصت او در همین تاریخ بود اسب ذیل و شمشیر مرصع و کپوه مرصع و خلعت و پریم نرم
 خاصه یافته به دل خوشی و سرفرازی تمام ولایت خود خصت یافت درسی و یکم مقرب خان به احمد آباد در خص گشت و منصب ادک
 یخچزاری ذات و دو هزار و پانصد سوار بود و پنج هزاری ذات و سوار قرار گرفت و به خلعت خاصه و نادری مع تنگه مردارید سر بلندی یافت
 و دو راس اسب از طوبه خاصه و یک زنجیر ذیل خاصه و یک قبضه شمشیر مرصع با و مرحمت نمود و به خوشحالی و شادگامی متوجه صوبه مذکور
 گردید در یازدهم ماه مهر جلست سنگه و لد کنو رکرن از وطن خود آمده ملازمت نمود در شانزدهم میرزا علی بیگ اکبر شاهی از ولایت ادره
 که به جاگیر او مقرر بود آمده ملازمت کرد و هزار رویه نذر گذاریند و خیل که یکی از زمینداران آن نواحی داشت و حکم شده بود که از زمیندار
 مذکور به گیر دآن ذیل را به نظر در آورد و دست و یکم بیشکش قطب الملک حاکم کوکند که مشتمل بر بعضی مرصع آلات بود دیده شد و منصب
 سید قاسم بار به از اصل و اضافت هزاری ذات و شش صد سوار مقرر گشت و در شب جمعه بست و دوم میرزا علی بیگ که سنش از بیست و پنج
 و پنج در گذشته بود و بیعت حیات سپرد درین دولت ترددات و خدمات خوب از وقوع آمد به منصبش رفته رفته به چهار هزار
 رسید از جو انان قرار داده کریم الطبع مردانه این الوش بود از دو فرزند و نسل نماذج طبع نظمی هم داشت چون در روزی که بزیارت
 روضه منوره خواجه بزرگوار خواجه معین الدین رفته بود و حالت ناگزیر او را دست داد فرمودم که او را در همان مقام متبرکه مدفون سازند
 در وقتیکه البچیان عادل خان بیجا پوری را خصت می نمودم سفارش کرده بودم که اگر در ولایت مذکور کشتی گیر سرآمدی یا شمشیر بازنای
 بوده باشد به عادل خان بگویند که جهت ما بفرستد بعد از مدتی که البچیان باز آمدند شیر علی نام مغل زاده که در بیجا پور تولد یافته بود و
 و زرش کشتی گیری نموده درین فن مهارت تمام داشت با چند نفر شمشیر باز آورده بودند شمشیر بازان خود سهل ظاهر شدند اما شیر علی را
 با کشتی گیران و پهلوانان که در ملازمت بودند به کشتی انداختیم بیچکام با و مقامت نتوانستند که خلعت و هزار رویه ذیل بدو مرحمت
 شد پس از خوش بست و خوش ترکیب و زور آور ظاهر گشت و در ملازمت خود نگاه داشته به پهلوان پاست تخت مخاطب ساختم
 منصب و جاگیر داده رعایت تمام نمود در محبت و چهارم دیانت خان که به آمدن عهد الله خان بهادر فیروز جنگ تعیین یافته بود

اور آدودہ ملازمت نمود و یک صد مہر نذر گذرانید در ہمین تاریخ راہداس ولد راہبہ راج سنگھ از امرائے راجپوت کہ خدمت
دکن وفات یافتہ بود بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سفر گزارید چون از عبد اللہ خان تفصیرات بتوقع آمدہ بود بابا خرم را
تشیع گناہان خود ساخت در بیت و ششم بحبت خاطر بابا خرم حکم کورنش نمودم از دے خجالت و شرمندگی تمام ملازمت نمود یکصد مہر
و یکہزار روپیہ نذر گذرانید چون قبل از آمدن ایلیچان عادل خان قرارداد خاطر آن بود کہ بابا خرم را ہرا دل ساختہ خود متوجہ دکن شوم
و این مہم را کہ بحبت بعضی امور در کشال افتادہ صورتی ہم بنا برین حکم کردہ بودم کہ مہم دینا داران دکن را بغیر از شاہزادہ دیگر سے
بعض نہ رساند برین روز شاہزادہ ایلیچان را بہ ملازمت آوردہ عرایضی کہ داشتند گذرانید ند بعد از وفات مرضی خان راہبہ مان و اکثر
سرداران ملکی خان مذکور بدرگاہ آمدہ بودند برین تاریخ راہبہ مان را حسب التماس اعتماد الدولہ بہ سرداری گرفتن قلعہ کانگرہ نعین
فرمودم مجموع مردم را بہ ہمراہی او مقرر داشتیم و ہر کدام را فراخور حالت و منزلت کہ داشتند با نعام اسب و خیل و خلعت و زر دل خوش
ساختہ رخصت دادم بعد از چند روز بہ عبد اللہ خان کہ بسیار دل شکستہ و آزرده خاطر بود بہ نیابت و التماس بابا خرم خیمہ مرغ عنایت
نمودم و حکم شد کہ منصب او بدستور سابق برقرار بودہ در ملازمت فرزند مذکور از تعینات خدمت دکن باشد در سوم آبان منصب ذری خان
را کہ در ملازمت بابا پر دیزی بود بد و ہزاری ذات و ہزار سوار از اصل و اضافہ حکم نمودم در چہارم خسرو را کہ این را سے سنگ دکن بجات
و خبر داری او مقرر بود بنا بر بعضی ملاحظہ با آصف خان سپردہ شال خاصہ با عنایت نمودم در ہفتم مطابق ہفدہم شوال محمد رضا بیگ نام
شخصی کہ دارای ایران بطریق حجاب فرستادہ بود ملازمت نمود بعد از ادائے مراسم کورنش و سجدہ و تسلیم کتابتے کہ داشت گذرانید مقرر
گشت کہ اسبان و ہدیہ کہ ہمراہ آوردہ از نظر بگذرانید انچہ نوشتہ و گفتہ فرستادہ بودند ہنگی از دے یارے و برادری و صداقت بود ایلی
مذکور در ہمین روز تاج مرغ و خلعت عنایت نمودم چون در کتابت اظہار دوستی و محبت بسیار سے نمودہ بودند خوش آمد کہ بغض آن
کتابت داخل جہانگیر نامہ گردید.

نقل کتابت دارای ایران

نصارت سراہستان اخلاص و عقیدت و طراوت بہارستان اعتقاد و عبودیت در بنیادش مہود سے موجود است کہ آفر دولت
و اقبال برگزیدگان عرصہ فرمانروائی و ہمیم سلطنت اجلال فارسان مضار جہان کشائی را بہ جوہر توفیقات نامتناہی آراستہ بہ بدرتہ
توفیق بہ شاہراہ ترویج دین و دولت و تسلیق ملک و ملت ہدایت نمود لیکن چون وسعت آباد خاطر را گنجائی شمع از مراتب تہاش شایستہ

پر تنش نیست بهتر آنست که پاسبانندیشه از طے این بیدارے حیرت افزا باز دارد و دست استشفاع را در اذیال مقارن حضرت سلطان رسل و مادی سبل سید الکل فی الکل و حضرات ائمہ ہدی و شفیعان روز جزا سیماشاد اولیاء و سرور اعینا علیہم من الصلوٰۃ از یکہا کہ غواصان بحار مکرمت ربانی و جوہریان دیار محبت یزدانی اند استوار نمود و شمع از خصایص نسبت معنوی و قرب باطنی کہ پیش نهاد بہت حقیقت شناسان دور بین و آگاہ دلائل حق گزین است بہ جلّیہ گاہ ظہور آورد بر مرآت ضمیر نور و آیینہ خاطر فیض گستر کہ مقبلس از انوار ولایت و تجلی از اشعہ ہدایت است مخفی و محتجب نیست کہ درین عالم خیرے بر محبت فائق نیست و امری چون موت لائق نہ چہ مدار نظام کون بر تود و تالف آمدہ خوشادلی کہ پذیر اسے پروا آفتاب محبت گشتہ جهان جہان و عالم روح را از ظلمت و حشت پر دازد لعل الحمد کہ این شیوہ رضیہ و شیمہ رضیہ ارثاً و اکتساباً بیان این دو سلسلہ علیہ استقرار یافتہ نیست اتحاد و آوازہ و داد چون ہبوب صبا و فروغ ذکا و بسط غبر افواج و لایح گشتہ مسرت افزاے خاطر نیکو امان عاقبت اندیش و حقیقت گزینان و فائز گزینان بنا بر آفتاب و وحدت حقیقی و تالف ازلی کہ میانہ این اخلاص شعار و آن برادر نامدار کامگار است بر تہ استحکام یافتہ کہ

اندو غلظم کہ من تو ام یا تو منی

توافق صورت و معنی بحدے انجامید کہ دولتی و جدائی را در دنیا و عقبی کنجائی نماید از ظہور انیمنی گلزار دوستی سرسبزی گرفتہ غنچہ آرزو نہ آنچنان شکفتن آغاز کرد کہ عندلیب جان مشتاق و مرغ روح کثیر الاشتیاق ہزار دستان از عمدہ شکر بعضے ازان بیرون تواند آمد خواہش ضمیر محبت تاثیر آنست کہ من بعدیکے از طرز دامن بساط عزت پیوستہ مجلس مجلس انس باشد چون رفعت پناہ عزت دستگاہ محمد حسین علیی کہ سبق ارادت و اخلاص این دو دمان را با نسبت خدمت و اخفصاص آن آستان ارتباط دادہ بود فور عقل و کیا است متصف و از طرز خامت سلاطین واقف است و اوضاع او پسندیدہ خاطر اشرف افتادہ از جانب عالی بانجام بعضے مهام کہ بہ تاخیر افتادہ مامور بہ خدمات دیگر مترصد بود شایستہ این امر دانستہ چند روزے توقف فرمودیم بنا بر آن کہ جمع مملکت و تاعین مخلص طفیل ملازمان عالی ست و تکلفات رسمی بالکلیہ مفقود است مشار الیہ را کہ مرد آگاہ و مزاجدان آن بادشاہ عالیجاہ است مقرر نمودہ ایم کہ ہرچہ در سر کار محب بے ریا باشد با امتعہ و اجناس این ولایت بنظر در آورد کہ انچہ پسند خاطر اقدس داند فرستادہ شود بعد از آنکہ خدمات برجسب و نحوہ بتقدیم رسد اگر توقف او موافق مزاج اقدس باشد مقرر فرمایند کہ بخت فصل مہمات آنحضرت درین ولایت باشد و الا شخصے دیگر کہ قابل این خدمت باشد تعیین فرمایند و سفارشے کہ در باب خریداری جوہر نفیسہ خصوصاً چند قطعہ لعل کہ درین دو دمان بود و یکے از آنها باسم سامی آبا و اجداد آن والا نژاد فرین است و بموجب وقف شرعی بہ سرکار تقدیر بخش شد

تعلق گرفته به چلی ندکوز فرموده بودند چشم داشت آن بود که هر خدشی که درین دیار داشته باشد از روی بے تکلفی و بیگانگی بدین خیزش رجوع دارند که هر چند ولایت ایران را مختصر شمارند و قابل رجوع خدمات ندارند از عمده این گونه خدمت بیرون می آید علما به ندکوز به صلیت علما و صد و راز سرکار فیض آثار گرفته صند و تپه از فرنگ جهت مخلص آورده بودند که یراقیت طرفیت آنها داشت چون صند و تپه را که چلی ندکوز بهت سرکار آنحضرت بهم رسانیده دیده داشتیم که خاطر عاظم به خیر با کفی آنجمله غرابی داشته باشد مائل است بادستادان کاردان دادیم که ترتیب نمایند انشاء الله تعالی بعد از اتمام بالعلما به خدمت سامی میفرستیم چون خاطر محبت و خائربافتن ابوالعباس بے تکلفیها متعلق است و از آنجانب استشمام روح این التفات نمی شد بخلاف ذممه تدبیری محمد رضا بیگ را که از ایام صبی الی بزرگوار در ملازمت بسر برده بحجت تحقیق این معنی به ملازمت عالی فرستاده بعضی سفارشات ربانی نموده ایم که در وحدت سراسر انس بهر حال و سعادت آثار اخلاص شعار محمد قاسم بیگ برادر چلی ندکوز را که ملازم خاصه شریفه است بواسطه سامان بعضی مهات فرستایم و چون بخلاف گذشته بالکلیه رفع حجاب دوی و جدائی فرموده مرغوبات خاطر خورشید مآثر را بے تکلفانه اشاره فرمایند و مشار الیهم را نیز دوی مرخص فرموده باعلام احوال و مکاتبات ضمیر میمال مسرور و خوشحال سازند همواره تأییدات ربانی و توفیقات سبحانی قرین ایام دولت قاهره و رفیق و وزیر کار خلافت باهره باد.

روز یکشنبه هجری دهم شوال مطابق بستم آبان پیشخانه فرزند باباخرم به غزیت تسخیر ولایات دکن از اجمیر برآمد و قرار یافت که فرزند ندکوز بطریق هراول از پیش روان شده رایات جلال نیز از عقب او متوجه گردد و روز دوشنبه نوزدهم مطابق نیم آبان سه گهری از روز گذشته دو تنجانه همایون بر همان سمت حرکت نمود و در دهم منصب راجه سو بچ مل که به همراهی شاهزاده مقرر شده از اصل و اضافت دویزاری ذات و سوار شخص گشت در شب نوزدهم آبان بعاود محمود در عسکانه بودم بعضی از امرای خدمتگاران و حسب اتفاق محمد رضا بیگ ابلیجی دارا اے ایران هم حاضر بودند بومی بعد از گذشتن شش گهری بالاسه بام بلند از بامها به محل آمده نشست و بسیار کم بنظر درمی آمد چنانچه اکثر مردم از تشخیص آن عاجز بودند تفنگ طلبیده بهرستی که اورا می نمودند سر راست ساخته کشاد دادیم تفنگ چون قضا اے آسمان بران جانور شوم رسیده پاش پاش گردید فریاد از حاضران برخاسته بے اختیار لب به تبسم و آفرین کشادند و در همین شب از فرستاده برادر شاه عباس سخنان پرسیده شد تا آنکه سخن به کشتن صفی میرزا پسر کلان ایشان کشید چون این عقده در خاطر گره بود انیمنی را از و پرسیدم چنین اظهار نمود که اگر در همان روز با کشتن او از قوه به فعل نمی آمد البته او قصد شاه میکرد چون این مقدمه از آثار و علامات نسبت به ملک او ظاهر گشت شاه پیشدستی نموده حکم به کشتن او نمودند منصب مرزا حسن ولد میرزا ششم در همین روز با اصل و اضافت دویزاری ذات و

سوار شخص شایسته منصب مقصد خان که بخدمت نجاشی گری لشکر که بهمراسی بابا خرم مقرر بودند تعیین یافته بود بهزاری ذات و دولست و پنجاه سوار قرار یافت روز جمعه ستم ساعت رخصت بابا خرم بود آخر پاس این روز در دیوانخانه خاص و عام خلاصه مردم خود را سلاح و کمل سواره بدرون در آورده از نظر گذرانید از عنایات نمایانیکه بفرزند مذکور واقع شد خطاب شاهی بود که جزو اسم او گردانیده فرمود که اورا من بعد شاه سلطان خرم میگفته باشند و خلعت و چار قب مرصع که اطراف دامن و گریبان بمر وارید ترتیب یافته بود و یک اسپ عرافت بازین مرصع و یک اسپ ترکی ذیل خاصه منسی بدن نام و رتبه طرز رنگ انگریزی که بران شسته متوجه گردد و شمشیر مرصع با پرده خالصگی اول که در فتح قلعه احمد نگر بدست افتاده بود و پرده بسیار نامی و مشهور است و خنجر مرصع بد و مرحمت نمودم و با استعداد تمام متوجه گشت امید از گرم واجب تعالی آنست که درین خدمت سرخورد و در دهر یک از امراد منصبداران بقدر حالت و منزلت اسپ و خلعت مرحمت شایسته مرصع خاصه از کمر خود باز کرده به عبدالله خان فیروز جنگ مرحمت نمودم چون دیانت خان بهمراسی شاهزاده فعیمن یافته بود خدمت عرض مکرر را به خواجهر قاسم قلیج خانی فرمودم پیش ازین تمبی از دزدان بر خزانة از خزان بادشاهی که در حوالی چوتره کوتوالی بود ریخته مبلغی برده بودند بعد از چند روز بهت نفر از انجاءه با سرداران آنها که نول نام داشت بدست افتادند و پاره از آن را بهانیر پیدا شد بخاطر رسید که چون مصدر این قسم دلیری شدند آنها را به سیاستها عظیم باید رسانید هر یک را به سیاسته خاص رسانید نول را که سردار همه بود فرمودیم که به پای نیل اندازند و بعضی رسانید که اگر حکم شود به نیل جنگ میکنم فرمودم که چنین باشد نیل بدستی حاضر ساخته مقرر نمودم که خنجر بدست اوداده به نیل رو برد و ساختند چند مرتبه نیل اورا انداخت و در هر مرتبه آن تهور بیباک با آنکه آن سیاستها رفیقان خود دیده و مشاهده کرده بود پای خود قائم ساخته همان طور قوی دل و مردانه خنجر بخرطوم نیل رسانید چنان کرد که نیل از حلقه کردن بجانب او باز ایستاد چون این دلیری و مردانگی او مشاهده شد فرمودم که از احوال او خبردار باشند بعد از اندک مدتی به تعفنا بد ذاتی و دون طبعی بواسطه جاد مقام خود نموده گریخت انمعنی بر خاطر بغایت گران آمده بجا گیر داران آن نواحی فرمودم که تفحص نموده اورا بدست در آورند به حسب اتفاق دیگر باره گرفتار گشت درین مرتبه فرمودم که آن ناسپاس قدر ناشناس از حلق برکشند مضمون گفته شیخ مصلح الدین سعدی مطابقی حال او آمده

عاقبت گرگ زاده گرگ شود	اگر چه با آدمی بزرگ شود
------------------------	-------------------------

روزی سه شنبه غره ذیقعد مطابق بیست و یکم آبان بعد از آنکه دوپه در پنج گهری از روز مذکور گذشته بخیریت و غیبت درست از بلده ما الحیر بر رتبه فرنگی که بچار اسپ بسته بودند سوار شده برآمد و حکم کردم که اکثر امرا بر رتبه سوار شده در ملازمت باشند و قریب بزروب

نیر اعظم به منزله که دو کرده پا و کم بود در موضع دیورائی نزول نمودم قرار داد اهل هند آنست که اگر سبوت شرق بادشاها و بزرگان حرکتی به قصد ملک گیری واقع شود بر فیل دندان دار سوار شوند و اگر حرکت بجانب مغرب باشد بر اسب یک رنگ و اگر شمالی بود بر بالکی و سنگماس و جانب جنوب که دکن رویه است بر زره که از عالم ارا به است و بهل سواری میکنند مدت سه سال پنج روز کم در اجیر توقف واقع شده معوره اجیر را که محل مرقد تبرک خواجه بزرگوار خواجه معین الدین است از اقلیم دوم دانسته اند و اوایل فریب به اعتدال شرق آن دارا خلافت اگر واقع شده و شمال قصبهات دہلی و جنوب آن صوبه گجرات است و مغرب آن ملتان و دیوبند و روم این ولایت همه ریگستان است آب بشواری از زمین آن برمی آید و در کشت و کار این صوبه بر زمین تر و درختن باران است زستانش اعتدال تمام دارد و تابستانش از اگره ملایم تر است ازین صوبه بهشتاد و شش هزار سوار و سه لک و چهار هزار پیاده را چوت هنگام کار را برمی آیند درین معوره دو مال کلان واقع است یکی را نیل تال و دیگرے را انا ساگر میگویند نیل تال خراب است و بند آن شکسته در نیلا حکم کردم که آنرا به بندند و انا ساگر درین مدت که ربات جلال درین مقام نزول داشت همیشه پر آب و موج بود تال مذکور یک نیمه کرد و پنج طناب ست در هنگام توقف نه مرتبه بزیارت روضه معوره خواجه بزرگوار شرف استعدا دیافتم و پانزده مرتبه به تماشای تال بهکر مشوجه گشتم و سی و هشت مرتبه به چشمه نور حرکت واقع شد پنجاه مرتبه به قصد شکار شیر و غیره سواری نمودم پانزده قلاعه شیر دیک قلاعه چینه و یک قلاعه سیه گوش و پنجاه و سه راس نیله گا و سی و سه راس گوزن و دو در اس آمو و بهشتاد و اس خوک و سی صد و چهل قطعه مرغابی شکار کردم در منزل دیورائے بهفت مقام شد درین مقام پنج نیله گا و دو دوازده قطعه مرغابی شکار گشت در میت نیم از دیورائے کوچ نموده به موضع داسه والی که از دیورائے تا اینجا دو کرده یک و نیم پا و بود نزول اجلال واقع شد فیلی درین روز به معتمد خان مرحمت کردم و دیگر درین موضع مقام افتاد درین روز با یک نیله شکار شد و دو دست باز خاصه بجهت فرزند خرم فرستادم در سوم آذر از موضع مذکور کوچ واقع شد و به موضع مابل که دو کرده و یک پا و بود نزول اجلال رویداد و راناسه راه شش قطعه مرغابی و غیره شکار شد در چهارم یک و نیم کرده راه رفته حوالی راسر که تعلق نور جهان بیگم دارد محل نزول جله و جلال شد هشت روز درین منزل مقام رویداد میر تو زکی از تغیر حد شکار خان به هدایت اصرار نمودم روز پنجم بهفت آمو و یک قطعه کلنگ و پانزده ماهی شکار شد روز دیگر جگت سنگه و لکنور کرن اسب و خلعت یافته و طن خود مرخص گشت به کشید داس لاهم اسب شفقت شد یک زنجیر نیل به آلهه ادخان افغان عنایت شد بهمن روز یک گوزن و سه آمو و بهفت ماهی و دو مرغابی شکار کردم خبر فوت راجه سیام سنگه که از نینات لشکر بگش بود همدین روز هاشمید شد روز پنجم سه آمو و پنج مرغابی و یک تشقله مرغ شکار گردید روز نهمین شب جمعه چون راسر جاگیر نور جهان بیگم بود مجلس جشن

عه تشقله مرغ در ترکی نام پرنده ایست آبی که از مرغ و مرغ آب و بهندی جل کو گویند ۱۱ اشهر اللغات

و مهمانی ترتیب یافت و از جواهر مرصع آلات و آئینه نفیسه و نرخت دوخته و نرغیس و هر قسم شیکشها از نظر گذشت و در شب اطراف
 و میان تالاب را که بغایت وسیع افتاده چراغان نموده بودند بسیار مجلس خوبی ترتیب یافته بود آخر روز پنجشنبه مذکور امر ارباب طلبداشته
 حکم بیایه به اکثر بنده ها نمودم در سفرهای خشکی همیشه چند منزل کشتی همراه اردوئی ظفر قرین میباشد که ملاحان آنها را به اربابها همراه میکنند
 روز دیگر این مجلس به کشتیها نشسته متوجه شکار ماهی شدم در اندک مدتی دو سبت و هشت ماهی کلان بیکدام درآمد که نصف آن از
 قسم ره بود شب در حضور خود بنیده ها قسمت نمودم در سیزدهم اذر از راه مسرک کوچ واقع شد و چهار کرده راه شکارکنان به موضع بلوده
 منزل اردوئی گهوان پوسه گشت و دور در دیگر درین منزل مقام فرمودم شانزدهم سه کرده و یک پا و راه رفته در موضع نهال محل
 نزول اجلال گردید هجدهم کوچ شد و دو کرده و یک پا و قطعه نموده شد درین روز فیلی به محمد رضا بیگ ایلی دارای ایران عنایت شد
 موضع جوتسه محل سرافات عظمت و اقبال گشت و روز بیستم کوچ نموده منزل دیو گاون بود مسافت سه کرده راه شکارکنان قطع شد
 و دور در درین منزل مقام افتاد و آخرهای روز به قصد شکار سواری دست داد درین منزل امری عجیب مشاهده گشت پیش از آنکه رایتان
 عالیات بدین منزل و مقام رسیده خواجه سراسر بکنار تال عظمی که درین موضع واقعست میرسد و دو بچه سارس را که از عالم کلنگاتوز
 میگردد و شب که به منزل مذکور نزول افتاد و دو سارس کلان فریادکنان در حوالی غسلخانه که بر لب چمن تال زده بودند ظاهر شدند چنانچه
 کسی نظمی داشته باشد بی وحشت و وحشت آغاز فریاد کرده پیش آمدند بخاطر رسید که البته باینها شمشیری رسیده است بیشتر آنست که
 بچه اینها را گرفته باشند بعد از تفحص خواجه سراسر که بجای سارس را گرفته بود آورده بنظر گذرانید چون سارسها فریاد داد از این
 بچه ها را شنیدند قیابانه خود را بر سر آنها انداختند و به گمان آنکه شاید طعمه باینها رسیده باشد هر یک ازین دو سارس طعمه در دهان آن
 بچه های نهادند و انواع غمخواری میکردند آن دو بچه را در میان گرفته بال افشانان و شوق کنان به آشیانه خود متوجه گشتند بیست و دوم
 کوچ نموده سه کرده سه پا و قطع نموده موضع بهاس محل نزول اجلال گردید دور در درین منزل مقام شد هر روز به شکار سواری دست
 داد و در سبت و ششم رایتان جلال در حرکت آمد و ظاهر موضع کامل محل بعد از قطع دو کرده منزل و مقام شد بیست و هفتم منصب بیایه از
 ولد میرزا شاه رخ از اصل و اصناف هزار و پانصدی ذات و هفت صد و پنجاه سوار مقرر شد در سبت و نهم کوچ شد و دو کرده و سه پا و
 قطع نموده موضع لاسه که در نزدیکی برگنه بوده است محل اقامت گشت این روز مطابق عید قربان بود فرمودم که لوازم آن بجا
 آورند از نایب برآمدن اجمیر تا آخر ماه مذکور که سوم آذر باشد شصت و هفت راس پیله گاو و دوازده گوسفند و سی و هفت قطعه مرغابی
 و غیر آن شکار شده بود و دوم دیماه از لاسه کوچ واقع شد سه کرده دده جریب شکارکنان قطع نموده حوالی موضع کاره منزل و

مقام شد در چهارم کوچ واقع شده کرده یک پاورفته موضع سوزن منزل گردید در ششم چهار دیم کرده قطع نموده در ظاهر موضع بر دروازه
نزول واقع شد در هفتم که مقام بود پنجاه قطع مرغابی و چهارده قشقلیغ شکار گشت روز دهم یکم مقام دست داد درین روز بیست و هفت
قطع مرغابی صید گردید روز نهم کوچ واقع شد چهار کرده دیم پادشکار کمان و صید انگنان به منزل خوش تالی فردا دم درین منزل
عرض داشت معتمد خان رسید که چون حوالی ولایت رانامحل نزول شاه خرم گردید با آنکه قرار داده این بود صیبت و صلابت افواج فایز
تر نزول در ارکان صبر و ثبات ادا انداخته در منزل اودس پور که سرحد جاگیر بود آمده ملازمت نمود و جمیع شرائط و آداب بندگی را
بجا آورده دقیقه فرو گذاشت نه کرد شاه خرم مراعات خاطر او نموده به خلعت چار قُب و شمشیر مرصع و کچنوه مرصع و اسب عراقی و
حرکی و فیل اورا خوشدل ساخته به غرت تمام مرخص ساخت و فرزند ان و نزدیکان اورا نیز به خلعت و زخمت و از پیشکش او کبرنج و بخیمر
فیل و بیست و هفت راس اسب و پنجاه پراز جو اسب مرصع آلات بود سه راس اسب گرفته تمهید بابا و باز داد و قرار یافت که پسرش کرن درین
یورش با هزار و پانصد سوار در رکاب بابا خرم بوده باشد در دهم پسران راجه هاستگه از جاگیر و وطن خود آمده در حوالی رتخنبور ملازمت
نمودند و سه زنجیر فیل و نه راس اسب پیشکش گذاریدند و هر یک فرآور حالت خود به منصب سرفرازی یافتند چون حوالی قلعه مذکور محل
نزول ربابات جلال گشت بنایان را که در آن قلعه مقید بودند چند روزه آزاد ساختم درین منزل دو روز مقام افتاد و هر روز به شکار
سواری روید و سی و هشت قطع مرغابی و قشقلیغ شکار شد و دوازدهم کوچ نموده بعد از قطع چهار کرده موضع کوبله محل نزول گردید
در اثنا سه راه چهارده قطع مرغابی و یک آهوشکار نمودم چهار دیم سه کرده و سه پاوراه قطع نموده حوالی موضع ایکتوره منزل گشت
و یک راس بیله گاو و دوازده قطع کردانک و غیره در اثنا سه راه شکار شد.

در همین تاریخ آغا فاضل که به نیابت اعتماد الدوله به حکومت لاهور معین است بخطاب فاضل خانی سر بلند گردید درین منزل دولت
هایون را برکنار تالاب ایستاده کرده بودند که نهایت صفا و لطافت داشت بنا بر خوبی منزل دو روز مقام افتاد آخر هاسه روز به شکار
مرغابی توجه نمودم پسر خردم هابت خان بهره در نام درین منزل از قطعه رختخواب که جاگیر پدر اوست آمده ملازمت کرد و دوزنجیر فیل آورده بود
هر دو داخل فیلان خاصه گردید صنفی پسران خان را به خطاب خانی و اضافه منصب سرفراز ساخته بخشی و واقعه نویس صوبه بکرات ساجم
به خدمت چار نیم کرده در نور دیده موضع سایه محل اقامت گشت در روز مقام یک قطعه مرغابی دبست و سه دراج شکار شد چون شکار خان
بجست ناسازی که میان او و خان دوران روس داده بود پدر گاه طلب نموده بودم درین منزل عابد خان را بجای او به خدمت
بخشی گردی واقعه نویسی تعیین نموده شد نوزدهم کوچ رویداد و کرده یک پا و در نوشته حوالی موضع کورا که برکنار آب فیصل واقع است

محل نزول گردید بنا بر خوبی جادو لطافت آب و هوا سه روز درین منزل توقف دست داد هر روز در کشتی سوار شده به شکار مرغابی و سیرو گشت دریا به مذکور توجه واقع شد در میست و دوم کوچ افتاد و چهار و نیم کرده شکار افگنان قطع نموده موضع سلطانپور و چیله به محل نزول اردو و طفر قرین گشت روز مقام بهیران صدر جهان پنج هزار روپیہ داده او را بجای مقام او که بجایگزینش مقرر بود رخصت نمود و هزار روپیہ دیگر به شیخ پیر رحمت شد در میست و پنجم کوچ دست داد و نیم کرده شکار کنان قطع کرده موضع مانپور محل نزول گردید بنا بر ضابطه مقرر یک مقام دیک کوچ مقرر شد روز بیست و پنجم کوچ فرمود چهار کرده دیک نیم باو شکار کنان در نور دیده موضع رود با منزل مقام گردید و در روز درین منزل توقف افتاد درین ماه دی چهار صد و شانزده قطعه جانور شکار شد و دویست دراج دیک صد و نود و دو قشقله مرغ دیک قطعه سارس و بیست قطعه کوهانک دیک صد و پشیره مرغابی و یک خرگوش و غره بهمن مطابق دوازدهم محرم شد با محل در کشتی نداشتن متوجه منزل پیش شدم یک گهری از روز مانده در حوالی موضع رویا پیره که محل اقامت بود رسیده شد چهار کرده و پانزده جریب راه قطع کرده شد و پنج قطعه دراج شکار کردم و دهمین ایام به بیست و یک کس از امرای تعینات دکن خلعت زمستانی بدست یکجمله فرستاده شد و ده هزار روپیہ مقرر گشت که از امرای مذکور به شکرانه خلعت بگیرد این منزل طراوت و لطافت تمام داشت روز سوم کوچ شد باز بدستور روز پیشین بر کشتی سوار شده بعد از قطع دو کرده دیک نیم باو ظاهر موضع کا کھا داس محل نزول اردو و طفر قرین گشت در آنجا راه که شکار کنان می آمد در حاجی پریده در بونه افتاد پس از آنکه نفحص بسیار نموده شد یک از قراولان را امر کردم که اطراف آن بونه را قبل کرده دراج را بدست آورد و خود گذاره شدم درین افتاد را به دیگر برخاست آنرا باز گیرانیدم مقارن آن قراول آمد و آن دراج آورده بنظر گذرانید فرمودم که باز را باین دراج میرگردانیده آن دراج را که ما گیرانیده ایم چون جوانه است نگاهدارند تا رسیدن این حکم میر شکار این باز را بهمن دراج سیر کرده بود بعد از ساعته قراول معروض داشت که اگر دراج را نمی کشم می میرد فرمودم که اگر چنین باشد بکش چون تیغ بر حلقوم او نهاد بانداک حرکتی از زیر تیغ خلاص نموده به پرواز درآمد بعد از آنکه از کشتی بر اسب سوار شدم ناگاه کنجشکی از آسبیب باد بر پیکان تیریکه از قراولان که در دست داشت و در جلو من میرفت خود را زد و در ساعت افتاده جان داد و از زیر نگینهای زمانه حیرت و تعجب نمودم آنجا دراج وقت نارسیده را حفظ نموده در اندک زمانی از سه مخاطره چنانش خلاص داد و اینجا کنجشک اجل رسیده را این چنین به پیکان تقدیر ورنجه ملاک اسیر گردانید -

اگر تیغ عالم به جنبید ز جاسه | نیز در سگے تا نخوابد خداے

بامرای کابل نیز خلعت زمستانی بدست قراول فرستاده شد بواسطه لطافت جادو خوبی هوا درین منزل مقام افتاد درین روز

خبر فوت یاد علی خان میدانی از کابل رسید پسران او را به مناصب سرفراز ساقم بر منصب راوت شکر حسب التماس ابراهیم خان
فیروز خجک پانصدی ذات و هزار سوار افزوده شد ششم کوچ وقوع یافت و چهار کرده و یک نیم پا و از دره که به گهائی چاند مشهور است
گذشته موضع امحار محل نزول اردو علی گردید این دره بغایت سبز و خرم خوش درخت بنظر در آمد تا این منزل که انتهاست ولایت
صوبه اجیر است هشتاد و چهار کرده راه قطع شد این منزل هم از منازل خوب بود و نور جهان بگم فرشته اینجا به بندوق نزد که تاحال
بان کلائے خوشترنگ دیده نشده بود فرمودم وزن نمودن و زده توله و پنج ماشه بوزن درآمد موضع مذکور ابتداست ولایت مالوه است
مالوه از اقلیم دویم است درازی این صوبه از پایان ولایت کره تا ولایت بانسواله در بیست و چهل و پنج کرده میشود و پنهان بش از
برگنه چند بری تا برگنه در بار در بیست و سی کرده شترتے او ولایت ماند هو و شمالی قلعه نرور جنوبی ولایت بگلان غربی صوبه گجرات
و اجیر بسیار ولایت پر آب و خوش هواست پنج دریا بنیر از نهر باد جوها و چشمهها در و جاریست گوداوری و بیما و کالی سند و
تیرا و نریدا و هوا بیش با اعتدال نزدیکست زمین این ولایت نسبت با طران پاره بلند است در قصبه دھار که از جاهاست مقرر
مالوه است تاک در سالی دو مرتبه انگور میبهد در اول حوت در ابتداست اسد اما در حوت انگور شیرین تر است کشتا و زرد و محتر فاش
بے سلاح نمی باشند بیست و چهار کرده و بیست و یک دام جمع این ولایت است و در وقت کار نه هزار دسی صد و چند نفر سوار و چهار لک
و هفتاد هزار دسی و پیا ده بابک صد و بیست و یک ازین ولایت برمی آیند ششم سه کرده و دو نیم پا و قطع نموده حوالی خیر آباد منزل و مقام گردید
در اثناست راه چهارده قطعه در اوج و سه قطعه کردانک شکار شد و سه کرده شکار کنان در نور دیده حوالی موضع سند هار محل نزول
گردید در یازدهم که مقام بود آخر باس روز به شکار سوار شده نیکه گاوس را ششم دوازدهم بعد از قطع چهار کرده و یک پا و ظاهر موضع
بجھیا ری منزل گشت در همین روز رانا امر سنگه چند سبد انجیر فرستاده بود الحق که میوه خوش است و تا غایت من انجیر سبد باین نظر
ندیده بودم اما کمتر میتوان خورد در پیش خوردن مضرت دارد چهاردهم کوچ دست داد چهار کرده و یک نیم پا و قطع نموده موضع بلبل
محل اقامت گردید راجه جانبا که از زمین اران معتبر این حدود است و وزیر فیلیشکیش فرستاده بود از نظر گشت در همین منزل
خمر پزه بسیار است از کاریز که در نوامی هرات واقع است آوردند جان عالم هم پنجاه شتر فرستاده بود و مجلا باین فرادانے در سالها
پیش بنادرده بودند در یک خوان چندین قسم میوه حاضر آوردند و خمر پزه کاریز و خمر پزه بدخشان و کابل و انگور سمرقند و بدخشان و سیب
سمرقند و کشمیر و کابل و جلال آباد که از توابع کابل است و اناس که از میوه باس بنادر فرنگ است و در اگره و تہ آن را نشانیده بودند
هر سال چندین هزار دریاغات اگره که متعلق بخالصه شریفه است بر میبهد و کوله که در شکل و اندام خردتر از نارنج است و چاشنی آن

به شیرینی مائل تر است و در صوبه بنگاله خوب میشود شکر این نعمت به کدام زبان ادا تواند نمود والد بزرگوارم را به میوه میل تمام بود به خصوص
 به خرپزه و انار و انگور چون در عهد دولت ایشان خرپزه کاری که فردا علی خرپزه و انار یزد که معروف و مشهور عالم است و انگور سمرقند
 به هندوستان نیامده بودند هرگاه که آن میوه با بنظر درمی آید تا سفت تمام رود میسیدند که کاش این میوه با دران عهد و ایام
 می آمد تا ادراک لذت آن میفرمودند در پانزدهم که روز مقام بود خرفوت میر علی دلد فریدون خان بر لاس که از امرزاده های
 معتبر این اوش بودند شنیده شد روز شانزدهم که کوچ دست داد چهار کرده و نیم پا و قطع نموده حوالی موضع گری محل نزدل اردو
 فلک شکوه گردید در اثنا راه قراولان خبر آوردند که بر سر درین نواحی هست به قصد شکار او متوجه ششم و یک بندوق کاردار
 تمام ساختیم چون دلاوری شیر برقرار داده شده است خواستیم که احشای درون او را ملاحظه نمایم بعد از بر آوردن ظاهر شد
 که بخلاف حیوانات دیگر که زهره آنها خارج جگر واقع است زهره شیر بر درون جگر جا دارد بخاطر میرسد که دلاوری شیر بر این عمر خواهد بود
 ششدهم بعد از قطع دو کرده و سه نیم پا و موضع امر را منزل گشت در نوزدهم که مقام بود به قصد شکار سوار شدم بعد از قطع دو کرده موضع
 بنظر درآمد در غایت لطافت و نزاهت و قریب بعد درخت انبه در یک باغ مشاهده گشت که بان گلخانه و سبزی و خرمی درخت انبه
 کم دیده شده بود در همین باغ درخت بری بنظر درآمد در غایت عظمت و گلخانه فرمودم که طول و عرض و بلندی آن را به گز در آورند
 بلندی آن از روی زمین تا سر شاخ بنفاد و چهار درع و در تنه آن چهل و چهار نیم درع و پهنای آن یک صد و هفتاد و پنج نیم
 گز در آمد چون غریب تمام داشت نوشته شد روز بیستم که کوچ دست داد در اثنا راه نیله گاوبه تفنگ زده شد روز بیست و یکم
 که مقام بود آخر راه روز به قصد شکار سوار شده بعد از معاودت بخانه اعتماد الدوله بجهت جشن خواجہ خضر که آنرا خضر میگویند
 آدم و تایک پیر شب در اینجا بسر برده به طعام میل نموده بدلتسرا میایون مراجعت اتفاق افتاد درین روز اعتماد الدوله را
 به نسبت محرمیت نواخته بیفمان حرم سرا غرت فرمودم که از روی پوشند و بدین عنایت والا اورا سر بلند جاوید ساختیم
 بیست و دوم حکم کوچ شد و سه کرده و نیم پا و قطع نموده موضع بول گری محل اقامت گردید در اثنا راه دو نیله گا و شکار شد
 روز بیست و سوم تیر که مقام بود یک نیله گا و به بندوق زدیم بیست و چهارم بعد از قطع پنج کرده ظاهر موضع قاسم پیکره منزل گشت
 در اثنا راه جانور سفیدی شکار شد که از عالم کوتاه پایه بود غایتا چهار شاخ داشت دو شاخ که به محاذی دنباله چشم اودا وقع بود
 و دو انگشت بلندی داشت دو شاخ دیگر به فاصله چهار انگشت که بجانب قفا و چهار انگشت بلندی داشت اهل هند این جانور
 را دو دمهاریه گویند و مقرر است که نران چهار شاخ داده آن شاخ ندارد و چنین ندکور شد که نوع این آهوز بهر نمیدارد چون

احساس درون او را ملاحظه کردند هر چه ظاهر شد معلوم گردید که این سخن اصلی نداشته است روز بیست و پنجم که مقام بود آخر با سه روز به شکار سواری دست داد یک نیل ماهه به بندوق زدم بالجو برادرزاده قلیچ خان را که به منصب هزاری ذات و مقصد و پنجاه سوار سرفراز بود و در صوبه اوده جاگیر داشت دو هزاری ذات و ده هزاره دست سوار ساخته به خطاب قلیچ خانی سر بلند گردانیده به صوبه بنگال تعین نمودم بیست و ششم کوچ واقع شد چهار کرده و سه پاد قطع مسافت نموده قاضیان که در نواحی اوچین واقع است منزل شد درخت انبه بسیار درین منزل گل کرده بود و دره را بر کنار آبی ایستاده نموده جاے دلشین ترتیب داده بودند و چهار دلد و غریز خان درین منزل به سیاست رسید این بے سعادت را بعد از فوت پدر نو اخته قلعه دولایت جالور را که جا و مقام پدران او بود باد مرحمت ساختن چون خرد سال بود مادرش او را از بعضی قبایح منع میکرد آن رویه ازل و ابد با چندے از ملازمان خود شب به درون خانه در آمده باور حقیقی خود را به دست خود می کشید این خبر به من رسید حکم فرمودم که او را حاضر ساختند بعد از آنکه گناه او به ثبوت رسید فرمودم که به بیاسار ساینند و درین منزل درخت خرماے به نظر در آمد که اندام او و وضعیتش خیلی قراحت داشت اصل این درخت یک تنه دارد چون شمش گز بالا رفته و شاخ شده یک شاخ آن ده گز و شاخ دیگر نه گز و نیم فاصله میان هر دو شاخ چهار و نیم گز از زمین تا جاے که شاخ و برگ بر آمده از طرف یک شاخ کلان شانزده گز از طرف شاخ دیگر پانزده و نیم گز و از جاے که شاخ و برگ منبر شده تا سر درخت و نیم گز و دور آن دو نیم گز و یک پاد فرمودم که چوب تره به بلند می سه گز بدور آن بنهند و در نهایت راستی و موزونی بود مصوران را گفتیم که در مجالس جهانگیر نامه شبیه آنرا بکشند بیست و ششم کوچ شد دو کرده و نیم پاد و در نور دیده ظاهر موضع هند وال نزول واقع گردید در آشنای راه یک نیل شکار شد بیست و ششم دو کرده راه قطع نموده منزل کا ییاده محل نزول گشت کا ییاده عمارتے است از بنا باے ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی که حاکم مالوه بود در ایام حکومت خود در حوالی اوچین که از شهر باے مشهور معروف صوبه مالوه است ساخته میگوند که حرارت بر طبیعت او غالب گشته بود چنانچه در آب بسیر میروان عمارت را در میان رودخانه بر آورده و آب این رود را تقسیم نموده جوئے با ترتیب داده است و در اطراف و جوانب و بیرون و اندرون این عمارت آب مذکور در آورده و حوضهاے خرد کلان مناسب جا و مقام سرانجام نموده بسیار دلشین و فرح انگیز جائست و از عمارات و منازل مفرهند و ستان است پیش از آنکه این منزل محل نزول گردد معماران فرستاده فرمودم که آنجا را از سوز و صفا دهند سه روز بجهت خوبی و لطافت درین منزل مقام شد شجاعت خان از جاگیر خود در بهمن جا آمده ملازمت کرد اوچین از شهر باے قدیم است و از هفت معابد مقرره هندوئی که این شهر است

و راجہ بکرماجیت کہ رصد افلاک و ستارگان در ہندوستان او نمودہ درین شہر ولایت می بودہ از رصد او تا حال کہ ہزار و بیست و شش ہجری و یازدہ سال از جلوس نیست یک ہزار و شش صد و ہفتاد و پنج سال گذشتہ و مدار استخراج پنجان ہند برین رصد است این شہر بر کنار آب سپہر واقع است اعتقاد ہندوان اینست کہ در سالے یکبار بے نعین وقت آب این دریا شیر می گردد در زمان والد ہر گوارد در وقتیکہ شیخ ابوالفضل را بجمت اصلاح احوال برادر م شاہ مراد فرستادہ بودند او از بلکہ مذکور عرض داشت نمودہ بود کہ جمعی کثیر از ہندو مسلمان گواہی دادند کہ چند روز قبل ازین شبے این آب شیر شدہ بود چنانچہ مردی کہ در ان شب آب را از ان دریا برداشتہ بودند صلاح ظہر وقت آنہا بر شیر شدہ بود چون این سخن شہرت تمام داشت نوشتہ شد اما عقل من اصلاً قبول نمیکنند تحقیق این سخن را العلم عند اللہ تا بح دوم اسفند ازند از منزل کا زیادہ بر کشتی سوار شدہ متوجہ منزل پیش شدم کہ رسیدیم ہ بودم کہ سنا سنی مرتاضی جہر و پ نام کہ چندین سال است کہ نزدیک بہ معمورہ او جین در گوشہ صحرا از آبادانی دور متوجہ مشغول پرستش معبود حقیقی است خواہش صحبت او بسیار داشتم و قبکہ در دار الخلافت اگر ہ بودم بنحو آسم کہ اورا طلبیدہ بہ بنیم غایتاً ملاحظہ تصدیع او کردہ نہ طلبیدم چون جہر شہر مذکور رسیدم از کشتی برآمدہ نیم پا و کردہ پیادہ بیدن او متوجہ گشتم جائیکہ بودن خود اختیار نمودہ سورائے است کہ میان شبہ کندہ دروازہ درآمد اول آن محرابے شکل افتادہ بہ طول یک گز بعرض دہ گرہ و فاصلہ ازین دروازہ تا سورائے کہ اصل نشین گاہ اوست دو گز و پنج گرہ طول و یازدہ گرہ و یک پا و عرض دارد و ارتفاع از زمین تا سقف یک گز سہ گرہ و سورائے کہ درون آن نشین گاہ جاے درمی آید طولش پنج و نیم گرہ و عرضش سہ نیم گرہ است شخص ضعیف جثہ بصد تشویش بدرون آن تواند درآمد طول و عرض آن سورائے ہمین مقدار بودہ باشد نہ پورپائے دارد نہ فرش گاھے و تنہا در ان سورائے تنگ و تیرہ می گذرانند در ایام زمستان و سہا سرد بانگہ بر مہنہ محض است و بنابر چہ لکہ کہ پیش و پس خود را پوشیدہ لباسی ندارد ہرگز آتش ہم نمی افروزد چنانچہ ملائے روم از زبان درویشے بہ نظم درآوردہ

پوشش مار و زتاب آفتاب | شب نہائے دلجات از ماہتاب

در آئیکہ نزدیک بہ محل بودن اوست ہر روز دوبار رفتہ غسل میکند روز یکبار بدرون معمورہ او ہمین درے آید و بجز خانہ سہ نفر برہمن کہ از جملہ ہفت نفر اختیار کردہ است و صاحب زن و فرزند اند و اعتقاد درویشے و قناعت با نہادارد در آمدہ پنج نغمہ از خوردنی کہ آنہا بجمت خوردن خود ترتیب دادہ اند بطریق گدائے بر کف دست گرفتہ بے خابیدن فرو میرد تا ذائقہ ادراک لذت آن نہ کند بشرطیکہ درین سہ خانہ مصیبتے روزدادہ باشد و ولادت واقع نہ گشتہ وزن حایض درین خانہ نباشد طریق زیست و زندگانی او برین

نہج است کہ نوشته شد خواہان ملاقات مردم نیست لیکن چون شہرت تمام یافتہ مردم بدیدن او میروند خالی از دانش نیست علم
 بیدانت را کہ علم تصوف باشد خوب و زریدہ تاشش گھڑی با وصیحت داشتہ سخنان خوب مذکور ساخت چنانچہ خیلے درمن اثر کرد اورا
 ہم صحبت من در افتادہ و حالتیکہ والد بزرگوارم قلعه اسیر ولایت خاندیس رانج نمودہ متوجہ دار الخلافت اگرہ بودند درہمین جا و
 مقام اورا دیدہ بودند ہمیشہ خوب یاد میکردند و انایان ہند براے زیست و زندگانی طائفہ برہمن کہ اشرف طوائف ہنود اند چہار
 بردش قرار دادہ اند و مدت عمر چہار قسم ساختہ اند و این چہار طور را چہار اسرم میگویند در خانہ برہمن پسرے کہ متولد میگردد مدت
 ہفت سال کہ مدت طفولیت است اورا برہمن نمی گویند و تکلیف برد نیست بعد از انکہ بہ سن ہشت سالگی رسید مجلسی را ترتیب
 دادہ برہمنان را جمع می سازند و رشی از گاہ موج کہ آنرا مونجی گویند بہ درازی دو گز دیک پاوی باشد دعا و افسونہا بران خواندہ
 و سہ گرہ بنام سہ تن از پاک نہادانی کہ بانہا اعتقاد دارند بران زدہ در میان اوی بندند و زتارے از ریشمان خام تافتہ حامل دار
 بردوش راست اوی اند از ند چوبے بدرازی یک گز و کسرے کہ بخت محفوظ داشتن خود از آسیب موزیات و ظرفے از من بخت
 خوردن آب بدست او دادہ اورا برہمن داناسے می سپارند کہ تا دوازده سال در خانہ او بسر بردہ بخواندن بید کہ آنرا کتاب آلمی
 اعتقاد دارند مشغول نماید و ازین روز باز اورا برہمن میخوانند و درین مدت میباید کہ مطلق گردد لذات جسمانی نگردد چون نیمہ روز بگذرد
 بطریق گداسے بخانہ برہمن دیگر رفتہ انچہ باو دہند نزد استاد آورده بہ رخصت او تناول نماید و از پوشش بغیر تنگی کہ پاسی کہ ستر عورت
 کند و سہ گز کہ پاس دیگر کہ بردوش اند از دچیرے دیگر اختیار نہ نماید این حالت را برہمن چرج گویند یعنی مشغولے بہ کتاب آلمی بعد از
 گذشتن بابت مذکور بہ رخصت استاد و پدر کہ خدا شود درین وقت اورا رخصت است کہ از جمیع لذات حواس پنجگانہ خود را بہرہ مند
 گرداند تا وقتیکہ اورا فرزندے بہر سدا کہ سنش بہ شانزدہ سالگی رسیدہ باشد و اگر اورا فرزند نشود تا سن چہل و ہشت سالگی در بک
 تعلق بسر برد این ایام را اگر بہت خواند یعنی صاحب منزل انگاہ از خویشان و اقربا و بیگانہ و آشنا جدائی گزیدہ و اسباب عیش
 و عشرت را فرود ہستہ از تعلق آباد کثرت بہ مقام تنہائی نقل نمودہ در خجل بسر برد این حالت را مان پرست نامند یعنی سکونت خجل
 و چون مقرر ہنود است کہ بیج عمل خیر از اہل تعلق بے شرکت و حضور زن کہ اورا نیمہ مرد گفتہ اند تمام نمی شود و ہنوز بعضے اعمال عبادت
 اورا در پیش است زن را ہمراہ بہ خجل برود اگر او حاملہ باشد رفتن را موقوف دارد تا وقتیکہ بزاید سن بچہ بہ پنج سالگی رسد انگاہ
 فرزند را بہ پسر گلان یا دیگر خویشان سپردہ غرمت خود را بہ فعل آورد و ہمچنین اگر زن حایضہ باشد توقف نماید تا وقتیکہ پاک گردد
 بعد ازین باو مباشرت نہ نماید و خود را بہ ملاقات او آلودہ نہ سازد و شبہا قطعے در میان آلت نہادہ خواب کند تا دوازده سال

درین مقام بسر برد و خورش او از نباتات باشد که در صحرا و جنگلها خود رسته باشد و ز نار با خود میدارد و عبادت آتش بجای آورد و اوقات را به گرفتن ناخن و مو و اصلاح ریش و برودت ضائع نمی سازد چون این مدت بردشی که مذکور گشت بانهتا رسانند دیگر باره بخانه خود بیاورند و زن را با فرزندان و برادران و خویشان او سفارش نموده شود ببلایزمت مرشد کامل رفته هر چه باو باشد از ز نار و مو و سر و غیره در حضور او در آتش انداخته بسوزد و بگوید هر تعلقی که داشتم حتی که ریاضت و عبادت و اختیار از دل خود بیرون کردم و راه خواطر را بر دل ببندد و در مراقبه حق همیشه مشغول باشد و هیچ چیز را بغیر از موجود حقیقی صاحب وجود نداند و اگر سخن از علم کند علم پیدانت باشد که حاصل آنرا با باغانی درین بیت به نظم در آورده :

یک چراغ ست درین خانه که از بر تو آن
هر طرف می نگرم انجمنی ساخته اند

و این حالت را سرپ بیاس گویند یعنی همه گذشتن و صاحب این مقام را سرپ بیاسی نامند بعد از ملاقات جد و پد بر نعل سوار شده از میان معموره او چن گدشتم و مواری سه هزار و پانصد روپیه زر زرینگی در گذشتن بردست راست و چپ خود افشاندم و یک کرده و سه پا قطع نموده بظاهر دایه و کپش که محل نزول از دوشه ظفر قرین بود فردا دم در روز سوم که روز مقام بود بزم اشتیاقی صحبت جد و پد بعد از نیم روز بدیدن او شوه گشتم و دانش گفتمی به ملاقات او سرور خاطر بودم درین روز هم سخنان خوب مذکور گشت قریب به شام داخل دولت سرای خاص گشتم روز چهارم سه کرده و یک پا و نور دیده شد حوالی موضع جرادور باغ پر این نزول اجلال گشت این منزل هم بغایت خوش و نورم و پر درخت جا بود در ششم کوچ واقع شد بعد از قطع مسافت چهار کرده و سه پا و بر کنار تال دیبال پور بهرینه نزول افتاد بنا بر خوبی جا و مقام و لطافت مال درین منزل چهار روز مقام نموده شد و آخر کار هر روز بر کشتی سوار شده به شکار مرغابی و دیگر جانوران آبی مشغولی می نمودم درین منزل انگور فخری از احمد نگر آورده بودند اگر چه در بزرگی با انگور فخری کابل نمی رسید اما در لطافت از آن بیچ کمی نداشت منصب بدیع الزمان و لد میرزا شاه رخ بالتماس فرزند بابا خرم هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مقرر گشت یازدهم کوچ نمودم بعد از قطع سه کرده و یک پا و حوالی برگنه دولت آباد محل افتاد که دیدم در دوازدهم که مقام بود به قصد شکار سواری دست داد و در موضع شیخ پور از مصافات برگنه مذکور درخت بری بنظر درآمد درخت بزرگی و تنادری و در تنه آن سزده گز و نیم و بلندی از پنج تا سر شاخ یکصد و بیست و هشت درع و یک پا و اطراف شاخا که از تنه جدا شده سایه گستر گردیده است دو بیست و سه درع و نیم و شاخه که به بیست و نه ان فیل بران ظاهر ساخته اند چهل گز درازی آن در و قبیلکه حضرت والد بزرگوارم از اینجا میگذشته اند سه گز و سه پا و با از تنه بیخه که سر بر زمین نهاده نیچ خود را بطریق نشانه بر آنجا نهاده

من بر شاخ پنج دیگر هشت گز بالا فرمودم که پنجه مرا نیز نقش کنند و بجبت آنکه بمرور زمان این نقش فرسوده نگردد صورت هر دو پنجه را بر سنگ مرمر نگار نموده بر همان تنه درخت نصب سازند و فرمودم که بر اطراف آن درخت چو تره به صفا ترتیب دهند چون در ایام شاهزادگی به میر ضیاء الدین فردینی که از سادات سیفی است و در زمان دولت من به خطاب مصطفی خانی سرفرازی یافته و عده نموده بودم که پرگنه مالکده را که از پرگنهات مشهور صوبه بنگاله است بطریق التماس با دو فرزند آن او مرحمت نمایم درین منزل این عطیه عظمی در شان او از قوه آل عثمان به فعل آمد در سیزدهم کویج واقع شد از منزل مذکور به قصد سیر و شکار با بعضی از محکمان و چند سوار و خد متگاران از اردو جدا شده به موضع حاصل پور متوجه گشتم دارد و در حوالی بالچھه فردا آمد و مادر موضع ساگور منزل فرمودیم از خوبی و لطافت این موضع چه نویسد درخت انبه بسیار و زمین ها سرسبز و خرم مجلا درین منزل به بار سبز و دخر می جاسه روز مقام شد و این موضع از تغییر کیشو مار و به کمال خان قراول مرحمت نمودم و حکم شد که بعد ازین موضع مذکور را کمال پور میگویند باشند در همین منزل شب شیو را واقع شد جوگی بسیار جمع آمده بودند و لازم این شب به فعل آمد و بارانایان این طائفه صحبتها داشته شد درین روزها سه نیکه گاو شکار نمودم خبر گشته شدن راجه مان در پنجارسید و او را به سردار س لشکر که بر سر قلعہ کانگڑه تعیین بود معین ساخت و دم چون به لاهور میر رسید می شنود که سنگرام کیکی از زمینداران کوستان پنجاب ست بر سر جا و مقام او آمده بعضی از ولایات او را به نصرت در آورد است دفع او ادولی دانسته بر سر او متوجه میشود چون سنگرام مذکور را قوت مقاومت با او نمود و ولایات نصرت شده را میگذارد و به کوه های شعب و حکمه های شکل پناه میرد راجه مان سردر پئے او نهاده بهمان محکمہ مادر می آید و از غایت غرور و ملاحظه پیش و پس در آمد و برآمد خود نا کرده به اندک جماعتی خود را با و میرساند سنگرام چون می بیند که جاسه که زیر محل بدر روند و در بقع قضای این بیت

وقت ضرورت چونماند گویند دست بگیرد ستر شمشیر تنیر

در مقام مقاتله و مدافعه درمی آید به حسب تقدیر سنگی به راجه مان میرسد و جان بجان آفرین می سپرد و شکست بر مردم ادنی قسم و جمع کثیره کشته میشوند بقیه مردم زخمی اسب و براق انداخته بعد تشویش نیچانے بر می آورند و هفدهم از سالک پور کوچ نموده بعد از قطع سه کرده به موضع حاصل پور رسیدم در آنجا سه راه یک نیکه گاو شکار شد موضع مذکور از جاها به مقرر معین صوبه لاهور است انگور افرادان و درخت انبه بیرون از حساب و شمار دارد آنها به روان بر اطراف آن جاری و قتی رسیدم که انگور آن به خلاف موسم انگور ولایت رسیده بود به آن ارزانی و فرادانے که ادنی پاچی آن مقدار که خواهد و بپسیر باشد بخرد و خشاش گل کرده بود و قطعه قطعه برنگاهای گوناگون بنظر درمی آمد مجلا باین لطافت دیهی کم میباشد سه روز دیگر درین موضع مقام افتاد سه نیکه گاو و برنگاه

انداخته شد. در بست و یکم از حاصل پور بد کوچ بار دوس بزرگ داخل گشتم در انشای راه یک میل شکار شد روز یکشنبه بست دوم از حوالی علیچہ کوچ کرده تالی که در پایان قلعه ماند و دافع بود محل نزول گشت درین روز قراولان خبر آوردند که شیر را درین سه کوه و در قبل داریم یا آنکه روز یکشنبه بود و درین دور که روز مذکور پنجشنبه بوده باشد به شکار بند و متوجه نمی شوم بخاطر رسید که چون از جانوران موزی ست دفع باید که متوجه شدم چون بجای مقام اورسیدم در سایه درختی نشسته بود از بالا فیصل دهن اورا که نیم باز بود در نظر داشته بند و ق را کشاد دادم به حسب اتفاق بدرون دهن او در آمده در کله و مغز او جا کرد و بهین یک بند و ق کار او را تمام ساختم بعد از ان جمعی که همراه بودند هر چند تفحص نمودند که محل زخم را بیابند نتوانستند یافت چه حسب ظاهر بر هیچیک از اعضا علامت زخم بند و ق نبود آخر الام فرمودم که دهن او را ملاحظه نمایند بعد از ان ظاهر شد که گولی بدین اورسید بود و بدین زخم از پا در آمده گرگ نرس میرزا رستم شکار کرده بود آورد و منجو استم که ملاحظه نمایم که زهره او بطریق زهره شیر در درون جلگر واقع است یا مانند جانوران دیگر در درون جلگر دارد بعد از تفحص ظاهر شد که زهره او هم در درون جلگر میباشد روز دوشنبه بست و سوم یک پیر گذشته به طالع سعد ساعت فرخ به مبارکی بر فیصل سوار شده به قلعه ماند و متوجه گشتم یک پیر و سه گھڑی از روز مذکور گذشته داخل منازل که جهت نزول اجلال ترتیب داده بودند شدم یک هزار و پانصد روپیہ در راه افشاندم از اجمیر تا ماند و که یک صد و پنجاه ونه کرده بود در عرض چهار ماه و دو روز به چهل و شش کوچ و هفتاد و هشت مقام نور دیده آمد درین چهل و شش کوچ منازل به حسب اتفاق در جاهاے دلکش برکنار تالابها یا جوپها و نهرهاے عظیم که پر درخت ها و سنبرها و خشتخاش زارها گل کرده داشت واقع میگشت و روزی که گذشت که در مقام و کوچ شکار نه شده باشد تمام راه بر اسب و فیصل سوار سیر کنان و شکار افغانان می آمدیم و مشتقت سفر اصلا ظاهر نشد گویا که از باغی به باغی نقل می افتاد درین شکارها آصف خان و میرزا رستم و میر میران و انیراے و بدایت احمد و راجه سارنگ دیو و سید کاسو و خواص خان همیشه در جلوسن حاضری بودند چون پیش از آنکه رایات جلال متوجه این حد و دگر و دعبد الکرم معمری را که بحبت تعمیر عمارات حکام سابق در ماند و فرستاده بودم مشارالیه در آنکه که رایات اقبال در اجمیر نزول داشت بعضی از عمارات قدیم که قابل تعمیر بود مرمت نموده بعضی جاها را مجدداً احداث نمود مجللاً منزله ترتیب داده که تا غایت در پیچ جا بد ان نزاهت و لطافت عمارت معلوم نیست که با تمام رسیده باشد قریب سه صد یک روپیہ که دو هزار تومان ولایت بوده باشد صرف آن شده بایست که این عمارت رفیع در شهرهاے رفیع که قابلیت نزول اجلال میداشت واقع می بود این قلعه بر بالاے کوهی واقع است و در آن ده کوه به مساحت در آمده در ایام برسات جائے

به خوش هوای و لطافت این قلعه نمی باشد شهرها و قلب الاسد بمرتبه سرد میشود که بے حاجت نمی توان گذراند و روزها احتیاج
 ببادزن نمی شود گویند که پیش از زمان راجه بکرماجیت راجه بود که سنگ دیو نام در زمان او شخصی بجهت آوردن گاه به صحرا برآمده
 در آثنا و دیدن داسی که در دست داشت بزرگ طلا ظاهر گشت و او داس خود را چون متغیر دید نزد آمدن نام آهنگر که آورد
 که اصلاح آن نماید آهنگر دانست که این داس طلا شده قبل ازین شنیده بود که درین دیار سنگ پارس که به ملاقات آن آهمن دس
 طلا میگردد هست در ساعت آن کاهنه را همراه گرفته بدان جادو مقام آمد و آن سنگ را بدست آورد بعد از آن این گوهر بے بهار
 بنظر راجه گذراند راجه بوسیله این سنگ زر را حاصل نموده پاره ازان صرف عمارات این قلعه نموده در عرض دوازده سال
 با تمام رسانید و به خواستش آن آهنگر بیشتر سنگها که در دیوار این قلعه تعبیه نموده اند بهیئت سندان تراشیده فرموده که بکار بردند در آخر
 عمر که دل از دنیا برگرفته بود بر ساحل دریا بے نرد که از معابد مقرر بنود است مجلسی ترتیب داد و بر همان را حاضر ساخته بهر یک لطفها
 و شفقتها از نقد و جنس نمود چون نوبت برهنه که نسبت قدیم باو داشت رسید این سنگ را بدست او داد و از ناشناسی خوشگین شده
 آن گوهر بے بهار در آب انداخت بعد از آنکه بر حقیقت او مطمئن گشت به حسرت جاوید گرفتار آمد هر چند تفحص نمود اثری از آن ظاهر
 نه گشت این مقدمات کتابی نیست از زبان شنیده شد اما این حکایت را اصلا عقل من قبول نمی کند و در پیش من یتالی می نماید
 ماند و سرکاریست از سرکارها بے مقرر صوبه مالوه یک کرد و سی دنه لک دام جمع اوست مدتها تختگاه سلاطین این دیار بود عمارات
 و اثرهای سلاطین قدیم بسیار در او برپا و برجاست و تا حال نقصانی بدانجا راه نیافته در مبیت و چهارم به قصد سیر عمارات سلاطین
 سابق سوار شدم اول به مسجد جامع که از بناهای سلطان هوشنگ غوریست درآمد بغایت عمارات عالی بنظر درآمد تمام از سنگ آشفیده
 ساخته اند و با آنکه یک صد و هشتاد سال از زمان ساختن آن گذشته چنان مشاهده می شود که گویا امروز بنا و دست از عمارت
 آن کشیده است بعد از آن به عمارت مقبره حکام خلجیه درآمد که قبر روسیاه ازل و ابدا نصیر الدین ابن سلطان غیاث الدین
 نیر در آن جا واقع بود چون مشهور است که آن بے سعادت به قتل پدر خود سلطان غیاث الدین که در سن هشتاد سالگی
 بوده اقدام نموده و مرتبه زهر داد و او به زهر مرده که در بازو داشت دفع آن نمود در مرتبه سوم کاسه شربت بے زهر آمیخته
 به دست خود به پدر داد که این را می باید نوشید پدر چون ایتام او درین کار فهمید اول زهر مره از بازو بے خود باز کرده
 پیش او انداخت و رد بے عجز و نیاز مندی بدر گاه خانی بے نیاز آورده بر زبان راند که خداوند اعمرن به هشتاد سال رسیده
 و این مدت را بدولت و عشرت و کامرانی گذرانیدم چنانچه هیچ بادشاهی را بمیز نه گشته و اکنون که زمان باز پسین من ست امید دارم

کہ نصیر را بہ خون من نہ گیری و موت مرا با جل تقدیر حساب نموده باز خواست آن نہ نمائی بعد از ادا سے این کلمات این کاسہ شربت زہر آمیختہ را لا جرعه در کشید و جان بجان آفرین سپرد مقصود او از ذکر این مقدمہ آن بود کہ ایام و دولت را بہ عیش و عشرت گذرانیدہ ام کہ بیچیک از سلاطین را بپسرنہ گشتہ است کہ چون در سن چہل و ہشت سالگی با درنگ حکومت نشست بجرمان دزدیکان خود اظہار نمود کہ در خدمت پدر بزرگوار خود مدت سی سال است کہ لشکر کشی نمودہ در لوازم تر و دسپاہگیری تفصیر سے کردہ الحال کہ فوت دولت بمن رسید ارادہ ملک گیری ندارم و میخواہم کہ بقیہ عمر را بہ عیش و عشرت بگذارم میگویند کہ پانزدہ ہزار زن در محل خود جمع نمودہ شہر سے ازین طائفہ ترتیب دادہ مشگلہ جمع طوائف از اقسام و اصناف پیشہ کار و حاکم و قاضی و کو تو ال و انچہ بخت نظام شہر در کار است از زنان تعیین نمودہ بود و ہر جا خبر کنیز سے صاحب جمال شنیدی تا بدست نیاوردی از پانہ نشستہ اقسام صنائع و علوم بہ کنیزان آموخت و بہ شکار میل بسیار داشت آہو خانہ ساختہ بود و در انجا اصناف جانوران جمع آوردہ اکثر اوقات با زنان در ان آہو خانہا شکار میکرد و مجلا در مدت سی و دو سال زمان حکومت خود چنانچہ قرار دادہ بود بر سر بیچ غنیمی سواری نکرد و این مدت را بغارت و آسودگی و عشرت گذرانید و ہمچنین سچکس بر سر ملک او نیامد بزر با نہا است کہ چون شیر خان افغان در ایام حکومت و سلطنت خود با وجود حیوان طبعی بر سر قبر نصیر الدین رسید بخت ہمین عمل شیع بہ جمعی کہ با و ہمراہ بودند فرمود کہ جو بہا بر سر قبر او زدند من نیز چون قبر او رسیدم لگدی چند بر گور او زدہ بہ بندہ ہاکہ در ملازمت بودند فرمودم تا قبر او را لگد کار سے نمودند چون خاطر را بدین تسلی نشد گفتم کہ گور او را شگانتہ اجزائے ناپاک او را آتش اندازند باز بخاطر رسید کہ چون آتش نورست از نور آتی جفت ست کہ بہ سوختن جسد کثیف او آن جوہر لطیف آلودہ گردد و نیز مباد کہ ازین سوختن در نشاء دیگر تخفیفی در عذاب او رود فرمودم کہ استخوانہا سے فرسودہ او را با جزائے خاک شدہ در دریا سے نزدیک انداختند چون در ایام جہات بواسطہ حرارتی کہ در طبیعت او غالب بود ہمیشہ در آب بسیر میکرد چنانچہ مشہور است کہ در حالت مستی یکبار خود را در یکی از حوضہا سے کا لیا دہ کہ عمق تمام داشت انداخت چند سے از خدنگار محل سعی نمودہ موی او را بدست در آوردند و از آب بیرون کشیدند بعد از آنکہ بہ ہوش آمدند کہ رساختند کہ چہین امر سے دفع شد از شنیدن این مقدمہ کہ مو سے سر او را کشیدہ بر آوردند بسیار غضبناک گشتہ فرمود کہ دست آن خدنگار را بریند بار دیگر کہ این قسم حالتی دست داد بیچکس بہ بر آوردن او جرات نکرد تا در آب غوطہ خوردہ جان داد بحسب اتفاق بعد از گذشتن یک صدودہ سال از فوت او این مقدمہ بہ وقوع آمد کہ اجزائے فرسودہ او ہم بآب پیوست و بہیت و ہشتم عبد الکریم را بہ جلد و سے عمارات ماند کہ بہ حسن سعی و اہتمام او با تمام رسیدہ بود بہ منصب ہشت صدی ذات و چہار صد سوار از اصل و اضافہ سرفراز ساختہ بخطاب معنوی

بلند نام گردانیدم در همان تاریخ که ریات جلال به قلعه ماند و در آمد فرزند بلند اقبال سلطان خرم با عسا کر منصوره به شهر برهان پور که حاکم نشین ولایت خاندیس است داخل میشود بعد از چند روز عزرائض افضل خان و اسے رایان که در وقت برآمدن اجیر فرزند مشار الیه آنها را به همراهی ایچی عادل خان مرخص ساخته بود میسر شد مشعر بر آنکه چون خبر آمدن مایان به عادل خان رسید هفت گزده با استقبال فرمان و نشان شاهزاده بلند اقبال برآمده در لوازم تسلیم و سجده و آدابے که معمولی درگاه است سر موئے فرد گزده داشت نه نموده در همین ملاقات اظهار دو تنخواهی بیش از پیش نموده تعهد کرد که دلا یا تیکه از تصرف ادلیاے دولت قاهره برآمده مجموع را از عنبر تیره بخت استخراج نموده بمصرف بندهاے بادشاهی باز گذارد و تقبل نمود که بیشکیش لائق به همراهی ایچیان به غرت تمام روانه درگاه سازد بعد از ذکر این مقدمات ایچیان را به غرت تمام بجا و مقامی که بحجت آنها ترشیب یافته بود فردومی آوردند در همان روز کس به عنبر فرستاده مقدما تیکه با و اعلام می بایست نمود و پیغام میداد این اخبار از عزرائض افضل خان و اسے رایان به مسامع جلال رسید از اجیر تار و زر و دوشنبه بست دسوم ماه مذکور در مدت چهار ماه و دوازده شیر و بست و بست راس نیله گادوش راس چیل و شصت راس آهو و بست دسه خرگوش و دوا و دیگر اردو بست قطعه مرغابی و سایر جانوران شکار شده بود درین شها حکایت شکارهاے ایام پیش و شوق خواهشی که خاطر ابدین شغل بود با ستادهاے پای سریر خلافت مبعثر نقل می نمودم بخاطر رسید که آیا شماره شکاره که از ابتداے سن نیز تا حال واقع شده بدست توان آورد بنا برین مقدمه بواقع نویسان و مشرفان شکار و قمر اولان علمه دفعه این خدمت افر نمودم که در صد تحقیق شده آنچه از هر جنس جانور شکار شده مجموعه را فراهم آورده به من بشنو انند ظاهر شد که از ابتداے سن دوازده سالگی که سه نموده دشتاد و هشت سال هجری لغایت آخر همین سال که یازدهم سال است از جلوس جمایون دسن من به پنجاه سال قمری رسیده بست دشتاد هزار دپانصد و سی و دوشکار در حضور واقع شده ازینجمله پهنده هزار و یک صد و شصت و هفت جانور بدست خود به بندوق و غیره برین موجب شکار نموده ام جانوران چرنده سه هزار و دو بست دسه از قلاوه و راس و غیره شیر و شتادوش قلاوه و خرس و چیت و دوا و دلا و دکنار و نه قلاوه نیله گاد و شتاد و هشتاد و نه راس مها که از عالم گوزنست غایتا در بزرگی و کلانے برابر نیله گاد و میش و سی و پنج راس آهوے نرداده و چکاره و چیل بزرگ و سی و غیره یک هزار و شش صد و هفتاد و راس و قوچ و آهوے سرخه و بست دپانزده راس گرگ شصت و چهار راس گاد میش و صحرایی سی و شش راس خوک نود و راس نرنگ بست و شش راس قوچ که بی بست دوز راس از غلی سی و دوز راس گور خر شش راس خرگوش بست دسه راس جانوران پرنده سیزده هزار و نه صد و شصت و چهار که بوترده هزار و سی صد و چیل و هشت قطع لکرو و جگر سه قطع عقاب و دو بست قلیو اوج بست دسه قطع چند سی و نه قطع قوطان دوازده قطع موش و پنج قطع کنجشک چیل و یک قطع فاخته بست و پنج قطع بوم

سی قطعه مرغابی و قاز و کاروانک و غیره یک صد و پنجاه قطعه زراغ سه هزار و دویست و هفتاد و شش قطعه جانور آبی گرچه که ننگ ازان
تعبیر توان نموده عدد ۴۰۰

جشن دوازدهمین نوروز از جلوس بهایون

یک گهری از روز و شب بسم ماه مذکور مطابق دوازدهم ربیع الاول ۱۲۶۶ مآذ حضرت نیر اعظم از برج حوت به عشرت سراے
حل که خانه شرف و سعادت دوست انتقال فرمودند در همین وقت تحویل که ساعت سعد بود بر تخت جلوس نمودم بدستور سابق معتد
فرموده بودم که دیوانخانه خاص و عام را در آئینه نقیسه گرفته آئین بندی نمایند با وجودیکه اکثر امارادایان دولت در خدمت فرزند خرم
بودند مجلس ترتیب یافته که از سنوات سابق هیچ کی نداشت پیشکش روز سه شنبه به اند خان مرحمت نمودم در همین روز که غره فروردین
سنه دوازده است عرضداشت شاه خرم رسید مضمون آنکه جشن نوروزی بدستور سالهای گذشته ترتیب یافت اما چون ایام سفر
و بساق در میان ست پیشکش همه ساله به بندها معاف شود این معنی بغایت مستحسن افتاد فرزند بلند را بدعاے خیر مندی یاد آورده
از درگاه آئین خیریت دارین بحبت او مسالت نمودم و حکم کردم که درین نوروز هیچکس پیشکش نگذارد و اسطه افساد تنباکو که در اکثر مزاجها
و طبیعتها مضر است فرموده بودم که هیچکس متوجه به کشیدن آن نشود و برادر من شاه عباس نیز بفرمان مطلع گشته در ایران میفرمایند
که هیچکس مرکب کشیدن آن نکرده چون خان عالم به مداومت کشیدن تنباکو بے اختیار بود در اکثر اوقات بدین امر قیام و اقدام می نمود
یا دگار علی سلطان ایچی داراے ایران انیمنی را به شاه عباس عرض نمایند که خان عالم یک لحظه بے تنباکو نمی تواند بود و جواب عرضداشت
او این بیت مرقوم می سازد:

رسول یار میخواست که اظهار تنباکو
من از شمع و فادوشن کنم بازار تنباکو

خان عالم نیز در جواب بیٹے گفته فرستاده است

من بیچاره عاجز بودم از اظهار تنباکو
از لطف شاه عادل گرم شد بازار تنباکو

در سوم ماه مذکور حسین بیگ دیوان بنگاله سعادت آستان بوسی در یافته دوازده زنجیر نعل نرو ماده پیشکش گذارند ظاهر بخشی بنگاله
که مخاطب و معاتب به بعضی قصصیرات بود سعادت کورنش در یافته فیلان او که بست و یک زنجیر بود از نظر اثر شرف گذشت دوازده زنجیر
پسند افتاده تنه را با و مرحمت نمودم درین روز مجلس شراب ترتیب داده با کثر بندهایمکه در ملازمت بودند شراب مرحمت نموده همه را مست
۵۰

باده اخلاص ساختم در چهارم فردلان خبر رسانیدند که سبزی در حوالی سکر تالاب که درون قلعه از عمارات مقرر حکام مایه است قبل
 داریم همان لحظه سوار شده توجه آن شکار گشتم چون ببرد کور ظاهر گشت بر اعدایان و جاعه که در جلو بودند حمله آورده گشته ده دوازده
 نفر را مجروح و زخمی ساخت آخر الامر به سه تیر بنادوق کار او ساخته شر او را از بند هاسه خدا در ساختم در هشتم منصب میر میران
 که هزاری ذات و چهار صد سوار بود هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار مقرر گشت در نهم حسب الالتماس فرزند خرم بر منصب
 خان جهان هزاری ذات و سوار افزوده شد که شش هزاری ذات و سوار بوده باشد و یعقوب خان که به هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار سر فرزند بود به دو هزاری ذات و یک هزار و پانصد سوار سر بلند گردید بر منصب بهلول خان بیانه پانصدی ذات و سی صد
 سوار افزوده شد که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بوده باشد و منصب میرزا شرف الدین حسین کاشغری که در صوبه دکن
 ترددات مردانه از او و پسر او وقوع آمده بود از اصل و اضافان به هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مقرر گشت در دهم
 ماه مذکور مطابق بست و دوم ربیع الاول سه هزار و بست و شش وزن قمری منعقد گشت درین روز دور اسب عراقی
 از طویل خاصه و خلعت بفرزند خرم مرحمت نموده مصحوب بهرام بیگ فرستاده شد هزار سوار بر منصب اعتبار خان افزودم
 که به پنج هزاری ذات و سه هزار سوار سر فرزند باشد در یازدهم حسین بیگ تبریزی که دارای ایران او را نزد حاکم گلکنده بطریق رسالت فرستاده بود چون بواسطه
 نزاع فرنگیان با قزلباشان راه بر میسر شد و بدو با ایلی حاکم گلکنده ملازمت نمودند و در اسب و چند غور پارچه دکن و گجرات پیشکش و گذشت و درین
 تاریخ اسب عراقی از طویل خاصه به خان جهان مرحمت نموده شد در پانزدهم هزاری ذات بر منصب میرزا راجه بهاد سنگه افزوده شد که پنج هزاری ذات
 و سه هزار سوار بوده باشد در هفتم پانصد سوار دیگر بر منصب میرزا شتم افزوده پنج هزاری ذات و یک هزار سوار کردم و منصب صادق خان
 هزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار از اصل و اضافان مقرر گشت و ارادت خان به منصب هزار و پانصدی و شش صد سوار بهمین
 دستور سر فرزند گردید بر منصب انبراسه پانصدی و یک صد سوار افزوده گشت که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بوده باشد سه
 گهری از روز شنبه نوزدهم مانده آغاز شرف شد و در بهمین وقت مجدداً جلوس نمودم از اگر فناران لشکر غیر مقهور که سی و دو نفر بودند در
 جنگ شنوا از خان و شکست آن بد اخبر بدست او ایام دولت قاهره اقتاده بودند یکی را به اعتقاد خان سپرده بودم محافظانیکه
 بجهت حفظ او معین بودند غفلت ورزیده او را میگردانند این معنی بر خاطر من بسیار گران آمد اعتقاد خان را در مدت سه ماه از کورنش
 منع نموده بودم چون مجبوس مذکور بے نام و نشان بود هر چند تردد نمودند بدست در نیامد آخر الامر فرمودم که سردار آن جماعه را که در
 محافظت او غفلت نموده بودند بسیار است رسانیدند اعتقاد خان درین روز حسب الالتماس اعتماد الدوله سعادت کورنش

و ریافت چون مدتی بود که احوال بنگاله و سلوک قاسم خان خوب شنیده نمی شد بخاطر رسید که ابراهیم خان فتح جنگ را که مهابت
 صوبه بهار را یک گونه صورتی داده کان الماس را که به صرفت و عمل بندهای درگاه در آورده است به صوبه بنگاله فرستاده جهانگیری
 را که در صوبه آله آباد جاگیر دارد بجای او به بهار روانه سازم و قاسم خان را بدرگاه طلب دارم در همین ساعت در روز متبرک
 حکم شد که درین باب فرامین مطاعه بقلم در آورند و سزادلان تعیین شوند که جهانگیری قلی خان را به بهار برده ابراهیم خان فتح جنگ را
 روانه بنگاله سازند و سکندر جوهری را نو اخته بهزاری ذات دسی صد سوار سرفراز ساختم و در محبت و یکم محمد رضا ایلمچی دارائی ایران
 را از خصمت نمودم شصت هزار در ب که سی هزار روپیه بوده باشد با خلعت باد و محبت شد در برابر یاد بودی که برادر شاه عباس
 بخت من فرستاده بود تحفه چند از قسم مرصع آلاتی که دنیا داران دکن فرستاده بودند با دیگر پارچه و نفایس بر خنس و هر قسم که تحفگی را
 شایان بود و از سی یک لک روپیه همراه ایلمچی مذکور روانه ساختم از آنجمله پیاله بلوری بود که چلیپی از عرق فرستاده بود آن پیاله را شاه
 دیده بودند به ایلمچی گفته باشند که اگر درین پیاله برادرم شراب نوشیده بخت من بفرستند شفقت تمام خواهد بود چون ایلمچی این پیاله را
 اظهار نمود در حضور او چند مرتبه ازین پیاله شراب خورده فرمود که سرویش در کابی بخت آن تیار ساختند و داخل سوغاتا نموده
 فرستادم سرویش بنا کاری بود به فشیان عطار در رقم فرمود که جواب کنایت که آورده بود بروجه ثواب مرقوم سازند در محبت دوم
 قراولان خبر شیر آوردند همان لحظه سوار شده خود را به شیر رسانیدم و به سه تیر بندوق خلق را از شراد و اورا از شرف نفس خیس خلاص
 ساختم مسیح الزمان که به آورده گذرانید که این گربه خشتی است در منزل من بچاهیم از نو ولد یافت و هم به گربه دیگر خفت شده بچه از دهم رسید
 در محبت پنجم فوج اعتماد الدوله در میدان جهر که در شن از نظر گذشت دو هزار خوش اسپه که اکثر مغل بودند و پانصد پیاده تیر انداز
 و توپچی و چهارده زنجیر فیل فوج را بخیشان به شمار در آورده بعضی رسانیدند که فوج مذکور بسیار آراسته و متوزک بنظر درآمد در محبت
 هشتم شیر ماده شکار شد روز پنجشنبه غره اردی بهشت الماسی که مقرب خان به مصحوب قاصد آن فرستاده بود بنظر درآمد محبت و سه
 سرخ وزن داشت جوهریان بے هزار روپیه قیمت نمودند فردا علی الماس بود بغایت پسند افتاد فرمودم که انگشتی ساختند
 در سوم منصب یوسف خان حسب التماس بابا خرم از اصل و اصناف بهزاری ذات و هزار پانصد سوار شخص شد و همچنین منصب
 چند دیگر از امراد منصبداران به بنجو نیز فرزند مذکور اضافه حکم شد در بنفتم چون قراولان چهار شیر در قتل داشتند بعد از گذشتن
 دو پسر و سه گھڑی با محل متوجه شکار آنها شدم چون شیران بنظر درآمدند نور جهان یکم از من التماس نمود که اگر حکم شود من شیران را
 به بندوق بزنم فرمودم که چنین باشد دو شیر را به بندوق و دوئی دیگر را به هر یک بدو شیر زده انداخت تا چشم بر هم زدیم قالب این

چهار شیر را به شش تیر از جیات پرداخت تا حال چنین تفنگ اندازی مشاهده نه شده بود که از بالاسه فیل از درون عمارت شش تیر انداخته شود که یک خطا نیفتد و چهار دو فرصت جستن و حرکت جنبدن نیابند به جلد وی این کمنداری هزار اشتر فی نشان نموده یک جفت پیونجی الماس که یک لک روپیه قیمت داشت مرحمت نمود در همین روز معمور خان با تمام عمارات و دو تن خانه لاہور مرخص گشت در دهم فوت سید و ارشاد که فوجدار صوبہ اودھ بود بعرض رسید در دوازدهم میر محمود چون استدعای فوجدار می نمود او را بختاب تہو رخانی و اضافہ منصب سرفراز ساختہ بہ فوجدار می بختاب از پرگنات صوبہ ملتان تعیین نمود در بیست و دوم طاهر بخشی بنگالہ کہ منع کورنش او شدہ بود ملازمت نمود و پیش کشی کہ داشت پذیر گذرانید و ہشت روز بجز فیل پیشکش قاسم خان حاکم بنگالہ بادوز نجیر فیل شیخ مودعو درین روز از نظر گذشت و بیست و ہشتم بہ التماس خان دوران پانصدی بر منصب عبدالغفر خان اضافہ حکم شد در پنجم خرداد خدمت دیوانے صوبہ گجرات از تغیر کشید بہ میرزا حسین مقرر گشت او را بہ خطاب کفایت خانی سرفراز ساختم در ہشتم لشکر خان کہ بہ خدمت بخشی گری بنکش تعیین بود آمدہ ملازمت کرد یک صد مہر و پانصد روپہ نذر گذرانید چند روز قبل ازین اوستاد محمد ثانی را کہ در فن خود از بے نظیران بود فرزند خرم بموجب طلب فرستادہ بود چند مجلس ساز از و شنیدہ شد و نقشہ کہ در غزل بنام من بستہ بود گذرانید در دوازدهم ماہ مذکور فرمودم کہ او را بہ روپہ وزن نمودند شش ہزار دسی صد روپہ فیل خوضہ دار نیز با عنایت نمودہ مقرر فرمودم کہ بران فیل سوار شدہ وزرہا بر اطراف و جوانب خود چیدہ و پاشیدہ بہ منزل خود بر دلا اسد قصہ خوان از ملازمان میرزا غازی در ہمین روز ہا از ٹھنہ آمدہ ملازمت نمود چون بر نقل و شیرین حکایت و خوش بیان بود صحبت او بہ من در افتاد او را بختاب محظوظ خانی خوشدل ساختہ یکمزار عدد روپہ و خلعت و اسب و یک زنجیر فیل و پالکی بدو عنایت نمودم بعد چند روز فرمودم کہ بہ روپہ او را برکشند چار ہزار و چار صد عدد روپہ شد و بہ منصب دوصدی ذات و بیست سوار سرفراز گردید و فرمودم کہ ہمیشہ در مجلس گپ حاضر می آودہ باشد در ہمین تاریخ لشکر خان جمعیت خود را در جھو کہ در شن بنظر در آورد پانصد سوار و چار دہ زنجیر فیل و یک صد نفر بندہ پیچی بود در بیست و چہارم خبر رسید کہ مہاشگہ نمیرہ راجہ مان سنگہ کہ داخل امر اسے کلان بود در بالا پور ولایت برار با فراطر شرب در گذشت بدو دہم درین سن سی و دو سالگی بخوردن شراب بیرون از اندازہ حساب ضایع شدہ در ہمین روز ہا

عہ میگویند کہ شاعری فی البدیہہ این بیت خواند

دو صفت مردان زن شیر افکن است

نور جان گرچہ لعل بخت زن است

لطف ابن شعر این است کہ قبل از آن کہ نور جان داخل محل جاگیر شود زود بہ شیر افکن خان بودہ است ۱۲

بسیار از اطراف ولایات دکن و برهانپور و گجرات و پراگنات ملوه بریده خانه خاصه شریفه آورده بودند با آنکه این ولایت به خوش
 انگی معروف و مشهورند در شیرازی و کم رنگی و کلاسه انبه کم جاسه برابری به انبه این ولایت میکنند چنانچه مکر در حضور فرمودم که وزن
 در آورند یک سیر و یک پا و بلکه خیرے زیاده ظاهر گشت غایتا به خوش آبی و لذت و چاشنی و کم نقلی انبه چهره انو که در حوالی آگره واقع
 است زیادتی بر جمیع انبه هاسه این ولایت و سایر جاها هاسه هندوستان دارد در بست ششم نادری خاصه که تا حال باین نفاست
 نادری زردوزی در سرکار من دوخته نه شده بود جهت فرزند با خرم فرستادم و حکم شد که برنده آن مذکور سازد که چون این نادری
 این خصوصیت داشت که در روز برآمدن از اجیر به قصد تسخیر ولایات دکن پوشیده بودم جهت آن فرزند فرستاده شد در همین تاریخ
 و سارے که از سر خود برداشته بودم بهمان طور پیچیده بر سر اعتماد الدوله گذاشتم و او را بدین عنایت سر بلند ساختم سه قطعه زرد و یک قطعه
 ادرسی مربع و انگشتری نگین یا قوت مهابت خان بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر اشرف گذشت مبلغ هفت هزار روپیه به قیمت
 رسید در روز مذکور باران کرم و عنایت الهی متقاطر گشت آب در ماند و خیلی روزه به کمی نهاده بود خلق ازین ممر مضطرب احوال بودند
 چنانچه به اکثر بنده ها حکم شد که به کنار دریا به نریداروند و امید بارش و باریدن درین روزها بنود بجهت اضطراب خلایق از روی نیارند
 متوجه بدرگاه باری گشتم الله تعالی بکرم و فضل خود بارانے عطا فرمود که در عرض یک شبانه روز تا لاله باد بر کھا و نا لاله پراگشت و آن
 اضطراب خلایق به آرامش تمام مبدل گردید شکرانه این عنایت را به کد ام زبان ادا توان کرد غره ماه تیر علم بوزیر خان مرحمت شد
 و پیشکش رانا که مشتمل بر اسب و پاره پاره گجراتی و چند کوزه اچار و مر با و دیندر آمد در سوم معراج خبر گرفتاری عبد اللطیف نا
 از حاکم زاد هاسه ولایت گجرات که همیشه در ان صوبه فشار قنده و فساد بود آورد چون گرفتاری او باعث رفاهیت خلق بود حمد و سپاس
 باری بجا آورده شد فرمودم که مقرب خان او را بدست بکے از منصبه از ان تعینات آنجا بدرگاه فرستد زمیند از ان نواحی مانند واکش
 آمده لازمست نموده پیشکش با گذرانند در ششم راند اسب و راجه راج سنگه کچو اهره را بیکه را بلی کشیده او را بدین خطاب سرفراز ساختم
 یادگار بیگ که در ماوراءالنهر به یادگار تورچی مشهورست دزد حکام آنجا خالی از نسبت و حالت نبوده آمده لازمست کرد از جمله پیشکش
 او بیال سفید خطائی پایه داری متحن افتاد و پیشکش بهادر خان حاکم قندهار که نه راس اسب و نه نفور نقشه نفیسه و دو دانه پوست
 روبا و سیاه و دیگر خیر با بود از نظر گذشت هم درین تاریخ راجه کدینه بیچم نراین نام سعادت لازمست دریافت و هفت زنجیر فیل نزد
 ماده پیشکش گذرانند در دهم اسب و خلعت به یادگار تورچی مرحمت شد در سیزدهم عید گلاب پاشان بود لوازم آن روز بجا آورده شد
 و شیخ مود و حشمتی که از تعینات صوبه بنگاله است بختاب حشمتی خانی سرفراز گشت و اسب بد و مرحمت شد در چهاردهم راول سمرسی

پسر را دل او دس سنگ زینندار با نسوا له لازمست نمود سی هزار در پیوه دسه زنجیر فیل و یک عدد پاندان مرصع و یک کمر مرصع پیشکش
گذازینند و در پانزدهم نه قطعه الماس از حاصل کان و از انداخته های زینندار آنجا ابراهیم خان فتح جنگ حاکم صوبه بهار مصحوب
محمد بیگ فرستاده بود از نظر انصاف گذشت از جمله یک قطعه چهارده و نیم تانگ بود و یک لک روپیه قیمت شد در همین روز به یادگار
خورچی چهارده هزار در ب انعام مرحمت شد و او را به منصب پانصدی ذات دسی صد سوار سرخراز کردم منصب تانار خان بکادل بیگی
از اصل و اضافه دو هزاری ذات دسی صد سوار مقرر داشتیم و پسران او عللحه هریک با اضافه منصب سرخراز شدند حسب الاتماس
شاهزاده سلطان پرویز پانصدی بر منصب ذات وزیر خان افزوده شد در بیست و نهم که روز مبارک پنجشنبه بود دید عید الله بار بهر متباد
فرزند بلند اقبال بابا خرم به ملازمت رسید و عرائض آن فرزند رسانید مشتمل بر اخبار فتح ولایات دکن که جمیع دنیا داران آنجا سرحدت
بر رقبه اطاعت نهاده بندگی و فرمانبرداری قبول نمودند و مقابل قلعها و حصنها به تخصیص قلعه احمد نگر را بنظر در آورند به شکرانه این
فصحت عظمی و عطیه کبری سر نیاز مندی به درگاه بے نیاز نهاده لب بشکر کشادم و داد عجز و نیاز مندی داده فرمودم که تقاریر طایفه شادان
بنوازش در آورند لعل الله که ولایات از دست رفقه تصرف اولیای دلت قاهره در آمد مفیدانی که دم سرکشی و استکبار پیروز و مجرور
تا توانی خود اعتراف آورده مالی سپارد و خراج گذار گشتند چون این خبر به سبیل نور جهان حکیم به سامع جلال رسید برگشته بوده که دو لک روپیه
حاصل دارد با و عنایت نمودم انشاء الله تعالی چون افواج قاهره ولایت دکن و قلاع آنجا در آیند و خاطر فرزند ارجمند بابا خرم از تصرف
آنها جمع گردد پیشکش دنیا داران دکن را که درین مدت این چنین پیشکش بهیچیک از سلاطین عهد و عصر خود نداده اند همراه گرفته بهر اطمینان آنها
روانه ملازمت خواهد شد امرای را که درین صوبه جاگیر دارند و خواهند بود مقرر است که همراه آورند تا سعادت ملازمت دریافتن مخلص گردند
و ولایات جلال با فتح و فیروزی عازم پایتخت میرگرد و چند روز قبل از آنکه اخبار فتح مذکور برسد شبی به دیوان خاصه حافظ تفتاوی
نمودم که عاقبت این کار چه نوع خواهد شد این غزل برآمد:

روز هجران و شب فرقت یار آخر شد / ز دم این فال گذشت آخر کار آخر شد

چون لسان الغیب حافظ چنین امان نمود مرا امید واری تمام دست داد و چنانچه بعد از بیست و پنج روز اخبار فتح و فیروزی رسید در
بیسارے از مطالب به دیوان خواجہ رجوع نموده ام و بحسب اتفاق آنچه برآمد نتیجه مطابق همان بخشیده و کم است که خلعت نموده باشد
در همین روز هزار سوار بر منصب آصف خان افزوده و او را به پنجاهاری ذات و سوار سرخراز ساختم و آخر پاس روز بام دم محل به سیر عمارت
هفت منظر متوجه شدم و ابتدا سه شام بدو تخانه باز گشتم این عمارت از احداث بافتهاست حکام سابق ملوک است که سلطان محمود خلجی

باشد ہفت طبقہ قرار داده و در ہر طبقہ چار صفہ ساختہ مشہر چار در یک بلند می این یینار پنجاہ و چہار صوع و نیم است و دور پنجاہ گز زمین
 از سطح زمین تا طبقہ ہفتم یک عدد و ہفتاد و یک در رفتن و آمدن یک ہزار و چہار عدد و پوہ شمار شد در سی و یکم سید عبد اللہ را خطاب
 سبقت خانی سرفراز ساختہ و بہ خلعت و اسب ذیل و خنجر مع سر بلند گردانیدم و بہ خدمت فرزند بلند اقبال مرخص ساختم و لعل
 کہ از سی ہزار مدیہ زیادہ می ارز و بدست او بہجت فرزند بلند اقبال فرستادم و نظر بر قیمت آن نہ کردہ چون مدتی مدید بر سر خود
 می بستم اورا مبارک دانستہ بطریق شگون فرستادہ شد سلطان محمود خویش خواجہ ابوالحسن بخشی را بہ خدمت بخشی گری و دوا و توشیہ
 صوبہ بہار تعین نمودم و در وقت رخصت فیلہ باو عنایت نمودم آخر ہائے روز پنجشنبہ امر داد بامردم محل بہ قصد سیر نیل کنند کہ از
 جاہائے دلکش قلعہ ماند و است متوجہ گشتم شاہ مذاق خان کہ از امر اسے معتبر والد بزرگوارم بود در وقتیکہ این ولایت را بہ جایگز
 داشت عمارتے در اینجا ساختہ بغایت دلنشین و فرح بخش تادو سہ گھڑی شب توقف نمودہ بعد از ان متوجہ دولت خانہ مبارک
 گشتم چون از مخلص خان کہ دیوان بخشی صوبہ بنگالہ بود بعضی سکیہا بعرض رسید از منصب او ہزاری ذات و دولست سوار کم نمودم
 در ہفتم ذیل سستی از فیضان شیکش عادل خان گجراج نام بہجت رانا امر سنگہ فرستادہ شد در یازدہم بہ قصد شکار متوجہ گشتم دیک منزل
 از قلعہ پائین آدم غایتا کثرت باریدگی دگل بدرجہ بود کہ مطلق تردد و حرکت بسر نہ شد بنا بر رفاہیت مردم داسودگی جوانات
 فتح ابن عربیت نمودہ روز پنجشنبہ در سیردن گذرانیدہ شب جمعہ باز گشتم در پین روز ہدایت اللہ کہ در خدمت توزک و ترددات
 حضور بسیار چہان ست بہ خطاب فدای خانی سرفراز گشت درین برسات بارش بدرجہ شد کہ پیران کہن سال گفتند کہ این قسم بارانے
 و باج عمده و عصر یادند از ہم فریب بہ چل روز ابر و باران بود چنانچہ گاہے حضرت نیر اعظم ظہور میفرمودند باد و کثرت باران بہر نہ
 رسید کہ اکثر عمارتہائے قدیم و جدید از پا درآمدند و در شب اول باران و برقی و صاعقہ چندے افتاد کہ بآن علامت صد اقم
 گوش رسیدہ بود در یہ بیت کس از زن و مرد ضائع شدند در بعضی عمارتہا سنگین رسیدہ شکست در بنا ہائے آن راہ یافت پنج صدایش ازین کتب
 نیست تاہ سلاہ مذکور شدت باد و باران در ترے بود بعد از ان رفتہ رفتہ رو بہ کمی نہاد و از کثرت سبزہ و ریاحین خود روچہ نویسد و
 دشت و کہ و صحرا فرو گزشتہ است و معمورہ عالم معلوم نیست کہ مثل ماند و جائے از حیثیت خوبی ہوا و لطافت جا و صحرا بودہ باشد بہ تخصیص در
 فصل برسات درین فصل کہ از ماہ ہائے مقرر تا بتاست شہا و در وزن خانہا بے لحاظ نمی توان خوابید و روز ہا نوعی کہ مطلق ببا وزن
 و تغیر جا و منزل احتیاج نمی افتد انچہ ازین عالم نوشتہ شود ہنوز اندکے از بسیارے خوبہائے آنجا است و چیز مشاہدہ افتاد
 کہ در پچ جا از ہندوستان ندیدہ بودیم بکے درخت کیکلہ جنگلی کہ در اکثر صحرا ہائے این قلعہ رستہ است دیگر آشیانہ ممولہ کہ بزبان

برانی

فارسی و منشیچه میگویند تا حال هیچیک از عبادان خبر از ایشان او نداده بودند به حسب اتفاق در عمارتیکه بسری بردیم آشیانه او ظاهر شد و هیچ بر آورده بود سه پیر از روز پنجشنبه نوزدهم گذشته با مردم محل به قصد سیر و تماشا به محله و عمارت سکر تالاب که از احداث یافتنای حکام سابق مانده است سوار شدم چون به جهت دارائی و حکومت صوبه پنجاب به اعتمادالدوله قیل مرحمت نه شده بود در آشنای راه فیلی از فیلان خاصه که جلالت جوت نام داشت با و مرحمت نمودم و تا شام در آن عمارت دلکش بسر برده از خرمی و سبزی صحرای اطراف بغایت مخطوط گشتم و بعد از ادای عبادت و تسبیح شام متوجه مستقر دولت گردیدیم در روز جمعه فیلی رنبا دل نام که جهانگیر قلی خان بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بعضی لباسها و قماشها را مخصوص پوشش خود ساخته حکم فرمودم که هیچکس نبوشد مگر آنکه من عنایت کنم اول دگل نادری که بر بالای قبا بودند درازی قد آن از کمر بایان سرین آستین ندارد پیش آن به تکیه بسته میشود مردم ولایت آنرا که دی میگویند من نادری نام نهادم دیگر جامه شال طوس است که دال بزرگوارم خاصه کرده بودند دیگر قبا به تو گریبان و سر آستین چکن دوزی پوشیدن آنرا نیز مخصوص خود ساخته بودند دیگر قبا به حاشیه که علمای پاره محرمات را بریده بر در دامن و گریبان و سر آستین میدوزند دیگر قبا به اطلس گجراتی دیگر جیره مکرند و شیم بات که کلاتون طلا و نقره را در آن بافته باشند چون ماهیانه پاره از سواران مهابت خان مطابق بر بست سه اسپه دو اسپه بخت سرانجام خدمت دکن اضافه شده بود و در ثانی الحال آن خدمت بانصرام نرسید حکم کردم که دیوایان آن تفاوت را از جا گیرد باز یافت نمایم آخر ماه روز پنجشنبه بیست و ششم موافق چهاردهم شهر شعبان که شب برات بود در یکی از منازل و عمارات محل نور جهان سیکم که در میان تالابها و گلان واقع است مجلس جشن نمودم و امراد و قربان را درین مجلس که ترتیب داده بگیم بود طلب داشت حکم کردم که بمردم پیاله و اقسام کیفات به مقتضای خواهش هر کس بدهند بسیار پیاله اختیار نمودند فرمودم که هر کس که پیاله بخورد به شل منصب و حالت خود نشیند و اقسام کبابها و میوه ها بطریق نرک مقرر شد که در پیش هر کس بنهند عجب مجلسی منعقد گشت در آغاز شام بر اطراف تال و عمارات فانوسها و چراغها روشن ساخته چراغانی بهم دست داد که تا این رسم را معمول ساخته اند شاید در هیچ جا مثل این چراغانی نشده باشد جمیع چراغها و فانوسها عکس در آب انداخته نوعی منظر درمی آمد که گویا تمام صحن این تالاب یک میدان آفتابست بسیار شگفته مجلسی گذشت و پیاله خواران زیاد از حوصله طاقت پیاله تا دل نمودند

دل افروز نمیشد آراسته	بخوبی بد انسان که دل خواسته	نگذند در پیش این سبز کاخ	بساطی جویدان بهمت فراخ
ز بس نکست بزم میرفت دور	فلک نافه مشک بود از بخور	شده جلوه گر نازنینان باغ	رخ افروخته هر یک چون چراغ

بعد از گذشتن سه چهارگه‌ری از شب مردم را رخصت نموده اهل محل را طلب نمودم تا یک پیر شب درین موضع نزهت بسر برده داد
خرمی و عیش وادام چون درین پنجمین بعضی از خصوصیات و ست بهم داده بود اهل آنکه روز جلوس من بود دیگر آنکه شب برات بود دیگر
روز را کمی بود که پیش از آن شرح داده شد و نزد همدان روزهاست معتبر است بنا بر این سه سعادت این روز را مبارک شنبه نام نهادم
در سبت و بیستم سید کاسو خطاب پرورش خانے سرفراز گردید دیگر روز چهارشنبه بهمان رنگ که مبارک شنبه به من نیک افتاده است
این روز بر عکس به من افتاده است بنا بر این نام این روز شوم کم شنبه نهادم که دایم این روز از جهان کم باد و روز دیگر خنجر مرصع بیادگار
تورچی مرحمت شد و فرمودم که او را بعد ازین یادگار بیگ میگفته باشند چه سنگی پسر راجه مها سنگه را که درس بست سالی است طلب
نموده بودم درین روزها ملازمت نمود و یک زنجیر نیکویش گذارند یک پیر دسه گه‌ری از روز مبارک شنبه ددم شهر پور ماه به قصد سیر
بجانب نبل کند و آنحد و دسوار می دست داد و از آنجا به محرابی عیدگاه بر بالائے پشته که نهایت سبزی دخرمی دارد گذار افتاد گل چنیا
و دیگر ریاحین محرابی بدرجه شگفته بود که بر سر طرف که نظری افتاد عالم عالم سبزه و گل مشابده میگشت یک پیر از شب گذشته بدو شکر
بجا و ن داخل گشتم چون مکرر مذکور میشد که از کلبه محرابی یک قسم شیرینی بهم میرسد که اکثر درویشان و ارباب احتیاج آنرا قوت
خود می سازند در حد و نفوس آن شدم ظاهر شد که میوه آن چیزه ز تخم بے حلاوت است غایتا در پابان طرف صنوبری شکل
که اصل میوه کلبه از آن بردن بر می آید یک پارچه شیرینی بسته که بعینه طعم دفره و قوام پالوده دارد و ظاهر میگرد که مردم آنرا تناول
می نمایند و ذائقه از ادراک لذت آن بسیار محفوظ میشود در باب کبوتر نامه بر سخنان نیز گوش رسیده بود که در زمان خلایقی نبی عجل
کبوتران بغداد را که نامه بر میگویند و الحی که از کبوتران محرابی ده پانزدهی کلان پرستند آموخته میکردند به کبوتران از آن فرمودم
که اینها را آموخته کنند و این کبوتران از آن چند جفتی را چنان آموخته کردند که در اول روز که از ماند و پرواز آنها می نمودیم اگر کثرت باران
بسیار می شد نهایتش تا دینیم پیر بلکه تا یک دینیم پیر به بر پا پور میرسیدند و اگر جو بغایت صاف می بود اکثری در یک پیر میرسیدند و بعضی
کبوتران در چهارگه‌ری هم میرسیدند و در سوم عرض داشت با خرم مشعر بر آمدن افضل خان و راسه رایان رسیدن ایلیان عالی
و آوردن پیشکش های لائق از جواهر و مرصع آلات و نیلان و اسپان که در پنج حدی و عصری پنجمین پیشکش نیامده بود و ظاهر شکر گذاری
بسیار سے از خدمات و دولت خواهی خان مشارالیه و وفا بقول و عهد خود نمودن و التماس فرمان عنایت عنوان در باره او مزین
بخطاب مستطاب نرزد سے و دیگر عنایات که تاحال در شان او صادر نه گشته بود رسید چون خاطر فرزند مذکور بغایت عزیز و التماس او
بجا و حکم فرمودم که نشان عطا در رقم فرمائی با سم عادل خان مرقوم ساختند یعنی بر انواع شفقت و مرحمت و در تعریف القاب

اوده دوازده هراچه درایام سابق نوشته میشد افزونند و قید شد که او را در فرامین مطاعه فرزند می نوشته باشند و در صدر فرمان بقلم خاص این بیت مرقوم گردید +

شدی از آتماش شاه خرم | بفزند می مامشور عالم

در روز چهارم فرمان مذکور با نقل فرستاده شد تا فرزند شاه خرم نقل را ملاحظه نموده اصل را روانه سازد و در مبارک شنبه نهم با اهل محل بخانه آصف خان رفتم منزل او در حوالی دره واقع بود در نهایت لطافت و صفاد چندی دره دیگر با طرافت دارد و چند جا آبشار جاری و درختان انبه و غیره در نهایت سبزی و خرمی سایه افکن گشته قریب بدو سست دسی صد گل کیوژره در یک دره رسته است مجللاً روز مذکور در نهایت شگفتگی و خرمی گذشت و مجلس شهربان منعقد گردید بامرا از نزدیکان پیاپی امر محنت شد و پیشکش آصف خان بنظر درآمد اکثر نفایس بود آنچه پسند خاطر افتاد برداشته تنه را با و عنایت کردم در همین روز خواجه میر ولد سلطان خواجه که از خدمت بنکش موجب طلب آمده بود ملازمت نمود یک قطعه لعل و دو دانه مروارید و یک زنجیر فیلی پیشکش گذرانید و بجهیم نراین زمیندار ولایت گدیده به منصب بهزاری ذات و پانصد سوار سرافراز گردید و حکم شد که جاگیر جم از وطن او تنخواه دهند و در دهم عرضداشت فرزند خرم رسید که راه سوچ مل ولد را به با سو که زمین ولایت او متصل به قلعه کانگڑه است تعهد نمایند که در عرض یک سال آن قلعه را به تصرف او بیاورند و دولت قاهره در آورد و دو خط تعهد او را نیز فرستاده بود حکم شد که مطالب و دعا عباتی که دارد ننمیده و خاطر نشان خود ساخته را به مذکور را روانه ملازمت سازد تا سرانجام مہمات خود نموده بخجاست مذکور متوجه گردد و در همین روز که کیشنبه دوازدهم باشد مطابق غره رمضان بعد از گذشتن چهار گھڑی و بوقت پیل صبیحه فرزند مذکور از مادرش ازاد باے دیگر که دختر آصف خان باشد تولد یافت و سسی به روشن آرا بیگم گردید و زمیندار جیت پور که در حوالی ماند واقع است چون به تقضای بی سعادتها و ادراک آستانبوسی نه نمودند اسنے خان را فرمودم که با چندے از منصبداران و چهار صد پانصد نفر برقی انداز بر سر درفته ولایت او را بتا زنده در سیر دهم یک فیل به فداسنے خان و یک فیل به میر قاسم ولد سید مراد محنت شد در شانزدهم بجے سنگه ولد را به مها سنگه که در سن دوازده سالگی بوده باشد به منصب بهزاری ذات و پانصد سوار سرافراز گردید میر میران ولد میر خلیل الله یک زنجیر فیلی که خود پسند نموده شد و یک فیلی به ملا عبدالستار عنایت کردم به جوج پسر را به بکر حاجیت بهدینک بعد از فوت پدرش از صوبه دکن آمده ملازمت نمود و یک صد مرزدار گذرانید در مفتد هم بعرض رسید که را به کلیان از ولایت اڈر سیه آمده اراده آستانبوسی دارد چون در باب او حکایات نا خوش بعرض رسید بود حکم شد که او را با پسرش به آصف خان به سپارند تا تحقیق سخنانے که در باب او مذکور شده است نماید در نوروز دهم یک زنجیر فیلی بجے سنگه محنت شد در سیم دویست سوار به منصب

گیشو مار و مرحمت گردید که منصب او از اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و ہزار و دوست سوار بودہ باشد و در بست و سوم الہداد
 و فغان را بخطاب رشید خانی امتیاز دادہ پرم نرم خاصہ عنایت نمودم فیلان شیکش راجہ کلیان سنگھ کہ ہر روز زنجیر فیل بود از نظر
 گذشتہ شانزدہ زنجیر فیل داخل فیل خانہ خاصہ شدہ و زنجیر را با و مرحمت کردم چون از ولایت عراق خبر وفات والدہ میر میران
 و خورشاہ اسمعیل ثانی از طبقہ سلاطین صفویہ رسیدہ بود خلعت بخت او فرستادہ اورا از لباس لغزیت بر آوردم در میت و خیم
 فدائے خان خلعت یافتہ با اتفاق برادرش روح الہد دیگر منصبہ ایران بہ تنبیہ زمیندار حبت پوری مرخص گشتند در بست و خیم
 بہ قصد تماشا کے نہاد و شکار آئندہ و از قلعہ فرود آمدہ با اہل محل متوجہ گشتیم و بدو منزل کنار آب مذکور محل نزول اجلال گشت
 چون پشہ و یکک بسیار داشت زیادہ از یک شب توقف نیفتاد روز دیگر بہ تاراپور آمدہ روز جمعہ سی و یکم مراجعت واقع شد
 در غرہ مہراہ بہ محسن خواجہ کہ در نیولا الہاد را الہیہ آمدہ خلعت و پنجزار روپیہ مرحمت شد در دوم بعد از نفیض تقدما تیکہ در باب
 راجہ کلیان بعض رسانیدہ بودند و اصفت خان بہ نفیض آن مامور بود چون بیگناہ ظاہر گشت سعادت آستانہ سی و بیانیہ یکصد
 مہر و یکزار روپیہ مذکور گزرا نیند و شیکش او کہ یک سلک مرادید بود شملہ ہشتاد دانہ و دو قطعہ لعل و یک پہونچی کہ یک قطعہ لعل و دو دانہ
 مرادید داشت و صورت اسب طلا مرصع بجا اہر از نظر گذشت عرضداشت فدائے خان رسید کہ چون افواج قاہرہ ولایت
 حبت پور در آمدند زمیندار آنجا فرار بر قرار اختیار نمودہ تاب مقاومت نیاورد و ولایت او بتاراج حادثات رفت الحال از
 کہ دہ خود بیجان ست دارادہ دارد کہ بدرگاہ جہان پناہ آمدہ طریقہ بندگی و اطاعت اختیار نماید روح الہد را با فوجی بہ عقب
 او فرستادہ شد کہ اورا بدست آوردہ بدرگاہ آید یا آدرہ وادی ادبار سازد و زندان و متعلقان اورا کہ بمیان ولایت زمینداران آید
 در آمدہ اند بہ بندہ را آورد در ہشتم خواجہ نظام چار دہ عدد دانہ کہ از بندہ موخا بود آوردہ گذرا نیند از بندہ کور بہ سورت در عرض چار دہ
 روز آوردہ بودند و از سورت بماند و بہ ہشت روز آمدہ بود کلا نے انارند کور برابر انارٹھٹہ است غایتاً انارٹھٹہ ہیدا نہ و این انار بادانہ
 و ناز کے دار در شادابی بر انارٹھٹہ زیادتی میکند در نہم خبر رسید کہ روح الہد بدیہی از دیہات آن نواحی میرسد و بدو خبر میرسانند
 کہ زندان و متعلقان حبت پوری درین دیہہ است بہ قصد نفیض در بردن دیہہ فرود آمدہ کسان میفرستد و مردے را کہ درین دیہہ بودہ اند
 حاضر میسازد و در اثنا کے تحقیق و نفیض کے از قدویان زمیندار مذکور بہ بیان مردم دیہہ در آمدہ در حینیکہ مردم جا بجا فرود آمدہ بودند
 و روح الہد با چندے رخت بر آوردہ بر بالائے قالیچہ نشستہ بودہ است آن فدوی خود را بہ عقب سر اورا رسانیدہ بر چہ باد میرسانند
 و آن بر چہ کار گر افتادہ سر از سینہ او برمی آورد و کشیدن بر چہ و اصل گشتن روح الہد مقارن یکدیگر واقع میگردد و چندے کہ حاضر

بودند آن مردک را به جنم میفرستند و مجموع مردمی که متفرق فرد آمده بودند سلاح پوشیده بر سر دیبه روانه میشوند آن خون گرفتار
 به شامت جادادن مخالفان و دشمنان در یک ساعت نجومی به قتل میرسند زنان و دختران آنها به بند گرفتار میگرددند و آتش در دیبه
 زده چنان میکنند که بجز قتل خاکسری بنظر نمی آید و تمامی آن مردم جسدها را بر داشته خود را به فدائے خان طغی می سازند و طغی
 و کار طلبی روح الله سخن نمود غایتاً غفلت این شعبده انگخت چون آثار آبادانی در آن ولایت نمائند زمینداران آنجا به کوه جنگل آمده
 خود را پنهان و گنایم ساخت دیبه فدائے خان کس فرستاده التماس عفو گناهان خود نموده حکم شد که او را قتل داده بدرگاه آورد و منصب
 مردت خان از اصل و اضافت بشرط نیست و نابود ساختن هر بیان زمیندار چند رکوه که مرد دین از و آزار تمام می یابند به دویزاری ذات
 و هزار پانصد سوار مقرر گشت در سیزدهم راجه سو بچ مل به همراهی تقی بخشی ملازم بابا خرم آمده ملازمت کرد مطالبه که داشت مجموع بعض
 رسانید سرانجام خدمتیکه تعهد نموده بود به واجبی شد حسب التماس فرزند شاریه به عنایت علم و تقاریر سر بلندی یافت به تقی که
 همراهی او معین بود و کچوه مرصع شفقت شد و مقرر گشت که سرانجام کار خود نموده بزودی روانه گردد و منصب خواجه علی بیگ میرزا که بحفظ
 و حراست احمد نگر تعین یافته بود و پنجزاری ذات و سوار حکم شد بنور الدین قلی و خواجگی طاهر رسید خان محمد و مر نضی خان دولی بیگ
 بهر که ام یک زنجیر فیل مرحت نمودم در هفدهم منصب حاکم بیگ از اصل و اضافت دویزاری ذات و دویست سوار مقرر گردید و در هجدهم روز راجه
 سو بچ مل را خلعت و فیل و کچوه مرصع و تقی را خلعت داده بخدمت کا نگره مرخص ساختیم چون فرستاده های فرزند بلند اقبال شاه
 خرم با الچیان عادل خان و پیشکشهایکه فرستاده بود داخل بر پا نور شدند و خاطر آن فرزند بالکلیه از مهلات صوبه دکن جمع گشت حسب
 صوبگی برادر خاندیس و احمد نگر به سپه سالار خانان التماس نموده شاهنواز خان پسر او را که در حقیقت خانخانان جوان ست باد و او
 هزار سوار موجود به ضبط ولایت مفتوحه فرستاد و هر جاد هر محل را بجا گیری که از معتبران قرار داده بند دبست آنجا بردش که لائق و مناسب
 بود سرانجام نموده و از جمله لشکر که به همراهی آن فرزند مقرر بود دویازی سی هزار سوار بهفت هزار پیاده برق انداز در آنجا گذاشته تتر مردم
 را که بیست و پنج هزار سوار و دو هزار توپچی بود همراه گرفته روانه ملازمت شد و بتاریخ روز مبارک شنبه بیستم مهر ماه اتمی سنه دوازده جلوس
 موافق یازدهم شهر شوال ۱۲۸۶ هزار بست و شش پیروی بعد از گذشتن سه پیر و یک گهری در قلعه ماند و به مبارکے و فرخی سعادت ملازمت
 دریافت مدت مفارقت پانزده ماه و یازده روز کشید بعد از تقدیم آداب کورنش و زمین بوس بالاسے جهر و که طلبیدم و از غایت محبت
 و شوق بے اختیار از جاسے خود برخاسته در آغوش عاطفت گرفتیم چند آنکه او در آداب و فرد تنی بیافه نمودن در عنایت و شفقت افزودم
 و نزدیک خود حکم نشین فرمودم هزار اشرفی و هزار روپیه به صیغه نذر و هزار اشرفی و هزار روپیه بر رسم تصدیق معروض داشت و جواب

مقتضی آن نبود که پیشکش با س خود را تمام به نظر در آورد فیل سرناک را که سر حلقه فیلان پیشکش عادل خان بود با صند و قچه از جواهر
نقیص درین وقت گذرانید بعد از آن به بخشیان حکم شد که امرائے که همراه آن فرزند آمده اند به ترتیب منصب ملازمت نمایند
اول خان جهان به سعادت ملازمت سرفرازی یافت او را بالا طلبیده بدولت قدبوس امتیاز بخشیدم هزار مهر و هزار روپیه
ده و صند و قچه پرازد جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و از پیشکشها س ادایچه مقبول افتاد چهل و پنج هزار روپیه قیمت شد بعد از آن
عبدالعزیز خان آستانخوس نموده صد مهر نذر آورد و آنگاه مهابت خان برین بوس سر بلندی یافت صد مهر و هزار روپیه نذر دیگری
از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید یک لک و بیست و چهار هزار روپیه قیمت آن شد از آنجمله علی سست بوزن یازده مثقال که
ساگندشته در اجمیر فرنگی بحیث فردضن آورده بود و دو لک روپیه بهایم کرد و در جوبریان هشتاد هزار روپیه قیمت می نمودند بنا بر این سودا
راست بنام بادگر دانیده بر د چون به برهانجو رسید مهابت خان یک لک روپیه از دین خود جدا نهاد که راجه بهادرسنگه ملازمت
نموده هزار روپیه نذر و قدری از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و همچنین داراب خان پسر خانخانان و سردار خان برادر
عبدالعزیز خان و شجاعت خان عرب دیانت خان و شهباز خان و معتمد خان بخشی و او دارام که از سرداران عمده نظام الملکی بودند
بقول فرزند شاه خرم آمده در سلک دو تنخواهان منتظم گشته و دیگر امرای ترتیب منصب ملازمت نمودند بعد از آن دلا س عادل خان
دولت زمین بوس دریافت عرصه داشت او را گذرانیدند پیش ازین بجله دسے فتح رانا منصب بیست هزار روپیه و ده هزار سوار به فرزند
اقبال مند مرحمت شده بود چون به تسخیر و کن شنافت خطاب شاهی اختصاص یافت الحال بجله دسے این خدمت شایسته منصب
سی هزار روپیه و بیست هزار سوار خطاب شاه جهان عنایت فرمودم و حکم شد که بعد ازین در مجلس بیست آئین صندلی نزدیک به تخت
می نهاده باشند که آن فرزند نشیند و این عنایت بیست مخصوص بآن فرزند که پیش ازین در سلسله مارسم نبود و خلعت خاصه با چار قب
زربفت و دوزگر بیان و سرآستین و حاشیه دامن مردارید و دختی که پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و شمشیر مرصع با پرده مرصع و خنجر مرصع
مرحمت شد بحیث سرفرازی او خود از جهر و که پائین آمده خوانچه از جواهر و خونی زر بر سر او تار کردم و فیل سرناک را نزدیک طلبیده دیدم
بے تکلف آنچه از تعریف و خوبی این فیل شنیده شد بجای خود است در کلانے و آراستگی و جمال و خوش فعلی تمام چهار است و باین
خوبی فیل کنز دیده شد از بسکه در نظر م مقبول افتاد خود سوار شده تا درون و دو تنخانه خاص به موبله نذر بر سر او تار کردم و حکم
فرمودم که درون دولت خانه می بنده باشند و باین نسبت نور بخت نام او نهاده شد روز جمعه بیست و چهارم راجه بهرجو زمیندار بکلان
آمده ملازمت نمود نام او پرتابست و راجه آنهارا هر کس که بوده باشد بهرجو بیگویند قریب به هزار روپیه نقد سوار واجب خوار است

در وقت کارنامه هزار سوار هم سامان می‌تواند کرد ولایت بگلانه در میان گجرات و خاندیس و دکن واقع است و دقله مستحکم دهد و سایر و
 سایر چون مالیر در میان معموره است خود را بنجایب باشد ملک بگلانه چشمه‌های خوش و آب‌های روان دارد و آنجا بقایای طبع
 و بالیده بشود از ابتدا غورگی تا آخر بنده ماه می‌کشد انگور و شکر فراوان است اما فردا علی نیست راجه مذکور با حکام گجرات و
 دکن و خاندیس سر رشته مدارا و ولایت از دست نداده غایتاً خود بدیدن هیچکدام نمی‌رفتند و چون ازینها خواستی که دست تهرت
 به ملک او دراز سازد به حمایت دیگر از آسیب دیگر محفوظ ماندی بعد از آنکه ولایت گجرات و دکن و خاندیس تهرت حضرت
 عرش آشیانه در آمدند به برهان پور آمده سعادت زمین دوس دریافت و در سلک بنده با نظم گشته به منصب سه هزار سوار شد
 در نیولا که شاهجهان به برهان پور رسید یازده زنجیر فیل پیشکش آورده ملازمت نمود در خدمت آن فرزند بدرگاه آمد و در غور اعلان
 و بندگی بخواه اطفال و مراحم خسروان سر بلندی یافت و به عنایت شمشیر مرصع ذیل و اسپ خلعت ممتاز گشته بود از چند روز به انگشتی
 از یاقوت و الماس و لعل بدو مرحمت نمود روز مبارک شنبه بیست و نهم نو جهان حکیم جشن فتح فرزند شاه جهان کرده به شاه جهان
 خلعت‌های گران بها بآورد که به گل‌های مرصع و مروارید های نفیس آراسته بود و سرچ مرصع بکواهر نادر و دستار با طره مروارید
 و کمر سبیل مروارید و شمشیر با پرده مرصع با پچول کتاره دهنده مروارید و دو اسپ که یک زین مرصع داشت
 ذیل خاصه با دو ماده ذیل عنایت نمودند و همچنین بفرزندان و اهل حرم او خلعت‌های و تنویرهای آتشه باقسام
 زرین بخشیدند و بنده‌های عمده او را اسپ و خلعت و خنجر مرصع انعام فرمودند همه جهت سه ملک روپیه صرفت این جشن
 شده باشد در همین روز عبدالعزیز خان و سردار خان برادر او را خلعت و اسپ عنایت نموده بکراچی که بجایگاه آنها
 مقرر شده بود رخصت فرمود و شجاعت خان را نیز بجایگزین کرد در صوبه گجرات تنخواه یافته رخصت داده خلعت و ذیل
 مرحمت شد و سید حاجی را که جایگزین او در بهار بود اسپ بخشیده رخصت نمود چون مکرر بفرزند که خاندان پیر و ضعیف
 شده چنانکه باید تاب قطره و تردد ندارد و صوبه کابل و بنکش سرزمین فتنه خیز است و محبت استیصال افغانان پیوسته
 سواری و حرکت لازم دارد از آنجا که احتیاط شرط جهاندار است مهابت خان را بصاحب صوبگی کابل و بنکش تسلیم
 فرموده خلعت عنایت کرد و خاندان بکومت ولایت طحله سرفرازی یافت ابراهیم خان فتح جنگ چیل و نه زنجیر فیل
 از بهار پیشکش فرستاده بود بنظر گذشت درین ایام محبت بن سون کیده آوردند تا امروز ازین قسم کیده خورده نشده بود
 و در کافی مقدار یک انگشت بوده باشد خیل شیرین و راست مزه است هیچ نسبت بدیگر اقسام کیده ندارد و غایتاً خالص

از شکی نیست چنانچه دو عدد از آن من خوردم اثر گرانی در خود یا قلم و دیگران میگویند که تا هفت و هشت میتوان خورد
 اگر چه کیک در اصل قابل خوردن نیست اما از اقسام او آنچه توان خورد همین است و بس اسباب تابست و سویم
 ماه مهر مقرر بخان ابنه گجرات را بزرگ چوکی رسانید درین تاریخ شنیده شد که محمد رضا ایلمچی برادر شاه عباس در آگره
 بمرض اسهال و دلعت حیات سپرد و محمد قاسم سوداگر را که از پیش برادر آمده بود و وصی خود ساخته حکم فرمودم که بوجوب
 وصیت اسباب و اشیای او را بخدمت شاه رساند تا ایشان در حضور خود بفرشته مرحوم لطف نمایند بید کسیر و بخت حسان
 و کلاسه عادل خان خلعت و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه سیزدهم آبان ماه آلی جانیگیری قلی بیگ ترکمان که بخطاب
 جانیسپار غانی سرفراز است از دکن آمده ملازمت نمود پدرش در سلک امرای ایران انتظام داشت در زمان عرش
 آشیانی از ولایت آمده بود منصب عنایت نموده بصوبه دکن فرستادند و در آن صوبه نشو و نما یافت اگر چه غایتاً مکرر مجرای
 خدمت او شده بود درینولکه فرزند شاه جهان بلاملازمت رسید و از اخلاص و جانیسپاری او معروض داشت حکم فرمودم
 که جریده بدرگاه آمده سعادت ملازمت در یابد و باز مراجعت نماید درین روز او دارام را بمنصب سه هزاری و هزار
 پانصد سوار سرفراز ساختم ذات او بر همین است و پیش عنبر اعتبار تمام داشت در وقتیکه شاهنواز خان پسر عنبر میرفت
 آدم خان حبشی و جادو را که و با پورای کایتیه و او دارام و چندی از سرداران نظام الملک جدا شده نزد شاهنواز خان
 آمده بودند و بعد از شکست عنبر باز بلامنتها عادل خان و فریب عنبر از راه رفته ترک بندگی و دولتخواهی نمودند عنبر
 بآدم خان سوگند مصحف خورده او را غافل ساخت و بفریب گرفته در قلعه دولت آباد محبوس گردانید و آخر او را کشت
 با پورای کایتیه و او دارام بر آمده بسرحد عادل خان رفتند عادل خان در ملک خود راه نداد و در همان چند روز با پورای
 کایتیه بفریب و عذری که از آشنایان نقد بستی و در باخت و عنبر فوجی بر سر او دارام فرستاد او جنگ خوب کرده فوج عنبر را
 شکست داد بعد از آن در آن ملک نتوانست بود خود را بسرحد ولایت بادشاهی انداخت و قول گرفته با ابل و عیال
 خویش و پیوند بخدمت فرزند شاه جهان آمد و آن فرزند او را با انواع عنایت و اقسام رعایت سرفراز ساخت و منصب
 سه هزار نیات و یک هزار سوار امیدوار گردانیده همراه بدرگاه آورد و چون بنده کار آمدنی بود پانصد سوار دیگر اضافه
 مرحمت نمودم و شهباز خان را که منصب دو هزار نیات و هزار و پانصد سوار داشت پانصد سوار دیگر افزوده بفرجیاری
 سرکار سارنگپور و بعضی از صوبه ماهه تعیین فرمودم بخان جهان اسپ خاصه و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه دهم ماه

مذکور فرزند شاه جهان پیشکشهای خود را بنظر در آورد و بواسطه مرصع آلات و نقشه نفیسه و دیگر نفایس و نوا و تمام در صحن جبر و که ترتیب چیده نیکان و اسپان را با سازهای طلا و نقره آراسته و برابر داشته بود بجهت خاطر جوئی او خود از جبر و که پائین آمده بتفصیل دیده شد از آنجمله عظمی است نفیس که در بندر کوده بجهت آنفرزند مبلغ دو لک روپیه اتیاع نموده اند و زنی نوزده تانک که هفتده مثقال و پنج و نیم سرخ باشد و در سر کار سن لعل از دوازده تانک بیشتر نبود و جوهریان نیز بهمان قیمت منظور داشتند - دیگر نیلی است از بابت پیشکش عادل خان شش تانک و هفت سرخ یک لک روپیه قیمت شده تا حال باین کلان و تقاست و خوش رنگی و شادابی نیم در نظر نیامده و دیگر الماس جمکوره است از بابت عادل خان وزن یک تانک و شش سرخ چهل هزار روپیه بها کرده اند و چه تسمیه جمکوره آنکه در دکن سبزی است که آن را ساگ جمکوره میگویند در وقتیکه مرتضی نظام الملک برار را فتح کرد روزی با اهل حرم خود بسیر باغ رفته بود یکی از عورات در میان ساگ جمکوره این الماس را یافته پیش نظام الملک برد از آن روز با الماس جمکوره شهرت گرفت و در فقرات احمد نگر تصرفت ابراهیم عادل خان که الحال هست در آمد و دیگر مردیست هم از پیشکش عادل خان اگرچه از کان نواست اما بغایت خوش رنگ و نفیس چنانچه تا حال این طور دیده نشده و دیگر دو مردارید یکی بوزن شصت و چهار سرخ که دو مثقال و یازده سرخ باشد بمیت و پنج هزار روپیه قیمت شده دویم شانزده سرخ در نهایت غلطانی و لطافت دوازده هزار روپیه قیمت نموده اند و دیگر الماسی است از بابت پیشکش قطب الملک بوزن یک تانک سی هزار روپیه قیمت نمودند یکصد و پنجاه فیل از آن جمله سه فیل با سازهای طلا از زنجیر و غیره و نه فیل با ساز نقره اگرچه بمیت فیل داخل حلقه خاصه شد اما پنج فیل بنایت کلان و ناسی است اول نور بخت که آن فرزند روز لازمست گذرانید یک لک و بمیت و پنج هزار روپیه قیمت قرار یافت و دیگر موپیت از بابت عادل خان یک لک روپیه قیمت نموده و در جن سال نام نهادم و دیگر پنج بلند هم از پیشکش او یک لک روپیه قیمت نمودند چنانچه گرانبار نام نهادم و دیگر فیل قد و سخا و فیل امام رضا از بابت قطب الملک اینها را نیز هر کدام یک لک روپیه بها شد دیگر یکصد و اسب عربی و عراقی که اکثر اسپاهای خوب بود از آن جمله سه اسب زینهای مرصع داشت اگر پیشکشهای آن فرزند آنچه از عاصه خود دوازده دینا داران دکن گرفته است بتفصیل مرقوم گرد و بطل می کشد مجلاً آنچه از پیشکشهای او مقبول افتاد و موازی بمیت لک روپیه می شود سواى این قریب بدو لک روپیه بوالده خود نور جهان بی بی پیشکش نمود و شصت هزار روپیه بدیگر والدیه با و بیگمان گذرانید مجموع پیشکش آنفرزند بمیت و دو لک و شصت هزار روپیه

که بقا د پنج هزار تومان راج ایران و شصت و هفت لک و شصت و هزار خانی راج توران باشد چنین پیشکش درین دولت
ابد پیوند از نظر گذشته بود توجه و عنایت بسیار بد و نمودم در حقیقت غرض ندی که شایان لطف و شفقت باشد دست
نهایت رضامندی و خوشنودی از و دارم اسر تعالی او را از عمر و دولت برخوردار گرداند چون در مدت عمر شکار فیل نکرده
بودم دلیل دیدن ولایت گجرات و تاشا س دریا س شور هم داشتیم و مکرر قراولان رفته فیلماسه صحرائی دیده جاسه شکار
قرار داده بودند بخاطر رسید که سیر احمد آباد و تاشا س دریا نموده وقت برگشتن که هوا گرم شود و موسم شکار فیل شود شکار
کرده متوجه بارالکافه اگر شوم باین عزیمت حضرت مریم الزمانی و دیگر یگان و اهل محل را با سباب و کارخانه خات زیادت
روانه اگر ساخته خود با جمعی که از همراهی آنها گزیر نیست برسم سیر شکار متوجه صوبه گجرات شدم و شب جمعه آبان ماه بمبارکی
و فرخی از ماند کوچ کرده در کنار تال علم فرود آمده شد صبح بشکار رفته یک نیله گاوی بندوق زدیم شب شنبه هاجان
را اسپ فیل خاصه عنایت نموده بخدمت صوبه کابل و بکشی رخصت فرمودم بالتامس او رشید خان را خلعت و اسپ
وفیل و مخمر صحر محبت نموده بکاک و تعین کردم ابراهیم حسین را بخدمت بخشگیری دکن سر فرار ساختم و میر حسین بواقع
نویسی صوبه مذکور مقرر شد راجه کلیان پسر راجه ثور دل که از صوبه او رسیه آمده بود بجهت تقصیرات که بای نسبت می کردند
روزی چند از سخاوت کورنش محرومی داشت بعد از تحقیق یگانه اے اظا هر شد اسپ و خلعت عنایت نموده همراه
جابت خان بخدمت بکشی تعین نمودم روز دوشنبه بکلا س عادل خان طره اے مرصع بطرح دکن مرحمت شد
کے پنج هزار روپیہ و دیگر چار هزار روپیہ قیمت داشت چون افضل خان و راسے رایان و کلا س قرزند شاه جهان
این خدمت را چنانچه شرط بندی است و خدمتگاری بتقدیم رسانیده بودند هر دورا بزیادتی منصب سر فرار فرموده راسے
رایان را بخطاب بکرماجیت که در هندوان خطاب عمده است ممتاز ساختم و الحن بنده شائسته قابل تربیت است روز
شنبه دوازدهم بشکار رفته دو نیله گا و داده را به بندوق زدیم چون ازین منزل شکار دور بود روز دوشنبه چار و نیم کرده
کوچ فرموده در موضع کید حسن فرود آمد روز شنبه پانزدهم سه نیله گا و زدیم یکے از آنها که کلان تر بود دوازده سن بوزن دوازده
درین روز از میرزا رستم غریب خطا گذشت ظا هر بندوق را به نقاشه سر راست کرده اول یک تیرمی اندازد باز بندوق را
میر میسکند چون جرش بسیار روان بوده بندوق را بر سینہ خود کیه داده غلور را زیر دندان می کند که درست شود و اگر شکلی
داشته باشد قضا را درین وقت قبیلہ یا تشاه میرسد و بالاسے سینہ جا بیکد سر بندوق نهاده بود مقدار کف دست سے سوزد

چنانچه ریزه های دار و در پوست و گوشت فرو می نشیند و خیلی جراحت می شود و الم بسیار بسیار رسید روز یکشنبه شانزدهم چهار نیکه شکار شد سه ماه نیکه گاؤ و یک بکره نیکه گاؤ و روز مبارک شنبه بیدر کوه است که آبشاری داشت و نزدیک به آرد و واقع بود رفته شد اگر چه درین ایام آب کمتر داشت اما چون دوسه روز پیشتر محراب آب از بالا بسته بودند و نزدیک رسیدن من گذاشتند بغایت خوب میرنجت ارتقا عش بست گز بوده باشد از فراز کوه جدا شده میریزد درین قسم سر راهی غنیمت است پیالهای معقود را بر لب آب و سایه کوه خورده شب به آرد و آدم درین روز زمیندار حیات پوری که بالتاس فرزند شاهجهان گناه او بخشیده شده بود دولت آستانه بوس دریافت روز جمعه هزدهم یک نیکه گاؤ و کلان یک بکره و روز شنبه نوزدهم دو ماده شکار شد چون قرارداد آن عرض کردند که در پرگنه حاصلپور شکار فرموده است اردوی کلان را درین منزل گذاشته روز یکشنبه بیستم با جمعی از بنده های نزدیک به حاصلپور که سه کرده مسافت داشت شتاقم میرحسام الدین ولد میرجمال الدین حسین انجو که بخطاب عقد الدوله اختصاص دارد بمنصب هزار و یزات و چهار صد سوار از اصل و اضافه سرفرازی یافت یادگار حسین قوش بیگی و یادگار تورچی را که بخدمت بگلش تعیین شده اند فیل مرحمت نمودم درین تاریخ انگور حسینی بیدانه از کابل رسید بغایت تروتازه آمده بود زبان این نیازمند درگاه ایزدی از ادای شکر نعمتهای او قاصر است که با وجود سه ماه مسافت راه انگور کابل در دکن تازه می رسد روز دوشنبه بست و یکم سه راس نیکه گاؤ خورد روز شنبه بست و دویم یک نیکه گاؤ و نر دوسه ماده و روز یکم شنبه بست سویم یک ماده شکار شد روز مبارک شنبه بست و چهارم در کنار تال حاصلپور نریم پیال مرتبت یافت بفرزند شاهجهان و چندی از امرای عظام و بنده های خاص پیاله عنایت شد یوسف خان پسر حسین خان را که از خانزادان لائق تربیت است بمنصب سه هزار و یزات و هزار و پانصد سوار از اصل و اضافه مرحمت نمودم و بفرجیاری گونیزدانه رخصت نمودم و بانعام خلعت و فیل سرفرازی یافت راسی بهاری داس دیوان صوبه دکن بسعادت آستانه بوس ممتاز گشت روز جمعه جانبیار خان را بغایت علم سر بلند ساخته اسپ و خلعت مرحمت نموده به صوبه دکن رخصت فرمودم امر و زبندقی نمایانی انداختم قنار اور درون دولت خانه و رخت کمرنی واقع شده بود و قریشه آمده بر سر شلخ بلندی نشست و همین میان سینه اش بنظر درمی آمد بندوق را بر دس و دست گرفته در میان سینه او زدم و از جایکه ایستاده بودم تا سر شاخ بست و دگر بود در شنبه بست و ششم قریب بدو کرده کچ کرده در موضع کمال پور منزل شد یک نیکه درین روز به بندوقی زدم رستم خان که از بنده های عمده سندنزد

شاه جهان ست و از برهان پور با جمعی از بندها به درگاه بر سر زمین باران گونڈوانه تعیین نموده بود صد و ده زنجیر نعل و یک لک و بیست هزار روپیه پیشکش گرفته درین تاریخ آستان بنوس رسید از هر ولد شجاعت خان بمنصب هزار زیات و چهار صد سوار از اصل و اضافہ سرفراز شد روز یکشنبه بخت و بهقتم شکار باز و جره کردم روز دوشنبه نیلہ گاوکلان و یک بوکره شکار شد نیلہ دو از دهن و نیم بوزن در آمد روز سه شنبه بخت و بهنم یک نیلہ شکار شد بابلول سیانہ والہ یار کوکہ از خدمت گونڈوانہ آمدہ سعادت ملازمت دریافت بابلول خان پیر حسین میانہ است و میانہ الوشی است از افغانان در مبادی حال حسن کوکہ صادق خان بود اما کوکہ بادشاہ شناس و آخر در سلک بندها به بادشاہی انتظام یافت و در خدمت دکن فوت شد بعد از پیرانش بمنصب سرفراز گشتند اگر چه بیست و پیر داشت اما دو پیرش هر دو بجو شمشیر و شناس آمدند برادر کلان و در آغاز جوانی و دلچت حیات سپرد بابلول رفته رفته بمنصب ہزار سی سر ملندی یافت درین وقت فرزند شاه جهان بہ برهان پور رسیدہ اورا قابل تربیت دانستہ بمنصب ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار میداد ساخت و چون تا حال مرا ملازمت نکرده بود و بسیار آرزوی آستان بنوس داشت بدرگاہ طلب فرمودم بج کلن خوب خانزادی است همچنانکہ باطنش بحسن شجاعت آراستگی دارد و ظاہرش ہم خالی از نمودی نیست منصبی کہ فرزند شاه جهان تجویز نموده بود بالتماس او مرحمت شد و بخطاب سر بلند خانی سرفراز گشت الہ یار کوکہ نیز جوان مردانہ و بنده لائق تربیت است اورا بخدمت مناسب و چسبان یافته بدرگاہ طلب فرمودم روز کم شنبہ غره ماہ آذر بشکار رفته یک نیلہ گاو بہ بندوق زدیم درین تاریخ واقعات کشمیر بعرض میرسد کہ در خانہ ابرشیم فروشی دو دختر دندان دار بوجو آمدہ کہ پشت تا کمر ہم متصل بود اما سر و دست و پا سے ہر کدام جدا اندک زلمنے زندہ بودہ فوت شدند روز مبارک شنبہ دویم در کنار تالے کہ دیرہ شدہ بود بزم پیالہ ترتیب یافت لشکر خان را خلعت و فیل مرحمت نموده بخدمت دیوانی صوبہ دکن سرفراز ساختہ بمنصب از اصل و اضافہ دو ہزار پانصد زیات و ہزار و پانصد سوار حکم شد بکلا سے غافلخان مہر کوکب طابع کہ ہر کدام بوزن پانصد ہر دستوری میشود انعام شد بسلبر بلند خان اسپ و خلعت عنایت نمودم چون از آلہ یار کوکہ ہم خدمات غالیستہ و ترادوات پسندیدہ بوقوع آمدہ بود بخطاب بہت خانی سرفراز گشتہ خلعت مرحمت شد روز جمعہ سہ چار کردہ و یکپا کوکچ نمودہ پرگنہ و کنان محل نزول را یات اقبال گشت روز شنبہ نیز چار کردہ و یک پاؤ کوکچ نمودہ در قصبہ دھار منزل شدہ دھار از شہر ہا سے قدیم است و راجہ بھوج کہ از راجہا سے معتبر ہندوستان است درین شہر مے بود و از احمد اہزار سال گذشتہ در زمان سلاطین مالوہ نیز مہتا حاکم نشین بودہ و قییکہ سلطان محمد تغلق بعزم تسخیر دکن مے رفت

قلعه از سنگ تراشیده بر فراز پیشه اساس ساخته ظاهرش غایت نمود و صفادار و درون قلعه از عمارات خالی است فرمودم که طول و عرض و ارتفاعش را ساحت کنند طول درون قلعه دوازده فتاب و هفت گز عرض هفت فتاب و سیزده گز و عرض دیوار قلعه نوزده و نیم گز و ارتفاع تا کنگره هفده و نیم گز ظاهر شد و در برون قلعه پنجاه و پنج فتاب بود و عمیدش غوری مخاطب به دلاورخان که در زمان سلطان محمد پسر سلطان فیروز بادشاه دلی حکومت ولایت مالوه با استقلال داشت و معموله برون قلعه مسجدی جاسی بنا نهاده در مقابل در مسجد میل آینهی مربع نصب کرده بود چون سلطان بهادر گجراتی ولایت مالوه را بطرف در آورد و خواست که این میل را بگجرات لقل نماید کار نمایان در وقت فرود آوردن احتیاط نکرد و بر زمین افتاده و دیار شد یک از آن هفت و نیم گز دیگر سه چهار گز و یک پا و دو و درش یک گز و یک پا است چون در اینجا ضایع افتاده بود حکم کردم که تخت نکلان را با گره برده در صحن روضه حضرت عرش آشیانه نصب کنند که شبها چراغ بر بالاسه آن میسوخته باشد کسی مذکور در دار و بر پیش طاق یک در فخره از تشریح سنگی نقش کرده اند مضمون آنکه عمیدش غوری در سنه سبعین و ثمانمائه این مسجد را اساس نهاده و بر پیش طاق دیگر قصیده ای سنست اند که این چند بیت از آنجا است -

خدا یحیی زمان کوب سپهر جلال	مدار اهل زمین آفتاب این کمال	پناه پشت شریعت عمید شه داود	کافقار کن بنور الان حمید فصالح
معین دنا صردین نبی دلاورخان	که برگزیده خداوند ایزد مشال	بشهر دهار بنا کرد مسجد حساب	بوقت سعد خجسته بروز فرخ قال
	گذشته بود زمان پنج هشتصد بقاد	که شد تمام زاقبال در گز آمال	

چون دلاورخان و دعیت حیات سپرد و در آنوقت هندوستان بادشاه با استقلال نداشت و ایام هر پنج و مرج بود و هوشنگ پسر دلاورخان که جوان رشید و صاحب بهت بود قاپو دانسته بر سر پر سلطنت مالوه جلوس نمود بعد از فوت او بحسب تقصیر سلطنت محمود خلجی پسر خان جهان که وزیر هوشنگ بود منتقل شد و از او بر پسرش غیاث الدین رسید و بعد از آن به ناصر الدین پسر غیاث الدین که پدر را زهر داده بر مسند زشت نامی نشست و از او بفرزندش محمود انتقال یافت و سلطان بهادر گجراتی ولایت مالوه را از محمود گرفت و سلسله سلاطین مالوه بمحمود مذکور منتفی شد و روز و شب ششم بشمار برفته یک نیکه داده را به بندوق زوم بمیرزا شرف الدین جمین کا شغری فیله عنایت نموده بخدمت صوبه بنگش خطب نموده بادوا را خم خمر مرصع و مهر صد توله و بیست هزار در آب انعام شد و روز سه شنبه هفتم در تال و هار یک مگر میچ به بندوق زوم بآنکه معین سونی او بنظر درمی آمد و باقی تنه اش در آب نهان بود و بقیاس و قرینه بیان شش زوم و یک زخم تمام شد مگر میچ از عالم تنگ

۹
در
پنج
میهن
هر
ک
بعث
کنده
است
بود
بمعد
»

جائز نیست و در اکثر آبهای هندوستان می باشد و بغایت کلان می شود این چندان کلان نبود مگر مگرچندیده شدیم هشت
 گز طویل و یک گز عرض داشته روز یکشنبه چهار و نیم کرده کوچ کرده سعد پور منزل شد درین موضع رودخانه ایست که
 ناصرالدین خلجی بالای آنرا پل بسته و نشیمنها ساخته است از عالم کالیاوه جائز است و هر دوازده ساله و اثرهای
 اوست اگرچه عمارتش قابل تعریف نیست چون در میان رودخانه ساخته شده جوئیهای و حوضها ترتیب داده اند
 یک طوری بنظر در می آید شب فرمودم که بر دوران جوئیها و آبها چراغان کردند روز مبارک شنبه نهم بزم پیاپی ترتیب یافت
 درین روز بفرزند شاهان یک قطعه لعل یک رنگ بوزن نه تانگ و پنج سرخ که یک لاک و سبست و پنج هزار روپیجه
 داشت باد و مرورید انعام شد و این طعنه است که در زمان ولادت من حضرت مریم مکانی والدۀ حضرت عرش آشنایی
 برسم رونما بمن التفات نموده بودند و سالها در سر بیچ خاصه آنحضرت بود بعد از ایشان من هم تبرکاً خود در سر بیچ میداشتم قطع
 نظر از مالیت و نفاست چون بحسب شگون برین دولت ابد مقرون مبارک و جایون آمده بآنفرزند مرحمت شد مبارک خان
 را بنصب هزار و پانصد یزات و سوار از اصل و اضافه سر بلند ساخته بقو حیدری سرکار میوات تعیین فرمودم با انعام خلعت
 و شمشیر و فیل ممتاز گشت بهمت خان و لدرستم خان شمشیر مرحمت شد کمال خان قراول که از خدمتگذاران قدیم است و همیشه در شکار یا
 حاضر می باشد خطاب شکار خانی عنایت نمودم و او دارام بنجد مست صوبه دکن تعیین شد و با انعام خلعت و فیل و باد و پایان
 عراقی سرفرازی یافت و خنجر زر نشان خاصه مصحوب او سپه سالار خانخانان آتالیق مرحمت شد روز جمعه دهم مقام سرمدوم روز
 شنبه یازدهم چهار کرده پا و کم کوچ نموده در موضع خلوت نزول اقبال افتاد و روز یکشنبه دوازدهم پنج کرده کوچ کرده در
 پرگنه مذکور منزل شد این پرگنه از زمان پدرم بجایگیر کیشو داس مار و مقبره است و در حقیقت طور وطن ادشاه عمارات و بناات
 ساخته از جمله باوسے در سمر راه اساس نهاده بغایت خوش طرح و اندام بخاطر رسید که اگر در جائزے باوسے در سمر راه ساخته
 شود بهین طرح باید فرمود که بسا زندا اقلاد و برابرین باید ساخت روز دوشنبه سیزدهم بشکار رفته یک نیله گاؤ به بندوق زوم
 از تارینگی که فیل نور بخت فیل خانه خاصه آمده حکم است که در دو تخانه خاص و عام می بسته باشد چون از حیوانات فیل را آب
 لغت تمام است با وجود زمستان و سردی هوا از در آمدن آب مخطوظ میشود و اگر آبی نباشد که تواند برآمد آب را از مشک بخوروم
 گرفته بر بدن خود میریزد بخاطر رسید که بهر چند فیل از آب مخطوظ است و بالطبع بآن مجبور اما یقین که در زمستان از آب سرد متاثر
 خواهد بود فرمودم که آب را شیر گرم کرده در خوروم او میرنجته باشند روزهای دیگر که آب سرد بر خود میرنجت اثر عشته دلزده

برو ظاهر می شد و از آب گرم بخلاف آن آمده و نقطه می گشت و این تصرف خاصه نیست روز سه شنبه چهاردهم شش کرده کوچ کرده در مقام سیلک منزل شد روز کم شنبه پانزدهم از دریا می گدشته نزد یک رام گدله منزل گشت شش کرده کوچ واقع شد روز مبارک شنبه شانزدهم مقام نموده در سرآبشاری که قریب بارو واقع است بزم پیاله ترتیب یافت سر بلند خان را بعنایت علم ممتاز ساخته و قیل بخشیده بخدمت صوبه دکن رخصت فرمود و منصب او از اصل و اضافه هزار و پانصد نیا و هزار دو عدد سوار حکم شد راجه بهیم زامن زمیندار که به منصب هزار و سیصد نفر است رخصت جاگیر یافت راجه بهوج زمیندار بگلانه را بمنصب چهار هزار و سیصد نفر و رخصت فرمود و حکم شد که چون ملک خود برسد سپر کلان را که جانشین اوست بدرگاه فرستد که در خدمت حضور می بوده باشد حاجی بلوچ که سردار قراولانست و نسبت سبقت و بندگی قدیم دارد خطاب بلوچ خانی سرسند را گشت روز جمعه هفت و دهم پنج کرده کوچ نموده در موضع دهاوله نزول فرمود روز شنبه هزدهم که عید قربان بود بعد از فراغ قربانی دلوازم آن سه گروه و یکپا و کوچ نموده در کنار تال موضع ناگور منزل شد روز یکشنبه نوزدهم قریب پنجگروه مسافت طی نموده در کنار تال موضع سمریه رایات اقبال برافراخت روز دوشنبه بیستم چهار گروه و یکپا و کوچ نموده برگشته و در محل نزول رایات حلال گشت این برگشته سرحد است میان ولایت مالوه و ملک گجرات تا از بدو عبور واقع شد تمام راه جنگل و انبوهی درخت و زمین منگ لای بود روز سه شنبه بیست و یکم مقام کردم روز کم شنبه بیست و دوم پنج کرده و یکپا و کوچ نموده در موضع رنیا و نزول نمود روز مبارک شنبه بیست و سوم مقام نموده در کنار تال موضع مذکور بزم پیاله ترتیب یافت روز جمعه بیست و چهارم و دهم کرده کوچ نموده در موضع جالوت رایات اقبال برافراشت درین منزل باز یکران ملک کرنا ملک ده قنون بازی خود نمودند و یک از آنها زنجیر آهنی را که پنج و نیم گز طول و یک سیر و دوام وزن داشت یکسر آنرا در حلق نهاده آهسته آهسته تمام را بهر دآب فرو برد و ساعته و ششگم او بود بعد از آن بر آورد و روز شنبه بیست و پنجم مقام شد روز یکشنبه بیست و ششم پنج کرده کوچ نموده بوضع بنده فرود آمد روز دوشنبه بیست و هفتم نیز پنج کرده کوچ کرده در کنار تالابی نزول فرمود روز سه شنبه بیست و هشتم چهار کرده پا و یکم کوچ نموده نزدیک بقصبه صحرا در کنار تال و رود رایات اقبال اتفاق افتاد گل نیلوفر را که بزبان هندی کودنی گویند به رنگ می شود سفید و کبود و سرخ پیش ازین کبود و سفید دیده شد اما سرخ تا حال بنظر در نیامده بود درین تال سرخ گل تازه و سبز رنگ مشاهده شد به تکلف گلست بنایت نادر و لطیف چنانچه گفته اند *

زسرخ و تری خواص چکیدن

گل کنول از کودنی کلان تری باشد رنگش سرخ چهره است و من در کشمیر کنول صد برگ بهم بسیار دیده ام و مقرر است که کنول روزی ششگند و شب غنچه میشود و کودنی بجای آن روز غنچه میگردد و شب ششگند و زنبور سیاه که اهل هند آنرا بجای فرا میگویند همیشه برین گلهاست نشیند و بجیت خوردن شیر که در میان این هر دو گلست بدرون میبرد و بسیار زمین واقع میشود که گل کنول غنچه میگردد و تمام شب بجز آن غنچه میماند و بهین طور در گل کودنی هم بعد از شگفتن از میان برآمده پرواز میکند و چون زنبور سیاه ملازم دایمی این گلهاست شعراست هند آنرا چون بلبل عاشق گل اعتبار نموده مضامین عالی در سلاک نظم کشیده اند از جمله تان سین کلانوت که در خدمت پدرم بے نظیر زمان خود بوده بلکه در بیچ عهد و قرن معنی مثل او نگذشته در یکی از نقشهها روئے جوانز بافتاب چشم کشودن او را بشگفتن گل کنول و بر آمدن بجزو از میان آن تشبیه داده و در جای دیگر بگوشت چشم نگریستن محبوب را بجرکت گل کنول در هنگام شستن بجزو نسبت کرده درین منزل انجیر از احمد آباد رسید اگر چه انجیر برهان پور هم شیرین و بالیده می شود اما این انجیر کم دانه و شیرین تر است و دوازدهم بهتر توان گفت روز کم مشبه بست و نهم و مبارک شنبه سیم مقام شد درین منزل سرفراز خان از احمد آباد آمده سعادت آستانوس دریافت از پیشکشهای او تسبیح مرواریدی که به یازده هزار روپیه خریده بود باد و فیل و دو اسب و هفت راس گاؤ و دبل و چند تغور پارچه گجراتی مقبول افتاد تتمه را با و بخشیدم سرفراز خان بنیره مصاحب بیگ است که از امرای حضرت جنت آشیانی بود حضرت عرش آشیانی او را بنام جدش مصاحب بیگ میخواندند و من در آغاز خلوص منصب او را افزوده بصوبه گجرات تعین فرمودم چون نسبت خان زادی موروثی باین درگاه داشت و در خدمت صوبه گجرات هم خود را انفرک ظاهراً ساخت لایق تربیت دانسته بختاب سرفراز خانی در عالم سر بلند گردانیدم و منصب او بدو هزار سی ذات و هزار سوار رسیده روز جمعه غره دیاه چهار کرده پا و کم کوچ نموده در کنار تال جسد و نزول فرمودم و دین منزل را سے مان سردار پیاده های خدمتیه ماهی رو و هوشکار کرده آورد چون طعم گوشت ماهی رغبت تمام و در خصوصاً ماهی رو و هوشکار که بهترین اقسام ماهی هندوستان است و از تانج عبور کانی چند تا حال که یازده ماه گذشته با وجود دنیا نیست تخصیص بهم نرسیده بود امروز بدست آمد بغایت مخطوطا شدم و اسی براسے مان عنایت فرمودم اگر چه پرگنه و و حد داخل سرحد گجرات است غایتاً ازین منزل در همه چیز اختلاف صریح ظاهری شود و صحرا و زمین نوعی دیگر مردم بوضع دیگر زبانها

بروش دیگر جنگلی که درین راه بنظر در آمد و زنت میوه دار مثل ابنه و کرنی و تخم سندی داشت و مدارم فطرت زراعت برقرار بست
 ز قوم است مزارعسان بر دور مرزعه خویش ز قوم نشایند هر کدام قطعه زمین خود را جدا ساخته اند و در میان کوچه
 راه تنگ بجست آمد و شد گذارشته اند چون تمام این ملک ریگ بوم است باندک تر و دواژ و حامی که واقع شود و چندان گردد
 و غبار بهم میرسد که چهره آدم بدشواری بنظر و رمی آید بخاطر رسید که احمد آباد را بعد ازین گرد آباد باید گفت نه احمد آباد و در شنبه
 دوم چهار کوه پاؤکم کوچ کرده در کنار دریای می منزل شد روز یکشنبه سویم باز چهار کوه پاؤکم کوچ نموده و در موضع
 بردن نزل نمودم درین منزل جمعی از منصبداران که بخدمت صوبه گجرات تعین بودند سعادت آستانه بوس دریافت روز
 دوشنبه چهارم پنجکده کوچ کرده چتر سیان نزل رایات اجلال اتفاق افتاد و روز سه شنبه پنجم پنج و نیم کرده مسافت طی نموده و پرگنه
 موده رایات اقبال برافراشت درین روز سه نیکه گاو شکار شد یک از همه کلان تر بود سیزده من و ده سیر بوزن و در روز
 کم شنبه ششم شش کرده کوچ فرموده و پرگنه نیلا نزل شد و از میان قصبه گذشته سوازی یک هزار و پانصد روپیه نثار
 کردم روز مبارک شنبه هفتم شش و نیم کرده کوچ نموده و پرگنه نیلا ب نزل فرمودم و در ملک گجرات کلان تر ازین پرگنه
 نیست هفت لک روپیه که بست دسه هزار تومان رایج عراق باشد حاصل دارد و معموره قصبه مذکور هم خیلک است در وقت
 آمدن از میان قصبه گذشته هزار روپیه نثار کردم بیک هست معروف بران است که بهو بنانه فیضی بخلق خدا برسد چون مدار
 سواری مردم این ملک به عرابه است مراهم میل سواری عرابه شد تا دو کوه بر عرابه ششم اما از گرو و غبار بسیار آزار
 کشیدم بعد از آن تا آخر منزل بر اسب سواری کردم در اثنای راه مقرب خان از احمد آباد رسیده سعادت ملازمت
 دریافت و یک دانه مروارید که بسی هزار روپیه خریده بود پیشکش گزرا نید و در جمعه هفتم شش کرده و نیم کوچ نموده محل
 دریای شومحل نزل بارگاه اقبال گشت به کنه بایت از بندر بای قدیم است بقول برهمنان چندین هزار سال
 از بناسه این گذشته در ابتدا نامش تر بناوتی بوده و راجه تر بنک کنوا حکومت این ملک داشته اگر تفصیل احوال
 راجه مذکور بشرحی که برهمنان میگویند نوشته شود بطول میکشد بجملاً چون نوبت ریاست راجه ابهی کمار که از بنایرا و بود
 میرسد بقصنای آسانی بلاسه درین شهر نازل می شود چندان گرد و خاک میریزد که تمام منازل و عمارات شهر در زیر
 این خاک پنهان میگردد و دنیا و حیات بسیاری از مردم زیر و زیر میگردد و غایتاً پیش از نزل بلاست که راجه آنرا پرتش
 میکرد و بخوابش آمده ازین حادثه آگاه میسازد و راجه با عیال خود بجایز در می آید و آن بت را با ستونی که در پس بت بجست تکیه

داشته بودند با خود همراه سیر و قضا را جہانگیر از طوفان بلائی شکند چون مدت حیات را جہ باقی بود بعد وہاں ستون کشتی
وجودش بسا حل سلامت سیرسد و بازار اودہ تعمیر این شہری نماید و آن ستون را بحجت علامت آبادانی و فراہم
آمدن درجہ نصب میکند چون بزبان ہندی ستون را استہنہ و کمنہ ہر دو سگویند باین نسبت استہنہ نگری و
کمنہ باوتی می گویند و گاہ بنا بہ نسبت نامش تر بناوتی نیز می گفتند و کمنہ باوتی رفتہ رفتہ بکثرت استعمال کہنہایت شد
و این بند را از عظم بنا در ہندوستان ست متصل بجوری از جورہاے دریائے عمان واقع شدہ عرض جو بہفت کردہ
و چل قریب بچل کردہ تخمیناً مقرر کردہ اند بہا نہ بدرون جو در نمی آید و در بندر کوکہ کہ از توابع کہنہایت است و نزدیک
بدریا واقع گشتہ لنگری گفتند و از انجا اسباب را بوزاب ہا انداختہ بہ بندر کہنہایت می آرند و حین طور در وقت پر ساختن
جہاز اسباب را در غرابہا کردہ می برند و بجای درمی آرند پیش از ورود موکب منصور چند غراب از بنا و فرنگہا کہنہایت
آمدہ خرید و فروخت نمودہ ارادہ مراجعت داشتند روز یکشنبہ دہم غرابہا را آراستہ بنظر در آوردند و رخصت گرفتہ
سوجہ مقصد شدند روز دوم شنبہ یازدہم سن خود بر غراب نشستہ تخمیناً یک کردہ بروئے آب سیر کردم روز سہ شنبہ
دوازدهم بشکار یوز رفتہ دو آہو گیرانیدہ شد روز کم شنبہ سیزدہم بہ تماشاے تال تارنگ سرسوار شدہ از میان راستہ
و بازار گذشتیم و قریب بہ پنج ہزار روپیہ تار کردم در زمان حضرت عرش آشیانی انار اسد بر بانہ کلیان راے مقصدی بندر
مذکور حکم آنحضرت حصار ی نچتہ از خشت و آہک برد و در شہر ساختہ و سوداگر بسیار از اطراف آمدہ درین شہر وطن گزیدہ اند و خانہا
بصفا و متازل نیک اساس نہادہ و مرفہ الحال روزگار بہر میر بند بازارش اگرچہ مختصر است غایتاً پاکیزہ و پر جمیعت و کثرت
است در زمان سلاطین گجرات تمغاے این بندر ببلغے کلے بودہ و الحال درین دولت حکم است کہ از چل یک زیادہ بگیرند
در دیگر بنا و در عشور گویان وہ یک دہشت یک بگیرند و انواع محالیف و مزاحمت تجار و متردین میرسانند و در جہ کہ بندر
کہ است چار یک می گیرند بلکہ بیشتر ہم و از اینجا قیاس می باید نمود کہ تمغاے بنا و در گجرات در زمان حکام سابق چہ مبلغ بودہ و
لہذا الحمد کہ این نیازمند در گاہ ایزدی توفیق بخشایش تمغاے کل مالک محروسہ کہ از حساب و شمار بیرون است یافتہ
و نام این تمنا از قلم و من اقتادہ بہ درینو لا حکم شد کہ ٹنکہ طلا و نقرہ وہ بست وزن مہر و روپیہ معمول سکہ کنند سکہ ٹنکہ طلا یک
طرحہ لفظ (جہانگیر شاہی شٹلہ) و جانب دیگر (عرب کہنہایت سٹلہ جلوس) مقرر شد و سکہ ٹنکہ نقرہ یکرو در میان ٹنکہ لفظ
(جہانگیر شاہی شٹلہ) و بر دو راہین مصرع -

بزرگوارین سکه زو شاه جهانگیر ظفر پیر تو

و بروی دیگر در میان سکه (حزب کنبایت سلسله جلوس) و بر دو مصرع دوم -

پس از فتح دکن آمد چو در کجرات از ماندو

در هیچ احدی سکه غیر از سن سکه نشده و سکه طلا و نقره اختراع ننست تا مش سکه جهانگیری فرمود روز مبارک شنبه چهارم پیشکش امانت خان متصدی بندر کنبایت در محل بنظر گذشته منصب او از اصل و اصنافه هزار و پانصد نیاات و چهار صد سوار حکم شد نورالدین قلی بنصب سه هزار نیاات و ششصد سوار از اصل و اصنافه سرفرازی یافت روز جمعه پانزدهم بر فیل نورنجبت سوار شده بر اسب دو اینهم بغایت خوب دید در وقت نگاه داشتن هم خوب استاد این مرتبه سویم است که سن خود سوار می شوم روز شنبه شانزدهم را مداس دل جیسنگه منصب هزار و پانصد نیاات و هفتصد سوار از اصل و اصنافه سرفراز شد روز یکشنبه هفتم مدار باب خان و امانت خان و سید بانیزید بار سه فیل عنایت شد درین چند روز که ساحل دریای شور مسکراقبال بود از سوداگر و اهل حرفه و در باب استحقاق و سایر متوطنان بندر کنبایت را بنظر آورده فراخور حال هر کس خلعت و اسب و خرجی و مدد معاش مرحمت فرمودم دهم درین تاریخ سید محمد صاحب سجاده شاه عالم و فرزندان شیخ محمد غوث و شیخ حیدر بنبره میان وجیه الدین و دیگر مشایخ که در احمد آباد و تون دارند باستقبال آمده ملازمت نمودند و چون غرض تماشای دریاد و جزایر آب بوده ده روز مقام نموده روز سه شنبه نوزدهم رایات عزیمت بصوب احمد آباد و برافراشت بهترین اقسام ماهی که در اینجا هم میرسد نامش عربیت و ماهی گیران مکرر بجبت من گرفته آوردند بجهت تکلیف نسبت دیگر اقسام ماهی که درین ملک میشود لذیذ تر و بهتر است اما بلذت ماهی بهیون نیست ده نه بلکه ده هشت توان گفت و از غذاها که مخصوص اهل کجرات است کپڑی با جره است و آنرا لذیذ نیز میگوند از اقسام ریزه غله آنست و این غله غیر از هندوستان و ردیار دیگر نمی شود و نسبت بسایر بلاد هند و کجرات بیشتر است و از اکثر جو بات ارزان تر چون برگزیده بودم فرمودم که تیار ساخته آورند خالی از لذت نیست مرا خود یکی در افتاد حکم کردم که در ایام صوفیانه که التزام ترک حیوانی نموده ام و طعامهای بگوشت می خورم اکثر ازین کپڑی می آورده باشند روز سه شنبه مذکور شش کرده و یکپا و کوچ نموده و موضع گوساله منزل شد روز یکم شنبه بستم از پرگنه بابر گذشته و در کنار دریافرو آدم این منزل شش کرده بود روز مبارک شنبه بستم و یکم مقام نموده بزم پیاله ترتیب یافت و همین آب ماهی بسیار شکر کرده بجهت از بند حاکم غل

مجلس بودند قسمت شد روز جمعہ بست و دہم چہار کردہ مسافت طے نموده در موضع باریجہ سعادت نزول اتفاق افتاد و دین
 راہ دیوار ہا بنظر درآمد و نویم گز تا سہ گز بعد از تحقیق معلوم شد کہ مردم بقصد ثواب ساختہ اند کہ چون ہماں لے در راہ ماندہ شود
 بار خود بران دیوار نہادہ نفسے راست سازد و باز بے بد و غیر بغراغت برداشتہ متوجہ مقصد گردد و این تصرف خاصہ
 اہل گجرات است بسیار مرا این دیوار ساختن خوش آمد فرمودم کہ در جمیع شہر ہا کے کلان بہمن دستور دیوار ہا از طرف
 بادشاہی بسازند روز شنبہ بست و سویم پنج کردہ پاؤ کم کوچ نمودہ کنار تال کا کریم محل نزول اُردو کے گیہاں شکوہ شد
 این تال را قطب الدین محمد بنیرہ سلطان احمد بانی شہر احمد آباد ساختہ و بردوریش زینہ پایا از سنگ و آہک بستہ اند و
 در میان تال باغچہ مختصر و یکدست عمارت بنا نہادہ و از کنار تال تا عمارت میان پل بستہ اند کہ راہ آمد و شد باشد و چون
 مدتہا برین گذشتہ اکثر از ہم ریختہ و ضائع شدہ و جائیکہ قابل نشستن باشد ماندہ بود و در نیولا کہ موکب اقبال بصبوب احمد آباد
 توجہ فرمود صفی خان بخشی گجرات از سرکار بادشاہی شکست و ریخت آزار مست نمودہ و باغچہ را صفا دادہ عمارتی تو مشرف
 بر تال و باغچہ ساخت بے تکلف منزلیست بغایت مطبوع و دلنشین طرحش مرا خوش در افتاد و در ضلعے کہ پل واقع است
 نظام الدین احمد کہ در زمان پدرم یک چندی بخشی گجرات بود باغے ساختہ بر کنار تال مذکور و برین وقت بعرض رسید کہ
 عبداللہ خان بجبت نزاعے کہ با عابد سپہ نظام الدین احمد داشتہ درخت ہاے این باغ را بریدہ است و نیز شنیدہ
 شد کہ در ایام حکومت خود در مجلس شراب مرد نامرادوی را کہ خاے از طغلی و مضحکی بودہ مجبور آنکہ درستی و بے شعوری مرتج
 نا طایم از روے مطایبہ گفتہ بے طریق شدہ بیکے از غلامان خود اشارت کرد کہ در ہاں مجلس گردنش زدہ است از
 شنیدن این دو مقدمہ خاطر عدالت آئین بغایت آشفٹہ گشت و حکم فرمودم کہ دیوانیان عظام ہزار سوار دو اسب و
 سہ اسبہ اورا موافق یک اسبہ مقرر داشتہ تفاوت آنرا کہ ہنقاد کلام میشود از محال جاگیر او وضع نمایند چون درین
 منزل مزار شاہ عالم بر سر راہ واقع بود فاتحہ خواندہ گذشتہ تخمیناً یک لک روپیہ خرج عمارت این مقبرہ شدہ با سبب
 شاہ عالم سپہر قطب عالم است و سلسلہ ایشان بخدمت جہانیاں منتہی می شود و مردم این ملک را از خاص و عام غریب
 اعتقاد ی با ایشان است چنانچہ می گویند کہ شاہ عالم احیاے اموات می کرد و بعد از آنکہ چندین مردہ را زندہ ساختہ
 بود پدرش بر نیعنے وقوف یافتہ مانع آمدہ است کہ دخل در کار خانہ الہی گستاخے است و شرط بندگی نیست قصداً ما شاہ عالم
 خادے داشت و اورا فرزند نمی شد و بدعاے ایشان حق تنالے پسری با و کر است فرمود چون بہ بست و ہفت سالگی

رسید درگذشت و آن خادم گریه و زاری کنان بخدمت ایشان آمده معروض داشت که پسر من فوت شده و مرا همین یک
فرزند بود چون توجه شما حق تعالی را است فرموده بود امیدوارم که بدعا شما زنده شود شاه عالم خطه منفک گشته بدیون
حجره رفتند و خادم مذکور بخدمت پسر ایشان که او را بسیار دوست میداشت رفته الحاح نمود که شما از شاه التماس کنید که
فرزند مرا زنده سازند و پسر ایشان چون خرد سال بود بدرون حجره در آمده درین باب مبالغه میکند شاه عالم می گوید که اگر
راضی باشید عوض او جان بحق تسلیم کنید شاید التماس من قبول افتد و او عرض کرد که در آنچه رضا شما و خواست
خدا باشد عین رضا شماست شاه عالم دستهای پسر خود را گرفته از زمین برداشته روئے سوی آسمان کرده
گفت که بار خدا یا عوض آن بزرگال این بزرگال را بگیر در ساعت پسر جان بحق تسلیم کرد و شاه او را برابر بالای پانگ خود
خوا بانیده چادر بر روی او پوشانید و خود از خانه برآمده بآن خادم گفته اند که بخانه برو و از پسر خود خبر بگیر شاید سگته
کرده باشد و نمرده باشد چون او بخانه می آید پسر را زنده می بیند مجمل در ملک گجرات این قسم حرفهای بسیار بشاه عالم
نسبت می کنند و من خود از سید محمد که صاحب سجاده ایشان است و خاله از فضیله و معقولیت نیست پرسیدم که این حرف
چه صورت دارد گفت من هم از پدر و جد خود همین طور شنیده ام و بتواتر رسیده و العلم عند الله اگرچه این مقدمه از آئین
خود دور است غایتا چون در مردم شهرت تمام داشت بحجت عزابت نوشته شد و رحلت ایشان ازین سرای فانی
بعالم جاودانی در سنه هشت صد و هشتاد و پنج در زمان سلطنت سلطان محمود بیکره و عمارات مقبره ایشان از آثار
تاج خان ترابانی است که از امرای سلطان مظفر ابن محمود بوده چون روز دوشنبه ساعت بحجت در آمدن شهر اختیار
شده بود روز یکشنبه بیست و چهارم مقام فرمودم درین مقام خرپزه کاریز که قصبه ایست از توابع هرات رسید و مقرر است که
در خراسان بیج جا خرپزه بخوبی کاریز نمی شود با آنکه یک هزار و چهار صد کرده مسافت داشت و قافله به پنج ماه می آمد
بسیار درست و تازه آمده و آنقدر آو و زند که بهج بندها کفایت میکند و مقارن این کونله از بنگال رسید و با وجود هزار کرده مسافت
اکثر تر و تازه آمده چون بغایت میوه لطیف و نازک است همانقدر که بحجت خاصگی کفایت باشد پیاده با سکه کوچکی دست
بدست میرسانند زبان از آدای شکر آبی قاصر است -

شکر نعمتهای تو چند آنکه نعمتهای تست

درین تاریخ امانت خان دو دندان فیل گذرانید بغایت کلان که یکی از آن سه درج و هشت طسوط و شانزده

طوبہ صحت و اشتیاق من و دو سیر بوزن در آمد که بیت و چارونیم من عراق باشد روز دوشنبه بیت و پنجم بعد از
گذشتن شش گھڑی در ساعت مسعود مبارکی و فرسخ متوجه شهر شدم و بر فیصل صورت گنج که از فیسلان دوستدار است
و در صورت و سیرت تمام عیار با آنکه مست بود چون اعتماد بر سواری خود و خوش جلوی او داشتم سوار گشتم خلقه انبوه
از مردوزن در کوچه و بازار و در و دیوار بر آید منتظر بودند تعریف شهر احمد آباد چنانکه شنیده و خنده بودند و نظر در نیامد اگر چه
میدان راسته بازار را عرض و وسیع گرفته اند غایتاً دکانها را در خور وسعت بازار ساخته اند عمارتش همه از چوب است و
ستون دکانها با یک وزون و کوچه بازار پر گرد و غبار از مال کا کر یہ تا درون ارک که با صطلح این ملک بدر گویند
نثار کنان شتافتم و بدر پیغمبر مبارک است منازل سلاطین گجرات که در درون بدر واقع بود درین پنجاه شش سال
خراب شده و اثری از آنها نمانده غایتاً جمیع از بندهاے مالک جو مست این ملک تعیین بودند عمارت ساخته اند و در نیولا
که از ماند و متوجه احمد آباد شدم مقرب خان منازل قدیم را از سر نو تعمیر نموده نشینماے دیگر که ضروری بود مثل جبر و عام و
خاص و غیره ترتیب داد چون امروز مبارک و زن فرزند شاه جهان بود برسم معهود او را بطلا و دیگر اجناس و زن فرمودم
و سال بیت و هفتم از مولود مسعود و بخرمی و نشاط آغاز شد امید که حضرت و اسباب العطا یا و را باین نیازمند درگاه خود
ارزانی دارد و از عمر و دولت خود بر خوردار کند و همدین روز ولایت گجرات را بجا گیر آن نرزد و مرحمت فرمودم از قلعه ماند
تا بندر کنبایت بر اهی که آیدیم یک صد و بیست و چهار کرده است بیت و هشت کوچ و سی مقام واقع شد و در کنبایت
تا ده روز مقام اتفاق افتاد و از اینجا تا شهر احمد آباد بیت و یک کرده بود و پنج کوچ و دو مقام طے شد مجلاً از ماند و تا کنبایت
و از کنبایت تا احمد آباد بشرحی که گذارش یافت یک صد و چهل و پنج کرده مسافت بد و ماه و پانزده روز آیدیم و در نیت
هنگامی که در کوچه و چهل و دو مقام شد روز سه شنبه بیت و ششم بدین مسجد جامع که در میان بازار واقعست رفته
پنجمی از فقر که در اینجا حاضر بودند قریب پانصد روپیه بدست خود خیرات کردم این مسجد از آثار سلطان احمد بانی شهر احمد آباد
است مثل بر سه در و در هر طرف بازاری و مقابل در یک بجانب مشرق واقع شده مقبره سلطان احمد مذکور است و در آن
گنبد سلطان احمد و محمد پسر او و قطب الدین نبیره او آسوده اند طول صحن مسجد غیر از مقصوره یک صد و سه در عست و عرض ششاد
و نه درع و دو در آن ایوان ساخته اند بعضی چهار درع و سه پاؤ فرش صحن از خشت تراشیده و ستونهاے ایوان از سنگ
سرخست و مقصوره مثل است بر سیصد و پنجاه و چهار ستون و بالاے ستونها گنبد زده اند طول مقصوره ششاد و پنج درع و عرض

سے و ہفت درع است و فرش مقصورہ و محراب و لمبر از سنگ مرمر ترتیب یافته است و در دو بازو سے پیشاق و دو مینا پرکار
از سنگ تراشیدہ مثل برسہ آشیانہ در غایت اندام نقاشی و نگارے کردہ اند و بجانب دست راست ممبر متصل بکنج مقصورہ
شاہ نشینے جدا کردہ اند و از میان ستونہا بہ تختہ سنگ پوشیدہ اند و در آن راتا سقف مقصورہ بہ پنجہ رنگ نشانیدہ اند و غرض
آنکہ چون بادشاہ بنہا از جمعہ و عید حاضر شود با جمیع از مخصوصان و مقربان خود بران بالا رفتہ اداے صلوات نماید و آنرا اصطلاح
این ملک ملوکچانہ گویند و ہما کہ این تصرف و اعتیاد بچند ہجوم عام شدہ باشد و الحق این مسجد بناے ایست بغایت عالی
روز یکشنبہ بست و ہفتم بخانقاہ شیخ و بیہ الدین کہ نزدیک بدو تخانہ بود رفتہ بر سر مزار ایشان کہ در حین خانقاہ واقع است فاتحہ
خواندہ شد این خانقاہ را صادق خان کہ از امر اسے عمرہ پرورم بود ساختہ است شیخ از خلفائے شیخ محمد غوث است با خلیفہ
کہ مرشد بخلافت اوساجات کند و ارادت ایشان برہانی است روشن بر بزرگی شیخ محمد غوث و شیخ وجیہ الدین بفضائل صدیقی و کمالات معنوی آراستگی و شہادت
پیش ازین سبے سال درین شہر و دیست حیات سپردہ بعد از ان شیخ عبدالعزیز وصیت پدر بر سندان شاہ شہستہ بغایت درویشی متراض بود چون
مشایخ الیہ بجا رحمت ایزدی پیوستہ دانش شیخ اسد اللہ جانشین گشت و ہمدان زدودی بجا لم بقاشافت و بعد از وہرادرش شیخ حیدر صاحب سجادہ شد و
احمال در قید حیات است و بر سر مزار جدہ آبائی خود بخدمت درویشان و بیمار حال ایشان مشغول و اثر صلاح از انصافیہ روزگارش ظاہر چون عرس شیخ
وجیہ الدین در میان بود یکمزار و پانصد روپیہ بکبت خرچ عرس شیخ حیدر عنایت شد و یکمزار پانصد روپیہ دیگر بکعبے از فقر کہ در خانقاہ
ایشان حاضر بودند بدست خود خیر کردم و پانصد روپیہ بہ برادر شیخ وجیہ الدین لطف نمودم ہمچنین بہر کدام از خویشان و سواں ایشان
در خور استحقاق خرچی و زمین مرحمت شد و شیخ حیدر فرمودم کہ سببے از درویشان و مستحقان را کہ معرفتے بجال آنها داشتہ باشند
بجصور آوردہ خرچے زمین التماس نمایند روز مبارک شنبہ بیست و ہفتم بسیر رستم خان باڑی رفتہ یکمزار و پانصد روپیہ بہ
راہ تار کردم باڑی باصطلاح اہل ہند باغ را گویند و این باغیست کہ برادرم شاہ مراد بنام پسر خود رستم ساختہ بود یک
جشن مبارک شنبہ درین باغ کردہ بچندے از بندہ ہاے خاص پایا عنایت کردم و آخر روز باغچہ حویلی شیخ سکندر گذر
جو این باغ واقع است و انجیرش بغایت خوب رسیدہ بود رفتہ شد چون سیوہ را بدست خود چیدن لذتی دیگر دارد و من تا حال
انجیرے بدست خود بچیدہ بودم درین ضمن سرفرازی او ہم منظور بود بے تکلفانہ رقم شیخ سکندر بگواہی الاصل است و خالصے از
معتوقیتے نیست و براحوال سلاطین گجرات استخار تمام دارد و مدت ہشت نہ سال است کہ در سلک بندہا منتظم است چون
فرزند شاہ جهان رستم خان را کہ از عمرہ بندہ ہاے اوست بحکومت احمد آباد مقرر فرمودہ بود بالتاس آن فرزند رستم باڑی را

بناست اسے باد بخشدم درین روز راجه کلیان زمیندار ولایت ایدر سعادت آستانوسی دریافته یک زنجیر فیل و نه اسپ پیشکش گزرا نید فیل را باد بخشدم این از زمینداران بقبر سرحد گجرات است و ملک او متصل بکوهستان را نا واقع شده و سلاطین گجرات پیوسته بر سر راجه انجا لشکر کشیده اند اگر چه بعضی اطاعت گوئی کرده اند و پیشکش میداده غایتا خود بدین بیج کدام نرفته اند بعد از آنکه حضرت عرش آشیا سنه فتح گجرات فرموده اند افواج منصوره بر سر او تعین شد چون خلاصی خود را منحصر در اطاعت و فرمان پذیریه یافت تا گزیر بندگی و دولتخواهی اختیار نموده سعادت آستانوس شافت و از ان تاریخ در ملک بنده با منظم است و هر کس بجاکوست اسما آباد تعین می شود بدین او آمده در وقت کار و خدمت با جمعیت خود حاضر می شود روز شنبه غره ملائین سه چندین که از غره زمینداران این ملک است دولت آستانوس دریافته نه اسپ پیشکش گزرا نید و زکشیف دوم بر راجه کلیان زمیندار ایدر و بسید مصطفی و میر فاضل فیل عنایت شد و شنبه لشکار باز جره سوار شده قریب به پانصد روپیه در راه تار کر دم درین تاریخ ناشیاتی از بدخشان رسید روز مبارک شنبه ششم سیر باغ فتح که در موضع سیر خرو وقعت شافت مکنزار و پانصد روپیه در راه تار کر دم چون مزار شیخ احمد کتو بر سر راه واقع بود تخت بدانجا رفته فاتحه خوانده شد کثوثام تصبه ایست از سرکار ناگور و مولد شیخ از انجا است شیخ در عهد سلطان احمد که بانی شهر احمد آباد بوده اند و سلطان احمد بایشان ارادت و اخلاص تمام داشت و مردم این ملک را با بغرب اعتقاد است ایشان را از اولیای کبار می دانند و در هر شب جمعه خلق انبوه از وضع و شریف بزیارت ایشان حاضر می شوند سلطان محمد پسر سلطان احمد مذکور عمارات عالی از مقبره مسجد و خانقاه بر سر مزار ایشان بنا نموده و متصل بمقبره در ضلع جنوب تالی کلان ساخته و در آن را بسنگ و آهک ریخته بر آدوده و تمام این عمارات در زمان قطب الدین و لدمحمد مذکور شده مقبره چندی از سلاطین گجرات بر کنار تال در طرف پاسه شیخ واقع است و در آن گنبد سلطان محمود بیکره و سلطان مظفر پسر او و محمود شهید بنیره سلطان مظفر که آخرین سلاطین گجرات است آسوده اند بیکره بزبان اهل گجرات بروت برگشته را گویند و سلطان محمود بروت بهای کلان برگشته داشت باین نسبت بیکره میگفته اند و متصل بمقبره ایشان گنبد خوانین آنهاست و به تکلف مقبره شیخ بنایت عمارت عالی و جائے نفیس است و از رویه قیاس تخمینا پنججاک رویه صرف این عمارت شده باشد و اسد اعلم بالصواب بعد از فراغ زیارت به باغ فتح رفته شد

له شیخ احمد کتو لقب جمال الدین در دہلی سال ہفتصد و سے دہشت ہزار از بزرگ زادگان انجا است مرید و خلیفہ بابا اسحاق مغربی است نام او نصیر الدین از نیرنگی پسر نیلہ در وفات باد از بنگاہ خود جدا شده پس از روزگار خدمت بابا اسحاق مغربی سعادت اندوخت و دانش صوری و معنوی گرد آورد و در زمان سلطان احمد گجرات دت و خرد و بزرگ او را پذیرفتند و بنیانش گری برخاستند پس سفر عرب و عجم نمود و بے بزرگان را در یافت و انجا میر گنج احمد آباد ۱۲ آئین بکبری

این باغ در زمینی واقع است که سپه سالار خانان آتالیق بانو که خود را بمظفر خان مخاطب ساخته بود جنگ صفت کرده شکست داده ازین جهت باغ فتح نام نهاده و اهل گجرات فتح باطری می گویند و تفصیل این اجمال آنکه چون بمیامن اقبال حضرت عرش آشیانه ملک گجرات مفتوح گشت و بنوبست افتاد و اعتماد خان بعض رسائید که این پسر بلبا نیست و چون از سلطان محمود فرزند نامد و از اولاد سلطین گجرات نیز هیچ کس نبود که بسلطنت بر داریم ناگزیر صلاح وقت را منظور داشته چنین ظاهر ساختیم که این پسر محمود است و سلطان مظفر نام کرده بسلطنت بر داشتیم و مروم بنا بر ضرورت قبول این حسنه کردند چون آنحضرت قول اعتماد خان را درین سواد محترم پیدا نداشتند و او را وجودی ننهادند و مدت ها در میان خواصان خدمت میکرد و توجه بجال او می فرمودند بنا برین از فتوح و گرجات آمده چند سال در پناه زمینداران روزگار بسر برد با آنکه شهاب الدین احمد خان را از حکومت گجرات معزول ساخته اعتماد خان را بجای او تعیین فرمودند جمعی از نوکران شهاب الدین خان که دل نهاد گجرات بودند از وجدائی گزیده بامید نوکری اعتماد خان در احمد آباد ماندند بعد از آن که اعتماد خان بشهر درآمد بدو رجوع آورده اقبالی از جانب او نیافتند و در بعضی رفتن نزد شهاب الدین خان داشته اند که ماندن در احمد آباد چون از همه جهت ناامیدی دست داد چاره کار منحصر بر آن دیدند که خود را به بنور ساینده او را دوست آورفته و فساد سازند و باین عزیمت ششصد هفتصد سوار از آن جماعت نزد بنور قه او را با لوبند کاتھی که بنور پناه او بود برداشته متوجه احمد آباد شدند و تا رسیدن بجای شهر بسیاری از بید و لمان واقع طلب با و پیوستند و قریب هزار سوار از مغول و اهل گجرات جمع شدند چون اعتماد خان ازین سانحه و قوت یافت شیر خان نام پسر خود را در شهر گذاشته خود بطلب شهاب خان که متوجه درگاه شده بود شتافت تا با مادر او تسکین این شورش دهد با آنکه اکثر از مردم خوب از وجدان شده بودند از نقوش پیشانی باز ماند جانیر حرف بیوفائی میخواند تا چار بر فاقه اعتماد خان عطف عنان نموده قضا را پیشتر از رسیدن اینها بنور حصار احمد آباد در آورده بود و ولتخواهان در سواد شهر به ترتیب صفوف پرداختند و مفسدان از قلعه برآمده به بعضی کارزار شتافتند و چون فوج اهل ادبار نمودار شدند بچ از نوکران شهاب خان باز مانده بودند همه یکبار راه حقیقه سپرده بغنیم پیوستند و شهاب خان شکست خورده بصوب بلین که در تصرف بند حاکم بادشاهی بود شتافت حشم و نگاه او بجا رفت و بنو باین مفسدان منصبها و خطاها داده بر مقتضای الدین محمد خان که در پرگنه برده بود رفت و نوکران مشارالیه نیز بروش نوکران شهاب خان طریق بیوفائی سپرده جدائی اختیار نمودند چنانچه شرح این وقایع در اکبرنامه تفصیل مسطور است آخر قطب الدین محمد خان را قول داده بدرجه شهادت رسانید و مال و اموال او که در برابر

خزانہ مروی باشوکتے ہر تاج سارچ حادثات رفت و قریب کچل پنج ہزار سوار و رانک مدت برگردان فرجام آمدند چون صورت وقوع
بعض شخصیت عرش آشیانہ رسید میرزاخان خاصہ بیہم خان را با جھے از بہادران زرم جوئے بر سر او تعین فرمودند و روزیکہ
میرزاخان بجالی شہر رسید و منوچہر اقبال آراستہ تختی نشست ہزار سوار داشت و جو با سے ہزار سوار و در برابر آمدہ عساکر او بار
اثر و در تریب داد بعد از قتال و جہال بسیار شہید و غیر ذی بر علم و دلخواہان و زید و نوشکستہ خوردہ کمال تباہ راہ او بار
پیش گرفت پدرم بجای و سے این پنج تنصب پنج ہزاری و خطاب خان خانانی و حکومت ملک گجرات میرزاخان عنایت نمودند باقی
کہ خان خانان در عرصہ کارزار ساختہ بر کنار دریا سے سامر تھی واقع است و عمارت عالی با صنف در خور آن مشرف بر دریا
بنانہادہ و اطراف باغ را دیوار سے از سنگ و آہک در غایت استحکام کشیدہ و این باغ یکصد و بیست جریب است و تکلف
سیرگاہ خوشی است کن کہ دو لک روپیہ خرچ شدہ باشد مرا خود نیکو کردہ و قادر تو ان گفت کہ در تمام گجرات مثل این باغے نباشد
جشن مبارک سہنہ کردہ بہ ہندو خاصہ پیار عنایت نمودم و شہب در آنجا بسر بردہ آخر ہائے روز جمعہ شہر و آدم قریب ہزار
روپیہ در راہ تبار شد درین وقت با خبان بعض رسانید کہ چند زخم کھل چنیہ از بالا سے صفہ کہ مشرف بر دریا است نو کہ مقرب خان
بریدہ از شہنشاہ این حرف خام آزدہ گشت و خود متوجہ تحقیق و باز خواست شد چون ثبوت پیوست کہ این نعل زشت از و سرزد
حکم فرمودم کہ ہر دو انگشت ابہام اورا قطع کردند تا موجب عبرت دیگران شود و ظاہر نیست کہ مقرب خان را ازین معنی اطلاعی
بنودہ والا در ہان وقت بسزا میرسانید روز سہ شہنہ پانزدہم کو توال شہر و سے را گرفتہ آورد کہ پیش ازین چند دفعہ ادراہد زدی
گرفتہ ہر بار عضو سے از اعضایش بریدہ بودہ کہ تیرہ دست راست و بار دوم انگشت ابہام دست چپ و دفعہ سوم گوش چپ
و نوبت چہارم پے ہر دو پا و بار آخر بینی و معہذا ترک کار خود کردہ و دوش بخانہ گاہ فروشی برزدیدن آمدہ بود و قضا را صاحب خانہ
خبردار شد و اورا گرفت و زو چند زخم کار و بگاہ فروش زدہ اورا ہلاک میسازد درین شور و غوغا خویشان او ہجوم آوردہ و زو
رامی گیرند فرمود کہ دزد را بخویشان مقتول جواز نہانید تا اورا بقصاص رسانند۔

ہم در سر آن روستے کے در سرداری

روزگرم شنبه دوازدهم مبلغ سه هزار روپيه بخط خان توتقد خان سپرده شد که فردا بر سر مزار شیخ احمد کبوتر فته به فقره دار باب استحقاق که در آن بقعه توطن دارند قسمت نمایند روز مبارک شنبه سیزدهم بمبتدل فرزند شاه جهان فتحه جشن مبارک شنبه در آنجا ترتیب یافت و جمیع از بنده های خاص بیار محبت شد و فیل سدر ممتن را که در فیلمان خاصه بجلبی و سبک پائی و خوش جلویی امتیاز تمام داشت و بهر سبب

هم خوب میدیدند و از فیلمان اول اول بود و حضرت عرش آشیانی بغایت این را دوست میداشتند چون فرزند شاه جهان بسیار مایل بود و مکرر التماس نمود بچاپاره شده با ساز طلا از زنجیر و غیره با یک ماده فیل درین روز بآن فرزند مرحمت فرمودم و یک لک و رب و دکلای عادل خان انعام شد و درین دلا بعضی رسید که مکرم خان و معظم خان کل صاحب صوبگی ارژوئیه سرفراز است فتح ولایت خورده کرده و راجه آنجا گر بنیته براج مندره رفته است و چون از خانزادان لایق تربیت بود منصب او را از اصل و اضافه سه هزار نیت و دوهزار سوار حکم فرمودم و بغنایت نقاره واسپ و خلعت سرفراز ساختم در میان سرحد ولایت او دیسه و کولکنده و وزمیندار واسطه بودند یک راجه خورده دوم راجه مندره و ولایت خورده خود بصرف بندها درگاه و درآمد بعد ازین نوبت راج مندره است بکرم آئی امید جهان است که قدم همت پیشتر هم بگذرد و درین وقت عرض داشت قطب الملک بفرزند شاه جهان رسید که چون ملک من بسرحد بادشاهی قریب شده و مرا نسبت بندگی باین درگاه است امید دارم که بکرم خان فرمان شود که دست نصرت ملک من دراز سازد و این دلیل است بر جرات و جلالت او که مثل قطب الملک همسایه از دور حسابست و درین تاریخ اگر ام خان پسر اسلام خان به فوجداری قفقور و نواحی آن سرفراز ساخته خلعت و فیل مرحمت نمودم چند رسیدن زمیندار بلو و خلعت واسپ و فیل ممتاز گشت و بلاچین قاقشال فیل عنایت شد و هم درین وقت مظفر پسر سیرز اباقی ترخان سعادت آستان بنوس دریافت والد او دختر بار هم زمیندار کج بود چون میرزا باقی رحمت حق پیوست در یاست طمعه بمیرزا جانی رسید از تو هم میرزا جانی پناه زمیندار مذکور برده از طفولیت تا حال در آن حدود گذرانیده و در نیولا که نزدل سوکب اقبال با حمد آباد اتفاق افتاد آمده ملازمت نمود اگرچه در میان مردم صحرائی نشو و نما یافته و از رسم و عادت بیگانه است غایتاً چون اسلحه اینها را نسبت خدمتگارس و حقوق بندگی از زمان حضرت صاحبقران ثانی انارالند بر بانه باین و دودمان عالیشان ثابت است رعایت احوال او لازم شمرده بالفعل دوهزار روپیہ خرچ و خلعت عنایت فرمودم و منصبی که در خور حال او باشد مرحمت خواهم شد شاید که در سپاه بکریا خود را خوب ظاهر سازد و در مبارک شنبه بستان دوم باغ فتح رفته سیر گل سرخ کرده شد یک تخمه خوب شکفته بود و درین ملک گل سرخ کمتر میشود در یاب جانانقدر غنیمت بود شقایق زارش هم بدیند و انجیر با س رسیده هم داشت چند انجیر بدست خود چیدم آنکه از همه گلان تر بود و زن فرمودم هفت و نیم تولد وزن در آمد و درین تاریخ هزار و پانصد خرپزه کاریز که خان اعظم پیشکش فرستاده بود رسید هزار خرپزه به بند با س که در رکاب بودند انعام شد و پانصد خرپزه باهل محل و چهار روز درین باغ بعیش و کامرانی گذرانیده شب دوشنبه بستان دچارم بشهر آمدم ازین حسنه پزه چند سبزه بمانیخ احمد آباد عطا شد و باعث تعجب آنها گشت که در ملک گجرات خرپزه بغایت زیبون دیده میشود

از خوردن این خیره حیران ماندند که در عالم چنین نعمتی هم بوده است روز مبارک شنبه بست و هفتم در باغچه بکینه نام که در درون
 دولتخانه واقع است و آنرا یکی از سلاطین گجرات ساخته اند بزم پیاله ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های لبریز عنایت
 سرخوش گشتند یک تخمه انگور درین باغچه به کمال رسیده بود حکم فرمودم که جمعی از بنده ها که پیاله خوردند خوشه های انگور بدست
 خود چیده مزه سازند و روز دوشنبه غره اسفندارند از احمد آباد کوچ فرموده رایات مراجعت بصوب مالوه برافراشت و تادوتخانه
 که در کنار تال کا که به ترتیب یافته بود شاکر کنان شافتم سه روز درین منزل مقام واقع شد روز مبارک شنبه چهارم شیکش مقرب خان
 بنظر گذشت تخمه که نفاست داشته باشد و خاطر بآن رغبت کند نبود و از بهین خجالت شیکش را از فرزندان خود داده که در درون محل
 گذرانند از جواهر و مرصع آلات و اتمشه موازی یک لک روپیه را قبول نموده تتمه را با و بخشیدم از اسپان کچی هم قریب بعصر راس گرفته شد
 اما سپهر جسته نبود که تعریف توان کرد روز جمعه پنجم شش کرده کوچ کرده برکنار دریا ای احمد آباد نزول اجلال اتفاق افتاد چون فرزند
 شاه جهان رستم خان را که عمده بند های اوست بجکوست گجرات میگذاشت بالتماس آن فرزند علم و تقاره و خلعت و خنجر مرصع عنایت
 فرمودم تا حال درین دولت رسم نبود که بنوکر شاهزاده با علم و تقاره مرحمت شود چنانچه حضرت عرش آشیانی با کمال شفقت و مهربانی که بمن داشتند
 تجویز خطاب و علم و تقاره بامراسه من فرموده بودند چون توجه و التفات من نسبت بآن فرزند نه بجدیت که در هیچ مرتبه از مراعات غلطی
 او را از دست تو انم داد و در واقع فرزند نیست شایسته و بهمه عنایتی زیننده و در عنفوان عمر و دولت بهر جانب که روایست همت نهاده
 آن هم را خاطر خواه من صورت داده و بهرین روز مقرب خان رخصت وطن یافت چون مزار قطب عالم پدر شاه عالم بخاری که در موضع
 بنوه واقعت بر سر راه بود خود با بخارفته پانصد روپیه بمقیان آنتقام خیر کردم روز شنبه ششم در دریا ای محمود آباد بکشتی لشسته شکار
 ماهی کرده شد برکنار آب مذکور مقبره سید مبارک بخاری واقعت که از امرای عمده گجرات بوده و این عبارت را بعد از وفاتش سید
 میران ساخته و بنایت گنبد نیست عا لے برد و در آن حصار نیست از سنگ و آجر در نهایت استحکام ترتیب یافته تخمیناً از دو لک روپیه بیشینچ
 شده باشد مقبره های سلاطین گجرات که بنظر درآمده هیچکدام ده یک این نیست هر چند آنها صاحب ملک بوده اند و این نوکر غایتاً همت و توفیق
 خدا داد است هزار آفرین بر فرزندی که مقبره پدر خود را چنین ساخته -

گزو مانده بستی یا دگارسے *

روز یکشنبه مقام فرموده شکار ماهی کرده شد چهار صد ماهی بدام اوقاد از آنجک یک ماهی بے پولک بنظر درآمد که آن را سنگ ماهی گویند شیکش
 بنایت کلان در آرمی نمود فرمودم که در حضور چاک کردن از میانش ماهی پولک داری برآمد که تازه فرو برده بود و هنوز تغییر در گرفته

حکم کردم که هر دور اوزن کنند سنگ ماهی شش و نیم سیر بنظر درآمد و آنرا که فردا بوده بود قریب بدو سیر ظاهر شد روز دوشنبه ششم چهار کرده
 و یک پاؤ کوچ فرووده در موضع بوده منزل شد مردم اینجا تفریت برسات گجرات میگردند قضا را شب گذشته و امروز تا چاشت خیلکے باران
 شد و گردو خاک فرو نشست چون این ملک ریگ بوم است یقین که در برسات گردو خاک بنا شد و گل و لاله نشود صحراها سبز و خرم
 گردو خوب ابر بهر حال نمونه از برسات هم دیده شد روز ششم پنج و نیم کرده کوچ نموده در کنار موضع جرسیمازول اقبال افتادین
 منزل خبر رسید که مانسنگه سیوڑه جان بالکان جنم سپرده تفصیل این اجمال آنکه سیوڑه گروهی ماند از ملاحدہ ہنود و ہمیشہ سرد پا برہنہ می باشند
 جمعے سوے سرویش و برتے کے کنند و بعضے تراشد و لباس و وقتہ نمی پوشند و مدار اعتقاد آنها برین است کہ هیچ جاندار را آزرده
 بناید ساخت و طایفہ بانیہ آنها را پیر و مرشد خود میدانند لک سجده و پرستش می نمایند و این سیوڑہ ہا دو فرقہ اندیکے راپتاگویند و دیگر
 کہ کھل مانسنگہ مذکور سردار طایفہ کہ کھل بود و بالچند کلان کرده پتاہر دو پیوستہ در خدمت حضرت عرش آشیانی می بودند چون آنحضرت شتکار
 شدند و خسرو گرخت دین از پے او ایثار کردم راے سنگہ برینہ زمیندار بیکانیر کہ بین تربیت و لوازش آنحضرت مہربتہ امارت رسید و بود
 از مانسنگہ مذکور مدت سلطنت و پیش آمدن احوالی مرا می پرسید و آن سیاہ زبان کہ خود را در علم نجوم و تسخیرات ماہر میگفت باومی گوید کہ
 نہایت سلطنت ایشان تا دو سال است و آن خوف مہووت با اعتماد این سخن بیرخصت بوطن خود رفت و بعد ازان کہ حق جل سبحانہ این
 نیازمند را بکرم و لطف خود برگزیدہ ہمخان فتح و فیروزی بمستقر خلافت شکر گشتم شرمندہ و سرافگندہ در گاہ آمد و خاتمت احوال او در
 جاسے خود گذارش بافتہ آنقصہ مانسنگہ مذکور در پتان سہ چار ماہ بعلت جذام مبتلا شد و اعضائش از ہم رخت تا حال بنزدگانی کہ مرگ
 ازان براتب بہتر است در بیکانیر روزگار بسر می برد و در نیولا اورا بیا د آورده حکم طلب فرمودم در اثنا سہ ماہ کہ بدرگاہ می آوردند
 از غایت توہم زہر خورده جان بالکان جنم سپرد و ہر گاہ نیت این نیازمند در گاہ ایزدی مصروف بر عدالت و خیر باشد یقین کہ ہر کس کہ در
 حق من بداندیشہ در نوریت خود خواہد یافت طایفہ سیوڑہ در اکثر بلاد ہندی باشند غایتا در ملک گجرات چون مدار سودا و خرید و فروخت
 بر بانیانست سیوڑہ بیشتر می باشد و غیر از تجانہ منازل بحجت بودن و عبادت کردن آنها ساخته اند کہ در حقیقت دارالفساد است نزن
 و دختر خود را پیش سیوڑہ ہاے فرستند و اصلاحا و ناموس در میان نیست و انواع فساد و بیباکے از آنها توہمے آید بنا برین حکم
 باخرج سیوڑہ ہا فرمودم و فرامین باطراف فرستادہ شد کہ ہر جا سیوڑہ باشد از قلمرو من بر آوردند روز کم شنبہ دہم بشکار رفت
 و ونیلہ گاؤیکے نزویکے آوہ بہ بندوق زدم درین روز سپرد لا و رخاں از پٹن کہ بجایگیرد پیش تنخواہ بودہ آمدہ سعادت زمین بوس
 دریافت و اسب کچی پیشکش گذرانیدہ نہایت خوش شکل است و خوش سواری تا ببلک گجرات در آمدہ ایم باین خوبی اسب پیشکش

است که از سادات سیفی بوده و نسبت خانزادی موروثی باین درگاه دارد از تعینات لشکر دکن بود گو یار و زبے چند دوران لشکر به شنگستی و پریشانی میگذرانید و چون دستے بود که باضافه منصب سرقراری نیافته بود توهم بے عنایتی من علاوه آن میشود و از آشوب خاطر و تنگ حوصلگی بلباس تجرد درآمده سر بسجراے آوارگی می نمود و در عرض شش ماه تمام ملک دکن را از دیلت آباد و سید رویا پور و کرناٹک و گل کنده سیر کرده به بندر دایل میرسد و از آنجا بکشتی نشسته در بندر کوه می آید و بندر سورت و بروج و دیگر قصبات را که در سیر راه واقع بود سیر نموده با حمد آبا و میرسد درین وقت زاهد نام یکے از نوکران فرزند شاه جهان او را گرفته بدرگاه آورد حکم فرمودم که بایندگران بجنور آور و در چون بنظر درآمد پسیده شد که باوجود حقوق خدمت پدید و جد و نسبت خانزادی گشت این بے سعادتے چه بود عرض کرد که در خدمت قبل و مرشد حقیقی دروغ نمی توان گفت راستی آنکه پیش ازین امیدوار مرحمت بودم و از نیک طالع موافقت نکردم ترک تعلقات ظاهری نموده بهر اسیمه رویا دی غربت نهادم چون از گفتارش آثار صدق ظاهر بود و در دلم اثر کرد و از ان شدت فرو آمدیم و پرسیدم که درین گشتگی عادل خان و قطب الملک و علینر بیج کدام را دیده معروض داشت که هرگاه طالع من درین درگاه مدون کرده باشد و ازین دولت که بحرست بیکران لب نشنه مراد مانده باشم حاشا که بحشمه سارا آناب بهمت ترم سازم و بریده باد سرے که بسجود این درگاه رسیده باشد و دیگرے فرو آید از روزیکه قدم بوا دی غربت نهاده ام تا حال و قایل خود را بطریق روزنایچه بر بیاضی ثبت نموده ام حقیقت احوال من از آنجا ظاهر خواهد بود این حرف بیشتر موجب ترحم گشت و مسودات او را طلبیده خواندم معلوم شد که درین گشتگی و غربت محنت دریا صنت بسیار کشیده و اکثر پیاده گردیده و بقوت ناگزیر عاجز گردیده ازین جهت خاطر من با و مهربان شد و روز دیگر بجنور طلبیده بند از دست و پائش فرمودم که بردارند و خلعت واسپ و هزار روپیه خرچے عنایت شد و منصب ادا نچه بوده پانزده اضافه مرحمت نمود و چندان اظهار لطف و عنایت فرمودم که هرگز در محله او نگذشته بود بزبان حال این بیت میگفت -

اینکه می بینم به بیدارست یارب یا بنجواب	خویشتر را در چنین نعمت پس از چنین غلاب
<p>روز کم مشبه به قدم شش کرده کوچ فرموده در مقام باره سید نور زول اقبال اتفاق افتاد پیش ازین مذکور می گشت که در کشمیر اثر و بانے ظاهر شد و درین تاریخ عرض داشت واقعه نویس آنجا رسیده نوشته بود که درین ملک علت و باشته او تمام یافته و کس بسیار تلف میشود باین طریق که روز اول در دسروپ بهم میرسد و خون بسیار از بینی می آید و روز دوم جان بحق تسلیم می کند و از خانه که یک کس فوت شد تمام مردم آن خانه در معرض تلف اند و هر که نزد بیماری یا مرده بر دو بهان حال بتلا می گرد و از حمله شخصی مرده بود او را</p>	

بربالا کاه انداخته شسته اند آفتابا کاه و آینه از آن کاه می خورد می میرد و بعد از آن سگ چند از گوشت آن کاه و خورده
تمام مرده اند و کار تا بجای رسیده که از توهم مرگ پدر نزد یک پسر و پسر نزد یک پدر نمی رود و از غریب آنکه در محله که ابتدا
بیماری از آنجا شده بود آتش در گرفته قریب بسه هزار خانه در آن محله می سوزد و در آتش طغیانی این حادثه صبحی که اهل شهر
و مواضع و نواحی بر می خیزند شکل مستدیری بر درهای خانه ظاهر شده می بینند سه دایره کلان بر روی هم دود دایره اوسط و یک
دایره خرد و دیگر دوازده که میان آن بیاض ندارد و این اشکال در همه خانه ها بهر سیده و در مساجد نیز ظاهر میگردد و از روز یکم آتش افتاده
و این اشکال نمایان گشته فی الحقیقه در و با میگویند که شده است چون این مقدمه غرابت تمام داشت نوشته شد غایتاً
بقانون خرد راست نمی آید و عقل من قبول این معنی نمی کند و العلم عند الله امید که حق جل سبحانه تعالی بر بنده های گناه کار
خود مهربان گردد و دوازدهمین بلیه با نکیه نجات یابند روز مبارک شنبه هفدهم و نهم کرده کوچ نموده در کنار آب می منزل شد درین
روز زمیندار جام دولت زمین بوس دریافت پنجاه راس اسب پیشکش و صد مهر و صد روپیه نذر گذر آیند نامش حساب است و
جام لقب است هر کس که جانشین شود او را جام میگویند و این از زمینداران عمده ملک گجرات است بلکه از راجاهای نامی هندستان
است ملکش بدریای شور متصل است پنج شش هزار سوار همیشه میدارد و در وقت کار تاده دوازده هزار سوار هم سلمان میتواند داد
در ولایت ادا سب بسیار هم میرسد چنانچه تاده هزار روپیه اسب کچی خرید و فروخت میشود براج مذکور خلعت عنایت
فرمود و همدین روز پنجمی زنان راجه ولایت کوچ که در اقضا بلاد بنگاله واقعت سعادت آستان بوس دریافت پانصد مهر نذر
گذر آیند و بقایب خلعت و خنجر مرصع سرفراز گشت نوازش خان پسر سعید خان که بکومت ولایت چونکره تعیین بود بدولت زمین
بوس استعفا یافت روز جمعه نوزدهم مقام شد روز شنبه بستم چهار کرده پاکو کم کوچ نموده در کنار تال هینود نزل نمودم روز یکشنبه
بستم و یکم چهار کرده و نهم کوچ کرده در کنار تال بدروال فرود آمده شد درین روز خبر فوت عظمت خان گجراتی که بجهت بیماری
در احمد آباد مانده بود بمساح جلال رسید و از بندها می مزاجدان بود و خدمات نیک از وی می آمد و از حقیقت ملک دکن و
گجرات و قوت تمام داشت خاطر حق شناس از خبر فوت او گرانی پذیرفت در تال مذکور گیساه بنظر درآمد که بچند روز رسیدن انگشت و
پاسر چوبه برگمائش نیز هم می آورد و بعد از زمانه باز شگفته میگردد و در گیش از عالم برگ درخت ترهندی است نامش بعلی شجر الحیاء
است و بهندی لختی میگویند و لاج بعضی حیا است چون از رسیدن دست و انگشت سر هم می آرد و ازین جهت به حیا نسبت کرده اند
بجمله کلفت خالی از غریبی نیست و نامش را هم نقرک یافته اند و میگویند که در خشکی هم میشود روز دوشنبه بیست و دوم مقام شد قراولان خبر

آوردند که درین نزدیکی شیریت که بمردم را گذری مزاحمت و آسیب میرساند و در پیشه که میباشند کله و استخوان چندس از او میان
که تازه خورده بود دیده شد بعد از دو چکر روز بشکاران شیر سواری نموده بیک زخم بدوق کارش ساقتم اگر چه شیر کلان بود غایتا از نیم
کلان تر بار بار زده شد از جمله شیرے که در قلعه ماند زده بودم هشت و نیم من بود این هفت و نیم من بوزن درآمد مکن ازان کتر و زشته
بیت و سویم سه و نیم که و کسرے کوچ نموده برب آب بایب نزول نمودم روزم شنبه بیت و چهارم قریب بخشش کرده طے نموده
در کنار تال هده منزل شد روز مبارک شنبه بیت و پنجم مقام فرموده بزم بیاله ترتیب یافت و بندها حله خاص بساغر عنایت بخش
گشتند نوازش خان را بمنصب سه هزار و دو هزار سوار که اصنافه پانصدی ذات باشد سرفراز ساخته و خلعت و میل مرحمت
نموده رخصت جاگیر فرمودم و محمد حسین سزک را که بخت اتباع اسپان را واریه بلج فرستاده شده بود درین تاریخ بدرگاه رسیده سعادت
زمین بوس دریافت از اسپان آورده او یک اسپا برش بغایت خوش رنگ و خوش بخت است تا حال باین رنگا برش
دیده نشده بود و چند راه دارد دیگر خوب آورده بود بنا بران او را بخطاب تجارت خانی سرفراز فرمودم روز جمعه بیت و ششم بیج کرده
و یک پاو طے نموده و موضع جالو منزل شد و راجه بچی نرائن عموی راجه کوچ که الحال ملک گجرات را با و عنایت فرموده ام اسپا عنایت
کردم روز شنبه بیت و هفتم سه کزه کوچ کرده در مقام بوده نزول اجلال اتفاق افتاد روز یکشنبه بیت و هشتم نچکوه طے نموده کنار قصبه
و حد که این قصبه سرحد گجرات و مالوه است محل نزول را یات جلال گشت پهلوان بهادار مین برق اندازید لنگوری را با بزی به
مازمت آورده عرض نمود که در راه یکے از تو پچیان این بنده لنگور ماده را که بچه خود را در سینه گرفته برالاس درختی نشسته بود میدید
و آن سنگ دل رحم نکرده ماده لنگور را به بندوق میزند بجز در سیدن بندوق بچه را از سینه جدا کرده بر شاخه میگذارد و خود بر
زمین افتاده جان می سپارد و درین اثنا سه من رسیدم و آن بچه را فرود آورده بخت شیر خور دن نزدیک این بزرگم و مقالی
بزرگ بر و مهربان ساخته شروع در رسیدن و مهربانی کرد و با وجودم خستیت با هم چنان الفت گرفته اند که گویا از شکم او برآمده فرخوم
که بچه را از و جدا سازند بجز و جدا ساختن بزرگ از فریاد و بیطاعتی کرد و بچه لنگور نیز بے تابے بسیار نمود اما الفت بچه لنگور بخت شیر خور دن
چندان تعجب ندارد و مهربانی بزرگان بچه جابے تعجب بسیار است لنگور جانور است از عالم میمون غایتا موے میمون بزرگ و میمون در ویش
سرخ و موے لنگور سفید و در ویش سیاه و دم لنگور و چندان از دم میمون دراز است بنا بر غایت این مقدمه نوشته شد روز و شنبه بیت و نهم
مقام نموده بشکار نیلنگا و رقم و دینلنگا و یکے نزدیکه ماده بنده و وقت روزم روز شنبه سے ام نیز مقام واقع شد :

تمام شد جلدا اول توژک جهان گیسری

حکم جهانگیر

حکم فرمودم کہ این دوازده سالہ احوال را یک جلد ساختہ نسخہ ہائے متعدد ترتیب نمایند کہ بہ
 بندہ ہائے خاص عنایت فرمایم و بسایر بلاد فرستادہ شود کہ از باب دولت و اصحاب سعادت
 دستور العمل روزگار خود سازند



شب کیشنه‌بیت و سوم ربیع الاول ساله هجری بعد از گذشتن چهارده نیم هجری تحویل آفتاب یعنی حضرت نیر عظم علیه بخش
عالم به برج عمل اتفاق افتاد و تا این نوروز جهان افروز دوازده سال از جلوس هایون این نیازمند درگاه الهی بخیر و خوبی
گذشته سال نو مبارک و فرخنده آغاز شد روز مبارک شنبه دویم ماه فروردی ماه الهی جشن وزن قمری انجمن افروز گشت سال بجا و یکم
از عمر این نیازمند درگاه ایزدی مبارک که آغاز شد امید که مدت حیات در مرضیات الهی صرف شود و نفسی بے یاد او نگذرد و بعد
از فراغ وزن تازه بتازه بزم نشاط ترتیب یافت و بنده با سه خاص بساغر بیز عنایت سرخوش گشتند و رین روز آصف خان
که بمنصب پنج هزار ری ذات و سه هزار سوار سرفرازی داشت بعنایت چهار هزار سوار و واسه و سه اسبه ممتاز شد و ثبات حسان
بخیرت عرض کرد سرفرازی یافت خدمت تو به خانه بمقتدر خان مرحمت نمودم و اسب کچی که پسر دلاور خان پیشکش آورده بود با آنکه
تا در ولایت گجرات نزول موبد اقبال اتفاق افتاده مثل این اسب بسرکار نیامده چون میرزا رستم بسیار انظار میل و خواهش
نمود و خاطر او را عزیز میداشتم با عنایت نمودم بجام چهار انگشتی از الماس و یاقوت و زمرد و نیلم و دو دست بازو مرحمت شد و بر اوجه
کچھی نرائن نیز چهار انگشتی از نعل و عین الہرہ و زمرد و نیلم نیز عنایت شد و مروت خان از بنگالہ سه زنجیر نیل پیشکش فرستاد و دو نیل طلہ
شد شب جمعہ فرمودم که دو رتال را چراغان کردند بنایت خوب شده بود و در روز کیشنه حاجی رفیق از عراق آمده سادات آستان بوس
و دریافت و مکتوبی که برادر م شاه عباس مصحوب او ارسال داشته بود گذرانید و شار الیہ غلام میر محمد امین خان قافله باشی ست و میراد
از عالم فرزندان تربیت کرده و در واقع خوب خدمتگار ریت مکرر عراق آمد و رفت نموده برادر م شاه عباس آشنا شده و رین دفعہ از
اسپان بچاق و اقمشہ نفیسہ آورده بود چنانچه از اسب با سه و چند اسب داخل طوایل خاصہ شد چون بنده کار آمدنی و خدمت گار لایق
عنایت است بختاب ملک التجار سرفراز ساختم روز دوشنبہ بر اوجه کچھی نرائن شمشیر خاصہ و تسبیح مرصع و چهار دانہ مروارید بحیث حلقه گوش مرحمت
نمودم روز مبارک شنبه میرزا رستم که بمنصب پنج هزار ری ذات و سه هزار سوار سرفراز بود باضافہ پانصد سوار استیاز یافت اعتقاد خان بمنصب

چهار هزاری و هزار سوار ممتاز شد سرفراز خان به منصب دو هزار و پانصدی و هزار و چهار صد سوار سرفراز گشت معتمد خان به منصب هزار و
 سه صد و پنجاه سوار سرفرنبدی یافت به اینرا سه سنگدین و فدائی خان اسپ صد مری عنایت شد چون صوبه پنجاب بحفظ و حراست
 اعتماد الدوله مقرر است حسب المائتاس او میر قاسم بخشی احدیان را که نسبت و سلسله ایشان دارد و حکومت صوبه مذکور سرفراز فرمود
 و منصب هزار زیات و چهار صد سوار و خطاب قاسم خانی مرحمت کرد پیش ازین بر اجهلگی نرائن اسپ عراقی عنایت نموده بود
 درین تاریخ فیل و اسپ ترکه بخشیده رخصت بنگال فرمودم جام بانعام کمر تشمیر مرصع و شیخ مرصع و اسپ یک عراقی دیگر ترکه
 و خلعت سرفرازی یافته رخصت وطن شد صالح برادر زاده آصف خان مرحوم را به منصب هزار و سیصد سوار ممتاز ساخته رخصت صوبه
 بنگال فرمودم و اسپ بمشارالیه مرحمت شد و درین تاریخ میر حله از عراق آمده دولت زمین بوس دریافت مشارالیه از سادات مستبر
 اصقان است و سلسله اینها در عراق همیشه حمت داشته اند و الحال برادر زاده او میر رضی در خدمت برادرش شاه عباس به منصب
 صدارت اختصاص دارد و شاه صبیح خود را با و نسبت کرده میر حله پیش ازین بمبارده سال از عراق بر آمده نزد محمد قلی قطب الملک
 بگلکند رفته بود و نامش محمد امین است و قطب الملک او را میر حله خطاب داده بود و در حدود سال مدار علیه او بوده و صاحب سالان شده
 بعد از آنکه قطب الملک مذکور و ولایت حیات سپرده و ذب ریاست به برادر زاده او رسید میر سلوکی که خاطر خواه او باشد نکرده و میر
 رخصت گرفته بطن تشافه و شاه بنا بر نسبت میر رضی و عنایتی که مرحوم صاحب سالان را در نظر مای باشد بمیر مذکور توجه و شفقت
 بسیار ظاهر فرموده و او نیز پیشکشهای لایق گذرانیده مدت سه چهار سال در عراق بسر برده و ملک با هم رسانیده چون مکرر معروض
 گشت که او اراده خدمت این درگاه دارد و فرمان فرستاده بدرگاه طلب فرمود و مشارالیه بجهت رسیدن فرمان ترک تعلقات نموده جریه
 روئے اختصاص بدرگاه نهاد و درین تاریخ بغزلباطوس مفتخر گشته و از ده راس اسپ و نه تلو و قماش و دو و انگشتی پیشکش گذرانید
 چون از روئے عقیدت و اخلاص آمده مشمول عواطف و مراحم ساخته بالفعل بمیت هزار در بخری و خلعت عنایت شد و درین
 روز خدمت بخشه گری احدیان را از تغیر قاسم خان بنایت خان مرحمت فرمودم و خواجه عاقل را که از بنده ما قدیم است ب خطاب
 عاقل خان سرفراز فرموده اسپ عنایت نمودم و روز جمعه و ملا در خان از دکن آمده سعادت آستان بوس دریافت صد مهر و هزار روپیہ
 نذر گذرانید باقر خان فوجدار صوبه ملتان به منصب بهشتی ذات و بهیصد سوار سرفراز گشت تجارت خان و با هوئے زمیندار صوبه
 ملتان بانعام فیل ممتاز شدند و در شنبه یازدهم بزم شکار فیل از دو حد کوخ فرموده در موضع کره باره نزول اجلال اتفاق افتاده و در یکشنبه
 دوازدهم موضع سجار محل و رود موکب منصور گشت انداخته تا دو حد بهشت کرده است و تا شکارگاه یک و نیم کوه صبلح روز و شنبه سیزدهم

با جمعی از بنده های خاصه اشکافیل متوجه شدم چراگاه فیل در کوپستانی واقع است و فراز و نشیب بسیار گذار سیاده بصورت میسر است
پیش ازین جمعی کثیر از سوار و پیاده بطریق قمرغه دو جنگل را احاطه نموده بودند و بیرون جنگل بر فراز درختی بجبهت نشستن من سختی از چوب
ترتیب داده در اطراف آن بر چند درخت دیگر نشستن با بخت امر ساخته بودند و دست فیل زبا کند های مستحکم و بسیاری از ماده فیلان
آگاه داشته و بر فیل و دو نفر فیلان از قوم جرگه که شکار فیل مخصوص آنهاست نشسته و مقرر شده بود که فیلان صحرائی از اطراف
جنگل بحضور بیارند تا ماشای شکار آنها کرده شود و قضا را در وقتی که مروم از اطراف جنگل درآمدند از انبوهی درخت و پست
و بلند بسیار سلسله انتظام از هم گسیخت ترتیب قمرغه بر جانماند فیلان صحرائی سر اسیمه بر طرف رودی نهادند و دو از ده زنجیر فیل
از نزد ماده باین ضلع افتادند چون بیم آن بود که مبادا بدر روند فیلها را خاکی را پیشتر از ماده هر جایافتند بستند اگر چه فیل بسیار
بدست نیامدند غایتاً دو فیل نفیس شکار شد بغایت خوب صورت و صیل و تمام عیار چون گوشت را که در میان جنگل واقع است
داین فیلان در آن جنگل می بودند را کس بهای می گویند یعنی دیو که باین نسبت را در آن سر و پا و منکر که نام دیو هاست این هر
دو فیل را نام کردم روز سه شنبه چهارم و کم شنبه پانزدهم مقام فرمودم شب مبارک شنبه شانزدهم کوچ نموده بمنزل که به باره نزل
اجلال اتفاق افتاد حاکم بیگ که از خانزاده درگاه است بخطاب حاکم خانی سرفراز گشت و مبلغ سه هزار روپیه بنگرام زمیندار
کوهستان پنجاب انعام شد چون گرمانایت اشتداد داشت و سواری روز معتذر بود کوچ شب قرار یافت روز شنبه سیزدهم در پرگنه
و دو حد منزل شد روز یکشنبه نوزدهم حضرت نیر عظم علیه بخش عالم در شرف خانه محل جلوه جهان افروزی فرمود و درین روز جشن عالی
ترتیب یافته بر تخت مراد جلوس فرمودم شهنواز خان را که بمنصب پنج هزار ذوات سرفرازی داشت بغایت دو هزار سوار و سپه
سه اسپه تاناز ساختم خواجه ابوالحسن میر خجسته بمنصب چهار هزار ذوات و دو هزار سوار اصل و اضافه سرفرازی یافت چون
احمد بیگ خان کابلی که بجکومت کشمیر سرفرازی داشت تعهد نموده بود که در عرض دو سال فتح ولایت ثبت و کشتوار نماید و آن
و عده متقاضی گشت و این خدمت از و بانصرام نرسید بنا برین او را معزول ساخته و لا در خان کاکر را به صاحب ضوگی کشمیر سربلندی
نخستینم و خلعت و فیل مرحمت نموده رخصت فرمودم و او نیز خط تعهد سپرد که در عرض دو سال فتح ثبت کشتوار نماید بدیع الزمان
پسر شاه پنج میرزا از جاگیر خود که در سلطان پور داشت آمده سعادت آستانوس دریافت قاسم خان را بغایت خجسته
و فیل سرفراز ساخته بجکومت صوبه پنجاب رخصت فرمودم شب سه شنبه بیست یکم از منزل مذکور کوچ فرموده غنان موکب
اقبال بصوب احمد آباد معطوف داشتم چون از شدت گرما و عفونت هوا محنت بسیار کشیدند و تا رسیدن باگه مسافت

بعید یا بیست و پیمودنجا طرم گذشت که ایام تابستان پنجم بدو اختلاف توجیه فرمائیم چون تعریف بر شکل ملک گجرات بسیار شنیده میشد و شهرت احمد آباد را نسبت نمانده بود قصد گجرات بخمال گذشت آخر راسه بودن احمد آباد قرار گرفت و از انجا که حمایت و حراست از در حق سبحانه همه جادهمه وقت حافظ و ناصر این نیازمند است مقارن این حال خبر رسید که باز در آگره اثر و باعظا هر شد و مردم بسیار تلف میشوند بنا برین فسخ غیمت آگره که بالهام غیبی در خاطر پر تو افکنده بود مصمم گشت جشن مبارک شنبه بیست و سوم بمنزل جالود ترتیب یافت پیش ازین ضابطه سک چنان بود که یک روزه زراسم مراقبش می کردند و بر روزه دیگر نام مقام و ماه و سنه جلوس در نیولا بخاطر رسید که بجای ماه صورت بر جی را که آن ماه منصوب باشد نقش بکنند مثلاً در ماه فروردی صورت بره و در اردی بهشت شکل نوز و چون همچنین در نهم ماه که سکه شود یک طرف صورت آن برج را بنوعی نقش کنند که حضرت نیر غظم از ان طالع باشد و این تصرف خاصه من است و تا حال نشده بود

درین روز اعتقاد خان بغایت علم سرفرازی یافت به مروت خان که از تعینات صوبه بنگال است نذر علم رحمت شد و شب شنبه بیست و هفتم در موضع بدو وال از پرگنه مهرانزول اقبال اتفاق افتاد و درین منزل آواز کوئل شنیده شد کوئل مرغی است از عالم زاغ غایتاً در جنبه خرد تر هر دو چشم زاغ سیاه می باشد و از کوئل سترخ کاهه او خالهای سفیدی دارد و ز سیاه یک رنگ است ز او بغایت خوش آواز می باشد بلکه آواز او را هیچ نسبتی با آواز ماده او نیست کوئل در حقیقت بلبل هندی است بچنان که مسته و شورش بلبل در بهار می باشد آشوب کوئل در آمد برسات که بهار هندوستان است می شود و ناله اش بغایت دلنشین و منوثر است و آغازستی او مقارن است بر سیدن انبه اکثر بر درخت انبه می نشیند و از رنگ و بو انبه محفوظ است و از عرایب آنکه کوئل خود بچه از بیضه بر نمی آورد و در وقت بیضه ندادن هر جا آشیانه زاغ را خالی می یابد بیضه آن را به مقدار شکسته بیرون می اندازد و خود بجای آن بیضه می نهد و می پرد و داغ آن را بیضه خود تصور کرده بچه بی بی آورد و پرورش میدهد و این امر غریب را من خود در آل آباد مشاهده کرده ام شب کم شنبه بیست و نهم کنار دریا بی بی منزل شد و جشن مبارک شنبه در آن محل ترتیب یافت دو چشمه در کنار دریا می ظاهر شد بغایت آب صاف داشت چنانچه که اگر دانه خشکاش هم در او افتد تمام ظاهر می شود تمام آن روز بهر اهل محل گذرانیده شد چون سیر منزل و کلب بود فرمودم که بر لب هر چشمه صفاتی در روز جمعه در دریا بی بی شکار ماهی کرده شد و ماهی بی بی کلان پولک دارد بدام افتاد و نخست بفرزند شاه جهان شد که شمشیر نم و بیازناید بعد از آن بامراست و مودم که شمشیر ماهی که در کمر بسته اند و بنید از ند شمشیر آن فرزند بهتر از من برید

انیمت نقش ہائے سکہ عمدہ جہانگیری کہ یک طرفت آن شکل بر موج دوازده گانہ نقش
می شد و من لسی بسیار اصل آن سکہ ہائے دوازده گانہ را بہر سانیدہ نقل
آن ہا بعینہ درین مقام نقش کسم

نقش سکہ صورت ثور مطابق ماہ اردی بہشت



نقش سکہ صورت حمل مطابق ماہ فروردین



نقش سکہ صورت سرطان مطابق ماہ تیر



نقش سکہ صورت جوزا مطابق ماہ خرداد



نقش سکہ صورت سنبلہ مطابق ماہ شہریور



نقش سکہ صورت اسد مطابق ماہ مرداد



نقش سکه صورت میزان مطابق ماه مهر



نقش سکه صورت عقرب مطابق ماه آبان



نقش سکه صورت توس مطابق ماه آذر



نقش سکه صورت جلدی مطابق ماه دی



نقش سکه صورت دلوفی مطابق ماه بهمن



نقش سکه صورت حوت مطابق ماه اسفندیار



ماهی پانجمی از بند حا که حاضر بودند قسمت نموده شب شنبه غره اردی بهشت ماه از منزل مذکور کوچ فرموده به سیاهلان
 و توا چیان حکم کردم که از مواضعی که بر سر راه و نزدیکی براد واقع است بیوه و بیجاره آنجا را جمع ساخته بجنور بسیارند که دست
 خود خیر کنم که هم باعث مشغولیت و هم نامزدان بغیض میرسد کدام مشغول به ازین خواهد بود روز و دوشنبه سویم شجاعت خان
 عرب و سمیت خان و دیگر بنده با س که از تعلیمات صوبه دکن و گجرات بودند دولت آستان بوس دریافتند مشایخ و ارباب معلوت
 که در احمد آباد وطن دارند ملازمت نمودند روز سه شنبه چهارم کنار دریا سیمو دآباد محل نزول عساکر اقبال گشت رستم خان را
 که فرزند شاه جهان بکومت گجرات گذاشته بود و سعادت زمین بوس سرفراز شد جشن مبارک شنبه ششم در کنار تال کاکریه ترتیب
 یافت نا هر خان حسب الحکم از صوب دکن آمده سعادت کورنش فرق عزت برافراخت بفرزند شاه جهان انگشتری الماس از
 بابت پیشکش قطب الملک که هزار قیمت داشت مرحمت شد اتفاقاً دران الماس سه خط در برابر یکدیگر و خط حرکت در زیر
 آن واقع بود چنانچه نقش صدها هر میشد این الماس را از نوادر روزگار دانسته فرستاده بود حالانکه رگ و تراش در جوهر عیب
 است لیکن بظاهر عام فریب بود و معذ از سعدی که معتبر است نبود چون فرزند شاه جهان می خواست که از غنائم فتح دکن
 یا بود و بجبت برادرم شاه عباس فرستد این الماس را با دیگر تحفه با بجبت ایشان ارسال میداد و درین روز هزار روپیه
 و روجه انعام بر کمر اے با فروش عنایت فرمودم مشارالیه گجراتی الاصل است و از نقل و سرگذشت احوال این ملک
 استحضار تمام دارد و نامش بونه بود یعنی نهال بخاطر رسید که پیر مردی را بونه گفتن به نسبت است خصوص الحال که بحساب کرم
 ماسر سبز و بارور بوده باشد بنا بران حکم فرمودم که بعد ازین او را بر کمرای میگفته باشند بر کمره بزبان هندی و رخت را میگویند روز
 جمعه هفتم ماه مذکور موافق غره جمادی الاولی در ساعت مسعود مختار بسیار که و فرخه بشهر احمد آباد و درآمد وقت سواری فرزند
 بلند اقبال شاه جهان بیست هزار چرن کنج هزار روپیه باشد بجبت تشار آورده بود و تدار دو تختانه تشارکنان شرافت هم چون
 بدو تختانه نزول اقبال فرمودم طره مرصع که بیست و پنج هزار روپیه قیمت داشت برسم پیشکش گذاریند و از بنده با س که ادک دین
 صوبه گذاشته بود نیز پیشکشها آور و ند بهبه حبت قریب بچهل هزار روپیه شده باشد چون بعرض رسید که خواجه بیگ میزرا س
 صفوی در احمد نگر بجوار سفرت ایزدی پیوسته خنجر خان را که بفرزند می برگزیده بود بلکه از فرزند صلیبی گرامی تر میداشت و حقیقت
 جوان رشید خدمت طلب و بنده قابل تربیت است بمنصب دو هزار و سیصد و شصت و شش و اضافت سرفراز ساخته حراست قلعه
 احمد نگر بعد از او مقرر فرمودم درین ایام از شدت گرما و عفونت هوا بیماری در میان مردم شایع شده و از اهل شهر دارد و کم کسی باشد

که دوسه روز باین بلا مبتلا نشده باشند تپ محرق یا درواغضا بهم میرسد و در عرض دوسه روز از تمام میرساند چنانچه بعد از صحت
دست از ضعف و سستی باقی می ماند غایتا عاقبت بخیر است و حذر جان بکس کم میرسد و از مردم کس سال که درین ملک
توطن دارند شنیده شد که پیش ازین به سه سال بچین قسم تپ بهم رسیده بود و بخیر گذشت بهر حال در آب و هوا ای گجرات
ز بولنے ظاهراً هر شد و ازین آمدن بغایت پشیمانم امید که حق جل و علی بفضل و کرم خویش این گران را که سبب نگرانی خاطر
است از میان مردم بردارد و روز مبارک شنبه سیزدهم بدیع الزمان پسر میرزا شاه رخ بمنصب هزار و پانصدی ذات و سوار
و عنایت علم سرفراز سکه یافته بخدمت فوجداری سرکار شین آتین شد سید نظام فوجدار سرکار لکنو بمنصب هزار و پانصدی ذات و هفتصد
سوار ممتاز گشت منصب علی قلعه درمن که از تعینات صوبه قندهار است بالتماس بهادر خان صاحب صوبه قندهار هزار ریذات
و هفتصد سوار حکم شد سید هزار برخان باره بمنصب هزار و پانصدی ذات و چهار صد سوار سرملندی یافت از دست خان را بمنصب شصتصدی
ذات و سه صد و پنجاه سوار سرفراز فرمودم و درینو لاقامم خواجه ده بندی پنج دست باز تو بون از ما و از التمر بصوب یک از
اقوام خود برسم نیاز از سال داشته بود یک دست در راه ضایع شد چهار دست بسلاست و در او چین رسیدند حکم فرمودم که مبلغ
پنج هزار روپیه حواله کس ایشان نمایند که از هر قسم متاع که مرصعه خواجه داند اتیاج نموده بر دو هزار روپیه بمشار الیه انعام شد
و بهدین وقت خان عالم که نزد دار اسے ایران باطلی گرمی رفته بود یک دست باز آشیانی که بزبان پارسی اکنه سگوسند
پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بظاهراً علامتے که از باز دمی تمیز توان کرد و در او بعد از پراپیدن تفاوت ظاهراً میشود و روز
مبارک شنبه سیزدهم میر ابو الصالح خویش مرحومی میرزا یوسف خان حسب الحکم از دکن آمده سعادت آستانه بنوس دریافت صد مهر
نذر و کلگی مرصع پیشکش گذرانید میرزا یوسف خان از سادات رضوی مشہد است و سلسله انبیا در خراسان همیشه معزز و مکرم
بوده اند و بالفعل برادرم شاه عباس صبیہ خود را به برادر خرد میر ابو الصالح مذکور نسبت کرده پدرش مرزا اتغ خادم با شسته
روحه رضیہ امام هشتم است و میرزا یوسف خان بیامن تربیت حضرت عرش آشیانے بمرتبہ امارت و منصب پنج هزار و پانصدی رسیده بود
بے تکلف خوب میرے بود و نوکر را بسیار بزرگ میداشت و بسیاری از خویشان او برگردا و فراهم آمده بودند در صوبه دکن بر حمت
حق پیوست اگر چه فرزند بسیار از او ماند و نظریه حقوق قدیم رعایا یا فتنه خصوص و تربیت پسر کلانش نهایت توجہ مبذول گشت و در اندک
مدت بمرتبہ امارت رسانیدم غایتاً از او تا پدر فرق بسیارے است و روز مبارک شنبه سبت و هفتم بحکیم سیح الزمان بیست هزار در بل انعام
مرحمت شد و بحکیم روح الله صد مهر و هزار روپیه عنایت فرمودم چون مزاج مرا بسیار خوب و ریاضت بود دید که هوا ای گجرات بغایت

ناسازگار است حکیم ندکو گفت همین که شما در شراب و افیون معتاد اندک کمی خورید و فرمود تمام این کوفت شما بیکبارگی بر طرف خواهد شد و همین که من در یک روز هر دو از اینها کم کردم در جهان روز اول بسیار فائده کرد و روز مبارک شنبه سویم خور و او ماه قمری باش خان منصب هزار و پانصد بذات و هزار و دوست سوار از اصل و اصنافه سرفرازی یافت و عرض داشت چپیت خان دار و نه قیل خانه و بلوچ خان قزاول سگی رسید که تا حال شصت و نه زنجیر فیل از نو ماده شکار شده بود و بعد ازین هر چه شود عرض داشت خواهد شد حکم کردم که فیل پیر و آنچه خرد باشد ز نهار نگیرند و غیر ازین دو قسم از نو ماده هر چه بنظر در آید شکار کنند روز دوشنبه چهار و هم مبلغ دو هزار روپیة چپیت عرس شاه عالم بسید محمد صاحب سجاده ایشان عنایت نمود و اسب خاصگی کچی که از اسپان سره جام بود پیشکش نمود و در بر اجه ز سنگو دیو مرحت شد هزار روپیة به بلوچ خان قزاول سگی که بخدست شکار فیل تعیین است انعام فرمودم روز سه شنبه پانزدهم از گرانی در دسر در خود یافتیم آخر به تب منجر شد شب پیاله باے معتاد را بخوردم و بعد از نیم شب آذرخار بر محنت تب افزودم و تا دم صبح بر بستر می طپیدم آخر روز کم شنبه شانزدهم تب تحقیق یافت و باستصواب حکما شب ثلثان مقدار پیاله خورده شد و بجهت خوردن شور باے ماش و برنج هر چند تکلیف میکردند و مبالغه می نمودند نتوانستم بخور و قرار داد تا بحد نمیرسیده ام یاد ندارم که هرگز شور باے بوغان خورده باشم امید که بعد ازین هم حاجت نه افتد چون درین روز غذا آوردند طبیعت رغبت نه نمود و مجلاسه روز و دو شب بفاقد گذشت با آنکه یک شبان روز تب کشیده ام و ضعف و بی طاقتی بحدیست که گویا مدت ها صاحب فراش بوده ام اشتها مطلق نمانده و بطعام رغبت نمی شود و در حیرتم که بانی این شهر را چه لطافت و خوبی منظور بوده که در چنین سرزمین بے فیض شهر ساخته بعد از و دیگران نیز عمر عزیز خود را درین خاکدان بر سهیم چیر گذرانیده اند و هوایش مسوم و زمینش کم آب و رنگ بوم و گرد و غبار بحدیست که پیش ازین شرح داده شد آب بغایت زبون و ناگوار و در و در خانه که در کنار شهر واقع است غیر از ایام برسات همیشه خشک می باشد چاهها اکثر شور و تلخ تالابها که در سواد شهر واقع است بصوابون گاواران و دو غاب شده مردم اعیان که بقدر سامان دارند در خانه باے خود بر کما ساخته اند و در ایام برسات از آب باران پرمی سازند و تا سال دیگر از آن آب میخورند و مضرات آبی که هرگز هوا با و نرسد و راه بر کد بخار نداشته باشد ظاهراست بیرون شهر بجای سبز و دریا حین تمام صحرا ز قوم زار است و نسیمی که از روی قوم و زو فیض او معلوم مصرع

ای تو مجموع خوبی بحیبه نامست خوانم

پیش ازین احمد آباد را گرد آباد گفته بودم الحال نمی دانم که سموتان نام نعم یا بیارستان خوانم یا ز قوم زار گویم یا جنم آباد که شامل جمیع صفات است اگر موسم برسات مانع نبوده که یکروز درین محنت سرا توقف نمی فرمودم و سلیمان دار بخت باد نشسته بیرون میشتانم و خلق خدا را

ازین پنج و محنت خلاص میساختم چون مردم این شهر بنایت ضعیف دل و عاجزانده بخت احتیاط که سبب بعضی از اهل اردو به تعدی و تهم در خانه کئے آنها فرود آیند و مزاحم احوال فقر و مساکین شوند و قاضی و میر عدل بخت رودیدگی مداهنت نمایند تا نتوانند بآن ستم پیشیا پس آمد از تاریخ که درین شهر نزول سعادت اتفاق افتاد با وجود جدت و حرارت هوا هر روز بعد از فراغ عبادت دو پر کجبر و که طرف دریا که هیچگونه حایله و مانعی از درو و یوار و یساول و چو بدار ندارد بر آرد دوسه ساعت نجومی می نشینم و بمقتضای عدالت بفریاد داد خواهان رسیده ستم پیشیه بار آور خور جایم و تقصیرات سیاست میفرمایم حتی در ایام ضعف با کمال درد و الم هر روز بدستور مرسوم کجبر و که بر آموختن آسانی بر خود حرام داشته ام

برنگهبانی حسیق حسدا | شب نگویم دیده بخواب آشنا | از پے آسودگی جسد تن | پنج پسندم به تن خویشتن
 بکرم الهی عادت چنان شده که در میان شبانروزی پیش از دوسه ساعت نجومی نقد وقت بتاراج خواب نیرود درین ضمن دو فائده منظور است یکے آگاهی از ملک و دوم بیدار دلی بیاد حق و حقیقت باشد که این عمر چند روزه بفتلت بگذرد چون خواب گرانی در پیش است این بیداری را که دیگر در خواب نخواهم دید غنیمت شمرده یک چشم زدن از یاد حق غافل نباید بود

باش بیدار که خواب بے عجبی در پیش است

و همان روز که تپ کردم فرزند بجان پیوند شاه جهان تپ کردم و گوشت او با مقدار انجامید و تا ده روز بکورتش نتوانست رسید روز سبک شنبه بیست و چهارم آمده ملازمت نمود بنایت ضعیف و ناتوان بنظر درآمد چنانچه اگر کسی نگوید توان فهمید که این کس بیاری یک ماه بلکه بیشتر هم کشیده باشد شکر که عاقبت بخیر گذشت روز مبارک شنبه سے و یکم میر حله که درینولا از ایران آمده مجله از احوال و رفوزه ملک و قالی نگار شده بمنصب هزار و پانصد زیات و دولست سوار فرق عزت برافراخت درین روز بخت ضعیف کشیده ام یک زنجیر فیل و یک راس اسب و اقسام چهار پایه با مقدار سے از طلا و نقره و دیگر اجناس برسم تصدق بمستحقان عنایت شد اکثر از بنده با در خور سرمایه خویش تصدقات آورده بودند فرمودم که اگر غرض اظهار اخلاص و مجراست مقبول نیست و اگر از صدق حقیقت است چه حاجت با آوردن حضور غایبان خود و بفقرا و باب استحقاق قسمت نمایند روز مبارک شنبه بیستم تیر ماه الهی صادق خان بنحش بمنصب دوهزاری ذات و سوار از اصل و اصنافه سرفرازی یافت ارادت خان میر سامان بمنصب دوهزاری و هزار سوار ممتاز گشت میر ابو صالح رضوی بمنصب دوهزاری و هزار سوار بخطاب رضوی بخانان و عنایت علم و فیل سرفراز شده بصوبه دکن رخصت یافت درینولا بعرض رسید که سپهسالار آملیق خان خانان در نتیج این مصرع مشهور که ع

	هر یک گل زحمت صد خاری باشد کشید	
غزلی گفته و میرزا رستم صفوی و میرزا مراد پسر او نیز طبع آزمائی نموده اند مطلع در دیده بخاطر رسید		
	ساغری بر رخ گلزاری باید کشید	ابر بسیار است می بسیاری باید کشید
<p>از ایستاد پاس بزم حضور هر که طبع لطیف داشت غزلی گفته گذرانید این مصرع ظاهر شد که از مولانا عبدالرحمن جامی است غزل او تمام بنظر در آمد غیر از آن مصرع که بطریق مثل زبان زور و زورگار شده و دیگر کار سه نسخه لغایت ساده و بهوار گفته درین تاریخ خبر فوت احمد بیگ خان حاکم کشمیر رسید پسران او که از خانه زادان این درگاه اند و اثر رشد و کار طبع از انصاف احوال آنها ظاهر بود بنا حسب مناسب سفر از زی یافته بخدایت صوبه بنگش و کابل تعیین شدند منصب او و هزار و پانصدی بود پسرکان او بمنصب سه هزار و سیصد و دیگر بمنصب نهصدی ممتاز گشتند روز مبارک شنبه چهاردهم خواجه باقیخان که بجوهر اصالت و شرافت و نجابت و شجاعت آراستگی دارد و یکی از نهانچای ملک برار بعد از دست بمنصب هزار و پانصدی و هزار سوار از اصل و اضاف و بخطاب باقیخان علم عزت برافراخت را سه کنور که سابق دیوان صوبه گجرات بود دیوانی صوبه مالوا ممتاز گشت در غیلا جفت شدن سارس که تا حال دیده نشده بود و در مردم شهرت دارد که هرگز بهیچکس ندیده بنظر در آمد سارس جانوریست از عالم کلنگ فائدا از کلنگه و عازله بر کلان ترومیان سر بر نهاده و پوسته است بر استخوان سر کشیده و از پشت چشم تا مقدار شش انگشت از گردن او سرخ می باشد که در صحرای جفت بهری برد و حیوانات خیل خیل هم بنظر در می آیند و جفت آن را از صحرای آورده در خانه با نگاه می دارند و بامردم هم می گفند قصه جفت سار است و سرکار من که ایله و مجنون نام نهاده ام روزی سیکه از خواجه سرایان عرض کرد که در حضور من اینها با هم جفت شدند حکم فرمودم که هرگاه بازار او جفت شدن داشته باشند مرا آگاه سازند و هنگام سفیده صبح آمده عرض کرد که بازمی خواهند که جفت شوند در لحظه خود بجهت تماشا شافتم ماده پاهای خود را راست گذاشته اند که خم کرد و نژاد اول یک پاهای خود را از زمین برداشته بر پشت او نهاد و بعد از آن پاهای دوم را و لحظه بر پشت او نشسته جفت شد آنگاه فرو آمد و گردن را و از ساخته نول را بر زمین رسانیده یک مرتبه برگرداده گشت یکمن که بیضیه نهاده بچه هم بر آرد و از الفت و محبت سارس با جفت خود قطعا غریب و عجیب بسیار شنیده شد چون بتواتر رسیده و عزابت تمام دارد نوشته می شود از جمله قیام خان که از خانه زادان این نگاه است و در فن شکار و قزاقی و قوت تمام دارد و عرض کرد که روزی که بکار رفته بودم سار سه نشسته یافتیم چون نزدیک تر شافتم از جای خود برخاسته روان شد و از رفتن او غریب منم و ایله یافته شد جاک که نشسته بود رفتم استخوانی چند با شسته بر بنظر</p>		

در آمد که در زیر خود گرفته نشسته بود و در آن دام چیده خود را بگوشه کشیدم خواست که بجای خود آمده بنشیند پایش بدام مضبوط شد پیش رفته گرفتم بنایت سبک به نظر در آمد چون نیک دیدم در سینه و شکم اصلا پر نموده گوشت و پوست از هم ریخته و گرم افتاده بلکه در تمام اعضا اثری از گوشت نمانده هشت بری با استخوانی چند بدست در آمد ظاهر شد که جفتش مرده و از فراق او باین روز نشسته

بگذاختن از بپردل افروز مرا	افزودن چو شمع آه جانسوز مرا	روز طربم سیاه شد چون شب غم	نشان فراق تو بدین روز مرا
----------------------------	-----------------------------	----------------------------	---------------------------

هست خان که از بنده های خوب من است و سخن او اعتماد را می شناید عرض کرد که در برگنه دو حد جفت سارے بر کنار تال بنظر در آمد از بند و قچیان من یکے راز و جهان جاسرش بریده پاک ساخت تقصیر او را در آن منزل دوسه روز مقام واقع شد جفت او پیوسته در آن گرد و پیش میگشت و فریاد و فغان میکرد و مرا از بقراری او دل بد روئے آمد و غیر از ندامت چاره نبود چون از آن منزل کوچ شد بحسب اتفاق بعد از صیبت و پنج روز جهان مقام عبور افتاد از متوطنان آنجا مال و حال و خاست احوال آن سارے پرسیدم گفتند که در همان روز جان داد و هنوز اثر سے از استخوان و پروبال او بر جاست من خود با آنجا رفته دیدم بنوعی که گفته بودند نشان یافتن این عالم نقلها و در میان مردم بسیار است نوشتن آنها طوے دارد و روز شنبه شانزدهم خبر فوت را و تمشکر که از تعینات صوبه بهار بود بعضی رسید و مانسنگه پسر کلان او بمصب دو هزار ی ذات و ششصد سوار سرفراز گشت و دیگر فرزندان و اقوام او باضافه منصب سرفراز شدند و بتابعیت او مامور گشتند روز مبارک شنبه بست و یکم نیل باون سرشکار خاصه که بحبت رام شدن در برگنه دو حد گذاشته شده بود بدرگاه رسید حکم فرمودم که نزدیک بجزو که طرف دریای نگاه دارند که همیشه در مد نظر باشد و در نیل خانه حضرت عرش آشیانی کلان تر از نیل در جبال که مدتها سر حلقه فیلمان خاصه بود بنظر من در نیل مدارقاع آن چهار درع و سه نیم پاگز آتی بود که هشت درع و سه انگشت شرعی باشد و بالفعل در فیلمان سرکار من از سبه کلان تر بهلوان عالم گراج است که عرش آشیانی خود بدولت شکا فرموده بودند و سر حلقه فیلمان خاصه هست ارتفاعش چهار درع و نیم است که هفت درع و هفت انگشت شرعی باشد که شرعی بعضی بست و چهار انگشت آدم متساوی الحلقه قرار یافته و اگر آتی بعضی چهل انگشت است و درین تاریخ مظفر خان که بنجدست صاحب صوبگی ولایت ٹھٹھ سرفراز شده بود سعادت آستانوس دریافت صدهر و صدهر و پیه نذر و موازی یک لک روپیه از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و در نیل و لا خبر رسید که حق سبحان تعالی بفرزند پرویز پسر سے از صلیبه مغفوری شاه مراد کرامت فرمود امید که قدش برین دولت مبارک باشد و روز یکشنبه بست و چهارم راسه بهاره دولت آستانوس دریافت و در ملک گجرات کلان تر ازین زمینداری نیست ملکش

سورت

بدریا کے شور پیوستہ است بہارہ و جام از یک حد اند و بدہ پشت بالاتر ہم میرسند غایتاً بجبت ملک جمعیت اعتبار بہارہ از جام
 بیش است مے گویند کہ بدین پنج یک از سلاطین گجرات نیامدہ سلطان محمود فوجی بر سر او فرستادہ بود جنگ صفت کرد و شکست
 بر فوج محمود افتاد القصد در وقتہ کہ خان اعظم بہ تسخیر قلعہ جونا گڑھ ملک سورتہ شتافت تنو کہ مخاطب بسطان مظفر بود و خود را
 وارث ملک میگرفت بحال تباہ و در پناہ زمینداران روزگار بسر می برد بعد از ان جام با فوج منصورہ جنگ صفت کرد و شکست خورد
 و تنو بہ پناہ راسے بہارہ در آمد خان اعظم نور از راسے بہارہ طلب نمود مشارالیه چون تاب مقاومت با شکر منصور نہ داشت
 نور اسپردہ باین دو لشواری از خدمات افواج قاہرہ محفوظ ماند در ان وقت کہ احمد آباد پورہ در کبہ اقبال آراستگی یافت و بزودی
 کوچ شد بلزمست نرسید زمین او ہم خیلے راہ بود و فرصت نیز متفقہ تعین افواج نمود چون کسب اتفاق باز مراجعت واقع شد وین
 دفعہ فرزند شاہجہان راجہ بکر حاجیت را با فوجی از بندہ ہاسے در گاہ تعین فرمود و آنجا نہ دور اسخضر در آمدن دانستہ خود بسعادت
 آستانوس شتافت و دو لیست ہر دو ہزار روپیہ نذر و صد اسب پیشکش گذرانیید غایتاً از اسبان او کیے انچنان نبود کہ خاطر پسند
 باشد عمرش از ہشتاد و زیادہ بنظر مے درآمد و خود میگوید کہ نود سال دارم کہ در حواس و قوای ظاہر فتورے زفتہ از مردم او
 پیری بنظر در آمدہ موسے ریش و برت و ابرو مے اوسیفہ شدہ میگوید کہ ایام طفولیت مرا راسے بہارہ یاد دار و در پیش او
 از خردی کلمان شدہ ام درین تاریخ ابو الحسن مصور بختاب نادر الزمانی سرفراز گشت مجلس جلوس مرا در دیباچہ ہائیکبری نامہ کشیدہ
 بنظر در آورد چون سزاوار تحسین و آفرین بود و اورا الطاف سیکر ان گشت کارش بعیار کامل رسیدہ و تصویر او از کارنامہ ہسے
 روزگار است درین عصر نظیر عدیل خود ندارد اگر درین روزا استاد عبدالحی داوستان و بہزاد در صفحہ روزگار می بودند انصاف کار
 اوسے دادند پدرش آقا رضائی مروی در زمان شاہزادی من بخدمت من پیوستہ اورا نسبت خانزادی باین در گاہ است غایتاً
 اورا پنج آشنائی و مناسبت بکار پدرش نیست بلکہ از یک عالم نمیتوان گفت و مرا نسبت با و حقوق تربیت بسیار است منظر من
 تا حال خاطر ہمیشہ متوجہ تربیت او بودہ تا کارش بدین درجہ رسیدہ الحق ناوردہ زمان خود بودہ و همچنین استاد منصور نقاش کہ بختاب
 ناو العصری ممتاز است و در فن نقاشی یگانہ عصر خود است و در عمد دولت پدر من و من این دو من ثالث خود ندا زید مرادوق
 تصویر و ہمارت تمیز او بجاسے رسید کہ از استادان گذشتہ و جلال کار ہر کس بنظر در مے آید بے آنکہ نامش مذکور شود بدیہہ دریا ہم کہ
 کار فلان است بلکہ اگر مجلسی باشد مشتمل بر چند چہرہ و ہر چہرہ کاریکی از استادان باشد می توانم یافت کہ ہر چہرہ کار کیست و اگر در یک
 صورت چشم و ابرو او گیرے کشیدہ باشد در انصورت می فہم کہ اصل چہرہ کار کیست و چشم و ابرو را کہ ساخت شب یکشنبہ مے و لیم

تیسر ماه باران عظیم شد تا روز سه شنبه غره امرداد ماه الهی بشدت هر چه تمام تر بارید و تا شانزده روز پیوسته ابر و باران بود چون
این ملک رنگ بوم است و بناهاش در غایت زبونی عمارات بسیار و قنادی و اساس حیات جمعی از پادشاه و از متوطنان این شهر
شنیده شد که نسل باران امسال یاد نداشتند که در هیچ سینه شده باشد رودخانه سانبهر مستی اگر چه بظاہر بر آب می نماید غایتاً اکثر
جایایا بسط فیل خود همیشه آمد و رفت میکنند همین که یکروز اساک باران شد اسب و آدم نیز پایا ب میگذرانند سرخشته این رودخانه در
کوهستان در ملک رانما واقع است از کوه کوه برمی آید و یک ونیم کوه طے نموده از ته میر لور میگذرد و در آنجا این رودخانه را
دریا س و اکل میگویند چون سه کوه از میر لور گذشت سانبهر مستی نامند روز مبارک شنبه دهم را و بهار و بغایت فیل نرواد
فیل و خمر مرغ و چهار انگشتی از یاقوت سرخ و یاقوت زرد و نیلم و زمرد سرفرازے یافت پیش ازین التالیق جان سپار خان خانان
سپه سالار حسب الحکم فوجی بسر کرده پس خود امر الله بجانب کوه وانه بخت گرفتن کان الماس که در تصرف پنجوز میندار خان دیس است تعیین
نموده بود درین تاریخ عرض داشت اورسید که زمیند رنکور مقاومت با لشکر منصور زیاده از اندازه و مقدار خویش دانسته کان را
بیشکش نمود و داروغه بادشاهی بضبط آن مقرر گشت الماس آنجا باصالت و نفاست از سایر اقسام الماس امتیاز تمام دارد و نزد
جو هر یان بغایت معتبر و همه نیک اندام و بهتر تر و برتر میشوند و دوم کان کوه که در حدود ملک بهار واقع است و الماس آنجا از کان
بر نمی آید رودخانه ایست که در ایام بیات سیل از فراز کوه می آید و پیش آن رومی بندند و چون سیل از روی بند گذشت و آب کم
شد جمعی که درین فن مهارت دارند و مخصوص این کار اند بر رودخانه در آمده الماس می آرند و الحال سه سال است که این ملک
تصرف اولیاے دولت ابد قرین در آمده و زمیندار آنجا مجوس است غایتاً آب آنسر زمین بغایت مسوم است و مردم بیگانه
و آنجا نمی توانند بسر برد و سویم در ولایت کرنا ملک متصل بسرحد قطب الکک در پنجاه کوه مسافت چهار کان واقع است و در
تصرف زمینداران است و الماس آنجا اکثر پنجه بهم میرسد روز مبارک شنبه دهم نا بهر خان بمنصب هزار و پانصدی ذات و هزار سوار
سرفراز گشت و یک زنجیر فیل با و عنایت شد که کتب خان داروغه کتب خانه بمنصب هزار و پانصدی ذات سر ملندی یافت چون حکم
فرموده بودم که شب برات بر دور تال کا کر یہ چراغان ترتیب نمایند آخر ماے روز دو شنبه چهار دهم ماه شعبان بقصد تماشای
آن توجه فرمودم اطراف تال را با عمارت میان بقانوس الوان و اقسام صنایع که در چراغان مقرر است آراسته آتش بازیها ترتیب
داده بودند بغایت چراغان عالی شد و با آنکه درین مدت پیوسته ابر و باد و باران بود بغایت آبی از اول شب هوا صاف شد و
اثرے از ابر نماند و بر حسب دلخواه تماشای چراغان میر گشت و بنده های خاص بباغ نشاط خوشوقت گردیدند حکم کردم که

شب جمعه باز بهمن دستور چراغان کنند از غریب اتفاقات آنکه آخر روز مبارک شنبه مقدم متصل باریدگی بود و در وقت روشن شدن
چراغ باران استاد و تماشاگر چراغان خاطر خواه شد درین روز اعتماد الدوله بقطعه نیکم قطب و رعایت نفاست و یکروز بنجر فیصل
بیدندان باریاق نقره شکیش نمود چون خوب صورت و خوش ترکیب بود داخل فندان خاصه مقرر شد و رکنا زمان کار به مناسه که از قرائن
طایفه هنود اندک کلبه در ویشان ساخته بتروی بود چون خاطر همواره صحبت در ویشان راغب است بکلفانه ملاقات او شاقم و
زمانه مستد صحبت او را در یافتن خالی از آگاهیه و معقولیت نیست و آبکین دین خود از مقدمات صوغیه و قوت تمام دارد و ظاهر
خود را بردش اهل فقر و بنجر بد موافق ساخته و خود را از طلب و خواهش گذرانیده توان گفت که ازین طایفه بهتر از و س به نظر
نیامده روز دوشنبه سبت و یکم سار س که جفت شدن آنرا در ادراک سابقه ثبت کرده ام در باغچه خس و خاشاک فراهم آورده
اول یک بیضه نهاده روز سوم بیضه دوم نهاده این جفت سارس را در یک ماه یک گرفته شده بود و پنج سال در سرکار مانده و بیضه
بعد ازین پنج و نیم سال جفت شدند و تا یک ماه جفت میشدند و در بیست و یکم ماه امر داد که با صلیح اهل هند ماه ساون گویند بیضه
نهاده ماده تمام شب تنها بر بیضه می نشیند و ز نزدیک ماده استاد پاس میدارد و چنان آگاه می باشد که هیچ جانماری را مجال آن
نیست که نزدیک او و توان گذشت یکمرتبه را سوکلاسه نمودار شد بشدت هر چه تمام تر بجانب او دیده تارا سو خود را بسور اخ
نرسانید دست از او باز نداشت چون نیر اعظم جهان را بنور خویش نوزانی ساخت نر بر سر ماده آمده بمنقار پشت او را سینه خار و
و بعد از آن ماده بر سینه خیزد و نمی نشیند و باز ماده نیز بهمن دستور آمده او را برمی خیزاند و خود می نشیند مجلا تمام شب ماده تنها بر بیضه
نشسته پرورش می دهد و در روز زاده به نوبت می نشیند و در وقت نشستن و برخاستن نهایت احتیاط بجای آورد که سباده
آسیبه بر بیضه رسد در هنگام مراجعت از شکار فیل چون موسم شکار باقی بود گچیت خان دار و جبه و بلوچ خان قراول بیگ را
گذاشته شده بود که تا ممکن و مقدور باشد فیل بگیرند و همچنین جمعی از قراولان فرزند شاه جهان نیز باین خدمت مامور تعیین شده
بودند درین تاریخ آمده ملازمت نمودند بیگ یکصد و هشتاد و پنج زنجیر فیل از زاده شکار شده هفتاد و سه زنجیر نر و یکصد و دوازده ماده
ازین جمله چهل و هفت زنجیر نر و هفتاد و پنج ماده که یکصد و بیست و دو زنجیر باشد قراولان و فوجداران باو شاه بی شکار کردند و بیست و
شش زنجیر نر و سه و هفت ماده که شصت و سه زنجیر باشد قراولان و فیل بانان فرزند شاه جهان گرفتند روز مبارک شنبه بیست و چهارم
بسیار باغ فتح رفته دور در آنجا بعیش و نشاط گذرانیده شد آخر روز شنبه بدو تخانه معاودت اتفاق افتاد چون نصف خان
بعض رسانید که باغچه حویلی بنده بغایت سبز و خرم شده انواع گل دریا حین شگفته حسب الاکس مشارالیه روز مبارک شنبه سی یکم

بمنزل اور رقم الحق خوب سرمنزل بہ نظر در آمدہ و خوش وقت گشتم از جوہر مرصع آلات واقمشہ ہوا زے سے و پنج ہزار روپیہ پیشکش و قبول افتاد مظفر خان بغایت خلعت و فیل سرفرازی یافتہ بدستور سابق خدمت حکومت صوبہ ٹھٹہ بعدہ او مقرر شد خواجہ عبدالکریم گیلانی کہ برسم تجارت از ایران آمدہ بود برادر مر شاہ عباس مکتوبے با محقر تحفہ مصحوب او ارسال داشتہ بودند درین تاریخ مشارالیه را خلعت و فیل عنایت نمودہ رخصت الخطاف ارزانی فرمودم و جواب کتاب شاہ بابا و بودے مرسل گشت و خان عالم نیرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصہ سرفرازی یافت روز جمعہ غرہ شہر یورماہ شد از روز یکشنبہ سویم تاشب مبارک شنبہ باران بارید از غریب آنکہ روز ہاے دیگر جفت سارس پنج شش مرتبہ بنوبت بالاے بیضہ می نشیند درین شبانہ روز کہ پیوستہ باران بود و ہوا بقدر برودت داشت بجهت گرم داشتن بیضہ ہا از اول صبح تا نصف النہار متصل زرخشت و ازین روز تا صبح روز دیگر بے فاصلہ مادہ نشست کہ مبادا از برخاستن و نشستن بسیار برودت ہوا تاثیر کند و نم بہ بیضہ ہا رسد و ضایع شوند بچنانکہ آدمی بہ ہنموئے عقل و ادراک می کند و حیوان بمقتضائے حکمت از لے مجبول بآن شدہ و غریب تر آنکہ در اوایل بیضہ ہا را متصل ہم در زیر سینہ نگاہ میداشت بعد از آن کہ چارہ پانزدہ روز گذشت در میان بیضہ ہا بقدر رسانا صلہ گذاشت کہ مبادا از اتصال آنها حرارت بافراط شود از گرمی بسیار فاسد گردند روز مبارک شنبہ ہفتم مبارکی و خیر می پیشخانہ بجانب اگرہ برآوردہ شد پیش ازین نمجان و اختر شناسان بجهت کوچ ساعت مذکور اختیار نمودہ بودند چون باران بافراط شد از روزخانہ محسود آباد دریاے می عبور لشکر منصور متعذر بود ناگزیر درین ساعت پیشخانہ را برآوردہ روز بہت و یکم شہر یور ساعت کوچ مقرر گشت چون فرزند شاہ جهان خدمت فتح قلعہ کاکڑہ کہ کند تسخیر بیچ یک از سلاطین والا شکوہ بر فرار لنگرہ آن نرسید بر دست بہت خویش لازم شمرده فوجی بسبر کردگی راجہ سورجبل پسر راجہ باسو و نقی کہ از بندہ ہاے روشناس دوست پیش ازین فرستادہ بود و ریولا ظاہر شد کہ فتح آن حصن متین بحجے کہ پیش ازین تعیین فرمودہ صورت پذیر نیست بنابرین راجہ بکرا جیت را کہ از بندہ ہا می عمدہ دوست باد و ہزار سوار موجود از ملازمان خاصہ خود و جمعے از بندہ ہاے جاگیریں شل شاہباز خان لودوی دہروی نازین طاؤا در اے پرتھی چند و پسران رام چند و دوست فقر برق انداز سوار و پانصد نفر توپچی پیادہ سواے فوج کہ سابقا فرستادہ تعیین فرمودند و چون ساعت رخصت او درین روز مقرر گشتہ بود مشارالیه تسبیح زمرہ کہ وہ ہزار روپیہ قیمت داشت برسم پیشکش گذرانیدہ بغایت خلعت و شمشیر سرفرازی یافتہ با نخدمت رخصت شد چون در انصوبہ جاگیر نہ داشت فرزند شاہ جهان پرگنہ بر جانہ را کہ بہت دولتمدار و جمع دار و خود بانعام التماس نمود کہ بجایگز او مقرر دار و خواجہ نقی دیوان بیوات کہ بخدمت دیوانی صوبہ کن مقرر گشتہ بود بنجلاب بمعتمد خانے

وفیل دخلعت ممتاز شد و بهت خان را به فوجداری سرکار بهرونج دکن حد و درخصت فرموده اسب و پریم نرم خاصه عنایت نمودم
 و پرگنه بهرونج بجای گیرا و مرحمت شد و در اسب پتلی چند که بخیرست کا نگاره مقرر گشته بمنصب بهنقد صدی و چهار صد و پنجاه سوار غرق غوث
 چرا فراخت چون عرس شیخ مهر غوث در میان بود هزار و رب بجهت خرج آن بفرزند آن ایشان لطفت شد مظفر ولد بهادر الملک که از
 اعیان صوبه دکن است بمنصب هزارمی ذات و پلنصد سوار سر بلندی یافت چون دقایل و دوازه سال از جهانگیر نامه به بیاض
 برده شده بود بمقتضایان کتاب خان خاصه حکم فرمودم که این دوازه ساله احوال را یک جلد ساخته نسخه های متعدد ترتیب نمایند
 که به بنده های خاص عنایت فرمایم و بسایر بلاد فرستاده شود که از باب دولت و اصحاب سعادت دستور العمل روزگار خود سازند
 روز جمعه هشتم سیکه از فاقه نویسان تمام را نوشته و جلد کرد و بنظر در آور و چون اول نسخه بود که ترتیب یافته به فرزند شاه جهان
 که او را در همه چیز از همه فرزندان خود اول میدانم مرحمت نمودم و بر پشت کتاب بخط خاصم تو مگشت که در فلان تاریخ و فلان مقام آن
 فرزند عنایت شد امید که توفیق در یافتن این مطالب که باعث رضا جوئی خالق و دعا گوئی خلق است نصیب در روزی باد
 روز سه شنبه دوازدهم سحان قلی قراول سیاست رسید و تفصیل این جمال آنکه او سپهر حاجی جمال بلوچست که از قراولان خوب
 پدرم بود و بعد از شفا رفتن آنحضرت نوکر اسلام خان شده همراه او به بنگلارفته بود و در اسلام خان بنا بر نسبت خان زادگی
 این درگاه مراعات احوال بواسطه نموده و محل اعتماد دانسته پیوسته در سواری و شکار نزدیک بخود می داشت عثمان افغان که سالها
 به ترم و عصیان در آن صوبه گذرانیده و خاتمت احوال او را و اراق گذشته گذارش یافته چون حراس بقیاس از اسلام خان
 داشت کس نزد این بے سعادت فرستاده بجهت قتل تعیلات می نماید و او تعیلات کار کرده و در کس دیگر را با خود مشتاق می سازد و قضا را
 پیش از آنکه اراده باطل این حق ناشناس از حیرت و بغض آید سیکه از آنها آمده او را آگاه میکند اسلام خان در لحظه آن حرام حکم را گرفته
 متعبد و مجوس می گرداند و قصه بعد از فوت مشاور الیه بدرگاه آمد چون برادران و خویشان او در سلک قراولان اشتغال داشتند حکم شد
 که او نیز در زمره قراولان شتلم باشد درین وقت پسر اسلام خان بطریق معارض کرد که لایق خدمت نزدیک من نیست بعد از
 شکار فتن ظاهر شد که چنین مقدمه با نسبت کرده بودند معذرا چون برادرانش بمبالغه عرض نمودند که محض تمت بوده و بلوچخان
 قراول بیکه عناصن شد از قتل و سیاست او در گذشته و حکم فرمودم که همراه بلوچ خان خدمت می کرده باشد باین کراست و جلان
 بخش بے سبب و جهت از درگاه گریخته بجانب اگره و آنخند و رفت به بلوچ خان حکم شد که چون ضامن بود اول او
 را حاضر سازد و او کسان به تفحص فرستاده و در سیکه از مواضع آگره که خاصه از ترموی نیست و هجده نام دارد و برادر

بلوچ خان کہ بہ تفصیل اور فتنہ بود اور ادرا یافت ہر چند ہلاکت خواست کہ بدرگاہ آور و بھیج وجہ راضی نشد و مردم بحمایت برخاستند تاگزیر نزد خواجہ جہان باگرہ رفتہ حقیقت را باز نمود مشارالیه فوجے بر سر آن دہ تعین فرمود کہ جبراً و قہراً اور اگر فتنہ بیا رند مردم آن موضع چون ویرانی و خرابی خود را در آئینہ محال مشاہدہ نمودند اور ابدست او دادند درین تاریخ مقید و مسلسل بدرگاہ رسید حکم بقتل او فرمود میر غضب بسرعت ہر چہ تمام ترا و را بسیار گاہ برو بعد از زمانے بشفاعت یکے از نزدیکان جان بخشی فرمودہ حکم بہ بریدن پاسے او شد و بحسب سر نوشت پیش از رسیدن حکم بسیار رسیدہ بود ہر چند آن خون گزفتہ استحقاق کشتن داشت مہمدا خا طر حق شناس نہ است گزیدہ مقرر فرمود کہ بعد ازین حکم بقتل ہر کس شود با وجود تاکید و مبالغتہ تا وقت غروب آفتاب عالمتاب نگاہدارند و نکشند و اگر تا آن وقت حکم نجات نرسد ناگزیر بسیار رسانند روز یکشنبہ در پاسے می عظیم طغیان نمود و موج ہائے کلان کلان بنظر درآمد با وجود باران ہائے گذشتہ ہرگز باین شدت بلکہ نصف این نیامدہ بود از اول روز آغاز آمدن سیل شد و آخر روز رو بکے نہاد مردم کہن سال کہ درین شہر توطن دارند عرض کردند کہ یک مرتبہ در ایام حکومت مرتضیٰ خان جنین جلوی ریز سیل آمدہ بود و غیر از ان بخاطر نمیرسد درین ایام یکے از تصادید سفری کہ مداح سلطان سنجو ملک الشعراء او بود و شماع افتاد بقایب میلیم و ہموار گفتم مطلعش نیست۔

ای آسمان منہر حکم روان تو	کیوان پیر بندہ نخت جوان تو	
سعد از زرگر باشی کہ طبع نظمی داشت قصیدہ مذکور را تصنیف نمودہ بعض رسانید خوب گفتمہ بود این چند بیت از ان قصیدہ است اصل این کلان است اسی نہ فلک نمونہ از آستان تو		
جاننا ہمہ فداے دل مہربان تو	دوران پیر گشتہ جوان در زمان تو	بخشد دل تو فیض و تجوید سبب چو مسر
یار بچہ گوہری تو کہ افروخت در ازل	از باغ قدرت است فلک یک تیغ سہر	انداختہ بروے ہوا باغبان تو
در سایہ تو خرم شاہ جہان تو	جان ہائے قدسیان ہمہ از نور جان تو	بادا جہان بکام تو اے بادشاہ عمد
روز مبارک شنبہ چار دہم بصلہ این قصیدہ حکم فرمود کہ سعید را بزر و زن کنند آخر روز بسیر باغ رستم با طری رفتہ شد بحایت سہر و خرم بنظر درآمد وقت شام بر کشتی نشستہ از راہ دریابد و تہانہ معاودت نمود روز جمعہ پانزدہم لامیری نام پیر مردی از طون ماہرا ندر آمد و سعادت آستانہ بوس دریافت و جنین بعض رسانید کہ از قدیان عبداللہ خان اوزبک بودم و از ایام جوانی و عنفوان نشوونما تا وقتے کہ خان شہنشاہ شدہ نذر سلک خدمتگاران قدیم و نزدیک امتیاز داشتہ در خلا و ماحرم بودہ و بعد از گذشتن خان تا حال دران		

ملک آبرو گذرانیدہ و بنیولا بقصد زیارت خانہ مبارک از وطن بالوفہ برآمدہ خود را بلا زمست رسانیدم اورا در بودن و رفتن مختار ساختم عرض نمود کہ روزی چند در خدمت خواہم بود ہزار روپیہ خرچہ و خلعت مرحمت شد بنایت پیر شگفتہ دوستی پر نقل و سخن است فرزند شاہجہان نیز پانصد روپیہ و سر و پا لطف کرد در میان باغچہ دولتخانہ خورم صفہ و جوئے واقع است و یک ضلع آن صفہ درخت موہرست کہ پشت بران دادہ می توان نشست چون یک طرف تنہ او مقدار سہ ربع گز کاواک شدہ بد نما بود فرمودم کہ لوح سنگ مرمر تراشیدہ در انجا مضبوط سازند کہ پشت بران نہادہ می توان نشست درین وقت بیتہ بدیہ بر زبان جاری گشت و بنگ تراشان حکم شد کہ دران لوح نقش کنند تا بطریق یادگار در صفحہ روزگار با نذر آن بیت اینست - بیت

نشین گاہ شاہ ہفتہ کشور | جہانگیر این شاہ ہندشاہ اکبر

شب سہ شنبہ نوزدہم در دولتخانہ خاص بازار ترتیب یافت پیش ازین ضابطہ چنان بود کہ ہر چند گاہ اہل بازار و محترفہ شہر حسب الحکم و رجحان و دولتخانہ دکان ہا آراستہ از جواہر مرصع آلات و انواع اقمشہ و اقسام متعہ انچہ در بازار ہا بفروخت میرود حاضر ساختہ بنظر در آرد و ند بخاطر رسید کہ اگر در شب این بازار ترتیب یابد و فانوس بسیارے در پیش دکانہا چیدہ شود بطور نمودی خواہد داشت بے تکلف خوب برآمد و غیر مکرر بود کجج دکانہا سیر کردہ انچہ از جواہر و مرصع آلات و ہر قسم چیزے خوش آمد خریدیم از ہر دکان متاع ہلا امیری انعام شد و چندان جنس باورید کہ از ضبط آن عاجز آمدہ بود روز مبارک شنبہ بیست یکم شہر پور ماہ آبی سنہ ۱۰۳۱ جلوس مبارک مطابق بیست و دوم رمضان سنہ ہزار و بیست و ہفت بھری بعد از گذشتن دو نیم ساعت نجومی مبارکی و فرنیہ رایات عزیمت بصوب دارالخلافہ اگرہ برافراشتہ شد و از دولتخانہ تا تال کا کہ یکہ محل نزول رایات اقبال بود بدستور معہود شاہ کنان شتافتم در ہین روز جشن وزن شمس معقد گشت و بجاہ سنہ شمس سال پنجاہم از عمر این نیازمند در گاہ ایزدی مبارکے آغاز شد و بضابطہ مقرر خود را بطلا و دیگر اجناس وزن نمودہ مروارید و گل زرین نثار کردم و شب تماشاے چراغان نمودہ در حرم سرے دولت بایش و عشرت گذرانیدہ شد روز جمعہ بیست و دویم حکم کردم کہ جمیع مشائخ و ارباب سعادت را کہ درین شہر توطن دارند حاضر سازند کہ در ملازمت اطفا را نمایند و سہ شب برین وتیرہ گذشت و ہر شب تا آخر مجلس خود بر سر پا ستادہ بزبان حال میگفتم -

خداوندگار تو نگرتوئے	توانا و درویش پرورتوئے	نہ کشور کشایم نغمہ زمان دہم	یکے از گدایان این در گم
تو بر خیر و نیکی دہم دسترس	و گر نہ چہ خیر آید از من کس	منم بندگان را خداوندگار	خداوند را بندہ حق گذرا

جمعے از فقرار کہ تا حال ہلا از دست نرسیدہ بودند التماس مدد معاش داشتند در خور استحقاق ہر یک زمین و خرچہ مرحمت شدہ

کامیاب خواہش گردانیدم شب مبارک شنبہ بیست و یکم سارس یک بجہ برآورد و شنبہ بیست و یکم یک بجہ بعد از سنی چار روز
دوم بعد از سنی شش روز برآمد در شبہ از یک قازوہ یا زوہ کلان تر یا برابر یک طلاس یک ماہ توان گفت ششمین نیلہ رنگ است روز
اول پنج نخورد از روز دوم مادرش ملکہ خرد را بہتکار گرفتہ گاہ مثل کبوتری خوراند گاہ بردش مرغ پیش بجہ نے
انداخت کہ خود بچیند اگر ملکہ ریزہ بود درست میگذاشت و اگر کلان تر بعضی را دو پارہ و بعضی را سه پارہ نے کرد تا بغایت بچای
او تواند خورد چن بیا بیمل دیدن آنها داشتہ حکم فرمودم کہ با احتیاط تمام چنانچہ آزاری و آسیبہ بآنها نرسد بحضور بیارند و بعد از
دیدن باز فرمودم کہ بہان باغچہ درون دو تخانہ بردہ بجا فطرت تمام گاہ دادند ہر گاہ نقل و حرکت توان فرمود بلا زنت خواہند آورد
درین روز حکیم روح اللہ بانعام ہزار روپیہ سرفراز شد بدیع الزمان پسر میرزا شاہر رخ از جاگیر خود آمدہ ملازمت نمود روز
سہ شنبہ بیست و ششم از تال کا کہ یہ کیج کردہ و موضع کیج منزل گزیدم روز کم شنبہ بیست و ہفتم برکنار دریائے محمود آباد کہ ایزک نام دارد
نزول اقبال اتفاق افتاد چون آب و ہوا سے احمد آباد بسیار زبون بود محمودہ بیکرہ باستصواب حکما بر ساحل دریائے مذکور
شہری اساس نہادہ اقامت گزیدہ بود بعد از آن کہ جاپانیر رانج کرد آن جا را دارالملک کرد و تا زمان محمود شہید حکام گجرات اکثر
اوقات در انجائے بودند محمود مذکور کہ آخرین سلاطین گجرات است باز در محمود آباد شیش گاہ خود قرار و ثواب بے تکلف آب و ہوا سے
محمود آباد را بیچ لبتی با احمد آباد نیست بخت امتحان فرمودم کہ گو سفندے را پوست کندہ در کنار تال کا کہ یہ بیا ویزند و بچین
گو سپندے را در محمود آباد اتفاقا ہوا ظاہر گرد اتفاقا بعد گذشتن ہفت گھڑی روز در انجا گو سفندی را آویختند چون سہ
گھڑی از روز ماند بہ متعفن و متغیر گشت کہ عبور از حوالے آن دشوار بود در محمود آباد وقت صبح گو سفند را آویختند تا وقت شام ہلا
متغیر شد و بعد از گذشتن یک و نیم ہزار شب تعفن پیدا کرد و مجملہ در سواد شہر احمد آباد بعد از شبت ساعت نجومی متعفن گشت در محمود آباد
بعد از چاروہ ساعت روز مبارک شنبہ بیست و ششم رستم خان را کہ فرزند اقبال مند شاہجہان بکومت و حراست ملک گجرات مقر
نمودہ بنایت اسپ و فیل و پریم نرم خاصہ سرفراز ساختہ رخصت فرمودم و بندہ ہا سے جہانگیری کہ از تعینات صوبہ مذکور اند
در خور رتبہ و پایہ خویش با سپ و خلعت متنازع گشتند روز جمعہ بیست و نہم شہر یوہ مطابق غرہ شوال را سے بارہ خلعت و شمشیر صغیر و
اسپ خاصہ فوقی عزت را برابر افراختہ بوطن خود منخص گشت و فرزند ان او نیز با سپ و خلعت سرفرازی یافتند روز شنبہ بسید محمد نبیرہ
شاہ عالم فرمودم کہ ہر چہ میخواستہ باشد بے عجابانہ التماس نماید و بر طبق این سوگند مصحف دادم موسی الیہ عرض کرد کہ چون
بمصحف قسم میدہند التماس معصنہ می نمایم کہ پیوستہ با خود داشتہ باشم و از تلاوت ثواب بجنرت رسد تا برین مصحف بخط

یا قوت لقطع مطبوعه مختصر که از تفایس و نوادر روزگار بود میرزا کور عنایت شد و بر پشت آن بخط خاص مرقوم گشت که در فلان تاریخ و فلان مقام بسید محمد این کرامت بظهور رسید پس الامر آنکه میرزا بابت نیک نهاد و معتمد است با نجابت ذاتی و فضائل کسی با خلاق حمیده و اطوار پسندیده آراسته بسیار شگفته رو و کشاده پیشانی است و از مردم این ملک بخوش ذاتی میر کس دیده نشد بمشارالیه فرمودیم که مصحف بعبارت سلیس خالی از تکلف و تصنیع ترجمه نماید و اصلاً بشرح و بسط و شان نزول آن مقید نشده بلغات ریخته قرآن را لفظ بلفظ فارسی ترجمه کند و یک حرف بر معنی تحت اللفظ نیفزاید و بعد از تمام آن مصحف مصحوب فرزند خویش جلال الدین سید روانه درگاه سازد و فرزند میرزا جوآنکه است بفقون ظاهری و باطنی آراسته آثار صلاح و سعادت مندی از ناصیه احوالش ظاهر و میرزا بفرزند می او می نازد و الحق شایستگی این دارد و نذرک جوآنکه است با آنکه مکرر بمشایخ کجرات موهبتها بظهور رسیده بود و مجدداً در غور استحقاق هر یک از نقد و جنس رعایتها کرده رخصت انعطاف ارزانی داشتیم چون آب و هوا ای این ملک بمزاج من ناسازگار بود حکما چنین صلاح دیدند که قدری از مقدار پیاله کم باید کرد بصواب دید آنها شروع در کم ساختن پیاله نموده شد و در عرض یک هفته بوزن یک پیاله کم کردم اول هر شب شش پیاله بود و هر پیاله هفت و نیم توله که مجموعه آن چهل و پنج توله باشد شراب معزج مقدار بود و الحال شش پیاله هر پیاله شش توله و سه ماشه که در کل سی و هفت نیم توله باشد خورده نمی شود از بدایع و قالی آنکه پیش ازین بشانزده و هفتده سال در ال آباد با خدای خود عهد کرده بودم که چون سنین عمرم به خمسین رسد ترک شکار تیر و بنذوق نموده هیچ جاندار را به دست خود آزرده نساظم و مقرب خان که از منظور آن محفل قدس بود ازین نیت آگاه شد داشت القصه و برین تاریخ که عمرم به سن مذکور رسیده آغاز سال پنجاه است روزی از کثرت دود و بخار نفسم تنگی کرد آزار بسیار کشیدم در آن حالت با لاهم غیبی از عیدی که با خدا می خود کرده بودم بیادم آمد و غزیت سابق در خاطرم تصمیم یافت و بان خود قرار دادم که چون سال پنجاهم با خیر رسیده مدت و عده بمرآید بتوفیق الله تعالی روزی که سعادت زیارت حضرت عرش آشیانی انار اسد بر عانه مشرف گردم استمداد همت از یوایمن قدسی موطن آنحضرت جسته دل را از ان شغل باز دارم بجزر خطور این نیت در خاطر آن کلفت و آزر دگی رفع شد خود را خوش وقت و تازه یافتم و زبان را بحد و سپاس از بزرگواران و شکر مواباد چاشنی بخشیدم امید که توفیق میسر گردد

چه خوش گفت فردوسی پاک زاد | که رحمت بران تربت پاک باد | میا زار مورے که دانه کش است | که جاندار و جان شیرین خوش است |
روز مبارک مشبه چارم ماه الهی سید کبیر و بخترخان و کلاے عادل خان را که پیشکش او بدرگاه والا آورده بودند رخصت انعطاف

ازانی داشتیم سید کبیر خلعت و خنجر مرصع و اسب سرفرازے یافت و مختار خان با اسب و خلعت و اوربسی مرصع کہ اہل آن ملک در گرون می آویدند ممتاز گشت و مبلغ شش ہزار درہم خیرے بہر دو انعام شد و چون عادل خان مکرر بوسیلہ فرزند اقبال منہ شاہجہان التماس شبیہ خاصہ شریفیہ نمودہ بود شبیہ خود را با یک قطعہ لعل گران بہا و فیل خاصہ بمشارالیہ عنایت فرمودم و فرمان جمیت عنوان صادر گشت کہ از ولایت نظام الملک و قطب الملک ہر جا و ہر قدر تواند تصرف نمود بانعام او مقرر باشد و ہر گاہ کمک و مدد یخواستہ باشد شاہ نواز خان فوجے آراستہ کمک او تعیین نماید در زمان سابق نظام الملک کہ کلان ترین حکام دکن بود و ہمہ در ہنگام بکلائے قبول داشتند و برادر ہمین میدانستند در نیولا عادل خان مصدر خدمات شایستہ گشت و خطاب والاے فرزند می شرف اختصاص یافت اورا بسر داری و سری تمام ملک دکن بلند مرتبہ ساختیم و بجت شبیہ این رباعی بخط خاص مرقوم گشت ۔

اے سوے تو دایم نظر رحمت ما	آسودہ نشین بسایہ دولت ما
سوے تو شبیہ خویش کردیم روان	تا منے ما بہ بیسنی از صورت ما

و فرزند شاہجہان حکیم خوش حال پسر حکیم بہام را کہ از خانہ زادان خوب این درگاہ است و از صغرسن در خدمت آن فرزند کلان بودہ بجت رسانیدن نوید مراحم جاگیریں بمراقت و کلاے عادل خان تہذیب و فرستاد و ہمدین روز میرجلہ بخدمت عرض مکرر فرق عزت برافراخت چون کفایت خان دیوان صوبہ بگوات را در ہنگامیکہ بدیوانی صوبہ بنگالہ اختصاص داشت بعضے حوادث روے دادہ بود از سامان اقتادہ بنا برین مبلغ پانزدہ ہزار روپہ بانعام او مرحمت شد و در نیولا دو جلد جاگیر نامتہ قریب یافتہ بنظم گذشت یکے را چند روز پیش ازین بمدرارالملکی اعتماد الدولہ لطف فرمودم و درین تاریخ دیگرے بفرزند می آصفخان عنایت نمودم روز جمعہ پنجم بہرام پسر جاگیر قلی خان از صوبہ بہار آمدہ دولت زمین بوس دریافت و الماسے چند از حاصل کان کوکرہ آورده گذرانید چون دران صوبہ از جاگیر قلی خان خدمت شایستہ بطور رسیدہ بود معہ ذلک بعض مکرر رسید کہ چندے از برادران و خویشان او دران ملک دست تسلط و تعدی دراز ساختہ بندہ ہاے خدا را مزاحمت و آزار میرسانند و ہر یکے خود را حاکمی تراشیدہ جاگیر طلیخان را تمکین نمی نهند بنا برآن مقرب خان کہ بندہ قدیم الخدمت مزاحبان است فرمان بتخط خاص صادر گشت کہ بصاحب صوبگی بہار سرفراز و ممتاز بودہ بجز در سپدن فرمان قضا جہان بدانصوب شتاب از الماس ہای کہ ابراہیم خان فتح جنگ بعد از فتح کان مذکور بدرگاہ ارسال داشتہ بود چند قطعہ بجت تراشیدن حوالہ حکاکان سرکار شدہ بود و در نیوقت کہ بہرام نگاہ باگرہ رسید بغانہ درگاہ سے شد خواہ جہان چندے را کہ طیار شدہ معصوب او بدرگاہ فرستاد یکے از انہا بانقش است و بظاہر از نیلم قیصر

نمی‌توان کرد تا حال الماس باین رنگ دیده نشده چند سرخ بوزن در آمده جوهریان سه هزار روپیه قیمت کردند و عرض کردند که اگر
سیف و تمام عیار می بود بیست هزار روپیه می ارزید اما بیخ ششم همراه ابنه خورده شد و درین ملک لیمون فراوان است
و بالیده می شود و از باغ کا کونام هند و سه چند لیمون آورده بودند بنایت لطیف و بالیده یکے را که از همه کلان تر بود فرمودم که وزن
کنند هفت توله برآمد روز شنبه ششم جشن و سهره ترتیب یافت اول اسپان خاصه را آراسته بنظر در آوروند بعد از آن فیلمان خاصه
را آراسته گذرانیدند چون دریای می هنوز پایاب نشده بود که اردو کے گیهان شکوه عبور توان نمود و آب و هوا کے محمود آباد در آن
پیچ نسبتی دیگر منازل نمود باز ده روز درین سر منزل مقام واقع شد روز دو شنبه هشتم از منزل مذکور کوچ کرده در موده نزول و قبل
اتحاد و خواهه ابو الحسن بخشے را که با جمعی از بنده های کارگذار ملاح و خاد و بسیار پیشتر فرستادم که دریای می را پل بندند که انتظار
پایاب بناید کشید و اردو کے ظفر قرین بسهولیت عبور توان نمود و روز سه شنبه نهم مقام شد روز کم شنبه دهم موضع این محل نزول و ایات
جلال گشت در اوایل سارس ز پای بچه خود را مینقار گرفته سرنگون آویزان می ساخت و بیم آن میشد که مبادا از اثر بیمی باشد و
صانع سازد بنا بران حکم فرموده بودم که نمر را جدا بنگاه دارند و پیش بچه ها نگذارند در نیوا لاجبت امتحان فرمودم که نزدیک بچه ها
نگذارند تا حقیقت بیمی و محبت ظاهر گردد و بعد از گذشتن نهایت تعلق و مهر دریافته شد و محبت او پیچ کتر از محبت مانده نیست
و معلوم می شود که آن ادا هم از روی دوستی بوده روز مبارک شنبه یازدهم مقام شد و آخر به زبشار ریوز رفته سه آهوی سیاه
و چهار ماده آهو و چکاره بیوز گیرانیده شد روز یک شنبه چهاردهم تیر بشکار ریوز رفته باز زده راس آهو از نو ماده گیرانیده شد
بسیز ارستم و سهراب خان پسر او حکم فرموده بودم که بشکار نیندگاه و رفته هر قدر که توانند باندوق بزنند هفت راس از نو ماده پرور
بشکار کردند چون بعض رسید که درین نواحی شیر می است مردم آزار که گوشت آدم عادت کرده و آسیب او خلقت خدا میرسد بغیر از
شا بهمان حکم شد که شر او را از بنده های خدا کفایت کند آن فرزند حسب احکم بندوق زده شب بخطر در آورده فرمودیم که در حضور پوست
کنند اگر چه بظا هر یک کلان می نمود چون لاغر بود از شیر های کلان که من خود انداخته ام در وزن کمتر برآمد روز دو شنبه پانزدهم و
روز سه شنبه شانزدهم بشکار نیندگاه و شتافته هر روز دو نیکه گا و ب تنگ زده شد روز مبارک شنبه بیست و دوم بر کتار تالے که مخیم بارگاه قبال
بودیم پال آراشگی یافت گلهای کنول بر روی آب نوزک شکفته بودند بنده های خاص بساغر شادمان خوشوقت گشتند جابگیر قلیخان
بست و بخت فیل از صوبه بهار و مروت خان هشت زنجیر از بنگال به پیشکش ارسال داشته بودند بظگشت یک فیل از جابگیر قلیخان و دو فیل از
مروتخان داخل فیلمان خاصه شد و در ستمه بخله تقسیم یافت میرخان پسر میرزا ابوالقاسم تمکین که از خان زادان و لیکن درگاه است منصب

هشت صدی ذات و ششصد سوار از اصل و اضافی سرفرازی یافت قیام خان بخدمت قراول بیگی و منصب ششصدی ذات و
صد پنجاه سوار تا زگشت عزت خان که از سادات بارهیم و بزمید شجاعت و کار طلبی امتیاز دار و از تعینات صوبه بنگلش است حسب التماس
هابت خان صاحب صوبه مذکور منصب هزار و پانصدی ذات خاصه و هشت صد سوار فرق عزت برافراخت کفایت خان دیوان صوبه بجات
بغایت فیل سرفراز شده مخص گشت بعینه خان بخشه صوبه مذکور شمشیر مرصع نمود روز جمعه نوروز و عظم بشکار رفته یک نیکه گاو و زردم در
مرت العریبا و ندایم که تیر بندوق از نیکه گاو و نر کلان پران گذشته باشد از ماده بسیاری گذر و درین تاریخ با آنکه چل و پنج قدم مسافت بود
از دو پوست آزاد گشت به مطلق اهل شکار قدم عبارت از دو گام است که پیش و پس نهاده شود و روز یکشنبه بستی و یکم خود بشکار باز
و جره خوشوقت گشته بمیرزا رستم و داراب خان و میر سیران و دیگر بنده با حکم فرمودم که بشکار نیکه گاو رفته هر قدر توانند به بندوق بزنند
نوروز را س از نزد ماده شکار کردند و ده راس آه و هر کس از هر قسم بوزگیرانیده شد ابراهیم خان بخشی صوبه دکن حسب التماس
خانخانان سپه سالار منصب هزاری ذات و دو ویست سوار سرفرازی یافت روز دوشنبه بیست و دوم از منزل مذکور کوچ واقع شد
روز سه شنبه بستی و سوم باز کوچ فرمودم قراولان عرض کردند که درین نواسه ماده شیرے با سه بچه بنظر آورده چون نزدیک
براه بود خود بقصد شکار متوجه گشته هر چهار راسه تفنگ زدیم و از آنجا بمنزل پیش شتافت از پله که بر بالاسه می بسته شده بود عبور
فرمودم با آنکه درین دریا گشتی نبود که چل توان بستی و آب بغایت عمیق بود و نرسید گشت بکسن اتهام خواجه ابوالحسن میر بخشی پیش از
دو سه روز پله در نهایت استحکام که طول یکصد و چهل درعه و عرض چهار درعه است مرتب گشته بجهت امتحان فرمودم که فیل کن بندر
خاص را که از فیلمان کلان قوی و پیکل است با سه ماده فیل از روی پله گذرانیدند بنوعی مستحکم بسته شده بود که نتوانیم او را با فیل
کوه پیکر اصلا بمنزل نگشت از زبان معجز بیان حضرت عرش آشیانی انار آمد بر بانه شنیده ام که میفرمودند که روزی در غنوان
جوانی دو سه پیاله خورده بودم و بر فیل سوار شده با آنکه هشیار بودم و فیل در غایت خوش جلوی باراده و اختیار سن می گشت خود
بیوش و فیل را بدست و سرکش و اندوه بجانب مردم میدوانیدم بعد از آن فیل دیگر طلبیده هر دو را بجنگ انداختم و آنها جنگ کنان
تا سر پل که بر دریایه جنبه بسته شده بود شتافتند و قنار را انقیل گرخت و چون از طرف دیگر راه گریز نیافت ناگزیر بر بستی پل روان
شد و فیل که من پرده سوار بودم از پله او شتافت هر چند غمان او بدست اختیار من بود و با ندک اشارت می ایستاد و بخاطر رسید که اگر فیل
را از رفتن بالاسه پل باز دارم مردم آن ادا می ستان را محمول بر خاشکی خواهند داشت و ظاهراً خواهد شد که نه من مست بخود
بوده ام نه فیل بدست و خود سرو این اداها از بادشاهان ناپسندیده است لاجرم بتایید این بجهان استعانت جسته فیل خود را

از تقاب ادباز نداشتیم و هر دو بر روی پل روان شدند چون پل بکشتی ترتیب یافته بود هرگاه فیصل دستهای خود را بر کنار کشتی می نهاد و نصف کشتی بآب فرو می رفت و نصف دیگر بلند می ایستاد و هر کدام گمان آن سینه شد که چون کشتی باز هم گمخته گردد و مردم از مشاهده این حال عریق بحر اضطراب و شورش می بودند چون حایت و حراست حق جل و علا همه جا و همه وقت حاضر حاضری این نیازمند است هر دو فیصل در همان سلامت ازان پل عبور نمودند روز مبارک شنبه بخت و پیچ بر کنار آب می بزم پیاله ترتیب یافت و چندی از بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل راه دارند بسیار که بزرگوار عنایت با سسر شایان کام دل برگزیده بے تکلف مترس است بنایت دل نشین بدو وجه دران منزل چهار مقام واقع شد یکم غوبه جا و دوم آن که مردم در گذشتن اضطراب نمایند روز یکشنبه بخت و پیچ بر کنار آب می کوچ فرمودم روز دوشنبه باز اتفاق کوچ افتاد و درین روز غریب تماشا شایه مشاهده شد جفت سارس که بچه کشیده بود روز مبارک شنبه از احمد آباد آورده بودند و صحن دولت خانه که بر کنار تال ترتیب یافته بود با پیچ های خود سگشتند اتفاقاً نزد او هر دو آواز کردند و جفت سارس صحرانی آواز اینها را شنیده ازان طرف تال فریاد برآورد و بر اثر آن پرواز کنان آمد و نر باز و ماده با ماده بکنجگ افتاد و با آنکه چند کس ایستاده بودند هلاک اخاب و ملاحظه مردم نکردند و خواجه سرایانی که محافطت آنها مقررند بقصد گرفتن شتافته سیکه بر زور او نجات و دیگری با ده آنکه نر را گرفته بود بتلاش بسیار نگاهاخت و آنکه با ده دست انداخته نتوانست نگاهاشت و از جنگ او بدر رفت سن بدست خود حلقه در منی و پا های او انداخته آواز ساختم و هر دو بجای مقام خویش رفته قرار گرفتند غایتاً هر دفعه که سارس های خانه فریاد میکردند آنها نیز در برابر آواز می دادند و هم ازان عالم تماشا می آهوه صحرانی دیده شد و بر گنه کر نال بشکار رفته بودم قریب به سی کس از اول شکار و خدمت گار در ملازمت حاضر بودند آهوه سیاه با ماده آهوه چند بنظر در آن یک مرتبه آهوه سیاه را بجنگ او سردادیم و دوسه شاخ جنگ کرده پس پا برگشته آمد و دفعه دیگر خواستم که ای پانزده شاخ آهوه سیاه که بخت بگذازیم تا گرفتار شود و درین اثنا آهوه صحرانی از شدت غضب و غیرت هجوم مردم را و نظر او آورده بے محابا دیده آمد و دوسه شاخ با آهوه خانگی جنگ در گریز کرده از میان بدر رفت درین تاریخ خبر فوت عنایت خان رسید او از خدنگاران و بنده های نزدیک بود با آنکه آفون میخورد و هنگام فرصت مرکب پیاله هم میشد رفته رفته شیفته شراب گشت چون ضعیف می بود زیاد عاز حوصله و طاقت خویش از تکاب می نمود و مرض اسهال مبتلا شد و درین ضعف دوسه دفعه از عالم صحرانی بریزش ستولی گشت حسب الحکم حکیم که با سالی و پر خمت هر چند تدبیرات بکار بردن نفی بران مرتب نگشت مع ذلک غریب جوئی مبرر ساند و با آنکه حکیم مبالغه و تاکید می نمود که در شبان روز سست

بیش از یک نوبت مرکب غذا نشود ضبط احوال خود نے توانست کرد دیوانہ دار خود را بر آب و آتش سے زود تا آنکہ بسور القینہ و سستقا
مخبر شد بسیار زبون و ضعیف گشت چند روز پیش ازین التماس نمود کہ خود را پیشتر با گروہ رساند حکم فرمود کہ کہنہ را آمدہ رخصت شود
و راپاکی انداختہ آوردند بعدی نجیف و ضعیف نظر درآمد کہ موجب حیرت گشت سع

کشیہ پوستے براستخوانے

بلکہ استخوان ہم بہ تحلیل رفتہ با آنکہ مصوران در کشیدن شبیہ لاغر نہایت اعراق بکار می برند اما ازین عالم بلکہ نزدیک باین ہم نظر
درینامہ سبحان اللہ آدم زادہ باین ہیات و ترکیب ہم میشود این دو بیت اوستا درین مقام مناسب افتادہ ہے

سایہ من گرم نگیرد پاسے | اما قیامت نثار دم بر جاے | ناله از بسکہ ضعف دل بیند | تا بلب چند جاے بشیند

از غایب عزائب فرمودم کہ مصوران شبیہ اورا کشند القصہ حال اورا بسیار متغیر یافتیم گفتیم کہ زہنا رو در چنین وقت نفسی از یاد حق غافل
بناید شد و از گرم او نا امید بناید شد اگر مرگ امان بخشد آن را و تنگاہ مغذرت و فرصت تدارک بادیہ شمر دو اگر مدت حیات بسر آمدہ
ہر نفس کہ بیاد او بر آید غنیمت باید دانست از باز ماندن ہاے خویش دل مشغول مباش کہ اندک حق خدمت پیش ما بسیار است چون
از پریشانی او بعض رسیدہ بود و ہزار روپیہ خرج راہ با دادہ رخصت کردم روز دوم مسافر راہ عدم گشت و در سہ شبہ سے ام کار
آب مانب محل نزول اُردو کے گہان پوسے گردید جشن نوروز مبارک شبہ دوم ابان ماہ الکی درین منزل آراستگی یافت امان اللہ
پہرہ مات خان حسب التماس او بمنصب ہزاری ذات و سیصد سوار سرفراز شد کہ دھردلہ راے سال بمنصب ہزاری ذات و سیصد
سوار سربندی یافت عبداللہ سپہ خان عظم ہزاری ذات و سیصد سوار ممتاز گشت دلیر خان کہ از جاگیر داران صوبہ گجرات است
برحمت اسپ و فیل سرفراز نمودم رنبار خان سپہ شہباز خان کنبو حسب الحکم از صوبہ دکن آمدہ بخد مت بخشگیری و واقعہ نویسی
لشکر بخش سرفراز گشت و منصب او بہشتقدی ذات و چار صد سوار مقرر شد روز جمعہ سویم کوچ فرمودم درین منزل شاہزادہ
شجاع جگر گوشہ فرزند شاہجہان کہ در دامن حصمت نور جہان بگیم پرورش مے یابد مرا نسبت باو تعلق خاطر و دل بستگی بر تہ
ایست کہ از جان خود عزیز میدارم بیماری کہ مخصوص اطفال است و آنرا ام الصبیان میگویند بہرسانید و زمانے تمتد از ہوش رفت
ہر چند اہل تجربہ تدبیرات و معالجات بکار بردند سود نداد و بیوشی او ہوش از من رہود چون از تداوی ظاہری ناہمدی دست داد و از
روی خضوع و خشوع فرق نیاز بدرگاہ کریم کار ساز و رحیم بندہ نواز سودہ صحت اورا مسألت نمودم درین حالت بخاطر گذشت کہ
چون با خدای خود عهد کردہ بودم کہ بعد از تمام سن خستین از عمر این نیازمند ترک شکار تیر و بندوق نمودہ بیچ جاندار سے را بدست

خود آزرده نسازم اگر به نیت سلامتی او از تانیخ حال دست ازان کار باز دارم مکن که حیات او وسیله نجات چندین جاندار شود
حق سبحانه تعالی او را باین نیازمند از لای دار و القعه بغرم درست و اعتقاد صادق با خدا حمد کردم که بعد ازین هیچ جاندار سے را
بدست نیاز دارم بکرم الهی کوفت او تخفیف تمام یافت و دوران هنگام که این نیازمند در بطین والده بود بدستور کسی که دیگر اطفال در شکم
حرکت می کنند و نفس اثر حرکت ظاهر نشد پرستاران مضطرب و متلاطم گشته صورت حلال را بعضی حضرت عرش آشیانی رسانیدند
و ران ایام پریم پیوسته شکار یوز سیر فرمودند چون آنروز جمعه بود به نیت سلامتی من نذر فرمودند که در مدت عمر روز جمعه شکار یوز
نکنند تا آنها سے حیات برین عزیمت ثابت قدم بودند و من نیز متابعت آنحضرت نموده تا حال شکار یوز روز جمعه نکرده ام محلاً بحسب
ضعف و زحمتی شاه شجاع سه روز و درین منزل توقف واقع شد امید که حق تعالی او را عمر طبعی کرامت فرماید روز سه شنبه هفتم کوچ
اتفاق افتاد و روز سه پسر حکیم تعریف شیر شتر میگرد و بخاطر رسید که اگر روز سه چند بدن ما دست نایم مکن که نفقه داشته باشند و براج من
گوارا باشد اصفت خان ماده و لایته شیر دار داشت قدری ازان شیر تناول کردم بخلاف شیر دیگر شتران که خالے از شورے نیست
بذائق من شیرین و لذیذ آمد و الحال قریب یکماه است که هر روز پایا که مقدار نیم کاسه آن بخور می باشد ازان شیر می خورم و نفی ظاهر
شده رافع تشنگی است غریب آنکه دو سال پیش ازین اصفت خان این مایه را خرید بود و دوران وقت بچ نداشت و اصلاً اثر شیر ظاهر
نمود و درین ایام بحسب اتفاق از پستان او شیر برآمد هر روز چهار سیر شیر کا و پنج سیر گندم و یک سیر قند سیاه و یک سیر بادبان بخورد
اومی دهند که شیرش لذیذ و شیرین و مفید باشد به تکلف بذائق من خیلکه در افتاد و گوارا آمده و بحسب امتحان شیر کا و شیر پیش را
طلبیده هر سه را چشیدم و در شیرینی و عذوبت شیر این شتر را نسبتی نیست فرمودم که چند مایه دیگر را بهم ازین قسم خوراک بدهند تا ظاهر
شود که از اثر غذا ای طبع عذوبت است یا در اصل شیر این شتر شیرین است روز کم شنبه هشتم کوچ فرمودم روز سبک شنبه
نهم مقام واقع شد دولت خانه بر مقام تال کلانے ترتیب یافته بود فرزند شاه جهان کشتی طرح کشمیر که نقشین گاه آن را از نقد ساخته
بودند پیشکش نمود و آخر به آن روز بران کشتی نشسته سیر تال کرده شد عابد خان بخشی بنگش را که بدرگاه طلبیده شده بود و درین روز
سعادت آستانه بوس دریافت بخدمت دیوانی بیواتات سرفراز گشت سرفراز خان که از گلکیان صوبه گجرات است بعنایت علم و
اسپ پنجاق خاصه و فیل فریق عزت برافراخته رخصت یافت عزت خان که از تعینات شکر بنگش است بعنایت علم سر بلند
گردید روز جمعه دهم کوچ فرموده شد میر میران بمنصب دو هزار ری ذات و شش صد سوار سرفرازی یافت روز شنبه یازدهم
پرگنه دو محل در و دهم کب مسو و گشت شب یک شنبه دوازدهم آبان ماه الهی سنه سیزده جلوس مطابق پانزدهم ذیقعه هزار

و هیست و هفت پهری بطالع نوزده درجه میزان بخشده به سنت بغرض ندا قباله شایه جهان از صیغه آصف خان گرامی فرزند کرامت
فرمود امید که قدش برین دولت ابد قرین مبارک و فرخنده باد و سه روز در منزل مذکور مقام ننوده روز یکشنبه پانزدهم و در موضع
نزد نزل اقبال اتفاق افتاد چون التزام شده که جشن مبارک شبته تا مقدر و ممکن باشد در کنار آب و جاسه بصفا ترتیب یابد
درین نزدیکی سرزمینی که قابلیت آن داشته باشد نبود ناگزیر قریب نیمی از شب مبارک شبته شانزدهم گذشته باز سواری فرمودم
و هنگام طلوع نیز اعظم فروغ بخش عالم در کنار تال پاکو نزل اقبال واقع شد آخر با سه روز بزم پایال آراسته بچندی از بنده های
خاص پایال عنایت نمودم روز جمعه هفدهم کوچ فرمودم کیشود اس مار و جاگیر دار آن نواحی است حسب الحکم از دکن آمده بسعادت زمین
بوس سر بلندی یافت روز شبته سیزدهم حواله رام نزد معسکر اقبال گشت چند شب پیش ازین سه گطری بطلوع مانده بود در کره هوا
ماده بخار و دخیانی تشکیل نموده بود و هر شب یک گطری بیشتر از شب دیگر ظاهر میگشت و چون تمام نمود صورت حرب پیدا کرد و هر دو
سرباد یک و میان گنده خمدار مانند دهره پشت بجانب جنوب و در سه بسو شمال الحال یک پهلوی طلوع مانده ظاهر می گرد و بختان و
اختر شناسان قد و قامت او را با مطلاب معلوم کردند که بست و چهار درجه فلکی را با اختیارات منظر ساز است و بجز حرکت فلک عظم متحرک و
حرکت خاصه نیز در جهت حرکت فلک عظم در وظاهر می شود چنانچه اول در برج عقرب بود آنرا گذاشته میزان رسید و حرکت عرض
در جهت جنوب بیشتر دارد و انا یان فن نجوم در کتب این قسم را حرب نامیده اند و نوشته اند که ظهور این دلالت میکند بر ضعف ملوک
عرب و استیلا دشمنان ملوک عرب بر ایشان و العلم عند الله تا ما یخ مذکور بعد از شانزده شب که علامت ظاهری شده بود در بهان
سمت ستاره نمودار گشت که سرش روشن داشت و تا دوسه گزوم او درازی نمود و اما دروم اصلا روشن نشد و درخشندگی نبود
الحال قریب هشت شب است که نمودار شده هرگاه که منتفی گردد مرقوم خواهد نمود و از آثار او آنچه بطور رسد نوشته خواهد شد روز
یکشنبه نوزدهم مقام کرده روز دوشنبه در موضع سیتل کبیره نزل فرمودم روز سه شنبه بست و یکم باز مقام شد بر تشید خان افغان
خلعت و فیاس محبوب رنبا ز خان مرحمت نموده فرستادم روز چهارشنبه بست و دوم برگشته بدینور مخیم اردوی گیهان شکوه گشت روز مبارک شبته
بست و سیوم مقام کرده بزم پایال ترتیب یافت و در آب خان خلعت نادری سرفراز شد روز جمعه مقام ننوده روز شبته بست و پنجم
برگشته درازی مخیم معسکر اقبال گشت روز یکشنبه بست و ششم در کنار آب چنبل نزل فرمودم و روز دوشنبه بست و هفتم بر لب
آب کنر منزل شد روز سه شنبه بست و هشتم سواد بلده احمین مورورایات فیروزی گردید از احمد آباد تا اوچین نود و هشت
کرده مسافت را به بست و هشت کوچ و چهل و یک مقام که دو ماه و نه روز باشد آمده شد روز کم شبته بست و نهم با جدر و پ

که از مرغان کیش هندو است و تفصیل احوال او در اوراق سابق نگاشته کلک قالیچ نگار گوید صحبت داشته بسیر و تماشا که کایاده توجیه فرمود بے تکلف صحبت او از مقدمات است درین تاریخ از مضمون مرض داشت بهادر خان حاکم قندهار بوضوح پیوست که در سنه هزار و سبست و شش هجری که عبارت از سال پارس باشد در قندهار فواید آن کثرت موش بحدی رسید که جمیع محصولات و غلات و مزرع و دوی و سرور خیتهاے آن ولایت را صنایع ساخته اند تا زراعت در و نشده بود خوشه بار را بریده میخورد و چون رسایا مزروعات خود را بخرن در آورده و نذاکوفتن و پاک ساختن نصف دیگر تلف شده بود چنانچه ربعی از محصولات شاید بدست در آمده باشد همچنین از فالینر با و از باغات اثر نماند مگر در چندے آورده و معدوم شدند چون فرزند شاهجهان جشن ولادت پسر خود را نکرده در او چین که محال جاگیر دست التماس نمود که بزم روز مبارک شبیه سی ام در منزل او آراستگی یابد لاجرم آن فرزند را کامرواے خواهش ساخته در منزل او بعیش و طرب گذرانیده شد و بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل باری یا بند بسا غریبے لبریز عنایت سرغوش گشتند و فرزند شاهجهان آن مولود و مسود را به نظر در آورده خوانی از جواهر و مرصع آلات و پنجاه زنجیر فیلی سی نزد بیست و ده برسم پیشکش گذرانیده التماس نام نمود انشاء الله تعالی نیک نماند خواه شد و از فیلیان او هفت زنجیر فیلی داخل حلقه خاصه شد تتمه به فوجداران تقسیم یافت و در کل آنچه از پیشکشهاے او مقبول افتاد و ولک پیو خواهد بود درین روز عید الدوله از جاگیر خود رسیده سعادت آستان بوس دریافت هشتاد و یک عدد مهر بصیغه نذر و فیلی برسم پیشکش گذرانید قاسم خان که از حکومت بنگاله معزول ساخته بدرگاه طلب داشته شده بود بدولت زمین بوس مستعد گشته هزار و مرندز گذرانید روز جمعه غره آفر ماه بشکار باز و جره خاطر را رغبت افزود و در اثناے سواری بقطع زراعتی از جوار گذر افتاد با آنکه هر تنه یک خوشه باری آورد تنه بنظر درآمد که دوازده خوشه داشت موجب حیرت گشت درین حال حکایت بادشاه و باغبان بخاطر گذشت

حکایت بادشاه و باغبان

یکی از سلاطین در هوای گرم بدر باغی رسید پیر باغبانے دیر بردار استاده پرسید که درین باغ انار هست گفت هست سلطان فرمود که قدحی آب انار بیاور باغبان را و خنجر بود بحال صورت حسن سیرت آراسته با و اشارت کرد تا آب انار حاضر سازد و دختر رفت و فی الحال قدحی پر آب انار بیرون آورد و برگی چند بر روی آن نماده سلطان از دست او گرفت و در کشید انگاه از دختر پرسید که متعشوار گزیده بهتر این بر گمار روی آب چه بود دختر زبان فصیح و اداسی طبع معروض داشت که در چنین هوای گرم غرق از عرق قطره و سواری بر سیدن آب را بیکدم در کشیدن فی

حکمت است بنابرین احتیاط بر گمارا بر روی آب و قدح نهادم تا آب هتگی و تانی نوش جان فرماید سلطان را این حسن ادب بابت خوش آمد و بخاطر گذار نیک که این دختر را داخل خدمه محل خود سازم بعد از آن از باغبان پرسید که هر سال حاصل تو از این باغ چیست گفت سیصد دینار گفت بدیوان چه میدی گفت سلطان از سر درختی چنبره نمی گیرد بلکه از زراعت عشره می ستاند سلطان را بخاطر گذشت که در ملک من باغ بسیار و درخت بسیار است اگر از حاصل باغ نیز عشری دهد مبلغ کفایت می شود و رعیت را چندان زیان نمی رسد بعد از این فرمایم که خراج از محصول باغات نیز بگیرند پس گفت قدری آب دیگر هم از انار بیا در دخترت و بعد از ویری آمد و قدری آب انار آورد و سلطان گفت که آن نوبت که رفتی زود آمدی و بیشتر آوردی و این مرتبه انتظار بسیار داده و کمتر آوردی دختر گفت که آن نوبت قدح را از آب یک انار مالامال ساخته بودم و درین دفعه پنج شش انار افشردم و آنقدر آب حاصل نشد سلطان را حیرت افروزد باغبان معروض داشت که برکت محصول از آخر نیت نیک بادشاه است مرا بخاطر میرسد که شما بادشاه باشید در وقت که حاصل باغ را از من پرسیدید نیت شما دیگر گون شده باشد لاجرم برکت از میوه رفت سلطان متاثر گشت و آن اندیشه از دل برآورد پس گفت یک نوبت دیگر قدری از آب انار بیا در دخترت و بزودی قدح را بالالب برون آورد و خندان می شدان بدست سلطان و او سلطان بر فرشت باغبان آفرین کرده صورت حال ظاهرا ساخت و آن دختر را از دور خواست و خواستگاری نمود این حقیقت از آن بادشاه حقیقت آگاه بر صغیر و زکار یار کار ماند القصه ظهور این امر و سینه آنا نیت نیک و ثمرات عدالت است هرگاه بنگه همت و نیت سلاطین معدلت آئین مصروف و معطوف بر آسودگی خلق و رفاهیت رعایا باشد ظهور خیرات و محصول زراعت و باغات مستبعد نیست و الله الحمد که درین دولت ابد قرین بر سر درختی هرگز محصول رسم نبوده است و نیست و در تمام ممالک محروسه یکدام و یکجه باین صیغه داخل خزانه عامره و دواصل دیوان اعطانی شود بلکه حکم است که هر کس در زمین مزرعی باغ سازد حاصل آن معاف باشد امید که حق سبحانه این نیازمند را همواره بر نیت خیر موافق دارد

چونیت بخیر است و خیرم ده

در زشبه دوم بار صحبت جد روپ خاطر شوق افرو و بعد از فراغ عبادت نیمروز بکشتی نشسته بقصد ملاقات او شافتم که در آخر روز در گوشه انزوای او دیده صحبت داشتم بسا سخنان بلند از حقایق و معارف استماع افتاد بے اغراق مقدمات تصوف منقح بیان می کند و از صحبت او محظوظ میتوان شد شصت سال از عمرش گذشته است و دو ساله بود که قطع تعلقات ظاهری کرده است و همست بشاهراه تجرید نهاده و سه و هشت سال است که در لباس بے لباسی بسر میرود و در وقت رخصت گفت که شکر

این موہبت الہی بکدام زبان ادا نمایم کہ در عہد دولت چنین بادشاہ عادل جمعیت وقت و آرامش خاطر بعبادت معبود و خوشنویس
 و از هیچ رگہ ز غبار تفرقہ برداشتن غزیت من نمی نشیند روز یک شنبہ سویم از کالیادہ کوچ فرمودم و در موضع قاسم کیرہ نزول واقع
 شد در اثنائے راہ بشکار باز و جہ مشغولے داشتم اتفاقاً کاروانگی برخاست باز تو بغون را کہ نہایت توجہ بآن دارم از پی
 او پانیدم کاروانک از چنگ او بدر جست و باز ہوا گرفتہ بمرتبہ بلند شد کہ از نظر ما غائب گردید ہر چند قراولان و میر شکاران از پی
 او با طراف تا ختند اثرے از دنیا قند و محال نمود کہ در چنین صحرائی باز بدست آید و لشکر میر کشمیری کہ سردار میر شکاران کشمیر
 است و باز مذکور حوالہ او بود و سراسیمہ بے سراغ و نشان در اطراف صحرائے شتافت ناگاہ از دور درختے دید چون نزدیک
 رسید باز را بر سر شاخ نشستہ یافت مرغ خانگی را نمودہ باز را طلبید سہ گھڑی بیشتر گذشتہ بود کہ گرفتہ بحضور آورد و این موہبت غیبی
 کہ در گمان و خیال ہیچکس نبود مسرت افزائے خاطر گشت بانعام این خدمت منصب اورا افزودہ اسب و خلعت مرحمت نمودم
 روز دوشنبہ چارم دسہ شنبہ پنجم و کم شنبہ ششم پے در پے کوچ واقع شد روز مبارک شنبہ ہفتم مقام نمودہ در کنار تال حش نشاط
 آراستگی یافت نور جان بگیم بیاری داشت کہ مدتہا بران گذشتہ بود و اطباء نے کہ بعبادت خدمت اختصاص دارند از مسلمان و
 ہند و ہر چند تدبیرات بکار بردند سودمند نیقاد و از تدوی آن بجز معترف گشتند در نیولاک حکیم روح اللہ بخدمت پیوست و مقصدی
 علاج آن شد بتایید از دوا سہ در اندک مدت صحت کامل رونمود و بصلہ این خدمت شائستہ حکیم را بمنصب لائق سرفراز
 ساختہ سہ موضع از وطن او بطریق ملکیت عنایت فرمودم و حکم شد کہ مشارالیه را بنقرہ وزن کردہ در وجہ العام او مقرر دارند روز جمعہ
 ہشتم تاروز یکشنبہ سیزدہم پے در پے کوچ اتفاق افتاد و ہر روز تا آخر منزل بشکار باز و جہ مشغول بودہ و راج بسیار گیرانندہ شد
 روز یکشنبہ گذشتہ کنور کرن پسر رانا امر سنگہ بدولت زمین بوس سرفراز گشتہ تسلیمات مبارک با دفتح و کن تقدیم رسانیدہ صد ہزار
 روپیہ بصیغہ نذر و موازی بست و یک ہزار روپیہ از قسم مرغ آلات با چند اسب و فیل شیکش گذرانید انچہ از قسم فیل و اسب بود باو
 بخشیدم و تتمہ بمعرض قبول مقرون گشت و روز دیگر باو خلعت مرحمت شد میر شریف کیل قطب الملک یک زنجیر فیل و باراد خان
 میر سامان نیز یک زنجیر فیل عنایت شد سید ہزبر خان بفقہ جباری سرکار میوات سرفراز شد منصب او از اصل اضافہ ہزار میات
 و پانصد سوار مقرر گشت سید مبارک راجہ است قلعہ رہتاس ممتاز ساختہ منصب پانصدی ذات و د صد سوار مرحمت فرمودم روز
 مبارک شنبہ چارم دہم در کنار تال موضع سندھارا مقام کردہ بزم پیالہ ترتیب یافت دہندہ ہائے مخصوص بساغر ہای نفاط خوشوقت
 شدند جانوران شکاری کہ در آگرہ بکریہ بستہ بودند خواجہ عبداللطیف قوش بیگی درین روز آوردہ بنظر گذرانید انچہ لائق سرکار

خاصہ بود انتخاب نموده تتمہ را بامراد دیگر بنده با بخشیدہ شد و درین تاریخ خبر بے و کا فرغتے راجہ سورجمل و لد راجہ با سو بسامع جلال رسید راجہ با سو چند پسر داشت مشارالیه اگر چه بسال از ہمہ کلان تر بود و غایتاً پدر و بخت بد اندیشی و فتنہ جوئی پیوستہ اورا محبوس و مضبوط میداشت بہچنان از دنا راض و آزرده خاطر گذشت بعد از فوت او چون این بے سعادت از ہمہ کلان تر بود دیگر فرستند قابل در شید نہ داشت حقوق خدمت راجہ با سو ملحوظ و منظور فرمودہ بخت انتظام سلسلہ زمینداری و محافظت ملک و وطن او این بیدولت را بخطاب راجگے و منصب دو ہزاروی سر فرما ساختہ جاوہاگیر پیش را کہ بسی خدمت و دولخواہی بدست آورده بود و مبلغاے کلے از نقد و جنس کہ بسالہاے دراز اندوختہ بود با و از زانی داشت و در ہنگامیکہ مرحومے مرتضیٰ خان بخدمت فتح کاگرہ دستورے یافت چون این بیدولت زمیندار عمدہ آن کوہستان بود بطا ہر تہمد خدمات و دولت خواہی ہا نمود بکمالت شایمہ مقرر گشت و بعد از آن کہ بمقصد پیوست مرتضیٰ خان محاصرہ را براہل قلعہ تنگ ساخت و این بدسگال از صورت حال دریافت کہ عنقریب مفتوح خواہد شد در مقام ناسازی و فتنہ پردازے درآمدہ پردہ آزرہ از پیش رو برگرفت و بامروم مشارالیه کارہا بنا زحمت و نجاست رسانید مرتضیٰ خان نقش بیدولتے و او بار از صفحہ جبین آن برگشتہ روزگار خواندہ شکایت اورا بدرگاہ والا عرض داشت نمود بلکہ صریح نوشت کہ آثار بے و نادولت خواہی از احوال اظہار است و چون مثل مرتضیٰ خان سردار عمدہ بالشکرگران دران کوہستان بود آن بے سعادت وقت را بمقتضی ترتیب اسباب شورش و آشوب نیافتہ بخدمت فرزند شاہجہان عرض داشت نمود کہ مرتضیٰ خان تحریک ارباب غرض باسن سوی مزاجی ہجر ساینده در مقام خراب ساختن بر انداختن سن شدہ بہ حصیان و بغی شتم می سازد امید کہ سبب نجات و باعث حیات سن گشتہ مرا بدرگاہ طلب فرمائید ہر چند کہ بر سخن مرتضیٰ خان نہایت اعتماد داشتیم غایتاً این کہ او التماس طلب خود بدرگاہ نمودہ شبہ بخاطر رسید کہ مبادا مرتضیٰ خان بہ تحریک ارباب فساد بشو رش درآمدہ و غور ناکردہ اورا شتم می ساختہ باشد بھما بالتماس فرزند شاہجہان از تقصیرات او گذشتہ بدرگاہ طلب فرمودم و مقارن این حال مرتضیٰ خان بجوار رحمت انردی پیوست و فتح قلعہ کاگرہ تا فرستادن سردار دیگر در عقدہ توقف او فدا و چون این فتنہ سرشت بدرگاہ والا رسید نظر بطا ہر احوال او انگندہ دران زودی مشغول و شمول عواطف بیدریغ ساختہ در ملازمت شاہ جہان بخدمت فتح دکن زحمت نمود و بعد از آن کہ ملک دکن بہ تصرف اولیاے دولت ابد قرین و درآمد در خدمت آن فرزند و سائل برانگیختہ مقصدی فتح قلعہ کاگرہ گشت ہر چند این بے حقیقت حق ناشناس را باز دران کوہستان راہ داوین از آئین حزم و احتیاط دور بود لیکن چون این خدمت را آن فرزند بہرہ خویش گرفتہ بود ناگزیر بر ارادہ و اختیار او گذاشتہ شد و فرزند او قبالند او را بالقی نام بہ یکے از بنده ہاے خود و نوبے شایستہ از

منصبداران و احدیان و برق اندازان بادشاهی تعیین فرمود چنانچه این احوال برسم جمال در اوراق گذشته سمت ذکر یافته
چون بمقصد پیوست باقی نیز آغاز خصوصت و بهانه جوی نموده جوهر ذاتی خود را ظاهراً ساخت و مکر رشکایت او را عرض داشت
نمود حتی که صریح نوشت که صحبت من با و راست نمی آید و این خدمت از دستم نمی شود اگر سردار دیگر مقرر نمایند فتح این قلع
برزودی خواهد شد ناگزیر تلقی را بحضور طلب داشته راجه بکرماجیت را که از بنده پادشاه است با فوجی از مردم تازه رود
باین خدمت رخصت نمود چون این بے سعادت دریافت که زیاده برین حیل و تدویر از پیش نخواهد رفت تا رسیدن بکرماجیت
جمع از بنده پادشاه درگاه راجه بهانه آنکه در تها یساق کشیده بے سامان شده اند رخصت نمود که بجاگیر پادشاه خود شافته تا آمدن
راجه بکرماجیت به سامان خود پردازند چون بظاہر تفرقه در سلسله جمعیت و ولتخواهان راه یافت و اکثر بے جمال جاگیر خود رفتند
و معدود از مردم روشناس و رانجامانند تا بودانسته آثار بے فساد ظاهراً ساخت سید صفی بار به که بمزید شجاعت و جلالت
اختصاص داشت با چند از برادران و خویشان پادشاه است افشرد و شربت خوشگوار شادان و چشید و بعضی را به زخمهای
کاری که پیرایه شیران کارزار است آن بد ذات از عرصه بنزد برگرفته بکجاست سر پادشاه خود بر وجهی از جاد و دوستی به تنگ پا خود را
بگوشه سلامت کشیدند و آن بد بخت دست تعدی و تصرف به پرگنات دامن کوه که اکثر از آن بجاگیر اعتماد الدوله مقرر است دراز ساخته
از تاخت و تاراج سر بونے فرو نگذاشت امید که سبب برین زود بے سزای اعمال و جزای افعال قبل از گرد و دگر این دولت
کار خود بکند انشاء الله تعالی روز یکشنبه هفدهم از گھاٹی چانڈا عبور واقع شد روز و شنبه سیهی هم اتالیق جان سپار خانخانان پسران
به سعادت آستان بوس منفر گشت چون در تها بے مدید از حضور دور بود و موکب منصور از لواجی سرکار خاندیس و برهانپور عبور میفرمود
التماس دریافت ملازمت نمود حکم شد که اگر خاطر او از همه جهت جمع باشد جریده آمده برزودی معاودت نماید بنا برین حسب احکم
بسرعت تا متر شافته درین تاریخ دولت زمین بوس دریافت و با انواع نوازش خسروانه و اقسام عواطف شاهانه فرق عزت
برافراخته هزار مرد و هزار روپیہ بصیغه نذر گذرانید چون اُردو در گذشتن گھاٹی صعوبت بسیار کشیده بود بکجاست رفاهیت احوال مردم
روز سه شنبه نوزدهم مقام فرموم روز کُشنیه بستم کوچ کرده روز مبارک شنبه بیست و یکم باز اتفاق مقام افتاد در کنار دریای که به سند ستمپار
دار و بزم پال مرتب گشت اسب سمنده خاصه سیمیر نام که از اسپان اول بود بنجائخانان عنایت نمود سیمیر با صطلح اهل هند کوه طار را گویند
و بکجاست مناسبت رنگ و کلاسه جبهه باین اسم موسوم گشته روز جمعه بیست و دوم و شنبه بیست و سوم پے در پے کوچ شد درین روز مجیب
البشاره مشاهده افتاد آب در غایت صفای جوش و خروش از جاسه مرتفع می ریزد و بر اطراف نشین های خدا فرین بے محکف درین نزدیکی

باین خوبے آبشاری بنظر درینا مدنا در سیرگاہے است لحظه از تماشاے آن محفوظ گشتم روز یک شنبه بیست و چهارم مقام نموده و تالابی
 که پیش دو تخته واقع شد بر کشتی نشسته تکار مرغابی کرده شد روز دوشنبه بیست و پنجم و سه شنبه بیست و ششم و کشتنبه بیست و هفتم پے
 در پے کویج افتاد و بجانخانان پوستین خاصه که در برداشتم لطف نمود و هفت راس اسب از طویله خاصه که بر هر کدام سواری کرده
 شد نیز بآن اتالیق مرحمت نمود روز یک شنبه دوم و یاه آلتی قلعه رن تمبور محل را بایات جلال گشت این قلعه از اعظم قلاع ہندوان
 است در زمان سلطان علاء الدین خلجی راے تیمبر دیو متصرف بود سلطان مدتهاے مدید محاصره نموده بجنبت و ترود و بسیار
 مفتوح ساخت و در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار الله بر حانہ راے سرحن باڈا در تصرف داشت و پویش شش ہفت
 ہزار پورٹازم اومی بودند و آنحضرت بیاسن تائید ایزد سبحان در عرض یکماہ و دو روز فتح کردند و راے سرحن بر ہمنوی بخت عادت
 آستانوس دریافتہ در سلک دو تنخواہان منتظم گشت و از امر اے معتبر و بندہ ہاے معتمد شد بعد از دلپیش رای ہوج نیز در
 زمرہ امر اے عظام انتظام داشت الحال بنیرہ او سر بلند راے داخل بندہ ہاے عمدہ است روز دوشنبه سوم بعزم تماشای
 قلعه توجہ نمود و کوہ در برابر یکدگر واقع است یکی را رن میگویند و دیگری را تمبور قلعه بر فراز تمبور اساس یافتہ و این ہر دو
 اسم را ترکیب داده رن تمبور نام کردہ اند اگرچہ قلعه در غایت استحکام است و آب فراوان دارد غایتاً کوہ رن حصے است قوی و
 فتح این حصار بخصر است از ان جانب چنانچہ والد بزرگوارم حکم فرمودند کہ توپ ہا را بر فراز کوہ رن بر آورده و عمارات و درون
 حصار را بمجر گیرند اول توپے را کہ آتش دادند بچو کندی محل راے سرحن رسید و از افتادن آن عمارت زلزلہ در بناے بہت
 اورہ یافتہ و توہم عظیم بر باطن او مستولی گشتہ و نجات خود را منحصر در سپردن قلعه دانستہ فرق عبودیت و خاکساری بدگاہ شہنشاہ
 جرم بخش عذر پذیر سو و القصد قرار داد خاطر چنان بود کہ شب در بالاے قلعه گذرانیدہ روز دیگر با ر و مراجعت فرمایم چون منازل
 و عمارات درون حصار بر دوش ہندوان اساس یافتہ و خانہا را بے ہوا و کم فضا ساختہ اند و نشین نیفتاد و خاطر نیز توقفت ماضی نشا
 حامی بنظر در آمدہ کہ یکے از نوکران رستم خان متصل بحصار قلعه ساختہ باغچہ و نشینی مشرف بر صحرای خالی از فضاے و جوانی نیست و در
 تمام قلعه بہ ازین جائی نہ رستم خان از امر اے حضرت عرش آشیانی بودہ از صغرن در بندگی آنحضرت تربیت یافتہ نسبت
 محرمیت و قرب خدمتی داشتہ از غایت اعتماد این قلعه را حوالہ با و فرمودہ بودند بعد از فراغ تماشای قلعه و منازل آن حکم شد کہ جمعاً بمرجل
 را کہ درین حصار مجوس اند حاضر سازند تا بحجبت حال و حقیقت احوال ہر یک واریدہ بمقتضای عدالت حکم فرمودہ شود مجلاً غیر از
 معاملہ خون یا شفعہ کہ از ہاے او فتنہ و آشوب در ملک راہ می یافت دیگر ہمہ را آزاد ساختم و بہم کہ ام در خور سال با

خبرچه خلعت عنایت شد و شب سه شنبه چهارم بعد از گذشتن یکپدر و سه گھڑی بدولت خانه مراجعت فرمودم روز یکشنبه پنجم قریب
 به پنج کرده کوچ نموده روز مبارک شنبه ششم مقام واقع شد درین روز خانخانان پیشکش خود بنظر در آورده از قسم چهارم جمع
 آلات و اقمشه و قیل و نیل آنچه پسند افتاد برگزیده تتمه را بمشاور الیه مرحمت فرمودم مجموع پیشکش و آنچه بدرجه قبول رسید موازی یک لک
 پنجاه هزار در پی قیمت شد روز جمعه هفتم پنج کرده کوچ نمودم پیش ازین سارس را به شاهین گیرانیده بودم لیکن شکار و رنای ماطل
 تماشا نکرده بودم چون فرزند شاه جهان ذوق شکار شاهین بسیار دارد و شاهین همی او خوب رسیده حسب التماس آن فرزند
 صبح بگاه سوار شدم یک درنا بدست خود گیرانیدم و درنا دیگر را شاهین که آن فرزند در دست داشت گرفت بے تکلف از
 شکار ربابے خوب خوب است بغایت الغایت مخلوط هشتم اگرچه سارس جانور کلان است غایتا سست پر کاواک واقع شد
 شکار و درنا را هیچ نسبتی بآن نیست باز مایل و جگر شاهین را که این قسم جانوران قوی جثه را میگیرد و بزور سر نخیه بهت زبون
 میسازد حسن خان قوشچی آن فرزند بجلدوی این شکار بغایت فیل و اسب و خلعت سرفرازی یافت و پسرش نیز با سپه خلعت
 ممتاز گشت روز شنبه هشتم چهار کرده و یکپا و کوچ کرده روز یکشنبه نهم باز مقام نمودم درین روز خانخانان سه سالار خلعت خاصه و کتیر شیر
 مرصع و فیل خاصه با تالار فرق عزت برافراخته مجدداً البصاحب صوبه گنج ملک خاندیس و دکن سر بلندی یافت منصب آن کن به سلطنت
 از اصل و اضافه هفت هزاری ذات و سوار مرحمت شد چون صحبت او بالشرک خان راست نیامد حسب التماس مشاور الیه عابد خان
 دیوان بیوتات را بخدمت دیوانی بیوتات مقرر فرمودم و منصب هزاری ذات و چهار صد سوار عنایت شد اسب و فیل و خلعت
 مرحمت نموده بدان صوب فرستادم و پسر درین روز خاندوران از صوبه کابل رسیده دولت زمین بوس دریافت هزار مهر و هزار پیر
 بصیغه نذر گذرانید و سیج مرورید بانجاه راس اسب و ده قطار شتر نو ماده و ولایتی و چند دست جانور شکاری و چینی و خطائی غیره
 برسم پیشکش معروض داشت روز دوشنبه دهم سه کرده و یکپا و روز سه شنبه یازدهم پنج کرده و سه پا و کوچ شد درین روز خاندوران
 مردم خود را آراسته بنظر در آورد و هزار سوار مغل که اکثر اسب ترکی و بعضی عراقی و محسن داشتند بشمار داد بآنکه جمعیت او اکثر متفرق گشته
 بعضی ملازم هما تجمان شده و در همان صوبه مانده اند و جمیع از لا بهور جدائی گزیده با طراف مالک رفته اند انیقدر سوار خوش پیشه نیست نمود
 بے تکلف خاندوران در شجاعت و دلادری و جمعیت آری از یکم تا یان روزگار است اما افسوس که پیر منحنی شده و کبر سن او را دریافت و
 با صره اش بسیار ضعیف و زبون گشته و دلپسرجوان و رشید دارد خالی از معقولیتی نیستند غایتاً خود را در برابر خاندوران نمودن کاری است مشکل و
 عظیم درین روز بمشاور الیه و فرزندان او خلعت و شمشیر مرحمت شد روز یکشنبه دوازدهم سه نیم کرده و در نور دیده برکنار تال ماند و نزد

سعادت اتفاق افتاد در میان تال نشین از سنگ واقع است بر یکی از ستونهای این رباعی شخصی ثبت نموده بود بنظر در آمد و مرا از جادو آورد و الحق از شعرهای خوب است - رباعی

یاران موافق همه از دست شدند | در دست اجل یگان یگان پست شدند | بودند تنگ شراب و مجلس سر | یک لحظه را با پیشتر گشت شدند

درین وقت رباعی دیگر هم ازین عالم شنیده شد چون بسیار خوب گفته آن را نیز نوشتم - رباعی

افسوس که اهل خود و هوش شدند | از خاطر بهمان فراموش شدند | آنان که بصد زبان سخن میگفتند | آیا چه شنیدند که خاموش شدند

روز مبارک شنبه سیزدهم مقام کرده شد عید العزیز خان از صوبه بنگش رسید سعادت آستان بنوس دریافت اگرام خان که بفرموداری فقور و اطراف آن متعین بود بدولت ملازمت سر بلند گشت خواجه ابراهیم خان بخشی صوبه دکن بخطاب عقیدت خانے سر فرار شد میر حلج از گوکیان صوبه مذکور از جوانان مردانه است بخطاب شوره خانی و علم سر بلندی یافت روز جمعه چهاردهم پنج کرده و یکپا و کوچ شد روز شنبه پانزدهم سه کرده طے نموده در سوادیان نزول اجلال اتفاق افتاد خود با اهل حرم به تماشاے بالائے قلعه شافتم محمد بخشی حضرت جنت آشیانے که حراست قلعه بعهده او مقرر بود منزله ساخته مشرف بر صحرا بغایت مرتفع و خوش هوا و مزار شیخ بهلول نیز در جوار آن واقع است و خالی از فیضی نیست شیخ برادر گلان شیخ محمد غوث است و در علم دعوت اسما بدو طے داشته و جنت آشیانی را بشیخ مذکور را بطه محبت و حسن عقیدت بر وجه کمال بوده در هنگامیکه آنحضرت تسخیر ولایت بنگاله فرموده یک چندی در آن ولایت اقامت گزیدند مرزا بهندال بحکم آنحضرت در آگره مانده بود جمعی از قلعچیان زر بنده که سر شبت آنها به فتنه و فساد مجبول است راه بیوفائی سپرده از بنگاله نزد سیرا آمدند و سلسله جنبان حبش باطن میرزا شده به لغی و کافر عتیه و ناحق شناسی ستموئی کردند و میرزا سبے عاقبت خطبه بنام خود خوانده صریحا اعلام لغی و عناد مرتفع گردانید چون صورت واقعه از عرضداشت دولتموالان بمساع جلالت رسید آنحضرت شیخ بهلول را بجهت نصیحت فرستادند که میرزا را از اراده باطل گردانیده بشا هراه اخلاص و اتفاق ثابت قدم سازد چون آن بید و تمان فتنه سرشت چاشنی سلطنت را در کام میرزا شیرین ساخته بودند سیرزا با ندیشه باطل خام طمع شده بموافقت و متابعت راضی نگشت و تخریک از باب فساد شیخ بهلول را در چار باغ که حضرت فردوس مکانی با بر باد شاه بر لب آب چون ساخته اند به تیغ میاکی شهید گردانید و چون محمد بخشی را بشیخ مذکور نسبت را و ت بود نقش او را در قلعه بیان برده مدفون ساخت روز یک شنبه شانزدهم چهاردهم کرده طے نموده در منزل بره رسیده شد چون باغ و باولی که بحکم مریم زمانی در پرگنه جوست اساس یافته در سر راه واقع بود تماشاے آن توجه فرمودم بی تکلف

باولی عمارتی است عالی و بغایت خوب ساخته اند از کار فرمایان تحقیق شد که مبلغ بست هزار روپیه صرف این عمارت شد و چون
 درین حوالی شکار خیلک بود روز دوشنبه هفت و هم مقام فرمودم روز سه شنبه سیزدهم سه کرده و یک نیم پاؤ گذشته در موضع دایره سوز
 و رود موکب سعود اتفاق افتاد و روز کم شنبه نوزدهم دو کرده و نیم طی نموده در کنار کول فچور را یات منصور برافراشت و چون هنگام
 غریمت فتح دکن ازین تنبور تا او جین آسامی منازل و بعد مسافت آنها نوشته شده بود درین مرتبه به تکرار نوشتن مناسب نرید
 و از راه رن تنبور تا فتح پور براسه که آمده شد و بیست و نهی و چهار کرده مسافت به شخصت و سه کوچ و پنجاه و شش مقام که
 مجموع یکصد و نوزده روز بوده باشد طی نموده شد بحساب شمس چهار ماه و یک روز کم گذشته و قمری چهار ماه کامل و از تاریخی که موکب
 اقبال بزم فتح رانا و تسخیر ملک دکن از مستقر الخلافه حضرت فرموده تا حال که رایات جلال بهمنان نصرت و اقبال باز بر کز سلطنت
 قرار گرفت پنج سل و چهار ماه شد بخان و اختر شناسان روز مبارک شنبه بیست و هشتم دیماه اسی سنه سیزدهم مطابق سلخ محرم
 سنه یک هزار و بیست و هشت بھری ساعت در آمدن بدار الخلافه اگره اختیار فرموده بودند و درینو لا مکرر از علیض و دلتخواهان معین
 گشت که علت طاعون در شهر اگره شایع است چنانچه در روزی قریب بعد کس کم و زیاده در زیر بغل و پاکش ران یا در تنه گلو و آن
 برآورده ضائع می شوند و این سال سیوم است که در موسم زمستان طغیان میکند و در آغاز تابستان معدوم میگردد و از غرائب آنکه
 درین سه سال جمیع تصبات و قریات نواحی اگره سرایت کرده و در فچور اصلا اثر این ظاهر نشده حتی در آمان آباد تا فچور و در نیم
 کرده مسافت است مردم آنجا از بیم و با ترک وطن داده بدیگر مواضع پناه برده بودند تاگزیر مراعات خرم و احتیاط از مریض
 دانسته مقرر شد که درین ساعت سعود بهایر که دفرنج و معموره فچور نزول موکب منصور اتفاق افتد و بعد از تخفیف بیماری و گرانی ساعت
 دیگر اختیار نموده بدولت و سعادت و روز رایات جهان کشا بمستقر الخلافه ارزانی فرمایم انشاء الله تعالی و تقدس جشن مبارک شنبه در
 کنار کول فچور ترتیب یافت چون ساعت داخل شدن معموره بست و هشتم قرار یافته هشت روز در بهمن منزل توقف مقرر گشت
 حکم فرمودم که در تال را پیرو دند هفت کرده برآمد درین منزل غیلا حضرت مریم الزمانی که بقدر تکسر میداشته اند دیگر جمیع بیگمان و
 غلو نشینان ساداتی عفت و سایر بنده های درگاه دولت استقبال در یافتند صبحان مرحوم که در خانه عبداللہ خان پسر
 خا اعظم است نقل عجیب و غریب که زانیده نهایت تاکید در هیچ آن نمود بجهت غرابت مرقوم گشت گفت روزی در محن خانه موشی
 بنظر درآمد سر اسیمه اقدان و خیزان بطرز مستان هر سو میرفت و نمی دانست که کجا میرود به یک از کنیزان گفتم که دُم آن را
 گرفته پیش گر به انداخت گر به بشوق و میل از جا بستم موش را بدهن گرفت و فی الفور گذاشت نفرت ظا هر ساخت

رفته رفته آثار ملال و اندوهی از چهره او پیدا شد روز دیگر نزدیک مردن رسید بخاطر گذشت که آنک تر یاق فاروق باید داد چون دهانش کشوده شده کام و زبان سیاه منظره آید تا سه روز بحال تباه گذرانیده در چهارم مهبوش آمد بعد از آن کنیز کے را دانه طاعون ظاهر شد و از افراط سوزش و فزونی در و آرام و قرار در و نمانده و زنگش بتغیر گشت زردی بسیار بی مایل و تب محرق کرد و روز دیگر از پایان اطلاق شده و رگ گشت و همین روش هفت و هشت کس در انخانه ضائع گشتند و چندی بیمار بودند که از آن منزل برآمده بباغ رفتیم آنها نیکه بیماری داشتند و رباع فوت شدند و در اینجا دیگرے دانه بر نیامد و مجله در عرض هشت و نه روز بنقده کس مسافر راه عدم شدند و تیر گشت آنها که دانه بر آورده بودند اگر آب جبت خوردن یا غسل کردن از دیگرے طلبیدندے فی الفور در بیم سزایت کردے و آخر چنان شد که از غایت توهم بیکس نزدیک آبنامی گشت روز شنبه ببت دوم خوابه جهان که بخواست آگره مقرر بود سعادت آستانوس دریافتے پانصد مریضی که در چهار صد و پونیه بسم تصدق گذرانید روز و شنبه ببت و چهارم بشار الیه خلعت خاصه مرحمت شد روز مبارک شنبه ببت و هشتم بعد از گذشتن چهار گهری که قریب بدو ساعت نجومی باشد س ع

بسا سخته که تو لا کند بد و تقویم

مبارکی و فرستے مایات منصور و مجوره فتح پوره نزول سعادت ارزانی فرمود در همین ساعت جشن فرزند ارجمند اقبالند شاه جهان ترتیب یافت و اورا بطلا و دیگر اجناس وزن فرمود و سال ببت و هشتم بحساب ماه هائے شمسی مبارکی آغاز شد امید که بمرطبی رسد و بهدین تاریخ حضرت مریم از زانی از آگره تشریف گرامی ارزانی فرمودند و بدریافت دولت ملازمت ایشان سعادت جاوید اند و ختم امید که ظل تربیت و شفقت ایشان بر سر این نیازمند مخلص باد و چون اکرام خان پسر اسلام خان خدمت فوجدارای این حدود را چنانچه باید بقید ضبط در آورده بود منصب او را از اصل و اضافه هزار و پانصد غلات و هزار سوار مرحمت شد سرب خان پسر میرزا رستم صفوی بمنصب هزار غلات و سیصد سوار ممتاز گشت و درین روز عمارت و دو تنانه حضرت عرش آشیانی را به تفصیل سیر کرده بفرزند شاه جهان نموده شد و درون آن حوض کلانی از سنگ تراشیده در غایت صفا ترتیب یافته کپورت ملاذ نام سی و شش دره و دویشت و ربع و شش چهار و نیم دره حکم آنحضرت متصدیان خزانه ناهمه اغلوس و روپیہ ملو ساخته بودند سی و چهار کرو و چهل و هشت لک و چهل و شش هزار و دهم که شازده لک و هشتاد و نه هزار و چهار صد روپیہ باشد که مجموع یک کرو و سه لک بحساب هندوستان و سیصد و چهل و سه هزار تومان مطابق ایران بوده باشد و تمام آتشه بان با دیه طلب را از آن چشمه سار کمرست سیراب امید می ساختند روز یک شنبه غره همین ماه بحفاظت اعلی گوینده هزار و رب الفاضل محصل پسر بدغمان چکنی و ابوالقاسم خان جیلانی که داراے ایران چشم جهان بین آنها را سیل کشیده سرسجراے آوارگے واده مدته است

که در پناه این دولت روزگار بفرایغ خاطر بسر می برند و هر کدام در خور حال آنها وجه معیشت مقرر گشته درین تاریخ از آگره آمده سعادت آستانوس دریافتند و هر یک هزار روپیه انعام شدین مبارک شنبه پنجم در دولتخانه بآراستگی ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های نشاط و شوق گشتند و نصرا الله که فرزند سلطان پرویز بود فل کوه دمان را مصحوب او بدرگاه فرستاده بود و خدمت معاودت یافت جلد جاگیر نامه با اسپ نیاق خاصه عنایت شد که بجهت آنفرزند به برادر وزیر شنبه ششم بکنور کن پسر رانا امر سنگم اسپ وفیل خلعت و کپوه مرصع با پول کثاره مرحمت نموده شد و بجای جاگیرش رخصت فرمودم و مصحوب او اپسی برانا فرستاده شد و همدین روز بفرموشکار امان آباد توبه نمودم چون حکم بود که آهوان آن سرزمین را بیکس شکار نکند درین شش سال آهوبسیار فراهم آمده و بغایت رام شده اند تا روز مبارک شنبه دوازدهم بدولتخانه معاودت نمودم و روز مذکور بدستور محمود بزم پالیه ترتیب یافت شب جمعه سیزدهم بر وضه غفران پناه شیخ سلیم حشتی که شمه از محمد ذات و محاسن صفات ایشان در ویاچه این توانا ثبت افتاده رفته فاخته خوانده شد هر چند اظهار کرامات و خوارق عادات نزد برگزیده های درگاه ایزدی پسندیده نیست بدون مرتبه خود دانسته از اظهار آن اجتناب می نمایند لیکن وقتی از اوقات در جذب بهستی بے اراده و اختیار یا بقصد هدایت شخصی ظاهر شد جلد آن که پیش از ولادت من حضرت عرش آشیانی را بنوید قدوم این نیازمند و دو برادر دیگر امیدوار ساخته بودند دیگرانکه نوی بتقریبی حضرت عرش آشیانی پرسیدند که عمر شما چند است و زمان ارتحال بدارالملک بقاکی خواهد بود در جواب گفتند که حق جل و علی عالم السرا و انخفیات است و بعد از ببالغه و اغراق اشارت باین نیازمند فرمودند که هرگاه شاهزاده بتعلیم معلم یا دیگر چیزی یاد گیرند و بآن تکلم می شوند نشان وصال است لاجرم آنحضرت مجمعی که در خدمت من مقرر بودند تاکید فرمودند که بیکس بشاهزاده از تعلیم و شری چیزی تعلیم نکنند تا آنکه دو سال و هفت ماه گذشته و روزی یک از عورات مستحقه که در آن محله بود اسپند همیشه بجهت دفع عین الکمال بے سوخت باین بهانه در خدمت من راه داشت و از خیرات و تصدقات بهره مند می شد مرا تنها یافته فاخته فاضل ازان مقدمه این بیت را بمن تعلیم نمود - بیت

آلشی غنچه امید بکشای گلے از روضه جاوید نای

من بخدمت شیخ رفته این بیت را خواندم شیخ بی اختیار از جای خود برجسته بلازمست حضرت عرش آشیانی شادفتند و از ظهور این واقع چنانچه بود آگاه به بخشیدند و هزار بهان شب آثار تب ظاهر شد و روز دیگر کس بخدمت آن حضرت فرستاده تا نسین کلاوت را که از گوینده های بنیظیر بود و طلب داشتند تا نسین بلازمست ایشان رفته آغاز گویندگی نمود بعد ازان کس بطلب حضرت عرش آشیانی

فرستادند چون آنحضرت تشریف آوردند فرمودند که دعه وصال رسید و از شما وداع می شویم و دستار از سر خود برداشته بر سر من
 نهادند گفتند که ما سلطان سلیم را جانشین خود ساختیم و او را بجای حانظ و ناصر سپردیم و زنان و بچگان ضعف ایشان امتداد می یافت و اثر
 گذشتن بیشتر ظاهر میشد تا بکمال محبوب حقیقی پیوستند یکی از اعظم آثار که در عهد دولت و زمان خلافت حضرت عرش آشیانه
 بطور آرمه این مسجد در روضه است بے اغراق عمارتی است نهایت عالی تمکین که مثل این مسجد در هیچ بلادی نیست عمارتش همه
 از سنگ و کمال صفا اساس نهاده پنج لک روپیه از خزانه عامه صرف شده تا با تمام رسیده و آن که قطب الدین خان کوکلتاش مجر
 و دور روضه و فرش گنبد و پیشطاق مسجد را از سنگ مرمر ساخته سوائے این است این مسجد مشتمل است بر دو دروازه کمان برست
 جنوب واقع است در غایت ارتفاع و نهایت تکلف پیشطاق دروازه در عرض و شانزده طول و پنجاه و دو در عرض ارتفاع دارد
 بے و دوزینه بالا باید رفت تا با آنجا رسید و در دیگر خردتر ازین رو بمشرق واقع است طول مسجد از مشرق و بمغرب با عرض دیوارها
 دو صد و دوازده در عرض است از آنجه مقصوره بیست و پنج و نیم در عرض پانزده در پانزده در عرض گنبد میان است و هفت در عرض و
 چهارده طول و بیست و پنج در عرض ارتفاع پیشطاق است و بر دو پیلوی این گنبد کمان دو گنبد دیگر در هفت و ده در عرض و در
 تته ایوان ستون دار ساخته اند و عرض مسجد از شمال بجنوب یک صد و هفتاد و دو در عرض است و بر اطراف نو و ایوان و هشتاد و چهار
 حجره است عرض حجره چهار در ده و طول پنج در عرض است و ایوان بعرض هفت و نیم در عرض است و صحن مسجد سوائے مقصوره و ایوان
 و در یک صد و شصت و نه در عرض طول و یک صد و چهل و سه در عرض است و بالای ایوان با دو رو بالای مسجد گنبد هاسه خرو
 ساخته اند که در شب بے عرس و ایام متبرکه که شمع در آن میان نهاده دور آن را با چراغ ایوان میگیرند و از عالم فانوس می نماید و زیر صحن مسجد
 را بر که ساخته اند که باب باران ملو میسازند و چون فچو و گرم آب و بد آب است و یا بل این سلسله و در پیشانی که چوپسته مجاور این مسجد اند
 تمام سال کفایت می کند و در مقابل دروازه کمان برست شمال مایل بمشرق روضه شیخ است میان گنبد هفت در عرض و دور
 گنبد ایوان سنگ مرمر که پیش آنرا نیز حجره سنگ مرمر ساخته اند در غایت تکلف و مقابل این روضه برست مغرب باند که فاصله گنبد
 دیگر واقع است که خویشان و فرزندان شیخ در آنجا آسوده اند از عالم قطب الدین خان و اسلام خان و معظم خان و غیره که
 همه نسبت این سلسله و مراعات حقوق برتبه امارت و پایه عالی رسیده اند چنانچه احوال هر یک در جایی خویش مذکور گشت
 الحال پسر اسلام خان که بن خطاب اکرام خانے سرفرازی دارد و صاحب سجاده است و آثار سعادت مندی از احوال او
 ظاهر و خاطره تربیت او متوجه بسیار است روز مبارک شنبه نوزدهم عبد العزیز خان را بنصب دو هزار ری ذات و هزار سوار

ایوان

نیم

سرفراز ساخته بخدمت فتح قلعه کانگروه و استیصال سورجبل کا فر نعمت تعیین فرمودم و قیل و اسب و خلعت بشار الیه مرحمت شد
 ترسون بهادر نیز بهان خدمت دستوری یافت و منصب او هزار و دویست و صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار مقرر گشت و اسب
 عنایت نموده رخصت فرمودم چون منزل اعتماد الدوله در کنار تال واقع بود و بغایت جاے بصفا و مقام و نشین تعریف می نمودند
 حسب الاتماس آن مشارالیه جشن روز مبارک شنبه بستم و ششم در آنجا ترتیب یافت و آن رکن السلطنت بلوازم پائے
 انداز و پیشکش پرداخت و مجلس عالی آراست و شب بعد از خوردن طعام بدو تنجانه معاودت واقع شد روز مبارک شنبه
 سویم ماه اسفند از اندک سید عبدالوهاب بارهه که در صوبه گجرات خدمت و ترو دات از و لظهور رسیده بود بمنصب هزاری ذات و
 پانصد سوار سرفرازی یافته بخطاب دلیر خانی فرق عزت برافراخت روز شنبه دوازدهم بقصد شکار مان آباد و نضت موکب اقبال
 اتفاق افتاد تا روز یکشنبه با اهل محل به نشاط شکار مشغول بوده شب مبارک شنبه بستم و بنظم بدولت خانه مراجعت
 واقع شد حضار روز سه شنبه در اثناے شکار عقده مرورید و لعلی که نور جهان بیگم در گردن داشت گیسغیه یک قطعه لعل که بده هزار
 روپیه می ارزید یا یکیدانه مرورید که هزار روپیه بها داشت گم شد روز یکشنبه هر چند قراولان تفحص و محسوس نمودند بدست نیقاد
 بخاطر رسید که هرگاه نام این روز یکشنبه است پیدا شدن آن درین روز از محالات است بخلاف آن چون روز مبارک شنبه همیشه
 بر من نجسته و مبارک آمده است باندک تفحص قراولان هر دو را در آن صحراے بے سرو بن یافته بملازمست من آوردند و اتفاقات
 حسیه آنکه درین روز فرخنده جشن و زن قمری و بزم بسنت بارے آراستگی یافت و بشارت فتح قلعه مؤشکت سورجبل سیاه بخت
 نیز رسید تفصیل این اجمال آنکه چون راجه بکر باجیت با افواج منصور بدان حدود پیوست سورجبل برگشته روز خواست که روزے
 چند به تنبال و یاوه و رانی بگذراند مشارالیه که از حقیقت کار آگاهی داشت بسخن او نه پرداخته قدم جرات و جلالت پیش نهاد و آن
 مندر دل لعاقبت سر رشته تربیز دست داده نه بچنگ صفت پای همت قایم داشت و نه بلوازم قلعه داری همت گماشت باندک زود و خورده
 کس بسیار بکشتن داده راه آوارگی پیش گرفت و قلعه مؤشکر که اعتضاد قوی آن برگشته بخت بود بے محنت و تعب هر دو مفتوح گشت و لعلی
 که با عن جد در تصرف داشت پامال عساکر اقبال شد و آن سرگشته با دی ضلالت و ادبار بحال تباہ پناه بگریه هائے دشوار گذار برده
 خاک مذلت و خواری بر فرق روزگار خویش بخت راجه بکر باجیت ملک او را پس سرگذاشته با فوج قاهره تعاقب و شتافت چون صورتحال
 بمسامع جلال رسید بجلد وے این خدمت شایسته تقاره بر اجماع مرحمت فرمودم و فرمان قضا جو یان از فرمان جلال شرف از قلع یافت که
 قلعه و عماراتی که ساخته و پراخته او و پرا و با شادان بخ و بنیاد بر انداخته اثرے ازان بر روی زمین نگذارند و از غایب آنکه سورجبل برگشته روزگار

برادری داشت جگت سنگه نام چون او را بختاب راجگی و پایہ امارت سر بلند ساختم و ملک را نادر و سامان و شتم و خدم بے شریک و
 و سیم بشار الیہ عنایت نمودم بحجت مراعات خاطر او جگت سنگه را که با او سر سازگاری نداشت منصب قلیله تجویز فرموده بصوبہ بنگالہ
 فرستاده بودم و آن بجایہ در راز وطن در غربت روزگار بے بخواری دشمن کامی گذرانیده انتظار لطیفہ غیبی داشت تا آنکہ بطایع او چنین
 منصوبہ نشست و آن بے سعادت تیشہ بر پاسے خود و جگت سنگه را بسرعت ہرچہ تمامتر بدرگاہ طلب داشتہ بختاب راجگے
 و منصب ہزاری فوات و پانصد سوار سرفراز ساختہ بہت ہزار در ب مد و خرج از خزائن عامرہ عنایت شد و کچھوہ مرصع و خلعت اسپ
 و فیل مرحمت فرمودہ نزد راجہ بکر حاجیت فرستادم و فرمان گیتی مطاع شرف صدور یافت کہ اگر مشارالیہ بر ہمنوی طایع مصدر
 خدمات شایستہ گردد و دولت خواہی از و بظہور رسد و ست نصرت او را در ان ملک قومی مطلق گردانند چون تعریف بلغ نور منزل
 و عمارتے کہ بتازگے احداث یافتہ مکرر بعرض رسیدہ بود روز دوشنبہ بہ بارگی شوق سوار شدہ در باغ بوستان سرا
 منزل گزیدم و در روز شنبہ در ان مجلس دلگشا بعیش و فراغت گذرانیدہ شب کم شنبہ باغ نور منزل بور و دو موکب مسعود آرشیگی یافت
 این باغے است مشتمل بر سیصد و سے جویب بہ گز آکی و دوران را دیوار عریض رفیع از خشت و آہک ریختہ بر آورده در غایت
 استحکام و در میان باغ عمارات عالی و نشین گاہ بہ تکلف و حوضہاے لطیف ساختہ شدہ و در بیرون دروازہ چاہ کلانی ترتیب
 یافتہ کہ سے و دو حجت گاؤ متصل آب بے کشند و شاہ جوی در میان باغ در آمدہ بحوضہا سہرزیہ و غیر ازین چندین چاہ دیگر است
 کہ آب آنها بحوضہا چمن با تقسیم یا بد بانواع و اقسام فوارہ و آبشار زینت افزودہ و تالابی در میان حقیقی بلغ واقع است کہ آب باران پر میشود اگر احياناً
 در شدت گر آب آن رو بکمی نمد از آب چاہ مد میرسانند کہ پیوستہ لبریز باشد قریب یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ تا حال صرف این بلغ شدہ و ہنوز تا تمام
 است و مبلغا بسا حقن خیابانہا و نشاندن نہالہا صرف خواہد شد و نیز قرار یافتہ کہ میان باغ را از سہر نو حصر نمودہ راہ داخل و خارج آب را
 بنوسے استحکام بخشند کہ ہمیشہ پر آب باشد و آب آن از بیج را سے بہ زبرد و نقصان نہ پذیرد لیکن کہ قریب بد و لک و سیم
 سہمہ حبت صرف شود تا با تمام رسد روز مبارک شنبہ بیست و چہارم خواجہ جهان پیشکش کشید از جواہر و مرصع آلات و اقمشہ
 و فیل و اسب موازی یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ انتخاب نمودہ تمہ بشار الیہ عنایت نمودم تا روز شنبہ در ان گلزار نشا طبعشت
 و انبساط گذرانیدہ شب یکشنبہ بہت و ہفتم بہ فقہر عنان مراجعت معطوف داشتیم و حکم شد کہ امرار عظام بدستور ہر سال
 دو لک خانہ را آئین بندہ نمایند روز دوشنبہ بہت و ہشتم بقدر آشوبی و چشم خود یا قتم چون از غلبہ خون بودنی انور علی اکبر جراح
 فرمودم کہ قصد گیرد و روز دہیم نفع آن ظاہر شد و ہزار روپیہ با و مرحمت شد روز سہ شنبہ بہت و نہم مقرب خان از وطن

خود آمده سعادت آستانوس دریافت و بانواع مراسم سرفراز ساختم

جشن چهاردهمین نوروز از جلوس بهایون

صبح مبارک شنبه چهارم شهر ربیع الآخر سنه هزار و بیست و هشت هجری حضرت نیر عظم فروغ بخش عالم بهیت الشرف
حل شرف و سعادت تحویل ارزانی داشت و سال چهار و هم از سباده جلوس این نیازمند مبارکی و فرخی آغاز شد و در روز
مبارک شنبه غره نوروز گیتی فروز فرزند اقبال مندر شاه جهان که غره ناصیه مرادات و فروغ جبهه سعادات است جشن عالی ترتیب
داده و منتخب تحف روزگار از نفایس و نوادر هر دیار برسم پیشکش معروض بساط اخلاص گردانید و از آن جمله یاقوتی است بوزن
بیست و دو سرخ خوش رنگ و آبدار و با ندام جوهریان چهل هزار روپیه قیمت نمودند دیگر قطعه است قطعه که وزن آن سه ٹانگ
بغایت نفیس قیمت آن نیز چهل هزار روپیه شد دیگر شش دانه مروارید یکیک از آنها یک ٹانگ و هشت سرخ وزن دار و قطعه
آن فرزند در گجرات به بیست و پنج هزار روپیه اتباع نمودند و پنج دانه دیگر بے سه هزار روپیه و یک قطعه الماس که هر دوه
هزار روپیه ارزش آن شده و همچنین پر دله مرصع با قبضه شمشیر که در زرگر خانه آن فرزند با تمام رسید و اکثر جواب آن را تراشیده
نشانده اند و آن فرزند نهایت دقت تصرف طبیعت بکار برده پنجاه هزار روپیه قیمت قرار یافته و این تصرفات خاصه اوست
که تا حال بخاطر هیچکس نرسیده بود و بے تکلف خوب یافته یک جفت نقاره مرسل نواز را از طلا ساخته همه کور که و نقاره و کرنا
و سحرنا و غیره آنچه لازم نقاره خانه بادشاهان ذی شوکت است تمام را از نقره ترتیب داده در ساعت فرخنده و مسعود که بر تخت مراد
جلوس نمودم به نوازش در آورند مجموع به شخصت و پنج هزار روپیه برآمده دیگر تخت سوار می فیل که اهل زمان هووه گویند از طلا
ساخته بے سه هزار روپیه مرتب گشته دیگر و زنجیر فیل کلان با پنج زنجیر تلایرا ز بابت پیشکش قطب الملک حاکم گولکنده فیل اول
داد آئی نام داشت چون در نوروز داخل فیلیانه خاصه شد نوروز نام کردم الحق فیل است بغایت عالی در کلانی و
جمال و شکوه هیچ کاسته ندارد چون در انظم خوش نمود خود سوار شده در صحن و در تهاه گردانیدم قیمت این فیل هشتاد هزار روپیه متقرر گشت
و بهای شش زنجیر دیگر بیست هزار روپیه و درخت طلا از زنجیر و غیره که بحبت فیل نوروز آن فرزند ترتیب داده بود بیسی هزار روپیه
قیمت شد فیل دوم با درخت نقره گذشت و ده هزار روپیه دیگر از جواب متفرقه برگزیده شد و از پارچه های نفیس گجرات که گرگان
آن فرزند ترتیب داده فرستاده بودند اگر تفصیل مرقوم گردد بطول می انجامد القصد مجموع پیشکش او چهار لک و پنجاه هزار روپیه شد

امید کہ از عمر و دولت برخوردار و زوجه دوم شجاعت خان عرب و نور الدین قلی کو تو ال پیشکش گذرانیدند روز شنبه سیوم داراب خان
پسر خانخانان روز یکشنبه چهارم خانجمن التماس ضیافت نمود از پیشکشها سه او یک مروارید که به بست هزار روپہ خریدہ بود
با دیگر نقایس کہ مجموع آن یک لک و سہ ہزار روپہ قیمت شد قبول افتاد تمہ بشار الیہ بخشیدہ شد روز و شنبہ پنجم راجہ کشنداس
و حاکم خان روز سہ شنبہ ششم سردار خان روز کم شنبہ ہفتم مصطفیٰ خان و امانت خان پیشکش گذرانیدند از ہر کدام اقلیہ بخت
سرفرازے آنها قبول نمودہ شد روز مبارک شنبہ ہشتم مدار الملکی اعتماد الدولہ در منزل خویش جشن ملوکانہ آراستہ التماس ضیافت
نمود مقبول این متمس پایہ قدر او افزودہ شد الحق در آراستن مجلس و افزایش پیشکش نہایت اغراق و تکلف بکار برودہ اطراف
تال را تا جائیکہ چشم کار میکرد و کوچہاے کہ از دور و نزدیک می نمود باقسام چراغان و فالوس الوان زینت بخشیدہ بود از جملہ
پیشکشهاے آن مدار السلطنت تختہ است از طلا و نقرہ و نہایت تکلف و تصنع و پاپیایے آن را بصورت شیر نمودہ کہ تخت
را برداشته اند و مدت سہ سال با ہتمام تمام با تمام رسیدہ بود و بچار لک و پنجاہ ہزار روپہ مرتب گشت و این تخت بہر مند نام
فرنگی ساختہ کہ در فنون زرگری و حکاکی و انواع بہر مندی عدیل و نظیر خود ندارد و بغایت خوب ساختہ و این خطاب را من
با و عنایت فرمودم و سواے آن پیشکشی کہ بخت من آوردہ موازی لک روپہ از مرصع آلات و اقمشہ بہ بیگان و اہل محل گذرانید
بے اغراق از ابتداے زمان دولت حضرت عرش آشیانی انا را سہربانہ تا حال کہ سال چار و دہم از عہد سلطنت این نیازمند است
بیکچکے از امرایان عظام چنین پیشکشے نکشیدہ الحق اورا بدیگران چہ نسبت درین روز اکرام خان پسر اسلام خان منصب دو
ہزار زیات و ہزار سوار از اصل و اضافہ سرفرازے یافت و اسنے راے سنگدن منصب دو ہزاری ذات و ہزار و شصت سوار
از اصل و اضافہ سرفرازی یافت روز جمعہ ہم اعتبار خان پیشکش گذرانید و ہمدین تاج خان دران بغایت اسپ و فیل سرفراز
شدہ بہ ایالت ولایت طہر نصرت یافت و منصب او بدستور سابق شش ہزار زیات و پنج ہزار سوار مقرر گشت روز شنبہ دہم
خان خان روز یکشنبہ یازدہم میر میران روز و شنبہ دوازدهم اعتقاد خان روز سہ شنبہ سیزدہم تاتار خان و اسنے راے سنگدن روز
کم شنبہ چار و دہم میرزا راجہ بک و سنگہ پیشکش کشیدند و از ہر کدام پنجہ نقایس و تازگی داشت برگزیدہ تمہ با ہنا حرمت فرمودم روز مبارک شنبہ
پانزدہم آصف خان و در منزل خود کہ بغایت جاے بصفا و دلنشین بود مجلس عالی و جشن بادشاہانہ آراستہ التماس ضیافت نمود متمس و راپایہ
قبول بخشیدہ با اہل محل تشریف بردہ شد و آن رکن السلطنت این عطیہ را از مواہب غیبی شمرودہ در افزونی پیشکش و ترتیب مجلس غایت
اغراق بکار بردہ بود از جہا ہر گران بہا و زلفیت ہاے نقیس و اقسام تحف آنچہ پسند افتاد برگزیدہ تمہ بشار الیہ عنایت فرمودم از جملہ پیشکشهاے

اولی است بوزن دوازده ونیم تانک که یک لک و بیست و پنج هزار روپیه خرید و بدو قیمت مجموع پیشکش ادا پنجه مقبول افتاد یک لک و شصت و هفت هزار روپیه شده درین تاریخ خواجه جهان بمنصب پنج هزاری ذات و دو هزار و پانصد سوار سرفراز شد لشکر خان حسب الحکم از دکن آمده بدولت ملازمت سر بندی یافت چون در خاطر قرار گرفته که بعد گذشتن ایام برسات در آغاز غوبی هاسه هوا بفضل ایزد جل و علی موکب گیمان نظیر سیر گلزار همیشه بهار کشمیر منضت فرماید لاجرم محفط و محارست قلعه و شهر آگره و فوجدارای طرف و لواحق بدستور یک خواجه جهان داشت بشکر خان مناسب دیده او را بنیاید این مرحمت ممتاز ساختن امانت خان بخدمت دار و سنگه داغ و گذرانیدن سواران خود و محله سرفراز گشت روز جمعه شانزدهم خواجه ابوالحسن میر بخشی و روز شنبه هفدهم صادق خان بخشی و روز یکشنبه هشتدهم ارادت خان میر سامان و روز دوشنبه نوزدهم که جشن روز شرف بود عضد الدوله پیشکش گذرانیدند و از هر کدام پنجه پسند افتاد و بجیت سرفرازی نیا پای قبول یافت و درین نوروز قیمت پیشکشها که بنده هاسه درگاه گذرانیده اند و بمعرض قبول افتاده است لک روپیه شده روز شرف بفرزند سعادت مند شاهزاده سلطان پرویز منصب بیست هزاری ذات و ده هزار سوار از اصل و اضافت مرحمت نمودم عظام الدوله بمنصب هفت هزاری ذات و سوار شرف اختصاص یافت عضد الدوله را بخدمت اتالیقی قرة العین خلانت شاه شجاع امتیاز بخشیدم امید که بعمر طبعی برسد و از اهل سعادت و اقبال باوقاسم خان منصب هزار و پانصد نیک و پانصد سوار و باقر خان بمنصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز شدند چون هما بت خان التماس کمک نموده بود پانصد سوار احدی بصوبه بنگش تعین فرمودم و عزت خان را که و ران صوبه مصدر خدمات شائسته شده بود بعنایت فیل و کپوره مرصع سرفراز ساختم درینو لاجله التماس مجموعه بخط خاص حضرت جنت آشیانی امارت بر بانه مشتمل بعضی از دعوات و مقدمه از علم تجیم و دیگر امور غریبه که اکثری را آفروده و بحقیقت دار سیده و ران جویده ثبت فرموده اند برسم پیشکش گذرانید بعد از زیارت خط مبارک ایشان ذوقی و نشاطی در خود مشاهده نمودم که خود را کم بآن حال ایل دوایم بغایت النایت محظوظ گشتم بخدا که هیچ تخفیه پیش من آبنها نمیرسد بجلد و سکه این خدمت منصب ادا از پنجه در تمجید او نگذاشته بود افزوده هزار روپیه انعام فرمودم بهر مند فزنی که تحت مرصع را ساخته بانعام سه هزار و رب و اسب و فیل سرفراز شد بخواجه خاند محبوبه که سالک طریق خواجهاست و خالی از درویشی و نامرادی نمی نماید هزار روپیه لطف فرمودم لشکر خان بمنصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار سر بندی یافت معمور خان بمنصب نه صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار و خواجگی طاهر بیست صدی ذات و سه صد سوار و سید احمد قادری بیست صدی و شصت سوار سرفراز گشتند براج سارنگی و منصب هفت صدی ذات و سه سوار میر خلیل الله پسر عضد الدوله بمنصب شش صدی ذات و دو صد و پنجاه سوار

فیروز خان خواجہ سرانم نصب ششصدی و یکصد و پنجاه سوار و خد متجان بمنصب پانصد و پنجاهی و یکصد و سی سوار و مخرخان
پانصدی و یک صد و بیست سوار عزت خان بمنصب ششصدی ذات و یکصد سوار رے نیوالید اس مشرف قیل خان بمنصب
ششصدی ذات و یکصد و بیست سوار و رے مانید اس مشرف محل بمنصب ششصدی ذات و یکصد سوار و سرتندی یافتیل
جگل پسران کشتن سنگ هر کدام بمنصب پانصدی و دود صد و بست و پنج سوار امتیاز یافتند اگر اصفافه منصب داری آنها که از
پانصدی کمتر اند گماشته شود بطول انجا به خضر خان متعینه خاندیس دو هزار و پیر انعام شد روز کم شنبه بیست و یکم بقصد شکار متوجه
امان آباد گشتم پیش ازین بنجید روز حسب الحکم خواجہ جهان و قیام خان قراول باشی بجبت شکار قرغه فضاے وسیعی اختیار
نموده بر دور آن سراپده کشیده آهوی بسیار از اطراف صحرا رانده بدرون سراپده آورده بودند چون حمد کرده ام که بعد ازین
بسیج جاندارے را بدست خود دنیا زارم بخاطر رسید که همه را زنده گرفته در میان چوکان فچور گذاشته شود که هم ذوق شکار دریافته
باشم و هم آسبے آنها نزد بنا برین هفتصد راس در حضور گرفته به فچور فرستاده شد چون ساعت در آمدن بدار الحلاله و منزه و یک و
برای مان خد قتیله حکم فرمودم که از شکار گاه تا میدان فچور دور و پیش کوچه سراپده می کشیده باشند و آهوان را از انجا رانده
بمیدان رسانند و قریب هشتصد آهوان باین طریق فرستاده شد که مجموع یک هزار و پانصد راس بوده باشد شب کم شنبه بیست و هشتم
از امان آباد کوچ فرموده در بوستان سرے منزل گزیده شد و از انجا شب مبارک شنبه بیست و نهم باغ نور منزل نزول
اقبال اتفاق افتاد و در جمعه سی ام والدہ شاہجہان بچار رحمت ایزدی پیوست روز دیگر خود بمنزل آن فرزند گرامی رفته با انواع
واقسام دلنوازی و خاطر جوئی اور سیدہ پھرہ خود بدولت خانہ آوردم روز یکشنبه غره اردی بہشت مله آئی بساعت سعادت قرین کہ
منجان و اختر شناسان اختیار نموده بودند بر فیل خاصہ دلیر نام سوار شوہبہا ر کے و فرسخے بشرد را دم خلق انہو از مرد و زن و کوچ
و بازند و رو و دیوار فراہم آمدہ انتظار داشتند بآئین مہود تا درون دولت خانہ شارکنان شاقم از تارخیکہ نوک مسعود باین سفر
عاقبت نمود و نہضت فرمودہ تا حال کہ قرین سعادت و اقبال مراجعت نمودہ پنج سال و ہفت ماہ و نہ روز است ورنیولا بفرزند
سلطان پرویز فرمان شد کہ چون مدتہای مدید گذشتہ کہ از خدمت حضور محروم است و با و را ک سعادت زمین بوس مستعد نگشتہ اگر
آرزو مند از دست باشد بوجب حکم متوجہ در گاہ شود و بعد از ورود فرمان مرحمت عنوان آن فرزند بطور این کمرست را از مواہب غیبی دانستہ
روے امید بدر گاہ سپہر اشتباہ نہاد و درین شمال بفقرا و ارباب استحقاق چیل و چہار ہزار و ہشتاد و شش بگیہ دو و دہہ در دست
و سیصد و بست خردار غلہ از کشمیر و ہفت قلمہ زمین از کابل مدومعاش لطف نمودم امید کہ ہوا رہ توفیق کام بخشے و خیر سگالے

نصیب و روزی باد از سوانح این ایام باغی شدن اله و ادبیر جلال افغان است تفصیل این احوال آنکه چون مهابت خان بعبط
نگلش و استیصال افغانان و ستوری یافت بگمان آنکه شاید این بے سعادت و برابر مراحم و لوازش مامصد رخصتی تواند شد التماس نموده
همراه بر و چون سرشت این کافر نعمتان حق ناشناس بنفاق و بداندیشی مجبول است بنا بر حرم و احتیاط مقرر شد که فرزند و برادر
او را بدرگاه فرستد که بطریق یرغمال در خدمت حضور باشد و بعد از آنکه پسر و برادر او بدرگاه رسید بجهت تسلی و دلایسمای او با انواع مرحمت
و لوازش سرفراز ساختم لیکن از آنجا که گفته اند —

گلیم بخت کسے راکہ بافتند سیاہ | آباب زمزم و کوثر سفید توان کرد

از تاریخ آنکه بآن سرزمین پیوست انار بی دولتی و حق ناشناسی از وجبات احوال او ظاهراً هر شدن گرفت و مهابت خان بجهت نظام
کار سرشته مدارا از دست نیندا تا آنکه در نیولافوجی بسرداری پسر خود بر سر طایفه از افغانان فرستاده بود او را همراه ساخت چون
بمقصد پیوستند از نفاق و بداندیشی مومی الیه آن یورش خاطر خواه با انجام نرسید و بے حصول مقصود مراجعت نمودند اله و ادبیر نهاد
توهم آن که مباد و دین مرتبه مهابت خان ترک مدارا نموده در مقام تحقیق و باز پرس درآمده به پاداش کردار خود گرفتار شود پره آذر م
از میان برگرفته بغی و حرام نمکی راکه درین مدت پوشیده میداشت بے اختیار ظاهر ساخت و چون حقیقت حال از عرض داشت
مهابت خان بمساع جلال رسید حکم فرمودم که پسر او را با برادرش در قلعه گولیار محبوس دارند اتفاقاً پسر این بے دولت نیز از خدمت
حضرت عرش آشیانے گریخته بود و سالها بدزدی و راهزنی روزگار بسر می برد تا بمنزله کردار زشت خود گرفتار شد امید هست که
این بی سعادت هم درین زودی بیاداش اعمال خویش متبلا گردد و روز مبارک شنبه پنجم مانسنگه ولد را دت شنکر که از ملکبان صوبه بهار
است بمنصب هزاری ذات و ششصد و اربعه سرفرازی یافت عاقلان را بجهت دیدن محله و تحقیق جمعیت منصبداران که بخدمت نگلش مقررند
رخصت فرمودم و فیله بمشار الیه عنایت شد مهابت خان خنجر خاصه طرح ماژندران مصوب دوست بیگ مرحمت نموده فرستاد و شپیش
روز و شنبه بمجمود آبدار که از زمین شاهزادگی و ایام طفولیت بلد انوم زندگی و خدمتکاری اشتغال دار و انعام مقرر شد بیزن خویش
پایند خان مشول بمنصب هفت صدیات و چهار صد و پنجاه سوار ممتاز گشت محمد حسین برادر خواجه جهان راکه بخدمت بخشگیری کانگه مقررند
و از منصب ششصدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار مرحمت نمودم درین تاریخ تربیت خان که از خانزادان مورد وثی این گاه بود و همین نیست برست
در سلک امرالانعام داشت و و بیعت حیات سپرد خالی از نامرادی و سلامت نفس بنو جوانی عیاش طبیعت بود تمامی عمر خود را در بیعت
که بغیر از بگذراند بغمه بندی بسیار میل داشت و بدین منغمه مرد بے بدی بود و راجه سور جنگ بمنصب دو هزار یات و سوار سرفراز شد

بکرم اللہ ولد علی مردان خان بہادر و باقر خان فوجدار ملتان و ملک محب افغان و مکتوب خان فیل مرحمت شد سید بازید بخاری کی
 حراست قلعہ بہکڑہ و فوجداری آنچہ و دہلہ اوست نیز بغایت فیل سرفرازی یافت امان اللہ سپہرہایت خان بانگام خیر مرصع ممتاز گشت
 بشیخ احمد حافی و شیخ عبد اللطیف سنبل و فراست خان خواجہ سراے و راے کنور چند ستونی فیل مرحمت نمود محمد شفیع بخشی صوبہ
 پنجاب بمنصب پانصدی ذات و سید سوار فرق عزت برافراخت ہونٹس سپہرہایت خان کہ حراست قلعہ کالنجر دہلہ اوست منصب
 پانصدی ذات و یکصد و پنجاہ سوار عنایت شد درین تاریخ خبر فوت شاہ نواز خان سپہرہ سالار خان خانان سبب گرانی خاطر گشت
 در ہنگامیکہ آن تالیق از ملازمت رخصت می شد بتاکید تمام فرمودہ شدہ بود کہ چون مکرر بمسامع جلال رسیدہ کہ شاہ نواز خان شفیق
 شراب گشتہ و پیالہ با فراطیخورد اگر در واقعہ این سخن فروغ صدق دار و حیث باشد کہ درین سن خود را ضایع سازد و باید کہ او را بطور او
 نگذارد و ضبط آن احوال بواسطہ نماید اگر خود از عمدہ او بیرون نتواند آمد صریح عرض داشت نماید کہ بخنور طلبہ داشتہ با صلح حال او
 توجہ فرمایم چون بہ برہانپور رسید شاہ نواز خان را بغایت ضعیف و زبون دریافتہ تبدبیر علاج او پرداخت قضا را بعد از روزی
 چند صاحب فراش گشتہ بر بستر تاوانے افتاد ہر چند اطبا معالجات و تدبیرات بکار بردند سود مند نشد در عین جوانی و دولت در سنہ
 سے و سہ سالگی با جہان جہان نگرانی و حسرت بجا رحمت و مغفرت ایزدی پیوست از شنیدن این خبر ناخوش تاسف بسیار
 خورد مالحق خوب خانہ زاوے رشید بود بایستہ درین دولت مصدر خدمات عمدہ شدی و اثر ہائے عظیم ماندے اگرچہ ہمہ را این شاہ
 در پیش است و از فرمان گیتی مطلع تھا و قدر بچکیس را چارہ و گریز نہ لیکن باین روش رفتن گران می نماید امید کہ از اہل آفرینش
 باوراجہ سار نگدیرا کہ از خدمتگاران نزدیک و بندہ ہائے مزاجدان است نزد آن تالیق فرستادہ با نواع مراحم و نوازش پریش و
 دلجوئی فرمود و منصب پنج ہزاری شاہ نواز خان را بر منصب برادران و فرزندان او افزودہ شد و ارباب خلق برادر و خرد و داور منصب
 پنج ہزاری ذات و سوار از اصل و اضافہ سرفراز ساختہ بغایت خلعت و فیل و اسب و شمشیر مرصع امتیاز بخشید و نزدیکترین شخصیت
 فرمود کہ او را بجای شاہ نواز خان سپہرہایت صوبہ برادر احمد نگر مقرر نماید رحلت داد برادر و گیرش بمنصب دو ہزاری و ششصد
 سوار سرطبندی یافت منوچہر سپہرہ شاہ نواز خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار و ششصد طغرل ولد شاہ نواز خان بمنصب
 ہزار ذات و پانصد سوار ممتاز شد روز مبارک شنبہ دوازدهم قاسم خان خولیش اعتماد ولد بہ عنایت علم فرق برافراخت ہند
 سپہرہ حاجی را کہ بارادہ بندگی و خدمت آمدہ بود منصب پانصدی ذات و یکصد و اربع عنایت شد صدر جہان خولیش مرحومے
 مرتضی خان بمنصب ہفت صدی ذات و ششصد سوار بخدست فوجداری سنبل سرفرازی یافت و فیل مرحمت نمودہ رخصت

فرمودم بهارچه بندلیه را بمنصب ششصدی ذات و چهارصد سوار امتیاز بخشیده فیل عنایت شد بنگرام راجه جو نیز فیل مرحمت شد در
احمدآباد و دو بکه مارخور همراه داشت چون ماده در سرکار نبود که جفت توان کرد بخاطر رسید که اگر با بز بر بری که در عربستان مخصوص
که از بندر شرور خارجی آزند جفت کرده شود اما نتاج آنها آنچه شکل و شمایل بهر صد القصد با هفت بر بری ماده جفت فرموده شد
و بعد از انقضای مدت ششماه در پنجور بهر کدام یک بچه آوردند چهار ماده و سه نر و بقایت خوش صورت و خوش ترکیب و خوش رنگ
و درین رنگها آنچه بکه مشابعت و مناسبت دارد مثل سمنه خطا لے سیاه در پشت داشته باشد و سرخ نیز از دیگر الوان خوشتر
و خوشتری نماید و اصلت در بیشتر ظاهر می شود و از شوخ و دیگر آداسه مضحک و انواع جست و خیز چه نویسد آداسه
چند مشاهده می شود که بے اختیار خاطر را بتماشای آن رغبت افزاید و اینکه در مردم شهرت گرفته که مصور آداسه جست و خیز
بزغال خوب نمی تواند کشید اینجا یقین شد اگر حیانا آداسه بزغال را یک طریقه تواند کشید در کشیدن آداسه فریب و انواع جست و خیز و شوخیهای این
شک نیست که بجز اعتراض خواهد نمود از جمله بچه یکماه بلکه بست روزه بنوعی از جاها می مرتفع حسته خود را بر روی زمین میگیرد که اگر غیر بزغال بجهد یک عضو
درست نخواهد ماند از بسکه مرا خوش آمده فرمودم که همیشه نزدیک نگاه دارند و هر کدام را نامی مناسب آنها داده شد بقایت محظوظم
و در فراهم آوردن بکه مارخور و بزاصل نهایت توجه دارم و می خواهم که نتاج اینها بسیار شود و در مردم انتشار یابد بعد از آن
که نتاج اینها را با یک دیگر جفت کرده شود ظن غالب آن است که نفیس تر بهر صد و یک از خصوصیات و امتیازات اینها
نسبت به بزغال آنکه بزغال بمجوز زائیدن تا پستان بدین نگیرد و شیر نخورد و فریاد و اضطراب بسیار ظاهر می کند و این بخلات
آن اصلا آواز بر نمی آرد و در غایت استغناء بے نیازی استاده می باشد شاید که گوشت اینها در غایت خوش مزگی بوده
باشد قبل ازین فرمان شده بود که مقرب خان بصاحب صوبگی بهار سرفراز گشته بدانصوب شایسته مشارالیه خود را بدرگاه
رساند که زمین بوس نموده متوجه مقصد گردد و بنا برین روز مبارک شنبه دوم خرداد و فیل با تملایر و دواسپ و کچپوه مرصع
عنایت نموده رخصت فرمودم و پنجاه هزار روپیه بسم سعادت مرحمت شد و بهرین تاریخ سردار خان بخلعت و فیل و
اسپ سرفراز گشته بجایگزینی سرکار منگیر که در ولایت بهار و بنگاله است رخصت یافت میر شرف وکیل قطب الملک
که در درگاه بود رخصت شد و فرزند اقبال مند شاه جهان برادر افضل خان دیوان خود را بمرافقت او تعیین نموده چون
قطب الملک اظهار اخلاص و ارادت نموده مکرر التماس شبیه کرده بود حسب التماس مشارالیه شبیه خود را با کچپوه مرصع و
چهل کتاره مرحمت فرمودم و بست و چهار هزار در ب و خنجر مرصع و اسپ و بخلعت بهر شریف مذکور عنایت شد فاضل خان

دیوان بیوتات بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز شہ حکیم رگنہ تھ بمنصب مستشصدی ذات و شصت سوار سرفراز شہ چون درین
ایام عرس حضرت عرش آشیانی بود پنج ہزار روپیہ حوالہ چندی از بندہ ہائے معتبر شد کہ بقضای او باب استحقاق قسمت نمایند جنعلیخان
را کہ جاگیر دار سرکار شکر بود بمنصب دو ہزار و پانصدی ذات و سوار افتخار بخشیدہ بکمال ابراہیم خان فتح جنگ صاحب صوبہ ولایت
بنگالہ مقرر فرمود و شمشیری بمشار الیہ عنایت شد چون میرزا شرف الدین حسن کا شغری و رخصت بگش جان نثار گشت ابراہیم حسین
سیرا ورا بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم درینولا ابراہیم خان دو منزل کشتی کہ باصطلاح آن ملک گوشہ گویند نشین گاہ
یکے را کہ از طلا و دوم را از نقرہ ساختہ برسم پیشکش ارسال داشتہ بود از نظر گذشت بے تکلف در قسم خود از فردا علی است یکے را
بفرزند شاہجہان لطف نمودم روز مبارک شنبہ ہم سادات خان بمنصب ہزاری ذات و شصت سوار سربندی یافت درین تاریخ
عصدا الدولہ و شجاعت خان عرب بحال جاگیر خود رخصت شدند روز مبارک شنبہ آمنت خان کچھوہ مرصع معہ بچوں کٹارہ عنایت
فرمودم چون فرزند سعادت مند سلطان پرویز متوجہ درگاہ والا شدہ التماس خلعت نادری خاصہ نمودہ بود کہ در روز ملازمت بمبارکی
پوشیدہ سعادت زمین بوس دریا بد حسب التماس و خلعت نادری و چیرہ و فوطہ خاصہ حوالہ شریف وکیل آن فرزند فرمودم کہ نزد
روانہ ساز و روز مبارک شنبہ بست و سویم میرزا والی سپہریمہ این نیاز مند حسب الحکم از صوبہ دکن آمدہ دولت آستانہ بوس دریافت
پدرش خواجہ حسن نالدار از خواجہ زادہ ہائے نقشبندی است عم من میرزا محمد حکیم بشیرہ خود را بخواجہ نسبت کردہ بودند تعریف خواجہ
از مردم بسیار شنیدہ شد حسب و نسب با ہم جمع داشت و مدتہا حل و عقد سرکار میرزا محمد حکیم عموی من بقبضہ اختیار خواجہ بود و مراعات
خاطر خواجہ بسیاری فرمودند پیش از شفق شدن میرزا و ولایت حیات سپردا و دو پسر ماند میرزا بدیع الزمان و میرزا والی سیدنا
بدیع الزمان بعد از فوت مرزا اگر بختہ با ورا النہر رفت و دران غربت مسافر راہ عدم شد و بیکم با میرزا والے بدرگاہ آسمان جاہ پیوست
و حضرت عرش آشیانی مراعات خاطر بیکم بسیاری فرمودند میرزا ہم جوان سنجیدہ آرمیدہ است خالی از معقولیت و فہمیدگی نیست از
علم موسیقی و قوت تمام دارد و درینولا بخاطر رسید کہ صبیہ شاہ زادہ مرحوم وانیال را بمیرزا نسبت فرمودہ شود و باعث طلب میرزا
بدرگاہ ہین بود این صبیہ از دختر قلیچ محمد خان است امید کہ توفیق رضا جوئی و خدمتگاری کہ وسیلہ سعادت مسندی و
برخورداری است نصیب و روزی باد درین تاریخ سربندی را سے کہ بخدست صوبہ دکن معین است بمنصب دو ہزاری
و پانصدی ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز شد و درین ایام بحرین رسید کہ شیخ احمد نام شیا دے در سہرند و ام
زرق و سا بوس فرو چیدہ بسیار سے از ظاہر ہر پرستان بے معنی را صید خود کردہ و بہر شہر سے و دیار سے یکے از مردیان

خود را که آئین دکان آرائی و سعادت فردشی و مردم فریبی را از دیگران بختی و بخت خلیفه نام نهاده فرستاده و مژ خفاست که بمریدان و معتقدان خود نوشته کتابی فراهم آورده مکتوباتی نام کرده و در آن جنگ و ملات بسا مقدمات لاطایل مرقوم گشته که بکفر و زندقه و منکر می شود و از انجمله در مکتوبی نوشته که در اثنا رسوای گزاری بمقام ذی النورین افتاد مقامی ویدم بغایت عالی و خوش بصفا از انجمله در گذشت بمقام فاروق پیوسته و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم و هر کدام را تعریفی و درخور آن نوشته و از انجمله بمقام محبوبیت واصل شده مقامی مشابه افتاد بغایت منور و طون خود را با انواع انوار و الوان منعکس یافتیم یعنی استغفر الله از مقام خلفا و گذشته بجا لیرتبت جمع نمودم و دیگر گستاخها که در گذشته آن طوسه دارد و از ادب و دراست بنا برین حکم فرمودم که بدرگاه عدالت آئین حاضر سازند حسب الحکم بلا زست پیوست و از هر چه پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و با عدم خرد و دانش بغایت مغرور و خود پسند ظاهر شد صلاح حال او منحصر درین دیدم که روزی چند در زندان ادب محبوس باشد تا شوریدگی مزاج و اشتیاق دماغش قدری تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرو نشیند لاجرم بانے راے سنگدلان حواله شد که در قلعه گوالیار مقید و او روز شنبه بخت و تخم خوراد فرزندان جبهه شاهزاده سلطان پرویز از آله آباد رسیده بسجود آستان خلافت جبین اخلاص نورانی ساخت بعد از ادای رسوم زمین بوس بنوازش بیکران مخصوص گشته حکم نشستن فرمودم دو هزار مرد و دو هزار روپیه بصیغه نذر و الماسه برسم پیشکش وقت ملازمت گذرانید چون فیلمای او هنوز نرسیده بود وقت دیگر بنظر خواهد گذشت راجه کلیان زمیندار رتنبور را که آن فرزند حسب الحکم فرجه بر سر او فرستاده هشتادفیل و یک لک روپیه پیشکش گرفته همراه بدرگاه گیتی پناه آورده بود و دولت آستان بوس دریافت و درین فلان دیوان آنفرزند که از قدیم بنده های این درگاه است بسعادت کورنش سرفراز شده بخت و بخت زنجیر فیل با نر و ماده پیشکش گذرانیده از انجمله نه زنجیر فیل مقبول افتاد تتمه بمشارالیه عنایت شد چون بعرض رسید که مروت خان پسر افتخار خان که از خانان دوان و تربیت یافته های این درگاه است و راقصای بلا و بنگاله با طایفه تگه جنگ کرده جان نثار شد آله یار برادر او را بمنصب هزاروی ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم برادر دیگرش بمنصب چهارصد یزات و سوار سربلندی یافت تا باز ماند حاکمرا گنده نشود روز دوشنبه سوم تیر ماه آملی در سواد شهر چهار آهوی سیاه و یک ماده و یک آهوی بهر شکار شدند چون از پیش منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز عبور اتفاق افتاد و زنجیر فیل و دندان دار با تلمای برسم پیشکش گذرانید هر دو زنجیر داخل فیلمان خاصه حکم شد روز مبارک شنبه نیز هم سید حسن الحبی برادر کامکار شاه عباس فرمان رواے ایران سعادت آستان بوس دریافت مرا سله آن برادر گرامی را با سپاه آنجوری بلوین که بطایفه برپوش آن نشانیده بودند گذرانید چون از فرط محبت و واد و خلوص مودت و اتحاد و دوستی و ارتباط گشت درین روز زنده ایخان

بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سربندی یافت نصر اللہ ولد فتح اللہ کہ محافظت و محارست قلعہ انبر بعدہ دوست بمنصب ہزار و پانصدی ذات و چار صد سوار سرفراز شد روز مبارک شنبہ سیم امان اللہ سپہ ماہیت خان بمنصب ہزار و پانصدی ذات و ہشتصد سوار سرفراز شد وزیر خان را بنجد دست دیوانی صوبہ بنگالہ اختصاص بخشیدہ اسپ و خلعت و خنجر مرصع مرحمت فرمود میر جسام الدین وزیر دست خان فیل عنایت شد وین تاریخ حافظ حسن ملازم خان عالم با مکتوب مرغوب گرامی برادر م شاہ عباس و عرض داشت آن رکن السلطنت بدرگاہ پیوست و خنجر قبضہ و ندان ماہی جوہر در سیاه البلق کہ برادر م بخان عالم لطف نموده بودند چون نفاست تمام داشت بدرگاہ فرستادہ بود از نظر گذشت بغایت پسندیدہ افتاد الحق تحفہ ایست تا در تاحال اصدا البلق دیدہ نشدہ بود و بسیار خوش آمد روز مبارک شنبہ سبت و ہفتم میرزا والے بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سربندی یافت سبت و چارم ہزار در ب و روجہ انعام بسید حسن الہی عنایت شد بعد اللہ خان بہادر فیروز جنگ فیل مرحمت نمود روز مبارک شنبہ دوم امرداد ماہ الہی باعتبار خان اسپ عنایت شد عاقل خان بمنصب ہزاری ذات و ہشتصد سوار سرفرازے یافت شب شنبہ چارم امرداد ماہ الہی مطابق با نزد م شعبان جشن شب برات بود حسب الحکم لب دریا کے کشتی مارا با انواع چراغان و اقسام آتش بازی آراستہ بنظر در آورند الحق چو انعامے ترتیب یافتہ بودند بغایت خوش می نمودند مدت متداثر سیر و تماشا کے آن محظوظ شدم روز سہ شنبہ سیرن پسر ناد علی میدانی کہ از خانہ زادان قابل تربیت است بمنصب ہفتصدی ذات و پانصد سوار امتیاز یافت بخوار جہ زین الدین منصب ہفت صدی ذات و سید سوار مرحمت فرمود و خواجہ محسن بمنصب ہفتصدی ذات و یکصد سوار سرفراز گشت روز مبارک شنبہ نہم بشکار موضع سمونگر رفتہ شد تا روز و دو شنبہ در ان صحراے دلکش اسیر و شکار خوشوقت بودہ شب سہ شنبہ بدولت خانہ معاودت اتفاق افتاد و در مبارک شنبہ شانزدهم بشوقن نبیرہ شیخ ابو الفضل بمنصب ہفتصدی ذات و سید صد و پنجاہ سوار سرفرازی یافت روز مبارک شنبہ بسیر باغ گل افشان کہ بر لب آب جمہ واقع است رفتہ شد و را شملے راہ باران فروریخت و خوب بارید حسین را بتازگی طراوت و لغزارت بخشید اناس کمال رسیدہ بود سیر مستونی کردہ شد از عماراتی کہ مشرف بر دریا اساس یافتہ چندان کہ نظر کاری کرد و غیر از سبزہ و آب روان ہیچ محسوس نمی شد این ابیات انوری مناسب مقام افتاد۔ ابیات

روز ہمیش و طرب بستان است	روز بازار گل و ریحان است	تودہ خاک عمیر کیست است
و امن باد گلاب افشان است	از ملاقات صبا روے غدیر	راست چون آرزو سہان است
چون باغ مذکور بعدہ تربیت خواجہ جان مقرر است پارچہ طے زلف طح تازه کہ درینولا از عراق بحبت او آورده بودند		

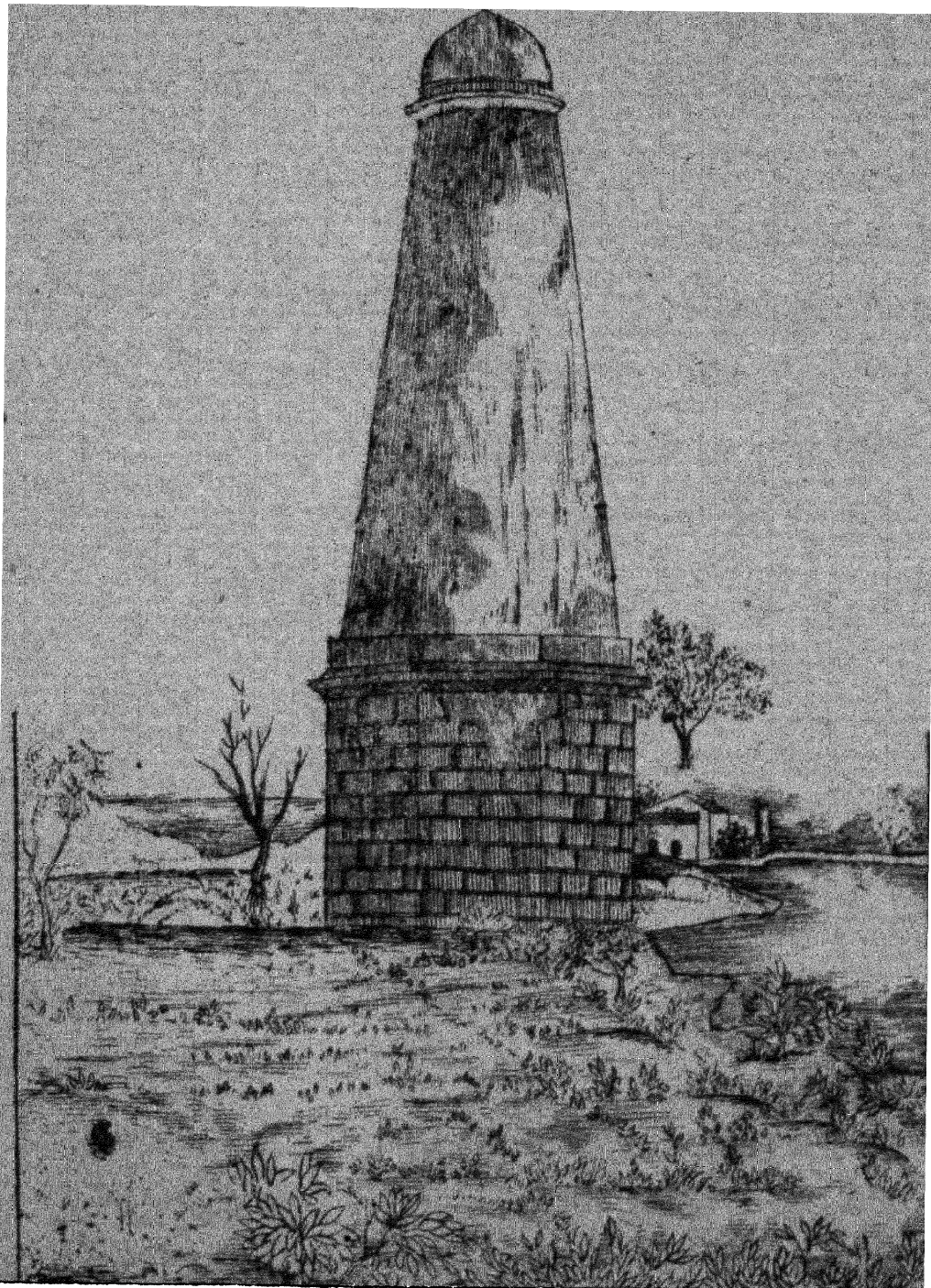
برہم پیشکش گذرانید انچہ پسند افتاد برگزیدہ تمہ باو مرحمت فرمودم باغ راہم خوب ترتیب دادہ بود منصب او از اصل واصنافہ
 پنج ہزاری ذات و سہ ہزار سوار حکم شد از اتفاقات غریبہ آنکہ باخان عالم خیر قبضہ دندان البق جوہر دار کہ از پیش برادر کا مکار عالی مقدار
 شاہ عباس یافتہ فرستادہ خاطر بحدے راغب مایل دندان البق شدہ کہ چندے از مردم صاحب وقوف بجانب ایران و توران تعین
 فرمودم کہ در نقض و تبس کوشیدہ از ہر جا و ہر کس بہر روش و ہر قیمت کہ بدست افتد تقصیر نکنند بسیارے از بندہ ہاے مزاجدان
 و امراء و ایشان بجهت مجرا خود پیوستہ در طلب و نقض می باشند قضا را در ہین شریکے از مردم اجنبی بیوقوف دندان البق در غایت
 لطافت و نفاست بقلیلے در سر بازار می خورد و اعتقادش اینکہ مگر در وقتے از اوقات در آتش افتادہ و سیاہی اثر سوختن است بعد
 از مدتے بیکے از بخاران سرکار فرزند اقبال مند شاہ جہان می نماید کہ یکپارچہ ازین دندان بہت سستی باید بر آورد و چنان باید کرد کہ اثر تنگی
 سیاہی نماند غافل از ان کہ سیاہی قدر قیمت سفیدی را افزودہ و این خال و خطا است کہ مشاطہ تقدیر پیرایہ جمال او نمودہ بخار فی الفور
 نزد داروغہ کارخانہ خود شتافتہ این مژدہ را باو میرساند کہ چنین جنبی کیاب و تحفہ و نادر کہ خلقے در طلب او سرگردانند و مسافقا
 بعید طے نمودہ و باطراف و اکناف بلا و شتافتہ اند مفت و رایگان بدست یکے از مردم مجہول افتادہ قدر قیمتش نمی شناسد سہل و آسان
 از توان گرفت مشارالیه بمرافقت او رفته و ساعت بدست می آرد و روز دیگر بخدست آنفرزند می گذرانند چون فرزند شاہ جہان
 بہلازست پیوست نخست اظہار شگفتگی بسیار نمود بعد از آنکہ دماغ از فشار بادہ آراستگے یافت بنظر در آور و بعتایت مرا
 خوش وقت گردانید - ع

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

چندان دعا بہ خیر و رحق او کردم کہ اگر از صد یک آن با جابت مقرون گرد و بجهت برخورداری دین و دولت او کافی است
 درین تاریخ بہلیم خان یکے از نوکران عمدہ عادل خان آمدہ ملازمت نمود چون از روے اخلاص اختیار بندگی نمودہ بود بمبرام بیدریغ
 اختصاص بخشید خلعت و اسب و شمشیر و دہ ہزار درہم انعام شد و منصب ہزاری ذات و پانصد سوار عنایت فرمودم درینولاعرض داشت
 خان دوران رسید نوشتہ بود کہ آنحضرت از کمال مرحمت و قدر دانی پیر غلام خود را باوجود کبر سن و ضعف باصرہ بجلو مست ملک عٹٹہ
 سرفراز فرمودہ بودند چون این ضعیف بغایت نخبت پیرو سخن شدہ و در خود قوت و مددست تر و دوسواری نمی باید التماس دارد کہ از
 سپاہ گری معاف نمودہ و رسلک لشکر دعا انتظام بخشد حسب التماس و حکم شد کہ دیوانیان عظام پر گنہ خوشاب را کہ سے لک و ام جمع
 اصلی اوست و مدتهاست کہ در وجہ جاگیر مشارالیه نخواہد است و بغایت معذور و موزوع شدہ بجهت مدد فرج او مقرر دارند کہ آسودہ و

مرزہ الحال روزگار بسر برد و پسر کلان ادشاہ محمد نام بمنصب ہزاری ذات و ششصد سوار سرفرازی یافت و پسر دوم یعقوب بیگ بمنصب ہفت صدی ذات یکصد و پنجاہ سوار فرق غت برافراخت سویم اسد بیگ بمنصب سیصدی ذات و پنجاہ سوار متنازگشت و در شنبہ غزہ شہر یو راہ الی بحبت اتالیق جانسپار خان خانان سپہ سالار و دیگر امر اعظام کہ بخداست صوبہ دکن مقرر اند خلعت بارانے مصحوب یزدانی عنایت فرمودم چون عزیمت سیر کلزار ہیشہ بہار کشمیر و رخطار قصیم یافتہ نور الدین قلی رخصت شد کہ پیشتر شناختہ نشیب و فراز راہ پونج راحتی الامکان علاج نماید و نوے سازو کہ عبور چارواہاے بار بردار از کرپوہ ہاے دشوار گذار بہر بہت میسر شود و مردم محنت و تعب نکشند و جمع کثیر از علمہ و فعلہ انیکار شل سنگتراش و نجار و بیلدار و غیرہ ہمراہی او رخصت یافتند و فیلی ہشارالیہ عنایت شد شب مبارک شنبہ سیزدہم بیلغ نور منزل رفتہ تا روز یکشنبہ شانزدہم در ان گلشن نشاط بعیش و انبساط گذشت راجب بکرمایت ہگیدہ از قلعہ ماند پور کہ وطن ما لوفہ دوست آمدہ سعادت آسا بنوس دریافت فیلے و کلگے مرصع برسم پیشکش گذرانید مقصود خان بمنصب ہزاری ذات و یکصد و سی سوار سرفراز گشت روز مبارک شنبہ بستم فرزند شاہ پرویز دو زنجیر نیل پیشکش آورد و داخل حلقہ خاصہ حکم شد تباریخ بست و چہارم ماہ مذکور در دولت خانہ حضرت مریم زمانی جشن وزن شمس انجمن افزو ز گشت سال پنجاہ و یکم بحساب ماہ ہاے شمس بفرخے و فیروزئی آغاز شد امید کہ مدت حیات در مرضیات ایزد جل سبحانہ مصروف باد سید جلال خلف سید محمد نیرہ شاہ عالم بخاری را کہ محلے احوال او و ضمن وقایع سفر گہات مرقوم گشتہ رخصت انعطاف از زانی داشتہ مادہ فیلی بحبت سواری او باخرج راہ عنایت شد شب یکشنبہ سی ام مطابق چہار دہم شہر شوال کہ قرص ماہ بعبار کامل رسیدہ بود در عمارات باغ کہ مشہر بر دریاے جمنہ واقع است جشن ماہتابی ترتیب یافت و بقایات مجلس آر میدہ و بزم پسندیدہ گذشت غزہ ماہ الی باز دندان ابلق جو ہر دار کہ فرزند سعادت مند شاہجہان پیشکش کردہ بود فرمودم کہ مقدار دو قبضہ خنجر و یک ششست ازان بریدند بقایت خوش رنگ و نفیس برآمد با ستاد پورن و کلیان کہ در فن خاتم بندی عدیل و نظیر خود ندارند حکم شد کہ قبضہ خنجر را باندامی کہ در نیو لا پسند افتادہ و بطرح جہانگیری شہرت یافتہ بسازند بچنین تیغہ و غلاف گیری و بند و بان را با ستادانے کہ ہر کدام در فن خود از یکتایان روزگار اند فرمودہ شد الحق چنانچہ خاطر میخواست ترتیب یافت یک قبضہ خود انطور ابلق برآمدہ کہ از دیدنش حیرت افزد و از جہل ہفت رنگ محسوس میشود و بعضی گہا چنان می نماید کہ گوی نقاش صنع بکلک بدایع نگار از خط سیاہ بر دور آن تحریر کردہ نفس لامر آنکہ بحدے نفیس است کہ یک نفس نمی خواہم کہ از خود جدا سازم و از جمیع جواہر گران بہا کہ در خزانہ است گرامی تر میدارم روز مبارک شنبہ مبارکے و فرخے در کمرستم و استادان نادرہ کار کہ در اتمام آن نہایت صنعت و وقت لعل آوردہ کارنامہ ظاہر ساختہ بودند

تعلق سفینه ۲۰۰



نقشه کوس مشاهه که بحکم جهانگیر بادشاها از آگره تالاهو استخراج شده است
دایع بیرون شهر دلی

بالغات سرفراز گشتند استاد پورن بنیاد فیل و خلعت و حلقه طلا بجست سردست که اهل هندان را که طوطی گویند و کلیان خطاب عجائب
دست و اضافت و خلعت و پوچی مرصع و همچنین هر کدام در نور حال و دهنر مندی خود بوازشات یافتند چون بعرض رسید که امان الله پسر
مهابت خان به احد او بدینا و جنگ کرده فوج او را شکست داده بسیار از افغانان سیاه رو و باطن را علف تیغ خون آشام ساخته شمشیر
خاصه بجست سرفرازی او فرستاده شد روز شنبه پنجم خبر فوت راجه سور جنگه رسید که دروکن باجل طبعی درگذشت او بنیره مالدیو است
که از زمینداران عمده هندوستان بود و زمینداری که باران ادم از تقابل و مساوات میزند این است بلکه در یکی از جنگها بر رانا
غالب آمده و احوال او در اکبرنامه شرح و بسط مذکور است راجه سور جنگه بمیان تربیت حضرت عرش آشیانی و این نیازمند
درگاه سجانی بمراتب بلند و مناصب ارجمند رسید ملکش از پدر و جد درگذشت پسرش گجنگه نام وار و پدرش در زمان حیات همت
ملکه دلی خود را بقبضه اقتدار او سپرده بود چون قابل تربیت و نوازش دانستم او را بمنصب سه هزار ذی ذات و دو هزار سوار و علم
و خطاب راجه و برادر خود را بمنصب پانصد ذی ذات و دو صد و پنجاه سوار سرفراز ساخته جاگیر در وطن مرحمت فرمودم روز مبارک شنبه
و هم همراه حسب التماس آصف خان بمنزل او که در کنار جانا اساس یافته رفته شد جماعی ساخته در نهایت صفا و وفاست بنیاد
مخوط گشتم بعد از فراغ غسل بزم پیاله ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های نشاط خوشوقت شدند از پیشکش های او
انچه پسند افتاد برگزیده تمه بشار الیه بخشیدم قیمت مجموع پیشکش او که گرفته شد مبلغ سه هزار روپیه بوده باشد باقر خان فوجدار
ملتان بنیاد علم سر بلندی یافت پیش ازین حسب الحکم از دار الخلافه اگره تادریا که آنک دو طرفه درخت نشایند خیابان تربیت
داده اند و همچنین از اگره ناننگاله و در نیولا حکم کردم که از اگره تالا هو بر سر هر گروه سیله بسازند که علامت کرده باشد و بفاصله کرده
چاه آب تا مترودین آسوده و مرفه الحال آمد و رفت نمایند از تشکی و تابش آفتاب محنت و صعوبت نکشند روز مبارک شنبه
بیت و چهارم همراه حش و سمره ترتیب یافت باین هند اسپان را آراسته بنظر در آوردند و بعد از دیدن اسپان چند بخیر
فیل بنظر گذشت چون ستم خان در نوروز گذشته پیشکش نگذاریده بود درین حش تخت طلا بایک انگشتری یا قوت و یک بسد
دیگر جزویات پیشکش کرد تخت نقره ساخته شده قیمت مجموع آن شانزده هزار روپیه باشد چون از صدق عقیدت و اخلاص
آورده بعرض قبول مقرون گشت درین روز زبردست خان بمنصب هزار ذی ذات و چهار صد سوار سرفرازی یافت چون
ساعت کوح روز دهمه مقرر شده بود وقت شام مبارکی و فرخی بر شتی شسته متوجه مقصد گشتم و هشت روز در منزل دلالت
افتاد تا مردم بفراغ خاطر سامان نموده بر آیند ما بتخان از انگش طلا کوچکی سیب فرستاده بود بسیار تر و تازه آمد لطافت تمام داشت از

از خورشیدش مخطوط گشته با سبب خوب کابل که در سها نجا خورده شد و سبب سمرقندی که هر سال می آرد طرف منی توان نهاد و شیرینی و
 نزاکت و راست مزگی هیچ نسبت با نهاندار و اما حال باین نفاست و لطافت سبب ندیده شده بود می گویند که در نگارش بالا متصل
 بشکر دره و بی است سیوران نام در آن نوده سه درخت ازین سبب است و هر چند سعی نمودند جا به دیگر باین خوبی نشد پس حسن
 ایچی برادر شاه عباس ازین سبب الوش عنایت کردم تا معلوم گردد که در عراق بهتر ازین می شود یا نه عرض کرد که در تمام ایران
 سبب اصفهان ممتاز است نهایتش بهین قدر خواهد بود روز مبارک شب غره ماه آبان الهی زیارت روضه حضرت عرش آشیانی
 انار انشیر برمانه رفته فرق نیاز بر آستان ملائک آشیان سوده صد مرتبه رگزار اندیم جمیع بیگمان و اهل محل بطوان آن آستان ملائک
 مطاف استسجاد جسته نذورات گذارند شب جمعه مجلسه عالی آراسته شد از مشایخ و ارباب عایم و حفاظ و اهل نغمه بسیارے فراهم
 آورده و وجد و سماع کردند و هر کدام در خور استحقاق و استعداد آنها از خلعت و فرجی و شال عنایت شد عمارات این روضه متبرک بنفایت عالی
 اساس یافته درین مرتبه باز بخاطر رسید از آنچه بود بسیار افزود شب سویم بعد از گذشتن چهار گهری از منزل مذکور کوچ اتفاق افتاد و
 منج و نیم کرده بر راه دریا نور و دیده چهار گهری از روز بر آمده بود که بمنزل رسیده شد بعد از دوپیر روز از آب گذشته هفت دراج شکار کریم
 آخر راه روز بسید حسن ایچی بیست هزار روپیه انعام شد خلعت طلا و دو باجیغ مرصع و فیل مرصع نوده رخصت انعطاف ارزانی
 داشتیم و بحسب برادر مرصع که بشکل خروس ساخته بودند و مقدار مقدار من شراب در می گنجید برسم ارغوان فرستاده شد آمد
 که سلامت بمنزل مراد برسد لشکر خان را که بکجاست و حراست دار الخلافه اگره اختصاص یافته خلعت و اسب و فیل و نقاره و خنجر
 مرصع عنایت نوده رخصت فرمودم اکرام خان بنصب دو هزار ذوات و یک هزار و پانصد سوار و خدمت فوجدار می سرکار و بیوات
 سرفرازی یافت پسر اسلام خان است و او بنیر صاحب سجاده غفران پناه شیخ سلیم است که محامذات و محاسن صفات و نسبت
 دعا گوئی ایشان باین دودمان والا در اوراق گذشته نگاشته ملک صداقت رقم گشته در نیولا از شخصی که سخن او بغرور صدق آراستنی داشت
 استماع افتاد که در زمانه که مرا بقدر تکسری و ضعفی در اجبیر دستداد پیش از آنکه این خبر ناخوش بولایت بنگال رسد روزے
 اسلام خان در خلوت نشسته بود ناگاه او را بخودی دست میداد چون بخودی آید بیک از معتمدان خویش که بھیکن نام داشت و از
 محران او بوده می گوید که از عالم غیب مراجعین نمودند که پیکر مقدس حضرت شاهنشاهی بقدر گرانی دارد و علاج آن منحصر و روضه
 ساختن چیزے است بنفایت عزیز و گرامی نخست بخاطرش گذشت که فرزند پوشنگ را فداے فرق مبارک آنحضرت سازم لیکن
 چون خرد سال بود و هنوز تخته از حیات نیافته و کام دل بر نگرفته مرا بر حال او رحم آمد خود را فداے صاحب و مربے خود کردم امید

کہ چون از عیسم القلب و صدق باطن است بدرگاہ الہی مقبول افتد فی الفور تیر دعا بہدت اجابت رسید و در بہان زود سے اثر
ضعف و عارضہ بیاری در خود احساس نمود آنّا خانامرض اشتداد می یافت تا بجوار رحمت ایزدی پیوست و حکیم علی الاطلاق صحت
عاجل و کامل از شفا خانہ غیب باین نیازمند گرامت فرمود اگرچہ حضرت عرش آشیانی انار شد بر ہانہ با ولاد و احداث شیخ الاسلام
توجہ فرما داشتند و بہر کدام را در غور قابلیت و استعداد تربیت با در عایت ہا فرمودہ بودند لیکن چون نوبت سلطنت و خلافت
باین نیازمند رسید بحجت ادبے حقوق آن بزرگوار رعایت ہاے عظیم یافتند و اکثر از ایشان بجالی مرتبہ امارت رسیدند و بصاحب
صدیقی ہا ترقی و تصاعد کرد و چنانچہ احوال ہر کدام در جابے خود گذارش نمود چون درین موضع ہلال خان خواجہ سرکہ از خدمتگاران
زمان شاہزادگی است سراسر بے و بے ساختہ بود پیشکش گذرانید بحجت سرفرازی او قلیلہ گرفتہ شد ازین منزل بچارک کوچ در
ظاہر متہرا و رود و یک مسعود اتفاق افتاد و روز سبارک شنبہ ششم تہا شاے بندراین و دیدن تجا نہاے آنجا رفتہ شد اگرچہ
در حد سلطنت حضرت عرش آشیانی نے امر اسے راجپوت عمارات بہ طرز خود ساختہ و از بیرون بہ تکلفات افزودہ غایتاً در ورون چندان
شیرہ و ابابیل و روخانہ ہا کردہ کہ از بے بر آئنا یک نفس بند نمی تواند شد۔۔۔

از بیرون چون گور کا مندر پر حمل | از درون قمر خداے عزوجل

درین روز مخلص خان حسب الحکم از بنگالہ آمدہ سعادت آستا بنوس دریافت صد مہر و صد روپیہ بصیغہ نذر و لعل و طہر مصرعی برسم
پیشکش گذرانید و ز جعبہ نهم شش لک روپیہ خزانہ بحجت ذخیرہ قلعہ آسیر نرد سپہ سالار خانانان فرستادہ شد و در اوراق گذشتہ
تقریبات از کیفیات احوال گسائین چہ روپ کہ در ادجین گوشہ انزو داشت مرقوم گشتہ ورنیو لا از ادجین بتجہ کہ از اعظم معابر
ہندو است نقل مکان نمودہ بر کنار دریاے جتناعبادت معبود حقیقی اشتغال دارد و چون صحبت او پیرامون خاطری گشت بقصد ملاقات
او شتافتہ و زمانے ممتد در غلوت بیزحمت غیر صحبت داشتہ شد الحق کہ وجودش بغایت معتقہ است و در مجلس او محظوظ و مستفید می توان
شد و ز شنبہ و ہم قراران بعرض رسانید نہ کہ درین نزدیکی شیرے است کہ آزار و آسیب از دبر علایا و مترودین میرسد فی الفور حکم
فرمود کہ فیل بسیار بردہ بیشہ رانیک محاصرو نمایند و آخر ہاے روز خود باہل محل سوار شد م چون عمد کردہ ام کہ بیچ جاندارے را
بدست خود نیا زارم بنور جان بیگم فرمود کہ بندوق بیندازید با آنکہ فیل با بے شیر قرار دآرام نیگیر و دو پیوستہ در حرکت است از بالای
عماری فلنگ بے خطا انداختن کارست عظیم مشکل چنانچہ میرزا رستم کہ در فن بندوق اندازی بعد از سن شل و دوئی نیست کرچان
شدہ کہ سہ تیر و چار تیر از بالاے فیل خطا کردہ نور جان بیگم تیر اول چنان زد کہ بہان زخم تمام شد و روز و شنبہ و واز و ہم باز خاطر را

بلا قات گسائین چدر و پ رغبت افزو د بے تکلفانه بکلبه اوشتافته صحبت داشته شدنخان بلند در میان آمد حق جل و علی غریب توفیق کرامت فرموده فهم عالی و غطرت بلند و در که تندر را بادانش خدا و اد جمع و دل از تعلقات آزاد ساخته پشت پا بر عالم وافیها زده و در گوشه تخرید مستغنی و بے نیاز نشسته از اسباب دنیوی نیم گز کمنه کر پاس که ستر عورت شود و پارچه از سفالین که دم آبی توان خور و اختیار نموده در زمستان و تابستان و برسات عریان و سر و پا برهنه سبزی برده سوراخی که بصدر محنت و شکنجه توان گردیده در آمد بنوعی که طفل شیر خواره را بر حمت توان در آور و محبت بودن قرار داده این دوسه بیت حکیم ثنائی علیه الرحمه مناسب حال افتاده

داشت اتمان کی کریمه تنگ	چون گلوگاه نای و سینه جنگ	با الفضولی سوال کرد از وی	احسبیت اینجا به کشش بهست دوی
بادم گرم و چشمم گریان پیر	گفت هذا لمن یوت کثیر		

روز کم شنبه چهاردهم باز بلا قات گسائین رفته از دودار و شدم بے تکلف جدائی از صحبت او بر خاطر حقیقت گزین گرانی نمود روز مبارک شنبه پانزدهم کوچ فرموده در برابر بندر این منزل گزیدم درین منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز رخصت شده باله آباد و محال جاگیر خود شتافت اراده خاطر چنان بود که او درین یورش بسعادت همراهی اختصاص یا بد چون پیش ازین اظهار پریشانی نمود ناگزیر بجدائی از رخصت و اوم و اسب پنجاق و کمر خنجر بسته المتی جوهر دار و شمشیر خاصه و سپر خاصه مرحمت شد امید که باز بروی و خوبی و دولت حضور یا بد چون مدت جس خسرو بطول انجامیده بود بخاطر صواب اندیش رسید که پیش ازین او را محبوس داشتن و از سعادت خدمت محروم داشتن از مرحمت و در راست لاجرم بحضور طلبیده حکم کورنش کردم مجدداً نقوش جلالیم او برلال عفو مشست و شویافت و غبار نجالت و زلات از ناصیه او زدوده شد امید که توفیق رعنا جوئی و سعادت بندگی نصیب و روزی او باد روز جمعه شانزدهم غنم خلص خانرا که بجیت خدمت دیوانی سرکار فرزند شاه پرویز طلبیده بودم در خدمت آن مستخدم رخصت یافت و منصب او بدستوری که در بنگاله داشت دو هزار ری ذات و به قصد سوار مرحمت فرمودم روز شنبه هفتم هم مقام شده درین منزل سید نظام پسر میر سیران صدر جهان که بفرج داری سرکار رفوج اختصاص داشت دولت ملازمت دریافت و زنجیر فیل و چند دست جانور شکاری پیشکش گذرانید یک زنجیر و دودست باز گرفته شد روز یکشنبه سیزدهم کوچ اتفاق افتاد و در نیولا داراے ایران مصوب پری بیگ سیر شکار یک دست شتقار خوش رنگ فرستاده بود و یک دست دیگر خان مالک داده مشارالین نیز با شتقار شاهی که بدرگاه ارسال داشته خود در راه ضایع می شود و شتقار شاهی نیز از غفلت میر شکار بجنگ گری می افتد اگر چه زنده بدرگاه رسانیدند لیکن یک هفته پیش نماند و تلف شد چه نویسم از حسن و رنگ این جانور خالماے سیاه بره بر بال و بر پشت پهلوی

بسیار خوشنما بود و چون خالی از غریب نبود بآستانه منصور نقاش که بخطاب نادار العصر سرفراز است فرمودم که شبیه آن را کشیده نگاهدار و دو هزار روپیه میر شکار مذکور لطف نموده رخصت فرمودم و در عهد دولت حضرت عرش آشیانی انا را اندر بر بانه وزن سیر سے دام بود مقدار این حال بخاطر گذشت که خلاف ضابطه ایشان چرا باید کرد ادلی آنکه بدستور سابق سی دام باشد و وزی گسائین جدید و پ تبقری گفت که در کتاب پیدا که احکام دین ما در اینجا مثبت است وزن سیر راسی و شش دام نوشته اند چون از اتفاقات فیعی حکم شما بانچه که در کتاب ما است مطابق اقتاد اگر همان سی و شش دام مقرر فرمایند بهتر خواهد بود حکم شد که بعد ازین در تمام مالک سی و شش دام معمول باشد و روز دوشنبه نوزدهم کویچ شد راجه به اسونگر را بکبک لشکر و کن تعین فرمودم اسب و خلعت مرحمت نموده شد ازین تاریخ تا روز یکم شنبه بست و هشتم پے در پے اتفاق کویچ واقع شد روز مبارک شنبه بست و نهم دارا البرکت دہلی بور و دو کواقبال آراشگی یافت تخت با فرزند ان و اہل محل زیارت روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی انا را اندر بر بانه شتافتہ نذورات گذرانیدہ شد و از اینجا بطواف روضہ منورہ کہ سلطان المشایخ شیخ نظام الدین چشتی رفته است مداد بہت نمود و آخر ہائے روز بدولت خانہ کہ در سلیم گدہ ترتیب یافته بود نزول سعادت اتفاق اقتاد روز جمعہ سی ام مقام شد چون درین مدت شکار گاہ پرگنہ پالم را حسب الحکم محافظت نموده بودند بعضی رسید کہ آہو بسیار جمع شد و روز شنبہ غرہ آذر ماہ آئی بغزم شکار یوز سواری نموده شد آخر ہائے روز در اثنا شکار ڈالہ با فرط بارید در کلانی مقدار سیبی بود ہوا را بغایت سرد ساخت و درین روز سہ آہو گیرانیدہ شد و در یک شنبہ دوم چل و شش آہو شکار کردم روز دوشنبہ سویم بست و چار آہو بیوز گیرانیدہ شد و دو آہو فرزند شاہجہان بہ بندوق نزد روز سہ شنبہ چارم پنج آہو گیرانیدہ شد و روز یکم شنبہ پنجم بست و ہفت آہو شکار شد و روز مبارک شنبہ ششم سید بہوہ بخارے کہ کو حکومت و حراست دارا الملک دہلی اختصاص داشت سہ زنجیر فیل و ہمیزہ راس اسب و دیگر جزویات برسم پیشکش گذرانیدہ یک زنجیر فیل و دیگر جزویات مقبول با قناتتمہ باونجشیدم با ششم خوشی فوجدار بعضے پرگنات میوات بسعادت آستان بوس سرفرازے یافت تا روز مبارک شنبہ سیزدهم در حد و پالم بشکار یوز مشغول بودم و در عرض دوازده روز چار صد و بست و شش آہو گیرانیدہ بدہلی مراجعت واقع شد و در خدمت حضرت عرش آشیانہ شنبہ بودم کہ آہو را کہ از چنگ یوز خلاص سازند با آنکہ آسیبہ از ناخن و دندان با و زسیدہ باشد زندہ ماندن آن از محالات است و درین شکار بجهت مزید احتیاط آہوے چہند مخصوص قلمی جنہ پیش ازان کہ زخمی از دندان و ناخن با نا برسد خلاص ساختہ فرمودم کہ در حضور نگاہ داشتہ نہایت محاطت تیار واری بکار بند یک شبانروز بحال خود بود و آرام و قرار داشتند روز دیکم تغیر فاحش در احوال آنها مشاہدہ رفت از عالمستان دست و پا زیبا و

بے قانون انداخته نمی افتادند و برینجا مستند هر چند تریاق فاروقی و دیگر دواهای مناسب داده شد تا شیز نکر و تا یک پاس باین کیفیت گذرانیده جان دادند و درین تاریخ خبر ناخوش رسید که فرزند کلان شاه پرویز در آگره و دیعت حیات سپرد چون گلزننگ شده بود و آن فرزند نهایت تعلق و دوستی داشت ازین ساخته و لحراش بنایت متاثر و آزرده خاطر گشته اضطراب و بیطاعتی بسیار ظاهر ساخته است بجهت و لنوازی و خاطر جوئی او عنایت نامه با فرستاده ناسور درونی او را برهم لطف و عاطفت دوا فرمودم امید که حق جل و علا صبر و شکیب که است کند که درین قسم تضایا بهتر از تحمل و بردباری غمگساری نمی باشد روز پنجم چهار دهم بالتاس آغائی آغا مان بمنزل آورده شد و او را بنسب سبقت خدمت و طریق بندگی موردی باین دو دمان رفیع الشان ثابت است و حضرت عرش آشیانی انار الله بر مانده و هنگامیکه مرا کتخدا ساختند آغائی آغا مان را از بهشیره من شاه زاده خام گرفته بخدمت محل من مقرر فرمودند از ان تاریخ سی و سه سال است که در خدمت من می باشد و خاطر ایشان را بنایت عزیز و گرامی میدارم و ایشان با خلاص خدمت سلسل ماکر و اندر پنج سفره و یورشی باراده و اختیار خویش از ملازمت من محروم نموده اند چون کبرن ایشان را در یافت التماس نمودند که اگر حکم شود در دلی اقامت گزیده آنچه از عمر باقی باشد بدعا گوئی صرف سازم که دیگر مرا طاقت نقل و حرکت نموده و از آمد و شد محنت و صعوبت می کشم و از سعادت مند یاه ایشان آنکه بحضرت عرش آشیانی همسال واقع شده اند بمجلا آسودگی ایشان را منظور داشته حکم فرمودم که در دلی توقف نمایند و در انجا بجهت خود باغی و سراے و مقبره ساخته اند مدتی است که تمهید آن مشغول اند انقصه مراعات خاطر آن قدیم الخدمت را مطلع نظر داشته بمنزل ایشان رسیده شد و بسید بهوه حاکم شهر تاکید فرمودم که در لوازم خدمتگاری و پاس خاطر ایشان چنان تاکید نماید که از هیچ رگدز غبار کلفتی بر حواشی خاطر ایشان نه نشیند و درین تاریخ راجه کشند اس بمنصب دو هزاری ذات و سیصد سوار از اصل و اضافه سر بلندی یافت چون سید بهوه خدمت فوجداری دلی را چنانچه باید تقدیم رسانیده بود و مردم آنحد و از حسن سلوک او نهایت رضامندی داشتند بدستور سابق محافظت و محارست شهر دلی و فوجداری اطراف آن بشار الیه مقرر فرموده بمنصب هزاری ذات و ششصد سوار از اصل و اضافه سرفراز ساخته فیل مرحمت نموده و خدمت نمودم روز شنبه پانزدهم میرزا دالے را بمنصب دو هزار و سوار و عنایت علم و فیل امتیاز بخشیده بصوبه دکن تعین فرمودم شیخ عبدالحق دلهوی که از اهل فضل و ارباب سعادت است و درین آمدن دولت ملازمت و ریافت کتابی تصنیف نموده بود و مستملر احوال مشایخ هند بنظر در آمده خیلکه زحمت کشیده مدتهاست که در گوشه دلی بوضع توکل و تجرید بسر نه بود و در گرامی است صحبتش بے ذوق نیست با انواع مراحم و لنوازی که کرده رخصت فرمودم روز یک شنبه شانزدهم از دلی کوچ کرده شد

روز جمعه بست و یکم برگشته کرانه نزول سعادت اتفاق افتاد برگشته مذکور وطن مالوف مقرب خان است آب و هوایش معتدل و زمینش قابل مقرب خان در انجا باغات و عمارات ساخته چون مکر تعریف باغ او بعرض رسیده بود خاطر البیر آن رغبت افزود روز شنبه بیت دوم با اهل حرم از سیر آن باغ مخطوط گشتم به تکلف باغی است بغایت عالی و دلنشین آنچه دیوار بخت دور آن بر کشیده و خیابانها را فرش بسته یکصد و چهل بیگانه است و در میان باغ حوضی ساخته است طول و ویست و بیست و سیزع عرض و ویست و سیزع و در میان حوض صفا مانتابی بیت دوم و در ع مربع درخت گرم سیر و سرد سیر نیست که در آن باغ بنا شد از درختهای میوه دار که در ولایت میشود حتی نهال پسته سبز شده سرو های خوش قد با نام دیده شد که تا حال باین خوبی و لطافت سرو بنظر در نیامده باشد فرمودم که سرو های را بشمارند سیصد درخت بشمار و در آمد در اطراف حوض عمارات مناسب اساس یافته هنوز در کارند روز و شنبه بست و چهارم خنجر خان که حراست قلعه احمد نگر بعد از دست بنصب دو هزار و پانصدی فات و هزار و ششصد سوار متماز گشت روز یکم شنبه بست و ششم حضرت و اهب العطا یا فرزند شاه جهان نالپیر از صبیح آصف خان کرامت فرمود هزار هفتاد و یک را بنده التماس نام نمود امید بخش نام کردم امید که قدش برین دولت مبارک و فرخنده باد و در مبارک شنبه بست هفتم مقام شد درین چند روز از تشکر جز و توغذری مخطوط بودم جز و بورا فرمودم که دزن کردند و سیر و یک پا و جانیگیری بر آمد و ابلق و دوسیر و نیم پا و توغذری کلان یک پا و از جز و بور کلان تر شد روز مبارک شنبه پنجم و پناه آلمی در مقام اکبر پورا ز کشتی بر آمد و براه خشکی بنصرت موکب اقبال اتفاق افتاد و از اگر تا منزل مذکور که در و در که برگشته بود به واقع است یکصد و بیست و سه کوه براه دریا که نو و یک کوه براه خشکی است به و چهار کوچ و هفده مقام طی منزل شد سوا که این یک هفته در بر آمدن شهر و دوازده روز در پالم بحبت تشکر و توقف نموده بودم که مکی بنقاد و وزیر باشد درین تاریخ جانیگیری علی خان از بهار آمده دولت زمین بوس دریافت صد مهر و صد روپیه برسم نذر گذرانیده از روز مبارک شنبه گذشته تا روز یکم شنبه یا زدهم به و در پی کوچ واقع شد روز مبارک شنبه دوازدهم از سیر باغ سهرند خوش وقت گشتم از باغهای قدیمی است و درخت های سال رسیده دارد و طراوتی که پیش ازین داشت نمانده بعد از غنیمت است خواهی و یسی که از زراعت و عمارت صاحب و توقف است محض بحبت مرست این باغ او را کردی سهرند ساخته پیش از ساعت کوچ از دارا خلافت اگر خدمت فرموده بودم و بقدر ترتیب و مرست نموده مجدداً تاکید کرده شد که اکثر درختهای کنه به طراوت را و در ساخته نهالهای تازه بنشان و عاقبتی را از سر نو بنهاده و عمارات از حمام و غیره در جای مناسب حکم شد که اساس نهالین تاریخ دوست بیگانه

که از کمکیان عبداللہ خان است بمنصب ہفتصدی ذات و پنجاہ سوار سرفراز گشتہ مظہر حسین سپروزیر خان بمنصب ششصد و نشتاد و سیصد سوار متماز گشتہ شیخ قاسم نجدست صوبہ دکن رخصت شد روز مبارک شنبہ نوزدہم حسب التماس فرزند سعادت مند شاہجہان بہنزل او تشریف از رانی فرمود کہ بہت ولادت فرزند کی کہ حق جل و اعلیٰ کرامت فرمودہ جشن عالی آراستہ پیشکش کشید ازان جملہ شمشیر نیمہ یک آویز کہ کارزندگیست و قبضہ و بند باز آن از نیلم فرنگ تراش ترتیب یافتہ الحق پاکیزہ و مطبوع ساختہ شدہ دیگر فلیت کہ راجہ بگلانہ و برہان پور بآن فرزند گذرانیدہ بود چون آن نیل خوش صورت و خوش فعل است داخل فیلان خاصہ حکم شد مجموع قیمت پیشکش آنچہ قبول و مقبول افتاد یک لک و سہ ہزار روپیہ باشد و قریب بچل ہزار روپیہ بوالدہ ماہولی نعمت ہا سہ خود گذرانید و رین ایام سید بایزید بخاری نو چندار صوبہ بکر بیکر اس رنگ کہ در خر دی از کواہ آورده در خانہ پرورش دادہ پیشکش فرستادہ گشتہ بود بنظر گذشت بغایت خوش آمد از قسم مار غور و قوچ کوی بسیار دیدہ شد کہ در خانہ پرورش یافتہ اما رنگ بنظر در نیامد بود فرمودم کہ باز بربری کیجا بنگاہ دارند تا جفت شود و نتاج بہم رسد بے تکلف نسبتی بار غور و قوچا رندار و سید بایزید بمنصب ہزار و نشتاد و ہفتصد سوار سرفراز شد روز دوشنبہ بہت وسوم مقیم خانرا بخلعت واسپ و نیل و کپوہ مرصع سرفراز ساختہ بصوبہ بہار تشریف ہم روز یک شنبہ بہت نہم بر لب آب بیاہ جشن فرزند اقبال مند شاہجہان تر حیب یافت و بہد رین روز راجہ بکر حاجت کہ محاصرہ قلعہ کانگرہ اشتغال دار و بکبت عرض بعضی مدعیات حسب الحکم بدر گاہ آمدہ سعادت آشا بنوس در یافتہ روز دوشنبہ سہم فرزند شاہجہان بکبت دیدن عمارات دولت خانہ کہ تبارگی احداث یافتہ وہ روز رخصت گرفتہ بلا ہور شتافت و راجہ بکر حاجت بغایت خنجر خامہ و خلعت واسپ سرفراز گشتہ نجدست محاصرہ قلعہ کانگرہ مراجعت نمودہ روز کم شنبہ دوم مہین ماہ الکی باغ کلا نور پور و دہوک بسود آراستگی یافت و رین زمین حضرت عرش آشیانے بر تخت خلافت جلوس فرمودہ اند چون خبر نزد یک رسیدن خان عالم بدر گاہ رسید ہر روز یکے از بندہ ہا را بکبت سرفرازی او برسم استقبال فرستادہ با نواح و اقسام مراحم و نوازش پایہ عزت و منزلت او افزودم و عنوان فراہم را بمصرعی یا بتی بدیہ مناسب مقام زینت بخشیدہ بہ عنایت ہا سہ سرشار مخصوص ساختہم از جملہ یک مرتبہ عطر جاگیر فرستادہ این مطلع بر زبان قلم آمد۔

بصوبت فرستادہ ام بے خویش اگر آرم تر از دتر سہے خویش

روز مبارک شنبہ سوم در باغ کلا نور خان عالم سعادت آشا بنوس سرفرازی یافت و ہمد و ہزار روپیہ بصیغہ نذر آورد و پیشکش خود را بہر و خواہ گذرانید و نیل بیگ ایچی برادر م شاہ عباس با مرسلہ شاہی و نقایس آن دیار کہ بہم سوغات ارسال داشتہ اند متعاقب می رسد از

عنایات و مرحمت کہ برادریم بخان عالم می فرمودند اگر تفصیل مرقوم گردد چهل براغراق خواهد شد همواره در محاورات خان عالم خطاب میکردند و هر لحظه از خدمت خود جدا نمیداشتند بحسب اتفاق اگر روزی یاسبے در خانه خود خواستے بسر بود بے تکلفانه بمنزل او تشریف برده پیش از پیش اظهار محبت می فرمودند روزی در فرخ آباد شکار قمرغہ طرح افکند بخان عالم حکم تیر اندازی فرمودند و مشارالیه از راه ادب کمانے باد و تیر پیش آورد و شاه پنجاه تیر دیگر از ترکش خاصه لطیف نمودند قضا را ازین تیر با پنجاه تیر بشمار می رسد و تیر خطامی شود و انگاہ بچندے از ملازمان او که در مجالس و محافل راه داشتند حکم تیر اندازی میفرمایند اکثرے خوب می اندازند از جمله محمد یوسف قراول تیرے زده که از دو خوک پران گذشته و استاد و ہاے بساط قرب بے اختیار آفرین ماکرند و در ہنگام رخصت خان عالم را در آغوش عزت گرفته التفات بسیار اظہار نمودند و بعد از آنکہ از شہر برآمدہ باز بمنزل او تشریف آوردہ عذر ہانومتہ و ذایع کردند از نفائس و نوادر روزگار کہ خان عالم آوردہ الحق از تائیدات طالع او بود کہ چنین تحفہ بدست افتاد و مجلس جنگ صاحبقران است با نقیض خان و شبیہ آنحضرت و دادا و امیر و امرا و عظام را کہ در آن جنگ بسادات ہمراہی اختصاص داشتند کشیدہ و نزدیک ہر صورتے نوشتہ کہ شبیہ کیست و این مجلس مشتعل است بر دو لیست و چہل صورت و مصور نام خود را غلیل نثار شاہ رسنے نوشتہ کانش با نهایت پختہ و عالی است و بقلم استاد ہزار و نہایت و مشابہت تمام دارد اگر نام مصور نوشتہ نبوے گمان می شد کہ کار ہزار و باشد و چون بحسب تاریخ او پیشتر استہ اغلب نطن آنکہ ہزار و شاگردان اوست و بردش او متفق گشتہ این گرامی تحفہ از کتابخانہ علیین مکانی شاہ اسمعیل یاضی و یا از حضرت شاہ عالم سبب بر سر کار برادریم شاہ عباس اتحال یافته و بعد از نام کتابت دار ایشان و زویدہ بدست شخصی فروختہ قضا را در صفایان این مجلس بدست خان عالم می افتد و شاہ نیز خبر میرسد کہ او چنین تحفہ بدست آوردہ و ہم رسانیدہ بہ بہانہ تماشا از و طلب میفرمایند خان عالم ہر چند خواست کہ بطاعت الحیل بگذرانند چون مکرر بہالئے اظہار فرمودند تا گزیر بخدمت ایشان فرستادہ شاہ بجز و دیدن شناختہ اند روزی نزد خود نگاہ داشتہ غایت چون توجہ خاطر مارا با مثال این نفائس میداند کہ در چہ مرتبہ است از خواستن نیز در کھ و جزوی بجا آید کہ مضائقہ نیست حقیقت را بخان عالم ظاہر ساختہ باز بمشارالیه طاعت نمودند و وقتیکہ خان عالم را براق میفرستادم بشناس نام مصورے را کہ در شبیہ کشانی از یکایان روزگار است ہمراہ دادہ بودم کہ شبیہ شاہ و عہدے دولت ایشان را کشیدہ و بار و شبیہ اکثرے را کشیدہ بود و بنظر در آورده خصوصاً

۱۰ نقیض خان آنچنین در نسخہ بنظر آمد و صواب آنکہ نقیض یا توغتمش نویسد مرا و از ان مصاف امیر تیمور صاحبقران یا توغتمش خان با و شاہ شہت تہجاتی است کہ احسان فراموشی کردہ بر مالک صاحبقران تاخت آورده بود ۱۱ میر علی

شبهه شاه برادر را بسیار بسیار خوب کشیده بود چنانچه بهر کس از بندها که ایشان نمودم عرض کردند که بسیار خوب کشیده بهرین تاریخ قاسم خان بادلیان و بخشی لاهور دولت زمین بوس دریا قندیشند اس مصور بغایت فیل سرفراز شد بابا خواجه که از ملکیان صوبه قندهار است بمنصب هزارری ذات دپانصد و پنجاه سوار ممتاز گشت روز سه شنبه ششم دارالمهامی اعتماد الدوله لشکر خود را به سلطان داد و با آنکه ضبط صوبه پنجاب بعد از وکلا که ایشان مقرر است و در هندوستان نیز جاگیر متفرقه دارند پنج هزار سوار بنظر در آورده چون دست کشمیر آنقدر نیست که محصولش جمعی که همواره ملازم موکب اقبال اند و فاکنده از طغنه نهضت را یات جلال نخی غلات و جوبات به تغیر اعلیٰ رسیده بود بجهت رفاهیت عامه خلایق حکم شد که بندها که در رکاب اند سامان مردم خود نموده معدودی که ناگزیر اند همراه گرفته تتمه بحال جاگیر خود را خصصت نمایند و همچنین در تخفیف دادن چارواها و شاگرد همیشه نهایت تاکید و احتیاط مری دارند روز مبارک شنبه دهم فرزند اقبال منداش بهمان از لاهور آمده سعادت قد بوس دریافت جاگیر قلچان را بجلعت اسپ و فیل سرفراز ساخته با برادران و فرزندان بصوبه دکن رخصت فرمود و درین تاریخ طالب آسے ب خطاب ملک الشعرا خلعت امتیاز پوشیده صل او از امل است یک چندی با اعتماد الدوله می بود چون رتبه سخنش از همگنان در گذشت در ملک شعرا ب پای تخت منتظم گشت این چند بیت از دست -

ز غارت چینه بر بهار ختم است	اگر گل بدست تو از شلخ تازه برانند	لباز گفتن چنان بستم که گوئی	و دهان بر چهره زخمی بود و بشد
عشق در اول و آخر همه ذوق است و سماع این شرابے است که هم بچته و هم خام خوش است			
گرسنجای جوهر آئینه بودی	بے رونا ترا بتو که می نمودی	دولب دارم کی در می پرستی	کیه در عذر خواهی لاری هستی
روز دوشنبه چهارم حسین پسر سلطان قوام رباعی گفته گذرانید *			
گروے که ترا ز طوفان دانا ریزد	آب از رخ سمره سلیمان ریزد	اگر خاک درت باستان بشارند	از دی عشق جبین شاهان ریزد
مقدم خان در نیوقت رباعی خواند مر بغایت خوش آمد و در بیان خود نوشت -			
نهرم بفراق خود چشانی که چه شد	خون ریزی و ستن فشانی که چه شد	ای غافل از آنکه تیغ بجز توجیه کرد	خاکم بشارت تابانی که چه شد
طالب مقامے الاصل است در عنفوان شباب لباس تجرید و قلندر می گذارش بکشمیر افتاد و از خوبے جا و لطافت آب هوا دل نهادن ملک شده توطن و تامل اختیار کرد بعد از نفع کشمیر بخدمت عرش آشیا بے پیوسته در ملک بندها که در گاه انتظام			

یافتہ الحال عمرش قریب بصد رسیدہ و در کشمیر بفرارغ خاطر با فرزند ان و متعلقان بدعاسے دولت ابد قرین مشغول است چون بعرض رسید کہ در لاہور میان شیخ محمد سیر نام و روشی است سندی الاصل بغایت فاضل و متراض و مبارک نفس و صاحب حال و در گوشہ کوکل و عزلت منزوی گشتہ از فقر غنے و از دنیا مستغنی نشسته است بنا برین خاطر حق طلب بے ملاقات ایشان قرار نگیرد و بدین ایشان رغبت افزود چون بہ لاہور رفتن متعذر بود ورقہ نجد مت ایشان نوشتہ شوق باطن را ظاہر ساختم و آن عزیز باد و خوب کبریا و ضعف بینہ تصدیعہ کشیدہ تشریف آورد و مدت ممتد تنها با ایشان نشستہ صحبت مستوفی داشتہ شد الحق ذات تشریف است و درین عہد بغایت غنیمت و عزیز الوجود این نیازمند از خود برآمدہ با ایشان صحبت داشت و بسا سخنان بلند از حقایق و معارف استماع افتاد ہر چند خواستم نیازمے بگذرانم چون پایہ بہمت ایشان را ازان عالی تر یافتم خاطر با ظہار این مطلب رخصت نداد و پست آہو سفید بخت جاسے نماز با ایشان گذرانیدم فی الفور وداع شدہ بہ لاہور تشریف برد و در روز کم شنبہ بیست و سویم در حوالے دولت آباد نزول سوکب اقبال اتفاق افتاد و دختر باغبانے بنظر درآمد با بروت و ریش انبوه مقدار یک قبضہ ظاہر شہر بردان مشتبہ در میان سینہ ہم موسے برآمدہ اما پستان ندارد و بفرس در یافتیم کہ باید فرزند نشود گفت کہ مراتب حال حیض نشدہ و این دلیلست بران بچہ پی اند عورات فرمودم کہ بگوشہ بروہ ملاحظہ نمایند کہ مبادا خفشی باشد معلوم شد کہ از دیگر عورات سرزد کے تفاوت ندارد بنا بر عہدت درین جریدہ اقبال ثبت افتاد و روز مبارک شنبہ بیست و چہارم باقرخان از ملتان آمدہ سعادت زمین بوس دریافت و در اوراق گذشتہ مرقوم گشتہ کہ الہ داد پسر جلال باریکی از لشکر عفر اثر فرار نمودہ راہ او بارپیش گرفت و رینولانداست گزیدہ آشنائی باقرخان با اعتماد الدولہ ملتجی شد کہ استشفاع گناہ من نمایند حسب الالتماس ایشان حکم فرمودم کہ اگر از کردہ خود پشیمان گشتہ روی امید بدرگاہ ہند زلات جہانم او بعفو مقرون گردد و درین تاریخ باقرخان او را بدرگاہ آورد و مجدداً بشفاعت اعتماد الدولہ آثار خجالت و غبار نداشت بزال عفو از ناصیہ احوال او شست و شو یافت سنگرام زمیندار جو بختاب راجگی و منصب ہزاری ذات و پانصد سوارہ عنایت فیل و خلعت سرفراز شد غیرت خان فوجدار میانہ دو آب بمنصب ہشتصدی ذات و پانصد سوار ممتاز گشت خواجہ قاسم بمنصب ہفتصدی ذات و دودھ و پنجاہ سوار فرق عزت برافراخت بہ تہمتن بیگ پسر قاسم کہ کہ بمنصب پانصدی ذات و سید سوار محنت شد بہ خانقاہ لم فیل خاصہ معہ تلایر عنایت نمودم ازین منزل باقرخان را بمنصب ہزار و پانصدی ذات و پانصد سوار سرفراز فرمودہ باز بصوبہ داری رخصت فرمودم روز و شنبہ بیست و ہشتم برگنہ کردہی کہ بر ساحل بہت واقع

است نخل نزول موکب اجلال و اقبال گشت چون این کوستان از شکارگاه های مقرر است حسب الحکم قوادلان پیشتر آمده
 هر که ترتیب داده بودند روز یکشنبه غره اسفندارند ماه آگهی شکاری را از شش گروه مسافت رانده روز مبارک شنبه دوم شنبه
 در آورده بودند و یکصد و یکصد اسب از قوچ و چکاو و شکار شد چون مهتاب خان مرتبا بود که از سعادت حضور محرومی داشت بالماس
 او حکم فرموده بودم که اگر از نسق آن هم اطمینان حاصل کرده باشد و از هیچ رگبزد دل نگرانی ندارد و افواج را در تناسبات
 گذاشته جریده متوجه درگاه شود درین روز سعادت آستانه بس دریا فته صدر مندرگزار ایند خان عالم بمنصب پنجزار نجات
 و سه هزار سوار سرفراز گشت مقارن این حال عرض داشت نورالدین قلی از راه پنج رسید نوشته بود که گریه عار اخی الامکان
 اصلاح داده هموار ساخته بودم قضا را چند شبانروز بارندگی شد و بالای کوتل بار قلع سه و ربع برت افتاده هنوز
 می بارد اگر بیرون که تا یک ماه توقف نمایند عبور ازین راه میسر است و الا دشواری نماید چون عرض ازین عنایت
 دریافت موسم بهار و شگوفه زار بود از توقف فرصت از دست می رفت ناگزیر عطف عنان نموده براه پگلی و دستور
 نهضت را بات اقبال اتفاق افتاد و روز جمعه سوم از دریای بهت عبور واقع شد با آنکه آب تا کمربود چون بغایت تند
 میرفت و مردم در گذشتن محنت می کشیدند حکم فرمودم که دو رست زنجیر فیل بر سر گذار با برده اسباب مردم بگذرانند جمعه که
 ضعیف و زبون باشند سوار عبور نمایند تا آسیب جانی و مالی به نامرادی نرسد درین تاریخ خبر فوت خواجه جهان رسید او
 از بنده های قدیم و خدمتگاران زمان شاهزادگی بود اگر چه در آخر از ملازمت من جدا شده روزی چند بخدمت
 عرش آشیانی پیوست چون بجای بیگانه زنده بود بر خاطر من چندان گران نیامد چنانچه بعد از جلوس رعایتی که در محمله او
 نگذاشته بود فرمودم تا آنکه بمنصب پنج هزار ذوات و سه هزار سوار سرفرازی یافت و شرح احوال او به تقریبات درین جریده
 اقبال ثبت افتاده خدمات عمده را منتهی شد و در کار با طرفه کدی داشت غایتا از کسب قابلیت و استعداد ذاتی او و
 دیگر جزئیات که پیرایه جوهر انسانی است بے نصیب بود درین راه ضعف قلبی بهر ساینده روزی چند با وجود کوششهای
 در رکاب سعادت بسر برد چون ضعف او اشتداد یافت از کلاوز رخصت گرفته بلا هوشتافت و در انجا با جل طبعی در
 گذشت روز شنبه چهارم ماه مذکور قلعه رهناس مخیم اردو بے ظفر قرین گشت قاسم خان را بغایت اسب و شمشیر و
 پریم نرم خاصه سرفراز ساخته رخصت لاهور فرمودم با غنچه بر سر راه واقع بود سیر شگوفه کرده شد درین منزل تیهو بهر سید
 گوشت تیهو از کباب لذیذ تر است روز یکشنبه پنجم میرزا حسن پسر میرزا رستم بمنصب پنج هزار ذوات و چهار صد سوار ممتاز

گشت بصوبه دکن تعین شد خواجه عبداللطیف قوش بیگی نیز بمنصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفرازی یافت درین شهرین
گلک نظر درآمد درون سفید و بیرون سرخ و بعضی درون سرخ و بیرون زر و بفارسی لاله بیگانه میگویند و بهندی تسلیم معنی
زمین است چون گل کنول مخصوص آب است این را تسل کنول نامیده اند یعنی کنول صحرائی روز مبارک شنبه نهم عرض شد
ولا در خان حاکم کشمیر نوید رسان فتح کشتوار گشت تفصیل این اجمال بعد از رسیدن او بپایه سر بری جاده و جلال ر قمرده
کلاک و قالیچ نگار خواجه شد فرمان مرحمت عنوان با خلعت خاصه و خنجر مرصع فرستاده محصول یکساله دلایت مفتوحه بجله دی
این پسندیده خدمت عنایت شد روز سه شنبه چهارم مقام حسن ابدال محل نزول رایات جلال گشت چون کیفیات راه و
خصوصیات منازل در ضمن و قالیچ یورش کابل مرقوم شده به تکرار پیرداخت ازین جا تا کشمیر منزل بمنزل نوشته خواهد شد
انشاء الله تعالی از تاریخ که بمنزل اکبر پور مبارکی و خیریت از کشتی برآمده تا حسن ابدال یکصد و هفتاد و هشت کوه سافت
در عرض شصت و نه روز بچل و هشت کوچ و یک مقام طوشد چون درین منزل چشمه پر آب و آبشاری و حوضی در قایت
لطافت واقع است دو روز مقام فرموده روز مبارک شنبه شانزدهم جشن و زن قمری ترتیب یافت سال پنجاه و
سوم بحساب شهر قمری از عمر این نیازمند درگاه مبارکی آغاز شد چون ازین منزل کوه کوتل و نشیب و فراز بسیار در پیش
بوده بیک دفعه عبور آورد و گه گمان پوے دشواری نمود مقرر گشت که حضرت مریم زمانی با دیگر بیگان روزی چند
توقف فرموده با سودگی تشریف آرند مدار الملک اعتماد الدوله الخاقانی و صادق خان بخشی داراد خان میرسامان با علمه
بیوتات و کارخانجات بمرد و عبور نمایند و همچنین رستم میرزای صفوی فغان عظم و جمعی از بنده با برادر پوچ رخصت یافتند
و موکب اقبال جریده با چندی از منظوران بساط قرب و خدمتکاران ضروری روز جمعه هفتادم سه و نیم کرده کوچ نمود
در موضع سلطان پور منزل گزید درین تاریخ خبر فوت رانا امر سنگ رسید که در او دیو پر با جل طبعی مسافر راه عدم شد جلالت سنگ
نمیره و بهیم پسر او که در ملازمت می باشند بجلت سرفرازی یافتند و حکم شد که راجه کشد اس فرمان مرحمت آئین با خطاب
رانا و خلعت و اسب و فیل خاصه بجهت کنور کرن برده مراسم تعزیت و تنهیت تقدیم رساند از مردم این مرز و بوم ستیاع
افتاد که در غیر ایام برسات که اصلا اثری از ابر و صاعقه نباشد آوازه مانند بصدای ابرازین کوه بگوش میرسد و این
کوه را گرج می نامند بعد از یک سال و دو سال البته چنین صدای ظاهری شود و این حرف را مکرر خدمت حضرت
عرش آشیانے نیز شنیده بودم چون خالی از غایت نیست نوشته شد و العلم عند الله روز شنبه هیزم چهار کرده و نیم

گذشته در موضع سنجی نزول اجلال واقع شد ازین منزل داخل پرگنه هزاره اتار لغست روز یکشنبه نوزدهم سه کرده دسه پاؤ در
نور دیده موضع نوشهره منزل شد ازینجا داخل دهنتور است چند آنکه نظر کار میکرد و چلک با سه سبز در میان گل تهل
کنول و قطعه گل سرشت شگفته بود و بغایت خوش می نمود روز دوشنبه بستم سه ونیم کرده کوچ کرده در موضع سلور و رود
موکب مسعود اتفاق افتاد و مهابت خان از قسم جواهر و مرصع آلات موازی شصت هزار روپیه پیشکش گذرانید
درین سرزمین گلی بنظر درآمد سرخ آتشین با ندام گل ختمی اما از خوردن و چندین گل یکجا نیک بیکدیگر شگفته از دور
چنان نماید که گویا یک گل است درختش مقدار درخت زرد آلودی شود و درین دامن کوه خود رو نیز بسیار بود و بغایت
خوشبودنی رنگش از بنفشه کمتر و از سه شنبه بست و یکم سه کرده طے نموده در موضع ملک نزول اقبال واقع شد درین
روز مهابت خان را بخدمت بنگش رخصت فرموده اسپ و فیل خاصه و خلعت با پستین مرحمت نمودم امروز تا آخر
منزل تقاطر بود شب کم شنبه بست و دوم نیز باران شد و وقت سحر برف بارید و چون اکثر راه بسته بود از باران لغزیدگی
بهر ساینده چارواکے لاغر جا افتاد برخواست بست و پنج زنجیر فیل از سرکار خاصه شریفه تصدق شد بجهت باریدگی
دور در مقام فرمودم روز مبارک شنبه بست و سوم سلطان حسین زمیندار پگلی دولت زمین بوس دریافت اینجا داخل
ملک پگلی است از غرایب اتفاقات آنکه در وقتیکه حضرت عرش آشیانی میرفتند درین منزل برف باریده بود و
الحال نیز باریده درین چند سال اصلا برف نبارید ملک باران هم کم شده بود و از جمعه بست و چهارم چار کرده
طے نموده در موضع سوادنگر محل نزول موکب منصور گشت درین راه هم آنچه بسیار بود و درخت زرد آلود و شفتالو
صحرا شگفته کرده سراپا در گرفته بود و درختها صحرای صحرای چون سرد دیده را قریب میداد روز شنبه بست و پنجم
قریب بسه ونیم کرده در نور دیده ظاهر پگلی بود و موکب مسعود آراستگی یافت روز یکشنبه بست و ششم بشکار
کبک سوار شده آخر با سه روز بالتاس سلطان حسین بمنزل او تشریف برده پای عرش در اشال و اقران اقوام
حضرت عرش آشیانی نیز بمنزل او تشریف برده بودند از قسم اسپ و خمر و بازو جبهه پیشکش کشید اسپ و خمر با و بخشیده
فرمودم که بازو جبهه را کمر بسته آنچه بر آید بنظر خواهد گذرایند سرکار پگلی سے و پنج کرده در طول و بست و پنج در عرض
است مشرق رویه کوستان کشمیر و بر سمت مغرب اٹک بیارس و بجانب شمال گنور و بجانب جنوب گلهر واقع است
وزمانی که صاحبقران گیتی ستان فتح هندوستان نموده بدارالملک توران عنان اقبال معطوف داشته اند میگویند

که این طایفه را که ملازم رکاب نصرت قباب بودند درین حدود مقام مرحمت گذاشته اند میگویند که ذات اقدس را که شخص
 نمیدانند که در آن وقت کلاان ترانیا که بود و چه نام داشته الحال خود را بهوری محض اند و زبان چنان تنگم و حقیقت مردم و هفتاد و نوزده
 قیاس است و زمان عرش آشیانی شاه رخ نامی زمیندار و هفتاد و نوزده الحال بهادر سپهراست اگر چه با هم نسبت خویشی و پیوند دارند
 لیکن نزاعی که لازم از زمینداران است همیشه بسرحد و حد و میباشند آنها پیوسته و لخواه آمده اند سلطان محمود پدر سلطان حسین شاه رخ
 هر دو در وقت شاهزادگی در ملازمت من رسیده بودند با آنکه سلطان حسین هفتاد و ساله است در قوای ظاهری او اصلا فتوری راه
 نیافته و تاب و طاقت سواری و تردد و چنانچه باید دارد درین ملک بوزه می سازند از زنان و برنج که آن را سر میگویند غایتا
 از بوزه بسیار تند تر و مدار خوراک این مردم بر سر است و هر چند گفته تر باشد بهتر است و این سر را در خرم کرده و سر خرم را
 محکم بسته و دو سال و سه سال در خانه بنگاه می دارند و بعد از آن زلال روغن خرم را گرفته آنرا آنچه می نامند و آنچه ده ساله
 هم می باشد و پیش آنها هر چند کن سال تر بهتر و اقل مدت یک سال است سلطان محمود کاسه کاسه ازین سر می گرفت و لاجرم
 می کشید سلطان حسین هم ملایم است و بجهت من از فردا علایش آورده یکبار برای امتحان خوردم پیش ازین هم خورده شده
 بود کیفیت ششی است اما خال از کخته نیست معلوم شد که اندک بنگی هم همراه می سازند در خمارش غلبه میکند اگر شراب
 نباشد بالضرورت بدل شراب تواند شد از میوه باز رد آلود و شفا بود و امر دمی شود چون تربیت نمی کنند همه خود دوست و
 همه تریش و ناخوش می باشد از سر شگوفه آنها مخطوط می توان شد خانه و منازل هم از چوب است بردش اهل کشمیر می سازند
 جانور شکاری هم میرسد اسب و استر و گا و گاو میش می دارند و بز و مرغ فراوان است استریش ریزه می شود و بجهت
 بارگران بکار نمی آید چون بعض رسیده که چند منزل پیشتر آبادانی که غله آنجا بار و دو سه طفر قرین کفایت کند نیست حکم شد
 که پیشخانه مختصر بقدر احتیاج و کار خانجات ضروری همراه گرفته فیلمان را تخفیف دهند و سه چهار روز آنوقت برگیرند از ملازمان
 رکاب سعادت چند بهرایی گزیده بقیه مردم بسر کردگی خواجه ابوالحسن بخشی چند منزل عقب می آمده باشند و با کمال
 احتیاط و تاکید هفتصد و نوزده فیل بجهت پیشخانه و کار خانجات ناگزیر نمود و منصب سلطان حسین چهار صدی ذات و سیصد
 سوار بودند درین وقت بمنصب ششصدی ذات و سیصد و پنجاه سوار سرفراز می یافت و خلعت و خنجر مرصع و فیصل
 مرحمت فرمودم بهادر و هفتاد و یک لشکر بنگش تعیین است منصب او را از اصل و اضافه دو صدی ذات و یک صد
 سوار حکم شد و روز کم شنبه بیست و نهم پنج گروه و یکپاؤ کوچ نموده از پل رودخانه نین سکته گذشته منزل گزیدیم این نین سکته

از طرف شمال بجانب جنوب میرو و این رودخانه از میان کوه واروک مابین ولایت بدخشان و تبت واقع است برآمده
 بوزن و ریخ آب مذکور و شاخ شد بجهت عبور لشکر منصور حسب الحکم و پل از چوب مرتب ساخته بودند یکے در طول پشرد
 و رعه و دویم چهارده و در عرض هر کدام پنج و درین ملک طریق ساختن پل آن که در خت مای شاخدار بروی آب
 می اندازند و هر دو سر آن را بسنگ بسته استحکام میدهند و تخته چوب های سطر بروی آن انداخته بخیج و طناب توے
 مضبوط می سازند و باندک مرسته سالها سال بر جاست القصه فیلان را پایاب گذرانیده سوار و پیاده از روی پل
 گذشته سلطان محمود نام این رودخانه را نین سکھ کرده یعنی راحت چشم نام نهاده روز مبارک شنبه سے ام قریب
 و نیم کرده در نور دیده بر لب رودخانه کشن گنگا منزل شد و درین راه کوتله واقع است بغایت بلند ارتفاع آن یک و نیم
 کرده سر نشیب یک و نیم کرده و این کوتل را پیم در رنگ می نامند و وجه تسمیه آن که زبان کشمیری پنبه را پیم میگویند
 چون حکام کشمیر داروغه گذاشته بودند که از بار پنبه تمغا بگیرند و درین جا بجهت گرفتن تمغا در رنگ می شد بنا برین پیم
 در رنگ شهرت یافته و از گذشت پل آبشار سے است در نهایت لطافت و صفا پیا له های معاد را بر لب آب
 و سایه درخت خورده وقت شام بمنزل رسیدم برین رودخانه پله بود از قدیم پنجاه و چهار و رعه در طول و یک نیم
 و در عرض که پیا د های گذشته حسب الحکم پل دیگر در محاذی آن ترتیب یافته طول پنجاه و سه و رعه و عرض سه و رعه
 چون آب عمیق و تند بود فیلان را برهنه گذرانیده سوار و پیاده و اسب از روی پل گذشته حسب الحکم
 حضرت عرش آشیانے سرانے از سنگ و آهک در غایت استحکام بر فراز پشته مشرف بر آب اساس یافته
 یک روز به تحویل مانده معتمد خان از پیشتر فرستاده شده بود که بجهت تخت نشستن و آراستن جشن نوروز
 سرزمینے که ارتفاع و امتیاز داشته باشد اختیار نماید اتفاقاً از پل گذشته مشرف بر آب
 پشته واقع بود و بنزد منم بر فراز آن سطح پنجاه و رعه گویا کار فرمایان قضا و قدر بجهت چنین روزے مهیا
 داشته بودند مشا را لیه لوازم جشن نوروزے را بر فراز آن پشته ترتیب داده بود بغایت مستحسن اتفاقاً معتمد خان
 مورد تمجید و آفرین گشت رودخانه کشن گنگا از طرف جنوب سے آید و بجانب شمال میرو و آب بهت از سمت مشرق
 آمده برودخانه کشن گنگا پیوسته بطرف شمال جاری است -

جشن پانزدهمین نوروز از جلوس همایون

تخیل نیر عظم مراد بخش عالم بشر فغان چهل روز جمعه پانزدهم شهر ربیع الثانی سنه یکهزار و بست و نه هجری
بعد انقضاے دوازده و نیم گهری که پنج ساعت بخوبی باشد اتفاق افتاد و سال پانزدهم از جلوس این نیازمند
درگاه آبی بمبارکی و فرخی آغاز شد روز شنبه دوم چهار کرده و نیم پاو کوچ نموده در موضع بکر منزل گزیدیم درین راه
کوتل بود بقدر سنگلاخ داشت طاووس و دراج سیاه و لنگور که در ولایت گرم سیر می باشد دیده شد ظاهر در سرد و سیر
هم می تواند بود از اینجا تا کشمیر هر جا راه بر کنار دریای است است و دو جانب کوه واقع شد و از ته دره آب غایت
تندی بر جوش و خروش میگذرد و هر چند فیل کلان باشد نمی تواند پاسبی خود را قایم ساخت فی الفور می غلطار و می برد و
سگ آبی هم دارد و روز یکشنبه سیوم چهار کرده و نیم طی نموده در موسران نزول فرموده شب جمعه سوداگران که در پرگنه باره مول
توطن دارند آمده ملازمت نمودند و وجه تسمیه باره موله پرسیده شد عرض کردند که باره زبان هندی خوک را میگویند
و موله مقام را یعنی جابای باره و از جمله اوتار که در کیش هنوز مقرر است یکے اوتار باره است و باره موله بکثرت
استعمال باره موله شده روز و شنبه چهارم و نیم کرده گذشته در بهولباس منزل گزیدیم چون این کوها را بعباسیت
تنگ و دشوار نشان می دادند و از بهجوم مردم عبور بصعوبت و زحمت میسر میشد بمحمد خان حکم فرمودم که غیر از آصفخان
و چندی از خدمتکاران ضروری هیچ کس را نگذارند که در رکاب سعادت کوچ کنند و آورد و راهم یک منزل عقب
می آورده باشند اتفاقا مشارالیه دیر خود را پیش ازین حکم روانه ساخته بود بعد از آن بمردم خود می نویسد که در باب
من چنین حکم شده شما هر جا که رسیده باشید توقف ننماید برادران او در پاسبی کوتل بهولباس این خبر را شنیده بهانجا
دیر خود را فرود می آورند و روز مانیکه موکب اقبال قریب بمنزل او رسید برفت و باران باریدن آغاز کرد و هنوز
یک میدان راه طے نشده بود که دیر او نمایان شد ظهور این موهبت را از اتفاقات غیبی شمرده با اهل محل
منزل مشارالیه فرود آمده از آسیب سرما و برفت و باران محفوظا ماندیم برادران او حسب الحکم کس بطلب او نیند

در وقتیکہ این مژده باد میرسد کہ فیلمان و پیشخانہ بر فراز کوتل برآمده راہ را تنگ ساخته اند چون سوار گشتن متعذر نمود از غایت شوق و ذوق پیاده سراز پانٹاختہ در عرض دو ساعت و دو نیم کر وہ مسافت طے نموده خود را ہلازمست رسانید و بزبان حال این بیت میخواند۔

آمد خیالت نیم شب جان دادم گشتم بل | انجلیت بود در ویش مرا تا کہ چو همان در رسد

انچہ در بساط او بود از نقد و جنس و مناطق و مسامت تفصیل کر وہ برسم پانڈاز معروض داشت ہمہ را با و بخشیدم و فرمودم کہ متاع دنیا در چشم ہمت ماچہ نماید جوہر اخلاص را بہاے گران خریداریم این اتفاق را از اصل اخلاص و تائیدات طالع او با بد شمر د کہ مثل من بادشاہی با اہل جرم خود یک شبان روز و رختا کہ او براحت و آسودگی بسر برد و او را در اشال و اقراں و اہناے جنس سر فرازے نصیب شود روز سہ شنبہ پنجم دو کر وہ گذشتہ در موضع کمائی نزول اجلال اتفاق افتاد سر و پاے کہ در برداشتم بہ معتمد خان مرحمت فرمودم و منصب او اصل و اضافہ ہزار و پانصدی ذات و ہزار و پانصد سوار حکم شد و ازین منزل داخل سرحد کشمیر است و در ہین کوتل بہو لباس یعقوب پسر یوسف خان کشمیری با فواج منصورہ حضرت عرش آشیا نے کہ راجہ بھگوان داس پدر راجہ مان سنگھ سردار بود جنگ کر وہ اند درین روز خبر رسید کہ سہراب خان پسر رستم میرزا و آب بہت غریق بحر فنا گشت تفصیل این اجمال آنکہ اوجب الحکم یک منزل عقب می آید در راہ بخاطرش میرسد کہ بدریا در اندہ غسل کند با آنکہ آب گرم میسر بود ہر چند مردم مانع آمدند و گفتند کہ درین قسم ہواے سرد بے ضرور در چنین دریاے زخار خوشخوار کہ فیل مست راے غلطاند در آمدن از آئین حرم و احتیاط دور است بجز آنہا مقید نمی شود و چون وقت ناگزیر در رسیدہ بود از غایت خود رانی و غرور و جہالت با اعتقاد و اعتماد شاور می خود کہ درین فن بے نظیر بود بجد ترمی شود و با یک نفر خدمتیہ و یک کس دیگر کہ شاورے میدانستند بر فراز سنگے کہ برب آب بود برآمده خود را بدریائی اندازد و بجزد افتادن از تلاطم امواج نمی تواند خود را جمع ساخت و بشاورے پرداخت افتادن ہمان بود و رفتن ہمان سہراب خان با خدمتیہ خست حیات بسیل فنا و در او دشتی گیر بعد جان کندن کشتی و جوہر با حل سلامت رسانید میرزا رستم را غریب الفتی و تعلقے و محبتے باین فرزند بود و در راہ پونچ از شنیدن این خبر جہانگاہ جامہ شکیبائی چاک زوہ بتیا بے واضطراب بسیار ظاہری ساز و با جمیع متعلقان خویش لباس ماتم پوشیدہ سر و پا برہنہ متوجہ ملازمست می شود و از سوز و گداز مادرش چہ نویسند اگر چہ میرزا دیگر فرزندان ہم دارد غایت پیوند

دل باین فرزند داشت عمر آن بیست و شش ساله بود در بدوق اندازی شاگرد رشید پرورش بود سواری فیل و ارابه خوب
 میدانست در پرورش گجرات اکثر اوقات حکم می شد که در پیش فیل خاصه سوار شود و در سپاه گمری خیل چپان می بود روز
 کم شبیه ششم سه گروه طی نموده در موضع ریوند منزل شد روز مبارک شبیه هفتم از کوتل کواریست عبور فرموده در موضع دجه نزول
 اقبال اتفاق افتاد مسافت این منزل چهار گروه و یک پاؤ است کوتل کواریست از کوتل هاسے صعب است و آخرین کوتل
 این راه است روز جمعه ششم قریب بجایار گروه طی نموده در موضع بلتا منزل شد درین راه کوتل بنو و بقدر وسعت
 داشت صحرا صحرای چین شگوفه و الواع ریاحین از نرگس و بنفشه و گلهاے غریب که مخصوص این ملک است به نظر درآمد
 از جماعلی دیده شد که به هیات عجیب پنج شش گل نارنجی رنگ سرنگون شکفته و از میان گلهاے برگی چند
 سیفر برآمده از عالم اناس نام این گل بولانیک است گل دیگر مثل پوی برد و رآن گلهاے ریزه با ندام یا سن
 رنگ و بعضی بود و بعضی سرخ و در میان نقطه زرد بغایت خوشنما و موزون نانش له و پوش و پوش علی العموم رامی گویند رغوان
 زنده هم درین راه فراوان است گل کشمیر از حساب و شمار بیرون است کدام باران و لیسیم و چند توان نوشت آنچه امتیازی
 و بار در قوم می گردد درین راه آبشارهے بر سر راه واقع است بغایت عالی و نفیس از جاے بلندی ریزد درین راه
 آبشارهے باین خوبی دیده نشده لحظه توقف نموده چشم و دل را از جاے بلند به تماشاے آن سیراب ساختم روز شبیه
 نهم چهار گروه و سه پاؤ کوچ فرموده باره موله عبور موکب منصور اتفاق افتاد باره موله از قصبه هاسے مقرر کشمیر است و از اینجا
 تا شهر چاروه گروه مسافت است و بر لب آب بهت واقع شده جمعی از سوداگران کشمیر درین قصبه توطن گزیده مشرف
 بر لب آب منازل و مساجد ساخته اند آسوده و مرفه الحال روزگار بسر می برند حسب الحکم پیش از ورود موکب مسعود
 کشتی هاسے آراسته درین مقام مهیا داشته بودند چون ساعت درآمدن روز دوشنبه اختیار شده بنا برین دوپهرا از
 روز یکشنبه و هم گذشته بشهاب الدین پور درآمد درین روز دلاور خان کاکر حاکم کشمیر از کشتوار رسیده دولت آستانوس دریافت
 بفضیون عواطف روز افزون بادشاهانه و گوناگون لوازش خسروانه سرفرازی یافت الحق این خدمت را چنانچه باید تقدیم
 رسانیده امید که حضرت و اهب العالیایا جمیع بند حاسے با خلاص را جبین افزوز عزت گردانا و کشتوار برست جنوب کشمیر واقع
 است از معوره کشمیر تا منزل الکه حاکم نشین کشتوار است شصت گروه مسافت پیوده آمد بتاریخ دهم شهر پور راه آلی سنه چهار دهم دلاور خان
 باوه بزار نفر سوار و پیاده جنگی غزیت فتح کشتوار پیش نهاد بهت ساخته حسن نام میسر خود را با گرد و علی میر بحر بجا قفلت شهر و حراست

سرحد ہا مقرر داشت و چون گوہر چک و ایبہ چک بدعوی وراثت کشمیر در کشتوار و نواحی آن سرگشتہ وادی ضلالت و ادبار بودند ہیبت نام کی از برادران خود را با جمعی در مقام دیسوکہ متصل بکوئل پیرنچال واقع است بجهت احتیاط گذشتہ و از منزل مذکور تقسیم افواج نموده خود با فوجی براہ سنگین پورشتافت و جلال نام پسر رشید خود را با انصاری لشکر عرب و علی ملک کشمیری و جمعی از بندہ های جاگیر پیر براہ دیگر تعین فرمودہ و جلال نام پسر کلان خود را با گروہی از جوانان کار طلب بہر ادلی فوج خود مقرر نموده بچچین و فوج دیگر بردست راست و چپ خود قرار دادہ کہ میرفتہ باشند چون راہ برآمد اسب نبود چند اسی بجهت احتیاط ہمراہ گرفتہ اسپان سپاہی را در کل باز گذرانیدہ کشمیر فرستاد و جوانان کار طلب کہ حریف دست بیان جان بستہ پیادہ بر فراز کوہ برآمدند و غازیان لشکر اسلام با کافران بدسرا انجام منزل بمنزل جنگ کنان تا زکوٹ کہ یکی از محکمہ اے غنیم بود شتافتہ در انجا فوج جلال و جلال کہ از راہماے غفلت تعین شدہ بودند با ہم پیوستند و مخالفان برگشتہ روزگار تاب مقاومت نیاوردہ راہ فرار پیش گرفتند و بہادران جان نثار شیب و فراز بسیار پیامدی ہست پیمودہ تا دریاے مردشتاقتند و بر لب آب مذکور آتش قتال اشتعال یافت و غازیان لشکر اسلام ترودات پسندیدہ بطور رسانیدند و ایبہ چک برگشتہ بخت با بسیارے از اہل ادبار قتل رسید و از کشتہ شدن ایبہ راجہ بے دست و دل شدہ راہ فرار پیش گرفت و از پل گذشتہ در ہند زکوٹ کہ بران طرف آب واقع است توقف گزید جمعی از بہادران تیز جلو خواستند کہ از پل بگذرند بر سر پل جنگ عظیم واقع شد و چندے از جوانان بشہادت رسیدند و بچچین مدت بیست شبان روز بندہاے در گاہ سعی در گذشتن آب داشتند و کافران تیرہ بخت ہجوم آوردہ بدافہ و مقابلہ تقصیری نہ کردند تا آنکہ دلاور خان از استحکام مخارجات و سرا انجام آذوقہ خاطر جمع نمودہ بہ لشکر فیروز سی اثر پیوست و راجہ از حیلہ سازی و روباہ بازی و کلار خودمانند دلاور خان فرستادہ التماس نمود کہ برادر خود را با پیشکش بدر گاہ میفرستم چون گناہ من بعفو مقرون گردد و ہم دہراس از خاطر من زایل شود و خود نیز بدر گاہ گیتی پناہ رفتہ آستانہ بنوس نمایم دلاور خان بسخن فریب آمیز گوش نینداختہ نقد فرصت را از دست ندادہ فرستادہاے راجہ را بے حصول مقصود و خصیت فرمودہ در گذشتن از آب اہتمام شایستہ کار برد جلال پسر کلان او با جمعی از ہنگام بجر شجاعت و جلاوت بالاے آب رفتہ بشہادری و دلاوری از ان دریاے زخار خو نخواستہ نمودند و با مخالفان جنگ سخت در پیوست و بندہاے جانباز از ان طرف ہجوم آوردہ کار براہل ادبار تنگ ساختند آنہا چو طلب مقاومت در خود نیافتند تخته پل را شکستہ راہ گریز پیش گرفتند و بندہاے نصرت قرین با زپل را استحکام دادہ بقیہ لشکر را گذرانیدند

دلاور خان در بهند رکوت مسکراقبال آراست و از آب مذکور تا در پاسه چناب که اعتضاد قوی این سیاه بختان است و تیر انداز
مسافت بوده باشد و در کنار آب چناب کوهی است مرتفع عبور از آن آب بدشوار میسر و بخت آمد و رفت پیاده با طنابها بر
سطر تعجیه نموده در میان دو طناب چوب با مقدار یک یک دست پهلوی یک دیگر مستحکم بسته یک سر طناب را بقله کوه و سر دیگر
را بدان طرف آب مضبوط میسازند و دو طناب دیگر یک گز از آن بلند تر تعجیه می نمایند که پیاده با پاسه خود را بر آن چوب با نهاده
بر دو دست طنابها به پاسه بالا را گرفته از فراز کوه بنشیند میرفته باشند تا از آب بگذرند و این را با اصطلاح مردم کوستان زم زم
گویند هر جا مظنه بستن زم زم داشتند به بند و قچی و تیر انداز و مردم کار سهی حکام داده خاطر جمع نمودند دلاور خان جاله با ساخته شبی
بهشتا و نفر از جوانان دلیر کار طلب بر جاله نشاندند میخواست که از آب بگذرانند چون آب در غایت تنیدی و شورش میگشت جالبیل
فانست شخصت هشت نفر از آن جوانان عزیز بقدر عدم شدند و آب روی شهادت یافتند و ده نفر بدست و بازو و
شناوری خود را با محل سلامت رسانیدند و دو کس بر آن طرف آب افتاد و در جنگ ارباب ضلالت اسیر شدند و آن قصه
دلاور خان تا چهار ماه و ده روز در بهند رکوت پاسه همت افشوده سعی در گذشتن داشت تیر تیر میرسد و مقصد
نمیرسید تا آنکه زمینداری راه بری نمود از جاکه که مخالفان را گمان گذشتن بنو زم زم به لبه در ول شب جلال میسر دلاور خان
با چند کزانه پیاده و گاه و گاه از افتادگان قریب بدو لیست نفر از آن راه بسامت گذشته هنگام سحر به خبر بر سر راه
رسیده کزانه فسخ بلند آوازه ساختند چندی که برگرد و پیش راجه بودند در میان خواب و بیداری سر اسیمه برآمده اکثری علت
تغی خون آشام گشتند بقیه السیف جان سبک پا از آن در طه بلا بر آوردند در آن شورش کی از سپاهیان بر راجه رسیده خواست که بنظم شیر
کارش با تمام رساند راجه فریاد بر آورد که من راجه ام مرا زنده نرود دلاور خان ببرید مردم بر سر هجوم آورده و شکیر ساختند بعد از گرفتار شدن
راجه از منتسبان او هر کس که بود خود را بگوشه کشید دلاور خان از شنیدن این فرد فتح و فیروزی سجدات شکر الکی بتقدیر ساینده بالشکر منصور از
آب عبور نموده بمبدل بدر ملک که حاکم نشین آن ملک است درآمد از کنار آب تا آنجا سه کوه مسافت بوده باشد دختر نکر ام راجه جو و دختر سحر
مرد و پسر راجه با سو در خانه راجه است و از دختر سنگرام فرزند آن وارد پیش از آن که فتح شود عیال خود را از روی احتیاط به پناه راجه
جسوال و دیگر زمینداران فرستاده بود چون موکب منصور نزد یک رسید دلاور خان حسب الحکم راجه را همراه گرفته متوجه آستان بنوس گشت و همراه
عرب را با جمعی از سوار و پیاده بجا است این ملک گذاشت در کشت و ارگندم وجود عدس و ماش و از آن فراوان میشود بخلاف کشمیر شالی کمتر دارد و
اعزازش از زعفران کشمیر بهتر و قریب به صد دست از بازجه گرفته می شود نانچ و تسنچ و هندوانه از فردا علی بهم میرسد خبر پزده اش از عالم

خریده کشمیر است و دیگر سیوه با از انگور و شفتالو و زرد آلو و امرود و ترش می شود اگر تربیت کنند لیکن که خوب شود سنسے نام زرد
 مسکوک که از حکام کشمیر مانده یک و نیم آن را بیک روپیه میگیرند و در سواد او معامله پانزده سنسے که ده روپیه باشد بیک
 هزار و شاهی حساب کنند و دو سیر بوزن هندوستان را لیکن ناسند و رسم نیست که از محصول زراعت راجه خراج بگیرد و بر سر
 هر خانه در سالی شش سنسے که چهار روپیه باشد میگیرد و زعفران را در کل بلوفه جمعی از راجپوتان و به مقصد نفرتوچی که
 از قدیم نوکرانند تنخواه نموده غایتاً در وقت فروختن زعفران از خریدار بر سر سنی که عبارت از دو سیر باشد چهار روپیه میگیرد و
 و کلیه حاصل راجه بر جریمه است و باندک تقصیر مبلغ کلی نمی ستاند و هر کس را قبول و صاحب جمعیت یافتند بهانه
 انگیزه آنچه دارد پاک میگیرند همه جهت لک روپیه تخمیناً از حاصل حصه او باشد و در وقت کارشش هفت هزار پیاده جمع
 می شود و اسب در میان آنها کم است قریب پنجاه اسب از راجه و عده های او بوده باشد محصول یک ساله در وجه
 انعام دلاور خان مرحمت شد از روئے تخمین جاگیر هزار سی ذات و هزار سوار بضابطه جاگیر بود و باشد چون دیوانیان
 عظام و کرام نسق بسته بجایگزین و از تنخواه نمایند حقیقت باز قرار واقعی ظاهر خواهد شد که چه مقدار جاست روز و شبانه یا زده
 بعد از دو پیر و چهار گطی مبارکی و فرخندگی و در عمارت است که مجدداً بر کنایه تال احداث یافته و روه مرکب مسعود اتفاق افتاد
 بحکم حضرت عرش آشیانی قلعه از سنگ و آهک و رعایت استحکام احداث یافته غایتاً هنوز ناتمام است یک ضلع آن مانده امید
 که بعد از این با تمام رسد از مقام حسن ابدال تا کشمیر بر آبی که آمده شد بنفقا و پنجگروه مسافت به نوزده کوچ و شش مقام که
 بست و پنج روز باشد قطع شد و از دار الخلافه اگر تا کشمیر در عرض صد و پنجاه و هشتاده روز سه صد و هشتاد و شش کره مسافت
 به یکصد و دو کوچ و شصت و سه مقام طے شده و بر آه خشکی که مرغام و راه متعارف است سیصد و چهار و نیم کرده است روز شش و نیم
 دوازدهم دلاور خان حسب الحکم راجه کشتوار را مسلسل بجنود آورده زمین بوسی فرمود و خالی از راجا هست نیست پوشش بروش
 اهل هند و زبان کشمیری و هندی هر دو میداند بخلاف دیگر زمینداران این حدود و فی الجمله شهری ظاهر شد حکم فرمودم که با وجود
 تقصیر و گناه اگر فرزندان خود را بدرگاه حاضر سازد از حبس و قید نجات یافته در سایه دولت ابد قرین آسوده و فارغ البال
 روزگار بسر خواهد برد و الا در یک از قلاع هندوستان بحسب مصلحت قرار خواهد بود عرض کرد که اهل و عیال و فرزندان خود را
 بلا زست می آرم امیدوارم محنت آنحضرت ام بهر چه حکم شود اکنون مجلاً از احوال و اوضاع و خصوصیات ملک کشمیر مرقوم میگردد
 کشمیر از اقلیم چارم است عرض از خط استوا سی و پنج درجه است و طولش از جزایر سیفید مد و پنج درجه از قدیم این ملک در تصرف

راجہ ہا بودہ مدت حکومت آنا چار ہزار سال است و کیفیت احوال و آسائی آنها در تاریخ راجہ ترنگ کہ حکم حضرت عرش آشیانی
 از زبان ہندی بفارسی ترجمہ شدہ است۔ تفصیل مرقوم است و در تاریخ سنہ ہفتصد و دوازدہ ہجری بخوار اسلام رونق دہان پذیرفتہ
 سی و دو نفر از اہل اسلام مدت دو لیست و ہشتاد و دو سال حکومت این ملک داشتند تا آنکہ بتلیخ نہصد و نو و دو چار
 ہجری حضرت عرش آشیانی فتح فرمودہ اند از ان تاریخ تا حال سی و پنجاہ سال است کہ در تصرف اولیائے دولت ابد قرین
 ماست ملک کشمیر در طول از کوتل ہبلو لباس تا فرو تر پنجاہ و شش کروہ جاگیر است و در عرض از بست و ہفت کروہ
 زیادہ نیست و از دہ کم نیش ابوالفضل در اکبر نامہ بتخمین و قیاس نوشتہ کہ طول ملک کشمیر از دریائے کشن گنگا تا فرد تریک صد
 و بست کروہ است و عرض از دہ کم نیست و از بست و پنج زیادہ نہ من بخت احتیاط و اعتماد جمعے از مردم معتمد کار دان معتمد
 فرمود کہ طول و عرض را طاب بکشند تا حقیقت از قرار واقع نوشتہ شود بالجملہ انچہ شیخ یکصد و بست کروہ نوشتہ بود شخصت و
 ہفت کروہ برآمد چون قرار داد است کہ حد ہر ملکہ تا جائے است کہ مردم بزبان آن ملک متکلم باشند بنا برین از ہبلو لباس کہ
 یا زدہ کروہ ازین طرف کشن گنگا است سرحد کشمیر مقرر شد باین حساب پنجاہ و شش کروہ باشد و در عرض دو کروہ بیش تفاوت
 ظاہر نگشت و کردہی کہ در عہد این نیازمند محمول است موافق ضابطہ ایست کہ حضرت عرش آشیانی نسبتہ اند ہر کردہی پنجاہ
 درع و یک ربع و درع شرعے بشود کہ ہر درع بست و چار انگشت باشد و ہر جا کروہ یا گزند کوگرد و مراد از ان کروہ و گنو محمول است
 و نام شہر سری نگر است و دریائے بہت از میان ممورہ میگذرد و سر چشمہ آنرا ویرناک میگویند از شہر چار دہ کروہ بر سمت
 جنوب واقع است و حکم این نیازمند بر سر آن چشمہ عمارتے و باغے ترتیب یافتہ در میان شہر چار پل از سنگ چوب در غایت استحکام بہتہ
 شدہ کہ مردم از روے آن تردد می نمایند پل را اصطلاح این ملک کڈل میگویند در شہر مسجدے است بغایت عالی از آثار سلطان سکندر
 در ہفتصد و نو و پنج اساس یافتہ بعد از مدنے سوختہ و باز سلطان حسین تعمیر نمودہ ہنوز با تمام زسیدہ بود کہ قصر حیات او از پایا
 در افتاد و در نہصد و نہ ابراہیم باکرے وزیر سلطان حسین جن انجام و آراستگی بخشید از ان تاریخ تا حال یکصد و بست سال
 است کہ برجاست از محراب تا دیوار شرقی یکصد و چہل و پنج درع و عرض یکصد و چہل و چار درع است شتمیر چار طاق
 و بر اطراف ایوان و ستونہاے عالی نقاشی و نگارے کردہ الحق از حکام کشمیر اثرے بہتر ازین نماندہ میر سید علی ہمدانی قدس سرہ
 روزے چند درین شہر بودہ اند خانقاہے از ایشان یادگار است متصل شہر دو کول بزرگ واقع است کہ ہمہ سال پرب آب
 مے باشد و طمش متغیر نمی گیرد و مدار آمد و رفت مردم و نقل و تحویل غلہ و ہمہ برکشتی است در شہر و پر گنگا پنج ہزار و ہفتصد

کشتی است هفت هزار و چهار صد ملخ بشمار آمده ولایت کشمیر سے و هشت پرگنه است آنرا دو نصف اعتبار کرده اند
بالاے آب را آمراچ گویند و پالان آب را کامراچ نامند ضبط زمین و داد و ستد زر و سیم درین ملک رسم نیست مگر جزوی
از سایر جهات و نقد و جنس را بخوار شالی حساب کنند هر خردار سے سن و هشت سیر وزن حال است کشمیر پالان دو سیر را
یکم اعتبار کرده اند چهارمین را که هشت سیر باشد یک ترک و جمع ولایت کشمیر سے لک و شصت و سه هزار و پنجاه خرد و یازده
ترک است که بحساب نقدی هفت کرو و چهل و شش لک و هفتاد هزار دام سے شود و بصنایطه حال جاے هشت
هزار و پانصد سوار است راه و درآمد کشمیر متغیر بهترین راه با بھیر و گچھے است اگر چه راه بھیر نزدیک تر است لیکن اگر کسی
خواهد که بهار کشمیر را در یا بدین شهر در راه گچھے است و دیگر راهها درین موسم از برف مالا مال سے باشد اگر به تعریف و
توصیف کشمیر پردازد دفتر باید نوشت ناگزیر بچله از اوضاع و خصوصیات آن رقمزده کلاک بیان می گیرد و کشمیر باغی
است همیشه بهار یا قلعه ایست آهینین حصار با و شاهان را گلشنه است عشرت افزا و درویشان را خلوتکده و دلکشا چنها سے
خوش و آبشار باے دلکش از شرح و بیان افزون آهائے روان و چشمه سار با سے از حساب و شمار بیرون چند آنکه نظر کار
کنده سبزه است و آب روان گل سرخ و بنفشه و زنگس خود و صحرا صحرانواع گلها و اقسام ریاحین از آن بیشتر است که بشمار
در آید در بهار جان نگار کوه و دشت از اقسام شکوفه مالا مال در و دیوار و صحن و بام خانها از شعل لاله زم افروز و چلکله سے
سطح و سه برگله ها سے مبروج را چه گوید - **منظم**

شده جلوه گر ناز نینان باغ	رخ آراسته هر یکے چون چراغ	شده مشکبو غنچه در زیر پوست
چو تویند شکین ببار وے دوست	غزلخانی لبیل صبح خیزند	تنائے می خوارگان کرده تیسند
بهر چشمه منقار بط آب گیر	چو مستراض زرین بقطع حریر	بساط گل و سبزه گلشن شده
چراغ گل از با و روشن شده	بنفشه سوزلف را حنم زده	گره و ردی غنچه حکم زده *

بهترین اقسام شکوفه با دام و شفق الو است برون کوستان ابتدا سے شکوفه در غره اسفندار ندمی شود و در ملک
کشمیر اوایل فروردین در باغات شهر درنم و دهم ماه مذکور و انجام شکوفه تا آغاز یا سمن کبود پیوسته است و در خدمت
والد بزرگوارم مکرر سیر زعفران زار و تماشا سے خزان کرده شده بود بجهت اندر درین مرتبه جو اینها سے بهار را دریافت
خوبها سے خزان در موعش نوشته خواهد شد عمارات کشمیر همه از چوب است دو آشیانه و سه آشیانه و چهار آشیانه می سازند

و باش را خاکپوش کرده پیا زاله چو غاشی می نشانند و سال بسال در موسم بهار می شگفتد و بغایت خوشنماست این تصرف مخصوص
اہل کشمیر است امسال در باغچہ دو تنخانہ و بام مسجد جامع لالہ بغایت خوب شگفتہ بود یا سمن کہو و در باغات فراوان است و یا سمن
سفید کہ اہل ہند چنبیلی گویند خوشبوی شود قسم دیگر صندی رنگ است آن نیز در غایت خوشبوی و این مخصوص کشمیر است
گل سرخ چند قسم بنظر در آمدہ غایتاً یکے خوشبو است دیگر گلے است صندی رنگ و بویش در غایت لطافت و نازکت
از عالم گل سرخ و تنہ اش نیز بہ گل سرخ متشابہ و گل سوسن و قسم مے باشد انچہ در باغات است بسیار بالیدہ و سبز
رنگ و قسم دیگر صحرانی است اگرچہ کم رنگ است غایتاً خوشبو است گل جعفری کاوان و خوشبوی شود تنہ اش از قاصت
آدمی میگزد و لیکن در بعضی سالہا وقتے کہ کلان شد و گل رسید و گل کرد کرمی پیدامی شود و برگلش پر دہ از عالم عنکبوت
می تند و ضایع می سازد و تنہ اش را خشک میکند و امسال چنین شد و گلہا مے کہ در ایالات کشمیر بنظر در آمدہ از حساب شمار بیرون
است انچہ ناوار العصری اوستا و منصور نقاشش شبیہ کشیدہ از یکصد گل متجاوز است پیش از عہد دولت حضرت عرش آشیانی
شاہ آلو مطلقاً نبود محمد قلی افشار از کابل آور دہ پیوند نمودہ تا حال دہ پانزدہ درختے بار آمدہ زرد آو پیوندی نیست
درخت چند معدود بود و مشارالیه پیوند را درین ملک شایع ساخت و الحال فراوان است الحق زرد آلو کے کشمیر خوب می شود
در باغ شہر آراے کابل درختے بود میرزائی نام کہ بہتر از ان خوردہ نشدہ بود و در کشمیر چندین درخت شل آن در باغہا
است ناشیاتی فرداے شلے شود از کابل و بدخشان بہتر نزدیک ناشیاتی سمرقند سیب کشمیر بخوبی مشہور است و امرود
وسطے مے شود انگورش فراوان است اکثرش ترش و زبون انارش آلفندہ ہا نیست تر بزر فرداے شل ہم بہرہ خمر بزرہ بغایت
شیرین و شکندہ مے شود لیکن اکثر آنست کہ چون بہختگی رسد کرمی در میانش ہم میرسد و ضایع می سازد اگر اچاناً از
آسیب محفوظ ماند بغایت لطیف مے شود شاہ توت نمے باشد و توت سائر صحرا صحر است و از پائے ہر درخت توت تاک
انگوری بالا رفتہ غایتاً توتش قابل خوردن نیست مگر درختے چند کہ در باغ ہا پیوند کردہ باشند برگ توت بہت کرم پیلہ بکار
مے رود و تخم پیلہ از گل کنت و تیت مے آرد شراب و سکر کہ فراوان است اما شرابش ترش و زبون و بزبان کشمیر مے گویند
بعد از ان کہ کاسہ ہا از ان در کشند بقدر مے سرگرمی از ان ہم می رسد از سکر کہ اقسام آچاری سازند چون سیر در کشمیر خوب مے شود
بہترین آچار ش اچا سیر است انواع فلہ بغیر از نخود کثری دارد اگر نخود بکارند سال اول می شود سال دوم زبون می شود
سال سوم بشتک متشبہ مے شود بیخ از ہمہ بیشترین کہ مہ حصہ بیخ و یک حصہ سائر جوبات بودہ باشد در نورش اہل کشمیر بہر

برنج است اما زبون می شود و خشک تر می پزند و می گذارند که سرد شود بعد از آن می خورند و آنرا بجته می گویند طعام گرم خوردن رسم نیست بلکه مردم کم بضاعت حصه ازان بجته شب بنگاه میدارند و روز دیگری خورند نمک از هندوستان می آورند و بجته نمک انداختن قاعده نیست سبزی در آب می جوشانند و اندک نمک بجبت تغیر ذایقه در آن می اندازند و با بجته می خورند و جمیع که خواهند تنعم کنند در آن سبزی اندک روغن چار مغز می اندازند و روغن چهار مغز زرد تلخ و بے مزه می شود بلکه روغن گاو نیز مگر انگاه که تازه بتازه از مسکه روغن گرفته در طعام بیندازند و آنرا سدا پاک ناسند بزبان کشمیر و چون هوا سرد و نمناک است بجز آنکه سه چهار روز بماند متغیر می گردد و گاو میش نمی باشد گاو نیز خرد و زبون می باشد گندمش ریزه کم مغز است نان خوردن رسم نیست گوشت بے دنبه می باشد از عالم کوسه هندوستانیان آن را هندوی گوشت گوشتش خلط از نزاکت و راست مزگی نیست مرغ و قاز و مرغابی و سویه و غیره فراوان می باشد ماهی همه قسم پولک دار و بی پولک می باشد اما زبون بلوسات از پشمینه متعارف مردوزن کرت پشمین می پوشند و آنرا پٹو گویند و فرضاً اگر پٹو پوشند باعتبار دشان اینکه بواسطه صفت می کنند بلکه مضطرب طعام بے این ممکن نیست شال کشمیر را که حضرت عرش آشیانی پرم نرم نام فرموده اند از فراطه اشتها حاجت به تعریف نیست قسم دیگر نمره است از شال جسیم نر و ملایم می باشد و دیگر در سه است از عالم جل خرو سگ بر روی فرش می افکنند غیر شال دیگر اقسام پشمینه در تبت بهتری شود با آنکه پشم شال را از تبت می آورند و آنرا بجا بجل نمی توانند آورد پشم شال از بزم بهم میرسد که مخصوص تبت است و در کشمیر از پشم شال پٹو هم می بافند و دو شال را با هم رفو کرده از عالم سقر لاطمی مالند بجبت لباس بارانی بد نیست مردم کشمیر سری تراشند و دستار گرد می بندند و عورات عوام را لباس پاکیزه و شسته پوشیدن رسم نیست یک کرت پٹو سه سال و چهار سال بکار میبرند تا شسته از خانه بافنده آورد و کرت میبندند و در نزد تاپاره شدن آب نمی رسد از او پوشیدن عیب است کرت دراز و فراخ تا سرو پا افتاده می پوشند و کمری بندند با آنکه اکثر خانه برب آب دارند یک قطره آب بپدن آنها نمی رسد محلاً ظاهر آنها همچو باطن آنها چرگین است بے صفا و بابت صنایع در زمان مرزائی حیدر بسیار بیش آمدند و سیستی را رونق افزود و کمانچه و جترو قانون و چنگ و دف و نعلی شایع شده در زمان سابق سازه از عالم کمانچه میداشتند و نفسها بزبان کشمیری در مقامات هندی می خواندند و آنهم منحصر بر دوسه مقامی بود بلکه اکثر بیک آهنگ می سر میزدند الحق مرزا حیدر را در رونق کشمیر حقوق بسیار است پیش از عهد دولت حسنیه عرش آشیانی مدایسوازی مردم اینجا بر گونٹ بود اسپ کلان نمی داشتند مگر از خارج اسپ عراقی و ترکی برسم تحفه جبت کتام

آوردند سے گوشت عبارت از یا بے ست چار شانہ زمین نزدیک در سایہ کوہستان ہند نیز قراقرامی باشد اکثر جگرہ
 شرح جلوی شود بعد از انکہ این گلشن خدا آفرین بتائید دولت ولین تربیت خاقان سکندر آئین رونق جاوید یافت بسیار سے
 از ایامات را درین صوبہ جاگیر مرحمت فرمودہ گلہ ہائے اسپ عراقی و ترکی حوالہ شد کہ گرہ بگیرند و سپاہیان از خود نیز بلخی
 سامان نمودند و در اندک فرصت اسپان بہم رسیدہ چنانچہ اسپ کشمیر بادولیت و سید روپیہ بسیار خرید و فروخت مشدہ
 و احیاناً ہزار روپیہ بہم رسیدہ مردم این ملک آنچہ سوداگر و اہل حرفہ اند اکثر سنی اند و سپاہیان شیعہ امامیہ و گروہی نور بخشی
 و طایفہ فقرامی باشند کہ آنہا را ریشی گویند اگرچہ علمی و معرفتی ندارند لیکن بہ بے ساختگی و ظاہر آرائی میزنند و بیچکس را بدنی
 گویند زبان خواہش و پائے طلب کوتاہ دارند گوشت نمی خورند وزن نمی کنند و پیوستہ درخت میوہ دارد و صحرای نشانند
 باین نیست کہ مردم از ان بہرہ دشوند و خود انان تمتع بر نمی گیرند قریب دو ہزار کس ازین گروہ بودہ باشند جمع از برہمنان اند
 کہ از قدیم درین ملک می باشند و مانده اند و بزبان سایر کشمیریان منکلم ظاہر شان از مسلمانان تمیز نتوان کرد لیکن کتابا بزبان
 شنسکرت دارند و میخوانند و آنچہ شرائط پستی است بفعل می آرند و شنسکرت زبانے است کہ دانشوران ہند کتابہا
 بدان تصنیف کنند و بغایت معتبر دارند اما بتجانما سے عالی کہ پیش از ظہور اسلام آساس یافتہ بر جاست و عماء آتش ہمہ از سنگ
 و از بنیاد تا سقف سنگہا سے کلان سی منی چیل منی تراشیدہ و بر روی یک دیگر بناوہ متصل بشہر کوہچہ ایست کہ آن را کوہ باران
 گویند و ہری پربت نیز نامند و بر سمت شرقی آن کوہ ڈل واقع است و مسافت دورش شش و نیم کروہ و کسری پیوہ شدہ
 حضرت عرش آشیانی انار اعد بر بانہ حکم فرمودہ بودند کہ درین مقام قلعہ از سنگ و آہک در غایت استحکام آساس ننند و
 عہد دولت این نیازمند قریب الاختتام شدہ چنانچہ کوہچہ مذکور در میان حصار اقتادہ و دیوار قلعہ بر دور آن گشتہ کول
 مذکور بحصار پیوستہ و عمارات دولتیانہ مشرف بر آن آب است و در دولتیانہ باغچہ واقع است و مختصر عمارتی در وسط آن کہ والد
 بزرگوارم اکثر اوقات در آنجامی نشستند درین مرتبہ سخت بیطاوت و افسردہ بنظر درآمدہ چون نشیمن گاہ آن قبلہ حقیقی و خدای
 مجازی در حقیقت سجدہ گاہ این نیازمند است بر خاطر حق شناس ناپسندیدہ افتادہ بعتد خان کہ از بندہا سے مزاج دانست
 حکم فرمودم کہ در ترتیب باغچہ و تعمیر منازل غایت جد و جد بتقدیم رساند و در اندک فرصت بحسن اہتمام رونق دیگر یافت و در
 باغچہ صفہ عالی سے دو درہہ مربع شتلمبرہہ قطعہ آراستہ شدہ و عمارات را از سر نو تعمیر فرمودہ بہ تصویر اوستادان تاورہ کار
 رشک نگار خانہ چین ساخت و درین باغچہ را نور افرا نام کردم و وز جمعہ پانزدہم فروردی ماہ الہی دو گاہ و قاسل ریشکشا

زمیندارت بہت نظر درآمد و صورت و ترکیب بگاومیش بیشتر شایست و مناسبت دارد اعضائش پریشم است و این لائسہ
 حیوانات سرد سیر است چنانچہ نرنگ از ولایت بکرو کوہستان گرم سیر آورده بودند بغایت خوب صورت و کم ہشتم بود و انچہ
 درین کوہستان بہمی رسد بہت شدت سرما و برف پر موی و بدہینات است و کشمیریان نرنگ را کپل گویند و ہم درینولا
 آہوے شکیلین پیشکش آورده بودند چون گوشتش خورده نشدہ بود فرمودم کہ طعام با پختند سخت بے مزہ بد طعام ظاہر شد از
 حیوانات چارپائی صحرائی گوشت ہیچ یک بزبونی و بدطعمی این نیست نافہ در تازگی بوسے نداشتہ بعد از ان کہ چند روزے
 ماند و خشک شد خوشبوے شود و مادہ نافہ ندارد و درین دوسہ روز اکثر اوقات بر کشتی نشستہ از سیرہ تماشائے شگوفہ
 بجاک و شالماہ محفوظ گشتیم بجاک نام برگنہ ایست کہ بر اطراف کوہ ڈل واقع است و ہمچنین شالماہ نیز متصل آن دھوے
 آب خوشی دارد کہ از کوہ آمدہ بکول ڈل میریزد بہ فرزند خرم فرمودم کہ پیش آن را بستند آبشاری بہم رسیدہ کہ از سیر
 آن محفوظ توان شد و این مقام از سیر گاہاے مقرر کشمیر است روز یکشنبہ ہفتدہم غریب واقعہ روے نمود شاہ شجاع
 در عمارات دولتانہ بازسے می کرد اتفاقاً در یکجہ بود بجانب دریا پردہ پر روے آن انگندہ دروازہ نہ بستہ بودند
 شاہزادہ بازسے کنان در جانب در یکجہ میرود کہ تماشاکند بجز رسیدن سرنگون بزیر اقامت قضا را پلاسے نہ کردہ در
 دیوار نہادہ بودند و فراش متصل آن نشستہ بود سردابین پلاس میرسد پا با بر پشت و دوش فراش خورہ بر زمین می افتد
 با آن کہ ارتفاعش ہفت درعہ است چون حمایت ایند جل سجانہ حافظ و ناصر بود و جو و فراش و پلاس واسطہ حیات
 آدمی شود عیاذا باللہ اگر چنین بودی کار بہ شواری کشیدے در اوقات راسے مان کہ سردار پیادہ ہاسے خدمتہ بود
 در پاسے چہرہ کہ ایستادہ فی الفور دوبدہ او را برمی دارد و در آغوش گرفتہ متوجہ بالامی شود در آنجا در ان حالت بہین قہر
 می پرسد کہ مرا کجائی بری او میگویی کہ بلا زمت حضرت دیگر ضعف بروستوے لے می شود و از حرف زدن با زمی ماند من
 در استراحت بودم کہ این خبر خوش بگو شتم رسید سر اسیمہ بیرون دویدم چون او را بدین حال دیدم ہوشم از سر رفت و زمان
 ممتد در آغوش شفقت گرفتہ محو این سوہبت آئی بودم در واقع طفل چہار سالہ از جائے کہ دہ گز شرعی ارتفاع داشتہ
 باشد سرنگون بیفتد و اصلاً غبار آسبے بر اعضائش نہ نشیند جاسے حیرت است سجدات شکر این سوہبت تازہ بتقدیم
 رسانیدہ تصدقات دادہ شد و فرمودم کہ ارباب استحقاق و قہر اسے کہ درین شہر توطن دارند بنظر در آورند تا در خور آنہا وجہ
 معیشت مقرر شود از غریب آنکہ سہ چارہا پیش ازین واقعہ جو تک راے بنجم کہ در مہارت فن نجوم از پیش قدمان

این طائفہ است سبب واسطہ بین عرض کردہ بود کہ از زائچہ طالع شاہزادہ چنین استخراج شدہ کہ این سہ چار ماہ برایشان
 گران است لیکن کہ از جاے مرتفع بزیافتہ وغبار آسبے بردامن حیات نہ نشیند چون مکرر احکام او بصحت پیوست
 ہموارہ این توہم پیرامون خاطری گشت و درین راہماے خطرناک و کردہاے دشوار گذار یک چشم از آن نوبہال چمن
 اقبال غافل نبودم ہمیشہ اوراد و نظر می داشتیم و نہایت محافظت و غایت احتیاط بجای آمد تا بکشمیر رسیدہ شد چون
 این سانچہ ناگزیر بود انکما و دایماے او چنین غافل می شوندم لہذا کجما کہ اخیر گذشت در باغ عیش آباد و درختہ نظر
 و آمد کہ شکوفہ صد برگ داشت بغایت بالیدہ و خوشنما غایتاً سید او ترش نشان میدادند چون از دلاور خان کا کرجہ دست
 شایستہ بطور آردہ بود بمنصب چار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سرفراز فرمودم و پسران او را نیز بمنصب اختیار بخشیدم
 شیخ فرید ولد قطب الدین خان بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار نوازش یافت منصب سربراہ خان بقصدی
 ذات و دو صد و پنجاہ سوار حکم شد نور آمد گر گیساق را بمنصب شش صدی ذات و یک صد سوار سرفراز ساختم
 و خطاب شریف خانی عنایت فرمودم پیشکش روز مبارک شنبہ بیست و یکم در وجہ انعام قیام خان قراول باشی مرحمت شد
 چون الہ داد خان سپہ باریکی بر کردار زشت خویش نہامت گزیدہ بدرگاہ آمد حسب التماس اعتماد الدولہ گناہ او بعتقون
 گشت آثار خجالت و شرساری از ناصیہ احوالش ظاہر بود بدستور سابق منصب دو ہزار و پانصدی و یک ہزار و دویست
 سوار عنایت نمودم میرک جلا پر از گلکیان صوبہ بنگالہ بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار سرفرازی یافت چون بعرض
 رسید کہ لالہ چوغاشی در پشت بام مسجد جامع خوب شگفتہ روز شنبہ بیست و سویم بسیر و تماشاے آن رفتہ شد احوالی یک
 ضلع آن گلزار خوشی شدہ بود پرگنہ بود ہری کہ پیش ازین بر اہبہ عنایت بود بعد از و سپہا و سوار حمل مقہور داشت و در نیلا
 بجگت سنگہ برادر او کہ ٹیکہ نیافتہ بود سقط نمود و پرگنہ جوہر اہبہ سنگرام مرحمت شد روز دوشنبہ غزہ آمدی بہشت بمنزل
 خرم رفتہ بجام از در آمد بعد بر آمدن پیشکش کشیدہ قلیے بخت خاطر از پذیرفتہ روز مبارک شنبہ چارم میر حلیہ بمنصب
 دو ہزار ذات و سیصد سوار سرفراز شد روز یکشنبہ ہفتم بقصد شکار کبک بوضع چار دورہ کہ وطن حیدر ملک است سواہی
 شد الحق سز دین خوشی پیرگاہ و گشتی است آہماے روان و درختای پنجاہ عالی دار حسب التماس او نور پور نام ہنام و سربراہ درختہ است
 بل تھل نام کہ چون کی از شاخماے آن را گرفتہ جنبانند مجموع درخت و حرکت می آید عوام باین اعتقاد کہ این حرکت مخصوص بہان خیرت
 است اتقا و دروہ مذکور از ان قسم درخت دیگر بنظر در آمد کہ بہان طریق متحرک بود معلوم شد کہ باین حرکت لازم نوع و درخت

است نہ مخصوص یک درخت و در موضع را و پورا از شهر و نیم کرده بر سمت ہندوستان درخت چناری واقع است میان سوختہ
پیش ازین بیست سال کہ من خود براسے سوار با تیغ اسپ زین دار و دو خواجہ سرا بدرون آن در آمدہ بودم و مسک گاہ
بتقریب این حرف مذکور میشد مردم استبعاد می نمودند درین مرتبہ باز فرمودم کہ چندی بدرون آن در آیند بہمان دستور کہ در خاطر
داشتم ظاہر شد در اکبر نامہ مسطور است کہ حضرت عرش آشیانی سے و چار کس را بدرون آن در آورده متصل یکدیگر نشاندہ
بودند درین تاریخ بعرض رسید کہ پرتقی چند پسر را سے سنوہر کہ از گلیان لشکر کانگڑہ بود با مخالفان جنگ بے صرفہ کردہ
جان نثار گشت روز مبارک شبنبہ یازدہم برین موجب بندہ اسے در گاہ باضافہ منصب سرفراز گشتند تا تار حسان
و ہزاری ذات و پانصد سوار عبدالعزیز خان دو ہزاری ذات و ہزار سوار و دیبی چند گوالیاری ہزار و پانصدی ذات
و پانصد سوار میر خان پسر ابوالقاسم خان یکے ہزاری ذات و ششصد سوار مرزا محمد ہفت صدی ذات و سے صد
سوار لطف اللہ سیصد ذات پانصد سوار نصر اللہ عرب پانصدی ذات و دو بیست و پنجاہ سوار تہور خان بغوجداری سرکار
میوات تعیین شد روز مبارک شبنبہ بست پنجم سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بھکر بصاحب صوبگی ولایت ٹھٹھہ فرق عزت
برافراخت و منصب او اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار حکم شد و علم نیز مرحمت فرمود شجاعت خان عرب
بنصب دو ہزار و پانصدی ذات و دو ہزار سوار عزرائیل یافت وانی را سے سنگدن حسب التماس مہابت خان بعد بہ
بگش تعیین شد جانپا رخا بنصب دو ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز گشت و رینولا از اعراض سپہسالار خان
خانان و سایر دولتموالان ظاہر شد کہ عنبر سیاہ نخت باز قدم از حد ادب بیرون نہادہ فتنہ و فساد کہ لازمہ سرشت زشت
آن بہ ذات است نبیا ذکر دہ و ازان کہ موکب منصور بولایت و در دست نہضت فرمودہ فرصت مقتنم شمر دہ عہد و پیاپی
کہ با بندہ ہا سے در گاہ بستہ بود شکستہ دست تصرف بملک بادشاہی دراز ساختہ امید کہ عنقریب بشامت اعمال خویش
کر قمار گرد و چون التماس خزانہ نمودہ بود حکم شد کہ مبلغ بیست لک روپیہ متصدیان دارالخلافہ اگرہ نزد سپہسالار روانہ سازند
و مقارن این خبر رسید کہ امرا تہا نجات را گذاشتہ نزد داراب خان فراہم آمدہ اند و ترکیان بہ دور لشکر صفت بستہ می گردند و خبر ظن
در احمد گمر متحصن شدہ تا حال دوسہ دفعہ بندہ ہا سے در گاہ را با مقہوران مبارزت اتفاق افتاد و ہر مرتبہ مخالفان شکست
خور دہ جمعی را بکشتن دادند و در مرتبہ آخر داراب خان جوانان خوش اسبہ را ہمراہ گرفتہ بر بگاہ مقہوران تاخت و جنگ
سخت در پوست و مخالفان شکست خوردہ رو سے ادبار و اود سے فرار نہادند و بگاہ آنہا بتاراج رفت و لشکر ظفر اثر

سالماً و غانماً بار دوے خود مراجعت نمود چون عسرت و گرانی عظیم در لشکر منصور و سپہر سید دولتخواہان کنگاش دران دیدند کہ از
 کرپوہ رود ہنگڑہ فرود آمدہ در پایان گھاٹ توقف باید نمود تا رسد غلہ بہولیت میرسیدہ باشد و مردم محنت و تاب نکشند
 ناگزیر در بالا پور معسکر اقبال آراستند و مقہوران سیاہ بخت شوخی و شامی بختی نمودہ در طرف بالا پور نمایان شدند راجہ نرسنگدیو
 با چند سی از بندہ ہاے جان نثار بہدافتہ غنیمت گماشتہ بسیارے را بقتل آورد و منصور نام جیشی کہ در سپاہ مقہوران بود
 زندہ بدست افتاد ہر چند خواستند کہ بفریضیل اندازند را مضمی نشد پای جہالت افشرد راجہ نرسنگدیو فرمود کہ سرش از تن جدا
 سازند امید کہ فلک دوار سزائے کردار ناہنجار در دامن روزگار سایہ حق ناشناسان نند و رسیدم اردی بہشت بہ تماشای
 سکہ ناک سواری شد بقایت تیلان خوشی است و این آبشار در میان درہ واقع است و از جاے مرتفع میریزد ہنوز بر
 اطراف آن برت بود جشن سبارک شنبہ دران گلزمین آراستہ پیالہ ہاے مقلد را بر لب آب خورہ محفوظ گشتیم درین جدول
 آب جانورے بنظر درآمد از عالم ساج سلج سیاہ رنگ است و خالہاے سفید دارد و این ہم رنگ بلبل است با
 خالہاے سفید و غوطہ در آب مے خورد و زمان ممتد در زیر آب می باشد و از جاے دیگر سر بر مے آورد فرمودم کہ دو
 سہ جانور از ان گرفتہ آرند تا معلوم شود کہ از بابت مرغابی است پوست در میان پا دارد و باہم پیوستہ با از عالم جانوران
 صحرائی کشادہ است دو قطعہ از ان گرفتہ آوردند یکے فی الفور مرد و دیگر یک روز ماند پنجہ اش مثل مرغابی پیوستہ بنود بہادر اللہ
 استاد منصور نقاش فرمودم کہ شبیہ آن را بکشند کشمیر یان گلکرمی نامند یعنی ساج آبی در نیولا قاضی و میر عدل معروض
 داشتند کہ عبد الوہاب پیر حکیم علی بجمے از سادات متوطن لاہور ہشتاد ہزار روپیہ دعوی می نماید خطی بمہر قاضی نور اللہ
 ظاہر ساختہ کہ پدرین زر مذکور را برسم امانت بسید ولی پدر اینہا سپردہ و سادات منکر اند اگر حکم شود حکیم زادہ بجمت احتیاط
 سوگند مصحف خورہ حق خود را از انہا بگیرد فرمودم انچہ مطابق احکام شریعت است عمل آورند روز دیگر معتمد خان بعرض رسانید
 کہ سادات خضوع و خشوع بسیار ظاہر می سازند و معاملہ کلی است ہر چند در تحقیق تفحص این قضیہ بیشتر تامل بکار رود بہتر خواہد
 بود بنا بران فرمودم کہ آصفخان تحقیق این قضیہ نہایت وقت و دور اندیشی بکار برودہ نوعی نماید کہ اصلاً منظمہ و شبہ و شک
 قانند با وجود این اگر خوب و اشگافہ نشود در حضور خود باز پرس نمودہ خواہد شد بجز دشیندن این حرف حکیم زادہ راول
 دوست از کار رفتہ و جمے از آشنایان شفیع ساختہ حرف آشتی بہ میان آورد و عرض آنکہ اگر سادات باز پرس این قضیہ
 را با آصف خان بہ اندازند خط ابرامی سپارم کہ مرا با ایشان من بعد حقی و دعوی نہ باشد ہر گاہ آصف خان کس طلب

اوی فرستاد از آن جا کہ خاین خالیت می باشد بہ بہانہ وقت می گذرانید و حاضر نمی شد تا آنکہ خط ابراہیم یکے از دوستان خود سپرد و حقیقت با صفت خان رسید جہرا اورا حاضر ساختند در مقام پیش در آمد ناگزیر اعتراف نمود کہ این خط را یکے از ملازمان من ساختہ و خود گواہ شدہ مرا از راہ برودہ بود ہمین مضمون نوشتہ داد چون آصف خان حقیقت را بعین رسائیہ منصب و جاگیر اورا تغییر ساختہ از نظر انداختم و سادات را بہزت و آب و رخصت لاہور از زانی داشتیم روز مبارک شنبہ ہفتم خرداد و اعتقاد خان بمنصب چارہزاری ذات و ہزارہ پانصد سوار سرفرازے یافت و صادق خان بمنصب دوہزاری و پانصدی ذات و ہزار و چار صد سوار ممتاز گشت زین العابدین پسر آصف خان مرحوم بخدمت بخشگیری احدیان سرفراز گشت راجہ نرسنگد یو بندیلہ بالا پایہ پنج ہزاری ذات و سوار فرق عزت برافراخت و کشمیر پیشرس ترین سیوہ ہاشکن بہت می خوش می باشد از آلو بالو خورد ترغایتا در چاشنی و نزاکت بسیار بہتر و در کیفیت شراب سہ چار آلو بالو پیشتر نمی توان خورد و ازین در شبان روزے تا صد ہم مجزہ می توان گرگ کرد و خصوصاً از قسم پیوندیش حکم فرمودم کہ بعد ازین اشکن را بخون سے گفتہ باشند ظاہراً و کہ ہستان بدخشان و خراسان می شود مردم آنجا بجز می گویند آنچه از ہمہ کلان تراست نیم مثال بوزن در آمد شاہ آلو و چارم اردے بہشت مقدار نخودے نمایان شد و در بیت و ہفتم رنگ گردانید در پانزدہم خرداد و کمال رسید و زبر کردہ شد شاہ آلو بدلیقہ من از اکثر سیوہ ہا خوشترے آمد چار درخت در باغ نور افرامہ آورده بود یکے را شیرین بار نام کردم و دوم را خوشگوار و سوم را کہ از ہمہ بیشتر بار آورده بود پر بار و چارم کہ کتر بار داشت کم بار و یک درخت در باغچہ حسوم بار آورده بود آن را شاہ وار نام نهادم نوہالی در باغچہ عشرت افرا بود آن را آلو بار خواندم ہر روز بہان قدر کہ بخت مزہ پیالہ کفایت کند بدست خودے چیدم اگرچہ از کابل ہم بڈاک چوکی سے رسانیدند لیکن از باغچہ خانہ تازہ تازہ چیدن بدست خود و لطف دگر دار شاہ آلوے کشمیر از کابل کمتر نمی شود بلکہ بالیدہ تراست آنچه از ہمہ کلان تر بود یک ٹانک و پنج شرخ بوزن در آمد روز شنبہ بہشت یکم بادشاہ بابو بیگم جگہ نشین ملک بقاشد و الم این واقعہ و لحراش بارگران بر خاطر منہاد امید کہ اللہ تعالیٰ اورا در جوار مغفرت خویش جاے دہاد از غریب آنکہ چو تکرے بنجم پیش ازین بدو ماہ بعضے از بندہ ہاے نزدیک را آگاہ ساختہ بود کہ یکے از صدر نشینان حرم سراے عفت بہنا ٹخانء عدم خواہد شتافت و این را از زانچہ طالع من دریافتہ بود مطابق افتاد و از سوانح شہادت یافتن سید غر خان و جلال خان گکر در لشکر بنگش تفصیل این اجمال آنکہ چون ہنگام رفع محمول شد مہابت خان لشکر تعین نمود کہ بہ کوہستان

در آمده ز راعت افغان را بخوراند و از تاخت و تاراج و کشتن و بستن و قبیله محل نگذارند قضا را چون بنده با سب و درگاه
 با سب کوهل می رسند افغانان برگشته روزگار از اطراف هجوم آورده سر کوهل را می گیرند و استحکام میدهند جلال خان که
 مرد کار دیده و پیر محنت کشیده بود صلاح وقت در آن می بیند که دوسه روزی توقف کرده شود تا مقهوران آذوقه
 چند روزی که بر پشت بار کرده آورده اند صرف نموده لاچار خود بخود ویران شوند انگاه بسهولیت مردم ما ازین کرپوه
 دشوار خواهند گذشت چون ازین کوهل بگذریم دیگر کارهای نمی توانست ساخت و مالش بسزا خواهند یافت عزت خان
 که شعله بود و رزم افروز و برق دشمن سوز لب و ابدید جلال خان پیرداخته برهنه با چندی از سادات بارهه توسن بهت بگریخت
 و افغانان مانند مور و کبک از اطراف هجوم آورده او را در میان گرفته با آنکه زمین معرکه اسپ تاز بود و بهر طرف که حسین
 غضب می افروخت خرمین هستی بسیار می باقی می سوخت در اثنای زد و خورد و اسپش را سپی که دند پاده
 تازیانه داشت تقصیر نکرد عاقبت بار فغانی خویش مروانه فرو شد و در هنگامیکه عزت خان می تاز و جلال خان کله و
 مسعود پیر احمد بیگ خان و بیزن پسر نا و علی میدادند و دیگر بنده با عثمان شتاب از دست داده بے اختیار از هر
 طرف کوهل می جنبند و مقهوران سر کوهها گرفته بنگ و تیر کار زاری نمایند جوانان جانبیار چه از بنده های
 درگاه چه از تا بنیان محابت خان و اوجرات و جلالت داده بسیار می از افغانان را بقتل می رسانند درین داگیر
 جلال خان و مسعود با بسیار از جوانان جان نثار می گردند بیگ تند خوئی و تیز جلولی عزت خان چنین چشم زخمی بشکر
 منصور رسید و محابت خان از شنیدن این خبر وحشت اثر فوجی از مردم تازه زور بکمر فرستاده تهاجمات را از سر نو
 استحکام می دهد و هر جا اثر می ازان سیاه بختان می یابند در کشتن و بستن تقصیر نمی نمایند چون این واقعه بعرض رسید اکبر قلی
 پسر جلال خان را که بخدمت فتح قلعه کانگله مقرر بود و بجنوب طلب داشته منصب هزار می ذات و هزار سوار لطف فرمودم و ملک
 سوروشی او را بدستور قدیم در وجه جاگیر او مقرر داشته اسپ خلعت داده بملک لشکر نگارش فرستادم با آنکه از عزت خان فرزند
 مانده بود بنایت خرد سال جانفشانی او را در پیش نظر حقیقت بین داشته منصب و جاگیر عنایت شد تا باز ماند های او
 از هم نپاشند و دیگران را امید داری افزایش درین تاریخ شیخ احمد سمرندی را که بجبت دکان آرائی و خود فروشی و بی صرفه گوئی
 روزی چند در زندان ادب محبوس بود و بجنوب طلب داشته خلاص ساختم خلعت و هزار روپیه خرچ عنایت نموده در رفتن
 و بدین مختار گردانیدم و از روی انصاف معروض داشت که این تنبیه و تادیب در حقیقت هدایتی و کفایت بود و نقش مراد

در ملازمت خواهد بود دست و هفتم خورداوزرد آو رسید خانه تصویر سه که در باغ واقع است و حکم به تمیز آن شده بود و در بنوا
تصویر استادان نادره کلا را استگی یافت در مرتبه بالا شبیه جنت آشیانی و عرش آشیانی در مقابل شبیه مرا و بهادرم شاه عباس
را کشیده اند بعد از آن شبیه میرزا کامران و میرزا محمد حکیم و شاه مراد و سلطان دانیال و در مرتبه دوم شبیه امرا و بنده پادشاه
خاص را تصویر کرده اند و در اطراف بیرون خانه سواد منازل راه کشیده به ترتیبی که آمده شده و محاسنه اندکی از شعرا
این مصرع را تاریخ یافته - ع

مجلس شایان سلیمان چشم

روز مبارک شنبه چهارم تیر ماه آبی جشن بویا کو بی مشده درین روز شاه آو سه کشمیر با خبر رسید از چهار درخت بلخ
نوز افزایک هزار و پانصد عدد و از سایر درختها پانصد عدد دیگر چیده شد بمقتضایان کشمیر تا کید فرمودم که درخت شاه آو
در اکثر باغات پیوند کنند و فرزوان سازند و در تیولا بهیم پسر را تا امر سنگه خطاب راجی سرفرازی یافت و و لیرخان بلند رشید
عسرت خان بمنصب هزاری ذات و هشتصد سوار ممت از گشت و محمد سید پسر احمد بیگ خان بمنصب شش صدی ذات
و چهار صد سوار و مخلص احمد برادر او پانصدی ذات و دو دست و پنجاه سوار نوازش یافتند سید احمد صدر منصب هزاری غلبه
شد بهیز را حسین پسر میرزا رستم صفدی منصب هزاری ذات و پانصد سوار محبت فرموده بخدست دکن رخصت کردم روز
یک شنبه چهارم تیر ماه آبی حسن علی خان ترکمان بصاحب صوبگی او دیسه فرق عزت برافراخت و منصب ذات و سوار
سه هزاری حکم شد درین تاریخ بهادر خان حاکم قندهار نه راس اسب عراقی و چند تغور اقمشه زر لفت و نخل زر لفت و دانه های
کیش و غیره برسم پیشکش ارسال داشته بود به نظر گذشت روز دوشنبه پانزدهم بهیر ایلاق قوسی مرک سوار می شد به کوچ و بی
کوتل رسیده روز کم شنبه هفتم بهیر از کرپوه برآمده و که ده سافت در غایت ارتفاع بصوبت تمام قطع شد از فراز کوتل
تا ایلاق یک کرده دیگر زمین پست و بلند بود اگر چه قطعه قطعه گلهای الوان شکفته بود لیکن آن قدر که تعریف می کردند و در خاطر
نقش بسته بود به نظر در نیامد شنیده شد که درین نزدیکی دره ایست که بنایت خوب شکفته روز مبارک شنبه بهیز و هم تاباشه
آن رستم بے تکلف هر گونه اعزاق که در تعریف آن گل زمین کرده شود گنجایش دارد و چند آنکه نظر کار می کرد گلهای الوان
شکفته بود و پنجاه قسم گل در حضور خود چیده شد لیکن که چند قسم دیگر هم بوده باشد که بنظر در نیامده آخر پادشاه روز همان مراجعت
معلوف داشت مشب در حضور به تقریری حرف محاصره احمد نگر نگر کور می شد خان جهان غریب نقطه گذرانید پیش ازین

ہم مکر رگوش رسیدہ بود بنا بر عزابت مرقوم میگردد و در ہنگامی کہ برادرش شاہزادہ وانیال قلعہ احمد نگر را محاصره کرده بود روز سے اہل قلعہ توپ ملک میدان را بجانب اردو سے شاہزادہ مگر اگر قلعہ آتش دادند گولہ قریب دایرہ شاہزادہ رسید از آنجا باز گنبد بستہ در خانہ قاضی بایزید کہ از مصاحبان شاہزادہ بود رفتہ افتاد اسب قاضی بقاصد سہ چار گز بستہ بودند بمجرور رسیدن گولہ بر زمین ران اسب از پنج برکنده بر زمین افتاد و غلولہ از سنگ بود و وزن دہ سن متعارف ہند کہ ہشتاد سن خراسان باشد توپ مذکور بشاہ کلان است کہ آدم در میان درست سے تواند نشستہ بین تاریخ خواجہ ابوالحسن میر بخشی را بمنصب پنج ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز ساختم مبارک خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و ہفتصد سوار سر بلندی یافت بیزن پسر تادعلی بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت آمانت خان بمنصب دو ہزار ذات و چار صد سوار سرفراز شد روز مبارک شنبہ بست و پنجم نوازش خان پسر سعید خان را بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار و بہشت خان را بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار و سید یعوب خان پسر سید کمال بخاری را بمنصب ہشت صد ذات و پانصد سوار امتیاز بخشیدم میر علی عسکر پسر میر علی اکبر موسوی بخطاب موسوی خانی نوازش یافت چون تعریف ایلاق کوری مرک مکر رشیدہ شدہ بود در نیوالا خاطر بہ تماشا سے آن بسیار رغبت افرو در روز شنبہ ہشتم امر داد بران صوب سوار شد از تعریف آن چہ نویسد چند آنکہ نظر کار می گرد گدھا سے الوان شگفتہ و در میان سبزہ دگل جدول با سے آب روان در غایت لطافت و صفا گوئی صفحہ ایست از تصویر کہ نقاش قضا بقلم صنع نگاشته غیچہ دلبا از تماشا می آن سے شگفت بے تکلف آن ایلاق را نسبت بدیگر ایلاقات نیست و بہترین سیرگاہ ہا سے کشمیری توان گفت در ہندوستان سپہا نام جانور سے است خوش آواز کہ در موسم برسات نالہ ہا سے جان سوز می کشد چنانچہ کوئل بیضہ خود را و آشیان زار غمی نند و زار غ بچہ اورامی کشد می پردرد و کشمیر دیدہ شد کہ بیضہ خود را در آشیان غوغائی نہادہ بود غوغائی بچہ آن را پرورش میداد روز مبارک شنبہ ہفتم ہمہ ذیانتان بمنصب ہزار و پانصد ذات و ہفتصد سوار سرفراز گشت درین تاریخ محمد زاہد نام لپچی عزت خان حاکم اورنگ بد رگاہ رسید عریضہ با محقر تحفہ اوسال دانستہ سلسلہ جناب نسبت ہای سورتی شدہ بود بنظر عاطفت مخصوص دانستہ عجلت الوقت وہ ہزارہ در ب با تمام الپچی مقرر شد و تصدیق بیوتات حکم فرمودم کہ از اقسام اجناس انچہ او التماس نماید بجهت فرستادن ترتیب دہند در نیوالا فرزند خان جان را غریب توقیفی نصیب شدہ از شفقتی بادہ نہایت زار و نزار گشتہ بود از استیلا بر این نشانہ مردان کن نزدیک بآن رسیدہ کہ جاگرمی در

سراین کارکنان گاہ بخود پرداخت و حق سجانہ اور امونی ساخت و حمد کرد کہ بعد ازین دامن لب بشراب نیالاید و آلودہ نشازد ہر چند نصیحت کردم کہ بیک باز ترک کردن خوب نیست از روی حکمت و تدبیر مجبور باید گذشت راضی نشد و مردانہ گذشت بتایخ بیست و پنجم امرداد بہادر خان صاحب صوبہ قندھار بمصب پنج ہزار نجات و چار ہزار سوار سرفراز گشت و در دوم شہر یو راہ آہی بان سنگہ پسر راوت شکر بمصب ہزار و پانصدی و ہشت صد سوار و میرحام الدین ہزار و پانصدی و پانصد سوار و کرم الدین پسر علی مرد بخان بہادر بشش صدی و سیصد سوار نوازش یافتند چون درینو لا توجہ خاطر بدندان ابلق جو ہر دار بسیار است امرای عظام و در نقص و تجسس غایت سعی و اہتمام تقدیم رسانیدند از ان جملہ عبدالعزیز خان نقشبندی عبدالہنام ملازم خود را نیز و خواجہ حسن و خواجہ عبدالرحیم پسران خواجہ کلاں جو بہاری کہ امروز مقتدا سے ولایت ما و را را انہرا ند فرستادہ مکتوبی مشتمل بر اظہار این خواہش ارسال داشتہ بود اتفاقاً خواجہ حسن دندانی درست در کمال لطافت داشتہ فی الفور مصحوب مومی الیہ روانہ و رگاہ ساخت و درین تاریخ بحضور رشید موجب نیلاد خاطر گشت فرمودم کہ موزی سے ہزار روپیہ را از نفایس استعہ بحبت خواجہ ہاروانہ سازند و میر ترکہ بخاری بدین خدمت مامور گشت روز مبارک شنبہ دوازدم شہریور میر میران بوجہ داری سہ کار میوات و ستوری یافت و منصب او از اصل و اضافہ دو ہزاری و یک ہزار و پانصد سوار حکم شد و اسب خاصہ با خلعت و شمشیر عنایت فرمودم و درینو لا از عرض داشتہ شد بوضوح پیوست کہ جو ہر مل متہور جان بالکلاں جہنم سپرد و نیز بمرض رسید کہ فوجی بر سر یکے از زمینداران فرستادہ طریق احتیاط از دست دادہ است بے آنکہ راہ درآمد را استحکام دہند و سر کو بہارا بگیرند و در تنگانی کوہ در آہو جنگ بے صرفہ کردہ اند چون روز باختر رسیدہ بود کارنا ساختہ و عطف عنان نمودہ اند و در برگشتن جلوریزان شدہ کس بسیار بکشتن دادہ اند خصوصاً جمعہ کہ عار گریختن بخود نہ پسندیدہ اند شہادت را بجان خریدہ اند از جملہ شہباز خان دولامانی کہ طایفہ است از گروہ افغانان بودی با جمعہ از نوکران و اقوام جان نثار گشت الحق خوب بندہ بود شجاعت با خود و آزر جم جمع داشت دیگر جمال خان افغان درستم برادر او رسید نصیب بارہمہ و چند سے دیگر زخمی برآسند و نیز نوشتہ رسید کہ محاصرہ تنگ شدہ و کار بر متحصنان بدشواری کشیدہ و مردم را در میان انداختہ زنہار خواستہ اند امید کہ درین زودی یہ بین اقبال روز افزون قلعہ مفتوح گردد و روز کم شنبہ ہیزد ہم ماہ مذکور دلا در خان کا کوہ باجل طبع و ولایت حیات سپرد از امر بہ صاحب الوش شجاعت با سرداری و کاروانی داشت اند زمان شاہزادگی بخدست من پیوستہ و بحسن اخلاص و جوہر رشاد از ہنگامان گوے سبقت ر بودہ بوالا پایہ المیوت رسیدہ بود و در آخر عمر حق تعالیٰ توفیق حق گذاری نصیب کرد و فتح کشتوار

که خدستے بود نمایان بہت او میسر شد امید که از اہل آمرزش باد فرزند ان و باز ماندہ ہاے اور ابا نواع مراحم و نوازش
 سرفراز ساختم و از مہر دم او چندے کے لایق منصب بودند در سلک بندہ ہاے درگاہ انتظام بخشیدہ دیگران را حکم فرمودم
 کہ بدستور سابق با فرزند ان او بودہ باشند تا جمیعت او از ہم پناشد درین تاریخ قوریا ساول با قطعہ الماس کہ ابراہیم خان
 فتح جنگ از حاصل کان بنگالہ فرستادہ بود آمدہ ملازمت نمود وزیر خان دیوان بنگالہ کہ از قدیان این درگاہ بود با جمل طبعے
 در گذشت شب مبارک مشنبہ ہفت و ہم کشمیریان کنار دریاے بہت را دورویہ چراغان کردہ بودند و این رسمی است
 پاستانی کہ ہر سال درین تاریخ از غنی و فقیر ہر کس کہ خانہ و در کنار دریا و دار و شل شب برات چراغان روشن می کند از بہیمان
 سبب آن را پریدہ شد گفتند کہ درین تاریخ ہر چشمہ دریاے بہت ظاہر شدہ و از قدیم این رسم آمدہ کہ در ان روز جشن
 دہتہ تر وادہ است دہتہ بمعنی بہت است و تر وادہ سینورہ رانی گویند چون درین تاریخ سینر دھم شوال چراغان مے کنند
 باین اعتبار دہتہ تر وادہ نامید اند بے تکلف خوب چراغانی شدہ بود بر کشتی نشستہ سیر و تماشا کردہ شد درین تاریخ جشن
 وزن شمس آراشگی یافت و بضابطہ معمولہ و بظلا و اجناس دیگر وزن کردہ در وجہ ارباب استحقاق مقرر فرمودم سال پنجاہ
 و یکم از عمر این نیازمندہ درگاہ الٰہی بانجام رسید و سیر آغاز سال پنجاہ و دویم چہرہ مراد افروخت امید کہ مدت حیات در
 رضیات ایزدی مصروف باد جشن روز مبارک مشنبہ بہت و ششم در منزل آصف حسان ترتیب یافت و آن
 حذوہ السلطنت بخوازم نیاز و پیشکش پرداختہ سعادت جاوید اند وخت و در غرہ شہر پور مرغابی در تال الہ نمایان شد
 و در بیت و چارم ماہ مذکور در کول دل نمودار گشت جانوران پرندہ کہ در کشمیر مے باشند بدین تفصیل است کلنگ سادس
 طاوس جزر کلنگ تغیری تنداغ کردانگ زر و تلک فقرہ باجرم لیلورہ حوصل مکشہ قلعہ قاز کوکھ و راج شارک نو نسج
 بویچہ ہرل دھیک کویل شکر خوارہ مہو کہ مہرات ہنس کلچری ٹیٹری کہ من اور ابد آواز نام کردہ ام چون اسامی بعضی از نیالہاری
 معلوم نہ بود بلکہ در ولایت نمی باشد ہندی نوشتہ شد و اسامی جانوران کہ در کشمیر نمی باشند از درندہ و چرندہ بدین تفصیل شیر زرد
 یوز گرگ گاوش صحرائی آہوے سیاہ چکارہ کوتہ پاچہ نیلہ گاؤر خرخروش سیاہ گوش گرہ صحرائی موشک کہ بلائی سوسار خا پشت
 درین تاریخ شفق لالہ از کابل بڈاکچوکی رسید انچہ از ہمہ کلان تر بود بیت و شش تولہ بوزن در آمد کہ شصت و پنج مثقال بود
 باشد تا موسم شفق لالہ بود و آنقدر می رسید کہ با کثر امر او بندہ ہاے خاص الوش عنایت می شد و وزجہ بیت و ہفتم بقصد سیر و
 تماشا و دیرناک کہ ہر چشمہ دریاے بہت است سواری شد و پنج کردہ ہاے آب بکشتی رفتہ در ظاہر موضع پانی پور نزل

فرمود درین روز خیرناخوش از کشتوار رسید تفصیل این اجمال آنکہ چون دلاور خان فتح کردہ متوجہ درگاہ شد نصر اللہ عرب را با چندی از منصب داران بجا قفلت آنجا گذاشت اورا در اسے دو خطا افتادیکے آنکہ زمینداران و مردم آنجا را تنگ گرفت و سلوک نامالایم در پیش داشت دوم آنکہ جمعے کہ بلک مقرر بودند بہ طبع اضافہ منصب از درخصت خواستند کہ بدرگاہ رفتہ ہمسازی خود کنند و آن تجویز این معنی نمودہ اکثرے را بمرورخصت داد چون پیش او جمعیت کم ماند زمینداران آنجا کہ زخمہا از دور دل داشتند و در کین شورش بودند فرصت یافتہ از اطراف ہجوم آوردند پل را کہ عبور لشکر و ملک منحصر دران بود سوختہ آتش فتنہ و فساد افروختند و نصر اللہ متحصن گشتہ دوسہ روزے خود را بہزار جان کندن نگاہ داشت چون آذوقہ نمود و راہ را نیز بستہ بودند ناگزیر شہادت قرار دادہ مردانہ با چندی کہ ہمراہ بودند داد شجاعت و جلالت داد تا آنکہ اکثرے از ان مردم شہادت رسیدند و بعضے خود را اسیر سر پنجہ تقدیر کردند چون این خبر بمساع جلال رسید جلال پسر دلاور خان کہ آثار رشد و کار طلبی از انصیہ احوال او ظاہر بود و در فتح کشتوار ترددات پسندیدہ از او بطور آمدہ بود بمنصب ہزاری ذات و ششصد سوار سرفراز ساختہ و ملازمان پیر اورا کہ در سلک بندہ اسے درگاہ انتظام یافتہ بودند و فوجی از سپاہ صوبہ کشمیر با بسیارے از زمینداران و پیادہ اسے بر قنداز بلک او مقرر داشتہ باستیصال ان گروہ عنایت مخدول تعین فرمود و تیر حکم شد کہ راجہ سنگرام زمیندار جمو با مردم خود از راہ کوہ جمو در آید امید کہ درین زدوے بمنز اسے کردار خویش گرفتار آیند و در شبنبہ بست ہشتم چار دہیم کردہ کوچ شد از موضع کا کا پور یک کردہ گذشتہ برب آب فرود آمد بنگ کا کا پور مشہور است بر کنار دریا صحرا صحرا خود و واقعاہ روز یکشنبہ بیست و نہم موضع پنج ہزارہ منزل شد این موضع بفرزند اقبال مند شاہ پرویز عنایت شدہ است و کلاے او مشرف بر آب باغچہ و مختصر عمارتی ترتیب دادہ بودند در حوالی پنج ہزارہ چلکہ واقع است در عنایت صفا و نہ بہت دہشت درخت چنار عالی در وسط چلکہ و جوی بے برد و گشتہ کشمیر یان ستہا یولی مے گویند یکے از سیرگا ہاے مقرر کشمیر است درین تاریخ خبر فوت خاندوران رسید کہ در لاہور با جل طبعی در گذشت عمرش قریب بہ ہزار رسیدہ بود از بہادران مقرر روزگار و دلیران عرصہ کار زار بود شجاعت را با سرداری جمع داشت درین دولت حقوق بسیار دار د امید کہ از اہل آمرزش با د چار پسر از د ماند لیکن ہیچ کدام لیاقت فرزندی او ندارد قریب چار لک دہیم نقد و جنس از ترکہ او برآمد بفرزندانش عنایت شد و زدو شبنبہ سے ام نخست تماشاے سر چشمہ انچ نمودہ شد این موضع را حضرت عرش آشیانی بہرامد اس کچواہہ محنت نمودہ بودند و او در داسن کوہ و فراز چشمہ عمارات و حوضہا ساختہ بے تکلف سرمتری است در عنایت لطافت و نفاست آتش د کمال صفا و عذوبت ماہی بسیار در دشنا و در شعر

در تہ آبش ز صفا رنگ حسد بد کور تواند بدل شب شمر و

چون این موضع بفرزند خانجہان عنایت فرمودم مشارالیه ترتیب ضیافت نمودہ پیشکش کشیدہ بجهت خاطر او گرفتہ شد ازین چشمہ نیم کردہ پنجمی بھون نام سرچشمہ ایست کہ راے بہاری چند از بند ہاے عرش آشیانی بت خانہ بفرز آن ساختہ آب این چشمہ از ان بیشتر است کہ توان گفت و درختاے کمان کہن سال از چنار و سفیدار و سیاه سید و دروآن رستہ شب درین مقام گذرانیدہ روز سہ شنبہ سی و یکم بسرچشمہ اچول منزل شد و آب این چشمہ از ان فزون تر است بشار خوشی دارد بر اطراف و درختاے چنار عالی و سفیدار ہاے متوزون سرہم آوردہ نشیمن ہاے دلکش بموقع ترتیب دادہ بودند در مد نظر باغچہ با صفا گلہاے جعفری شکفتہ کوئی قطعہ ایست از بہشت روزگم شنبہ غرہ ہمراہ از اچول کوچ فرمودہ قریب بہ چشمہ ویرناک منزل شد روز مبارک شنبہ دوم برچشمہ مذکور بزم پیالہ ترتیب یافت بند ہاے خواص را حکم شستن بموم پیالہ سرشار پیمودہ از شفق تا لوے کابل الوش گزک عنایت فرمودم و ہنگام شام مستان بخانہ خود ہا بازگشتند این چشمہ منبع دریاعے بہت است و در دامن کوہے واقع است کہ از تراکم اشجار و ابنوی سبزہ و گیاہ بومش محسوس نمی شود و در زمان شاہزادگی حکم فرمودہ بودم کہ بر سر این چشمہ عمارتی کہ موافق آن مقام باشد اساس ہنند و در نیو لا با انجام رسید حوض شمن چہل و دو درع و چارہ گز عمق و آبش از عکس سبزہ دریا حین کہ بر کوہ رستہ زنگاری رنگ و ماہی بسیار شناور و پرور حوض ایوانہاے طاق زدہ و باغی در پیش این عمارت و از لب حوض تا در باغ جوئی چار گز و در عرض و یک صد و ہشتاد گز در طول و دو گز در عمق و بر اطراف جوئی خیابان سنگ بست و آب حوض بہت بہ صاف و لطیف کہ با وجود چار گز و در عمق اگر نخوردے در زیر آب افتادہ باشد بنظر درے آید و از صفائی جوے و سبزہ و گیاہ کہ در زیر آن چشمہ رستہ چہ نویسند اقسام سبزہ و دریا حین در ہم رستہ از جملہ تہ نظری آمد بعینہ مانند دم طاووس نقاشانہ و از موج آب متحرک و یکہ گل جا بجا شکفتہ و نفس الامر آنکہ در تمام کشمیر این خوبی و دلفریبی سیرگاہے نیست معلوم شد کہ بالاے آب کشمیر را ہیچ نسبت بپایان آب نیست و بائستہ روزے چند درین حدود سیر مستوفی کردہ و ادعیش و کامرانی میدادیم چون ساعت کوچ نزدیک رسیدہ بود و در سرتل رفت شروع در باریدن کردہ و فرصت توقف بر سخی تافت تاگزیر عنان ہجرت بجانب شہر معطوف داشتیم و حکم شد کہ بر کنار جوے مذکور و دروہیہ درخت بنشانند روز شنبہ چارم برچشمہ لکابھون منزل شد این سرچشمہ ہم قابل جابے بہت اگر چہ الحال در برابر آنا نیست لیکن اگر مرمت کنند جابے خوب خواهد شد فرمودم کہ مناسب این مقام عمارتے بسازند و حوض بیش چشمہ را مرمت نمایند در اثنا راہ برچشمہ عبور واقع شد کہ اندہ ناک نامند مشہور است کہ

ماہی این چشمہ نامینامی باشد لحظہ بر چشمہ مذکور توقف نموده دام انداختم و دوازده ماہی بدام افتاد از انجمله سه ماہی نابینا بودند و نہ ماہی چشم داشت ظاہر آب این چشمہ را تاثیر است کہ ماہی را کور می سازد بہر حال خالی از غرابت نیست روز یک شنبہ پنجم باز چشمہ چمنی بہون و اینچ عبور نموده متوجہ شہر شدم روز یکم شنبہ ہشتم خبر فوت ہاشم پسر قاسم خان رسید روز مبارک شنبہ نہم ارادت خان بساحب صوبگی کشمیر سرفراز شد میرجلہ از تغیر او بخدمت خانسانمانی امتیاز یافت و معتمد خان بخدمت عرض مکہ رفرق عزت برافراخت و منصب میرجلہ دوہزاری ذات و پانصد سوار حکم شد شب شنبہ یازدہم بشہر نزول اجلال اتفاق افتاد اصفت خان بخدمت دیوانی صوبہ گجرات ممتاز شد سنگرام راجہ جوہنصب ہزار و پانصد نیات و ہزار سوار سر بلندی یافت درین روز غیر مکرر شکار سے از ماہیگیران کشمیر شاہ قہاد در جائیکہ آب تا سینہ آدمی باشد کشتی پہلو سے یک دیگر می برزند بدستور یکہ کیسر باہم پیوستہ باشند و دیگر از ہم دور بفاصلہ چاروہ پانزدہ درعہ و دو ملاح بر کنار طرقت بیرون کشتی بہ خوب دراز در دست گرفتہ می نشینند تا فاصلہ زیادہ و کم نشود و در برابر سر فرستہ باشند و دوازده ملاح در تہ آب در کنار سر را سے کشتی را باہم پیوستہ بدست گرفتہ با ہما بر زمین کو فتنہ می روند ماہی کہ در میان ہر دو کشتی در آمدہ خواہد کہ از تنگی بگذرد با سے ملاحان میرسد و ملاح فی الفور غوطہ خورده خود را بقعر آب میرساند و ملاح دیگر بہ پشت او حمل انداختہ بدو دست پشت او را زیر می کند تا آب او را بالا نیار و او ماہی را بدست گرفتہ می آرد و بعضی کہ درین فن ہمارت تمام دارند و ماہی بدو دست گرفتہ برے آرد از جملہ پیر ملاحے بود کہ در ہر غوطہ زدن اکثر دو ماہی می گرفتہ داین شکار در پنج ہزارہ می شود و مخصوص دریای بہت است در گولابا و دیگر رودخانہ نمی شود و منحصر در موسم بہار است کہ آب سرد و گزندہ نباشد روز دہم شنبہ سیزدہم جشن دسہرہ ترتیب یافت بدستور ہر سال اسپان را از طوایل خاصہ و انچہ حوالہ امر اشدہ آراستہ بنظر در آوردند و در نیولا اکثر کوتاہی دم و تنگی نفس در خود احساس کردیم امید کہ عاقبت بخیر مقدون باد انشاء اللہ تعالیٰ روز یکم شنبہ پانزدہم بقصد میر خزان بجانب صفا پور و در کہ لا کہ پایان آب کشمیر واقع است متوجہ گشتم در صفا پور تالابے خوش است و بر سمت شمالی آن کوہے افتادہ پر درخت با آنکہ آغاز خزان بود عجب نمودی داشت عکس در قہارے الوان از چار و زرد آلود غیر آن میان تالابے خوش می نمود بے تکلف خوبہاے خزان افہبار بہیج کمی ندارد۔

دوق فتنہ یافت کہ در نہ در نظر
از نیک تر از بہار بود جلوه خزان

چون وقت تنگ بود و ساعت کوچ قریب شد سیرا جہالی کردہ مراجعت نموده شد درین چند روز پیوستہ شکار مرغابی خوش وقت بودم روزے در اثناے شکار ملاحے بچہ قرقرہ گرفتہ آورد در غایت لاغرے و زبونی بود یک شب بیشتر زندہ

نماند قرقرہ در کشمیری باشد ظاہر اور ہنگام گذشتن و رفتن ہندوستان از لاغری و بیماری افتادہ باشد ورنیولار و زحمہ خبر فوت سیزدہ چمن داد
 پسر حسان خانان رسید کہ در بالا پور باجل طبعی در گذشت ظاہر روزی چند تپ کردہ بودہ در ایام نقاہت روزی دکنیان فوج بستہ
 نمایان مے شوند برادر کلانش و ارباب خان بقصد جنگ سواری بھی نماید چون خبر چمن داد میر سدا غایت جرأت و جلاوت با وجود
 ضعف و کمسر سوار شدہ خود را بہ برادری رساند بعد ازان کہ غنیم را زیر کردہ مراجعت مے نماید در بر آوردن حسب شرط تعیاط بکافی آورد
 فی الفور ہوا تصرف می کند و تشنج مے شود و زبان از گویائی می ماند و سہ روزے باین حال گذرانیدہ و دلچست حیات مے سپارد خوب
 خوانے رشید بود ذوق شمشیر زدن و کار طلبی بسیار داشت و ہمہ جا قصدش این بود کہ جوہر خود را در شمشیر نماید اگرچہ آتش تر و خشک
 را یکسان مے سوزد لیکن بر من گران و سخت مے نماید تا بر پدر پیر دل شکستہ او چہ رسیدہ باشد ہنوز زخم مصیبت شاہ نواز خان
 القیام نیافتہ بود کہ این جراحت تازہ نصیب او شد امید کہ اللہ تعالیٰ در خور آن صبر مے و حوصلہ کراست کند و روز مبارک شبہ
 شانزدہم خیر خان بمنصب سہ ہزاری ذات و سوار سرفراز شد قاسم خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار متناز گشت محمد حسین
 برادر خواجہ جہان را کہ بخدمت بخشگیری لشکر کانگرہ مقرر است منصب ہشت صدی ذات و سوار عنایت فرمود شب دو شبہ
 بست و ہنم ہمراہ آئی بعد گذشتن یک پیر و ہفت گھڑی بمبارکی و فرخی رایات اقبال بصوب ہندوستان ارتفاع یافت چون
 زعفران گل کردہ بود از سواد شہر کوچ فرمودہ بموضع بنیر شافت در تمام ملک کشمیر زعفران بغیر ازین وہ جاتی دیگر نمی شود روز
 مبارک شبہ سہ ام در زعفران زار بزم پیالہ ترتیب یافت چمن چمن و صحرا صحرا چند انکہ نظر کار کند شگفتہ بود ہمیش در انجا دماغھا
 را معطر ساخت تنہ اش بزین پیوستہ مے باشد گلش چہا رنگ دارد و نقشہ رنگ است بگلانے گل چنیہ و از میانش سہ
 شاخ زعفران رستہ پیازش را مے نشانند و در سالی کہ خوب مے شود چہا صد من بوزن حال مے آید کہ سہ ہزار و دویست
 بوزن خراسان بودہ باشد نصف حصہ خالصہ و نصف حصہ رعایا مسمول است و سیری بدہ رو پیہ خرید و فروخت مے شود
 احیاناً نرخ کم و زیادہ ہم می شود و رسم مقرر است کہ گل زعفران را چیدہ مے آرند و موافق ریلے کہ از قدیم بستہ اند نیم وزن
 نمک در وجہ اجورہ مے گیرند و نمک در کشمیر نے باشد از ہندوستان مے برند دیگر از تحفہ ہا مے کشمیر بر کلکی است و جانور
 شکاری در سالے تاودہ ہزار و ہفتصد پر ہم میرسد و باز جبرہ تا دویست و شصت بدام مے افتد و آشیان باشد ہسم دارد
 و باشد آشیانی بد نمی شود و زحمہ غرہ آبان ماہ آئی از پیر کوچ فرمودہ در مقام خان پور منزل شد چون بعرض رسید کہ
 زنبل بیگ ایچی برادر م شاہ عباس بجوالے لاہور رسیدہ مصحوب میر حسام الدین پسر عضد الدولہ انجو خلعت و سے

هزار روپیہ خرچے عنایت شد حکم کردم که انچه اوبشارالیه کلیف نماید وجہ قیمت آنرا تا پنج هزار روپیہ دیگر از خود بطریق ضیافت
بفرستد پیش ازین فرموده بودم که از کشمیر تا اتهاکے کہستان در ہر منزل عمارتی بجست نشین خاصہ و اہل محل اساس نهند کہ در
سرا و بخت درخیمہ بناید گذرانید اگرچہ عمارات این منزل باتمام پیوستہ بود چون هنوز غم داشت و بے آہک می آمد درخیمہ
استراحت نموده شد روز شنبہ دوم در کلپور منزل شد چون مکر بعض رسیدہ بود کہ در حوالے ہیراپور آبشارے واقع است
بغایت عالی و نادر با آنکہ سہ چار کر وہ از راہ بجانب دست چپ بود و جریہ بقصد تماشا شای آن شتا فتم از تعریف و توصیف
آن چہ نوشتہ آید سہ چار مرتبہ آب بر روی ہم میریزد و تا حال باین خوبی و لطافت آبشارے بنظر ورنیادہ بے تکلف
نظر گاہے است بغایت عجیب و غریب تا سہ پیر روز آنجا بعیش و کامرانی گذرانیدہ چشم و دل را از تماشا شای آن سیراب
ساختم لیکن در وقت ابر و باران خالی از وحشتی نیست بعد از سہ پیر روز سوار شدہ ہنگام شام ہیراپور رسیدہ شب و منزل
مذکور گذرانیدہ شد روز دوشنبہ چارم از کوتل باڑی بر آری عبور نموده بر فراز کوتل پیر پنجبال منزل گزیدم از صعوبت
این گریوہ و دشواری این راہ چہ نویسکہ اندیشہ را بحال گذرنیست درین چند روز مکرر برف باریدہ بود و کوہ ہما سفید شدہ
در میان جادہ نیز بعضے جا ہا بخ بستہ بود چنانچہ سم اسپ گیرائی نداشت و سوار بسختی می گذشت اللہ تعالیٰ کرم خویش از زانی
داشت کہ درین روز بارید طرفہ آنکہ بیشتر گذشتہ بودند و آنہا کہ متعاقب آمدند ہمہ باریدن برف را در یافتند روز سہ شنبہ
پنجم از گریوہ پیر پنجبال گذشتہ در پوشانہ منزل شد با آنکہ ازین طرف نیز نشیب است لیکن از بسکہ بلند است اکثر مردم پیادہ
گذشتند روز کم شنبہ مشتم بر کلم محل نزول اجلال گشت قریب موضع مذکور آبشارے واقع است و چشمہ بغایت نفیس است
حسب الحکم صفہ را بجست نشین ترتیب دادہ بودند و الحق نظر گاہ خوشے است فرمودم کہ تا پنج عبور مرا بر لوح سنگ کنندہ بر فراز صفہ
نصب کنند و بے بدل خان بیتے چند گفتہ و بر سبیل نظم این نقش دولت بر لوح روز گایا گاراست دوز میستد از درین راہ
میباشد کہ آمد و رفت و بند و بست بقضہ اختیار آناست و در حقیقت کلید ملک کشمیر اندیکے رامدی نایک نام و دیگری حسین
نایک گویند از ہیراپور تا بیرم کلہ ضبط راہ بعدہ انہماست پدر ہمدی نایک بہرام نایک در آیام حکومت کشمیر بیان عمدہ بود
چون نوبت حکومت بہ بندہاے در گاہ رسید میرزا یوسف خان در آیام حکومت خویش بہرام نایک را مسافر ملک نیستی گردانید
الحال در تصرف و دخل ہر دو برابر ہم اند اگرچہ بظاہر با ہم مدارائے دارند لیکن باطن در نہایت عداوت اند درین روز
شیخ ابن یمن کہ از خدمتگاران قدیم اعتمادی عمدہ بود بچار رحمت از دی پوست چون نیک ذات بے بدل بود از غایت

اعضا و ایون خاصه و آب حیات حواله او بود شبی که بر بالاس کوئل پیر نیچال منزل شد چون نیمه واسباب ز سیده بود بقدر وضعه هم داشت سیر با تصرف نمود و تشیخ کرد و زبان از گویائی ماند و روز تا بحال زنده بود و در گذشت ایون خاصه بخوان سپردم و خدمت آبدار خانه بموسو نیچان حواله شد و در مبارک شنبه هفتم موضع شطه مسکرا اقبال شد اکثر در سیرم کلمه میون بسیار بنظر در آمده بود اما ازین منزل در هو او زبان و لباس و حیوانات و آنچه مخصوص ولایت گرم سیر است تفادیت فاحش ظاهر شد مردم این جا بزبان فارسی و هندی هر دو متکلم اند ظاهر از زبان اصل اینها هندی است زبان کشمیری بجهت قرب و جوار یاد گرفته اند بمجا از نیچا داخل هند است عورات لباس پشمینه نمی پوشند و بدستور زنان هند حلقه و زنجیری می کنند روز جمعه هشتم راجو رحل نزول ریایات عالیات گردید مردم آنجا در زمان قدیم هند و بوده اند و زمینداران اینجا را راجه می گفتند سلطان فیروز مسلمان کرده و مع ذالک خود را راجه می گویند و هنوز بدعتهای ایام جهالت در میان آنها مستمر است از جمله چنانچه بعضی از زنان هند و باشوهر خود می سوزند اینها را زنده باشوهر در گور می آوند شینه شده که در همین ایام دختر می ده و از ده ساله باشوهر خود که همسال با و بود زنده بقبر در آورند و دیگر آنکه بعضی از مردم بے بضاعت را که دختر بوجودی آید خفه کرده می کشند با منو و پیوند خویشی می کنند هم دختر میدهند و می گیرند گرفتار خود خوب اما دادن نفوذ بالقدفرمان شد که بعد ازین پیرامون این امور نکرند و هر کس که مرتکب این بدعتها شود او را سیاست کنند در راجو ر و دو خانه ایست آتش در برسات بغایت مسموم می شود اکثر مردمش را در زیر گلو بونمه بر می آید و زرد و ضعیف می باشد برنج راجو ر بهتر از برنج کشمیر است بنفشه خود و دو خوشبودرین داسن کوه می باشد و در یک شنبه دهم در نوشهر منزل اتفاق افتاد و درین مقام بحکم حضرت عرش آشیانی قلعه از سنگ ساخته اند و پیوسته جمعی از حاکم کشمیر درین جا بطریق تخانه می باشند روز دو شنبه چوکی هتئی محل نزول مکتب اقبال گشت عمارات این منزل را مراد نام چلیه ایتها نموده حسن انجام بخشیده بود در میان دولت خانه صنف بصفاء راسته نسبت بدیگر منازل اقیار داشت منصب او را افزودم روز سه شنبه دوازدهم در مقام تخته منزل واقع شد امر دوازده کوئل و کوه گذشته بسعت آباد هندوستان در آیدیم پیشتر قراولان بجهت قمره دستوری یافته بودند که در تخته در چاک دکنه المجره ترتیب دهند روز یکم شنبه و مبارک شنبه شکار می رازنده آوردند روز جمعه به نشا ط شکار خوش وقت شدیم قحط را کوهی و غیره بچاه و شمش راس شکار شد درین تاریخ راجه سازنگ دیو که از خدمتکاران نزدیک است بمنصب هشت صدی ذات و چهار صد سوار سرفراز می یافت روز شنبه شانزدهم بجایاب گر چاک متوجه شدم و بیخ کوچ کنار دریا می بهت مسکرا اقبال گردید روز مبارک شنبه سب و یکم در جگر که چاک شکار کردم نسبت بدیگر

بارہا شکار گستر آمدہ چنانچہ دل می خواست مخطوطا نشدم روز دوشنبہ بہشت و پنجم در جگر نگہا بہ نشاط شکار کردم و از آنجا بہ منزل شکار گاہ جہانگیر آباد مخیم بارگاہ دولت گردید و در زمان شاہزادگی این سر منزل زمین شکار گاہ من بود و بنام خود ہی آباد ساخته و مختصر عمارتی بنا نمادہ بسکندر بسین کہ از قراولان نزدیک بود حوالہ نمودم و بعد از جلوس پرگنہ ساختہ بجای گیر مومی الیہ لطف فرمودم و حکم کردم کہ عمارتی بحجت دولت خانہ و تالابی و منارہ اساس نهند و بعد از فوت او این پرگنہ بجای گیر ارادت خان مقرر شد و سربراہی عمارت بمشار الیہ بازگشت درینو لاسن انجام پذیرفتہ بے تکلف تالابی شدہ بغایت وسیع و در میان تال عمارت و نشین ہمہ جہت یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ صرف عمارات این جاشدہ باشد الحق بادشاہانہ شکار گاہ ہیست روز مبارک شنبہ و جمعہ مقام کردہ از انواع شکار مخطوطا نشدم قاسم خان کہ بچراست لاہور سر فرازست دولت زمین بوس دریافتہ پنجاہ ہزار گز را نیند و ازین جایک منزل در میان باغ مومن عشق باز کرد و کنار دریا س لاہور ہست نزول اقبال اتفاق افتاد و درختا س چنار عالی و سرو ہا س خوش قد دار و بے تکلف نفزک باغچہ ایست روز دوشنبہ ہم آذر ماہ الی مطابق پنجم محرم سنہ یک ہزار و سہ و یک از باغ مومن بر فیل اندر نام سوار شدہ شاہرکنان متوجہ شہر گردیدم و بعد از گذشتن سہ پیر و دو گھڑی از روز در ساعت مسعود و مختار بد دولت خانہ درآمدہ در عماراتی کہ مجدداً باہتمام معمر خان حسن انجام پذیرفتہ مبارکی و فرسخی نزول فرمودم بے تکلف منازل دلکش و نشین ہا س روح افزا و رغایت لطافت و زراعت ہمہ نقش و مصور لعل اوستادان ناوہ کا آراستگی بافتہ باغما س سبز خرم با انواع واقسام گل و دریا چین نظر فریب گشتہ۔

از فرق تا بعت دم ہر کجاکہ نگریم | اگر شہدہ دامن دل می کشد کہ جا این جاست

بالجملہ مبلغ ہفت لک روپیہ کہ ہیست و سہ ہزار تومان رایج ایران باشد صرف این عمارت شدہ و درین روز بحجت افراد مزبورہ فتح قلعہ کانگڑہ مسرت بخش خاطر ادلیا س دولت گشت و بشکر این موسبت عظمی و فتح بزرگ کہ از عطایات مجبورہ و اہیب العطیات است سرنیا ز بد رگاہ کریم کار ساز فرود آوردہ کوس نشاط و شادمانی بلند آوازہ گردید کہ کانگڑہ قلعہ ایست قدیم شمال رویہ لاہور در میان کوہستان واقع شدہ باستحکام و دشوار کشتائی و متانت و محکمی معروف و مشہور از تاریخ اساس این قلعہ جز خدا س جہان آگاہ نیست اعتقاد و زمینداران ولایت پنجاب آنست کہ درین مدت قلعہ مذکور بقومی دیگر انتقال ننمودہ و دیگر میگاہ برودست تسلط نیافتہ العلم عند اللہ بالجلہ از ان ہنگام کہ حصیت اسلام و آوازہ وین مستقیم محمدی بہندوستان رسید ہیچ یک از سلاطین والا شکوہ رافتح میسر نشدہ است سلطان فیروز شاہ با این ہمہ شوکت و استعداد خود رفتہ بہ تسخیر قلعہ پرداخت و

مدتها محاصره داشت چون دانست که استحکام و متانت قلعه بحدیست که تا سالان قلعهداری و آذوقه با متحصنان بوده باشد ظفر بخیجان
توان یافت کام و ناکام آمدن راجه و ملازمت نمودن خرسندی نموده دست ازان باز داشت گویند راجه تریب بشکشت ضیافت
نموده سلطان را با التماس اندرون قلعه برد سلطان بعد از سیر و تماشا شایسته قلعه بر راجه گفت که مثل من بادشاهی را بدرون
قلعه آوردن از شرایط خرم و احتیاط دور بود و جمعی که در ملازمت اند اگر قصد تو کنند قلعه را به تصرف در آورند چه می توانی
کرد راجه بجانب مردم خود اشارت نمود در لحظه نوبی از دلاوران مسلح و مکمل از نهانخانه برآمدند و سلطان را کور نشاندند
سلطان از دیدن هجوم آن مردم متوهم و متفکر گشته از غدر اندیشید راجه پیش آمده زمین خدمت را بوسه داد و گفت ما راجه
اطاعت و بندگی در سر نیست لیکن چنانچه بر زبان مبارک گذشته احتیاط و ورع بینی را پاس میدارم که همه وقت یکسان نیست
سلطان آفرین گفت راجه منزلی چند در رکاب بوده رخصت معاودت یافت بعد ازان هر که بر تخت دلی نشست شکر
به تسخیر کانگودا فرستاد و کارهای از پیش زلفت پدر بزرگوار من هم یک مرتبه لشکری عظیم بسپرداری حسین قلیخان که بعد از خدمات
پسندیده بخطاب خانجانی شرف اختصاص پذیرفته بوده تعیین فرمودند در اثنا محاصره شورش ابراهیم حسین میرزا شد
و آن حق ناشناس از گجرات گریخته بصوب پنجاب علم فتنه و آشوب برافراشت و خانجانی ناگزیر از گرد قلعه برخاسته متوجه
اطفای نایره فتنه و فساد او گشت و تسخیر قلعه در عقد توقف افتاد پیوسته این اندیشه ملازم خاطر اشرف بود شایسته مقصود
از نهانخانه تقدیر چهره کشانی شد چون بکرم ایزد جل جلال حق سحانه تخت دولت بوجود این نیازمند آراستگی یافت از جمله
غزاهای که بر دست همت لازم شمرده میکرده این بود تخت مرقد خان را که ایالت صوب پنجاب داشت با فوج از بهادران
برودست به تسخیر قلعه مذکور رخصت فرمود و هنوز آن هم بالنصرام نرسیده بود که مرتضی خان بر حمت ایزدی پوست بعد ازان بهرل
پسر راجه با سوتعهد این خدمت نمود و او را سردار لشکر ساخته فرستاد و آن بدست در مقام بدی و بغی و کافر نعته درآمده عصیان
ورزیده و تفرقه عظیم در آن لشکر راه یافت و تسخیر قلعه در عقد تعویق و توقف افتاد بیه بر نیامد که آن ناحق شناس بسزای عمل
خویش گرفتار گشته بجز رفت چنانچه تفصیل آن در مقام خویش گذارش بافته بالحمد درینو لا خرم تعهد خدمت مذکور نموده سندر ملازم
خود را باستعداد تمام فرستاده بسیار از امرای بادشاهی بکام اردو ستوری یافتند و بتایخ شان نزد هم شهر شوال سنه یک
هزار و بیست و نهم هجری شکرها به در قلعه پیوسته موزیل با قیمت شد داخل و مخارج قلعه را بنظر احتیاط ملاحظه نموده راه آمد و شد
آذوقه را مسدود ساختند و در فتنه کار بردشوری کشید و بعد از آنکه از قسم غله آنچه غذا تواند شد در قلعه مانده چهار ماه دیگر غله باقی

خشک را نمک جو شاییده خوردند چون کار بهلاکت رسید و از راه اسید نجات نماند ناگزیر امان خواسته قلعه را سپردند و در مبارک
 شنبه غره شهر محرم سنه یک هزار و سیصد و یک (یک) هجری فتحه که هیچیک از سلاطین و الاشکوه را میسر نشده بود و در نظر کوهت بینان
 ظاهر ازین دور می نمود الله تعالی بحض لطف و کرم خود باین نیازمند گرامست فرمود و جمعی که درین خدمت ترددات
 پسندیده نموده بودند در خور استعداد و شایستگی خویش باضافه منصب و مراتب سرفرازی یا قند ارمان مبارک شنبه یازدهم
 حسب التماس خرم بمنزل او که نوساخته بود رفته شد از پیشکشهای او آنچه خوش آمد برداشتم سه زنجیر فل داخل حلقه خاصه شد و درین
 روز عبدالعزیز خان نقشبندی را بنفوجداری نواحی قلعه کانگراه مقرر فرمودم و منصب او دو هزار و سیصد و پنجاه سوار حکم
 شد فیصل خاصه باعتقاد خان عنایت نمودم الفتن خان قیام خان بجر است قلعه کانگراه دستور می یافت و منصب او از اصل و اضافه
 هزار و پانصد و سی و دو و هزار و سیصد و پنجاه سوار حکم شد شیخ فیض الله خویش مرقد خان نیز بموافقت او مقرر شد که بالای قلعه بوده باشد شب
 شنبه سیزدهم ماه مذکور حضور شد شرائط نیازمندی بدرگاه اینر و متعال و قادر بر کمال ظاهر ساخته مناسب وقت از نقد خویش
 بخرم خیرات و تصدقات بقرا و مساکین و از باب استحقاق قسمت شد و درینو از نبل بیگ ایلمی دارا اے ایران سعادت آستان بوس
 دریافت پس از او اے کورنش و زمین بوس رقیمه کریمه آن برادر و الا قدر که مشتمل بر اظهار مراتب کجتهی و کمال محبت بود گذرانید و
 دوازده عباسی نذر و چهار راس اسب بایراق و سه دست باز تو ابون و پنج ستر و پنج نفر شتر و نه قبضه کمان و نه قبضه
 شمشیر پیشکش گذرانید و او را بر فاقه خان عالم رخصت فرموده بودند جهت بعضی ضروریات همراهی نتوانست کرد و درین
 تاریخ بدرگاه رسید خلعت فاخره با جیفه و طره مرصع کاری و خنجر مرصع با و مژمت شد وصال بیگ و حاجی نعمت که همراه او
 آمده بودند ملازمت نموده سرفرازی یا قند ارمان الله سپر نهایت خان بمنصب دو هزار و سیصد سوار مع اصل
 و اضافه سر بلند گردید حسب التماس مهابت خان سیصد سوار بمنصب مبارز خان افغان افزوده اصل و اضافه دو هزار و سیصد
 ذات و هزار و هفتصد سوار مقرر گشت صد سوار دیگر بمنصب کبک نیز اضافه فرموده شد خلعت زمستانی عبید الله خان
 و لشکر خان مژمت نموده فرستادم بالتاس قاسم بیاغ او رفته شد که در سودا و شهر واقع است در سرفرازی ده هزار چمن نثار
 کردم از پیشکشهای او یک قطعه لعل و یک قطعه الماس و برخی از اقمشه آنچه خوش آمد برداشتم شنبه یک شنبه بست و یکم
 اعتباری و غیره می پیش خانه بصوب دار الخلافه اگر برآمد بر قند از خان بدار و علی توپ خانه لشکر دکن مقرر گردید شیخ اسحق بخدست
 کانگراه سرفراز شد برادر الله و افغان را از حبس بر آورده ده هزار روپیه الغام شد و یک دست باز تو ابون بخرم التفات فرمودم

روز مبارک شنبہ بہشت و ششم بھنگا ہفتہ تہاے دار لے ایران کہ مہجوب رہنل بیگ ارسال داشتہ
بودند از نظر گذشت سلطان حسین نیل عنایت نمودم بلا محمد کشمیری ہزار روپیہ انعام شد منصب سردار افغان بالتماس دہا بختان
ہزاری ذات و چار صد سوار مقرر گشت چون راجہ روچند گو الیری در خدمت کا نگڑہ ترو دوات پسندیدہ نموده بود بدیو انیان
عظام حکم شد کہ نیمہ وطن اور اور وجہ انعام اعتبار نمایند ذمیمہ دیگر بہ جاگیر او تنخواہ دہند بتاریخ سیوم نواسہ مدارا الملکے اعتماد الدلہ
راجہ بت پسند نہ شہر یار خواستگار ری نموده یک لک روپیہ از نقد و جنس برسم ساحق فرستادہ شد امرائے عظام و بندہ ہائے
عمدہ اکثرے ہمراہ ساحق بمنزل مشارالیہ رفتہ بودند ایشان مجلس عالی آراستہ درین جشن تکلفات فراوان ظاہر ساخت امید
کہ مبارک باشد چون آن عمدۃ السلطنت عمارات عالی و نشیمن ہائے بس تکلف در منزل خود اساس نہادہ بود التماس
ضیافت نمود با اہل محل بمنزل اور رفتہ شد بغایت جشن عالی ترتیب دادہ پیشکش ہائے لائق از ہر قسم بنظر در آوردر رعایت
خاطر او نمودہ انچہ پسند افتاد بر گرفتہ درین روز پنجاہ ہزار روپیہ رہنل بیگ ایچی مرحمت شد منصب زبردست خان اصل
و اضافہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر گشت مقصود بر اور قاسم خان بمنصب پانصدی و سیصد سوار و مرزا دکنی پسر
میرزا ستم پانصدی و دو بیست سوار سرفرازے یافت درین ایام سعادت فرجام کہ رایات فتح و فیروزری در ولایت ہیشہ بہار
کشمیر بدولت و بہروری بسیر و شکار خوش وقت بود و عراقض متصدیان مالک جنوبی بتواتر رسید شکر آنکہ چون رایات
ظفر آیات از مرکز خلافت دور تر شتافتہ دنیا داران دکن از بے دوائے دکم فرصتہ نقص عہد نمودہ سر بقتنہ و فساد برداشتہ نہ
و پائی از حد خویش برتر نہادہ بسیارے از مضائق احمد نگر و برابر را متصرف گشتہ اند چنانچہ مکرر عراقض رسیدہ کہ سداکار
آن شہر بختان بر تاخت و تاراج و آتش زدن و ضایع ساختن کشتیا و علت زار ہا است چون در مرتبہ اول کہ رایات جہانکشا
بہ سحر مالک جنوبی و استیصال آن گردہ مخدول العاقبت حضرت فرمود و دوم بہر اولے لشکر منصور سرفراز گشتہ بہ برہان پور
رسید از کرپت و حیلہ سازی کہ لازمہ ذات قندہ سرشت آنہا است اورا شفیع ساختہ ولایت بادشاہی را واکذا شد و بھنگا برسم
پیشکش از نقد و جنس بہر گاہ ارسال داشتہ قہد نمودند کہ بعد ازین سررشتہ بندگی از دست نہ ہند و پائی از حد ادب بیرون
نہند چنانچہ در اوراق گذشتہ نگاشتہ کلک سوانح نگار گشتہ بالتماس خرم و قلعہ شادی آباد ماند و روزے چہند
توقف اتفاق افتاد باستشفاع او بر تضرع و زاری آنہا بخشودہ آمد الحال کہ از بد ذاتی و شورہ ہشتی نقص عہد نمودہ از شہوہ
اطاعت و بندگی انحراف در زیدہ اند باز عسا کہ اقبال بسیر کردگی او تدبیر نمودم کہ تا سراسے ناسپاسے و بد کرداری خود

در یافته موجب عبرت سایر تیره بختان خیره سر شود لیکن چون هم کارگاه بجهت او بود اکثر مردم کار آمدنی خود را بان خدمت فرستاده
بود روزی چند در انصرام این اندیشه کوشش زلفت با آنکه درینو لا عراضی پے در پے رسید که غنیمت قوت گرفته قریب شصت هزار
سوار و باش گرد آورده اکثر ملک بادشاہی را متصرف شده اند و هر جا که تها نه بود برداشته در قصبه مکر پیوستند مدت سه ماه
در آن جا با مخالفان سیه روزگار در رزم و پیکار بودند و درین مدت جنگ حسابی شد و هر بار بندگان جان شمار
بر مقهوران تیره روزگار آثار غلبه و تسلط ظاهر ساختند چون از کبچ راه غله و آذوقه بار دو نمیرسید و آنها بر اطراف معسکر اقبال
بتاخت و تاراج مشغول بودند عسرت غله به نهایت انجامید و چار و یا زبون شد ناگزیر از بالا گھاٹ فرو آمده در بالا پور
گزیدند آن مقهوران به تعاقب دلیر شده در حوالے بالا پور آمده بقزاقی و ترمکے گری پرداختند بندگان در گاه شش بخت
هزار سوار از مردم گزیده و خوش اسب انتخاب نموده بر سر بنگاه مخالفان تاختند آنها قریب شصت هزار سوار بودند مجملآ جنگ عظیم
شد و بنگاه آنها تاراج رفت و بسیارے راکشته و بسته سالما و غنائم را حجت نمودند در وقت برگشتن باز آن بید و لنگان از اطراف
بجوش آورده جنگ کنان تا آورد و آمدند از جانبین قریب بزرگس کشته شده باشند برین حمله مدت چهار ماه در بالا پور توقف نمودند
چون عسرت غله به نهایت انجامید بسیارے از قلعچیان از بنده گریخته بمخالفان پیوستند و پیوسته جمعی راه بے حقیقتی سپرده در
نمره مقهوران منتظم گشتند بنا برین صلاح در توقف ندیده به برها پور آمدند باز آن سیه بختان از پے در آمده بر پا پور را محاصره
نمودند مدت شش ماه در گرو بر بان پور بودند اکثر پرگنات ولایت برار و خاندیس متصرف گشتند و دست تطاول و تعدی
بر رعایا و زبردستان در از ساخته تحصیل پرداختند چون لشکر محنت و تاب بسیار کشیده بود و چار و یا زبون گشته نمی توانستند
از شهر برآید تنبیه بر اصل نمایند و این سبب افزونی غرور و نخوت و زیادتی پندار و جرأت کوته اندیشان کم فرصت گشت بمقارن
این حال نصرت رایات اقبال مستقر سریر خلافت اتفاق افتاد و نیز بنایت ایزد سبحان کارگاه مفتوح گشت بنا برین روز جمعه
چهارم دی ماه حسد رم را بدان صوب رخصت نمودم و خلعت و شمشیر مع وفیل مرحمت شد و ز جهان بیگم نیز فیله مرحمت نمودند حکم
فرمودم که دو کرو در دام بعد از تسخیر ملک دکن از ولایت مفتوحه در وجه انعام خود متصرف گردوششصد و پنجاه منصب دار و یک
هزار احدی و یک هزار برق انداز رومی و یک هزار توپچی پیاده سواے سے و یک هزار سوار که در انصوب بوده و هست
با توپ خانه عظیم وفیل بسیارے همراهی او مقرر گشت و یک کرو در روپیہ حجت مدد خرج لشکر منصور لطف فرمودم بندگان
که بخدایت مذکور مقرر شده اند در خور پای غولیش هر کدام بانعام اسپ وفیل و سرو پا سرفرازے یافتند در همین ساعت مسعود

زمان محمود ریایات عزیمت بصوبه اراک و آنرا که اعطای یافت و در نوشهر نزول اقبال اتفاق افتاد محمد رضا جابری بدیوانی صوبه بنگال و خواجه ملکی بخشگیری صوبه مذکور ممتاز گشته باضافه منصب سرفراز شد و جنگست سنگه ولد رانا کرن از وطن آمده سعادت آستان بوس دریافت و در ششم ماه مذکور رضا کنار تال راجه تو در مل محل نزول بارگاه دولت گردید چهار روز درین منزل مقام شد و در نیولا چند از منصب داران که خدمت فتح دکن دستور یافتند بودند برین موجب باضافه منصب سرفراز شدند زاهد خان هزاری و چهار صد سوار بود هزاره و پانصد سوار شد هر دو نراین ها و ده را از اصل و اضافه نه صدی و شصت سوار سرفراز ساقم یعقوب پسر خاندان هشت صدی و چهار صد سوار شد و همچنین جمعی کثیر از بندها در غور شالیستی خوش باضافه منصب سرفراز یافتند معتمد خان بخدمت بخشگیری و واقعه نویسی لشکر فیروزه از سر بلند گشته بعنایت توغ ممتاز گردید پیشکش پنجمی چند راجه کماون از بازو جره و دیگر جا نوزان شکاری بنظر گذشت جنگست سنگه ولد رانا کرن بکمال لشکر دکن رخصت یافت اسب خاصه معزین با و مرصحت شد راجه روپ چند بعنایت فیل و اسب سرفراز گشته بجایگزین خود رخصت یافت بتایخ دوازدهم فرزند خانجهان رایه صاحب صوبگی ملتان سرفراز گردانیده رخصت فرمودم سرویا با نادری و خنجر مرصع و فیل خاصه با یراق و یک ماده فیل و اسب خاصه خدنگ نام و دو دست باز عنایت شد سید هزاره و چهار صد سوار منصب داشت پانصدی و دو بیست سوار افزوده همراه خانجهان رخصت فرمودم محمد شفیع بخدمت بخشگیری و واقعه نویسی صوبه ملتان سرفراز گشت بهوال که از بندها قدیم بود با شرافت و پو خان و خطاب راستی اقبال یافت در سیزدهم کنار دریا گوبند و ال معسکر اقبال گشت چهار روز درین منزل مقام شد فیل خاصه سب سنگه نام با ماده بهما بیت خان عنایت شده مصحوب صفیا ملازم او فرستادم و با برای صوبه بنگش غلظتها مصحوب عیسای بیگ فرستاده شد و در هفت روز چشم دزدن قمری آراستگی یافت چون معتمد خان بخدمت بخشگیری لشکر دکن دستوری یافت خدمت عرض کرد راجه قاسم فرمودم میر شرف بخشگیری احدیان و فاضل بیگ بخشگیری صوبه پنجاب سرفراز گشتند چون بهادر خان حاکم قندهار از بیاری و در چشم خود عرض داشت کرده التماس آستان بوسه کرده بود و در نیولا حکومت و حراست قندهار بعد العزیز خان مفوض داشته به بهادر خان فرمان صادر شد که چون مشارالیه برسد قلعه را با و سپرده خود روانه درگاه شود بیست و یکم ماه مذکور نوزاد محل در و سعادت گشت درین سرزمین دکن کلاسه نور جهان بیگم سراسر عالی و باغی بادشاهانه اساس نهاده بودند و در نیولا با تمام رسید بنابرین بیگم التماس ضیا یافت نموده مجلس عالی ترتیب داده و در تکلفات افزوده از ازل و اقبام نفایس و نوادر بزم پیشکش گذرانید بحجت و بختی ایچ پسند افتاد گرفته شد و در درین منزل مقام شد و مقرر گردید

که مقصدیان صوبه پنجاب و ولایت روپیه دیگر سواست شصت هزار روپیه که سابق حکم شده بود بجهت آذوقه قلعه قندهار روانه سازند
 میر قوام الدین دیوان صوبه پنجاب رخصت لاہور شد و خلعت یافت و قاسم خان را بجهت تنبیه و تادیب سرکشان حوالے
 کاغذ و ضبط آنچہ در رخصت فرمودم نادری خاصہ داسپ و پنجسہ ذیل مرحمت نمودم منصب ادا از اصل و اضافہ دو ہزاری ذات دہزار
 و پانصد سوار مقرر گشت راجہ سنگرام را با التماس مشارالیه رخصت آنچہ و دہنودہ سر دپا داسپ و ذیل عنایت شد و در نیولا بافرخان از
 ملتان آمدہ سعادت آستان بوس دریافت غره بہمن ماہ الہی روز مبارک شنبہ ظاہر بلبلہ سہرزد منزل اقبال گشت یک روز
 مقام کردہ بسیر باغ خوش وقت شدم روز یک شنبہ چارم خواجہ ابوالحسن بخدمت فتح دکن رخصت یافت خلعت با نادری
 و شال خاصہ و صبحدم نام ذیل و توغ و نقارہ بمشارالیه عنایت نمودہ بمحمد خان خلعت داسپ خاصہ صبیح صادق نام مرحمت
 فرمودہ رخصت کردیم ہفتم ماہ مذکور کنارہ آب سرتی نواحی قصبہ مصطفیٰ بادن منزل دولت گردید روز دیگر باکبر پور نزل فرمودم
 از انجا در آب چون کشتی نشسته متوجہ بمقصد گشتم درین روز عزت خان چاچے با فوجدار آنچہ و دولت آستان بوس دریافت
 محمد شفیع را بہ ملتان رخصت فرمودہ داسپ و خلعت و مہر نذر شاہی عنایت فرمودم و چیرہ خاصہ مصحوب او بفرزند خانجہان فرستادہ
 شد ازینجا بہ پنج کوچ حوالے برگنہ کرانہ کہ وطن مقرب خان است محل نزول بارگاہ دولت گشت و کلاہ او نود و یک قطعہ باقوت
 و الماس چار قطعہ برسم پیشکش و ہزار گز نمل بصیفہ پا انداز با عرض داشت او گذرانیدہ و صد نفر شتر برسم تصدق معروض داشتند حکم
 فرمودم کہ بہ مستحقان تقسیم فرمائید ازینجا بہ پنج کوچ دارالملک دہلی مورد رایات اقبال گشت اعتماد راے را نزد فرزند اقبال
 شاہ پرویز فرستادہ فرجے خاصہ بجهت آنفرزند ارسال داشتہ و مقرر شد کہ در عرض یکماہ برگشتہ خود را بہلازمست رساند و روز در
 سلیم گڑھ مقام فرمودہ روز مبارک شنبہ بہست و سیوم بغرم شکار برگنہ پالم از میانہ معمورہ و ذلی گذشتہ برکنار حوض شمسی محل نزول
 دولت گشت در اثنا راہ چار ہزار چن بدست خود شکار کردیم بہست و دو زنجیر ذیل از نوادہ پیشکش الہ یار ولد افتخار خان
 از بنگالہ رسیدہ بود و بتظر درآمد ذوالقرنین بفقہ جہادری سانہر دستوری یافت او پسر اسکندر ارمنی است پدرش در خدمت
 عرش آشیانی سعادت پذیر بود آنحضرت صبیہ عبدالحی ارمنی را کہ در بستان اقبال خدمت مے نمود با و نسبت فرمودند از و
 دو پسر بوجود آمدہ یکے ذوالقرنین کہ بقدر نشاء آگاہ ہے و خدمت طلبی داشت و در عہد دولت سن دیوانیان عظام خدمت
 خالصہ نمکسار اہل عہدہ از مقرر نمودند و آنخدمت را لفرک سر و سامان می کرد و در نیولا بفقہ جہادری آن حد و سر فراز گشت بہ نغمہ
 ہندی سرے وار و سلیقہ اش درین فن درست رفتہ و تصنیفات او مکرر بعرض رسیدہ و پسند افتاد و لعل بیگ بخدمت

داروغه‌ی دفتر از تغییر نورالدین قلی ممتاز گشت چار روز بنواحی پالم بشکار خوش وقت گشته به سلیم گطه مراجعت نمودم در بستان و بنهم
نوروز به بنخیر نیل دو نفر خواجه سرا و یک نفر غلام و چهل و یک قطعه خروش جنگی و دوازده راس گاو و هفت شاخ گاو میش و بیشک
ابراهیم خان فتح جنگ بنظر گذشت روز مبارک شبانه سی ام مطابق بستان و پنجم ربیع الاول مجلس وزن قمری منعقد
گشت که خان رانزد خانان فرستاده بعضی پیغام بقریه احواله فرموده بودم درین دلاء عرض داشت او رسیده ملازمت
نمود و میر میلزاکه بقوجرداری صوبه میوات فرستاده بودم درین تاریخ آمده ملازمت کرد از تغییر سید بود و حکومت دارالملک دلی
سرفراز گشت درین تاریخ آقا بیگ و محب علی فرستاده های دارای ایران آستان بوس دریافت نمود و مکتوب
محبت سلوب آن بلاد عالی قدر گذرانیدند و کلی التفت فرستاده بودند بنظر درآمد جوهریان پنجاه هزار روپیه قیمت کردند علی بوزن
دوازده تانک از جواهر خانه میرزا آغ بیگ خلعت میرزا شاهرخ بمرور روزگار و گردش احوال بلسله صفویه منتقل
شده بود و در آن لعل بنخله ثبت شده آغ بیگ بن میرزا شاهرخ بهادر بن میر تیمور گورکان و برادرم شاه عباس
فرمودند که در گوشه دیگر بنخله استعلیق -

بنده شاه ولایت عباس

کنند و این لعل را بر جبهه نشانده بطریق یاد بود بمن فرستاده بودند چون نام اجداد من در آن ثبت بود و تیمنا و تبرکات
بر خود مبارک گرفته بسعیدای داروغه زرگر خانه فرموده که در گوشه دیگر جهانگیر شاه بن اکبر شاه و تاریخ حال رقم گردد و بعد از
روز چند که خبر فتح دکن رسید آن لعل را بنجرم عنایت نمودم و فرستادم روز شبانه غره اسفند از نواز سلیم گطه که کج شده
نخست بروضه منوره حضرت جنت آشیانی انا را الله بر بانه رسیده آداب نیاز مندی بتقدیم رسانیده دو هزار چهره
بزا و نشینان آن روضه مقدسه لطف فرمودم دو منزل بر کنار آب چون در سواد شهر اتفاق افتاد سید هزار خان که بگماشتنجهان
مقرر گشته بود بنخلت واسط و شمشیر و خنجر و عنایت علم سرفرازی یافته رخصت شد سید عالم سید عبدالهادی برادران او نیز با اسب
و خلعت سرفراز گشتند و بر بک بخاری بمادر او الله رخصت شده هزار روپیه با و حواله فرمودم که پنج هزار روپیه بخواجه صالح
ده بندی که اباعن جد از دعاگویان این دولت ابد پیوسته رسانیده پنج هزار روپیه دیگر بمنصوبان و مجاوران روضه
مقدسه حضرت صاحب قرانی انا را الله بر بانه تقسیم نماید چهره خاصه مصحوب او بمهابت خان عنایت نموده فرستادم و فرمودم
که در بهر ساینده دندان ماهی ابلق نهایت سعی و اهتمام بتقدیم رساند و از هر جا که میسر شود بدست آورد از کنایه شهر دلی

در کشتی نشسته بشش کوچ فضا سے بند را بن سو د آرد وی گیہان پوسے گردید میر میران فیل عنایت فرمودہ رخصت و پہلے
نمودم زبردست خان بخدمت میر توذکی از تغیر فدایت خان ممتاز گشت پرم نرم خاصہ باو لطف نمودم روز دیگر حوالی گوگل
محل نزول را یات عالمیات گردید درین منزل لشکر خان حاکم دارالخلافہ آگرہ و میر عبدالوہاب دیوان و راجہ تہل و خضر خان
فاروسے حاکم اسپر در جہان پور و احمد خان برادر او و قلصے و مفتے و دیگر اعیان شہر سعادت ملازمت و ریافتند و تبارخ یا زہم
ماہ مذکور در باغ نور افشان کہ آن روزے آب جوین واقع است بمبارکے نزول فرمودم چون ساعت درآمدن شہر چارہم
ماہم مذکور شدہ بود سہ روز درین منزل مقام نمودہ در ساعت مسعود و فتح را متوجہ قطعہ شدہ بہ فرسخے و فیروزسے بدولت خانہ
درآمدم این سفر مبارک اثر از دار السلطنت لاہور تا دارالخلافہ آگرہ در مدت دو ماہ دو روز و یکچل و نہ کوچ و بستی و یکسہ شام
با انجام رسید بیچ روزسے در کوچ و مقام در خشک و تری بے شک و نگذشت یک صد و چارہ راس آہو پنجاہ و یک سہ قلاب
مرغابی چار قطعہ کاروانک وہ دراج دولیت قطعہ بود نہ دویں راہ شکار شد چون لشکر خان خدمت آگرہ را حسب المہر سے
سامان نمودہ بود ہزاری ذات و پانصد سوار بنصب او فرزدہ از اصل و اضافہ بچار ہزاری و دو ہزار و پانصد سوار سرفراز
ساختہ بخدمت ملک لشکر و کن تعین فرمودم سعید اسے داروغہ زرگر خانہ ب خطاب بے بدل خانی سرفراز گشت چارہ راس
اسپ دیارہ از فقرہ آلات و اقمشہ کہ داراے ایران مصحوب آقا بیگ و محمد محب سے فرستادہ بود در نیولا از نظر اشرف
گذشت جشن روز مبارک شنبہ بستم در باغ نوز منزل منعقد گشت یک لک روپیہ بفرزند شہر یار انعام شد مظفر خان
بوجب حکم از ٹھٹہ رسیدہ سعادت ملازمت دریافت یک صد ہر و صد روپیہ نذر گذرانید لشکر خان یک قطعہ نعل پیشکش آورد
چار ہزار روپیہ قیمت شد اسپ خاصہ صاحب نام عبداللہ خان عنایت نمودم عبدالسلام ولد معظم خان از اودیسہ آمدہ
دولت ملازمت دریافت یک صد ہر و صد روپیہ نذر او نظر گذشت منصب دوست بیگ ولد تو لکمان از اصل و اضافہ
نہصدی ذات و چارہ صد سوار مقرر شد جشن روز مبارک شنبہ بستم و بستم در باغ نور افشان ترتیب یافت خلعت خاصہ
بمیرزا رستم و اسپ بہ پسر او دکنی نام و اسپ خاصہ و یک زنجیر فیل بلشکر خان مرحمت شد و در جمعہ بستی و ہشتم بغزیت
شکار بطرف موضع سمونگر توجہ نمودہ شب مراجعت نمودم ہفت راس اسپ عراقی بایراق پیشکش آقا بیگ و محب علی
بنظر درآمد یک صد و ہر نور جہانی بوزن صد تولہ برنیل بیگ ایلچی عنایت کردم قلم دان مرصع بصادق خان میخشی لطف
نمودم یک موضع از دارالخلافہ آگرہ در وجہ انعام خضر خان فاروقی مرحمت فرمودم درین سال ہشتاد و پنج ہزار بگیہ زمین

دسہ ہزار سے صد و بیست و پنج خردار و چار دیہہ و دو قلیہ و یک قطعہ باغ و دو ہزار و سہ صد و بیست و ہفت عدد روپیہ و یک ہزار و دویست و رب و ہفت ہزار و ہشت صد و ہشتاد و چہرین و یک ہزار و پانصد و دوازدہ تولہ طلا و فقرہ و دہ ہزار و ام از خزائن و زن تصدق در حضور اشرف بقرا دار باب استحقاق عنایت شدہ سے و ہشت زنجیر فیل کہ دو لک و چہل و یک ہزار روپیہ قیمت آنها شدہ اند و جبہ پیشکش و اخل فیل خانہ خاصہ شریف گشتہ پنجاہ و یک زنجیر فیل بامراسے عظام و بندہ ہائے درگاہ بخشیدم۔

جشن شانزدهمین نوروز از جلوس ہمایون *

روز و شنبہ بیست و ہفتم ربیع الآخر سنہ ہزار و سی و چہری نیز اعظم عطیہ بخش عالم دولت سرانے حاصل را بنور جهان فروز خوش منور ساختہ عالم و عالمیان را شاد و کام و بہرہ و در گردانید سال شانزدهم از جلوس این نیازمند درگاہ الہی بفرخی و فیروزے آغاز شدہ در ساعت مسعود و زمان مجہود در دار الخلافہ اگرہ بر تخت مراد جلوس فرمودم درین روز بخت انہ روز فرزند سعادت مند شہر یار بمنصب ہشت ہزاری و چار ہزار سوار فرق عزت برافراخت پیر و بزرگوارم نیز مرتبہ اول بہین منصب بہ برادران سن لطف فرمودہ بودند امید کہ در سائے تربیت و رضا جوئی سن بہ منتہائے عمر و دولت بر ساد درین تاریخ باقرخان جمعیت خود را آراستہ توڑک از نظر گذرانید ہزار سوار و دو ہزار پیادہ بخشیان عظام بقلم در آورده معروض داشتند بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سرفراز ساختہ خدمت فوجدارئی اگرہ بعدہ او فرمودم روز چہار شنبہ با اہل محل کشتی نشستہ مبلغ نورانشان رفتہ شد و شب در انجا استراحت کردم چون باغ مذکور بسیر کار نور جهان بیگم متعلق است روز مبارک شنبہ چہام جشن بادشاہانہ آراستہ پیشکش عالی کشید از جواہر و مرصع آلات و اقسام آلات و امتعہ نفیس انچہ پسند افتاد انتخاب کردم و ہزاری یک لک روپیہ قیمت آنها شد درین ایام ہر روز بعد از دوپہر کشتی نشستہ بہت شکار و شہسواری کردہ از شہر تا آنجا چار کردہ مسافت داشت رفتہ شب بدو تختانہ می آیم را جبہ ساز نگہ یور از د فرزند اتہال مند شاہ پرویز فرستادہ خلعت خاصہ بکر مرصع شملہ بیک قطعہ یا قوت کہ بود و چند قطعہ یا قوت سبز نفیس ارسال داشتیم چون صوبہ بہار از تغیر مقرر جان بآن فرزند مرحمت شدہ سزاوی نمودہ از صوبہ الہ آباد بہ بہار را ہی سارڈ میسر را بخوش مظفر خان از خطہ آمدہ ملازمت نمود میر عرضہ اللہ چون بسیار سیر و سخی شدہ از عمدہ سامان لشکر و جاگیر نمی تواند بردارد و از

تکلیف خدمت و تردد معاف داشته حکم فرمودم که هر که بهر ماه چهار هزار روپیه نقد از خزانه عامه می گرفته باشد و در اگره و لاهور
 بهر جامه مضی او بوده باشد اقامت گزیده آسوده و مرفه الحال بسر برده بدو علی از دیار و عمر و دولت اشتغال نماید و در نیم
 فروردی ماه پیشکش اعتبار خان بنظر در آمد از قسم جواهر و اقمشه و غیره موازی بنقد هزار روپیه معروض قبول اقتاد تتمه را با و
 بخشیدم محب علی و آقا بیگ فرستاد های دارای ایران بیست و چهار راس اسب و دو استر و سه قطارشتر و هفت
 قلاده سگ تاز و بیست و هفت طاق زر و هفت و یک شامه عنبر اشهب و دو زوج قالی و دو نمد تکیه برسم پیشکش گذرانیدند
 و دو راس مادیان مع کره که برادر من مصحوب آنها فرستاده بود نیز بنظر در آورد و در روز مبارک شبته التماس مصعب خان با اهل محل
 بمنزل او رفته شد جشن عالی ترتیب داده بسیار از نفایس جواهر و نواذر اقمشه و غرایب تحت بنظر در آورد و موازی یک
 لک و سه هزار روپیه از هر قسم برگزیده تتمه را با و بخشیدم و دو زنجیر نعل از نواده مکرم خان حاکم او دیسه برسم پیشکش
 فرستاده بود پایه قبول یافت و در نیولا گورخری بنظر در آمد بنایت غریب و عجیب بعینه مانند بهر سیاه و زر و است این سیاه
 و سفید از سر بینی تا انتهای دم و از نوک گوش تا سر سم خطای سیاه مناسب جا و مقام کلان و خرد بقبرینه افتاده و بر گرد چشم خطی
 سیاه در غایت لطافت کشیده گوی نقاش تقدیر بقلم بدایع نگار کار نامه در صحیفه روزگار گذاشته از بسکه محب بود بعضی را گمان
 بود که شاید رنگ کرده باشند بعد از تحقیقات به یقین پیوست که از خداوند جهان آفرین است چون نا در بود داخل سوغات
 های برادر من شاه عباس نموده شد بهادر خان اوزبک از اسپان نچاق و اقمشه عراق برسم پیشکش فرستاده بود بنظر در آمد و
 زمستانی بجهت ابراهیم خان فتح جنگ و امرای بنگاله مصحوب مومن شیرازی فرستاده شد در پانزدهم پیشکش صادق حسنان
 گذشت از هر قسم موازی پانزده هزار روپیه گرفته تتمه با و بخشیدم فاضل خان نیردرین روز پیشکش فراخور حالت خویش گذرانید
 قلیله گرفته شد روز مبارک شبته که این جشن شرف آراستگی یافت و دو پیردیک گطری از روز گذشته بر تخت مراد جلوس نمودم
 حسب التماس مدارالسلک اعتماد الدوله جشن شرف در منزل او منعقد گشت پیشکش نمایان از نواذر و نفایس هر دیار ترتیب
 داده در تکلفات افزوده بود بهمه جهت موازی یک لک و سه دهشت هزار روپیه برداشته شد درین روز یک عدد مهر
 بوزن دو سیت توله برنیل بیگ ایلمچی عنایت نمودم در نیولا ابراهیم خان خواجه سراسی چند از بنگاله برسم پیشکش فرستاده بود یک
 از آنها خفته ظاهر شد هم آلت مردی و هم محل مخصوص زنان دارد اما حصیه طاهر بیست از جمله پیشکش مشارالیه در منزل گشتی است
 ساخت بنگاله بنایت لطیف اندام موازی ده هزار روپیه صرف زینت آنها نموده بود بجهت تکلیف بادشاهانه

کشتی ہاست خج قاسم را صاحب صوبہ آلاہاس ساختہ بخطاب محتشم خانے و منصب پنج ہزارے امتیاز بخشیدم و حکم کردم کہ دیوانیان جاگیر اضافہ اور از محال غیر علی تخواہ نمایند را چہ شام سنگہ زمیندار سرے نگر بعنایت اسب و فیل سرفرازی یافت و ریوالا بعض رسید کہ یوسف خان ولد حسین خان در لشکر ظفر اثر دکن بمرگ مفاجات و دلعت حیات سپرد چنین شنیدہ شد کہ درین مدت کہ در جاگیر بود چنان فرہ شدہ بود کہ باندک حرکتی و ترددی نفسش کو تاہے نے کہ در روزے کہ خرم را ملازمت مینمود و درآمد و رفت نفسش می سوز و چنانچہ در وقتے کہ سرد پادادہ بود در پوشیدن و تسلیم کردن عاجز شدہ بود و در تمام اعضایش رعشہ افتادہ بعد محنت و جان کندن تسلیم کردہ خود را بیرون انداخت و در پناہ سرا پر دہ افتادہ از ہوش رفتہ کو کرائش بر بالکی انداختہ بجاہ را بہرند و بچہ و رسیدن یک اجل در رسید و فرمان یافت و این خاک تودہ گران بار را بجا کدان فانی گذشت در غرہ اردن بہشت باد بہشت ایک ایچی خج خاصہ عنایت نمودم تا ریخ چہارم ماہ مذکور جشن کار خیر فرزند شہر یار نشاط افزاے خاطر گردید بلبس خانہ بدی در دولت خانہ مریم الزمانی آراستگی یافت جشن نکاح در منزل اعتماد والدہ منعقد گشت و من خود با اہل محل بدانجا رفتہ بزم نشاط آراستم بعد از گذشتن ہفت گھڑی از شب جمعہ بہار کے نکاح شد امید کہ برین دولت روز افزون فرخندہ و میمون باد و روزہ شنبہ نو زد و ہم در باغ نور افشان بفرزند شہر یار چار قب مرصع باد ستار و دگر بند و و در اسب سپیکے عراقی با زین طلا و دیگر سے ترکی با زین نصتاشی عنایت شد و درین ایام شاہ شجاع آبلہ بر آوردہ و بجدی شدت کردہ کہ آب از گلویش فروئے رفتہ و امید از حیاتش منقطع گشت چون در زانچہ طالع پدرش ثبت افتادہ بود کہ درین سال پسر او فوت شود ہمہ بجمان اتفاق داشتند برینکہ او بخوابد ماند و جو تکرارے بخلاف مے گفت کہ غبار آسیبے بر دامن حیاتش نخواہد نشست پرسیدم کہ بچہ دلیل گفت کہ در زانچہ طالع حضرت نوشتہ شدہ کہ درین سال از ہیچ رہگذر کلفتہ و گرانی بخاطر مبارک راہ نیابد و توجہ خاطر اشرف بسیار است و درین صورت مے باید کہ آسیبے با و نرسد و فرزندے دیگر از وفات شود و قصار را چنانچہ گفتہ بود بظہور آمد و این از چنان مملکہ جان برو و پسرے کہ از صبیہ شہنواز خان داشت در برہان پور فوت شد غیر ازین بسیارے از احکام او مطابق افتادہ کہ خالے از عزابت نیست و درین واقعات تقریبات ثبت شدہ - بنا برین فرہوم کہ او را بزر کشیدند شش ہزار و پانصد روپیہ بر آمد بانعام او مقرر گشت محمد حسین جابری بخدمت بخشگیری و واقع نویسی صوبہ اوڈیسہ سرفرازے یافت منصب لاجپن پنجم قاتشال بالتاس مہابت خان از اصل و اضافہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر شد محمد حسین برادر خواجہ از کانگرہ آمدہ ملازمت نمود بہادر خان او زبک فیل عنایت نمودہ مصوب وکیل او فرستادم

بر فرزند هوشنگ بنایر غفران پناه مرزا محمد حکیم بنا بر حرم و احتیاط که از لوازم پاسبان سلطنت و جهان داری است و قلعه که الیا محبوس بودند در نیولا هر دو را بحضور طلب داشت حکیم فرمود که در دار الخلافه اگر همتی بوده باشند روزی که با خبر اجابت ضروری کفایت کند مقرر گشت درین ایام رود در بیضا چارچ نام برهنی که از دانشوران این گروه است در سنارس با فاده استفاده شتغال داشت دولت ملازمت دریافت الحق مطالب عقلی و نقلی را خوب و زیاده در فن خود تمام است از غرائب سواد که در نیولا بطهور پیوست آنکه در سه ام فروردی ماه سنه حال در یکی از موضع پرگنه جالنده شکام صبح از جانب مشرق غوغای عظیم میسب برخاست چنانچه نزدیک بود که ساکنان آن از هول آن صدای وحشت افزا قالمسانی کنند در آشنای این شور و شغب روشن شدن از بالا بر زمین افتاده و مردم را منظم آن شد که مگر از آسمان آتش میبارد و بعد از لحظه که آن شورش تسکین یافت و دلهای آشفته از سر سبکی و هول باز آمد قاصد تیز رو نزد محمد سعید عامل پرگنه مذکور فرستاده این ساخته اعلام نمودند و در لحظه سوار شده خود را بمقصد میرسانند و بر سر آن قطعه زمین رفته بنظر در می آید مقدار ده دوازده گز زمین در عرض و طول بنوعی سوخته بود که اثری از سبزه و گیاه نماند هنوز اثر حرارت و تفسیدگی داشت فرمود که آن قدر زمین را بکنند هر چند بیشتر می کنند در حرارت و پیش بیشتر ظاهری گشت تا بجای رسید که پارچه آهن تفتیده نمودار شد بمرتب گرم بود که گویا از کوره آتش بر آورده اند بعد از زمانه سرد شد و آن را بر گرفته بمنزل خود آورده و در خراطه نهاده و سر کوره بدرگاه فرستاد فرمود که در حضور وزن کنند یک صد و شصت توله برآمد با ستاد و او حکم کرد که شمشیر و خنجر و کار و تریب داده بنظر در آور و عرض کرد که در زیر تپک نمی ایستد و از هم میریزد فرمود که درین صورت با آهن دیگر و معجون ساخته نعل آور و چنانچه فرموده بودم سه حصه آهن برق و یک حصه دیگر آیمخته و دو قبضه شمشیر و یک قبضه کار و یک قبضه خنجر ساخته بنظر آور و از آیینش آهن دیگر جوهر بر آورده بود بدستور شمشیر بیانی و جنوبی میل ختم می شد و اثر خمی نماند فرمود که در حضور آرمود بنیابت خوب برید برابر شمشیر های میل اول یکی را شمشیر قاطع دیگر را برق سرشت نام کرد و بے بدل خان رباعی که افاده این مضمون نماید گفته معروض داشت -

از شاه جهانگیر جهان یافت نظام	افتاده بعد از برق آهن خام
زان آهن شد بحکم عالمگیر شمشیر	یک خنجر و کار و باد و شمشیر تمام

و شعله برق باد شاهی تاریخ یافته در نیولا راجه سارنگد یو که نزد فرزند اقبال منده شاه پرویز رفته بود آمده ملازمت نمود

عرض داشت کردہ بود کہ این مرید حسب الحکم از آلہ اباس متوجہ صوبہ بہار گردید امید کہ از عمر خود برخوردار باشد تقاسم خان بنیاد
نقارہ سر بلندی یافت درین تاریخ عظیم الدین نام ملازم خرم عرض داشت اورا شتمبر نوید فتح با شصت مرصع کہ بطریق نذر
فرستادہ بود آورده گذرانید خلعت بخت اوار سال داشتہ رخصت فرمودم امیر بیگ برادر فاضل بیگ خان بدلو انگی
سرکار فرزند شہر یار و محمد حسین برادر خواجہ جهان بخشگیری و معصوم بخدمت میر سامانی او مقرر گشتند سید حاجی بکبک لشکر
ظفر اثر دکن دستوری یافت واسپ باو عنایت کردم و مظفر خان بخدمت بخشگیری سرفرازے یافت + چون در نیولا
والدہ امام قلی خان دلی اوران مکتوبے شمل بر اہل نسبت اخلاص و مراسم آشنائی بہ نور جان بیگم فرستادہ و از تحفہ ہائے
آن دیار برسم سوغات ارسال داشتہ بود بنا برین خواجہ نصیر را کہ از بندہ ہائے قدیم و خدمتگاران زمان شاد زادگی من است
از جانب نور جان بیگم برسم رسالہ و مکتوبے بانفائیس این ملک مصحوب اوار سال داشتہ شد درین ایام کہ باغ نور نشان
محل نزول بارگاہ اقبال بود بچہ رنگ بہشت روزہ از بالاے بام و دولت خانہ کہ بہشت گزار تفاع داشت جستی
زودہ خود را بر زمین گرفت و بخت و خیر و آمد و اصلا اثر آسیب در رخ در ویدید نیامد + در چارم خرداد ماہ الہی فضیلت خان
دیوان خرم عرض داشت اورا شتمبر نوید فتح و فیروزے آورده آستان ہوس نمود تفصیل این اجمال آنکہ چون لشکر منصور
بحوالے اوجین رسید جمعی از بندہ ہائے درگاہ کہ در قلعہ ماندہ بودند نوشتہ فرستادند کہ فوجے از متہوران قدم جسرات و
میا کے پیش نہادہ از آب زبدہ گذشتند دوے چند کہ در زیر قلعہ واقع است سوختہ بتاخت و تاراج آن مشغولند مارا المہامی
خواجہ ابوالحسن با پنج ہزار سوار برسم منتقلے تعین شد کہ گرم و چپان شتافتہ سزائے آن گروہ باطل نیز بدہ خواجہ شبگیر زودہ
ہنگام طلوع صبح بلب آب زبدہ رسیدہ بود کہ آنہا آگہی یافتند لحظہ پیشتر آب در زودہ خود را بساحل سلامت رسانیدہ
بودند کہ بہادران تیز جلو بہ تعاقب شتافتہ قریب چار گروہ دیگر آنہا را را ندند و بسیاری را بہ شمشیر انتقام مسافراہ عدم
گردانیدند متہوران برگشتہ روزگار تا بہ برہان پور عیان مساعت باز نکشیدند نوشتہ خرم بخواجہ ابوالحسن رسید کہ تا آمدن دوران
طرف آب توقف نہاید و متہوران با عساکر اقبال بفوج منتقلہ پوست و کوچ بہ کوچ تا بہرہان پور شتافت و ہنوز آن
مخدولان بے عاقبت ہائے او بار بر فرار داشتہ ہر دور شہر شستہ بودند چون مدت دو سال بندہ ہائے درگاہ بآن
متہوران در زودہ خورد بودند با انواع و اقسام رنج و تعب از بیجا گیری و عسرت غلہ کشیدہ بودند از سواری دایمی اسپان
زبون شدہ بنا بران نہ روز و در سر انجام لشکر توقف افتاد درین نہ روزے لک روپیہ و چہہ بسیار بہ سپاہ منصور قسمت

نموده و سزا دلان گماشته مردم را از شهر بر آورده اند و هنوز بهادران زرم دوست دست بجار نبرده بودند که آن سیه خندان تاب مقاومت نیاورده مانند نبات انقش از غم پاشیدند و جوانان نیز جلواز عقب درآمده بسیاری را به تیغ انتقام بر خاک هلاک انداختند و همین دستور فرصت نداده زده و کشته تا کمری که جلای قاست نظام الملک و غیره مقهوران بود بر دند یک روز بیشتر آن بر اختر ازین افواج قاهره گماهی یافته نظام الملک را بابل و عیال و احوال و ائصال بقلم دولت آباد برده بود جان که در پیش چله و نیم داشت پشت قلم داده نشست و بیشتر از مردم او بر اطراف ملک پراکنده شدند سران لشکر ظفر اثر باسیا کینه خواه سه روز در بلده کمری توقف نموده شهری را که در مدت بیست سال تعمیر یافته بود بنوع خراب ساختند که در بیست سال دیگر معلوم نیست که برواق اصلی باز آید مجمل بعد از اتمام آن بناها را سه باران قرار یافت که چون هنوز فوجی از مقهوران قلعه احمد نگر را محاصره دارند یک مرتبه تا آنجا رفته ارباب فتنه را تنبیه بر اصل نموده از سرنو سامان آذوقه کرده کمک گذاشته باید برگشت و باین عزیمت روانه شده تا قصبه شین رفتند و غیر مقهور مزدور حیل ساز و کلا و امر فرستاده شروع در عجز و زاری نمود که بعد ازین سرشته بندگی و دولت خواهی از دست ندیم و از حکم قدم بیرون نهیم و آنچه فرمان شود از پیشکش و جریمه منت داشته بسرکاری رسانم اتفاقاً درین چند روز عسرت تمام از گران غله در آرد و راه یافته بود و تیر خیز رسید که جمعی از مقهوران که قلعه احمد نگر را محاصره داشتند از طعنه نصبت لشکر ظفر اثر ترک محاصره نمودند و از دور قلعه برخاستند بنا برین فوجی کمک خنجر خان فرستاده سبغ برسم مدد خرج ارسال داشتند و خاطر از همه جهت پرداخته دولت خواهان منظر و منصور باز مراجعت نمودند و بعد از عجز و زاری بسیار مقرر گشت که سوائے ملکه که اندر قدیم در تصرف بند هاس درگاه بود موازی چهارده کرده دیگر از محال که متصل بسرحد های بادشاهی است و اگر اندر پنجاه لک روپیه برسم پیشکش بخزان عاصره رسانند فضل خان را نصبت نموده کلکه لعل که دارا است ایران فرستاده بود و تعریف آن در جای خود نوشته شده بحجت خرم عنایت نموده فرستادم بمشارالیه خلعت و فیصل و دوات و قلم مرصع مرحمت شد خنجر خان که در محارست قلعه احمد نگر مصد ر خدمات پسندیده و ترددات شایسته شده بود بمنصب چهار هزاروی ذات و هزار سوار سرفراز رسانید یافت مکرّم خان حسب الحکم از صوبه اودیسه آمد و با برادران بدولت ملازمت مستعد گشت عقد مرواریدی برسم پیشکش گذرانید منظر الملک و ولد بهادر الملک بخطاب نصرت خانی سرفراز گردید باو دی رانم و کسنی علم عنایت شد و عزیز الله ولد یوسف خان بمنصب هزاروی ذات و پانصد سوار ممتاز گشت و روز مبارک شبیه نسبت و یکم مقرب خان از صوبه بهار رسیده دولت ملازمت دریافت درینو لا آقا علی و محب علی بیگ جانی بیجا

و فاضل بیگ فرستادہاے داراے ایران را کہ بدفعات آمدہ بود نزد حضرت فرمودم با قبا بیگ سردار و خیر و جیفہ مرصع و چیل
ہزار روپیہ نقد انعام شد و محب علی بیگ بخلعت دسے ہزار روپیہ سرفراز گشت و بہین دستور بدیگران نیز درخور شایستگی
خود انعام ہا شد و یاد بودے مناسب وقت بخت برادر و الا قدر مصحوب نام بردہا فرستادہ شد درین تاریخ مکرّم خان
بصاحب صوبگی دارالخلافہ دہلی و خدمت فوجدار می میوات سرفراز شد شجاعت خان عرب بمنصب سہ ہزاری ذات
و دو ہزار و پانصد سوار اصل و اضافہ عزافتخار یافت شہزہ خان بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار و گردہر ولد رای سال
چو اہم ہزار و دو صدی و ہصد سوار ممتاز گشتند در میست و ہم قاسم بیگ نام فرستادہ داراے ایران آمدہ ملازمت
نمود و مکتوب آن برادر عالی قدر متکبر مراتب محبت و یک جتے گذرانیدہ انچہ برسم سوغات فرستادہ بود بنظر در آورده
غزہ تیرماہ الہی فیل خاصہ گج رتن نام بخت فرزند خان جہان فرستادم نظر بیگ ملازم حرم عرض داشت او آورده
گذرانیدہ التماس اسپ بخشی نمودہ بود بر اجہ کشن داس مشرف فرمودم کہ ہزار را اس اسپ از طوایل سرکار
در پانزدہ روز سامان نمودہ ہمراہ روانہ سازد و اسپ روپ رتن نام کہ داراے ایران از غنائیم لشکر روم ارسال داشتہ
بود بخرم عنایت نمودہ فرستادم درین روز غیاث الدین نام ملازم ارادت خان عرض داشت اورا متکبر نوید فتح آورده بود
گذرانیدہ در اوقات گذشتہ از شورش و فتنہ انگیزی زمینداران کشتیاد و فرستادن جلال پسر دلاور خان بگاشتہ کلک بیان
گشتہ بود چون این ہم از و سر و سامان پسندیدہ نیافت بارادت خان حکم شدہ بود کہ خود بآن خدمت شایستہ شافستہ
مفسدان بد مہر انجام را تنبیہ و تاویب بر اصل دہر و نبوغ ضبط آن کوہستان نماید کہ غبار تفرقہ و آشوب بر حواشی آن
ملک نہ نشیند مومی الیہ بموجب فرمودہ شافستہ خبرت شایستہ ظاہر ساخت و اہل فتنہ و ضلالت بصرہاے آوارگی سر نہادہ
نیم جانی بدر رفتند و مجدداً آشوب از ان ملک برکنندہ شد و مردم کاری استحکام دادہ و ضبط تہا نجات نمودہ
بکشیر مراجعت کرد بجلدوی این خدمت پانصد سوار بمنصب ارادت خان و فرمودم چون خواجہ ابوالحسن بر ہم دکن مصدر
تردات شایستہ و خدمات پسندیدہ شدہ بود ہزار سوار بمنصب مشارالیہ اضافہ فرمودم بہ اہم بیگ برادر زادہ ابراہیم خان
فتح جنگ بصاحب صوبگی او ڈیہ سرفراز گشتہ بقطاب خانی و علم و نقارہ بلند مرتبہ شد و منصب او از اصل و اضافہ
ہزارے و پانصد سوار حکم فرمودم چون مکرر از فضایل و کمالات قاضی نصیر بہانپوری استماع اقامہ بود خاطر حقیقت جوے
را بصحبت مشارالیہ و غبت افزود و در نیو لا حسب الطلب بدرگاہ آمد عزت دانش اورا پاس داشتہ باکرام و احترام دریا فتم

فماضی در علوم عقلی و نقلی از یکتایان عصر است و کم کتابی باشد که بطالعہ او نرسیدہ لیکن ظاہرش را بباطن آشنائی کمتر است و از صحبت او مخطوطاتی توان شد چون بدرویشی و زادیہ گزینی بغایت راغب و مائل یا فتم پیردی خاطر او نمودہ تکلیف ملازمت نکردم و پنج ہزار روپیہ عنایت فرمودہ رخصت دادم کہ بوطن خود شافقتہ آسودہ خاطر روزگار بسر برد و در غرہ امروا دو ماہ آہی با قرقخان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و دو سبت سوار سرفراز گشت و از امرا و بندہ ہا کے بادشاہی کہ در قیام دکن ترددات شایستہ بتقدیم رسانیدہ بودند سے دو نفر باضافہ ہا کے لایق عز اختصاص یا نقند عبدالعزیز خان نقشبندی کہ بحکومت قندھار تعین شدہ حسب الاتماس فرزند خانجہان بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شدہ در غرہ شہر پور شمشیر مرصع برنیل بیگ ایلچی عنایت نمودم و یک دہیہ از اعمال دارالخلافہ کہ مبلغ شانزدہ ہزار روپیہ جمع داشت تیر باد لطف شدہ در نیولاحیکم رکن را بحجت شورش مزاج و بد خوئی و عدم وقوف لایق خدمت ندانستہ رخصت فرمودم کہ بہر جا خواہد برود چون بعرض رسید کہ ہوشنگ برادر زادہ خان عالم خون ناحق کردہ و بحضور طلب داشتہ باز پرس کردم و بعد از ثبوت حکم بقصاص او شدہ حاشاکہ درین امور رعایت خاطر شاہزادہ نکردہ تا با مرا و سایہ بند ہا چہ رسد امید کہ توفیق رفیق باد غرہ شہر پور ماہ حسب الاتماس آصف خان بمنزل اور رفتہ و در حمائے کہ بتازگی ساختہ بود غسل کردہ شدہ بتکلف بسیار نفیس و مکلف حمائے است بعد از فراغ غسل پیشکش لایق بنظر در آور دو انچہ پسند افتاد برگزیدہ تہمتہ با و بخشیدم و خلیفہ خضر خان خاندہ سی از اصل و اضافہ ہزار روپیہ مقرر شدہ درین ایام بعض رسید کہ کلیان نام آہنگری بر زلف ہم از صنف خود عاشق زار است و پیوستہ سردر پے او دارد و اظہار شیفگی می نماید آن ضعیفہ با وجودیکہ بیوہ است اصلاً با شنائی او تن نمی دہد و محبت این بیچارہ دل دادہ در باطنش سرایت نمی کند بہر دورا بحضور طلب داشتہ باز پرس نمودم و ہر چند آن عورت را بہ پیوند او ترغیب و تکلیف دادہ شد اختیار نکرد درین وقت آہنگر مذکور گفت کہ اگر یقین دانم کہ او را بمن عنایت فرمایند خود را از بالائے شاہ برج قلعہ اندازم من از روئے مطایبہ گفتم کہ شاہ برج موقوف اگر دعوی محبت تو از صدق فرستہ دار و خود را از بام این خانہ اندازی من اورا حکمی بتومی و ہم ہنوز سخن تمام نشدہ بود کہ برق آسا دویدہ خود را بزیارت بہر و افتادن از چشم و دھانش خون جاری شد من ازان ہزل و مطایبہ ندامت بسیار کشیدم و آرزوہ خاطر گردیدم با صفت خان فرمودم کہ او را بخانہ بردہ تمیاداری نہاید چون پیمانہ حیاتش بہرگز شدہ بود بہسان آسیب در گذشت ۔

عاشق که جان شارب را بر آن آستانه ساخت | از شوق جان سپرد و اجل را بهانه ساخت

حسب التماس مهابت خان منصب لایچین قاتشال از اصل و اصنافه هزاره ذات و پانصد سوار مقرر شد و رسوا گشته ایمانی بران رفته که روز جشن دسره و کشمیر اثر گشت نفس و کوتاهی دم در خود احساس نمودم مجله اگر کثرت باریدگی و طوبت بود و مجرای نفس بجانب چپ نزدیک بدل گرانی و گرفتگی ظاهر شد رفته رفته با متداد داشتند و انجا میداد اطباء که در ملازمت بودند نخست حکیم روح الله متصدی علاج گشت و یک چندی بدو دواهای گرم ملایم تدبیرات بکار برد و بظاهرا ندرک تخفیفی شد چون ازان گریه بر آدمم باز شدت ظاهرا ساخت و درین مرتبه روزی چند بشیر نزد بار بشیر شتر پرداخت از هیچ کدام فائده بر محل نیافتم مقارن این حال حکیم رکن که از سفر کشمیر معاف داشته در آگره گذاشته بودم خدمت پیوست و از روی دلیری دواها را قدرت ترکیب معالجه شد و مدار برادویه گرم و خشک نهاد و از تدبیرات او نیز فائده مرتب نگشت بلکه سبب افزونی حرارت و خشکی دماغ و مزاج شد و بغایت ضعیف گشتم و مرض رو باشتاد نهاد و محنت با متداد انجا میداد درین قسم دقت و چنین حاصل که دل سنگ بر من می سوخت صدر را پسر حکیم مرزا محمد که از اطباء عمده عراق بود در عهد دولت پدر بزرگوارم از ولایت آمده بود بعد از آنکه تخت سلطنت بوجود این نیازمند آراشگی یافت چون بجوهر استعداد و تصرف طبیعت از همکنان امتیاز داشت و در مقام تربیت او شده بن خطاب مسیح الزمانی امتیاز بخشیدم و پایمه اعتبار را از دیگر اطباء که در ملازمت بودند برافزودم بگمان آنکه شاید دقتی از اوقات مصدر خدستنی تواند شد آن حق ناشناس با وجود چندین حقوق و منیت در رعایت مرا این روز و دیده و بچنین حال پسندیده اصلا بدو و علاج خود را آشنا نمی ساخت با آنکه از جمیع اطباء که در ملازمت حاضر بودند تقدیر امتیازی داشت متصدی علاج نمی شد هر چند عنایت و التفات ظاهرا ساخته مدارا و موااسات تکلیف می نمودم بیشتر صلب شده در جواب می گفت که برداش و عذاقت خود این قدر اعتماد ندارم که متصدی علاج تو انم گشت و همچنین حکیم ابوالقاسم پسر حکیم الملک با وجود نسبت خانه زادگی و حقوق تربیت متوهم و متوحش خود را ظاهرا می ساخت که از رویت خاطر مستفرد متنازی می شد تا بهالجه چه رسد ناگزیر دست از همه باز داشته از تدبیرات ظاهری دل برکنده خود را بحکیم علی الاطلاق سپردم چون در نشاء پیا له تخفیفی می شد روز هم بخلاف غنا بده و مستاد ارتکاب می نمودم رفته رفته با فراط کشید و مقارن گرم شدن هوا ضرر آن محسوس گشت ضعف و محنت رو بفرزونی نهاد و نوز جان بیگم که تدبیر و تجربه ادا زین اطباء بیشتر است خصوص که از روی و دلسوزی باشد در

مقام کم کردن پیاله و تند بیراتی که مناسب وقت و ملایم حال باشد شد اگر چه پیش ازین هم علاجی که اطبا میکردند بصلاحت و
صواب بدیده بود و لیکن درین وقت مدار بر مهربانی او نهادم و شراب را بقدری کم کرد و از چیزهای نامناسب و غذاها
ناموافق محظوظ نمود امید که حکیم حقیقی از شفاخانه غیب صحت کامل نصیب کند در روز دوشنبه دوازدهم ماه مذکور مطابق بیست
و نهم شهر شوال سنه یک هزار و سی و سه هجری جشن وزن شمس بمبارک کے دفتر نے آراستگی یافت چون در سال گذشته بیماری
صعب کشیده پیوسته در محنت و آزار گذرانیده بودم بشکر آنکه چنین سلسله بخیریت و سلامت بانجام رسید در سر آغاز سال حال
اثر صحت بر چهره مراد بدیده آمد نور جهان بیگم التماس نمود که و کلاسه او متصدی این جشن عالی باشند الحق مجلس ترتیب نموده
که حیرت افزای نظارگیان گشت از تارنجی که نور جهان بیگم در عقد از دواج این نیازمند در آمده اگر چه در همه جشن های
وزن شمس و قمری لوازم آن را چنانچه لائق این دولت بوده باشد ترتیب نموده سرایه اسباب سعادت و نیک بختی دانسته
است لیکن درین جشن بیش از پیش در تکلفات افزوده در آراستن مجلس و ترتیب بزم نهایت توجه بکار برود و سعی از
بند های پسندیده خدمت و خواصان مزاجدان که درین ضعف از رومی اخلاص و جانفشانی پیوسته حاضر بوده پروانه
صفت برگرد سرمی گشتند بنواز شات لائق از خلعت و کمر کشید و صاع و خنجر صاع و اسب و فیل و خوانها پرواز زر و هر
کدام در خور پایه خویش سرفراز سے یا فتنه بآنکه از اطبا خدمت شایسته بنظر نیامده بود باندک خفته که دوسه روز
دست میداد تقریبات بر اینجمله انواع و اقسام مراسم نظیر آمده درین جشن بایون نیز بانعامات لائق از نقد و خمس
کام دل برگرفتند بعد از فراغ جشن مبارک خوانهای جوهر و زر بطریق نثار در دامن امید اهل نشاط و از باب استحقاق ریخته
شد و چون تکراره سخنم که نو بخش صحت و تندرستی بود بمهرور و پیه وزن نموده مبلغ پانصد هفت هزار و پیه باین صیغه در
وجه انعام او مقرر شد در آخر مجلس پیشکشهای که بجهت من ترتیب داده بودند بنظر در آورند از جوهر مرغ آلات و
آتش و اقسام نفایس آنچه خاطر پسند افتاد برگزیدم بالجمله موازی دولک روپیه صرف این جشن عالی بابت انعاماتی که
نور جهان بیگم کرده بقلم درآمد سوائے آنچه برسم پیشکش گذرانید در سنوات گذشته که من صحت داشتم سه من و یک درسیه
بیشتر یا کمتر بوزن در سه آدم اسال بنا بر ضعف و لاغرے دو من و بیست و هفت سیر شدم روز مبارک شنبه غره ماه الهی
اعتقاد خان حاکم کشمیر بمصوب چهار هزار و پانصد سوار سرفراز سیاهت راجه گجنگ بمصوب چهار هزار و سه
هزار سوار ممتاز گشت چون خبر بیماری من بفرزند شاه پرویز میرسد فرمان طلب مقید نشده بے تابانه متوجه ملازمت میگردد

بتایں چار دہم ماہ مذکور در ساعت مسعود و زمان محمود آن فرزند سعادت مند بدولت آستان بوس مستعد گشته سه بار بر دور
تخت گردید ہر چند مبالغہ نموده سو گنہ و ادم و منع میفرمودم او در ناز سے و تصرع افزوده بیشتر اغراق بکار سے برو
دست او را گرفتہ جانب خود کشیدم و از روستے شفقت و عاطفت در آغوش عزت تنگ در آورده التفات و توجہ بسیار ظاہر
ساقم امید کہ از عمر و دولت برخوردار باشد درینو لا بیست لک روپیہ خزانہ مصحوب الہد او خان بجیت صرف فرمایات لشکر دکن نزد
خوم فرستاد شدہ مشارالیه بعنایت فیل و علم سرخراز سے یا نعت در بیست و ہشتم قیام خان قراول سیکے بمرض طبعی و دیعت
حیات سپرد از خد متنگاران مزاجدان بود و قطع نظر از فنون شکار و مهارت او درین فن از اکثر جزویات خبردار بود و پیرو سے
مزاج من بسیار کردہ بود با لعل ازین سانحہ خاطر سخت گرامی پذیرفت امید کہ ایزد تھالے اورا بیا مرزا دہ بتایں بخت
و نعم والدہ نور جان بگیم بجز رحمت آبی پوست از صفات حمیدہ این کہ بانو سے خاندان عفت چہ نویسم بے اغراق
و در پاکی طینت و دانائی بسیار خوبیا سے کہ زیور عورات است مادر و ہر ہمتا سے او نزادہ و مادر او را از مادر حقیقی خود کمتر نے
دانستم نسبت تعلق و رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ را با و بود یقین کہ بیچ شوہر سے را با ہمسر خود بنودہ ازین جا باید قیاس کرد
کہ بران پیر غم زدہ چہ گذشتہ باشد و همچنین از نسبت تعلق نور جان بگیم با چنین والدہ چہ توان نوشت فرزند سے مثل صفخان
با نہایت خرد مندی و دانائی جامہ شکیبائی چاک کردہ از لباس اہل تعلق برآمدہ پدر مجرد و محراب خاطر را از مشاہدہ حال گرامی
فرزند غم بر غم دور و دور و فرزند ہر چند بے نصیحت پرداخت سودمند نیامد روز سے کہ من بہ پیش رفتن چون ابتداء سے
شورش مزاج و آزر دگی خاطر او بودہ از روستے شفقت و مرحمت حرفے چند نصیحت آمیز فرمودہ بجز نگوئم و دانگذاشم تا
آن آشوب فرو نشیند بعد از روز سے چند جراحت درونی اورا بمرہم التفات علاج کردہ باز بلباس اہل تعلق می آورم
اگر چہ اعتماد الدولہ بحبت رضا جوئی و پیروی خاطر من بظاہر خود را مضطرب می کرد و اظہار حوصلہ می نمود لیکن باین نسبت الفتی کہ
او را بود و حوصلہ چہ ہمراہی تواند کرد غرہ آبان ماہ الہی سر بلند خان و جانسپار خان و با تے خان بعنایت نقارہ سر بلند می یافتند
عبداللہ خان بے رخصت صاحب صوبہ دکن بجال جاگیر خود آمدہ بدیوانیان عظام فرمودم کہ جاگیر اورا تفسیر نمایند اعتماد
را سے حکم شد کہ سزاوارے نمودہ اورا بصوبہ مذکور رسانند پیش ازین مجملے از احوال مسیح الزمان نسبت افتاد کہ با وجود چنین
حقوق تربیت و نوازش درین قسم بیاری توفیق خدمتگاری نیافت غریب تر آنکہ بیکبار پردہ آزدیم از پیش برگرفتہ التماس
سفر حجاز و زیارت خانہ مبارک نمود از اسباب کہ در ہمہ وقت در ہمہ کار با توکل این نیاز مند بذات خداوند بے نیاز و کم کار سا

است کشاوره پیشانی رخصت فرمودم با آنکه از همه قسم سامان داشت بستان هزار رد پیم بخت بد و مخرج انعام شد امید که
 حکیم علی الاطلاق سبب و سبب اطبا و سبب و دوا این نیازمند را از شفاخانه کرم خود صحت عاجل و شفا کامل گرامت کناد
 چون بواسطه آگره از مرشدت حرارت و افراط گریزاج من سازگار نبود بتایخ میزدیم روز دوشنبه آبان ماه الهی سنه
 شانزده ریات عظمت بر سمت کوهستان شمالی برافراشته شد که اگر بواسطه تاحیت با اعتدال قریب باشد برکنار آب گنگ
 سرزمین خوشی اختیار نموده شهره بنا نهاده شود که در موسم تابستان محل اقامت باشد والا بجانب کشمیر عنان عزیمت معطوف
 گردد و منظر خان را بحفظ و حراست دارالخلافه آگره گذاشته به تقاره واسطه و فیل سرفراز فرمودم میرزا محمد برادرزاده
 او را بفرجاری نواحی شهر مقرر داشته بخطاب اسدخانی و اضافت منصب ممتاز گردانیدم و باقرخان را بنجد سمت صوبه داری
 صوبه اوده سرفراز ساخته رخصت فرمودم و بستان دوششم ماه مذکور از ذوالحجه شهرافرنده اقبال مند شاه پرویز بصوبه
 بهار و محال جاگیر خودش دستورے یافت سردارے خاصه بانادری و خجمر مع واسطه و فیل لطف فرموده رخصت
 نمودم امید که از عمر بخور و دار باشد مکرم خان حاکم دهل بدولت زمین بس سرفراز شد و دوششم ماه بدر الملک دهل نزول
 اتفاق افتاد و در روز در سلیم گداه مقام فرموده به نشاء شکار مشغول گشتم درینوال بعض رسید که جادور اسے کہا تہ کہ از ہزاران
 عمدہ و کن است برہمنی سعادت و بدرتہ توفیق دولت خواہی اختیار نموده در سلک دولت خواہان و بندہ منتظم گردید
 فرمان مرحمت عنوان با خلعت و خجمر مع مصحوب نراین داس را ٹھو رعایت نموده بکشت او فرستادم غره دیہاہ الکی
 مطابق ہنتم شہر حفر سلطنتہ پوری مقصود برادر قاسم خان خطاب ہاشم خانی و ہاشم بیگ خوشی خطاب جان شاخانی
 سرفراز گشتند ہفتم ماہ مذکور در مقام ہر دو ار کہ برکنار گنگ واقع است نزول سعادت اتفاق افتاد ہر دو از معتد
 معا بد مقرر ہنود است و بسیارے از برہمنان و بچہ و گزنیان و رین مقام گوشہ اندوا اختیار نموده بآئین دین خویش
 یزدان پرتی نمایند بہر کدام در خور استحقاق از نقد و جنس تصدق لطف فرمودم چون آب و ہواسے این دہن گویہ پسند خاطر
 نیفتاد و سرفزینے کہ اقامت و ران لوان کرد و منظر درینا بد برست و اسن گویہ جمود کا نگرا نہفت فرمودم درینوالا
 بعض رسید کہ راجہ بہاؤ سنگم در صوبہ دکن مسافر ملک عدم گشت از افراط شراب بنایت ضعیف و زبون شدہ بود ناگہ خوشی
 بروستولے مے گرد و ہر چند اطبا تدبیرات بکار برده داغما برفرق سہری سوزند ہوش نمی آید یک شبان روز بے شعور
 افتادہ روز دیگری گذرد و درین دہشت کینز خود را با آتش و فاسے اوسوختند جگت سنگم برادر کلانش دہا سنگم برادرزادہ

ادب و نقد حیات در کار شراب کرده بودند مشارالیه از آنها عبرت نگرفته جان شیرین بآب تلخ فروخت بعنایت و حبس و
 نیکوئی و بخیه بود از ایام شاهزادگی بجدست من پیوسته بهیا من تربیت من بوالا پایه پنج هزار ری رسیده بود چون از وفروندی
 نمانده نیره برادر کلانش را با وجود صغر سن خطاب راجلی سرفراز ساخته منصب دو هزار ری ذات و هزار سوار عنایت فرمود
 برگشته انبر که وطن آنهاست بدستور سابق بجاگیر او مقرر شد تا جمیع او متفرق نشود اصالتان پسر خانبهان بمنصب هزار ری ذات و پانصد سوار
 سرفراز ششم ماه مذکور در سراسر آلتوه منزل شد چون پیوسته به نشاط شکار شوقم طبیعت بخوردن گوشت جانورانی که بدست خود شکار
 میکنم بیشتر راغب است بنا بر وسواس و احتیاط که درین امور است و حضور میفرمایم که پاک سازند و خود مقید شده چینه دانه آنها را خط
 میکنم که چه خورده و خوراک این جانور چیست اگر ایا ناچیزه که کراست داشته باشد بنظر درمی آید ترک خوردن آن نمی کنم
 پیش ازین اقسام مرغابی بغیر از سونه میل نمی فرمودم در هنگامیکه دارالبرکت اجمیر محل نزول رایات اقبال بود سونه
 مرغابی خانگی را دیدم که کوههای کرده می خورد از مشاهده آن طبیعت را نفرت بهم می رسد از خوردن سونه مرغابی
 خانگی ترک دادم تا آنکه درین تاریخ مرغابی شکار شد فرمودم که در حضور پاک گردند از چینه دان اول پاهنگ خورد
 برآمد بعد از آن بقه کلان ظاهر شد بمرتب کلان بود که تا پیشم خود دیده نشود قبول نتوان کرد که باین کلانی تواند فرو برد و مجلاً
 از امروز بخود قرار دادم که در اکل مرکب مرغابی نشوم خان عالم معروف داشت که گوشت عقاب سفید بغایت لذیذ
 و نازکی می باشد بنا بر آن عقاب سفید را طلب داشته فرمودم که در حضور پاک ساختند اتفاقاً از چینه دان آن ده بقه برآمد
 بنوعی کرده طبیعت افتاده که از یاد آن خاطر متنازی و متنفر می گرد و در بیت و یکم باغ سهند مسرت افزای
 خاطر گشت و در روز مقام نموده از سیر و تماشا به آن مخطوط گشتم درینو لا خواجه ابوالحسن از صوبه دکن آمده سعادت
 ملازمت دریافت و مورد عنایات روز افزون گردید غره بهمن ماه الهی در نور سرامنزل اتفاق افتاد منصب معتد خان
 از اصل و اخلافه دو هزار ری ذات و شش صد سوار حکم شد خان عالم بصاحب صوبگی آله اباس سرفراز به یافت
 اسپ و سربا و شمشیر مرصع عنایت نموده رخصت فرموده مقرب خان بمنصب پنج هزار ری ذات و سوار ممتاز گشت
 روز مبارک شبیه که کنار آب بیاه منزل شد قاسم خان از لاهور آمده دولت ملازمت دریافت با شتم خان برادر او با
 زمینداران دامن کوه سعادت آستان بوس سرفراز شد با سوس زمیندار بلواره جانور به نظر در آورده که مردم کوستان
 آن را جان بهن خوانند مانند قرقاول است که تدر و نیز گویند رنگش بعینه برنگ ماده قرقاول است لیکن در جنبه قرقاول

سفید با سوسه مذکور معروض داشت که این جانور بر کوه برف می باشد و خوراکش علف و سبزه است و در درختان نگاه داشته
 بچه از درخت شده و گوشت آن را از جوانه و کلان مکرر خورده شد توان گفت که گوشت تدور را با گوشت جانور مذکور نسبتی
 نیست گوشت این جانور بر آب لذیذ ترست از جانورانی که درین کوهستان بنظر آید کیچول پیکار است کشمیر بایان بول
 می گویند از طاؤس ماده نیم سوازی خرده ترمی باشد پشت و دم و هر دو باز و بسیار بی مائل از عالم بالهائے چیز و خالها
 سفید و در شکم تایش سینه سیاه با خالها سفید و بعضی خالها سفید سرخ نیز دارد و پرهای باز و سرخ آتشین
 در نهایت بر است و خوبی و از سر نزل تا پس گردن نیز سیاه براق و بالاه سفید و سر و شاخ و گوشش فیروزه رنگ و در دور
 چشم و دهنه پوست سرخ و در زیر حلقوم پوستی گریخته و مقدار دو کف دست و در میان آن پوست مقدار یک دست
 بنفشه رنگ است و در میان آن خالها فیروزه رنگ افتاده بر دور آن هر خط فیروزه رنگ کشیده و شش پرست کنگره و در دور
 آن خط فیروزه بعضی دو انگشت سرخ گل شفا لود باز برگردن آن خط فیروزه رنگ و پایانش نیز سرخ رنگ زنده را
 که وزن فرموده شد یک صد و پنجاه و دو توله برآمد بعد از کشتن و پاک ساختن یک صد و سه و نه توله شد و دیگر مرغ زرین
 است که ساکنان لاهورشن گویند کشمیر بایان پوطا مانند رنگش از عالم سینه طاؤس و بالاه سرخ کاکل و دمش مقدار چهار
 پنج انگشت زرد مانند شمیر طاؤس و جبهه برابر تا غایت گردن قاز و در از جبهه اذام است و ازین کوتاه و با اندام برادر م شاه
 عباس مرغ زرین خواسته بود چند قطعه مصحوب ایچی او فرستاده شد روز دوشنبه جشن وزن قری آراشکی یافت و درین
 جشن نور جهان بیگم بچل و پنج کس از امرای عظام و بنده هائے نزدیک خلعت داد چهار دهم ماه مذکور موضع بهسلون از
 مضائق سیتا محل نزول اردو گیهان پوی گردید چون هوا سیرکانگوه و کوهستان مذکور پیوسته مرکز خاطر بود
 اردو ککلان را درین مقام گذاشته با جمعی از بنده هائے مخصوص و اهل خدمت متوجه تاشا قلعہ مذکور شدم چون
 اعتمادالدوله بیار بود در اردو گذار شتم و صادق خان میر بخشی را بجهت محافظت احوال مشارالیه و محارست اردو نگاه
 داشتم روز دیگر خبر رسید که حال اعتمادالدوله متغیر گشته و علامت یاس از چهره احوالش ظاهر است از اضطراب نور جهان بیگم
 و نسبت التماسی که مرا بآباد بود تاب نیاورده بار و مراجعت نمودم آخر هائے روز بدیدن او رفتم وقت
 سکرات بود نگاه از هوش می رفت نگاه هوش می آمد نور جهان بیگم بجانب سن اشارت کرد و گفت می شناسید در چنان
 وقتی این بیت انورے را خواند -

آنکہ نابیناے مادر زاد اگر حاضر شود	در چنین آرائش عالم به بسند مہتری
------------------------------------	----------------------------------

دو ساعت بر بالین او بودم ہر گاہ ہوش می آمد ہر چہ می گفت از روئے آگاہی و نمیدگی بود القصہ شب ہفتم ماہ مذکور بعد انقضائے سہ گھڑی رحمت جاوید پیوست چہ گویم کہ ازین واقعہ وحشت افزا برین چہ گذشتہ ہم وزیر عاقل کامل بود وہم مصاحب دانائے مہربان -

از شمار دو چشم یک تن کم	در حساب خرد ہزاران بیش
-------------------------	------------------------

با آنکہ بار چنین سلطنتی بر دوش اختیار او بود و این ممکن و مقدور بشر نیست کہ در دخل و تصرف ہمہ را از خود راضی توان داشت بچکس بجهت عرض مطلب و ہم سازی خود نزد عتاد الدولہ رفت کہ از پیش او آزرہ برگشتہ باشد ہم دولت خواہی و کفایت صاحب امر افاضت سے نمود ہم را باب حاجت را خیر سند و امید داری داشت الحق این شیوہ مخصوص او بود از روزیکہ مصاحب او بجوار رحمت ایزدی پیوست دیگر بخود نہ پرداخت روز بروز می گذاخت اگرچہ در ظاہر بجهت سرانجام ہم سلطنت و تمشیت امور دیوانی محنت و خرد قرار دادہ دست از کار نمی داشت لیکن در باطن آتش جدائی اومی سوخت تا آنکہ بعد از سہ ماہ دست روز در گذشت روز دیگر بہ پرسش فرزندان و خویشان اورفتہ چہل و یک تن از فرزندان و اقوام و دوازده نفر از مستبان اورا سر و پا عنایت نمودہ از لباس ماتم بر آوردم روز دیگر بہان غنیمت کوچ نمودہ متوجہ تماشاے قلعہ کا نگڑہ شدیم بچار منزل دریاے مان گنگا مورد آورد و سہ پہلے گشت الف خان و شیخ فیض اللہ محارسان قلعہ مذکور سعادت زمین بوس دریافتند درین منزل پیشکش راجہ چیتا بہ نظر درآمد ملک و سبت و بیچ کردہ از کا نگڑہ دور تر سبت درین کوہستان از وعدہ تر زمیندارے نیست گریز گاہ ہمہ زمینداران ملک ملک دست و عقبہاے دشوار گزار دار و تاحال اطاعت ہیچ بادشاہے نکرودہ پیشکش نفرستادہ بود برادر او نیز سہلاز سبت سرفراز گشتہ از جانب او مراسم بندگی و دولت خواہی ظاہر ساخت خیلک شہری و معقول بنظر درآمد با نواع مراحم و نوازش سرفرازے یافت بہ تاریخ سبت و چہارم ماہ مذکور متوجہ سیر قلعہ کا نگڑہ شدم و حکم کردم کہ قاضی و میر عدل و دیگر علماء اسلام در رکاب بودہ انچہ شعار اسلام و شرائط دین محمدی است در قلعہ مذکور لعل آوردند با جملہ قریب یک کردہ طے نمودہ بر فراز قلعہ برآمدہ شد بتوفیق ایزد سبحان بانگ نماز و خواندن خلبہ و کشتن گاو و غیرہ کہ از ابتداے بنا بر این قلعہ تاحال نشدہ بود ہمہ را در حضور خود لعل آوردم سجدات شکر این موہبت عظمی کہ ہیچ بادشاہے توفیق بران

نیافته بود بتقدیم رسانیده حکم فرمودم که مسجد عالی درون قلعه بنامند قلعه کانگڑه برکوه بلند واقع است و دو استحکام و متانت
 بجای است که اگر آذوقه و لوازم قلعه از بی برجا باشد دست زور بدامن آن نمی رسد و کند تندبیر از تسخیر آن کوتاه است
 اگر چه بعضی جاسر کو بهادار و قلوب و تفنگ سینه رسد اما حصار یان را زیان ندارد و می تواند که بجای دیگر نقل مکان نموده
 از آسیب آن محفوظ ماند قلعه مذکور بیست و سه برج و هفت دروازه دارد و درون آن یک کوه و پانزده طناب است
 طول پاو کوه و دو طناب و عرض از بیست و دو طناب زیاده و از پانزده کم و در ارتفاع یک صد و چارده درجه و عرض
 درون قلعه دارد یک در طول و دو طناب و در عرض یک و نیم طناب و دویم نیز برابر آن بعد از فراغ سیر قلعه تنها شایسته
 بت خانه درگاه که به بیون مشهور است توجه فرمودم عالی سرگشته بادیه ضلالت شده قطع نظر از کفار که بت پرستی آیین آنها
 ست گروه کرده از اهل اسلام مسافت بعید طے نموده نذورات می آرد و پرستش این سنگ سیاه می نمایند نزد یک بخانه
 مذکور در دامن کوه ظاهرا کان کوگرد است و از اثر حرارت و تابش پیوسته آتش شعله می کشد آنرا احوالاموکی نام نهاده اند
 و یکی از کرامات بت قرار داده و فی الواقع هندو اعتقاد درست و راست داشته عوام الناس را فریفته اند هندو می گویند
 که چون زن هماد یو را عمر سیر آمد و شربت مرگ چشید هماد یو از غایت محبت و تعلق که باو داشت مرده او را بدوش کرده سرور
 جهان نهاد و ولادت او را با خود می گردانید چون مدتی برین گذشت ترکیب او متلاطم گشت و از هم فرو ریخت هر عضو
 در جائی افتاد و در خورشید و کرامت هر عضو آنجا را عزت و حرمت داشتند چون سینه که نسبت باعضاء دیگر شریف
 تر است درین مقام افتاد این جا را نسبت بجای دیگر گرامی تر داشتند و بعضی برانند که این سنگ که الحال موجود و
 منصوب کفار شقاوت آثار است آن سنگ نیست که در قدیم بوده بلکه سنگی که در قدیم بود لشکر از اهل اسلام آمده
 سنگ مذکور را برداشته در قعر دریا انداختند بدستور که به چکس پله بدان نیارست برود و تمام این غوغا که کفر و
 شرک از عالم بر افتاده بود تا آنکه برهنه مزور بخت کان آرائی خویش سنگ را در جائی نهان ساخته نزد راجه وقت آمده
 گفت که من در گارای نجواب دیدم که بمن می گفت که در فلان مقام مرا انداخته اند زود مرا دریا بید راجه از ساده لوحی و
 طمع زر که در نذورات خواهد آمد سخن برهنه را معتبر داشته جمعی را همراهی فرستاد و آن سنگ را آورده درین مقام بخت تمام
 بگذاشته اند و از سر نو کان ضلالت و گمراهی فرو چیده اند و العلم عند الله از بت خانه مذکور سیر بره که کوه مادر شریک یافته
 عبور اتفاق افتاد و جانی نفیس است از روی آب و هوای لطافت و طهارت سبز و لطافت مقام نظرگاه خوشی است و آثار

در ان مقام واقع شدہ کہ از فراز کوہ آب فردی ریزد حکم فرمودم کہ عمارات موزونے در خور این مقام اساس نهند در بیست و پنج
 ماہ مذکور رایات مراجعت محکومت داشتہ العن خان و شیخ فیض امدد را بنایت اسپ و قیل سرفراز ساختہ بمجاہزت قلعتہ صحت
 فرمودم روز و دویم قلعه نور پور محل نزول اردو سے ملے گردید بعرض رسید کہ درین نواسے مرغ جنگلی بسیار است چون تا حال
 شکار مرغ مذکور نکرده بودم روز دیگر مقام فرمودہ بہ نشا طشکار خوش وقت گشتم چار قطعہ شکار شد در جثہ و رنگ و صورت
 از مرغ خانگی تمیز نمی توان کرد و از خصوصیات مرغ مذکور ان است کہ از پا گرفتہ سرنگون سازند تا ہر جا کہ برند آواز برنی آرد
 و خاموش می باشد بخلاف مرغ خانگی کہ فریادی کند مرغ خانگی را تا در آب گرم غوطہ نہ ہند پر ہائے آن بسہولت گسندہ
 نمی شود جنگلی از عالم درج و پودن خشک کنندہ می شود از اقسام آن فرمودم کہ طعام بچند و کباب کردند بد طعام ظاہر شد ہر چہ
 کتان است گوشتش در نہایت بے مزگی و خشکی است جو انہ اش فی الجملہ رطوبتی دارد اما بد طعام است زیادہ از یک تیر انداز
 پرواز نمی تواند کرد و خودش اکثر سرخ سے باشد و مکیان سیاہ و زرد درین جنگل نور پور بسیار است نام قدیم نور پور و حریت
 بعد از آنکہ راجہ با سو قلعه از سنگ و منازل و بساتین طرح افگند مبناسبت نام من نور پور گویند چھٹیا سے ہزار رو پیہ صرف
 این عمارت شدہ باشد فانی عمارتے کہ ہندوان بسلیقہ خود بسا زند ہر چند تکلفات بکار برند و نشین نیست چون چاہے
 قابل و سر منزل و لکشا بود حکم فرمودم کہ یک لک رو پیہ از خزانہ عامرہ بجبت عمارات آنجا تنخواہ نہایند و منازل عالی
 در خور آن سرزمین اساس نهند ورنیولا بعرض رسید کہ سنا سے موتی درین نواسے سے باشد کہ مطلق اختیار از خود دور
 کردہ حکم فرمودم کہ بجنور بسیار زند کہ بحقیقت اودا رسیدہ شود عابدان و مترضان جنود را سرب با سے سے گویند و حسنی
 سرب ہی جنگل تاک ہمہ چیز و کثرت استعمال سنا سے شد تفصیل مراتب اینہا بسیار است و در طایفہ سرب با سے چند گروہ اند
 و از انجملہ یکے موتی است کہ از خود سلب اختیار نمی کنند و خود را تسلیم می سازند چنانچہ مطلق زبان را بگویائی آشنائی سازند
 اگر دہ شبان روز یک جا بیتادہ باشند قدم پیش و پس نمی نهند مجملاً حرکت با اختیار آنہا سرنمی زند و حکم جہاد دارند چون بجنور
 آورند تفحص احوالش نمودہ شد استقامت عجیبہ در حاش مشاہدہ افتاد بخاطر رسید کہ در حالت مستی و بے خبر سے و
 بے خودی اداسے خارجی از دوسر زند بنا بران چند پیالہ عرق دو آتشہ با و خورانیدہ شد بنوسے ملکہ این کار ہم رسانیدہ بود
 کہ سرنموتی تغیر نیافت و بہان استقامت بود تا از جوش رفت شل مردہ ہا اورا برداشتہ سرد حق تعالی رحمی کرد کہ
 منہ جانے با و ز سید قصہ در مرتبہ خود غریب استقامت داشتہ در نیوالا بے بدل خان تایخ فتح کا نگروہ و تایخ بنا مسجد کہ در قلعہ مذکور

فرمودہ شدہ معروض داشت چون خوب یافته بود نوشته شد -

شہنشاہ زمان شاہ جہانگیر ابن شاہ اکبر	کہ شد برہفت کشور بادشاہ از حکم تقدیری
جہانگیر و جہان بخش و جہان دار و جہان دارا	کہ از نخت جوان او جہان امین شد از پیری
بشمیر غزا این قلعہ را بکشود تا رنجش +	خرد گفتا کشود این قلعہ اقبال جہانگیری

تاریخ بنائے مسجد را چنین گفتہ

نور دین شاہ جہانگیر بن شاہ اکبر	بادشاہی است کہ در دہر نزار دہانی	قلعہ کا نگرا بگرفت بتائید آلہ
ابرنیش کہ کند قطرہ او طوفانی	شد چو از حکم دے این مسجد پر نور بنا	کہ منور شود از سجدہ او پیشانی +
اہاتف از غیب بگفت از پے تاریخ بنائش	مسجد شاہ جہانگیر بود نورانی	

در عہد اسفندارند ماہ الکی جاگیر و حشم و اسباب ریاست و امارت اعتماد الدولہ بنور جہان بیگم ارزانی داشتیم و حکم فرمودم کہ نقارہ و نوبت اورا بعد از نوبت بادشاہی می نواختہ باشند چہارم ماہ مذکور حوالے پر گنہ کشوں محل نزول موکب والا گشت بہ درین روز خواجہ ابوالحسن بعالی منصب دیوانی کل سرفراز گردید بے و دو نفر از امراء دکن خلعت عنایت شد ابو سعید نمیرہ اعتماد الدولہ بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سربلندی یافت + درینولا عرض شد خرم رسید مشتمل آنکہ خسرو در ہشتم ماہ بعارضہ درد تونج و دلعت حیات سپردہ بجوار رحمت رب العالمین پیوست نوز و ہم ماہ مذکور در کنار بہت نزول دولت اتفاق افتاد قاسم خان بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شد راجہ کشناس بخدمت فوجداری دہلی ممتاز گشت و منصب او اصل و اضافہ دو ہزار ذات و پانصد سوار مقرر شد پیش ازین قراولان و سیاہلان تعیین شدہ بودند کہ در شکار گاہ کہ چاک جہرگہ ترتیب نمایند چون بعرض رسید کہ شکار بے بشا خبندہ درآمدہ بیست و چہارم ماہ مذکور باچند دے از بندہاے خاص لغزم شکار توجہ فرمودم و از قحطار کو بے و چکارہ یک صد و بیست و چہار راس شکار شد درین روز بعرض رسید کہ ظفر خان پسر زین خان برحمت حق پیوست سعادت امید پسر اورا بمنصب ہشت صدی ذات و چہار صد سوار سرفراز ساختم -

جشن هفتمین نوروز از جلوس همایون

شب دوشنبه شهر جمادی الاول سنه هزار و سی و یک هجری بعد از گذشتن یک پیر و پنج گطری و کسری نیز عظم
 فروغ بخش عالم دولت سراسر محل را بنور جهان افروز خویش منور گردانید و سال هفتم از جلوس این نیازمند بفرخی
 و فیروزه آغاز شد وین روز بخت افروز آصف خان بمنصب شش هزاری ذات و سوار سرفراز گردید قاسم خان را بکومت
 صوبه پنجاب رخصت فرموده اسپ و فیل و سرو پا عنایت نمود و هشتاد هزار دربار بنیل بیگ ایچی دارای ایران انعام شد
 و ششم ماه مذکور مقام راول پنڈی مورد عساکر منصور گردید فاضل خان بخدمت بخشگیری سرفراز یافت و بنیل بیگ
 حکم شد که تا هنگام مراجعت موکب منصور از سیر کشمیر در دار السلطنت لاهور آسوده بسربرد و با کبرلی خان لنگر فیل عنایت شد
 چون در نیولا مکر استماع یافت که دارای ایران از خراسان بغرم تسخیر قندهار رشتافته اگر چه این حرف نظر بر نسبت های سابق
 و حال بغایت بعید می نمود و از حساب دور بود که این قسم بادشاه بزرگ خیالات سبکی و بے حوصلگی بکار برد و بر سر ادنی بنده
 از بند های سن که با سه صد چهار صد نوکر در قندهار باشد خود بیاید اما از آنجا که حرم احتیاط از شرائط جهان داری و لوازم
 سلطنت است زمین العابدین بخشی احدیان را با فرمان مرحمت عنوان نزد حرم فرستاده ام که با عساکر فیروزی اثر و فیلان
 کوه شکوه و توپ خانه عظیم که در آن صوبه بلک او مقرر بود بساعت هر چه تمام تر خود را بملازمت رساند که اگر اخیرت مقرر تصدیق
 شد او را با لشکری از حساب و شمار بیرون و خزانه از حد و اندازه افزون فرستاده شود تا نتیجه عهد شکنی و حق ناشناسی را
 و ریاضت ششم ماه مذکور در سر چشمه حسن ابدال منزل شد فدائی خان بمنصب دو هزاری ذات و هزار سوار سرفراز گردید و بلیع الزمان
 بخدمت بخشگیری احدیان مقرر گشت در دوازدهم ماه مذکور روز جمعه مهابت خان از کابل آمده ملازمت نموده سعادت
 زمین بوس دریافت و مورد الطاف روز افزون گردید صد مهر بصیغه نذر و ده هزار روپیه برسم تصدق گذرانید و اهل کونین
 تا میان خود را آراسته به نظر گذرانید و دو هزار و پنجاه سوار خوش اسپه بقلم در آمد که از آن جمله چهار صد سوار برقی انداز
 بودند در منزل مذکور شکار قمره طرح افکنده سه و سه راس از قنچار کوهی و غیره به تیر و تفنگ انداختم و ریولا حکیم موسی
 بوسیله رکن السلطنت مهابت خان دولت ملازمت دریافت از روی قدرت و ولیری متصدی علاج شد امید که قدم

او مبارک باشد منصب امان الله سپهر مهابت خان دو هزار و دویست صد سوار مقرر شد نوزدهم ظاهر بکلی کچی مورد
 بارگاه اقبال گردید و جشن شرف در آنجا آراستگی یافت مهابت خان را رخصت کابل فرموده اسب و فیل و خلعت مرحمت
 فرمود منصب اعتبار خان پنج هزار و دویست سوار حکم شد چون بنده قدیم الخدمت و بسیار بی بضاعت شده بود بصاحبصوبگی
 اگره سرفراز ساختیم و حراست قلعه و خزاین بعهده او مقرر داشتیم بعبادت فیل و اسب و خلعت ممتاز ساخته رخصت
 فرمودیم بیست و نهم در کمالی کنوار ارادت خان از کشمیر آمده سعادت آستان بوس دریافت دویم اردو بهشت ماه آملی
 در خطه و لکشاے کشمیر نزول اقبال اتفاق افتاد و میر میران بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و چهار صد سوار سرفراز
 گردید و درینو لا بجیت رفاهیت احوال رعایا و سپاهی مرسوم فوجداری را بر طرف ساخته فرمان شد که در کل مالک محروسه
 بعلت فوجداری مزاحمت نرسانند زبردست خان میر توکلی بمنصب دو هزار و دویست صد سوار ممتاز گشت و در تاریخ
 سیزدهم بصواب دید اطبا بخصوص حکیم مومنا از بازوے چپ قصد بنوده سبک شدم بمقرب خان سرد پانچکیم مومنا ده
 هزار در ب انعام شد حسب التماس خرم منصب عبداللہ خان شش هزار و دویست صد سوار ممتاز گشت سرفراز خان بعبادت نقاره سرفراز
 گردید و در خان اوزبک از قندهار آمده دولت زمین بوس دریافت صد مهر بصیغه نذر و چهار هزار و دویست برسم تصدق
 گذرانید مصطفی احاکم طه شاه نامه و خمسة شیخ نظامی مصور بعمل استادان بادگیر تحفه ها برسم پیشکش فرستاده بود و بنظر درآمده
 خرد و ماه آملی لشکر خان بمنصب چهار هزار و دویست صد سوار سربلندی یافت بمیر جلد منصب دو هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار عنایت شد از امرار صوبه دکن برین موجب باضافه منصب سرفراز گردید و سردار خان سه هزار و
 دو هزار و پانصد سوار سربلند خان دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار و دویست سوار باقی خان دو هزار و پانصدی و
 دو هزار سوار شتر زده خان دو هزار و پانصدی و هزار و دویست سوار جان سپار خان دو هزار و دویست سوار مرزا
 والی دو هزار و پانصدی و هزار سوار مرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاه هر خ هزار و پانصدی ذات و سوار زاهد خان هزار و پانصدی
 و هفت صد سوار عقیدت خان هزار و دویست صد سوار ابراهیم حسین کاشغری هزار و دویست صد سوار
 ذوالفقار خان هزار و دویست صد سوار راجه گنج سنگه و هشت خان بعبادت نقاره ممتاز گردیدند و دویم تیر ماه آملی سید بایزید
 بخطاب مصطفی خانی سرفراز گردید و نقاره نیز مرحمت شد و درینو لا تھو ر خان که از خدمتگاران نزدیک است با فرمان مرحمت
 عنوان بطلب فرزند اقبال مندر شاه پرویز رخصت شد پیش ازین بچند روز عراض متصدیان صوبه قندهار شکر غزیت داراے

ایران بہ تسخیر قندھار رسیدہ بود و خاطر صداقت آئین نظر بہ نسبت ہائے گذشتہ و حال تصدیق این معنی نمی نمود تا آنکہ عرض داشت
فرزند خان جہان سید کہ شاہ عباس بالشکر ہائے عراق و خراسان آمدہ قلعہ قندھار را محاصرہ نمود حکم فرمود کہ ساعت بچست
بر آمدن از کشمیر مقرر نمایند خواجہ ابوالحسن دیوان و صداوق خان بخشی پیشتر از موکب منصور بلا ہور شتافتہ تا رسیدن شاہ زاد ہائے
عالی مقدار بالشکر دکن و گجرات و بنگالہ و بہار و جمیع از امرائے کہ در رکاب ظفر قرین حاضر اند و انچہ پے در پے از محال جاگیر
خود پر سند نزد فرزند خان جہان بملتان روانہ سازند بچنین توپ خانہ و حلقہ ہائے مست فیلان خزانہ و سلاح خانہ سامان نوہ
فرستد چون مابین ملتان و قندھار آبادانی کمتر است بے تہیہ آذوقہ فرستادن لشکر گران صورت پذیر نہ بنا برین مقرر شد کہ
غلہ فروشان را کہ باصطلاح ہند بنجارہ گویند دلاسا نوہ زردادہ مقرر فرمائید کہ ہمراہ لشکر ظفر اثر باشند تا از مراد و قہ تنگی نکشند
انجا بنجارہ طایفہ ایست مقرر بعضی ہزار گاہ و بعضی بیشتر یا کمتر بہ تفادیت می دارند غلہ از بلوکات بشہر ہا آوردہ می فروشند و در
لشکر ہا ہمراہ می باشند و در چنین لشکرے اقلًا صد ہزار گاہ و بلکہ بیشتر ہمراہ خواہد بود امید کہ توفیق کریم کار ساز لشکرعبادت و آلات
سامان شود کہ تا اصفہان کہ پائے تخت اوست ہیج جا تامل و توقف رونم ہد بخان جہان فرمان شد کہ ز ہمارا رسیدن عساکر
منصور از ملتان قصد آن جانب نماید و اضطراب نکند و گوش بر حکم دارد بہا در خان اوزبک بنفایت اسپ و سہر و پامہر غلہ
گشتہ بکک لشکر قندھار مقرر شد فاضل خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہفت صد و پنجاہ سوار ممتاز گردید چون بعضی رسید کہ
فقرا کشمیر در زمستان از شدت سرما محنت می کشند و سختی و دشواری می گذرانند حکم فرمود کہ قریہ از اعمال کشمیر کہ سہ چار
ہزار روپیہ حاصل آن بودہ باشند حوالہ ملاطالب اصفہانی نمایند کہ در وجہ لباس فقرا و گرم کردن آب بچست و خصوصاً ختن در
مساجد باید کہ صرف نماید چون بعضی رسید کہ زمینداران کشتوار باز سرگرد و عصیان برداشتہ بہ قلعہ و فساد پرداختہ اند بہ
ارادت خان حکم شد کہ گرم و چسپان شتافتہ پیش از آنکہ خود را قائم سازند تنبیہ بر اصل نمودہ پنج فساد آنہا بر کندہ و دین تلخی
زین العابدین کہ بطلب خرم رفتہ بود آمدہ ملازمست نمود و معروض داشت کہ قرار داد او این است کہ ایام بر تنگال را و قطعہ
ماند و گذرانیدہ متوجہ درگاہ شود عرض داشت او خواندہ شد از فحوائے مضمون و ملتہسانی کہ کردہ بود و بے خیر نمی آید بلکہ
آثار بید و لے ظاہری شد لاجرم فرمان شد کہ چون او را رادہ آن دارد کہ بعد از برسات متوجہ درگاہ شود باید کہ امرے
عظام و بندہ ہائے درگاہ کہ بکک او مقرر اند خصوصاً از سادات بارہہ و بخاری و شیخ زادہ و افغان و راجپوتان تمام را بدین
روانہ سازد بمیزارستم و اعتقاد خان حکم شد کہ پیشتر بہ لاہور رفتہ استعداد لشکر قندھار نمایند بمشار الیہ یک لک روپیہ

برسم مساعدت عنایت شد و به عنایت خان و اعتقاد خان تقاره مرحمت فرمودم و به ارادت خان که به تنبیه و تادیب بستان
 کشتوار شتافته بود بسیاری را بقتل رسانیده از سر نو ضبط نموده و استحکام داده بخدمت پرداخت معتمد خان که بخدمت بخشگی
 لشکر و کن اقتصاد داشت چون آن هم بانجام رسید حسب التماس مشارالیه طلب شده بود و درین تاریخ آمد و آستانپوس
 نمود و از غرائب آنکه چون در حرم سراسر عصمت دانه مردارید که چهارده پانزده هزار و پیه قیمت داشت کم
 شده و چون آنکه بخرم عرض رسانید که درین دوسه روز پیدایم شود و صادق خان رمال معروض داشت که در هین دو
 سه روز از جلای بهم می رسد که بصفای پاکیزگی متصف باشد مثل عبادت خانه و جای که مخصوص نماز و تسبیح و اشغال
 باشد عورت رمالی عرض کرد که درین زود می پید خواهد شد و عورت سفید پوست از روی شفق آوروه بدست حضرت
 خواجه داد قنار اردز سویم یکی از کینران ترک در عبادت خان یافته بخوشحالی تمام بسم کنان بدست من داد چون سخن
 هر سه یکی نشست هر کدام بانعام خاطر خواه سرفراز گردید چون خالی از غایت نبود نوشته شد و درینولا گوکب و خدمتکار خان
 و غیره دوازده نفر از بند هاس نزدیک را بسزا ولی امراء صوبه دکن تعیین فرمودم که ایتام شایسته نموده بمرحمت هر چه
 تمامتر بدرگاہ حاضر سازند که بشکر فیروزی اثر قدهار فرستاده شود چون درین ایام مکرر بعضی رسید که خرم به بعضی از حمال جاگیر
 نور جهان بیگم و شهریار بجهت دست تصرف در از ساخته از جمله برگنه و هولپور که در جاگیر فرزند شهریار از دیوان اعلا
 تتخواه شده بود و در میان نام افغان را از نوکران خود با جمعی فرستاده و او با شریف الملک ملازم شهریار که بفوجداری آن حدود مقرر بود
 جنگ کرده و کس بسیاری از طرفین بقتل رسیده اند اگر چه از توقف او در قلعه ماند و متمسکات دور از حساب و نامعقول که در
 عرض داشت خود با اظهار آن جرأت نموده بود و ظاهری شد که عقل او برگشته است لیکن از اجتماع این اخبار بتیقن گشت که
 عرصه او را گنجایش این همه عنایت و تربیت که در حق او شده نیست و دماغش خلل پذیرفته بنا بر آن راجع روز افزون را که
 از خدمتکاران قدیم است و نزدیک بود نزد او فرستاده از یون، حرآت و بے باکی باز پرس فرمودم و فرمایند که بعد ازین ضبط جوان
 خود نموده قدم از جوبه معقول و شاهراه ادب بیرون نهند و بحال جاگیر خود که از دیوان اعلا تتخواه یافته خرسند باشند و زنده
 اراده اعلان بلازمست نماید و جمعی از بند با که بجهت یورش قدهار طلب شده زود روانه درگاه والا سازد اگر خلاف حکم مظهر
 رسید نداشت خواه کشید و درینولا میر ظهیر الدین نبیره میر میران پسر شاه نعمت الله مشهور از ایران آمده ملازمست نمود خلعت پوشست
 هزار در پانعام شد و آجاله دکنی با فرمان عنایت عنوان نزد راجه نرسنگد یو رخصت یافت که سزاوی نموده حاضر سازد و قبل

ازین بنا بر رعایت بسیار و محنت سرشار که به خرم و فرزندان او داشتیم در هنگامی که پسرش را بیماری صعب دست داده بود
 بخود قرار داده بودم که مگر خداست تعالی او را به بخشید دیگر شکار بندوق نه کنم و هیچ جان داری را بدست خود آزرده نسام با
 این میل و هوس که مرا با شکار است خصوص به شکار بندوق مدت پنج سال پیرامون آن گشتم درینو لاکه خاطر از کردار نا ملائم او
 گرانی پذیرفت باز شکار بندوق توجه فرمودم حکم کردم که هیچ کس را بے بندوق دولت خانه نگذارند و راندک مدت اکثری از بندها
 را ذوق بندوق اندازد و ترکش بندان بجهت عجزاے خود بر پشت اسب و رزش رسانند در سبست و پنجم ماه مذکور
 مطابق هفتم شوال در ساعت مسعود و مختار از کشمیر متوجه لاهور شدم بهاری داس بهمن را با فرمان مرحمت عنوان نزد لاکران
 فرستادم که پسر او را با جمعیت سلازمت بیاورد و میر ظهیر الدین بمنصب بهزاری ذات و چهار صد سوار سرافراز شد چون بعرض رسید
 که قرض دار است ده هزار روپیه انعام فرمودم غره شهر لور ماه آبی سر چشمه اچھول منزل نشا ط گردید روز مبارک شنبه در سرناک
 بزم پیاله ترتیب یافت درین روز میمون فرزند سعادت مند شهر یا تسلیم خدمت قندهار و تسخیر آن دیار نمود بمنصب و از ده بهزاری
 و هشت هزار سوار سرافراز یافت خلعت خاصه بانادری تکیه مرورید عنایت شد درینو لاسوداگری و دوان مرورید کلان
 از آنکه روم آورده بود یکے ازان یک شقال و ربع دویم یک سرخ از و کمتر بهر دو به شصت هزار روپیه نوجوان بیگم
 حسیده درین روز پیشکش کرد و در جمعه دهم بصلاح دید حکیم مومنا از دست فصد نموده سبک شدم مقرب خان که
 درین فن ید طو لے دارد همیشه ا و قصد سن کرده یکمن که هرگز خطا نکرده باشد و بار خطا کرد بعد ازان قاسم برادر زاده
 او فصد کرد خلعت و دو هزار روپیه بمشارالیه داده هزار در ب حکیم مومنا انعام شد میر خان حسب التماس خان جهان
 بمنصب هزار و پانصدی و هصد سوار سرافراز گشت در بیست و یکم ماه مذکور جشن وزن شمسی آراستگی یافت سال پنجاه و
 چهارم از عمر این یارمند درگاه آبی مبارکی و فرخی آغاز شد امید که مدت عمر در رضیات ایزدی مصروف باد و در بیست و
 هشتم بمیر آبشار او هر رفته شد چون چشمه مذکور بخوبی دگوارانی مشهور بود آب گنگ و آب دره لار در حضور وزن فرمودم
 اب او هر از آب گنگ سه ماشه گران آمده آب گنگ از آب دره لار نیم ماشه سبک تر شد در سیوم مقام هیبه پور نزول
 بارگاه اقبال گشت با آنکه ارادت خان خدمت کشتوار را خوب کرده چون رعایا و سکنه کشمیر از طرز سلوک او شکوه
 نمودند اعتقاد خان را ب صاحب صوبگی کشمیر سرافراز ساخته اسب و خلعت و شمشیر خاصه دشمن گذار باد عنایت فرمودم و از آنجا
 را بخدمت لشکر قندهار تعین نمودم کنور سنگم راجه کشتوار را که در قلعه گوالیار مقید بود از حبس برآورد و کشتوار باد عنایت کردم

واسپ خلعت و خطاب راجہ باو عنایت شد حیدر ملک را کشتی فرستادم کہ از درہ لار جوے آب بباغ نورافزا بسیار دسی
ہزار روپیہ بکبت مصالح و اجورہ آن حالہ شد و از دہم ماہ مذکور از کوہستان جوہر آمدہ در بہتر نزول افتادہ روز دیگر
شکار قمر فہ کردم و اورنجش پسرخسرو را منصب پنج ہزاری ذات و دو ہزار سوار عنایت شد در بیست و چہارم از آب چناب
عبور فرمودم میرزا رستم از لاہور آمدہ ملازمت نمود ہمہ رین تارنج فضل خان دیوان خرم عرض داشت اورا آوردہ
ملازمت نمود بے اعتدال ہماے خود را لباس معذرت پوشانیدہ اورا فرستادہ کہ شاید بہ تیتال و چرب زبانیہ کاری از
پیش تواند برد و اصلاح نامہواری او تواند نمودن خود صلا توجہ فرمودم و روز دادم خواجہ ابوالحسن دیوان و صادق خان
بخشی کہ بکبت سامان لشکر قندھار پیشتر بلاہور رشتافتہ بود سعادت آستان بوس دریافتند غرہ آبان ماہ الہی امان اللہ پسر
مہابت خان بمنصب سہ ہزاری ذات و ہزار و ہفتصد سوار سرفراز گردید فرمان مرحمت عنوان بطلب مہابت خان فرستادہ
شد درینو لا عبد اللہ خان را کہ بکبت خدمت قندھار طلب فرمودہ بودم از محال جاگیر خود آمدہ زمین بوس نمود چہارم ماہ
مذکور بمبارکے و فرخے داخل شہر لاہور شدم الف خان بمنصب دو ہزاری و ہزار و پانصد سوار سربلندی یافت و بدیوانیان
عظام حکم فرمودم کہ جاگیر ہماے خرم را کہ در سرکار حصار و میان دو آب و این حدود تنخواہ دارند در طلب جمعہ از بندہ حاکم
بخد مت قندھار مقرر شدہ اند تنخواہ نمایند و از عیوض این محال از صوبہ مالوہ و دکن و گجرات ہر جا کہ خواستہ باشند تصرف کرد
فضل خان را خلعت دادہ رخصت نمودم و فرمان شد کہ صوبہ گجرات و مالوہ و دکن و خاندیس باو عنایت شدہ از پنج ہر ہا
خواہ محل اقامت قرار دادہ بضبط آنحد و پر فاد جمعہ از بندہ ہا کہ بخنور بکبت پوش قندھار طلب شدہ سزا دلان بہ آوردن
آنها تعیین شدہ رفتہ اند زود بد رگاہ فرستد و بعد ازین ضبط احوال خود نمودہ از فرمودہ در گذرد و دلانداست خواہر کشید درین
روز اسپ پنچاق اول کہ در طویل خاصہ امتیاز داشت بعد اللہ خان عنایت شدہ در سبت و ششم ماہ مذکور حیدر بیگ
دولی بیگ فرستاد ہماے دارای ایران دولت باری یافتند بعد از ادائے مراسم کورنش و تسلیم نوشتہ شاہ را بنظر در آوردند
فرزند خانجہان حسب الحکم جریدہ از ملتان رسیدہ ملازمت نمود ہزار ہر و ہزار روپیہ و سہ ہزدہ اسپ پیشکش گذرانید
مہابت خان بمنصب شش ہزاری ذات و پنج ہزار سوار سرفراز شد بمیرزا رستم فیل عنایت نمودم راجہ سازنگ یو
سزادلی راجہ ز سنگد یو تعیین فرمودم کہ اورا بسرعت ہر چہ تمام تر بد رگاہ حاضر سازد و ہفتم آذر ماہ الہی الیمچان شاہ عباس
را کہ بدفعات آمدہ بود ند خلعت و فرچی دادہ رخصت فرمودم کتابتی کہ در معذرت قندھار صاحب حیدر بیگ ارسال داشتہ بود

با جوابی که نوشته شده درین اقبال نامه ثبت افتاد -

نقل نامه دارا به ایران *

نمایم دعوائی که از فتحات اجابت آن غنچه مراد شگفته نکست افزای مشام یگانگی باشد و لوازم مدحاته کما زلمات خلوصش انجمن اتحاد منور گشته ظلمت زوای غایبه بیگانگی گردد. عطر بزم خلعت و ولای علی حضرت ظل الکی و شمع جمع صدق و صفائی آن نور پرورد آبی گردانیده مشهور در اسرار نور و مکشوف ضمیر منیر ضیا گستری گرداند که بر دل دانش پسند و خاطر آسمان پیوند آن برادر بجان برابر که آئینه چهره دانش و بنیشر و مرآت جمال خفایق آفرینش است عکس پذیر خواهد بود که بعد سنوح قضیه ناگزیر نواب شاه جنت مکان علیین آشیانی انا را الله بر هانه چه قسم قضایا در ایران رود و او بعضی مالک از تصرف منسوبان این دو دمان ولایت مکان بیرون رفته چون این نیازمند درگاه بے نیاز مقلد امور سلطنت شد بزم توفیقات ربانی و حسن توجه دوستان انتزاع جمیع مالک موردی که در تصرف مخالفان بود نمود چون قندهار در تصرف گماشتگان و بلاد دومان بود ایشان را از خود دانسته متعرض آن نشده از عالم اتحاد و برادری مترصد بودیم که ایشان بطریق آباد اجداد عظام جنت مقام خود در توفیقات آن توجه مبذول فرمایند چون بغافل گذرانیدند مکرر بنامه و پیغام و کنایت و صریح تبصیح طلب آن نمودم شاید که در نظر هست ایشان این محقر ملک قلیل مضایقه بنود مقرر فرمایند که در تصرف اولیای این خاندان داده رفیع ظن دشمنان و بدگویان قطع زبان و دوازی حاسدان عیب جویان گردد و جمیع پیشتر این امر را در عقده تعویق انداختند چون حقیقت این مقدمه در میان دوستان و دشمنان اشتها یافت و از انجا نسیب جوابی مشعر بر رد قبول نرسیده بخاطر عطر رسید که طرح سیر و شکار قندهار را اندازیم که شاید بدین وسیله گماشتگان آن برادر نامدار کامکار از روی روابط الفت و خصوصیت که در میان سلوک است مویک اقبال را استقبال نموده بخدمت اشرف قایم گردند و مجدداً بر عالمیان رسوخ قواعد یگانگی طرفین ظاهر گردیده باعث زبان کوتاهی حاسدان و بدگویان شود بدین عسره میت سبیل اراق قلعه گیری متوجه شده چون بالوکا می فراموشیدیم مشور عاقلیت مبنی بر اظهار سیر و شکار قندهار بجا کم آنجا فرستادیم که همان پذیر باشد عزت آثار خواهد باقی که کرات را طلب فرموده بجا کم و امرا که در قلعه بودند پیغام دادیم که میان عالی حضرت بادشاه ظل الله و نواب بهایون ماحداتی نیست و آگاهی که هست از بهدگیری و انیم و ما بطریق سیر متوجه آن صولیم

نوعے نکلند کہ کلفت خاطر ہم رسد ایشان مضمون حکم و پیغام مصلحت انجام را بگوش حقیقت نبوش نشیندہ مراسم الفت و اتحاد جا بنین را منظور نہ داشتہ اظہار تمرد و عصیان نمودند تا بجوالی قلعہ رسیدہ باز غرت آثار مشارالہ را طلب فرمودم و انچہ لوازمہ نصیحت بود با و گفتہ فرستادیم تادہ روز دیگر عسا کہ منظور را قدغن فرمودیم کہ پیرامون حصار نگردد و نصایح سودمند نیامد و در مخالفت اصرار نمودند چون بیش ازین مصلح گنجایش نہ داشت لشکر قزلباش با وجود عدم اسباب قلعہ گیری بہ تسخیر قلعہ مشغول شد و لاندک مدت برج و بارہ را با زمین یکسان ساختہ کار ہر اہل قلعہ تنگ شد اما ان خواستند ماینر را بطرہ محبت کہ از قدیم الایام فی مابین این دو سلسلہ رفیعہ مسلوک بودہ طریقہ برادری کہ مجددًا از زمان میرزائی آن اورنگ نشین بارگاہ جاہ و جلال میان ایشان و ذواب ہمایون مانوعی استقرار یافتہ کہ رشک افزائے سلاطین روسے زمین شدہ است منظور داشتہ بمقتضائے مروت جبلی تقصیرات و زلات ایشان را بہ عفو مقرون فرمودہ و مشمول عنایت ساختہ سالماً و غانماً باتفاق حیدریگ کوہر باشی کہ از صوفیان صادق این خاندان است روانہ درگاہ معلی گردانیدم حقا کہ بنیاد و داد و اتحاد موروئی و مکتبہ از جانب این ولاجوی نہ بمرتبہ مشید و مستحکم است کہ بحبت صد و بعضی امور کہ بحسب تقدیر از ممکن کل ممکن بمبصہ طور آمدہ باشد خلل پذیر گردد و

میان ما و تو رسم جفا نخواہد بود

بجز طریقہ مہر و وفا نخواہد بود

مرجو آنکہ از ان جانب نیز ہمین شیوہ مرضیہ مسلوک بودہ بعضی امور غریبہ را منظور آنظار حجتہ آثار فرمودہ اگر خدشہ بر عارض الفت ظاہر شدہ باشد بحسن عطف و ذاتی و محبت ازلی و رازالہ آن کو شیدہ گل ہمیشہ بہار یکدلی و یگانگی را سہرہ و خرم داشتہ بگی ہمت گردون اساس بتاکید سبانی وفاق و تصفیہ مناہل اتفاق کہ نظام بخش النفس و آفاق است مصروف فرمایند و کل ممالک محدودہ ما را بنحو و متعلق دانستہ بہر کس خواہند شفقت فرمودہ اعلام بخشند کہ بلا مضائقہ با و سپردہ می شود این جزئیات را خود چہ اعتبار باشد امرار و حکامیکہ در قلعہ بودند اگر چہ مرتکب امرے چند کہ منافی مراسم دوستی باشد شدند اما انچہ واقع شدہ از جانب ماست و ایشان انچہ لازمہ توکرمی و شرط جان سپاری بود بہ تقدیم رسانیدند یقین کہ آن حضرت نیز شفقت شایانہ و مرحمت بادشاہانہ شامل حال آنها فرمودہ ما را از ایشان شرمندہ نخواہند ساخت زیادہ چہ اطنا بہ نماید بہوارہ لواے فرق دان ساء ہم آغوش تابیدات غیبی باد +



جواب نامہ شاہ عباس

سپاس معرا از ملا بس حد و قیاس و ستایش بہر از آلالیش تشبیہ والتباس یگانہ معبودی را در خورد سزا است کہ استحکام
عمود و موثیق بادشاہان عظیم الشان را موجب انتظام سلسلہ آفرینس و التیام و فرمان روایان جہان را باعث رفاہیت
و آسائش و سبب امنیت و آرامش خلایق و عباد کہ در ایام ہر اربع حضرت آفرینندہ اند گردانیدہ مصداق این بیان دمیہ
این برہان موافقت و اتحاد و مرابطت و داد است کہ فیما بین این والد و دامن ربیع الشان تحقیق پذیرفتہ و در زمان دولت
روز افزون ما تجسد ید بہنما بہ ہو کہ و مشید گشتہ کہ محسود سلاطین زمان و خواتین دوران است آن شاہ جم جاہ ستارہ سپاہ
فلک بارگاہ دارا گر وہ گردون شکوہ زمینہ افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی شجرہ بر و مندر یا من سلطنت و اہبت نسل
بوستان نبوت و ولایت نقادہ و دودمان علوی خلاصہ خاندان صفوی بے سبب و باعثہ در صد و افسردگی گلزار محبت و دوستی و
اخوت و یکتا دلی کہ تا اہتراض زمان و اختلاف ادوار و دوران امکان نشستن غبار خلل بر ساحت بیاض آن نبودہ
شد نذاہر رسم اتحاد و یگانگی فرمان روایان این جہان بودہ باشد کہ در عین استحکام و اخوت و دوستیکہ قسم بسریک دیگر
میخوردہ باشند و با کمال موافقت روحانی و مصداقت جسمانی کہ فیما بین بجان مضائقہ نباید تا بسک مال چہ رسد باین ش
بسیر و شکار آیند۔

سجیف بر محبت بیش از قیاس ما

از در و مکتوب محبت طراز کہ در معذرت سیر و شکار قندہاں محبوب سعادت نصا بان حیدر بیگ و ولی بیگ رسل
داشتہ بودند شمر بر محبت ذات ملائک صفات بود کلمہ انشا ہا بر روی روزگار نجبتہ آفا شگفت بر راے گیتی آرای آن
برادر کا مکار عالی مقدار مخفی و محتجب نہ اند کہ تا رسیدن رسول فرخندہ پیام ربیل بیگ بدرگاہ آسمان جاہ اطہاری بہر سلم
و پیغام در باب خواہش قندہاں نشدہ بود در چنینیکہ مالبسیر و شکار خطہ دلکشائے کشمیر مشغول بودیم دنیا داران و کن از کوتاہ اندیشی
قدم از جاہ اطاعت و بندگی بیرون نہادہ طریق عصیان پیو دندہاں! بر ذمت ہمت بادشاہانہ تنبیہ و تاویب کوتاہ اندیشان
لازم شد و ریات نصرت آیات ہدای السلطنت لاہور نزول اجلال فرمودہ فرزند بہر خوردار شاہ جہان را با لشکر ظفر اثر بر سران
بے سعادتان تعیین فرمودیم و خود متوجہ دارالخلافہ اگرہ بودیم کہ ربیل بیگ رسید و مراسلہ محبت افزائے زینت بخش از نگشتی

رسانید آن توید دوستی را بر نمود شگون گرفته بقصد دفع شر دشمنان و مفیدان متوجه دار الخلافه اگر گشتم در قیامه برادر
 در زشار اظهار خواهش قندهار نشاء بود رنل بیگ زبانی ظاهر نموده در جواب او فرمودیم که ما را آن برادر کا مگار بهیچ چیز
 مضایقه نیست انشاء الله تعالی بعد از سرانجام مهم دکن بنوعی که مناسب دولت باشد شمارا رخصت خواهیم ساخت فرمودیم
 که چون طے مسافت و در دراز کرده آمد و چند روز در دار السلطنت لاہور از کوفت راه آسوده شود که ترا طلب خواهیم فرمود
 بعد از رسیدن به آگره که مستقر الخلافت است مشارالیه را طلبیدیم که رخصت فرمایم چون عنایت ایزدی قرین حال این نیازمند
 درگاه الهی است خاطر انفع واپس رداخته متوجه پنجاب گشتم و در صدد آن شدیم که مشارالیه را روانه گردانیم بعد از سرانجام بعضی مهلت
 ضروری بجهت گرمی هوا متوجه خطه کشمیر جنبت نظیر که در لطافت و تراست آب و هوا مسلم الثبوت سیاحان بچ مسکون است
 شدیم بعد از رسیدن آن خطه و لکشارنل بیگ را بواسطه رخصت طلبیدیم که خود سعادت متوجه شده سیرگاه باے زمرت بخش
 فرح افزای آنجا را یک یک با و نمایم درین اثنا خبر رسیدن آن برادر کا مگار بغرم تسخیر قندهار که بهرگز در خاطر خطور نکرده
 بود رسید حیرت تمام دست و او که کوره دبی چه خواهد بود که خود سعادت تسخیر آن متوجه شوند و چشم از چنان دوستی و برادری و
 اتحاد پوشید دارند با وجود آنکه مستحضران راست قول درست گفتار خبر می رسانیدند باور نمی کردیم بعد از آنکه این خبر محقق شد در
 ساعت بعبد العزیز خان حکم فرمودیم که از رضاے آن برادر کا مگار تجاوزه نماید تا حال سر رشته برادری مستحکم است مرتبه
 و درجه این الفت و یک جبهتی را برابر بعالم نمی کردیم و هیچ عطیه را بآن نمی سنجیدیم تا مالم لائق و مناسب برادری آن بود که
 تا آمدن ایچی صبری فرمودند شاید بطلب و مدعاے که آمده بود کامیاب بجا رست می رسید قبل از رسیدن ایچی مرکب چنین
 خدشه شدن آیا اهل روزگار تقصیر پیرایه عهد و صداقت و سرمایه مروت و تقوت را که امام طرف راجع خواهند ساخت الله تعالی
 در جمیع آردان حافظ و ناصر و معین باد بعد از رخصت فرمودن ایچیان هگی همت به تنبیه لشکر قندهار مصروف داشته مندرند
 خانجهان را که بجهت بعضی مصلحتها طلب شده بود فیصل واسب خاصه با شمشیر و خنجر مرصع و خلعت عنایت نمود و بطریق منتقل
 رخصت فرمودم که تا رسیدن شاهزاده شهریار با عساکر طفر آثار در ملتان توقف نموده منتظر حکم باشد و باقر خان را که فوجدار
 ملتان بود بدرگاه والا طلب نموده شد علی قلی بیگ درین راه بمنصب هزار و پانصدی سرفراز ساخته بکام مشارالیه مقرر
 داشتیم و همچنین میرزا رستم را بمنصب پنج هزاری بلند مرتبه گردانیده در خدمت آن فرزند بشکر مذکور تعیین فرمودم لشکر خان از
 صوبه دکن آمده ملازمت نمود از تعینات لشکر مذکور گشت الہداد خان افغان و میرزا عیسی ترخان و مکرم خان و اکرام خان و دیگر

امر کہ از صوبہ دکن و محال جاگیر خود آمدہ بودند اسب و جلعت لطف نمودہ ہمراہی خان جہان رخصت فرمودم عمدۃ السلطنت
اصف خان را بدار الخلافہ اگرہ فرستادم کہ کل خزانہ مرور و پیہ را کہ از آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار اللہ بر پانہ تاحل
فراہم آمدہ بدرگاہ بہار و اصالت خان پسر خان جہان بہ منصب دوہزاری و ہزار سوار سرفرازے یافت محمد شفیع بخشی صوبہ بلقان
بخطاب خانی سرفراز گشت بد شریف وکیل فرزند اقبال مند شاہ پرویز را رخصت فرمودم کہ بسرعت ہرچہ تمام تر رفتہ آن فرزند
را بالشکر صوبہ بہار بلانزست بیاورد و فرمان مرحمت عنوان بہ خط خاص نوشتہ تاکید بسیار در آمدن او نمودہ شد درین تاریخ
میر میران بنیرہ شاہ نعمت اللہ بزرگ مفاجات و دیعت حیات سپرد امید کہ از اہل آمرزش باد مرزا بیگ قراول را فیل مست
زیر کرد و کشت خدمت او را با نام وردی فرمودم چون از موضعینی کہ دو سال پیش ازین عارض شدہ بود و ہنوز ہست دل
و دملغ ہمراہی نمود کہ بمسودات سولخ و وقایع تو انم پرداخت در نیو لا کہ معتمد خان از خدمت دکن آمدہ سعادت آستانہوس
در یافت چون از نیدہاے مزاجدان و شاگردان سخن فہم بود و سابق نیز سر رشتہ این خدمت و ضبط وقایع بعدہ او بود
حکم فرمودم کہ از تاریخ کہ نوشتہ ام آیندہ مشارالینہ بخط خود نویسد و در ذیل مسودات من داخل سازد و انچہ بعد ازین سولخ شود
بطریق روزنامچہ مسودہ نمودہ بہ تصحیح من رسانیدہ بہ بیاض می سپردہ باشد

از نیجا مسودات نوشتہ معتمد خان است

درین ایام کہ ہنگامی ہمت جہانکشایے بہ تہیہ لشکر قندہار و تدارک آن کار مصروف بود خبر ہائے ناخوش از تفرحال و
بے اعتدالیہائے خرم بعض می رسید موجب توحش و توزع خاطر می گشت بد بنا برین موسوخیان را کہ از بندہاے اخلص
مزاجدان بود بہ گزاردن پیغامہائے تہدید و ترغیب و بیان فصلیج ہوش افزانہ آن بے دولت فرستادم کہ بر ہنوں نے
سعادت او را از گران خواب غفلت و غرور بیدار سازد و نیز بر ارادہ ہائے باطل و مقاصد فاسد او وقوف حاصل نمودہ
بخدمت شتابد تا بہرچہ مقتضایے وقت باشد لعل آید غرہ بہن ماہ آئی جشن ورن تفری آراستہ گردید درین جشن ہمایون
ہما بت خان از صوبہ کابل رسیدہ سعادت ملازت دریافت و مورد عنایات خاص گشت یعقوب خان بخشی را
بہ عنایت تقارہ بلند پایگی بخشیدہ بصوبہ کابل تعیین فرمودم بد مقارن این حال عرض داشت اعتبار خان از اگرہ رسید
کہ خرم بالشکر نکبت اثر از ماند و روانہ این صوب شدہ ظاہر اخبار طلب خزانہ را شنیدہ آتش در نہادش افتاد و عنان قہقار

از دست داده بیتا بانه روانہ شدہ کہ شاید در اثنا سے راہ خود را بجزانہ رساندہ دست اندازے تواند کرد بنا برین
 سبب علوب ناچنین اقتضا فرمود کہ برسم سیر و شکار تا کنار آب سلطان پور نہشت اتفاق افتد اگر کن بے سعادت برہمنی
 بدو ضلالت قدم بساویہ جلالت نہادہ باشد بیشتر شتافتہ سزاے کردار ناہنجار در دامن روزگار او نہادہ شود و اگر طور دیگر صورت
 بند در نور آن قبل آید بہ باین عزیت بقتد ہم ماہ مذکور ساعت مسعود و زمان محمود کوچ واقع شد مہابت خان لطافت خلعت
 خاص سرفرازے یافت یک لک روپیہ بمرزا ستم و دو لک روپیہ بہ عبداللہ خان بصیفہ مساعدت حکم شد مرزا خان سپہ
 زین خان را با فرمان مرحمت عنوان نزد فرزند اقبال مند شاہ پرویز فرستادہ تاکید بیش از بیش در طلب او نمودہ شد راجہ
 سارنگد یو جہت طلب راجہ نرسنگد یو رفتہ بود آمدہ ملازمت نمود و معروض داشت کہ راجہ با جمعیست شایستہ و فوج آراستہ
 در بلدہ تہا نیسر سعادت رکاب مفتخر خواہد گشت و درین چند روز مکرر علیض اعتبار نہان و دیگر بندہ ہا از دارالخلافہ آگرہ رسید
 کہ خرم از برگشتگی و بید و لقی حقوق تربیت را بعقوق مبدل ساختہ پاسے ادا بار در دادی جہالت و ضلالت نہادہ روانہ
 این حدود است و ازین جہت بر آوردن خزانہ را صلح دولت ندانستہ باستحکام برج و بارہ و لوازم قلعداری پرداختہ و بچنین
 عرض داشت اصفت خان رسید کہ آن بید و لست پردہ آزر م دریدہ روے بوادی ادا بار نہادہ از روش آمدن او بجے
 خیر نمی آید چون صلح دولت در آوردن خزانہ نبود بجز است ایزدی سپردہ خود متوجہ ملازمت است بنا برین از آب
 سلطان پور عبور فرمودہ بہ کوچ متواتر متوجہ تنبیہ و تادیب آن سیاہ نجت گردیم و حکم فرمودم کہ بعد ازین اورا بید و لست
 می گفتہ باشند درین اقبال نامہ ہر جا بے دولت مذکور شود کنایہ از و خواہد بود از تربیت با و مرحمت ہا کہ در حق او بظہور
 آمدہ می توانم گفت کہ حال ہیج بادشاہی بفرزند خود این قدر عنایت نکرده باشد انچہ پدر بزرگوارم بہ برادران ملطفت
 نمودہ بودند من بنو کران او مرحمت فرمودم و صاحب خطاب و علم و تقارہ ساختم چون در اوراق گذشتہ بتقریبات ثبت
 افتادہ و بر مطالعہ کنندگان این اقبال نامہ پوشیدہ نخواہد بود کہ چہ پایہ توجہ و تربیت در حق او مبذول گشتہ زبان قلم را از شرح
 آن کوتاہ داشتہ از کلام الم خود نویسم از کوفت و ضعف در چین ہوا سبے گرم کہ مزاج من نہایت ناسازگاری دارد سواری
 و ترو باید کرد و باین حال بر سر چین ناخلفی باید رفت بسیارے از بندہ ہا را کہ سالہا سے در از تربیت کردہ بہ مرتبہ
 امارت رسانیدہ کہ امر و زبانی بجگ ادبک یا قزلباش بجا آریند بہ شومی او سیاست فرمودہ بدست خود منابع ساخت
 مثلاً الحمد کہ ایزد جل سبحانہ آن قدر حوصلہ و بردباری کر است فرمود کہ این ہمہ را تاب می توان آورد و یک طوری می توان گذراند

و بر خود آسان کرد اما آنچه بر دل گرانی می کند و مزاج غیرت را در آشوب دارد این است که در چنین وقتی بایستی که فرزندان سعادت گزین و امرای اخلاص آئین به تعصیب یک دیگر تلاش خدمت قندھار و خراسان که ناموس سلطنت است نمایند این بے سعادت تیشہ بر پای دولت خود زودہ سنگ راہ این عزیمت شد و ہم قندھار و عقدہ تعویق و توقف افتاد امید کہ حق تعالی این نگرانی ہارا از پیش خاطر بردارد و درین وقت بعرض رسید کہ محترم خان خواجہ سرا و خلیل بیگ ذوالقدر و فدائی خان میر توک بآن بے دولت رابطہ اخلاص درست ساختہ ابواب مراسلات مفتوح دارند چون وقت مقتضی ہارا و اغماض بنود ہر سہ را مقید فرمودم و بعد از تحقیق تفحص احوال چون در حرام نکی بداندیشی و بدسگالی خلیل و محترم شک و شبہہ نماد مثل میرزا رستم امرا بے اخلاصی و بدسگالی خلیل سوگند خورده ناگزیر آنہا را بسیاست رسانیدم و فدائی خان ا کہ غبار اخلاص او از آلائش تہمت و نقصان پاک بود از قید برآوردہ سرفراز ساختم راجہ روزافزون را برسم و کوچکی نزد فرزند اقبال مند شاہ پرویز فرستادم کہ سزا دی نمودہ آن فرزند را بالشرک ظفر اثر بسرعت ہرچہ تمام تر بہلا زمست رساند تا آن بے دولت چنانچہ باید بسزائے کردار ناپسندیدہ خود برسد جو ہر خان خواجہ سرا بخد مت اہتمام در بار محل سرفراز شد غرہ اسفندارند ماہ الہی نور سراسے مورد عساکر منصور گشت و درین روز عرض داشت اعتبار خان رسید کہ بید دولت بسرعت ہرچہ تمام تر خود را بنواحی دار الخلافہ اگرہ رسانیدہ بود کہ شاید پیشتر از استحکام قلعہ ابواب فتنہ و فساد مفتوح گردانیدہ کاری توان ساخت چون بہ فتح پوری رسید در دولت را بر روی خود مسدودی یا بدخلالت زدہ او بارگشتہ توقف می نماید خانخانان و سپہا و بیارے از امرای بادشاہی کہ در تعینات صوبہ دکن و گجرات بودند ہمراہ او آمدہ و رستنی راہ بغی و کافر نعمتہ شدہ اند موسویخان اوراد فتح پور دیدہ تبلیغ احکام بادشاہی نمود و مقرر شد کہ قاضی عبدالعزیز ملازم خود را بہ رفاقت او بدرگاہ والا فرستد کہ مطالب اورا بعرض رساند سندر نام نوکر خود را کہ سر حلقہ ارباب ضلالت و سرگروہ اہل فساد است باگرہ فرستادہ کہ خزان و دہانین بندہ ہا را کہ در اگرہ دارند متصرف گردد از جملہ بخانہ لشکر خان در آمدہ نہ لک روپیہ را متصرف گشت ہمچنین بمترل و دیگر بندہ ہا ہر جا بگمان سامانے داشت دست تطاول دراز ساختہ آنچه یافت متصرف در آورد ہر گاہ مثل خان خانان امرای کہ منصب عالی اتالیقی اختصاص داشت در ہفتاد سالگی روئے خود را بہ بے و کافر نعمتہ سیاہ زد از دیگران خود چہ گلہ گو یا سرشت او بہ بغی و کافر نعمتہ مجبول بود پدرش در آخر عمر بایزید گرام بہین شیوہ ناپسندیدہ سلوک داشت او پیروی پدر نمودہ درین سن خود را مطعون و مردودازل و ابد ساخت پند

عاقبت گرگ زاده گرگ شود | گرچه با آدمی بزرگ شود *

درین تاریخ موسوخیان با عبدالعزیز فرستاده بے دولت رسید چون مناسبات او معقولیت نداشت راه سخن نداده حواله
 مهابت خان نمودم که مقید دارد پنجم ماه مذکور کنار آب بود حیانہ مقروض معسکر اقبال گردید خان عظم بمصب هفت ہزاری پنج
 ہزار سوار سربلندی یافت راجہ بہارت بوندیلہ از دکن و دیانت خان از آگرہ رسیدہ ملازمت نمودہ گناہ دیانت خان را
 بخشیدہ بہمان منصب کہ سابق داشت سرفراز ساختم راجہ بہارت بمصب ہزار و پانصدی ہزار سوار و موسوی خان
 ہزاری و سہ سوار ممتاز گشتند روز مبارک شنبہ دوازدهم در ظاہر بگنہ تہا نیسر راجہ نرسنگہ یو ملازمت نمودہ فوج
 آراستہ بتوزک عرض دادہ مورد تحسین و آفرین گردید راجہ سارنگد یو بمصب ہزار و پانصدی و شش سوار سرفراز شد
 در حوالے کرناٹ آصف خان از آگرہ آمدہ بسعادت رکاب بوس فرق عزت برافراخت درین وقت آمدن ادعنوان فتوحات
 بود و از شہ خان پسر سعید خان از صوبہ گجرات رسیدہ زمین بوس نمود در ہنگامیکہ بے دولت در برہان پور بود حسب التماس
 او باقی خان را بصوبہ چونا گڑھ تعین فرمودہ بودم بمشار الیہ فرمان شدہ بود کہ بدرگاہ آید درینو لا خود را رسانید و شکر یک خدمت
 گشت چون از دار السلطنت لاہور بے سابقہ خبر کوچ اتفاق افتاد و فرصت مقتضی توقف و تامل نبود با معدودے از
 اہرام کہ در رکاب منصور بودند و خدمت حضور اختصاص داشتند برآمدہ شد تا رسیدن بسہرند انک مایہ مردم بسعادت ہمراہی
 سرفراز بودند بعد از گذشتن از سہرند فوج فوج و تشون تشون لشکر از اطراف وجواب آمدند تا دہلی آن قد جمعیت فراہم آمد
 کہ بہر جانب کہ نظری انداختم تمام روے صحرا را لشکر فرا گرفته بود چون بعرض رسید کہ بے دولت از فتح پور برآمدہ روانہ
 اینصوب گشتہ بکوچ متواتر متوجہ دہلی شد بعدا کہ نظر از حکم چلتہ پوشیدن فرمودم درین یووش مدارند ہر امور و ترتیب
 افواج منصور بصواب دید مہابت خان مفوض بود سرداری فوج ہراول بعبد اللہ خان مقرر داشتہ از جوانان چیدہ و گزیدہ و
 سپاہیان کار دیدہ ہر کس را کہ مشار الیہ التماس نمود در فوج او نوشتہ حکم فرمودم کہ یک گروہ پیشتر از دیگر افواج می رفتہ باشند
 خدمت رسانیدن اخبار و ضبط راہ ہمارا نیز او متہدد شد و ما غافل ازین کہ او بابے دولت ہمدستان است غرض صلی
 آن بد حاصل آنست کہ اخبار لشکر مارا با دوسان پیش ازین ہم خبر راست دد و روغ بر طومار ہاسے طولانی نوشتہ
 می آوردہ کہ جاسوسان من از انجا فرستادہ اند بعضی از بندہاے فدوی را ہتم می داشت کہ بابے دولت اتفاق دارند و اخبار
 در بار باد می نویسند اگر بقتنہ سازی و در اندازی او از جارفتہ اضطراب و بیثباتی می نمودم درین طور شورشی کہ تند بافتہ میان

بلادر آشوب و تلاطم بود بسیارے از بندہای فدوی را بہ تمت اوصانج بالیستے ساخت با آنکہ بعضی از دولت خواهان
 و رخلاد ملا بکنایہ و صریح اندر بداندیشی و ناراستی او حرفہا راست بعرض می رسانیدند و تمت مقتضے آن نبود کہ دانشگاہ پرده
 از روی کار او برگرفتہ آید چشم و زبان را از اداسے کہ وحشت خاطر شوم او باشد نگاہ داشتہ بیشتر از بیشتر در عنایت و التفات
 اغراق و افراط بکار می رفت کہ شاید نجلست زدہ از کردار ناہنجار خود گشتہ از بد ذاتی و قنہ پردازی باز آید آن مرد و وازل
 واد کہ سرشت زشت او بخت و اتفاق مجبول بود بخود بس نیامدہ کرد انچہ در خور او بود چنانچہ در جابے خود
 گزارش خواہد یافت۔

در از جوے خلش بہ ہنگام آب	گرش در نشانی بسلعہ بشت	در حقیقہ تلخ است او را سرشت
ہسان میوہ تلخ بار آورد	سراجم گوہر بہ کار آورد	بہ بیخ انگبین ریزی و شہد ناب

بالجملہ در حوالے دہلی میدہوہ بخاری و صدر خان و راجہ کشناس از شہر آمدہ بسعادت رکاب بوس سرفراز
 شدند با قرخان فوجدار سرکار او و دہتیر درین تاریخ خود را بار دوے ظفر قرین رسانید بست و پنجہسم ماہ مذکور
 پیمورہ دہلی گذشتہ در کنار آب جمنہا معسکر اقبال آراستم گردہر ولد راے سال در بازی از صوبہ دکن آمدہ بدولت
 زمین بوس ممتاز گردید بہ منصب دو ہزاری و ہزار دپانصد سوار سرفراز گشتہ بخطاب راجہ خلعت امتیاز پوشید زبردتخان
 میر توڑک بغایت علم فرق عزت برافراخت۔

جشن ہیر و مہین نوروز از جلوس ہایون

شب سہ شنبہ بستم ماہ جمادی الاول سنہ ہزار و سے و دو ہجری نیز اعظم فروغ بخش عالم بہ بیت الشرف حمل سعادت
 تحویل ارزانی فرمود و سال ہیز دم از مبداء جلوس مبارکی و فرخے آغاز شدہ درین روز استماع افتاد کہ بے دولت
 بجوالے تہلر رسیدہ در پرگنہ شاہ پور لشکر ادبار اثر او فرو آمدہ بست و ہفت ہزار سوار دید امید کہ عنقریب مقہور و
 منکوب گردد راجہ جیسنگہ نیرہ راجہ مانسنگہ از وطن خود آمدہ سعادت رکاب بوس دریافت راجہ نرسنگہ دیوراکہ در طائفہ باجموت
 از عمدہ ترانہاں نے نیست بخطاب ہمارا جہ بلند مرتبہ گردانیدہ راجہ جوگراج پسر او را بہ منصب دو ہزاری و ہزار سوار سرفراز

ساختم سید بهوہ بنیادیت فیل ممتاز شد چون بعرض رسید کہ بیدولت کنار آب جمہ را گرفتہ می آید نہضت سوکب منصور نیسند بہمان سمت مقرر گشت ترتیب افواج بحر سواج از ہر اول و چہر نوار بر نوار تہش و طرح و چند اول و غیرہ بآئینہ کہ این حل و مناسب مقام بود قرار یافت مقارن این خبر رسید کہ بے دولت با خانخانان بے سعادت از راہ راست عنان تافتہ بر پرگنہ کولکہ کہ بیست کردہ جانب چپ است شافتہ و سندر بہمن را کہ رہنما بادیہ ضلالت دگر اہی است با داراب پسر خانخانان و بسیارے از امر اسے بادشاہی کہ رفیق راہ بغی و حرام مکی شدہ اندیش بہمتخان و سر بلندخان و شہزادہ خان و عابد خان جادو ملے داد و پیرام و آتش خان منصور خان و دیگر منصبداران کا تعینات موبہ کن و گجرات و مالوہ بودند تفصیل آن طوے دار تمام نوکران خود را مثل راجہ بھیم پیر رانا و رستم خان و سیرم بیگ و دریاے افغان و قتی و غیرہ در برابر لشکر منصور گذاشتہ پنج فوج قرار دادہ اگرچہ لطفا بہمت سردارے بہ داراب برگشتہ روزگار است لیکن در حقیقت معنی سرداری و مدار کار بر سندر زشت کردار است و تیرہ نجاتان بے عاقبت و در نواسے بلوچ پور نرول ادا بار نمودہ اند ششم ماہ مذکور قبول پور معسکر ظفر گردید درین تاریخ نوبت چندا لے باقر خان بود مشالیم را از ہمہ عقب تر گذاشتہ بودیم محبے از متہوران در اثناے راہ خود را با عراق لشکر منصور رسا کردہ دست تطاول دراز ساختہ باقر خان پاسے ہمت بر جا داشتہ بدافقہ آہنا پر داخت و خواجہ ابوالحسن خبر یافت و بگاہ عنان تافت تا رسیدن خواجہ مردودان تاب نیادردہ راہ گریز سپردہ بودند روز چہار شنبہ نهم ماہ مذکور بیست و پنج ہزار سوار بسرداری اصلخان و خواجہ ابوالحسن و عبداللہ خان جدا ساختہ بر سر مقہوران بے عاقبت تعین فرمودم قاسم خان و لشکر خان و ارادت خان و فدائی خان و دیگر بندہا موازی ہشت ہزار سوار در فوج آصف خان مقرر گشت باقر خان و نور الدین قلی و ابراہیم حسین کاشغری و غیرہ مقدار ہشت ہزار سوار بگاہ خواجہ ابوالحسن قرار یافت نوازش خان و عبد العزیز خان و عزیز اللہ و بسیاری از سادات بارہمہ و امر وہم بہ ہمراہی عبداللہ نوشتہ شد درین فوج وہ ہزار سوار بقلم آمد و مشہور لشکر ادا بار اثر ترتیب دادہ قدم بی آزر می پیشینہا و درین وقت من ترکش خاصہ خود را مصحوب زبرد دست خان سیر توڑک بہمت عبداللہ خان فرستادم کہ موجب دلگیری او شود و چون تلاقی قرعین اتفاق افتاد آن روسیاء اولی و اہد کہ سرشت زشتش بہ بغی و کفران نعمت مجبول بود راہ گریز سپردہ بہ مقہوران پیوست عبدالعزیز خان پسر خاندوران و عبداللہ اعلم دانستہ یا نادانستہ بہ ہمراہی او شافت نوازش خان و زبرد دستخان و شیر حملہ کہ در فوج آن بے حیست بود ندہای ہمت افشردہ از رفتن او دیران نشد ندازانجا کہ تا میدانزد و جل واسطے ہمہ جا و ہمہ وقت قرین حال این نیازمند

است در چنین هنگامیکه مثل عبداللہ خان سرداری فوج ده ہزار سوار را برہم زود و ویران ساختہ بلخیم پیوستہ و نزدیک بود کہ چشم زخم عظیمہ لشکر منصور رسید تیر تفنگ از شصت غیب بمقابلہ سوار رسید از اقتادان او ارکان ہمت متہوران تزلزل پذیرفت خواجہ ابوالحسن نیز فوج مقابل خود را از پیش برداشتہ در ہم شکست دامنہاں بوقت رسیدن ہاتھان تردد نمایان کردہ کار را تمام ساخت و فتحی کہ طفلہ فوجات روزگار توانید شد از کین غیب چہرہ پرواز مراد گشت زبردست خان و شیر حلہ و شیر بی سپر او دہسرا سد خان معموری و محمد حسین برادر خواجہ جہان و جمعی از سادات بارہہ کہ در فوج عبداللہ و سپاہ ہونہ شریعت خوشگوار شہادت چشیدہ حیات جاوید یافتند عزیز اللہ نیزہ حسین خان زخم بندوق برداشتہ بسلاست ماند اگر چہ درین وقت رفتن آن منافق مزدوم از تائیدات غیبی بود لیکن اگر در عین جنگ این حرکت شنیع از دہطور رسیدی ظن غالب آنکہ اکثر سرداران لشکر عاصی گشتند سے یا گرفتار شدی بحسب اتفاق در السنہ عوام باہفت اللہ اشتہار یافت چون نامی از غیب نامزد او شد ہودن ہم او را بہین نام خواندم بعد ازین ہر جالعت اللہ مذکور شود کنایہ از خواہد بود بالجلہ متہوران بہ انجام کہ از عرصہ کارزار راہ گیر سپردہ بودند روسے بودی ادبار نہادند و دیگر خود را جمع نیارستند ساخت و لعنت اللہ با سایر متہوران تائیش بیدلت کہ میت کردہ مسافت بود عنان باز نہ کشید چون خبر فتح اولیای دولت باین نیازمند بنیاز رسید سبب ات شکران مہربست کار عنایات مجدودہ الہی بود تقدیم رسانیدہ و لتخو اہان شایستہ خدمت را بجنور طلب فرمودم روز دیگر سرسند را بجنور آوردند عنان ظاہر شد کہ چون بندوق باورسید جان بالکان جہنم سپرد لاشہ اورا بہت سوختن بھی کہ دران حواسے بودہ برودہ اند و تھے کہ خواستہ اند کہ آتش برافروزند فوجی از دور نمایان شد از بیم آنکہ مبادا گرفتار شوند ہر کرام بطرفے گرختہ اند مقدم آن موضع سرش را بریدہ براسے مجراے خود نزد خان اعظم کہ در جاگیر او مقرر بود برودہ مشارالیہ بلازمست آورد و چہرہ شومش درست نمایان بود ہنوز تغیر نشدہ گوشہایش را بہت مرورید ہاسے کہ داشتہ بریدہ برودہ بودند اما ہیچ معلوم نشد کہ از دست کہ بندوق خوردہ از معدوم شدن او بے دولت دیگر کمر بستہ گویا دولت دہست و عقل را دآن ساگ ہندو بودہ ہر گاہ مثل سن پیری کہ در حقیقت آفریدہ کار مجازی اودیم و در حیات خود اورا بالا پایہ سلطنت رسانیدہ بہ ہیچ چیز از دور یغ نہاشتہ باشم چنین کند جاسا از عدالت الہی کہ دیگر روسے بہبود نہ بنید جمعے از بندہا کہ درین یورش مصدر خدمات شایستہ شدہ در خور پایہ خویش بر اہم پیش سر فرار یافتند خواجہ ابوالحسن بمنصب پنج ہزاری از اصل داضافہ ممتاز شد و از ش خان بمنصب چار ہزاری و سہ ہزار سوار از باقر خان سہ ہزاری و پانصد سوار

و نقاره ممتاز گردید ابراهیم حسین کاشغری دو هزار و دو هزار سوار عزیر الله دو هزار و دو هزار سوار نورالدین قلی دو هزار و
 هفتصد سوار راجه رام داس دو هزار و دو هزار سوار لطیف الله هزار و پانصد و پانصد سوار پرورش خان هزار و
 پانصد سوار و اگر جمیع بندها مفصلاً نوشته آید بطول می انجامد بالجمله یک روز در منزل مذکور مقام فرموده روز دیگر کوچ کردیم
 دولت خان عالم از آله آباد کوچ کرده دولت آستان بوس دریافت و دوازدهم ماه مذکور در حوالی موضع جهانسه منزل
 شد درین روز سر بلند را سکه از دکن آمده ملازمت نمود و عنایت خجمر مرغ خاصه یا پھول کثاره سرفراز گردید عبدالغفر نیز
 خان و چند سکه که همراه لعنت الله رفتند بودند خود را از جنگ بے دولت خلاص کرده بملازمت پیوستند و چنان نمودند
 که در وقتیکه لعنت الله تاخت مارگان آن شد که بقصد مبارزت اسب برانگیخته چون میان مقبوران درآمدیم بجز رضا و سلیم
 ندیم الحال قابو یافته خود را بسعادت آستان بوس رسانیدیم با آنکه دو هزار مهر برسم مدد خرج از بے دولت گرفته بودند
 چون وقت تقاضای باز پرس نمی نمودند آنرا را بر استی خریداری شد نور و هم جشن شرف آراستگی یافت و بسیاری
 از بندها با صافه منصب و عنایات لایق سرفراز گردیدند میر محمد الله از آگره آمده ملازمت نمود و فرستاد که در وقت تقبیل
 داده بنظر آورده و الحاح محنت بسیار کشیده و خوب پیروی ساخته و جمیع لغات را از اشعار علماء قدما مستشهد آورده و درین
 فن کتابی مثل این نمی باشد راجه عیسی که بمنصب سه هزار و دو هزار و چهارصد سوار سرفراز شده بفرزند شهریار فیض خاصه
 عنایت نمودم خدمت عرض مکرر بموسو بخان مقرر گشت امان الله سپهر مهابت خان بخطاب خانه زاد خانی و منصب چهار
 هزار و دو سوار لوازش یافته عنایت علم و نقاره بلند مرتبه گردید غره اردوی بهشت ماه آبی برکنار کول فتح پور نزول
 اقبال اتفاق افتاد و اعتبار خان از آگره آمده ملازمت نمود و بنظر عاطفت مخصوص گشت مظفر خان و کرم خان و برادر مکرر خان
 نیز از آگره آمده سعادت ملازمت دریافتند چون اعتبار خان بمحافظت و محاربت قلعه آگره چنانچه از حلال مکی مصدر
 مساعی جمیل و ترددات پسندیده گردیده بود بخطاب ممتاز خانی سر بلند گردانیده منصب شش هزار و دو سوار
 سوار عنایت نمودم خلعت باشمیر مرغ داس و فیض خاصه مرحمت فرموده بخد متصف مذکور منصب الطاف ازرانی
 دایم سید هو به منصب دو هزار و دو هزار و پانصد سوار سرفراز شد کرم خان بمنصب هزار و دو هزار سوار و خواجہ قاسم
 هزار و چهارصد سوار لوازش یافتند چهارم ماه مذکور منصور خان فرنگی که در اوراق گذشته احوال او بشرح مرقوم گشته با
 برادرش و نوبت خان و کنی بر بنوئی دولت از بے دولت جدا شده بخد متصف پیوستند خواص خان را نزد فرزند اقبال

شاہ پرویز فرستادم میرزا عیسیٰ ترخان از ملتان رسیده سعادت آستان بوس دریافت بہابت خان شمشیر خاصہ عنایت شد دہم ماہ مذکور نوے پرگنہ ہندون مسکراقبال گردید منصور خان بمنصب چار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار و نوبت خان بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار اتیان یافتند یا زوہم مقام شد چون درین روز سعادت ملازمت فرزند اقبال منہ شاہ پرویز مقرر گشتہ بود حکم فرمودم کہ شاہزادہ بای کامکار و امراے نامدار و سایر بندہ ہائے جان سپار جوق جوق و قشون قشون باستقبال شتافتہ آن فرزند اقبال منہ را آیین لایق بملازمت آورند و بعد از گذشتن نیم روز کہ ساعت مسعود و مختار بود سعادت زمین بوس حسین اخلاص ذرانی ساخت و بعد از تقدیم لوازم کورنش و تسلیم داداے مراتب تورہ و ترتیب فرزند اقبال منہ را بشوق و شفقت تمام در آغوش عزت گرفتہ نوازش و مہربانی بیش از پیش ظاہر ساختم در نیولانجہ رسید کہ بے دولت در وقت عبور از جوالی پرگنہ انبیر کہ وطن مالوفہ راجہ مانسنگہ است جمعہ ازاد باش را فرستادہ آن معمورہ را تاخت و تاراج نمودہ و دواز دہم ماہ مذکور ظاہر موضع ساروالی معسکر اقبال گشت حبش خان را جہت تعمیر منازل اجمیر پیشترخصت فرمودم فرزند سعادت منہ شاہ پرویز را بمنصب والاے چہل ہزاری و ستر ہزار سوار بلند مرتبہ گردانیدم چون بعضی رسید کہ بید دولت جگت سنگہ پسر راجہ با سورا تعین فرمودہ کہ بوطن خویش رفتہ در کوہستان صوبہ پنجاب ابواب فتنہ و فساد مفتوح گردانند صادق خان میر بخشی را بحکومت صوبہ پنجاب سرفراز ساختہ بہ تنبیہ و تادیب او زخصت فرمودم خلعت با شمشیر و فیل عنایت کردم و منصب او از محل و اضافہ چار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار مقرر داشتہ بغنایت توغ و تقارہ سرفراز گردانیدم در نیولانجہ بعضی رسید کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاہ ہرخ را کہ بہ فتح پوری اشتہار دار و ہرادران خود او بخیر ہر سوار ریختہ اورا بقتل میرزا منہ متعارن این حال برادرانش بدرگاہ آمدہ زمین بوس نمودند و مادر حقیقی او تیز بخدمت پیوست لیکن چنانچہ باید مدعی خون فرزند نشد و بہ ثبوت شرعی نتوانست رسانید اگرچہ زشت خوئی او بمرتبہ بود کہ کشتہ شدن آن بے سعادت افسوس نہاشت بلکہ صلاح وقت و مناسب دولت باشد لیکن جو ازین بے دولتان نسبت بہ برادر کان کہ بمنزلہ پدر است چنین بے باکے بطور رسیدہ و عدالت مقتضی اغماض نگشت حکم فرمودم کہ بالفعل و زرندان مجبور باشند بعد ازین انچہ سزاوار باشد عمل آید میت و یکم ماہ مذکور راجہ گجسنگہ و راے سورسنگہ از محال جاگیر خود رسیدہ دولت رکاب بوس دریافتند مگر الملک کہ بطلب فرزند خان جہان بملتان فرستادہ بودم درین تاریخ آمدہ ملازمت نمود و از مسو بہت ضعف و بیماری او معروض داشت اصالت خان پسر خود را با ہزار سوار بخدمت فرستادہ اظہار تاسف و آرزوی

بسیار از حرمان ملازمت نموده بود چون نذر لغو رخ صدق آراستگی داشت مقبول افتاد بخت و پنجم ماه مذکور فرزند اقبال مند
 شاهزاده پرویز با عساکر منصور بقا قبه و استیصال بے دولت و محذور العاقبت تعیین شد عثمان اختیار شاهزاده کاظم
 و مدار انتظام عساکر منصور ظفر آثار بید موتمن الدوله القاهره و مهابت خان حواله شد از امر اے نامدار و بهادران جان نشان
 که در خدمت شاهزاده بلند اقبال مقرر گشتند باین تفصیل است خاندالم بهار راجه گجسنگه فاضل خان رشید خان راجه
 گرد بر راجه رام داس کچوا به نواجه میر عزیز الله اسد خان پرورش خان اکرام خان سید بنیر خان لطف الله راسے
 نرائن داس و غیر هم موازی چیل هزار سوار موجود و توپ خانه عالی بامیت لک روپیه خزانہ همراه نموده شد بساعت
 سعادت قرین آن فرزند اخلاص گزین را بهمنان فتح و فیروزی رخصت نموده شد فاضل خان بخدمت بخشگیری و
 و قندلی لشکر منصور مقرر گشت خلعت خاصه بانادری زر بخت و در گریبان و دامان مروارید کشیده که مبلغ چیل و یک هزار
 روپیه در سرکار ترتیب یافته بود و فیل خاصه رتن گچ نام با ده ماده فیل و اسب خاصه و شمشیر مرصع که قیمت جله به نقاد و هفت
 هزار روپیه باشد بشاهزاده مرحمت فرمود و همچنین زر جهان بیگم خلعت و اسب و فیل چنانچه رسم است به آن فرزند لطف
 نمود و مهابت خان و دیگر امداد در خود شاکستی اسب و فیل و سرو پا عنایت شد از ملازمان و شناس آن فرزند تیر بنایات
 لائق سرفرازے یافتند درین تاریخ مظفر خان بخدمت میر بخشی خلعت اعیان یافت غره خور و دامه الی شاهزاده
 و او بخش سپهر خسر و را بصاحب صوبگی ملک گجرات سر بلند ساخته خان اعظم را ابوالا منصب اتالیقی او امتیاز بخشیدم به شاهزاده
 اسب فیل و خلعت و خنجر خاصه مرصع و توغ و نقاره مرحمت شد خان اعظم و نوازش خان و دیگر بندها بنوازشات در خود
 خود سرفرازے یافتند ارادت خان از تغیر فاضل خان بخدمت بخشگیری ممتاز شده رکن السلطنت آصف خان بصاحب صوبگی
 ولایت بنگاله و او لیسہ فرق عزت برافراخت خلعت خاصه با شمشیر مرصع بشارت عنایت شد ابوالطالب سپهرا و به پهلوی پدر
 مقرر گشت و منصب دوپہری و هزار سوار سرفرازی یافت به روز شنبہ نهم ماه مذکور مطابق نور و هم شهر حبیب سنہ هزار و سیست
 و دو پیرمی در ظاہر امیر بکنار تال آنا ساگر نزول سعادت اتفاق افتاد شاهزاده و او بخش منصب بشتت ہزاری و سہ ہزار
 سوار سرفراز گردیده دو لک روپیه خزانہ بحبت مد و خرچ لشکر بہلہری او مقرر گشت و یک لک روپیه مساعده بجان اعظم
 حکم فرمود الی اے سپہ افتخار بیگ که در خدمت فرزند اقبال مند شاه پرویزی باشد حسب التماس آن فرزند عنایت مسلم
 سرفراز گردید تا تارخان بحر است قلعه گو الیاء دستوری یافت راجه گجسنگه به منصب پنج ہزار و چار ہزار سوار سر بلند گشت

درینو از اگر خبر رسید که حضرت مریم الزمانی بقضای ایزد سبحانه مجلوت سراسر جاودانی شاققتند امید که الله تعالی ایشان را خلیق
بحر رحمت خویش گرداناد و جلالت سنگه پسر رانا کرن از وطن آمده دولت زمین بوس دریافت ابراهیم خان فتح جنگ حاکم گنگاه
سے و چهار روز بخیریل برسم پیشکش فرستاده بود بنظر درآمد باقر خان بفرج جدارى سرکار او و ده وسادات خان بفرج جدارى میان دو آب
مقرر گردیدند میر مشرف بخدایت دیوانی بیوتات سرفراز شده و دوازدهم تیر ماه الهی عرض داشت مقصد یان صوبه گجرات فوین بخش
فتح و فیروزى گردید تفصیل این اجمال آنکه صوبه گجرات را که جاے یکے از سلاطین والا شکوه است در جلد وی فتح رانا به سید دولت
عنایت فرموده بودم چنانچه در سوانح گذشته مشروحاً ثبت افتاد و سندر برهمن بوکالت او حکومت و حراست آن ملک می نمود
در هنگامیکه این اراده فاسد در خاطر حق ناشناس اورسید آن سگ هند و را که پیوسته محرک سلسله نفاق و عناد و
مرتب اسباب قتل و فساد بود با همت خان و شمر زه خان و سرفراز خان و بسیارے از بند های بادشاهی که جاگیر دار
آن صوبه بودند بجنور خود طلب نموده کمتر برادر او را بجای او مقرر داشت بعد از آن که سندر تقبل رسید و بے دولت بهریت
یا فتنه عنان او بار بصوب ماند و تاقه ملک گجرات را به تیول لعنت الله مقرر نموده کمتر مذکور را به آصف خان دیوان انصوبه
و خزانه تحت مرجع که پنج لک روپی صرف آن شده و پروده که بدولت روپی برآمده و اینها را بصیغه پیشکش من ترتیب داده بود طلب نمود صیفی خان
برادر جعفر سیک است که در خدمت پدر من بختاب آصفخانی اختصاص داشت یک صبیبه برادر نور جهان بیگم که به من تربیت من بختاب
اصفخانی سرفراز است در خانه دوست و صبیبه دیگر از ده سال کلان تر بخانه سید دولت است و هر دو از یک والده اند به این نسبت سید دولت
از تو تخم همراہی و موافقت داشت لیکن چون در ازل قلم تقدیر بسعادت مندی او جاری شده بود مقرر گشته که بدولت و امارت برسد
حق سبحانه تعالی او را موافق گردانید و معدر خدمات نمایان شده چنانچه نوشته می آید بالکل لعنت الله بر فادادار نام خواجه سهرای
خود را بکومت آن ملک فرستاده او با سعد و دی بے سرو یا با حمد آباد و رآمده شهر گجرات را متصرف گشت چون صنفی خان
اراده دو اتخا ای پیش نهاد خاطر اخلاص مآثر داشت و زنگها بداشتین نوکر و فراهم آوردن جمعیت و صید و لہا همت گماشت روی
چند پیشتر از کمتر از شهر برآمده در کنار تال کا کر یہ منزل گزید و از آنجا به محمود آباد و شتافت و بطا هر چنان نمود که نزد سید دولت
میر و م دور باطن بانها هر خان و سید ولیر خان و نانو خان افغان و دیگر بند های جان سپار و قدویان ثابت قدم با
اخلاص که در محال جاگیر خود توقف داشتند مراسلات و مراعات ترتیب مقدمات دولت خواہی نموده در انتظار فرصت
نشست صلح نام ملازم بے دولت که نو جدار سرکار پهلاد بود و جمعیت نیک همراه داشت از فحواہی کار و دریافت که

صفی خان را اندیشه دیگر پیش نهاد خاطر است بلکه کمتر هم این معنی را دریافته بود لیکن چون صفی خان جمعی را دلا سا نموده شرائط حرم و احتیاط مرعی و مسلوک می داشت نتوانستند دست و پا زد و صلح از توهم آنکه مبادا صفی خان ترک محابا و مدارا نموده دست بخزانہ دراز سازد پیش بینی بکار برده با خزانہ پیشتر شافت قریب ده لک روپیہ باندوبہ بے دولت رسانید و کمتر نیز پولہ مرصع را گرفته از پے او روانہ شد اما تخت را بجبت گرانی نتوانست همراه برو صفی خان قابو دانستہ از محمود آباد برگزیدہ کریم که از راه متعارف بر سمت چپ واقع است و نالو خان در انجا بود و نقل مکان نموده باناہر خان و دیگر دولت خواہان بکابنت و پیغام قرار داد کہ ہر کدام از محال جاگیر خود با جمعہ کہ دارند سوار شدہ ہنگام طلوع نیر غظم کہ صبح اقبال اہل سعادت است و شام او بار بار باب شقاوت از دروازہ کہ بر سمت آنها است بشہر در آیند و نساہے خود را در پرگنہ مذکور گذاشتہ خود باناہر خان وقت سحر بسوا د شہر رسیدہ در باغ شعبان لعلہ توقف می نماید تا خوب روشن شود و دوست و دشمن تمیز تان کرد و بعد از جان افروزی صبح سعادت چون در دولت را کشادہ یافت با آنکہ اثری از ناہر خان و دیگر دولت خواہان ظاہر نہ نمودہ توہم آنکہ مبادا مخالفان آگاہی یافتہ در ہائے قلعہ را ہم متحکم سازند توکل بتایید این حضرت بخش نموده از دروازہ سازنگ پور شہر در آمدہ و معارف این حال ناہر خان نیز رسیدہ از دروازہ آمدہ داخل شہر شد و خواجہ سراے لعنت اللہ را از نیرنگی اقبال نیز وال توقف یافتہ بخانہ شیخ حیدر نیرہ میان وجیہ الدین پناہ برد بند ہائے شایستہ خدمت شاد دیا نہ فتح و نصرت بلند آوازہ ساختہ با شکام ہرج و بارہ پرداختند و چندے را بر سر خانہ محمد تقی دیوان بے دولت و حسن بیگ بخشی او فرستادہ آنها را بدست آوردند و شیخ حیدر خود آمدہ صفی خان را آگاہ ساخت کہ خواجہ سراے لعنت اللہ در خانہ من است اورا ہم دست بگردن بستہ آوردند و جمیع ملازمان و منتسبان بے دولت را محبوس و مقید ساختہ خاطر از ضبط و نسق شہر پر داشتند و تخت مرصع با دو لک روپیہ نقد و اسباب داشیا یککہ از بید دولت و مردم او در شہر و تبصرہ دولت خواہان در آمد چون این خبر بہ بے دولت رسید لعنت اللہ را باہمت خان و شہزہ خان و سر فزاخان و قابل بیگ و رستم ساد و صلاح بخشی و دیگر عاصیان تبعاقب چہ از بند ہائے بادشاہے و چہ از مردم خود قریب پنج و شش ہزار سوار موجود بر سر احمد آبادین نمود صفی خان و ناہر خان از آگاہی این پائے بہت افشردہ بدلا ساہے سیاحتی و فراہم آوردن جمعیت پرداختند و از نقد و جنس ہر چہ بدست آمدہ بود حتی تخت را شکستہ بجلو فرمود قدیم و جدید قسمت نمود در اجہ کلیان زمیندار اند و در پیر لال گوپی و سایر زمینداران اطراف را بشہر طلبید جمعیت نیک فراہم آورد و لعنت اللہ بیگ مقید نشدہ در عرض ہشت

روز خود را از ماندن بر روده رسانید و دولت خواهان برهنه می بست و بدرقه توفیق از شهر برآمده در کنار تال کانگری میسر اقبال
آراستند لعنت الله بر انجمنی که شاید از تیز جلوی سرشته انتظام دولت خواهان از هم تواند گسخت چون از برآمدن بند حلسه
خدمت گذار آگاهی یافت در بر روده غلغلان او بار بار کشیده تا رسیدن کمک توقف گزید بعد از آن که عاصیان بدست انجام بان
سرقتنه بایام ملحق گشتند قدم ضلالت و گمراهی پیش نهاد و بند حلسه دولت خواه از کانگریه کوچ کرده در ظاهر موضع نیوه
نزدیک بمرزا قطب عالم فرود آمدند لعنت الله بر روزه راه را بدور و زیاده از بر روده به محمود آباد پیوست چون رسید
ولیر خان نسائی شتر زه خان را از بر روده گرفته بشهر آورده بود و نسائی سرفراز خان تیر در شهر بود صفی خان بهر دو مخفی کنی ستاده
پیغام داد که اگر برهنه می سعادت داغ عاصیان از لوجه پیشانی عبودیت خود زود و خود را در سلک سایر بنده حلسه دولت خواه
مقتل سازید عاقبت شما در دنیا و در عقبی مقرون بصلاح و سدا و خواهد بود و الا عیال و اطفال شما را متعرض ساخته انواع
خواری سیاست خواهیم کرد و لعنت الله ازین معنی آگاهی یافته سرفراز خان را به بهانه از خانه طلب داشته مقید گردانید و
چون شتر زه خان و بهمن خان و صلح بخشی با هم اتفاق داشتند و یکجا فرو می آمدند شتر زه خان را نتوانست بدست آورد و بالجملة
بیست و یکم ماه شعبان ۱۳۳۱ لعنت الله بر جای که بود سوار شد عسا که نکبت مآثر را ترتیب داده دولت خواهان نیز افواج
اقبال آراستند و مستعد جدال و قتال گردیدند لعنت الله بر انجمنی که از در آمدن من پاسبی است آنها از جا خواهند رفت
و کار جنگ نارسیده پریشان و متفرق خواهند گشت چون ثبات قدم دولت خواهان را مشاهده کرد تاب نیاورده بحسب انب
دست چپ عنان ابدار تافت و بطاهر چنان نمود که درین میدان فاروسه تنگ زیر خاک نهان ساخته اند مردم ماضی را خواهند
شد بهتر است که در عرصه سرکج رفته جنگ اندازیم و این اندیشه فاسد و تدبیرات باطل از تالیفات اقبال بود چه از انحراف عنان او
آوازه هنریت بر زبانها افتاد و بباوران عرصه فیروزی گرم و گیر از پهلوی در آمدند و آن سبب سعادت بسرکج نتوانست رسید
دور موضع باز پیچ دانه که دولت خواهان وروده مالوده که قریب سه کروه فاصله بود و معسکر اقبال آراستند صبح روز دیگر
افواج ترتیب داده بآیین پسندیده متوجه کارزار گشتند و ترتیب افواج بدین نطق قرار یافت در هر اول ناهر خان و راجه کلیان مینداد
اند و دیگر بباوران جلالت آثار کار طلب گردیدند و در چرخار سید دلیر خان سید و دو جمعی از بند حلسه اخلاص شعار
مقرر شدند و در بر فخر نانو خان و سید یعقوب و سید غلام محمد و دیگر فدائیان جان شارق قرار گرفتند و در قول صفی خان و کفایت
خان بخشی بعضی از بند حلسه شایسته خدمت پاسبی است افشردند از اتفاقات حسنه جانی که لعنت الله فرو آمده بود و زمین

پست و بلند بود ز قوم زار ابو و کو چله تنگ داشت بنا برین سلسله افواج ادا تنظام شایسته نیافت اکثر مردم کاری خود را
 بهر له رستم بهادر پیش کرده بود و بهت خان و صالح بیگ نیز از پیش قدان ضلالت بودند سپاه نکبت آثار او را نخست جنگ با
 ناخران پهنان افتاد و چپقتش نمایان شد قضا را بهمت خان بزخم تنگ بر خاک پلاک افتاد و صالح بیگ را با ناخران دیدن
 و سید غلام محمد دیگر بندها مبارزت دست داد و درین زد و خورد فیصل مید غلام محمد رسیده او را از اسب جدا ساخت و بزخمهای
 کاری بر خاک افتاد و قریب صد کس او جان نثار گردیدند و درین وقت فیصل که در پیش فوج عاصیان بود از آواز بان و صاعقه
 تنگ رو گردان شده بکوچه تنگ که از دو طرف زقوم زار داشت در آمده بسیار سے از مقهوران را با مال نیستی ساخت باز
 برگشتن فیصل سر رشته انظام مخالفان از هم گسخت درین اثنا سید دلیر خان از دست راست در آمده کارزار کرد و لعنت الله
 از کشته شدن بهمت خان و صالح آگاه شد و داشت بقصد کمک آنها جلو نیز گرفته بارگی او بار برانگیخت چون بهادران فوج
 بهراول ترو دات کرده اکثر زخمی شده بودند از رسیدن لعنت الله تاب نیاورده انحراف عیان نمودند و نزدیک بود که چشم زخم
 عظیمی رسد درین حال تا نید از دی ببلوه در آمد و معنی خان از قول بلک فوج بهراول فتافت مقارن این خبر کشته شدن
 بهمت خان و صالح به لعنت الله رسید و از نمایان شدن فوج قول و آمدن معنی خان پاسب بهمت انشوده او از جاس
 رفته آواره دشت بهریمیت و ناکامی شد سید دلیر خان تا یک کرده تعاقب نموده بسیاری از بهریمیتان را لعنت تیغ انتقام
 ساخت قابل بیگ حرام نمک با جمعی از مقهوران به فرجام اسیر سرخه مکافات گردید چون لعنت الله از سرفراز خان جمیع خاطر
 نداشت در روز جنگ او را سلسل بر فیصل نشاند و یکی از غلامان خود را موکل ساخته بود که اگر شکست افتد او را قتل رساند
 همچنین بهادر سپه سلطان احمد را نیز با زنجیر بر یکی از فیلمان سوار کرده اجازت قتل داده بود و در وقت گزینش موکل سپه سلطان احمد
 او را بجهد بهر می کشد و سرفراز خان خود را از بالا فیصل بر میری اندازد موکل او در آن سراسیمگی از روسه اضطراب زخمی بادی زخم
 اما کار گزنی افتد معنی خان او را به کارزار و یا نه بهر می فرستد و لعنت الله تا برده عیان او بار باز نکشید و چون نسا
 شمره خان در قید و دولت خوابان بود ناچار آمده معنی خان را دید با بجز لعنت الله از برده به برونخ شتافت فرزندان بهمت خان
 در قلعه مذکور بودند اگر چه او را در قلعه راه ندادند اما پنج هزار محمودی برسم اقامت فرستادند و او سه روز در بیرون قلعه برونج بحال بپناه
 گذراند روز چهارم از راه دریا به بندر سورت رخت او بار کشید و قریب دو ماه در بند مذکور بسر برده مردم پریشان خود را به
 ساخت چون سورت در جا گیر مید و دولت بود قریب چهار لک محمودی از قصد یان او گرفته آنچه بظلم و بیداد از هر جهت بدست آمد

مصرف شد و باز بخت برگشته با سه سواره سوخته فراهم آورده در برهان پور خود را به بیدولت رسانید القصد چون از صفی خان و دیگر بندها سه حق شناس که در صوبه گجرات بودند چنین خدمت شایسته بظهور پیوست هر کدام بانواع نوازش و مراحم سر بلند می یافتند صفی خان هفت صدی ذات و سه صد سوار منصب داشت سه هزار می و دو هزار سوار ساخته بخطاب سیف حسن جهانگیر شاه می و علم و تقاره سرفراز می بخشیدم ناهیر خان هزار می و دو بیست سوار داشت بمنصب سه هزار می و دو هزار سوار عزت اختیار یافته بخطاب شیرخان و عنایت اسپ و فیل و شمشیر و صق و غنای عزت برافراخت و ادبیه نرسنگد یو برادر پورن تل بلو است که حاکم راسمین و چندیری بود چون شیرخان افغان قلعه راسمین را محاصره نمود مشهور است که او را قول داده بقتل رسانید و اهل حرم او با صطلاح بنود و جوهر کرده خود را در آتش غیرت و ناموس سوختند تلگست نام محرم بدامن عصمت آنرا سر فرزند ان واقوام او هر کدام بطرفی افتادند پدر ناهیر خان که خان جهان نام داشت نزد محمد خان فاروقی حاکم اسیر و برهان پور رفته مسلمان شد و چون محمد خان و رعیت حیات سپرد حسن پسر او و صغیر بن بجایه پدر نشست راجه علیخان برادر محمد خان آن خرد سال را در قید کرده خود مقلد امور حکومت گشت بعد از چندگاه راجه علی خان خبر رسید که خان جهان و جمعی از نوکران محمد خان اتفاق نموده اند و قرار داده که قصد تو کینند حسن خان را از قلعه بر آورده بکومت پروازند راجه علی خان پیش دستی نموده حیات خان حبشی را با بسیاری از ابطال رجال بر سر خانه خان جهان فرستاد که یا او را زنده بدست رسانند مشارالیه بر ناموس خود قدم غیرت افشرد بجنب استاد و چون کار بر و تنگ شد جوهر کرده از حیات مستعار در گذشت در آن وقت ناهیر خان بنایت خرد سال بود حیات خان حبشی از راجه علی خان التماس نموده او را بفرزند می برداشت و مسلمان ساخت بعد از فوت او راجه علی خان در مقام تربیت ناهیر خان در آمده رعایت احوال او بواسطه می نمودند چون پدر بزرگوارم انار احمد بر بانه قلعه اسیر افتاد و فرستاد مشارالیه بخدمت آنحضرت پیوست آثار رشد از ناصیه احوال او دریافتند بمنصب لائق سرفراز فرمودند و برگزیده محمد پور را از صوبه مالوه بجاگیره عنایت نمودند و در خدمت من بیشتر از بیشتر ترقی کرد بحال که توفیق حق گذاری نصیب او شد نتیجه آن چنانچه لائق بود دریافتند سید ولیر خان از سادات بارهه است سابق تاش سید عبدالوهاب بود بمنصب هزار می و بیست صد سوار داشت بدو هزار می و دو بیست سوار و علم سرفراز گشت بارهه بزبان هندی دوازه را گویند چون در میان دو آب دوازه دین نزدیک هم واقع است که وطن این سادات است بنا برین سادات بارهه اشتها یافته اند بعضی مردم در صحت نسب اینها سخن ها دارند لیکن شجاع ایشان برهانی است قاطع بر سیادت چنانچه درین دولت هیچ معرکه نبوده که اینها خود را نمایان ساختند

باشند و چند سوار بکار نیامده باشند مرزا عزیز کو که همیشه می گفت که سادات بارهه بلاگردان این دولت اند الحق چنین است از آن
افغان هشتصدی ذات و سوار منصب داشت هزار و پانصدی ذات و هزار و دویست سوار حکم شد همچنین دیگر بنده ای که درخواه
در خور خدمت و هانفشان بمراتب بلند و مناصب ارجمند کام دل برگرفتند در نیولا اصالت خان پسر خان جهان را که بکام فرزند
داود بخش بصوبه گجرات تعیین فرمودیم و نورالدین قلی را بصوبه مذکور فرستادیم که شریزه خان و سرفراز خان و دیگر اعیان لشکر مادی که
اسیر سرخچه بکافات شده اند بچون سلسل بیدگاه بیارند و درین تاریخ بعضی رسید که سوز چهره شاه نواز ازین بهمنی سعادت از بید دولت جدا شده
بخدمت فرزند اقبالند شاه پرویز پیوست اعتقاد خان حاکم کشمیر منصب چهار هزاری ذات و سه هزار سوار سرفراز سب یافت چون قزاقان
خبر آوردند که درین تروکی شیر می نمایان شده خاطر را تشکک آن غیبت شد بعد از در آمدن به بیشه شیر و لیر نمایان گردیدند هر چه را را
شکار کرده بدولت خانه مراجعت نمودم همچنان طبعیت بشکار شیر مایل است که تا شکار آن میسر باشد به شکار دیگر دستوری
نمی دهد سلطان مسعود پسر سلطان محمود انا را الله بر هانه نیز بشکار شیر رغبت مفرط داشته و از شیر کشتن او تا ناخریبه در تواریخ مذکور
مسطور است خصوص در تاریخ بهیمنی که مصنف او آنچه بر اسای العین مشاهده نموده بطریق روزنامه ثبت نموده از جمله آن می نویسم
که روزی در حدود هندوستان بشکار شیر رفت و فیل سوار بود شیر سخت بزرگ از بیشه برآمد و در فیل نهادن شسته بینداخت
و بر بیشه شیر زد شیر از در و چشم خیز زده بقفای فیل برآمده امیر بر زانو استاده چنان شمشیر زد که هر دو دست شیر قلم کرد
و شیر باز پس افتاد و جان داد و مراهم و ایام شاهزادگی چنین اتفاق افتاده بود که در حدود پنجاب بشکار شیر رفتم شیر قوی
جسته از بیشه برآمده نمایان شد از بالای فیل بند دتی بران زدم شیر از شدت غضب از جابر خاسته بقفای فیل برآمد و فرست
تقصی آن نشد که بدوق را گذاشته شمشیر را کار فرمایم سر بدوق را اگر دینده بزنم و لادم و بدو دست سر بدوق را چنان بر سر و روسی او زدم که از
آسیب آن بر زمین افتاد و جان داد و از غرائب آنکه در کوه کول من روزی بشکار بزرگ رفته بودم فیل سوار بودم گرگه از پیش برآمد تیری نزدیک
به بنا گوش زدم که قریب به یک جب فرشت و بهان تیر افتاد و جان داد و بسیار بود که پیش من جوان سخت کمان بیست تیر دس تیر زده
اند و زده چون از خود نوشتن خوشنما نیست زبان قلم را از عرض این وقایع کوتاوی دارم در میت دهم ماه مذکور عقد در آن یکجای شکر
پسر انا کن حمایت شد در نیولا بعضی رسید که سلطان حسین زمیندار بکلی و دیعت حیات سپرده منصب و جاگیر او را به شادمان پسر
کلان ادا لطف نمودم هفتم ماه امروا ابراهیم حسین ملازم فرزند اقبال مند شاه پرویز از لشکر ظفر اثر رسیده بنوید فتح ساعه
افروزا و لیا س دولت ابدی اتصال گردید عرض داشت آن فرزند مستکبر کیفیت جنگ و ترویات بهادران با نام و سنگ

گذرا ایند شکر این موهبت که از عنایات الهی بود بتقدیم رسیده و شرح آن مجمل آنکه چون عساکر منصور در موکب شاهزاده والا قدر
از گریه چاه و مجبور نموده بدولایت مالوه درآمد بے دولت بامیست هزار سوار و سه صد فیل جنگی و توپخانه عظیم از ماند و بعزم رزم
در آمد محببه از ترکیان و ابا جاد و راس داودی و رام و الش خان و دیگر مقهوران سیاه بخت پیش از خود گسیل نمود که بارودی
تلف ترین تفراتی بر آیند مهابت خان ترتیب تبرک شایسته نموده شاهزاده والا قدر را در قول حاسے داده خود بمسرح فوج
دار رسیده و سوار شدن و فرود آمدن شرائط حزم و احتیاط بجای آورد و ترکیان از دور خود را نموداری گردانند و قدم جرأت و جملات
پیش نمی نهادند روزی نوبت چند اولی منصور خان فرنگی بود در وقت فرود آمدن اردو مهابت خان بکبت احتیاط
بیرون لشکر فوج بسته ایستادند تا مردم بفرار خاطر دگره کنند چون منصور خان در اثنای راه پیاله خورده سرست باده خور به
منزل می رسد بحسب اتفاق فوجی از دور نموداری شود و خیال شراب او را برین می دارد که باید تا بخت بے آنکه برادران و مردم
خود را خبر کنند سوار شده می تازد و دوسه ترکی را پیش از داخته تاج بے که جاد و راس داودی و رام با دوسه هزار سوار صف بسته ایستاده
نموده زده می برد چنانچه ضابطه اینهاست از اطراف هجوم آورده او را در میان می گیرند تا وقتی داشته دست و پا زده در راه انحصار
جلان سپاری می گردود درین ایام مهابت خان پوسته بریل و رساکل صید و لہاسے ریمده جمعی که از روئے احتیاط و اضطراب همراه
بیدولت بودند می نمود چون مردم آمیخت یاس از صفحو احوال اومی خواندند از آن جانب نیز نوشتها فرستاده قول خواسته بودند بعد
از آن که بے دولت از قلعه ماند و بر آنختن جماعتی ترکیان را پیش فرستاد و از پس آنها رستم خان و تقی و بر قنداز خان را با گروه کوچکی
روان ساختند انگاه داراب خان و مجیم و سیرم یک دو دیگر مردم کاری خود را روانه گردانید و چون بخود فرار جنگ صف نئے
توانستند واد همیشه نظر بر تعداد داشتند فیلان مسدود جنگی را با ارباب حاسے توپخانه از آب نریده گذرانید و جریده از پے داراب
و مجیم خود هم روئے ادبار بر صده کارزار نهاده روزی که حوالے کالپاده محسکرا تبال گردید بیدولت تمام لشکر نکبت اثر خود را به
تقابل فوج منصور فرستاده خود با خان خانان و سعد و دسے یکس کرده عقب ایستاده برق انداز خان که از بهاتخان قول گرفته کین
بود وقتی که لشکر با در برابر هم صف کشیدند و تقابل یافته با جماعتی برق انداز تاخته و لشکر منصور رسیده و جاگیر بادشاه سلامت گفته می آید تا بهاتخان
رسید مشارالیه بلا زمت فرزند قباله و پدر و نیز برده بمهرام بادشاهی متعال و امیدوار گردانید و سابق بیام الدین نام داشت و نوکر زین خان
بود بعد از فوت او در سلک توپچیان رومی منتظم گردید چون خدمت خود را گرم و چپان می کرد و جمعی با خود همراه داشت لائق
ترتیب دانت و خطاب بر قنداز خانی سر فر از ساختن در وقتی که بیدولت را بدکن می فرستاد مشارالیه را میر آتش لشکر ساخته همراه او نمیداد

ساختم اگرچہ در ابتدا سے داغ لعنت بر ناصیہ جو دیت نہاد لیکن عاقبت بخیر نظر ہر شد و بوقت آمد بہان روز رستم کہ از نوکران عمدہ او
 بود و اعتماد تمام بر او داشت چون یافت کہ دولت از و برگشتہ است از مہابت خان قول گرفتہ بر مہنوی سعادت و بدرقہ توسنیت
 با محمد مراد بخشی و دیگر منصبداران کہ ہمراہ او بودند از لشکر نکبت اثر او بیرون تاختہ ہو کب اقبال شاہزادہ والا ستہ پیوست
 بیدولت را از شنیدن این اخبار دست و دل باز کار رفت در تمام نوکران خود چہ جاے بندہ ہاے بادشاہی کہ ہمراہ او بودند
 بے اعتقاد و بے اعتماد شدہ از غایت توہم شباشب کس فرستادہ مردم پیش را نزد خود طلبیدہ فرار برقرار اختیار نمودہ سر اسید از آب
 زردہ عبور کرد و درین وقت باز چندی از ملازمان او قاپو یافتہ جدا شدند و بخدمت فرزند سعادت مند پیوستہ در خور حالت خویش
 نوازش یافتند و ہمدین روز کہ از آب زردہ می گذشت نوشتہ بدست مردم ادا افتاد کہ مہابت خان در جواب کتابت زاہد خان
 نوشتہ ہو اطاعت و مراحم بادشاہی مستمال و امیدوار گردانیدہ در آمدن ترغیب و تحریص بسیار نمودہ بود آن را بجنس نزد بیدولت
 بردند و از زاہد خان بدگمان و بے اعتماد شدہ او را بہ سہ سپہر محبوس گردانید زاہد خان سپہر شجاعت خان است کہ از امر او
 بندہ ہاے معتمد پدر بزرگوارم بود و من باین بے سعادت را نظر بر حقوق خدمت و نسبت خانہ زادگی تربیت فرمودہ ب خطاب خانی
 و منصب ہزار و پانصدی سر فراز ساختہ ہمراہ بیدولت بخدمت فتح دکن رخصت فرمودم ورنہ لاکہ امر اسے آن صوبہ را بحسب
 مصلحت قندھار طلب فرمودم بآنکہ فرمان از روی تاکید خصوص با و صادر شد این بے سعادت بد رگاہ نہادہ خود را از
 خدیوان و ہوا خواہان بیدولت ظاہر ساخت و بعد از آنکہ از حویلی دہلی شکست خوردہ برگشت بآنکہ عیال مندی نہشت توفیق نیافت
 کہ خود را بہلازمت رساند و غبار خجالت و داغ عصیان از لوح پیشانی پاک ساختہ مذرتقصیر گذشتہ در خواہد تا آنکہ مستقیم
 او را باین روز مبتلا ساخت و مبلغ یک لک و سی ہزار روپیہ نقد از اموال او بیدولت متصرف گشت۔

چو بد کردی سببش این ز آفات | کہ واجب شد طبیعت را مکافات

بالجملہ بے دولت و بے سعادت از آب زردہ گذشتہ تمام کشتیہار را با نظر کشید و گذر بار را با اعتقاد خود استحکام داد و ہر میگ
 بخشی خود را با فوجی از مردم معتمد خود و جمعی از ترکمان دکن و درکنار آب گذاشتہ اراہے ہاے تو بچانہ در برابر نہادہ خود
 بجانب قلعہ اسیر و بر ہانپور عثمان او بار سطوت داشتہ درین وقت ملازم او قاصدی کہ خان خانان نزد مہابت خان فرستادہ
 بود گرفتہ پیش بیدولت برد و در عنوان مکتوب باین بیت مرقوم بود۔

و کیس نظر بنگاہ — — — — — | ورنہ پیریمی ز سبے آراسے

بیدولت او را با ولاد از خانه طلبداشته نوشته را با و نمود اگر چه عذر با گفت لیکن جوابی که سموع اخستد نتوانست
 سامان نمود و الله و او را با داراب و دیگر فرزندان متصل منزل خود نظر بند نگاه داشت و آنچه خود قال زده بود که صد کس بنظر
 نگاه می دارند پیش او آمد و رینولا ابراهیم حسین ملازم فرزند اقبال مندر را که عرض داشت فتح آورده بود بختاب خوش خبر خانی
 سرفراز ساخته خلعت ذیل عنایت شد و فرمان مرحمت عنوان بشا هزاره و هجدها بت خان معسوب خواص خان فرستاده پهبانچی
 گران بها بجهت فرزند اقبال مند و شمشیر مرصع به هجدها بت خان عنایت شد و چون از هجدها بت خان خدمات شناسیده بظهور پیوسته
 بود بمنصب هفت هزاری ذات و سوار سرفرازی بخشیدیم سید صلابت خان از دکن آمده دولت از زمین بوس دریافت مورد
 عنایات خاص گردید و شتارالیه از تعینات صوبه دکن بود چون بیدولت از حوالی دلی شکست خورده بماند و رفت او فرزندان
 خود را در حدود متعلقه غیر نصیانت ایزدی سپرده از راه نامتعارف خود را بملازم است رسانید پس از حسن پسر میرزا رستم
 صفوی بخدایت فوجداری سرکار بهراج دستوری یافته بمنصب هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار از اصل و اصنافه سرفراز
 گشت لعل بیگ داروغه و دختر خانه را نزد فرزند اقبال مند شاه پرویز فرستاده خلعت خاصه بانادری به آن فرزند و دستار
 بهجدها بت خان معسوب او عنایت شد خواص خان که سابق نزد آن فرزند رفته آمده بود ملازم است نمود و شتارالیه از راه نامتعارف خود را بملازم است رسانید پس از حسن پسر میرزا رستم
 خان پسر هجدها بت خان را بمنصب پنج هزاری ذات و سوار سرفراز ساختیم و رینولا روزی بشکار نیکو کاوش وقت شدم در شتای
 شکار ماری بنظر درآمد که طولش دو نیم درعه و جثه او مقدار سه دست بود و نصف خرگوشی را فرو برده و نصف دیگر را در فرو
 بردن بود چون قزاقان بر داشته نزدیک آوردند خرگوش از دهنش افتاد فرمودم که باز بد هانش در آوردند هر چند زور کردند
 نیارستند و آورد و چنانچه از زور بسیار کج دهانش پاره شد بعد از آن فرمودم که شکمش را چاک کردند اتفاقا خرگوش دیگر درست
 از شکمش برآمد این قسم مار را در هندوستان چپیل می گویند و بمرتبگی کلان می شود که کوه پاچه را در دست فرو می برد لیکن زهر و
 گزیدگی ندارد و در سه و هجدها بت خان یک ماده نیله گا و را به بندوق نزد من از شکمش دو بچه رسیده برآمد چون شنیده شده بود که
 گوشه بره نیله گا و لذیذ و لطیف می باشد به باور چنان سرکار فرمودم که دو پیازه ترتیب داده آورده بکلف خالی از لذت و
 نزاکت بنود و پانزدهم شهریور ماه الهی رستم خان و محمد مراد و چندی دیگر از نوکران بیدولت که بیهوشی سعادت از وجد داشته
 خود را بملازم است فرزند اقبال مند شاه پرویز رسانیده بود و بحسب الحکم بدرگاه آمده دولت آستان بوس دریافتد رستم خان را
 بمنصب پنج هزاری ذات و چهار هزار سوار و محمد مراد را بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساخته بخلعت رنوا و قزاقان

ایستاد و در ساحتهم و بستم خان بخشی الاصل است نامش یوسف بیگ بود نسبت قرابت بمحمد قلی صفایانی دارد که وکیل و مدار
علیه مرزا سلیمان بوده است اول در سلک بندهاے دستگاه انتظام داشت و اکثر در صوبه بالسر برده داخل منصبداران خود بود
به تقریبی جاگیر او تغییر شده نزد بیدولت آمده ملازم گشت از شیرسکاری و قوف تمام دارد و در پیش او هم تردوات کرده مخصوص
در هم رانما و بیدولت او را از سائر نوکران خود برگزیده و بمرتبه امارت رسانیده بود چون من عنایات بسیار با و کردم حسب التماس
او خطاب خانی و علم و تقاره بمشار الیه مرحمت فرمودم و یک چند بکالت او حکومت گجرات داشت و بدستم نکرده بود محمد مراد و مقصود
میر آب است که از قدیمان و بابر یان مرزا سلیمان و مرزا شاه رخ بود درین تاریخ سید بهوه از صوبه گجرات آمده ملازمت نمود
نورالدین قلی چیل و یک نفر از مخدولان بے عاقبت را که در احمد آباد گرفتار شده بودند مقید و مسلسل بدرگاه آورده شهنشاه خان
و قابل بیگ را که سر کرده ارباب فساد بودند در پائے فیل بست انداخته بپاداش رسانیدم بستم ماه مذکور مطابق بهیروسم
شهر و قندهار فرزند شهریار را از نواسه اعتماد الدوله حق سبحانه صبیحه کرامت فرمود امید که قدش برین دولت فرخنده و بهایون
باد میست دوم ماه مذکور جشن وزن شمش آراستگی یافت سال پنجاه و پنجم از عمر این نیازمند به مبارکی و فرخندگی آغاز شد بدستور
هر سال خود را بطلا و اجناس وزن فرموده و روجه مستحقان مقرر فرمودم از انجمله شیخ احمد بهزندی دو هزار روپیہ عنایت شد
غره همراه الہی میر حبلہ بمنصب سه هزاری ذات و سید صد سوار ممتاز گشت مقیم بخشی گجرات خطاب کفایت خانی سر بلندی
یافت چون بے گناهی سرفراز خان خاطر نشین گردید او را از بند برآورده مرتبه کورنش دادم حسب التماس فرزند شهریار به
منزل او رفته شد جشن عالی آراسته پیشکشهاے لائق کشیده و با کثرت از بندها سرباد داده در نیولا عرض داشت فرمود
احمال بند شاه پرویز رسید که بیدولت از آب برهان پور گذشته باو یہ ضلالت گشته تفصیل این اجمال آنکه چون از
آب زریه عبور نمود تمام کشتیها را یہ الطرف برده کنار دریا و گذرها را به توپ و تفنگ استحکام داد و بستم بیگ را با بسیارے از
نجات برگشته هاے ستاره سوخته بر کنار آب گذاشته بجانب اسیر و برهان پور رعت ادبار کشید و خان خانان و داراب را نظر بند
با خود همراه برد اکنون محل حقیقت قلعه اسیر محبت شادابی سخن ناگزیر است به قلعه مذکور و ارتفاع و استحکام و متانت از
غایت اشتها و محتاج تبصره و توصیف نیست پیش از رفتن بیدولت بدکن حواله خواجہ نصر الدین ولد خواجہ فتح الله بود که از نظامان
و خانه زادان قدیم الخدمت است ثانی الحال به التماس بیدولت حواله میر حسام الدین پسر میر جمال الدین حسین شد چون خیر
تفائی نور جهان بیگم در خانه ادست و قتی که بیدولت از حوالی دہلی شکست خورده بجانب مالوہ و ماند و عطف عنان نمود

نور جهان بیگم میرند کور نشا نهار فرستاده تاکید فرمودند که ز نهار الف ز نهار بید دولت و مردم او را پیرامون قلعه نگذارند برنج و باره را استحکام داده او اسے حقوق لازم شناسده نوسے نکند که دغ لعنت و کفران نعمت بر ناصیه سیادت و عزت او نشیند الحق خوب استحکام داده و سامان قلعه مذکور بمرتبه ایست که مرغ اندیشه بید دولت بر جواشی آن تواند پروان زد کرد و تخیل آن بزدی ممکن و میسر باشد بالکل چون بید دولت شریفانام ملازم خود را نزد مشارالیه که فرستاده به ترتیب مقدمات بهم و امید از راه برده مقبر نمود که چون بگرفتن نشان و خلعت فرستاده بوده است از قلعه بزییر آید و دیگر او را بالاسے قلعه نگذارد آن بے سعادت بجزد رسیدن شریفان حقوق تربیت و رعایت را بر طاق نسیان نهاده بخصایقه و مبالغه قلعه را بشریفان سپرده خود با فرزند ان بر آمده نزو بید دولت رفت بید دولت او را بمنصب چهار هزار ری ذات و علم و تقار و خطاب مرتضی خانی بد نام ازل و ابد مطعونین و دنیا ساخت القعه چون آن نخت برگشته بیا یہ قلع اسیر رسیده خان خانان و داراب و سایر اولاد بد نهاد او را با خود بالاسے قلعه بد و سه چهار روز در آنجا بسر برده از آذوقه و سایر مصالح قلعه داری خاطر و اپرداخت قلعه را بگوپال و اس نام را بچپوت که سابق نوکر سر بلند را اسے بوده و در هنگام رفتن دکن ملازم او شده بود سپرده عورات و اسباب زیادتی را که با خود گردانیدن متعذر بود در آنجا گذاشت و هر سه تن که خود را با طفلان و کنیز چند ضروری همراه گرفت اول قصدش این بود که خان خانان و داراب را در بالاسے قلعه مجوس دارد و آخر را اسے او برگشت و با خود فرد آورده به برهان پور شتافت به درینولا لعنت الله گمراه با جهان جهان ادا بار و نحوست از سورت آمده با و پیوست از غایت اضطراب سر بلند را اسے سپر را اسے بهوج هالطه را که از بندها و راجوتان مردانه صاحب الوش است در میان داده برسل و رسائل حرف صلح مذکور ساخت مهابت خان گفت که تا خان خانان نیاید صلح صورت پذیر نیست بکی مقصدش آنکه باین وسیله آن سرگروه محتمل را که سر حلقه ارباب فساد و عناد است از وجد اسازد بید دولت ناچار او را از قید بر آورده بگوگند مصحف الطمینان خاطر خود نموده بکیت دلجویی و استحکام و عهد و سوگند بیرون محل برده محرم ساخت و زن و فرزند خود را پیش او آورده انواع و اقسام الحاج و زاری بکار برد خلاصه مقصودش آنکه وقت ماتنگ شده و کار پر شواری کشیده خود را بشما سپردم خطا عزت و ناموس ما بر شماست کاری باید کرد که زیاده برین خواری و سرگردانی نکشیم خان خانان بفرمیت صلح از بید دولت جدا شده متوجه لشکر ظفر افتر گردید مقرر یافت که مشارالیه در آن طرف آب بوده بر اسلالت ترتیب متعده صلح نماید قضا را پیش از رسیدن خان خانان بکنار آب چندلی از بهادران جلاد تفرین و جوانان نصرت آئین شے قابو یافته از جایکه مقهوران فاضل بودند عبور نمودند از شنیدن این خبر ارکان نهیست تزلزل پذیر و زمت و بیرم بیگ نتوانست پاسے خلافت

و جهالت بر جا داشته بدافعه و مقابله پرداخت تا بر خود بچند کس از آب بسیار گذشته و در همان شب مفسدان سیاه نخت مانند بنات النعش از هم پاشیده راه گریز سپردند خان خانان از نیرنگی اقبال بے زوال در ششدر حیرت افتاد و نه روئے فتن نه راه آمدن بدترین وقت مکر نوشته بائے فرزند اقبال مند مبنی بر تنبیه و رهنمونی سعادت و شکر دلاسا و همتاالت پے در پے رسید خان خانان از صفحہ احوال بیدولت صورت یاس و لقیش ادبار در یافتہ توسط هما بخت خان بخدمت فرزند اقبال مند شتافت و بیدولت از رفتن خان خانان و عبور لشکر منصور از آب زبرده و گریختن بیرم بیگ و قوت یافتہ دل پائے داو با وجود طغیان آب و شدت باران بحال بتاہ از راه بہت گذشته بجانب دکن روانہ شد درین ہرج مرج اکثر سے از بندہ سے بادشاہے و ملازمان او کام ناکام جدائی اختیار نموده از ہمراہی او باز ماندند چون وطن جادو را سے وارد سے رام و آتش خان در سر راہ بود بہت مصحلت خویش چند منزل رفاقت نمودند اما جادو را سے بار دو سے ادنیاء و بافصل یک منزل سے از پے میرفت و اسبابیکہ مردم درین اضطراب و ہول جان می گذاشتند او خاندی می کرد و روز سے کہ از ان طرف آب روان می شد ذوالفقار خان نام ترکمان را کہ از خدمتگاران نزدیک او بود طلب سر بلند خان افغان فرستادہ پیغام گذارد کہ از نیک مرد سے و راست عہدی تو دور می نماید کہ تا حال از آب نگذشتہ آبرو سے مردان و فاسست مرا از بے وفائے ہیچ کس چنان گران نمی آید کہ از تو مشارالیه در کنار آب سوار ستادہ بود کہ ذوالفقار خان رسیدہ تبلیغ رسالت می نماید سر بلند خان جواب مشخص نداد و در فتن و بودن متروک و متفکر بود در ان وقت از رو سے اعراض می گوید کہ جلوی اسب مرا بگذار ذوالفقار کشیدہ بر کرد و حوالہ میکند در خیال کی از افغانان نیزہ کوتاہ دستہ را کہ اہل ہند بر چہ سیگویند در میان حائل میسازد و ضرب تیغ بر چوب بر چہ خوردہ نوکشیر بر کمر بلند خان گذارہ نمیرسد و بعد از برہنہ شدن کشیر افغانان هجوم آوردہ ذوالفقار را پارہ پارہ میسازند پس سلطان محمد قزاقی کہ خواص بیدولت و بنیاد آشنائی و دوستی بے اجازت بیدولت ہمراہ او آمدہ نیزہ بقتل می رسد بالجلہ چون خبر آمدن او از بہ جان پور و درآمدن عساکر منصور بشہر مذکور استماع افتاد خواص خان را بر جملہ استحال نزد فرزند اخلاص کشیش فرستادہ تاکید بیش از بیش فرمود کہ زمین را بچہ کشائی این مرادات تسلی نگشتہ ہمت بران مصروف دارد کہ یا اور از زندہ بدست آورد یا از قلمرو بادشاہے آوارہ سازد چون مذکور می شد کہ اگر ازین طرف کار بر و تنگ شدہ غالب ظن آنست کہ از راہ الکہ قطب الملک خود را بولایت او ڈویسہ و بنگالہ اندازد و بحساب سپاہ گری نیز معقول می نمود بنا بر حزم و احتیاط کہ از شر الظاجاندار می است میرزا رستم را بصاحب صوبگی الگاہ و اختصاص بخشیدہ خصصت آنصوب فرمود کہ اگر بحسب اتفاق نقش چنین نشیند از مصالح ہمکار باشد و در نیوالا فرزند خان جہان

التمان آمدہ دولت زمین بوس دریافت ہزار مرصیفہ نذر ویک تحفہ بعلی کہ یک لک روپیہ قیمت داشت یا یک عدد مروارید
 و دیگر انجاس برسم پیشکش گزرا نید بہتم خان قبل مرحمت نمودم ہم آبان ماہ الکی خواص خان عرض داشت شاہزادہ و ہما تخان
 را آوردہ عرض داشت کہ چون آن فرزند بہ برہان پور رسید با آنکہ بسیاری از مردم بنا بر شدت باران و ہر آمدن او عقب بندہ
 بودند بوجہ حکم بے تامل و توقف از آب گذشتہ بہ تعاقب بید دولت علم اقبال برافراخت و بید دولت از شنیدن این خبر جاگاہ
 سر اسیمیلے مسافت می نمود و از شدت باران و افراط لای و گل و کوچ پے در پے چاروائی بار بردار از کار رفتہ بود اندر ہر کس
 ہر چہ در راہ می نامد باز پیش نمی گردید و او با فرزندمان و متعلقان نقد جان غنیمت شمرده یا انجاس نمی پرداختند عساکر اقبال از
 گریوہ ہنگام گذشتہ تا پرنکہ رنگوٹ کہ از برہان پور قریب چل کر وہ مسافت است بہ تعاقب او شتافتند و باین حال تا قلعہ پور
 رفت و چون دانست کہ جادو راے و او دے رام و ساگد کہنیاں پیش ازین باورفاقت نخواہند کرد پر وہ آرم ہنگام گذشتہ
 انہارا رخصت نمود و فیلان کران بار بادگیر اجمال و انتقال و قلعہ مذکور با او دے رام سپردہ بجانب ولایت قطب الملک
 روانہ شد چون بر آمدن او از قلعہ بادشاہے تحقیق پیوست فرزند سعادت مند بعبودید ہماست خان و سائر دولت خواہان
 از پرنکہ مذکور عثمان مراجعت معطوف داشتہ در غرہ آبان ماہ الکی داخل برہان پور گشت راجہ سارنگد پو با فرمان مرحمت عنوان
 نزد آنفرزند رخصت شد قاسم خان بمنصب چار ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفرازے یافت ہمسرک سعین بخشی کابل را
 حسب الماتاس ہماست خان ب خطاب خانی سرفرازی بخشیدم الف خان و قیام خان از صوبہ پٹنہ آمدہ ملازمت نمودہ ہجراست
 قلعہ کانگڑہ مقرر فرمودہ علم عنایت فرمودم غرہ گور ماہ الکی باقی خان از چونا گڑہ آمدہ ملازمت نمود چون خاطر از ہم بید دولت
 و پرداخت دگر ماہی ہندوستان بمنزلج من سازگار بنو دویم ماہ مذکور موافق غرہ شہر صفر مقرون خیر و ظفر از دارالبرکت
 اجیر بخرم سیر و شکار خطہ دل پذیر کشیم رخصت ہوکب اقبال اتفاق افتاد قبل ازین عمدۃ السلطنت آصف خان را ب صاحب صوبگی
 ہنگامہ اختصاص بخشیدہ بد انصوب رخصت فرمودہ بودم چون خاطر بصحبت او الفت و موافقت گرفتہ و او در قابلیت و استعداد
 و مزاجدانی از دیگر بندہ ہا امتیاز تمام دارد بلکہ در اقسام شائستگی بہت است و جدائی او برین گرانی نمی کرد لاچار فرسخ آن غریب
 نمودہ بملازمت طلبیدہ بودم و برین تاریخ بدرگاہ رسیدہ سعادت آستان بوس دریافت ہوکب سنگم ولد رانا کرن رخصت
 وطن شدہ ب عنایت خلعت و خیمہ صغیر و سرفرازی گشت راجہ سارنگد پو عرض داشت فرزند سعادت مند شاہ پرویز و دارالسلطنت
 ہماست خان آوردہ آستان بوس نمودم و رقم بود کہ خاطر از ہم بے دولت جمع شدہ و دنیا داران دکن کام و نا کام شرط اطاعت

و فرمان برداری بتقدیم می رسانند آنحضرت قطع نگرانی خاطر ازین جانب فرموده بسیر و تشکار خوش وقتت باشند از مالک محروم هر جا
پسند افتد و بمزاج اشرف سازگار باشد تشریف برده به نشاط دل و کام بخشی روزگار مسعود و لب بر بند بستم ماه مذکور میرزا والی از سر و مخ
آمده ملازمت نمود حکیم مومنا بمنصب هزاری سر فراز گردید اصالمت خان سپه خان جهان حسب الحکم از کجرات آمده دوست
زمین بوس دریافت در نیولا عرض داشت عقیدت خان بخشی صوبه دکن مشتمل گشته شدن راجه گرد و هر رسید و شرح این سانحه
آنکه یکی از برادران سید کبیر بارهه که ملازم فرزند اقبال مند شاه پرویز بود و شمشیر خود را بجبهت روشن ساختن و چرخ زدن
به صیقلگیری که متصل بخانه راجه گرد و هر دکان داشته می دهد روز دیگر که به طلب شمشیری آید بر سر اجوره گفتگومی شود و نفران سید
چند چوب به صیقلگیری زنند مردم راجه بجاییت او آن نفر را شلاق می زنند تا اتفاقاً دوسه جوانی از سادات بارهه در آن جوی
منزل داشته اند ازین غوغا و قوت یافتند و بکک سید مذکور می رسند آتش فتنه در می گیرند و در میان سادات و راجه پوتان جنگ
می شود و کار به تیر و شمشیر می کشد سید کبیر آگاه می یافته باسی چهل سوار خود را بکک می رساند و درین وقت راجه گرد و هر باهمی
از راجه پوتان و اقوام خود چنانچه رسم هندو است برهنه نشسته طعام می خورند از آمدن سید کبیر و شدت سادات و قوت یافته
مردم خود را بدرون جوی در آورده در را مضبوط می سازند و سادات دروازه جوی را آتش زده خود را بدرون می اندازند
و جنگ بجائی می رسد که راجه گرد و هر با بیست و شش نفر از ملازمان خود کشته می شود و چهل کس دیگر زخم بر میدارند و چهار کس از
سادات نیز قتل می رسند و بعد از کشته شدن راجه گرد و هر سید کبیر اسپان طویل او را گرفته بخانه خود مراجعت می نماید امرای
راجوت بر قتل راجه گرد و هر و قوت یافته فوج فوج از منازل خود سواری شوند و تمام سادات بارهه بکک سید کبیر شتافته
در میدان پیش ارک مجتمع می گردند و آتش فتنه و فساد و آشوب ترقی می کند و نزدیک بآن می رسد که شورش عظیم شود و مهابت خان
ازین آگهی یافته فی الفور سوار گشته خود را می رساند و سادات را بدرون ارک آورده راجه پوتان را بروشی که مناسب وقت
بود و لا سانده چندی از عده حار را همراه گرفته بمنزل خان عالم که در آن نزدیکی بوده می برد چنانچه باید و لا سامی نماید متعدد و تکفل
تداک این می گردد چون این خبر بشه هزاده می رسد آن فرزند نیز بمنزل خان عالم رفته بزبانی که لائق حال بوده تسلی می نماید
و راجه پوتان را بمنزل می فرستد و روز دیگر مهابت خان بخانه راجه گرد و هر رفته فرزندان او را پرسش و دلجوئی می کند و از روی
تدبیر و خجندی سید کبیر را بدست آورده بتقدیم می سازد چون راجه پوتان بغیر از کشتن او تسلی نمی شدند بعد از روزی چند او را
بپاداش می رسانند و بیست و سوم محمد را در انج دست و جدایی سرکار راجه پوتان مقرر داشته رخصت فرمودم درین راه پیوسته

به نشاء شکار خوش وقت بودم روزی در اثنای شکار در اراج توغون که تاحال بنظر در نیامده بود باز گیراندم اتفاقاً بازی که او را گرفت نیز توغون بود تجربه معلوم شد که گوشت در اراج سیاه از سفید لذیذ تر است و گوشت پودنه کلان که اهل هند گهاگه گویند از قسم پودنه خرد که جنگلی باشد بهتر همچنین گوشت حلوان فربه را با گوشت بره سنجیدم گوشت حلوان فربه لذیذ تر است و محض بجهت امتحان مکرر فرموده بودم که هر دو یک قسم طعام بخته آید که از قرار واقع تمیز تشخیص کرده شود بنا برین مرقوم می گردودهم دی ماه در حواله پرگنه رحیم آباد قراولان خبر شیری آوردند بارادت خان و فدائی خان حکم شد که اهل میش را که در رکاب حاضر اند همراه برده میشه را محاصره نمایند و از پله آنها سوار شده متوجه شکار گشتم از انبوهی درخت و بسیاری جنگل خوب نمایان بنویل را پیشتر رانده پهلوی آن را بنظر در آوردم و بیک زخم بندوق افتاد و جان داد از ایام شاهزادگی تا حال این همه شیر که شکار کردم در بزرگی و شکوه و تناسب اعضا مثل این شیر بنظر در نیامده بمصوران فرمودم که شبیه آن را موافق ترکیب و جثه بکشند بیست و نیم من جهانگیری وزن شد طولش از فرق تا سر دم سه و نیم درعه و دو طسو برآمد و در شانزدهم بعض رسید که حاکم اگره بجوار رحمت ایزدی پوست اول در میش بهادر خان برادر خان زمان بوده بعد از کشته شدن آنها بخدست والد بزرگوارم پوست چون من قدم بعالم وجود نهادم آن حضرت بن لطف نموده ناظر سرکار من ساختند مدت پنجاه و شش سال پیوسته از روئے اخلاص و دلسوزی و رضا جوئی خدمت من کردی و هرگز از دو غباری بر حواشی خاطر من نه نشسته حقوق خدمت و سبقت بندگی او زیاده برانست که متصدی نوشتن آن توان شد ایزد تعالی او را غریق بحر مغفرت خویش گرداند و مقرب خان را که از قدیمان و بابر بیان این دولت است بکومت و حرمت اگره بلند پایگی بخشیده رخصت فرمودم در حواله فتح پور مکرم خان و عبدالسلام برادر او سعادت زمین بوس دریافتند میت دوم در قصبه متهر احسن وزن قمری آراشکی یافت و سال پنجاه و هفتم از عمر این نیازمند درگاه سبے نیاز بهار که و فرخه آغاز شد در حواله متهر ابرشتی از راه دریای سیرکنان و شکار افکنان متوجه گشتم در اثنای راه قراولان بعض رسانیدند که ماهه شیري با سه بچه نمایان شد از کشتی برآمده به نشاء شکار پر و اختم چون بچه باش خرد بود فرمودم که بدست گرفتند و ماور آنها را به بندوق زدوم در نیولا بعض رسید که گنواران و مزارعان آن روئے آب جمعه از زودی و راهزنی دست بر نمی دارند و در پناه جنگلهای انبوه و محکمهای و شوار گذار و تیمرد و میبای که روزگار بسر برده مال و اسبچه بجا گیر داران نمی دهند بخان جهان حکم فرمودم که حجه از منصب داران پیش را همراه گرفته تنبیه و تادیب بلیغ نماید و قتل و بند و تاراج نموده محکوم حصار

آنها بجاک برابر سازد و خارجین فتنه و فساد آنها از پنج برکنند و زد و گیر فوج از آب گذشته گرم و چسبان تاخند چون فرصت اگر بختن
 نشد پاسبان به حالت افشرد و جنگ در برابر کردند و کس بسیاری بقتل رسید زن و فرزند آنها با سیری رفت و غنیمت فراوان تصرف
 سیاه منصور افتاد و غره بهمن ماه رستم خان را بفرجباری سرکار فوج سرفراز ساخته بد الفوب فرستاد و دویم ماه مذکور عبداله پسر
 حکیم نورالدین طهرانی را در حضور فرمودم که سیاست کرد و شرح این اجمال آنکه چون دارا ساسانی ایران پدرش را بگمان زرد
 سامان و رشک و تعذیب کشید مشارالیه از ایران گریخت بعد فلانک و پریشانی خود را به هندوستان انداخت و بوسیله اعتماد الدوله در
 سلطنت بند حاکم و نگاه منتظم گردید و از مساعدت بخت بانکه زمانی روشناس گشته داخل خدمتگاران نزدیک شد و منصب
 پانصدی و جاگیر معموره یافت لیکن از اینجا که حوصله اش تنگ بود تا باین دولت نداشت کفران نعمت و ناسپاسی پیشه
 خود ساخت و پیوسته زبان را به شکوه و شکوه خداوند خویش آلوده می داشت و بیولا مکرر بعضی رسید که هر چند حنا بیست
 و رعایت در حق او بیشتر شود آن نافع شناس در شکایت و آزر دگی می افزاید و معذرت الیک نظر مرصع می بای که در حق او بخوابد
 آمده بود و با ورنه اتفاقاً آنکه از مردم بے غرض که در محافل و مجالس حرفه می بے ادبانه از نسبت بهمن شنیده بود و نماستماع
 می افتاد به ثبوت پیوست بنا بران بجنود طلب داشت سیاست فرمودم +

زبان سخن سر سبز سید بهر باد

چون قزاقان بعضی رسانیدند که درین نواحی ماده شیر می باشد که متوطنان این حدود از آسیب او در محنت و آزار اند به
 فدائی خان حکم شد که حلقه های قیل همراه برده آن شیر را محاصره نماید و از پهلوی او خود سوار شده به پیشه درآمد بغایت جلد و
 چسبان به نظر درآمد بیک زخم بندوق کارش تمام شد و در سه به نشا طشکار خوش وقت بود و در اوج سیاه به باز گیرانیم
 فرمودم که در حضور حوصله اش را چاک نماید از چینه دان او موش برآمد که درست فرو برده بود و هنوز تجلیل زفته حیرت
 افزای خاطر گشت که تا سه گلو به او باین بار یک موش در سبزه بار بهیچ طریق فرو برده بے افراق اگر دیگری قتل می کرد
 تصدیق آن ممکن نبود چون خود دیده شد بنا بر غرض متروک گشت ششم ماه مذکور دارالکب و ملی معسکر اقبال گشت چون
 جلالت سنگ پسر راجه با سوبا شارت بے دولت به کوستان شمالی پنجاب که وطن اوست رفته شد و در اذاعت خان
 صادق خان را به تنبیه و تادیب تعیین فرمودم چنانچه در اوراق گذشته ثبت افتاد و درینولاماد هو سنگ برادر خرد و در خطاب
 راجه سرفراز ساخته اسب و خلعت مرحمت فرمودم حکم شد که نزد صادق خان رفته برهم زن هنگامه مفسدان بے عاقبت

گر دوروز دیگر از سوادش کو چ فرمودہ بسلیم گدہ نزول اقبال اتفاق افتاد چون خانہ راجہ کشناس بر سر راہ واقع بود و
مبالغہ و الحاح بسیار نمود حسب الاتماس او سایہ دولت بر منازل او انداختہ آن قدیم الخدمت را کامیاب این آرزو
گردانیدم از پیشکشہاے او قلعیلی بخت سرفراز سے او پایہ قبول یافت بیستم از سلیم گدہ کو چ شدہ سید بہوہ بخاری را
بحکومت دہلی کہ وطن مانوفہ است و الحق این خدمت را پیش ازین ہم خوب سر کردہ بلند پایگی بخشیدم درین وقت علی محمد سپہ سالار
حاکم تبت بفرمودہ پدر بدرگاہ آمدہ دولت زمین بوس دریافت و ظاہر شد کہ علی را سے باین سپہر خود سبب محبت و تعلق و وفاداشت
و از دیگر اولاد گرامی تر رسیدیدی خواست کہ اورا جانشین خود گرداند بنابر آن محسود برادران گشت و آزر دگہا در میان آمد ابدال سپہ سالار
کہ رشیدترین اولاد دوست از غیرت و آزر و گی بجان کاشغر متصل شدہ آنرا راجہی خود ساخت کہ چون علی را سے بغایت پیرومنشی شدہ
ہر گاہ زبان موعود در رسد بجا بیت والی کاشغر حاکم ملک تبت شود علی را سے ازین توہم کہ مبادا برادران قصد او کنند و در ملک او خوش افتد
شارالیمہ ماروانہ در گاہ نمود و ہنگی مقصدش آنکہ از منصوبان این درگاہ شود کہ بجاییت و رعایت اولیای دولت کارش رونق
و نظام پذیر و غرہ اسفندار نہ ماہ الہی در نواحی پر گنہ ابناء منزل شد لشکری سپہرام و ردی کہ از بید دولت گرختہ خود را
بخدمت فرزند سعادت مند شاہ پرویز رسانیدہ بود درین تاریخ بدرگاہ آمدہ آستان بوس نمود و عرض داشت آن منہر زبند
مہابت خان شملہ سفارش و مجرائی خدمت عادل خان بانو شد کہ مشارالیمہ نزد مہابت خان فرستادہ بود اظہار بندگی و دلخواہی
نمودہ بہ نظر در آورد و باز لشکری را نزد آن فرزند فرستادہ خلعت بانا در پی تگہ مر و اید بخدمت شاہزادہ خلعت بجا بخت عالم
و مہابت خان فرستادہ بالتماس آن فرزند فرمان استالت مبنی بر عنایت بینایت باسم عادل خان قلعی فرمودہ خلعت بانا در پی
خاصہ مرحمت شد و حکم فرمود کہ اگر صلاح دانند مشارالیمہ را نزد عادل خان فرستند پنج ماہ مذکور باغ سہرند محل نزول بارگاہ
اجلال گشت در کنار آب بیاہ صادق خان و مختار خان و اسفندار و راجہ روچند گو الیاری دو دیگر امر کہ بلکہ او مقرر بود مذخا از غنیمت
و ربطا کوہستان شمالی و اپر داخہ سعادت آستان بوس دریافتند با جگہ حکمت سنگہ بادشاہ بید دولت خود را کوہستان مذکور
رسانیدہ بہ ترتیب اسباب فتنہ و فساد پرداخت و چون عرصہ خالی بود روز سے چند در شہاب جبال و کر یوہ ہاے دشوار
بسر بردہ بتاخت و تاراج رعایا و زیرستان و بال انداخت تا آنکہ صادق خان بآن حدود پیوست و بمقامات بیم و
امید جمیع زمینداران را بقید ضبط در آورده استیصال آن بے سعادت را وجہ بہت خود ساخت و مشارالیمہ قلعہ مور را استحکام
دادہ متحصن شد ہر گاہ قابو یافتے از ان محکمہ برآمدہ با فوج از بندہاے بادشاہ جنگ در گریز کردی تا آنکہ آذوقہ کمی کرد

و از ملک و دود دیگر زمینداران بایوس گشت و سرفراز ساختن برادر خود و موجب اضطراب و تلنگی او شد تا گزیر و سائل برانگیخته
 بخد مت نور جهان میگیم التجا آورد و اظهار ندامت و خجالت نموده به استشفاع ایشان توسل جست و بحجت دلجویی و خاطر داری
 ایشان رقم غفور بر جراید عصیان او کشیده آمد و درین تاریخ حوالیض متصدیان دکن رسید که بے دولت بالعت الله و داراب و
 دیگر پروبال شکسته چند بحال تباہ و روسیاه و خرابی از سر حد قطب الملک بجانب او دلیسه و بنگالہ رفت و درین سفر خرابی بسیار
 بحال او و همراهیان او راه یافت و کس بسیار بهنگام فرصت سرو یا برهنه از جان و دست شسته راه فرار پیش گرفتند از
 جمله روزی میرزا محمد سپهر فضل خان دیوان او با والدہ و عیال خود بوقت کوچ گریخت و چون خبر به بید دولت رسید جمعند و
 خانقلی اوزبک و چندی دیگر از مردم اعتمادی خود را بقایب او فرستاد که اگر زنده توانند بدست آورد و فہما والا سرادر بر بریدہ
 بجنوب ریازند نامبر و حاجت ہر چه تمام تر طے مسافت نموده در اثنائے راه با و رسیدند و ازین حادثہ آگاہی یافتہ
 والدہ و عیال خود را بجانب جنگل بردہ پنهان کرد و خود با معبودی از جوانان کہ اعتماد ہمراہی با نہا داشت مردانہ پاسے
 ہمت افشردہ بکمان داری ایستاد و ظاہر احوالے و چیلہ ہم در میان او بود و سید جعفر خان خواست کہ نزدیک آمدہ
 بتیئال و فریب او را ہمراہ بردہ ہر چند بترتیب مقدمات بیم و امید سخن پروازی کرد و دروازش نکرد و جوابش بہ تیر جان ستان
 حوالہ ساخت و بغایت جنگ مردانہ کرد و خانقلی و چندے دیگر از مردم بید دولت را بجنم داخل ساخت و سید جعفر نیز زخمی
 شد و خود بزخمہاے کاری لحد ہستی در باخت لیکن تاریخی داشت بسیارے را بے رتی ساخت بعد از کشتہ شدن
 سرادر بر بریدہ پیش بید دولت بردند چون بید دولت از حوالے دہلی شکست خوردہ بہاند و رفت فضل خان را بحجت طلب
 و ملک و مدد نزد عادل خان وغیرہ فرستادہ باز و بند بحجت عادل خان واسپ و فیل و شمشیر مرصع براے عنبر مصحوب ادا و رسل
 داشتہ بود اول نزد عنبری رسید بعد از تبلیغ رسالت انچہ بید دولت بحجت او فرستادہ بود پیش می آورد و عنبر قبول نمی کند و
 سیگوریکہ اما تاج عادل خان نیم و امر و زمرہ و نیا داران دکن اوست شمار اول پیش او باید رفت و اظهار مطلب خود نمود
 اگر او قبول این معنی نمود بندہ موافقت و متابعت می کند و در انصورت ہر چه فرستادہ آیدی گیر و الا نہ افضل خان نزد
 عادل خان می رود و او بتایید ہمیش می آید و ہمتا و بیرون شہر نگاہ میدارد و بحال او نمی پردازد و النوع خواری می فرماید
 و انچہ بید دولت بحجت او و عنبر فرستادہ بود ہمہ را غایب اند و طلب نمودہ متصرف می شود و مشا را لیہ در نیجا بود کہ خبر کشتہ شدن
 پسر و خرابی خانہ را شنیدہ بروز سیاہ می نشیند و قصہ بید دولت با این سالن دولت و اتفاقات طالع و ششستہ منسوب بہ

درست راه دور و دراز طی نموده خود را به بند بچلی پلن که به قطب الملک متعلق است رسانند و پیش از رسیدن خود بآن جوالی
 کس خود را نزد قطب الملک فرستاده با انواع و اقسام امداد و همراهی تکلیف نمود و قطب الملک جزوے از نقد و جنس برسم
 اقامت فرستاده بپیر سرحد خود نوشت که بد رتبه شده از سرحد خویش سلاست بگذرانند و جمله غل و فروشان و زمینداران را دلاسا
 نموده مقرر دارد که بار دوسه او غله و سایر ضروریات بے رسانیده باشند بیست و هفتم ماه مذکور غریب سانچر دوسه
 نمود شب از شکارگاه مراجعت نموده بار دوسه بے آمد اتفاقاً از جونی که سنگ لالچ بسیار داشت و آتش تنزی گذشت
 عبور واقع شد سیکه از سبز بختان سرکارگزک خوان طلانی که مشتمل بر خوانچه و پنج پیاله با سرپوش و در خریطه کرباسه بنامه و سر
 آن را بسته در دست داشت و در وقت گذشتن پایش تشکی می خورد و از دستش می افتد چون آب عمیق بود و بخت تنه
 بهخت هر چه نفخس کردند و دست و پا زدند اثری از آن ظاهر نشد روز دیگر حقیقت بعرض رسانیدند جمعی از ملاحان و قولان
 را فرمودم که بهمانجا رفته باز از روستا احتیاط نفخس نمایند شاید پیدا شود اتفاقاً در جائیکه افتاده بود بدست آمد و غریب تر آنکه
 اصلاً زبر و بالا نشده و یک قطره آب در پیالها بے او در نیامده بود این مقدمه نزدیک است آن که چون باد می برمسند
 خلافت نشست انگشتی یا قونی از میراث پدر بدست بارون افتاده بود خادمی را نزد بارون فرستاده و آن انگشتی را
 طلب داشت قصار در آن وقت با رون بر لب و جلد نشست بود چون خادم ادا بے رسالت نمود بارون بخشیم رفته گفت
 که سن خلافت را بتو روا داشتم تو یک انگشتی را بمن روانه داشتی از شدت غضب انگشتی را در دجله انداخت بعد از چند ماه
 که بحسب تقدیر بادی در گذشت و نوبت خلافت بهارون رسید بنواصان فرموده که در دجله در آمده انگشتی را در جائیکه
 انداخته ام نفخس نمایند از اتفاقات طالع و دستگیری اقبال در غوطه اول انگشتی را یافته آورده بدست بارون داده
 و رینولار دوسه در شکارگاه امام در دی قراول باشی در اسب بے بنظر آورده که یکپاسه او خا برداشت و پاسه دیگر خا
 نداشت چون در ماده مابه امتیاز بهین خا راست بطریق امتحان از من پرسید که این نرست یا ماده بداند گفت که ماده هست بعد از آن شکمش
 را پاره کردند بنیه پیشینه از شکمش برآمد جمعی که در ملازمت حاضر بودند از روستا استبعاد پرسیدند که بجه علامت دریافته
 گفتیم که سر نزل ماده نسبت به نر خود می باشد به تبع و دیدن آن بسیار ملکه بهم رسیده از غریب آنکه ناسه گلو بے جمیع حیوانات
 که در کان آن را حق گویند از سرگردن تا چین و ان سیکه می باشد و از جزیر خلافت همه از سر گلو تا چهار انگشت یک جنس است
 باز دوشلخ شده بچینه و ان پیوسته و از جانبیکه ده شاخ می شود سر بلند است گره طوری بدست محسوس می گردد و از تنگ محسوس

تواست حتی اوطراق مار پنج از میان استخوان سینه گذشته تا دم غازه رفته و از آنجا باز برگشته بگلو پیوسته است چو زرد و قسم می باشد
 سیکه سیاه ابلق دویم بوردورین ایام معلوم شد که دو قسم نیست آنچه سیاه ابلق است فراست و هر چه بوردور است ماده و دلیل
 برین اینکه از ابلق خصیه ظاهر شد از بوردور بیضه و مکر امتحان نموده شد چون طبیعت من رغبت تمام دارد و اقسام ماهی خوب
 بجهت من می آرند بهترین ماهی هاسه هندوستان رود است و از پس آن برین و هر دو پولک داری باشند و در شکل و شمایل
 نزدیک به یک دیگر و همه کس زود تفریق نمی توانند کرد و همچنین در گوشت آنها نیز تفاوت بغایت کم است مگر صاحب ذالقیه عالی در
 باید که لذت گوشت رود و اندک بهتر است ۴۴

جشن نور و زمین نوروز از جلوس همایون

روز چهارشنبه بیست و نهم جمادی الاول سنه هزار و سی و سه هجری بعد از گذشتن یک پرو و دو گهری از روز مذکور
 غیر عظم علیه بخش عالم به بیت الشرف حمل سعادت تحویل ارزانی داشت و بند هاسه شایسته با جنان منصوب و از دیاد مراتب
 سر بلند می یافتند حسن الحدیث خواجه ابوالحسن از اصل و اصنافه بمنصب هزاری و سید سوار ممتاز گشت مهر سعید پسر احمد بیگ
 خان کابلی به هزاری و سه صد سوار سر فرزند میر شرف دیوان بیوات و خواص خان هر یک بمنصب هزاری سر بلند
 گردیدند سوار خان از کاکمره آمده دولت زمین بوس دریافت ورنیولا به سیاه و لان داهل یساق حکم فرمودم که بعد ازین در
 وقت سواری و بر آمدن از دولت خانه آدم معیوب را از قسم کور و گوش و بینی بریده و پس و مجذوم و الواع بیمار نگذارند که
 بنظر در آید نور و زمین جشن شرف آراستگی یافت اله وردی برادر امام وردی از پیش بید دولت گر بخت بزرگگاه آمد و بغایت
 بغایت سرفراز می یافت چون خبر آمدن بید دولت بسره حداد و دایسه تواتر رسید فرمان باسم شاهزاده و هاست خان و امرای
 که به کمک آن فرزند مقرر اند تا کید صا در شد که خاطر از ضبط و فسق انصوبه پرداخته بزودی متوجه صوبه اله آباد و بهار گردند و
 اگر بحسب اتفاق صوبه دار بنگاله پیش راه او را نتواند گرفت و قدم جرات و جلالت پیش نهند بعد مایه افواج قاهره که در
 ظل رایت آن فرزند مقرر اند اداره دشت ناکامی گردد و بنا بر احتیاط در دوم اردی بهشت ماه فرزند خان جهان بصوبه
 دار الخلافه گره رخصت فرمودم که در آن نواحی بوده منتظر اشارت باشد اگر بختی حاجت افتد حکم فرمایند مقتضای وقت عمل آورد

بشار الیه خلعت خاصه بانادری تکه مروارید و شمشیر خاصه مرصع و باصالت خان پسر واسپ و خلعت عنایت شد و درین تاریخ
عرض داشت عقیدت خان بخشی صوبه دکن رسید نوشته بود که حسب الحکم فرزند اقبال مند شاه پرنیزه همیشه راجه گنجگم را در عقد
از دلج خود در آورده امید که قدش باین دولت مبارک و فرخنده باد و نیز مرقوم بود که ترکمان خان را از چمن طلبید عزیز الله را
بجای او مقرر فرمودند و جانبپار خان نیز حسب الحکم آمده ملازمت نمود و قیامت که بید دولت از برهانپور راه ادبار پیش گرفت میر
حسام الدین نظر بر کردار زشت خود انداخته در برهان پور نیارست بود و فرزند هارا همراه گرفته بجانب دکن رخت ادبار کشید که
در پناه عادل خان روزگار بسربرد و قضا را از حوالی پیشتر عبور واقع می شود که جانبپار خان و قوت یافته جمع را بر سر راه
سے فرستاد و او را با متعلقان گرفته پیش مهابت خان می آورد و مهابت خان متعبد و مجبوس داشته یک لک روپیہ از نفعت و
جنس از گرفته تحصیل نموده و جادو را سے داد و دی رام قیلان بید دولت را که در قلعه برهان پور گذاشته بود همراه گرفته آورده
شاهزاده را ملازمت نمودند قاضی عبدالعزیز که در حوالی دلی از نزد بید دولت بجهت عرض مقاصد آورده بود او را را سخن
نداده و حال مهابت خان نموده بود و بعد از شکست و خرابی او مهابت خان ملازم خود ساخته بود چون رابطه آشنائی قدیم
بعادل خان داشت و چند سال بوکالت خان جهان در بیجا پور بود و درین دلا مهابت خان باز او را نزد عادل خان برسم حیات
فرستاد و دینا داران دکن تقاضا سے وقت و برآمد کار منظور و ملحوظ داشته اظهار بندگی و دولت خواهی نمودند و غیر متعهد علی شیر
نامی از مردم معتبر خود فرستاده نهایت عجز و فروتنی ظاهر ساخت چنانچه مهابت خان از عالم نوکری عرض داشت نوشته
قرار داده بود که در دیو گام آمده مهابت خان را به بنید و سپر کلان خود را ملازم سرکار ساخته در خدمت فرزند اقبال مند باز
داد و مقارن این حال نوشته قاضی عبدالعزیز رسید که عادل خان از صمیم قلب اختیار بندگی و دولت خواهی نموده قرار
فاده که ملا محمد لاری را که وکیل مطلق و نفس ناطقه اوست و در محاورات و مراسلات او را ملان بابا گویند و می نویسند با پنج هزار
سوار بفرستد که پیوسته در خدمت بسربرد و متعاقب رسیده و مانند چون کمر فرامین بتاکید صا در شده بود که آن فرزند بجز نرم
استیصال بید دولت متوجه آلا باد و بهار گردد و درینو لا خبر رسید که با وجود ایام برسات و شدت باران بتایخ ششم فروردی ماه
آن فرزند بجا که اقبال از برهان پور کوچ فرموده در لال باغ منزل گزید و مهابت خان تا آمدن ملا محمد لاری در برهان پور
توقف نمود که چون بشار الیه برسد خاطر از نسق و ضبط آن حد و پرداخته با اتفاق او بخدمت فرزند اقبال مند شاه لشکر خان و
جادو را سے داد و دی رام و دیگر بندگان را مقرر نموده که بیالاکهاط رخت و در ظفر نگر باشند جان سپار خان را بدستور سالیان بخدمت

فرموده اسدخان محمودی را بایلیج پور باز داشت منوچهر پسر شاهنواز خان را بجان پور تعیین نمود و رضوی خان را به تها نیر فرستاد که صوبه خاندیس را حیانت نماید درین تاریخ خبر رسید که لشکری فرمان را بجادل خان رسانید و او شهر را آئین بستم چهار کرده استقبال نموده جهت فرمان خلعت برآمده کسلیات و بجات بجا آورده در نیست و یکم سرو پا بجهت فرستادن او بخش و خان عظم و صفی خان مرحمت نموده فرستادم صاقد خان را بیکم مست و حراست لاهور سر فرستاده خلعت و فیل عنایت نموده حضرت نمود و منصب او چهار همدی ذات و چهار صد سوار حکم شد ملتفت خان پسر مرزا رستم خان بنصب هزار و پانصدی و سیصد سوار فرق عزت برافراخت روزی در فنکار بعضی رسید که مار سیاه کفچه مار دیگر را فر برده بسورخ در آمد فرمودم که آنجا را کنده مار را بر آورند بے اعراق باری مابین کلانے تا حال بنظر در نیامده چون شکمش را چاک کردند کفچه ماری که فرو برده بود درست برآمد اگر چه این قسم دیگر بوده اما در ضخامت و درازی اندک تفاوتی محسوس شد در نیولا از حوض داشت و خلعت نویسی صوبه و کن معروض گردید که مهابت خان عارف پسر زاهد را سیاست فرموده او را باد و پسر دیگر محبوس و مقید دارد و ظاهر آن بے سعادت خون گرفته عرض داشتی بخا خود بجنس بے بے دولت نوشته از جانب پدر خود اظهار خلاص و دولت خواهی و ذلالت و خجالت نموده بود و قضا را آن نوشته بدست مهابت خان می افتد عارف را بحضور طلب داشته نوشته را با دمی نماید چون خود سبیل بخون خود نوشته بود عدری که مقبول و سموع اقتد سامان نیارست کرد لاجرم او را سیاست فرموده پدر و برادرانش را محبوس گردانید غره خوراد و بعضی رسید که شجاع خان عرب در صوبه دکن باجل طبعی در گذشت در نیولا عرض داشت ابراهیم خان فتح جنگ رسید نوشته بود که بید دولت داخل او و لیسه گردید تفصیل این اجمال آن که مابین سرحد او و لیسه و دکن در بندے واقع است که از یک طرف کوه بلند دارد و از جانب دیگر چله و دریا است و حاکم گوکنده در بندے و حصاری ساخته توپ و تفنگ استحکام داده و عبور مردم بے اجازت و اشارت قطب الملک ازان در بند تصور و میسر نیست بید دولت برهنونی و بدرقه قطب الملک از آنجا گذشته بولایت او و لیسه در آمد قضا را در نیوقت احمد بیگ خان برادر زاده ابراهیم خان بر سر زمینداران گذر رفته بود از سولخ این حادثه حسدیکه بے سامته و خبر و آگاهی اتفاق افتاده مترو و متحیر گشت و ناگزیر دست ازان هم باز داشته بوضع بلبل که حاکم نشین آن صوبه است آمده نسائی خود را همراه گرفته بتمام کتک که از بلبله و زاده کرده بجانب بنگال است شتافت و چون وقت تنگ بود فرصت فراهم آوردن و انتظام احوال نشد استعداد جنگ بے دولت در خود نیافت و از همراهان چنانچه باید

بنو از کنگا گزشتہ بیدوان کہ صلح برادرزادہ آصف خان مرحوم جاگیر دار آنجا پور رفت در ابتدا صلح استعدا و نمود تہدیتی
آمدن بیدولت نمی کند تا آنکہ کتابت لعنت اللہ بر استمالت اومی رسید صلح بیدوان را مستحکم ساختہ بنشست و ابراہیم خان
از استماع این خبر وحشت اثر حیرت زدہ گشت ناچار با وجود آنکہ اکثرے از ملکبان و سپاہ او در اطراف بلاد متفرق و متلاشی
بودند در اکبر نگر پایہ ہمت استوار نمودہ با استحکام حصار و جمع آوردن سپاہ و دلاساے رؤساے خیل و چشم پرداختہ بہ باب
و آلات طعن و ضرب و حرب و نہر و مہیا ساختن در نیولان نشانی از بیدولت باور رسید مضمون آنکہ بحسب تقدیر ربانی و سر نوشت
آسمانی انجیر لائق بجاہل این بے دولت بنود از کتم عدم بعالم ظہور جلوہ گر شد از گردش روزگار کجھ رفتار و اختلاف لیل و نہار
گذار برین سمت اتفاق افتاد و اگرچہ در نظر ہمت مردانہ فسحت و وسعت این ملک جولانگاہ بے بل پر کاہے پیش نیست
مذاہ ازین رفیع تر و مطلب ازین عالی تر است لیکن چون یرین زمین گذار افتادہ سرسری نمی توان گذشت اگر او را
عزم رفتن در گاہ بادشاہ باشد دست تعرض از دامن ناموس و خانمان او کوتاہ است بفرارغ خاطر روانہ در گاہ گرد و اگر
توقف را مصلحت خود میدانند ہر گوشہ کہ ازین ملک التماس نماید عطا فرایم۔

تکمیلہ نوشتہ میرزا محمد ہادی مؤلف دیباچہ

ابراہیم خان در جواب نوشت کہ حضرت شاہنشاہی این دیار را بہ بندہ سپردہ اندامانت بسر جان ہمراہ است
چون شاہجہان در بروان رسید صلح حصار را استحکام دادہ مستعد جنگ و جدال گردید عبداللہ خان بیایہ حصار رسیدہ
محاصرہ نمود چون کار بصوبت و دشواری کشید و بیچ طرفت توقع مدد و طریق نجات ندید تا گزیر از قلعہ برآمدہ عبداللہ خان
را وید مشارالہی خاطر از قلعہ جمع ساختہ او را در نظر شاہجہان آورد بعد از تسخیر بروان متوجہ اکبر نگر شدند ابراہیم خان ادل را
نمود کہ قلعہ اکبر نگر را استحکام دادہ بشرایط تخصن و قلعداری پردازد چون حصار اکبر نگر وسیع بود و بہین قدر جمہیت کہ حافظت
آن توان نمود نہ داشت در مقبرہ پسر خود کہ حصارش بنایت استوار بود تخصن گشت درین وقت جمعے از امراکہ در اطراف
بودند با و پیوستند سپاہ شاہجہان محاصرہ مقبرہ پرداختند و خود در قلعہ اکبر نگر فرود آمدند از درون بروان نایرہ حرب شتمیل
گردید در نیوقت احمد بیگ خان رسیدہ ملاقی گشت و دہار اوقتی واستقامتی پدید آمد چون اہل و عیال اکثر آن رویے

آب بود عبد الله خان دریا خان را از آب گذرانیده بدان سمت فرستاد ابراهیم خان با شماع این خبر احمد بیگ خان را همراه گرفته آن طرف شتافت و مردم معتبر را بجا رست و محافظت قلعه بازداشت و سفائن جنگی را که با صطلاح اهل هند نواژه می گویند پیش از خود بدان سمت فرستاد تا سر راه آنفوج گرفته بگذرانند که از آب عبور نمایند اتفاقاً پیش از رسیدن نواژه دریا خان از دریا گذشته بود و ابراهیم خان احمد بیگ خان را بجنگ آورد و نه نمود کنار دریا بین العسکین اتفاق جنگ افتاد و جمعی کثیر از طرفین قتل رسیدند احمد بیگ خان عطف عنان نموده با ابراهیم خان پیوست و از تسلط و غلبه غنیم آگاه ساخت ابراهیم خان کس بطلب یعنی مردم کار آمدنی قبله فرستاد که وقت ملک است گروهی از جوانان خود را با ابراهیم خان رسانیدند و دریا خان آگهی و اطلاع یافته چند گروه پس تر و عقب تر حرکت کرد و چون نواژه در تصرف ابراهیم خان بود عبور لشکر شاه جهان از دریای گنگ بے کشتی میسر نمی گشت درین اثنا بلیه راجه نام زمینداری آمده اظهار کرد که اگر فوجی همراه من تعین کنید در طرف بالائے آب قریب بجد و متعلقه خود چند منزل کشتی را بدست آورده افواج را از آب بگذرانم شاه جهان عبد الله خان را با هزار و پانصد سوار نامزد کرد تا از گزرے که آورده نمائی کند عبور نموده بر سر اردو ابراهیم خان تاخت برد و آن افواج بر بهری بلیه راجه بسرعت باو از آب گذشته بدریا خان پیوست چون این خبر با ابراهیم خان رسید سر اسیمه بجزم زرم شتافت نور الله نام سید زاده را که از منصبداران تجویزی او بود با هزار سوار بهراول قرار داد و احمد بیگ خان را با هزار سوار طرح کرد و خود با هزار سوار در قول ایستاد و بعد از تلافی طرفین جنگ عظیم در پیوست عبد الله خان بر فوج بهراول تاخته نور الله را منہزم ساخت و جنگ به احمد بیگ خان پیوست و مردان ایستاده زخمی بے منکر برداشت ابراهیم خان از مشاهده این حال طاقت نیاورده جلوانداخت و عبد الله خان نیز بر فوج ابراهیم خان حمله آورد و بمقتضای ادعایان شبت از دست داده طریقه بهریت سپردند و سر رشته انتظام افواج از هم گسخت و ابراهیم خان با معدود دسے پاسے عزم بر عاید داشت بهر چه مردم او را جلو گرفته خواستند که ازان معرکه بے ملکه برآید راضی نشده که مقتضای بهشت و مردانگی این کار نیست چه دولت بهتر از نیکه در خدمت بادشاهی جان نثار کنم هنوز سخن تمام نگشته بود که از اطراف هجوم آورده بزخمی بے کاری کارش تمام ساختند و نظر بیگ نامی از نوکران عبد الله خان سبب قتل او گردید بالجملة سر او را بریده پیش شاه جهان فرستاد و جمعی که در حصار مقبره شحص بودند از مردن ابراهیم خان فتح جنگ و قوت یافته دلها از دست دادند و درین وقت رومی خاں نقی را که بیایے حصار رسانیده بود آتش داده چل دره از دیوار حصار منهدم گشت و حصار منجر گردید و گر بخجکان خود را در دریا

می افکندند و اگر کشتی بدست می آمد هجوم آورده غرق می گشتند و گروهی که گرفتاری عیال سلسله پائے آنها بود رفته ملاقات می شدند و میرک جلایر که از عمده پائے آن صوبه بود دست گیر شد و از همراهان شاه جهان عابد خان دیوان و شریف خان بخشی و سید عبدالسلام بارهه حسن بیگ بخشی و چندی دیگر جهان نثار گشتند و چون احمد بیگ خان با جمعی از منصبداران آن صوبه از میدان بنزد برآمده بصوبه دها که که دارالملک بنگاله است و اهل و عیال داند و ختمائے میرزا ابراهیم خان نیز در آن جا بود رویناده بود لشکر شاه جهان نیز بدان صوبه حرکت نمود چون دها که رسید احمد بیگ خان کام و ناکام با دیگر مردم بملازمت می رسند و مبلغ چهل لک روپیه از اموال ابراهیم خان و پنج لک روپیه از اموال میرک جلایر و غیره متصرف گشتند و پانصد زنجیر فیل و چهار صد راس اسب گوشت که در آن ولایت بهم می رسید از ضمائم غنائم گشت و آتش و آتشه اکثر وافر بقید ضبط در آورده نواره و توپ خانه چندان که در خور بادشاهان ذی شوکت بود بدست افتاد سه لک روپیه بعبدالله خان و دو لک روپیه بر اجه بهیم و یک لک روپیه بداراب خان و یک لک روپیه بدربار خان و پنجاه هزار روپیه بوزیر خان و پنجاه هزار روپیه بشیاعت خان و پنجاه هزار روپیه بمحمد تقی و پنجاه هزار روپیه بهیرم بیگ بخشیدند و همچنین بمردم دیگر در خور پایه و مراتب کم و بیش رسید و چون از ضبط آن ملک و ابرو اخذت داراب خان پسر خان خانان را که تا حال مقید بود از قید بر آورده و سوگند داده حکومت ملک بنگاله را با و تفویض فرمودند و زن او را با یک دختر و یک پسر شاهنواز خان همراه گرفتند و بغیرم بخشیدند و بامر ملوک بهار متوجه شدند و راجه بهیم پسر رانا را که درین هرج و مرج از خدمت او شان جدائی اختیار نکرده بود برسم منتظا با فوجی پیشتر از خود بصوبه پٹنه روانه گردانید خود با عبدالله خان و دیگر بندها از پی او شتافت صوبه پٹنه که در جاگیر شاهنواده پرویز مقرر بود و ایشان منخلص خان دیوان خود را بحکومت و حراست آن ملک مقرر داشته آله یار پسر افتخار خان و بیرم خان افغان را بفرج داری گذاشته بودند پیش از رسیدن راجه بهیم پائے همت آنها از جارفیت و توفیق یاوری نکرده که حصار پٹنه استحکام داده روزی چند تا رسیدن لشکر متقل دارند تا آله آباد عنان مسارعت باز نکشیدند و بهیم بشهر پٹنه درآمده آن ملک را متصرف گشت و بعد از چند روز شاه جهان با بسیارے از لکیمیان به بنگاله رسید و جمعی کثیر از متعینان بهار و جاگیر داران آنجا اقرار همراهی دادند و از اطراف و نواحے نیز پنج شش هزار سوار آمده نوکر شدند و سید مبارک که حارس قلعه بهتاس بود با وجود استحکام قلعه و استعداد قلعه داری حصار را محاصره نمود زمینداران و جنبیه و دیگر زمینداران آن حدود که باراده رفاعت پیوستند و عبدالله خان و راجه بهیم را بطریق منتظا بصوب

آله آباد و دریاخان را با فوج بجانب مانک پور فرستاده خود نیز شتاب حرکت نمود چون عبداللہ خان بگذر جو سیہ پیوست
جس انگیز تلی حسن پسر خان اعظم کہ حکومت جون پور داشت نزد میرزا رستم با آله آباد رفتہ و عبداللہ خان از عقب شتافتہ
در قصبہ جھوسی کہ بر لب آب گنگ در مقابل آله آباد واقع است فرود آمد بھیم بقاصلہ پنج کردہ از آله آباد اقامت نمود و شاہان
جون پور رسیدہ توقف در زید عبداللہ خان بجزیب توپ و تفنگ و نوارہ عظیم کہ ہمراہ داشت از آب عبور نمودہ در ظاہر آله آباد
فرود آمدہ بکار محاصرہ پرداخت و میرزا رستم در قلعہ تحصن گشتہ رایات جنگ و جدال افراخت و از درون و برون سفیر تیر و
تفنگ پیام مرگ و شور اجل و رگوش دلبران می انداخت فتنہ و آشوب عظیم در آن سرزمین پدید آمد اکنون عنان اسب
خوشخرام خامہ را بجانب تحریر احوال دکن منعطف می گرداند سابقا تحریر یافته کہ عنبر حبشی علی شیر نامی وکیل خود را نزد
ہماہبت خان فرستادہ نہایت عجز و فروتنی ظاہر ساخت باید آنکہ مدار ہماہبت صوبہ دکن بہ عمدہ او مفوض باشد و چون
او را ببادل خان ابواب منازعت و خواصمت مفتوح گشتہ بود امید آن داشت کہ با مدد بندہاے درگاہ سلاطین سجدہ گاہ
استار تسلط بر ظاہر سازد و بھمین عادل خان نیز بحسبت دفع شراد تلاش می کرد کہ مدار اختیار آلت صوبہ بقبضہ اعتبار ادا
شود آخر فزون عادل خان کار گرفتار افتاد و ہماہبت خان جانب عنبر را از دست دادہ بکامروائی عادل خان پرداخت و
چون عنبر بر سر راہ بود ملاحظہ لاری وکیل عادل خان از جانب او نگرانی خاطر داشت ہماہبت خان فوج از لشکر
منصور بہا لگا ط تعین فرمود کہ بدرقہ شدہ ملاحظہ را بہ برہان پور رساند عنبر از شنیدن این خبر متروک و متوہم گشتہ با
نظام الملک از شہر کٹکی برآمدہ بقندہا کہ بر سر ولایت گوگندہ واقع است شتافت و فرزند آن را با جمال و انتقال
بر فراز قلعہ دولت آباد گذاشتہ کٹکی را خالی ساخت و شہر را انداخت کہ بسرحد قطب الملک میروم کہ زر مقرر خود
را ازو بازیافت نمایم بالجملہ چون ملاحظہ لاری بہ برہان پور پیوست ہماہبت خان تاشاہ پور استقبال نمودہ نہایت
گرمی و دلجوئی ظاہر ساخت و از انجا باتفاق متوجہ ملازمت شاہزادہ پرویز گردیدند و سر بلند را سہ را بحکومت و حراست
شہر برہان پور گذاشت و جادو را سہ داد و سہ رام را بملک تھر داشت و سپہا دین و برادر دینی را بحسبت احتیاط ہمراہ گرفت و
چون ملاحظہ بخد مت شاہزادہ پیوست مقرر گشت کہ ابا پنج ہزار سوار و برہان پور یودہ باتفاق سر بلند را سہ تمشیت احکام و انتظام ہمام نماید
و امین الدین سپہا و باہزار سوار و خدمت شتابد باین قرار وادشا را لیلہ را نصبت فرمودہ خلعت باشمشیر مرصع و سپہ ذیل لطف نمودند و
بھماہمین و ملا و نیز خلعت و سپہ ذیل با نچاہ ہزار روپیہ و خراج عنایت گردید و محمد امین را ہمراہ خود گرفتند ہماہبت خان از جانب خود یک صمد

دو ساس اسپ دو دوزخیر میل و هفتاد هزار روپہ نقد و یک صد دودہ خوان آغشہ بلال محمد پسر او دادا مادرش تکلیف نمود و نوروز و محرم
خورداد و غزول حضرت شاہنشاہی در خط کشیر اتفاق افتاد و اعتقاد خان از نفاٹس کشمیر کہ درین مدت ترتیب داده بود و بر
سبیل پیشکش معروض داشت درینو لا بسامع جلال رسید کہ پلنگپوس اوزبک سپہ سالار نذر محمد خان ارادہ نمود کہ حوالے
کابل و غزنین را بتنازد و خانزاد خان پسر مہابت خان بامراے کہ بلک او مقرر انداز شہر برآمدہ بمداخلہ و مقابلہ ہست
معروف داشتہ بنا بران غازی بیگ کہ از خدمتگار ان نزدیک بود بڈاچو کی رخصت شد کہ از حقیقت کار اطلاع حاصل نمودہ
خبر شخص بیار و دواز قضا یا آنکہ چون عبد الغزیز خان قلعہ قندھار را بجمت نہ رسیدن ملک بشاہ عباس حوالہ نمود و این معصی
بمزاج شاہنشاہی گرانی داشت درینو لا و احوال سید و امام منصبدار سے فرمودند کہ از بند رسورت برکشتی نشانیدہ بکے معظمہ
روانہ سازد و متعاقب فرمان شد کہ مشارالیه ما از ہم گذرانند آن بیچارہ در اثنائے راہ بقتل رسید خواجہ مذکور از کشادہ روی و
خوشحوی و سبے کلفی بہرہ مند بود امید کہ از اہل آمرزش باد در ہفتم ماہ تیر آرام بانو بیگم ہمشیر قدسیہ آنحضرت بمرض اسہال
و طبیعت حیات پسر حضرت عرش آشیانی آن حضرت سرشت را بغایت دوست می داشتند در چہل سالگی چنانچہ بدینیا آمدہ
بود رفت و درین تاریخ از عرض داشت غازی بیگ بوضوح پیوست کہ پلنگپوس بجمت ضبط الوس ہزار جات کہ توزک آہنادر
حد و غزنین واقع است و از قدیم بجای غزنین خان مال گذاری می نمودند و قلعہ و زمین ہزار از زمینا فات غزنین ساختہ
ہمشیرہ زادہ خود را با فوجی آنجا گذاشتہ بود آما دہ گشتہ است سران الوس ہزارہ نذر محمد خان آمدہ استغاثہ نمودند کہ ما از
قدیم رعیت و مالگذار حاکم کابل ایم پلنگپوس می خواہد کہ ما را بہ تعدی ایل و فرمان بردار خود سازد اگر شہر اورا از ما کفایت کنند
و دوست تعدی اورا از ما باز دارند بدستور سابق رعیت و فرمان پذیر ایم والا ناگزیر با ملتجی گشتہ خود را از آسیب بیداد و ظلم
او بیکان محافظت نہائیم خانزاد خان فوجی بلک ہزارہ فرستاد و خواہر زادہ پلنگپوس بمداخلہ و مقابلہ پیش آمدہ در اثنائے
زد و خورد جمعے از اوزبکان بقتل رسید و سپاہ منصور قلعہ اورا با خاک برابر ساختہ لظفر و فیر دزی عثمان سعادت معطوف داشتہ
پلنگپوس از استماع این خبر خجالت زدہ کردار خویش گشتہ از نذر محمد خان برادر امام قلیخان داراے توران التماس نمود کہ بتاخت
سرحد کابل شتافتہ خود را از ان انفصال برآرد و در ابتدا نذر محمد خان و تالیق و عمدہ ہاے لشکر او تجویز این جرأت و
سے باکی نمی نمودند بعد از مبالغہ و اعزاق بسیار رخصت حاصل نمودہ بادہ ہزار سوار از اوزبک و المانچی روسے او بار
بدین حد و ہند و خانزاد خان از استماع این خبر مردی را کہ در تمام نجات بود و طلبیدہ بہ ترتیب اسباب قتال و جدال پرداخت

دند با سبب جانسپار و بهادران عرصه کارزار از همه یکدل و یکرو جنگ قرار دادند بالجمعه چون بهادران عرصه شهاست به وضع شیر گله که در ده کرده غزنین واقع است معسکر آراستند و از آنجا افواج را ترتیب داده و چپلته پوشیده متوجه پیش شدند و خانزاد خان با جمعی از منصبداران پدر خود در قول پایست ثبات افشرد و مبارز خان افغان و انیرا سگدل و سید حاجی و دیگر بهادران را در فوج هراول مقرر داشت و همچنین فوج چرانغار و برانغار با کین شایسته ترتیب داده از انیر و جل سبانه تعالی نصرت و فیروزی درخواست نمود و چون مذکور می شد که سپاه اوزبک در سه کرده غزنین لشکرگاه ساخت دولت خواهان را بخاطر می رسد که شاید روز دیگر ملاقی فریقین اتفاق افتد نصرا را پس که سه کرده از موضع شیر گله گذشته قراولان اوزبک نمایان شدند قراولان منصور قدم جلادت پیش گذاشته جنگ انداختند و عساکر اقبال با توپ خانه و فیلان کوه شکوه آهسته و آهسته بآن انداخته اتفاقاً پلنگپوس در پس پشت به توپخانه شده ایستاده بود و قصدش آنکه چون لشکر منصور کوفته و مانده از راه می رسد از کین گاه برآمده کارزار نمایند مبارز خان که سرداران فوج هراول بود غنیمت را دیده جمعی را بکلیک قراولان می فرستد و آنهم نیز کس نزد پلنگپوس فرستاده از رسیدن افواج قاهره آگاه می سازند یک کرده بشکر مانده سپاه غنیمت نمایان می شود آن مقهور مردم خود را افواج ساخته بود یک فوج او با لشکر هراول منصور مقابل می گرد و دو خود با فوج دیگر با فاصله یک تفنگ ایستاده عنان او باری کشد چون فوج مخالفت بحسب کیست از بهادران فوج هراول افزودنی داشت بهادران قول گرم و گیراشافته خود را بکلیک هراول رسانیده نخست بآن دز بنورک و توپ و تفنگ بسیاری زنند و از پس فیلان جنگی را دو انبیه کارزاری نمایند و جنگ بامتداد داشته ادمی کشد در چنین وقت پلنگپوس خود را بکلیک می رساند و معذاکاری نمی سازد و پاسبان همت از جای لغزد و بهادران عرصه شهاست در بر داشتند و بستن و تاختن و انداختن کارنامه جلادت و جانسپاری به تقدیم رسانیدند مخالفان تاب نیاورده جلوریز بر می گردانند و هزاران بیشه شهاست آن بخت برگشته را تا قلعه حما که شش کرده از میدان جنگ دور بود زده و کشته تعاقب نمودند و قریب سیصد اوزبک علف تیغ بید برنج ساختند و سوازی هزار را سب و اسلحه بسیار که مخالفان در راه از گرازی انداخته بودند بدست سپاه منصور افتاد و فتحی عظیم که عنوان فتوحات تواند بود بتأیید ایز و جل سبانه چهره کشای مراد گشت چون این خبر بجهت اثر بسامع جلال رسید بند با سب شایسته خدمت که درین جنگ مصدر خدمات و ترویات پسندید گردیده بودند هر کدام در خور استعداد و حالت خویش باضافه منصب و اقسام مراحم خسروانی و لوازش خاقانی سر بلندی یافتند پلنگپوس اوزبک است نامش

چنین بوده پلنگ برهنه را گویند و پس سینه را گوید جنگلی سینه و در تاخته بود و اذان روز پلنگپوس اشتهار یافته اکثر اوقات در میان قندهار و غزنین بسری برد و چون مکرر بخراسان شتافته دست بر دسپا هیانه نموده توان گفت که شاه عباس از دور حساب بود مقدار این حال از عرض داشت فاضل خان واقعه بخار و کن بمسابع جلال رسید که چون ملا محمد لاری به برهانپور رفت و خاطر اولیای دولت از ضبط و نسق صوبه و کن اهلینان پذیرفت و شاه هزاره پرویز بهماست خان و دیگر امرا بصوب ملک بهار و بنگاله نهضت فرمودند چون خاطر از فتنه سازی و نیزنگ پردازی خان خانان گمرانی داشت و دارا به پسر او در خدمت شاه جهان بود بصلاح و صواب دید دولت خواهان او را نظر بند نگاه می داشتند و مقرر شد که متصل بدولتخانه شاه هزاره خیمه محبت او برپا کنند و جانا بیگم صبیبه او که در عقد از دواج شاه هزاره و انیال و شاگرد رشید پدر خود است با پدر یکجا با بسری برد و جمعی از مردم معتبر بر در خانه او پاس دارند بعد از آنکه جمعی را بجهت ضبط اموال بردایره او فرستادند و خواستند که فیم نام غلام او را که از عهد پادشاه دولت او بود و شجاعت را با کاروانی جمع داشت متعبد سازند او را بیکان خود را بدست دیگری نداد و پادشاه است افشوده با پسر و چندی از نوکران داد مروی داده جان فدای آبرو نمود و در خلال این احوال فضل خان دیوان شاه جهان که در بجا پور مانده بود بدرگاه والا شتافته دولت زمین بوس دریافت و مشمول عواطف خسروانه گردید و متعارف این خبر بدآرائی شاهزادگان با همدگر رسید شرح این داستان آنکه چون سلطان پرویز و هماست خان بجواله آباد رسیدند عبداللہ خان دست از محاصره قلعه باز داشته بکجوسی مراجعت نمود چون دریا خان با فوجی کسار آب را استحکام داده بود و کشتیها را بجانب خود کشیده روزی چند عبور لشکر بادشاهی در توقف افتاد و شاه هزاره پرویز و هماستخان در کنار آب مذکور معسکراستمند و دریا خان ضبط گذرهای نمود تا آنکه زمینداران میس که در آن حدود اعتباری دارند سی منزل کشتی از اطراف بدست آورده چند کوه بالا سب آب گذاری بهمرسانیده را بهسری کردند تا دریا خان آگاهی یافته بدافعه و مقابله پرواز و لشکر بادشاهی از آب گذشت لا علاج دریا خان صلاح در توقف ندیده بجانب جنوب رشتافت و عبداللہ خان و راجه بهیم نیز با شاه هزاره بطرف جوپور روان شدند و التماس نهضت بصوب بنارس کردند شاه جهان پروگیان حرم را بقلعه خلک اساس رهناس فرستاده خود بطرف بنارس حرکت نمود و عبداللہ خان و راجه بهیم و دریا خان بلشکر پیوستند شاه جهان به بنارس رسیده از آب گنگ گذشت و برکنار آب لونس اقامت نمود شاه هزاره پرویز و هماست خان به مدینه رسیدند و آقا محمد زمان لهرانی را با طایفه آنجا گذاشته از آب گنگ گذشتند و خواستند که از آب لونس عبور نمایند بیرم بیگ مخاطب

بخان دوران بفرموده شاه جان از آب گنگ بگذشت و در سه آقا محمد زمان آورد و محمد زمان بجهوسی شتافت بعد از چهار روز
 خاندوران با غرور و سرفروزی در رسید آقا محمد زمان باستقبال شتافت دوران بحرکت و متبردی عظیم و کاری شگرت کرد و خاندوران بعد از
 هزیمت سپاه خود در رزمگاه توقف نموده تنها بهر طرف می تاخت می کوشید تا بقتل رسید سر او را بدرگاه شاهزاده پرویز فرستادند
 و از آنجا بر نیزه کردند رستم خان که سابقاً نوکر شاه جهان بود و گر خنجر بشاهزاده پرویز پیوسته بود گفت خوب شد که حرام خور بقتل
 رسید جاگیر قلیخان پسر عظم خان حاضر بود گفت او را حرام خور و باغی نمی توان گفت از جلال نک تیرد نباشد که در راه صاحب
 حسان داده و ازین بیشتر چه توان کرد و بنگرید که اکنون نیز سرش از همه سرها بلندتر است بالجمله بعد از واقعه خاندوران شاهزاده
 پرویز عظیم شادمان شد و آقا محمد زمان را نوازش فرمود بعد ازین واقعه شاه جهان با سرداران سپاه کنگاش نمود اکثر و تنوایان
 خصوصاً راجه بهیم صلاح در جنگ صفت دیدند مگر عبداللہ خان که اصلاً راضی باین نمی شد و بعضی می رسانید که چون لشکر
 بادشاهی بحسب کمیت بر سپاه مافرونی دار و چنانچه لشکر بادشاهی قریب چهل هزار سوار موجود است و لشکر شاهی از نوکران
 قدیم و جدید تا هفت هزار سوار نمی کشد مناسب حال آن و صلاح دوران است که لشکر جاگیر در پهن سرزمین گذاشته خود
 را از راه آوده و لکنو بنواحی دہلی رسانیم چون این گروه انبوه بدالضوب شتافته نزدیک رسند بطرف دکن متوجه شویم ناگزیر لشکر
 بادشاهی از بسیاری گرانی و حرکت اسباب خست عاوض شده آشتی خواهند کرد و اگر صلح صورت نہ بندد دوران زمان بتقصای
 وقت عمل باید فرمود شاه حمزه از کمال غیرت و جلالت این سخن را بسع قبول اصفانہ نموده قرار بر جنگ صفت داده باین
 غزیمت پا در رکاب آورده ترتیب افواج فرمود و در قول خود ایستاده در بر نغار عبداللہ خان و چرنغار نصرت خان و در
 ہراول راجه بهیم و بردست راست راجه دریاخان با طایفه افغانان و بردست چپ بہار سنگھ و غیرہ پسران زر سنگد یو
 و در التمش شجاعت خان و شیر بہادر مخاطب بشیر خواجہ و رومی خان میر آتش توپ خانہ را روانہ ساخت مقارن این
 حال شاهزادہ پرویز و ہما بت خان صفوت بہر دآراستہ بعرصہ کارزار شتافتند و کثرت سپاہ بادشاہے بشاہ پرویز کہ سہ
 طرف لشکر شاه جهان را فرد گرفتہ حلقہ سان در میان داشت و رومی خان میر آتش توپ خانہ را پیش برد یکن کہ برابر گولہ
 توپ انداختہ باشد از غرایب اتفاقات آنکہ یک گولہ بر کسی نخورد و توپہاے گرم شدہ از کار باز ماند و چون فاصلہ میان توپخانہ
 و ہراول فوج شاه جهان بسیار شد ہراول لشکر بادشاهی بجانب توپ خانہ مطمئن خاطر شتافت مردم توپ خانہ تاب
 نیاورده را ہزیمت سپردند و توپ خانہ بتصرف مردم بادشاهی درآمد از مشاہدہ این حال دریاخان افغان کہ در دست

راست هراول بود بے جنگ راه فرار سپرد و از برگشتن او فوج دست چپ هراول نیزه بران گردید ناگزیر راجه بهیم کثرت مخالفت خود را بنظر اعتبار در دنیا درده با معدودے از راجپوتان قدیمی خویش توسن همست برانگیزه بر قلب لشکر بادشاہے رسیدہ بہ شمشیر آبدار کارزار نمود و جتاجوت نامی فیلی کہ در پیش بود بر خم تیر و تفنگ از پا افتاد و آن شیر بیشہ جرات و جلاوت بار اچوتان جان نثار پائے مردانگی قایم کردہ آثار شجاعت او تھو رطاہر ساخت جوانان چیدہ و سپاہیان جنگیدہ کہ بر گرد پیش سلطان پرویز و مہابت خان ایستادہ بودند از اطراف و جوانب ہجوم آوردہ آن یکہ تاز را بہ تیغ سید رنج بختک ہلاک می انداختند اما رقی داشت کارزار کرد و جان نثار شد و بھینم راستھور و پرتھی راج و اکھراج را تھور با چندے از تھوران روم دوست و در عرصہ کارزار زخمی افتادند و از کشتہ شدن راجہ بهیم و برہم خوردن فوج ہراول شجاعت خان کہ رفیق فوج التمش بود نیز منہزم شد و شیر خواجہ کہ سردار این فوج بود قدم بر جاداشتہ مقتول گردید چون ہراول التمش از پیش برخاست و جنگ بقول رسید فوج جر نغار کہ سرکردہ آن نصرت خان بود تاب نیاوردہ طرح داد و شاہجہان بعبد اللہ خان کہ در بر نغار بود و جبے از سپاہ کہ مجموع بہ پانصد سپاہ می کشد پائے تحمل استوار کردہ دلاوران را ترغیب و تحریض می نمود تا آنکہ اکثرے کشتہ و زخمی شدند غیر از فیلان علم و تیغ و قورخانہ خاصہ و عبد اللہ خان کہ بجانب دست رست بانکہ فاصلہ ایستادہ بود چیزے بنظر در نمی آمد درین وقت تیرے بچلہتہ خاصہ رسید و ایزد جل اسمہ ذات مقدس را بکثرت مصلحتی محافظت نمود و شیخ تاج الدین را کہ از خلفائے خواجہ باقی است قدس سرہ کہ دران سحرکہ ہمعنان شاہجہان بود تیرے بر رخسارہ خوردہ از بنا گوش سر بر آوردہ درین وقت شاہجہان یوسف خان را نزد عبد اللہ خان فرستاد و پیغام کرد کہ کار بجائے نازک رسیدہ مناسب حال و ملائم شان ما این ست کہ با معدودے کہ ہمراہ ماندہ اند توکل بکرم الہی نمودہ بر قلب لشکر بادشاہی بتا زیم تا آنجہ رقمزدہ کلک تقدیر است بظہور سد عبد اللہ خان خود نزدیک رفتہ گفت کار از ان گذشتہ کہ بر تاخت و تردد اثرے مترتب گرد و این دست و پا زدن محض بیہودہ و بیفائدہ است سلاطین سلف چون امیر تیمور صاحب قران و حضرت بابر بادشاہ و ہمچنین اکثر صاحبان داعیہ را در مبادی سعی و تلاش مکرر حسین و قالیع اتفاق افتادہ و دران حالت صعب ضبط احوال فرمودہ عنان از عرصہ کارزار منعطف ساختہ اند و بدین کامی قرار دادہ لہذا بدولتی رسیدہ اند و جمعی از فدویان کہ در رکاب سعادت حاضر بودند گستاخانہ دست بر جلو انداختہ سام آسبے از عرصہ کارزار بر آوردند و لشکر بادشاہے بہ اردوے شاہی درآمدہ بخارت و ضبط اموال و اسباب پرداختند و این قدر را غنیمت شمرده بتعاقب

نشانیستند و شاه جهان پیکار کوچ بر فراز قلعه ربهاس نزول نمود و سه روز در قلعه توقف نموده از لوازم قلعه داری خاطر جمع داشت
و سلطان مراد بخش را که در بهمان ایام قدم بعالم وجود نهاده بود بادایه با و انکهار را بخاک گذاشته با دیگر شاهزاده ها و اهل حرم بجانب
پلینه و بهار منصفت فرستاد و چون این اخبار بمساع قدسیه رسید بمابیت خان را بمخطاب خان خانان سپه سالار امر ساخته
بمنصب هفت هزاری ذات و هفت هزار سوار از قرار دو سپه و سه اسپه شرف اقبیا زنجشیدند و تومن و توغ علاوه عواطف
گشت اکنون مجلی از سواخ دکن رقمزده کلک و قانع نگاری گردید و چون ملک غیر سیر حدود لایت قطب الملک شتافته بمبلغ
مقرر که هر سال بجهت خرج سپاه ازومی گرفت و درین دو سال بموقوف مانده بود باز خواست نموده مجدداً اهداد
سوگند خاطر از آن جانب پرداخت و بجد و ولایت بند رسید و مردم عادل خان را که بکراست آن ملک مقرر بودند زبون
و بے استعداد یافته غافل بر سر آنها تاخت و بندرتا راج نموده از انجا با جمیعت و استعداد افراد آن شتافت و چون عالمخان
اکثر از مردم کار دیده و سرداران پسندیده خود را همراه لاری بر برهان پور فرستاده بود و جمعی که بفتح شتراد کفایت کنند حاضر
نداشت صلاح وقت در پاس عزت و محاربت خود دانسته در قلعه بیجا پور متحصن گشت و با حکام برج و باره و لوازم قلعه داری
پرداخته کس بطلب ملا محمد لاری و لشکر که همراه او بر برهان پور بود فرستاد و بمتصدیان صوبه مذکور بتاکید و مبالغه نوشت که حقیقت
اخلاص دولت خواهی من بر همه دولتخواهان ظاهر و هویدا است و خود را از متعلقان آن درگاه می دانم درین وقت که غیر ناخوش
با من چنین گستاخی نموده چشم آن دارم که جمیع دولتخواهان بادشاهی که در صوبه موجود اند بکلیک من متوجه گردند تا این غلام
فضول را از میان برداشته سزای کردار و در دامن روزگار او گذاشته آید در هنگامی که مابیت خان با بادشاه شاهزاده پرویز متوجه
آل آباد شد سر بلند را بے حکومت و حراست برهان پور باز داشته مقرر نموده بود که در عیادت کلی و جزوی بصوبه دیدار ملا محمد لاری
کار کند و در اخطام همام دکن از صلاح او اعتراف نورزد و چون ملا محمد بسیار بجد شد و بمبلغ سه لک هون که قریب دوازده لک
روپیة باشد بصیغه مدد خرج لشکر بمتصدیان آنجا داد و نوشته بآنسے عادل خان در باب لک بمابیت خان رسید و او نیز بخوبی
این معنی نموده بمتصدیان دکن نوشت که بے تامل و توقف همراه ملا محمد لاری بکلیک عادل خان شتابند تا گزیر سر بلند را بے
بامعذودی و بر برهان پور توقف گزیر و لشکر خان و میرزا منوچهر و خیر خان حاکم احمد نگر و جان سپار خان حاکم ببر در غرضی خان
و ترکمان خان و حمید خان بخشی و اسد خان و عزیز الله خان و جواد و راسه و او داجی رام و سایر امر او بمقتضای این که بمن
تعیینات صوبه دکن بودند با ملا محمد لاری بکلیک عادل خان بقصد استیصال غیر شتافتند و چون غیر ازین معنی و توقف یافتند و نیز

نوشته به بندوباس درگاه فرستاد که از غلامان درگاه ام نسبت بنگان انتخاب دارم و بے ادبی از من بطور نیامده بجهت قصیر و کدام
 گنده در مقام خرابی و استیصال من در آمده اند و به تکلیف عادل خان و به تحریک ملا محمد بر سر من می آیند میان من و عادل خان
 بر سر ملی که در زمان سابق به نظام الملک متعلق بود و الحال او متصرف گشته نزاع است اگر او از بنده باست من نیز از غلامانم
 مرا با او و او را با من و گذارند تا هر چه در مشیت حق است بطور آید آنها باین حرف و التقات نفرموده کوچ بر کوچ متوجه
 آفتاب گردیدند هر چه عنبر بالبحر و زاری افزود و ایشان بیشتر شدت ظاهر ساختند ناگزیر از ظاهر بجای آورده خواسته بحدود
 ملک خود پیوست و بعد از نزدیک رسیدن افواج عنبر دفع الوقت و مدارا نموده روزی گذرانده سعی در آن داشتند که کار
 بجنگ رسد و ملا محمد با مراسه بادشاهی سر در دنبال داده فرصت نمی داد هر چند سرانداخته و مدارائی نمود و حمل بر عجز و
 زبونی او کرده در شدت می افزودند و چون کار بر و تنگ آمد و اضطراب دامن گیر گشت ناگزیر در روزی که مردم بادشاهی
 غافل بودند و سستی داشتند که جنگ نمی کنند ترکما از دور نمایان ایشان گردیدند که ترک جنگ نموده بر آمده اند و می خواهند
 که گر نیخته بروند درین وقت بر مردم عادل خان برخیزند و میان مردم او و عنبر جنگ سخت در پیوست و بحسب تقدیر ملا محمد که
 سردار لشکر بود کشته شد ازین جهت سپاه عادل خان و اسر رشته انتظام گسیخته گشت و جادو و راهی و اداجی رام دست
 بکار نبردند و راه فرار پیوند عنبر ناگاہی کار خود کرد و شکست عظیم بر لشکر عادل خان واقع شد و اخلاص خان و غیره
 بیست و پنج نفر از سران سپاه عادل خان که مدار دولت او بر آنها بود گرفتار شدند و از آن گروه فرهاد خان را که تشنه خون بود
 از سر چشمه تیغ سیراب ساخت و دیگران را محبوس گردانید و از امرای بادشاهی لشکر خان و میرزا منوچهر و عقیدت خان گرفتار
 شدند و خنجر خان گرم و گیر خود را با حمد نگر رسانیده با استحکام قلعه پرداخت و جان سپار خان نیز برگشته به ببر که در جاگیر او بود رفته
 حصار بر سر مضبوط ساخت و جمعی دیگر که از آن در طه هلاک برآمدند بعضی خود را با حمد نگر رسانیدند و اگر و سب به برهان پور
 شتافتند و چون عنبر بمراود خویش کامیاب گردید و آنچه در غیله او نگذاشته بود بر عرصه ظهور جلوه گری نمود و اسیران سر نیجه تقدیر را
 مسلسل و محبوس بدولت آباد فرستاد و خود با حمد نگر رفته بحاصره پرداخت لیکن هر چند سعی نمود کار از پیش زلفت
 ناکام جمعی را بر دور قلعه گذاشته بجانب بیجا پور حنان عزیمت معطوف داشت عادل خان باز تحصن شد و عنبر تمام ملک
 او را تا حدود متعلقه بادشاهی که در بالا گھاٹ بود متصرف گشته جمعیت نیک فراهم آورده قلعه شولا پور را که پیوسته میان
 نظام الملک و عادل خان بر سر آن نزاع می بود محاصره کرد و یا قوت خان را با فوسج عظیم بر سر برهان پور فرستاد و قوت خان

میدان را از دولت آباد آورده قلعه شولا پور را بضر دست و زور بازو سه قدرت مفتوح گردانید از استماع این اخبار
دشت آثار خاطر اقدس شاهنشاهی آشوب گرایید در خلال این احوال مکتوب نذر محمد خان دالی بلخ بنظر مقدس در آمد
مضمون آنکه این نیازمند آنحضرت را بپناه پدر و والی نعمت خود میداند بلیکپوس بے رخصت این خیر اندیش مصدر جهان
گستاخی شد و الحمد لله که تادیب شایسته یافت چون نیز غبار نقار در میان لشکر کابل و سپاه بلخ حادث شده امیدوار
است که خانزاد خان را از حکومت کابل تغییر فرموده بجای او دیگرے را تعیین فرماید از آنجا که کام غشی شیده پسندیده
است آنصوبه بهدار المہام خواجه ابوالحسن تفضیل یافت احسن البدر سپر خواجه بوکالت پدر بزرگوار است کابل تعین
گشت و فرمان شد که پنج هزار سوار خواجه را بصناطه دو اسپه و سه اسپه تنخواه نمایند و احسن البدر منصب هزار و پانصدی و شصت
سوار و خطاب ظفر خانی و عنایت علم فرق عزت برافراخت و خلعت باشمیر و خنجر مرصع و قیل ضمیمه مراحم بیدان گردید و فرمان
شد که خانزاد خان روانه درگاه شود چون زمستان در آمد و خوبیا کے کشمیر آخر شد بنا بر آن تبارک بیست و پنجم شهر
رایات اقبال بصوبه دار السلطنت لاهور ارتقلع یافت و در ساعت سیم در آن شهر سیمت بهر زود دست داد متعارف
آن صوبه داری پنجاب از تغییر صادق خان برکن السلطنت آصف خان مقرر شد و در خلال این احوال بطرف ہرن منلو
که از لشکر گاہ ہاسے خاص بود توجہ فرمودند و درین تاریخ خانزاد خان از کابل آمدہ شرف آستان بوس دریافت و چون خاطر
اقدس مظاہر از نشاط شکار و اپرداخت عنان معاودت بدار السلطنت العطا یافت درین وقت عرض داشت
ہما بت خان رسید مرقوم بود کہ شاہجہان از پٹنہ و بہار گذشتہ بولایت بنگالہ در آمد و شاہ پرور نیز باہما کہ منصورہ ملک بہار
پوست در ادراک گذشتہ بگام گشتہ کلک سولخ بنگالہ گشتہ کہ شاہجہان و داراب خان پسر خان خانانہ را سو گند وادہ بکومت و
خواست ملک بنگالہ باز داشتہ بخت احتیاط زن اورا با یک پسر و یک برادر زادہ ادہمراہ گرفتہ بود و بعد از جنگ بولوس و
انعطاف عنان اورا در قلعہ رہتاس گذاشتند بداراب خان نوشتند کہ در گڑھی خود را بجا زمست رساند و بداراب خان
از ناراستی دژ شست خوبی صورت حال را طور دیگر در خاطر نقش بستہ عرض داشت نمود کہ زمین اران باہم اتفاق کردہ ملاوہ محاصرہ
می دارند ازین جہت توانم خود را بخدمت رسانید چون شاہجہان از آمدن داراب بولوس شد ہمراہ جمعہ کہ مصدر کاری و
تردد سے توانند شد نمازہ بود ناگزیر از آشوب علت خاطر سپر داراب را بعبد اللہ خان حوالہ فرمودند و کار خانجات و بیوات
ہمراہ گرفتہ بہان راہ کہ از دکن آمدہ بود ندرایت عزیمت برافراشتند و چون داراب چنین اداسے ناپسندیدہ بظہور آورده خود

مطروءانزل و ابد ساخته عهد الله خان سپهر جوان ادراک قبل رسانید و شاهزاده پرویز صوبه بنگاله را بجایگیر مهابت خان و سپهرش تنخواه فرموده عنان معاودت محطوف داشت و حکم بزیند اران بنگاله شد که دارا ب را که در قبل داشتند دست تعرض از دو کوه ماه و آتش روانه ملازمت سازند و او آمده مهابت خان را دید و چون خبر آمدن دارا ب بعرض اشرف اقدس رسید مهابت خان فرمان شد که در زنده داشتن آن بلسه سعادت چه مصلحت باید که برسیدن فرمان گیتی مطلع سران سرگشته بادیه عدالت و گمراهی را بدرگاه عدالت پناه روانه سازد با بجلد مهابت خان بوجوب حکم عمل نموده سرش را از تن جدا ساخته بدرگاه فرستاد و درین هنگام خانزاد خان را خلعت خاصه و خمر مرغ با پهل کتاره و اسب خاصه محبت فرموده بصاحب صوبگی بنگاله فرستاد و نزد مقارن آن فرمان جهان مطلع بطلب عبدالرحیم که پیش ازین خطاب خان خانانی داشت صادر گشت و چون در صوبه دکن مشورتش عظیم دست داد و جمعی اندامیان لشکر و سپهر سر نبی تقدیر گشته و قلعہ دولت آباد و جوس ماندند و شاه جهان از ملک بنگاله بصوب ملک دکن جهان انعطاف تافت ناگزیر بخلص تنخان بر جنگ استعجال نزد شاهزاده پرویز دستوری یافت که سزاوی نمود و ایشان را با مرای عظام روانه دکن سازد و درین اقامت خان را از تغیر مقرب خان بکومت و حراست اگر خلعت التیاز بخشیدند و درین تاریخ عرض داشت اسد خان بخشی فکن از برهان پور رسید نوشته بود که یا قوت خان حبشی با ده هزار سوار موجود به ملک پور که از شهر بیست کرده مسافت است رسید و میر بلند رای از شهر تیرآهه قصد آن دارد که جنگ اندازد و فرمان بتاکید تمام صادر شد که زینهار تا رسیدن ملک و مدد و قلعہ کار برده و تیر جلوی نکند و با استحکام برجا پد اخته و در شهر محصن گزیند و در او اسلحه سفید اند سینه هزار و سی بجری ارتفاع رایت اقبل آید و دست و وجود بجانب کشمیر اتفاق افتاد و از دقاسی که در ابتدا راسه این حال بظهور آمد آنکه شاه جهان بولایت دکن رسیده و عنبر شرف در خدمت گاری نموده بجهت جدا خواهی ایشان فوجی بسره کردگی یا قوت خان بجواسی برهان پور فرستاده که با خبت و تاراج پردازند و شاه جهان نوشت که بزود و سبب انصوب حرکت نمایند شاه جهان بدان سمت توجه نموده دیول گانور را محکم ساخت و عهد الله خان و محمد قلی مخاطب شاه قلی خان را بفرج توین نمود که باتفاق یا قوت خان برهان پور را محاصره نموده بلوازم قلعہ گیری پردازند و متعاقب آنها خود نیز متوجه شد و ملا بلخ که در سواد شهر واقع است فرود آمد و راورتن و دیگر بندهای بادشاه که در قلعہ بودند در استحکام شهر و حصار و شرائط تمام و لوازم کار آگهی بتقدیم رسانیده محصن گشتند و شاه جهان فرمود که از یک طرف عهد الله خان و از جانب دیگر شاه قلی خان بقلعه بمپیند قنار و در طرفی که عهد الله خان بود غنیمت هجوم آورد و جنگ مسبب پیوست و شاه قلی خان با فدائی خان جان باخت

دیوار قلعه را شکسته فتنم مقابل خود ابرداشته بجمار در آمد و سر بلند را سے جمعی از مردم کار کرده خود را برابر عبدالشاه خان گذاشته خود بر سر شاه قلی خان تاخت و چون اکثری از نوکران زربنده در کوچ و بازار شفرق شده بودند شاه قلیخان با مسعودی در میدان پیش ارک پاسی همت افشوده بدامنه و مقابله پرداخت تا آنکه چندی از بند هاسی که با او بود بقتل رسیدند ناگزیر به ارک در آمده در قلعه را بست و سر بلند را سے محاصره نموده کار بر و تنگ ساخت شاه قلیخان از روی اضطرار قول گرفته او را دید چون این خبر به شاه جهان رسید مرتبه دیگر فواج ترتیب داده حکم یورش فرمودند و هر چند مبارزخان و جان سپار و دلیران عرصه کارزار شراکطی و کوشش بجای آوردند اثری بران مترتب نگشت و از مردم روشناس شاه بیگ خان و مسعود خان و سید شاه محمد نقد حیات در با خند و بارسیم خود سوار شده حکم یورش نمود و از اطراف بهادران زرم آرا و دلیران قلعه کشا قدم حرات و جلالت پیش نهاده کارنا هاسی شجاعت ظاهر ساختند و از اعیان اهل قلعه بودند خان بلجمی از برادران و بابا میک و داماد کلان و بسیاری از راجپوتان و راورتن علف تیغ انتقام شدند درین وقت که کار بر متحصنان به شواری کشیده بود و قضا را تیر تفنگی گردن سید جعفر رسیده پوست مال گذشت و او اضطراب کرده برگشت و از همان تافتن او تمام دکنیان سر اسیمه راه فرار سپرده بسیار سے از بیدلان را با خود بردند و مقارن این حال خبر آمد که شاهزاده پرویز و صاحب خان خان خاتان سپه سالار و پیشکام و شاهسی از بنگاله معاودت نموده بدریا سے نزدیک رسیدند اند ناگزیر شاه جهان بوسعت آباد بالا گھاٹ مراجعت نمود و درین وقت عبدالعزیز خان از شاه جهان جدائی اختیار نموده و در موضع اندونشست و مقارن آن نصرت خان جدائی گزیده و نظام الملک شتافته نوکر او شد از سوانح سپری شدن روزگار خان اعظم میرزا کوکلتاش است پدر او از آدمی زراوگان غزنین است و مادرش حضرت عرش آشیانی را شیر داده بود و آنحضرت پاس نسبت ایشان داشته میرزا عزیز را بزرگترین امر ساخته بودند و از دو فرزندانش بارها سے عجیب می کشیدند و در علم سیر و فن تاریخ آتخصار تمام داشت و در تحریر و تقریر بے نظیر بود نستعلیق خوب می نوشت شاگرد میرزا باقر سپهرامیر علیست با اتفاق ارباب استعداد ریخته علم او از دست استادان مشهور هیچ کمی ندارد و در مدعا نویسی بدلولی داشت لیکن از عربیت ساده بود و در لطیفه گوئی بے مثل و شعر همواری می گفت این رباعی از واردات او است -

رباعی

عشق آمد و از جنون برو مندم کرد	و ارسته ز صحبت خرد مندم کرد
آزاد ز بند دین و دانش گشتم	تا سلسله زلفت کسی بندم کرد

وفات خان اعظم در شهر احمد آباد گجرات اتفاق افتاد و دلاش او را در دہلی برده بجوار روضہ سلطان امشلخ نظام الدین قدس سرہ نزدیک بقبر پدرش بنماک سپردند چون خان اعظم مسافر دارالملک بعت انگشت وادار بخش را بجنور طلب داشته خان جهان را بصاحب صوبگی گجرات سرفرازی بخشیدہ حکم شد کہ از اگرہ احمد آباد شتافتنہ محافظت آن ملک نماید

جشن بیستمین نوروز از جلوس ہمایون

مطابق سلسلہ ہجری روز مبارک شنبہ دہم جمادی الثانیہ سنہ ہزار و سی و چار آفتاب جان تاب برج حمل را نور آگین ساخت و سال بیستم از جلوس اشرف آغاز شد و در اس کوہ بہتر بنشا طشکار پر داختہ یک صد و پنجاہ و یک راس قوچ کوہی بٹفنگ و تیر شکار کردند و در منزل جنگہ تخی جشن شرف آراشگی یافت از بہتر تا این منزل ارغوان ابرا سیر فرمودند و چون درین موسم کوتل پیر نچال از برف مالا مال می باشد و عبور سوار از فراز آن بغایت دشوار بلکہ محال لاجرم حضرت موکب گہمان شکوہ از راہ کرپوہ پونچ اتفاق افتاد و درین کوہستان نابینا ہم می رسد و دو سال و سہ سال بردخت می ماند و از زمینداران آنجا شنیدہ شد کہ قریب ہزار نابینا در یک درخت می باشد و درین اثنا ابوطالب پسر اصمت خان ب حکومت لاہور بنیابت پدر مرخص گردید و درینو لاسید عاشق پسر سردار خان بکوہستان شمالی پنجاب کہ ضبط در بطآن بپردہ پدرش بود دستوری یافت و او را بجا نگار نامور گردانیدہ منصب چارہ صدی و صد و پنجاہ سوار عنایت فرمودند و زجمعہ بیست و نہم در منزل نور آباد کہ برب دریاے بہت واقع است نزول اتفاق افتاد از گھاٹ بہت تا کشمیر بدستور یکہ تا پیر نچال در راہ منزل بہنزل خانہا و نشینہا ساختہ اند و درین راہ نیز اساس یافتہ و اصلاً بنجیمہ و سائر نرخت فراشناختنیاج نیست و درین چند منزل اردوے گہمان پوی بچیت برف و باران و شدت سرما از گروہاے دشوار گزار بصوبت گذشت و در اثناے راہ آبشاری خوش بنظر درآمد کہ از اکثر آبشار ہاے کشمیر بہتر توان گفت از تفاضش پنجاہ و درع باشد و عرض آبریز چارہ درع متصدیان منازل صفہ عالی حمادی آن بستہ بودند ساحتی نشستہ پیالہ چند نوش فرمودہ چشم و دل را از تماشاے آن بہرہ وادند حکم شد کہ تاج عبور شکر منصور بر لوح سنگی ثبت نمایند تا این نقش دولت بر صفحہ روزگار یادگار ماند

درین منزل لاله و سوسن و از غوان و یاسمن کبود از کشمیر آورند و در یک شبانه فراروی بهشت قصبه باره موله که انقباضات کلان کشمیر است بپور و دو کب اقبال آراستگی یافت و مردم شهر از اهل فضل و ارباب سعادت و سوداگر و سایر اصناف گروه گروه به پیر استقبال دولت زمین بوس دریا فتند و درین دو منزل مشکوفه زار با سبزه خوب سیر کرده شد و دیدگان حضرت و جمیع امارت کشمیر مستقیم متوجه شهر شدند و در سه شبانه هفتم در ساعت سعادت قرین بهارت و دلنشین کشمیر حجت تقیر نزول مرکب اقبال اتفاق افتاد اگر چه در باغ نور منزل که میان دولت خانه واقع است آخر با سبزه شکوفه بود لیکن یاسمن کبود و باغ را معطر و منور داشت و در تماشا سیردن شهر اقسام شکوفه جمال افروزی می نمود و چون بتواتر پیوسته در کتب طب خصوص ذخیره خوارزم شاه ی ثبت یافته بود که خوردن زعفران خنده می آورد و اگر بیشتر خورده شود آن قدر خنده کند که بیم هلاکت باشد حضرت شاهنشاهی بجهت امتحان کشتنی واجب القتل را از زندان طلب فرموده و حضور خود ربع سیر زعفران که چهل شقال باشد خورانیسید و در اصل تفسیری در احوالش راه نیافت روز دیگر ضعف آن که هشتاد شقال باشد خورانیسید و نیش به تبسم ششانشه تا بخورید و چه رسد و مردن خود چه صلاحت دارد و درینو لا حفظ و حراست کا نگهانه به انیزای سنگدن مغوض گشت و داد و بخش از کجرات آمده ملازمست نمود و درین ایام مزاج سردار خان از اعتدال انحراف و وزیده بیماری سور القینه با د عارض شده و رفته رفته منجر با سهال و موی گشت و بتایخ یا زدهم محرم سنه هزار و سی و پنج در قصبه ملتان و دیعت حیات سپرد و او را آورده و نصحا که نزد گاه او بود و منون ساختند و در سال پنجاهم از ولایتش سپری شد و چون این خبر بمسابع علیا رسیده فوجداری کوستان شمالی پنجاب بالعت خان که از کوه کیان او بود و تفویض یافت و فرمان شد که کامکار سپرش بلازبت شتاید و درین روزها مصطفی خان حاکم ٹھٹھ رحلت نمود و به مذکور شهریار عنایت شد و درینو لا از عرض داشت اسد خان بخشی دکن بسابع جلال رسید که شاهجهان بدلول گانون رسید و یا قوت خان بخشی بالشکر عنبر برهان پور را محاصره دارد و در سر بلند را سبزه غیرت جمعیت برجا داشته بلوازم قلعداری همت گماشته و پیوسته از بیرون جنگ می اماند و هر چند دست و پا سبزه نندکاری نمی سازند و بعد از چند روز خبر رسید که مردم عنبر نیز برخاسته رفتند چون این معنی بعرض همایون رسید سر بلند را سبزه را بصنوت عواطف و مراحم سرفراز فرموده منصب پنج هزار و سی و پنج هزار سوار و خطاب را سبزه راج که در ملک دکن بالاتر ازین خطاب نمی باشد عنایت نمودند و از سواخ آنکه چون شاهجهان دست از محاصره برهان پور باز داشته بصوب دکن برگشت در اثنای راه ضعف قوی بر مزاج استیلا یافت و در ایام تکرر بخاطر رسانید که غرض تصییرات گذشته از پدر و الا قدر باید خواست و باین اراده حق پسند

عرض داشت مشتمل بر ندامت و انفعال از جرائم ماضی و حال نوشته ارسال داشتند و حضرت شاهنشاهی نوری بخت مبارک خویش
 قلمی فرموده روانه ساختند مضمون آنکه اگر داراشکوه و اورنگ زیب را بملازمت بفرستد و قلعه رهناس و اسیر را که در تصرف کسان
 دوست به بند هاسه بادشاهی بسیار در قلم غفور جبرائیل تقصیرات او کشیده شود و ملک بالاگھاٹ با و مرحمت گردد و بعد از دو و دشوار
 ماطفت شاه جهان آداب استقبال و تعظیم بجا آورده با وجود کمال تملق و دوستی که بشاهزاده پادداشت رضا جوئی و الدماجرا
 مقدم شمرده آن جگر گوشه را با بانگ شمشیر از جواهر و مرغع آلات و فیضان کوه پیکر که موازی ده لک روپیه قیمت داشت
 روانه درگاه والا ساخت و بسید مظفر خان و رضا بهادر که بجا است قلعه رهناس مقرر بودند حکم نمود که هر کس که فرمان بادشاهی ظاهر
 سازد قلعه را با و سپرده همراه سلطان مراد بخش بلازمست آیند و همچنین بیات خان نوشت که قلعه اسیر را به بند هاسه بادشاهی
 حواله نموده روانه حضور او گردد و خود بعد از آن بصوب ناسک حرکت نموده درین ایام عرب دست غیب که بخت آوردن
 سلطان پوشنگ پسر شاهزاده دانیال و عبدالرحیم خان خانان نزد شاهزاده پرویز رفته بود آند و دولت زمین بوس
 دریافت پوشنگ را بطولت روز افزون اختصاص بخشیده بمظفر خان بخشی فرمودند که از احوال او خبردار بوده آنچه بخت
 ضروریات او در کار باشد از سرکار بادشاه سرانجام نماید و بنوع سامان سرکار او کند که از هیچ طرف نگرانی خاطر
 نداشته باشد و در خلال این حال عبدالرحیم خان خانان بعبادت آستان بوس جبین خدمت نورانی ساخت و زمانه متذلل
 خجالت از زمین برنگرفت و آنحضرت بخت دلنوازی و تسلی او فرمودند که درین مدت آنچه بطور رسید از آثار قضا و قدر است
 نه مختار بادشاه این رهگذر خجالت و ملالت راه ندهند و بعد از تقدیم مراسم زمین بوس اشارت رفت که بنشینان او را آورده در جای
 مناسب باز دارم قبل ازین حضرت شاهنشاهی با خواص نور جهان بیگم آصف خان و فدائی خان را نزد شاهزاده پرویز فرستاده
 بودند که مهابت خان را از خدمت ایشان جدا ساخته بجانب بنگال روانه سازد و خان جهان از گجرات آمده بخد مت و کالت
 شاهزاده پرواز و در نیولا عرض داشت فدائی خان رسید مرقوم بود که در سازنگیور بخد مت شاهزاده پیوسته ابلاغ احکام
 شاهنشاهی نمودم شاهزاده بجدائی مهابت خان و همراهی خان جهان راضی نیستند و هر چند درین باب بمبالغه و تاکید معروض
 داشتم نتیجه بران مترتب نگشت چون بودن من در لشکر سود نداشت در سازنگیور توقف گزیده قاصدان تیز رو طلب خان جهان
 فرستاده ام که بسرعت هر چه تمام تر تو جبر این حد و گردد و بالکل چون حقیقت حل از عرض داشت فدائی خان بعرض مقدس رسید
 باز فرمان تاکید تمام بشاهزاده صادر گشت که ز غماز خلاف آنچه حکم شده بخاطر راه ندهد و اگر مهابت خان بر فتن بنگال راضی نشود

جریده متوجه حضور والا گردد و شاه با سائر امار و برهان پور توقف نمایند چون خاطر فیض مظاہر از سیر و سکار عرصہ دلپذیر کشمیر دست
بنابران بتاریخ نوزدهم محرم الحرام سنہ ہزار و سی و پنج ہجری ریات عالیات بصوب لاہور ارتقا یافت پیش ازین مکرر
بعض رسیدہ بود کہ در کوہ پیر پخال جانور سے می باشد مشہور ہما سے و مردم آن سر زمین می گویند کہ طعمہ اش استخوان ریزہ
است و پیوستہ برو سے ہوا پرواز کنان مشاہدہ می افتد و ششہ کم و بیش می باشد چون خاطر اشرف اقدس بتحقق آمدن
مقدمات توجہ مفراطہ دار حکم شد کہ از قراولان ہر کس بتفنگ زدہ بحضور بیار و ہزار روپیہ انعام بیا بدقتضای اجمال حسان
قراول بہ بندوق زدہ بحضور اشرف آوردہ چون زخم بپایش رسیدہ بود زندہ و تندرست بنظر اشرف درآمد فرمودند چنیہ دان
آن را ملاحظہ نمایند تا خویش او معلوم شود چنیہ دان را شگافند از حوصلہ اش استخوان ریزہ برآمد و مردم کوہستان معروض
داشتند کہ مدار خوراک این بر استخوان ریزہ ہاست و ہمیشہ برو سے ہوا پرواز کنان چشم بر زمین دارد ہر جا کہ استخوانی بنظرش
در آید بہ نول خود گرفتہ بلندی شود و از انجا بر زمین بہ سنگ می اندازد تا بشکند و ریزہ شود آنگاہ یچیند و میخورد درین صورت
غالب ظن آنکہ ہما سے مشہور ہین است ۴

ہمای برہمہ مرغان از ان شرف دارد	کہ استخوان خورد و وظائری نیاز دارد
<p>سر و نش بکل می ماند لیکن سر کل مرغ پر ندارد و این پر ہما سے سیاہ دارد و در حضور وزن فرمودند چار صد و پانزدہ قلوہ کہ یک ہزاری و ہفت و نیم مثقال می باشد بوزن برآمد و حاجی لاہور ابو طالب پسر آصف خان بدولت زمین بوس افتخار انداخت و شب مبارک شنبہ سلخ ماہ مذکور در ساعت سعود بہ لاہور نزول اقبال اتفاق افتاد و یک لک روپیہ بعبد الرحیم خان خانان انعام مرحمت شد و درین تاریخ آقا محمد الہی شاہ عباس شرف سجدہ حاصل نمودہ مکتوب محبت اسلوب شاہ را با تحف و ہدایا کہ یکدست شاہین سفید از انجملہ بود بنظر مقدس گذاریند و از غرائب آنکہ شاہزادہ داود بخش شیرز پیشکش کرد کہ باز الفت گرفتہ در یک قفس می باشد و بہ آن بز نہایت محبت و الفت ظاہری سازد بدستور سے کہ حیوانات جفت می شوند بز را در آغوش گرفتہ حرکت می کند حکم کرد کہ آن بز را تخفی داشتند فریاد و اضطراب بسیار ظاہر ساخت آنگاہ فرمودند کہ بز دیگر بہان رنگ و ترکیب در ان قفس در آوردند اول آن را بوی کرد و بعد از ان کمرش بدہان گرفتہ شکست فرمودند کہ میشی در آوردند فی الفور از ہم دریدہ خورد و باز بہان بز را نزد یک آوردند الفت و ہر با سے بدستور سابق ظاہر ساختہ بر پشت افتاد و بز را بر روی سینہ خود گرفتہ دھانش را می لیسید از پیچ جو اسنے اہلی و وحشی تا حال</p>	

مشاہدہ شدہ کہ وہاں جفت خود را بوسد در نیولا فاضل خان را بخدمت دیوانی صوبہ دکن سرفراز ساختہ منصب ہزار و پانصدی و ہزار و پانصد سوار عنایت نمودہ خلعت واسپ و فیل مرحمت فرمودند و بہ سے و دو نفر از امریان آن صوبہ خلعت مصحوب او فرستادند چون مہابت خان فیلانیکہ در صوبہ بنگالہ وغیرہ بدست آورده بود تا حال بدرگاہ والا فرستادہ بود مبلغ ہای کلی از مطالبہ سرکار بر زمینہ او بود و نیز از محال جاگیر بندہ اسے درگاہ در وقت تغیر و تبدیل مبلغها متعترف گشتہ بود بنا بران حکم شد کہ عرب دست غیب نرؤشا الیہ رفتہ فیلائی کہ پیش او فراہم آمدہ بدرگاہ بیار و مطالبات حساب را از دبا زیافت نمودہ بخدمت شتابد اگر او را جوائج و مسالی خرید پسند باشد بدرگاہ آمدہ بدیوانیان عظام مفروض سپار و مقارن این حال عرض داشت فدائی خان رسید کہ مہابت خان از خدمت شاہزادہ پرویز دستوری یافتہ بصوب بنگالہ شتافت و خانجہان از گجرات آمدہ شاہزادہ پرویز را ملازمت نمود و ہم در نیولا عرض داشت خان جہان رسیدہ نوشتہ بود کہ عبداللہ خان از خدمت شاہجہان جدا شدہ این فدوی را شفیع جراحم خویش ساختہ کتابی مبنی بر انہما رندانست و خجالت ارسال داشتہ با عہد اکرم بخشایش آنحضرت نوشتہ اورا بجنس بدرگاہ فرستادہ ام امید از مراحم بیکران چنانست کہ رقم عفو بر جرائد جراحم او کشیدہ باین موہبت عظمی در امثال و اقربان سرفراز و ممتاز گردانند در جواب او فرمان شد کہ

این درگاہ اور کہ نویسی نیست

ملتمس او بجز اجابت مقرون گشت درین تاریخ ظہورث پسر کلان شاہزادہ و انیال از خدمت شاہجہان جدا شدہ بلازمت شتافت قبل ازین ہوشنگ برادر خسرو او بزین بوس سعادت پذیر گشتہ بود در نیولا ادنیہر بنہونی بخت خود را بقیدی آستان رسانید و با نولع مراحم و لوازش مخصوص گردید و بجهت سرفراز سے آنہا تسلیم نسبت خویش کہ با صطلح سلطان خٹا سے گورکان گویند فرمودہ بہار بانوبیکم صبیہ خود را بہ ظہورث و ہوشمند بانوبیکم صبیہ سلطان خسرو را بہ ہوشنگ نسبت کردہ درین وقت معتمد خان بخدمت بخشگیری غرض خاص یافت چون از مدتہا سے مدید ہوا سے کابل در خاطر قدسی مظاہر سیر می کرد و تباریخ ہفتدہم اسفند از مدسند ہزار و سی و پنج بجزم پسر و شکار منضت مولب اقبال بدان صوب اتفاق افتاد چند روز در ظاہر لاہور مقام فرمودہ روز جمعہ بیست و سوم ماہ مذکور کہچ فرمودند اقتضار خان پسر احمد بیگ خان کابلی سرحد اورا پیشکش آوردہ جبین اخلاص بر زمین سود و حضرت غلامشلی سر نیاز میدی بدرگاہ بے نیاز و آورده سجدت شکر این موہبت عظمی کہ از مواہب مجدوہ آئی بود بتقدیم رسانیدہ حکم نواختن شادمانہ فرمودند فرمان شد کہ سزآن آشفقہ و غ

متباه اندیش را به لاهور برده از دروازه قلعه بیاویزد تفصیل این اجمال آنکه چون ظفرخان پسر خواجه ابوالحسن بکابل رسید
 شنید که پلنگوس از یک بقصد شورش افزائی وقتنه انگیزی بنواسه غزنین آمده مشارالیه با اتفاق دیگر بندها تعینات صوبه
 مذکور آمده لشکر با فراهم آورده بود و درین اثنا احداد بد نهادن و بایافته باشارت آن بتاه اندیشش به تیراه آمده راه زنی و
 دست اندازی کاشیده شنیده آن مفسد سیاه بخت است پیش می گیرد و پلنگوس از ان اراده باطل ندانست گزیده
 یکے از خوشان خود را نزد ظفرخان فرستاده اظهار ملائمت و چا پلوسی نموده اولیاے دولت قاهره خاطر از انجانب
 پروا خسته دفع فساد احداد بد نهادن را پیش نهاد همت ساختند و به همان استعداد و جمعیت از راه گردیده بر سر آن
 مقهور روان شدند چون خبر گشتن پلنگوس و آمدن لشکر ظفرخان بد فرجام می رسد تاب مقاومت نیاورده خود را بکوه
 اداخر که محکمه او بود می کشید آن بیجا قبت آن کوه را پناه روز بد اندیشیده دیواری در پیش دره بر آورده و استحکام تمام نموده
 ذخیره و سائر اسباب قلعداری آماده و مهیا داشت اولیاے دولت ابد قرین اتصال او را پیشینا و همت ساخته بقدم سنی فراز و
 تشیب بسیار طے نموده بدره مذکور پیوستند و همه یکدل و یک جهت از اطراف هجوم آورده همت به تسخیر آن گماشتند هفتسم
 جمادی الاولی نقاره فتح بلند آوازه ساخته و او شجاعت و جلاوت دادند از هنگام صبح تا سه پراکش قتال و جدال اشتعال
 داشت بعد از سه پربا انواع عواطف و مراحم الهی ابواب فتح و فیروزی بر چهره مراد دولت خوابان مفتوح گردید و آن محکمات تصرف
 بهادران لشکر منصور در آمد و درین وقت یکے از احدیان شمشیر و کار و انگشتی که یافته بودند و ظفرخان بزده می نماید و
 یقین می شود که اینها از ان عاصی است و ظفرخان خود با چندے بر سر آن بد گهر میرود و ظاهری گردد که بند و قے باورسیده
 و بجهنم واصل شد هر چند منادی کرد و بدست شخص نگشت که این تفنگ از دست کدام کس باورسید یا بجله سر آن مفسد مصحوب سر دانه
 روانه درگاه آسمان جاہ گردید و ظفرخان و دیگر بندهاے شایسته خدمت که مصدر ترددات پسندیده گردیده بودند هر کدام
 در خور استعداد خویش باضافه منصب و اقسام مراحم اختصاص یافتند و درین تاریخ خبر رسید که رقیه سلطان بیگم حبسیه
 مرزا هندال منکوحه حضرت عرش آشیانی و در دار الخلافه اکبر آباد بجوار رحمت ایزدی پیوستند زن کلان آنحضرت ایشان بودند
 و چون فرزند داشتند در زمانے که شاهجهان بعالم وجود آمدند حضرت عرش آشیانی آن گوهر مکیاے خلانت را بشکستی
 سپردند و این سر بر آراے خلانت سر اے قدس متکفل تربیت شاهزاده والا گرشد القصه در هشتاد و چهار سالگی بنها خانه
 عدم شتافتند در خلال این احوال عبدالرحیم ولد بیرو خان مشمول انواع مراحم و اقسام نوازش گردیده تازگی بختاب مستطاب

خان خاتمان فرق عزت برافراخت و خلعت و اسب مرحمت نموده بایالت سرکار قنوج رخصت فرمودند و مقارن این حال تمامی فیلمان مهابت خان که قبل ازین فرمان طلب شده بود بدرگاہ رسیده داخل فیلمانہ بادشاہی شدند درین روز ہامروض گردید کہ مهابت خان صبیہ خود را بنواجر بر خور و از نام بزرگزادہ نقشبندی نسبت کردہ و چون این وصلت بے اذن و رخصت آن حضرت شدہ بود بر خاطر اشرف گران آمد اورا بجنود اقدس طلبیدہ فرمودند کہ چہا بے دست و رستہ ماہ خمر چنین عمدہ دولت را گرفتہ جواب پسندیدہ سامان نتوانست نمود و بکلم اشرف شلاق بپست و رسا خورده مجوس گردید و درین روز ہامیرزا دکنی پسر میرزا رستم صفوی بخطاب شاہنواز خان اختصاص یافت بست و نهم اسفندارند ساعل دریای چناب پور و دوکب سو و آراستگی یافت ۔

جشن بست ویمین نوروز از جلوس ہمایون

روز سہ شنبہ بست و دوم جمادی الثانی سنہ ہزار و سی و پنج ہجری نیرہان افروز بہرچ حمل تحویل نمود و سال بست یکم از جلوس مبارک آغاز شد بر ساعل و ہا بے چناب یک روز بلوازم جشن نوروزیے پرداختہ روز دیگر از ان مثل کوچ فرمودند و در نیولا آقا محمد المچی شاہ فلک بارگاہ شاہ عباس رانخت انعطاف ارزانی داشتہ خلعت باختر مرصع و سی ہزار روپیہ با و مرحمت فرمودند و مکتوبے کہ در جواب محبت نامہ شاہی بکاش یافتہ بود با گریز مرصع تمام الماس کہ یک لک روپیہ قیمت داشت و کمر خنجر مرصع نفیس نا در ہر سم ارمنان حوالہ او شد و راوراق سابق فرستادن عرب دست خیب نزد ہماجتان بہمت آوردن فیلمان ر قمر وہ کلک سوانخ بکا رگشتہ و اشائے بطلب او نیز رفتہ در نیولا بجوالی اردو پیوست بالجملہ طلب او بہ تحریک و کار پردازی آصف خان شدہ بود و پیشینہا و خاطر ایشان آنکہ اورا خوار و بے عزت ساختہ دست تعرض بہ ناموس و جان و مال او در زنند و امین مطلب گران را بغایت سبکدست پیش گرفتند و او برخلاف ایشان با چہار پنج ہزار راجپوت خوخواہ یک رنگ یک جہت آمدہ و اعیان اکثرے را ہمراہ آورد کہ ہر گاہ کار بجان و کار و باستخوان رسد و از ہمہ راہ و از ہمہ جہت مایوس گرد و بر لے پاس عزت و ناموس خود بقدر امکان دست و پا زدہ باہل و عیال جان نثار شوند ۔

وقت ضرورت چونان گریز	دست بگیرد شمشیر تیز
<p> بانگ از روش آمدن او در مردم حرفه ای نام نام مذکور می شد آصف خان در نهایت غفلت و بے پروائی بسیر و چون خبر آمدن او بعرض اقدس رسید نخست پیغام شد که تا مطالبات سرکار بادشاهی را بدیوان اعلیٰ مفروغ نسا زد و عیان را بمقتضای عدالت قسلی نماید راه کورنش و ملازمت مسدود است و در باب خواجه بر خور دار سپهر خواجه عمرقش بندی که مهابت خان دختر خود را با و نسبت نموده و سابقاً مذکور شد که او را نیز جنگ زده بزند ان سپردند حکم شد که انچه مهابت خان با و داده فدائی خان تحصیل نموده بخرمانه عامه رسانند و چون منزل بکنا ربست واقع بود نواب آصف خان با وجود چنین دشمن قوی باز وے از سر و جان گذشته در نهایت غفلت و عدم احتیاط صاحب و قبله خود یعنی حضرت شاهنشاهی در آن طرف دریاکذاشته خود با خیال و احمال و اقبال و خدم و حشم از راه پل عبور نموده درین روے آب منزل گزید و هم چنین کارخانجات از خزانه و قورخانه و غیره حتی که خدمتگاران و بنده های نزدیک در کل از دریا عبور نمودند معتمد خان بخشی و میر تو زک از آب گذشته شب در پیش خانه بود علی الصبح چون مهابت خان دریافت که کار بناموس و جان او رسیده لا علاج درین وقت که هیچ کس در گرد و پیش حضرت نمانده بود با چهار پنج هزار سوار را با جوت که با آنها قول و عهد نموده بود از منزل خود بر آمده نخست بر سر پل رسیده قریب دو هزار سوار پل می گذارد که پل را آتش زده اگر کسی اراده آمدن داشته باشد بمراقبه و مقابله قدم بر جادارند و خود متوجه دولتهانی می گردند و از در حرم گذشته به پیشخانه معتمد خان رسیده باز پرس احوال نمود معتمد خان شمشیر بسته از خیمه برآمد و چون چشمش بر او افتاد از احوال شاهنشاهی استفسار نمود و قریب بصد راجوت پیاده برچه و شمشیر در دست همراه داشت و از گرد و غبار چهره آدم خوب محسوس نمی شد بر سمت دروازه کلان شتافت و در آن وقت در قضاے دولت خانه معذور وے از اهل یتاق و غیره و سه چهار خواجه سوارے پیش دروازه ایستاده بودند مهابت خان سواره تا دولت خانه رفته از اسب فرود آمد در آن وقت که پیاده شده بجانب غسل خانه شتافت قریب دو صد راجوت همراه داشت معتمد خان پیش رفته گفت که این همه گستاخی و بیباکی از احب و و راست نفسی توقف نماید تا من رفته عرض کورنش و زمین بوس بنایم اصلاً بجواب نه پرداخت و چون بر در غسل خانه رسید ملازمان او تخته های دروازه را که در بانان بحبت احتیاط بسته بودند در هم شکسته بفضای دولتهانی در آمدند محبه از خواصان که برگرد و پیش آنحضرت بسعادت حضور و اخصاص داشتند از گستاخی او بعرض پادشاهی </p>	

آنحضرت از درون خرگاه برآمده بر پالکی نشستند درین وقت مہابت خان مراسم کورنش بتقدیم رسانیده آنگاہ بر دور
پالکی گردیدہ معروض داشت کہ چون یقین کردم کہ از آسیب عداوت و دشمنی آصف خان خلاصی درہائی ممکن نیست و
بأنواع و اقسام خواری و رسوائی کشتہ خواہم شد از روئے اضطراب جرات و دلیری نمودہ خود را در پناہ حضرت انداختم اکنون اگر
مستوجب قتل و سیاست ام در حضور اشرف سیاست فرمایند درین وقت را چوتان او فوج فوج مسلح آمدہ در سراپردہ
بادشاہی را فرا گرفتند و در خدمت آنحضرت بجز عرب دست غیب کہ دستیار او بود و میر منصور بخشی و جواہر خان خواجہ سرا
و بلند خان و خدمت پرست خان و فیروز خان و خدمت خان خواجہ سرا و فصیح خان مجلسی و سہ چار نفری از خواجہان دیگری حاضر نبود چون آن
بے ادب خاطر اقدس را شہزادینہ بود مزاج عمد الہی شہرت را غیرت در شور داشت و مرتبہ دست بر قبضہ شمشیر رسانیدہ خواستند کہ جہان
از لوث وجود آن میبایک پاک سازند ہر بار میر منصور بخشی بہ ترکی عرض میکرد کہ وقت تقصی آن نیست صلاح حال منظور باید داشت و
سزای کردار ما بخیر این تیرہ نجات بد کردار را بایزد داد اگر حوالہ فرمایند تا وقت استیصال او در رسد چون حرف او بفساد و غ
دولت خواہی آراستگی داشت ضبط خود فرمودند و در اندک فرصت را چوتان او درون برون و دولخانہ فرو گرفتند چنانچہ
بغیر او دو کران او کسے دیگر بنظر درنی آمد درین وقت آن بے عاقبت عرض کرد کہ ہنگام سواری ست ہذا بطلہ مہو و ہوا کی
فرمایند تا این غلام فدوی در خدمت باشد و ہر مردم ظاہر شود کہ این جرات و گستاخی حسب احکام از من بوقوع آمدہ و
اسب خود را پیش آوردہ مبالغہ و الحاح بسیار نمود کہ بہین اسب سوار شود غیرت سلطنت رخصت مذاکہ بر سپاہ
سواری فرمایند حکم شد کہ اسب سواری خاصہ را حاضر سازند و بحجت لباس پوشیدن و استعداد سواری خواستند کہ
بدرون محل تشریف برند آن ستیزہ کار را رضی نشد القصہ آن قدر توقف سے داد کہ اسب خاصہ را حاضر ساختند و
آنحضرت سوار شدہ دو تیر انداز بیرون دولخانہ تشریف بردند بعد از آن فیل خود را آوردہ التماس نمود کہ چون وقت شورش
و اثر دحام است صلاح دولت درین میدان کہ بر فیل نشستہ متوجہ شکار گاہ شوند و آنحضرت بے مبالغہ و مصالکہ بر همان
فیل سوار شدند کیے از را چوتان معتد خود را در پیش فیل و دو را چوت دیگر را در پس حوضہ نشانیدہ بود درین اثنا
مقرب خان خود را رسانیدہ با ستر صناعے او درون حوضہ نزدیک آنحضرت رفتہ نشستہ ظاہر او درین آشوب گاہ
بے تمیزی زخمی بر پیشانی مقرب خان رسید و خدمت پرست خان خواص کہ معتمد شراب و پیالہ خاصہ در دست داشت خود را
بفیل رسانید و ہر چند را چوتان بسنان برچہ و زور دست و بازو مانع آمدند و خواستند کہ او را جابجے نہ ہند و کنارہ حوضہ

محکم گرفته خود را در نگاه می داشت چون در بیرون جاسی نشستن نبود خود را میان حوضه گنجایند چون قریب نیم کرده مسافت سطر شد کجاست خان داروغه فیلیخانه ماده فیلی سوارسی خاصه را حاضر آورد و خود در پیش قیل و پسرش در عقب نشسته بود مهابت خان اشاره کرد تا آن بے گناه را با پسرش شهید کردند بالجمله در لباس سیر و شکار بر بست منزل خویش را بهیروی نمود و آنحضرت بدرون خانه او در آمده زمانی توقف فرمودند فرزندان خود را برد و آنحضرت گردانید و چون از نور جهان بیگم غافل افتاده بود درین وقت بخاطرش رسید که باز حضرت شاهنشاهی را بدو لتخانه برده از آنجا همسایه نور جهان بیگم باز بختانه خود آورد و باین قصد بار دیگر آنحضرت را بدو لتخانه آورد و قضا را در هنگامی که حضرت شاهنشاهی بقصد سیر و شکار سوار شدند نور جهان بیگم فرصت غیبت شمرده با جواهر خان خواجه سرکه ناظر محلات بادشاهی بود از آب گذشته بمنزل برادر خود آصف خان رفته بود آن کم فرصت تیز رفتن بیگم یافته از سهوی که در محاربت بیگم کرده نداشت کشیده مترد و خاطر گشت آنگاه در فکر شهر یار شد و دانست که جدا داشتن او از خدمت حضرت خطائی است عظیم لاجرم رای فاسد او بر این معنی قرار گرفت و آنحضرت را باز سوار ساخته بمنزل شهر یار برد و آنحضرت از وسعت حوصله و گرانباری بهیروی او می گفت می کردند درین وقت چو بنیره شجاعت خان همراه شد و چون بختانه شهر یار طرمی آید بر اچوتان اشاره کرد تا او را بقتل رسانیدند بالجمله چون نور جهان بیگم از آب گذشته بمنزل برادر خود رفت عده های دولت را طلب داشتند مخاطب معاتب ساخت که از غفلت و خامکاری شما کارتا با نجا کشید و آنچه در خلیه بچکس نگذشته بود بظهور آمد و در پیش خدا خلق خجلت زده کرد و در خویش گشتید اکنون تدارک آن باید کرد و در آنچه صلاح دولت و برآمد کار باشد با اتفاق معروض باید داشت همه یکدل و یک زبان بعرض رسانیدند که تدبیر درست در اے صائب آنست که فردا فوجا ترتیب داده در رکاب سعادت از آب گذشته آن مفسدان را مقهور و منکوب ساخته بدولت زمین بوس بندگان حضرت سرفراز شویم چون کنکاش ناصواب بسامع جلال رسید از ضابطه معقول دور نود بهان شب مقرب خان و صادق خان بخشی و میر منصور و خدمت خان را پے در پے نزد آصف خان و عده های دولت فرستادند که از آب گذشته جنگ انداختن محض خطا است زیرا که این تدبیر نادرست را نتیجه خامکاری و ناسازگاری دانسته پیرامون خاطر راه ندهند که بجز ندامت و پشیمانی اثر بران مرتب نخواهد شد هرگاه درین طرف باشم بکدام دلگرمی و بچه امید جنگ می کنند و بجهت اعتماد و احتیاط انگشتی مبارک خود را مصوب میر منصور فرستادند اما آنغمان گمان آنکه این حرفها زاده طبیعت مهابت خان بے عاقبت باشد حضرت بیکیلی

مکرم فرموده مهر افروخته اند جهان قرار داد پاسبان غنیمت افشوده وین وقت فدائی خان چون از فتنه پردازی زمانه وقوف
یافت سوار شده بکنار آب آمده و از آنکه پل را آتش داده بودند و امکان عبور متصور نبود بیتاب شده در تیر باران بلا و
ملاطم فتنه با چندین نوکران خویش رو بروی دولتخانه اسپ بدریازوه خواست که بشاوری عبور نماید شش کس از
همرازان او بوج فتنه رفتند و چندی از تندی آب پایان رویه افتادند و نیم جانی بساحل سلامت رسانیدند و خود
با اسپ سوار بر آمده حقیقتش نمایان کرد و دست اکثری از رفقای او بکار رسید و چهار کس از همراهان او جان نثار شدند
و چون دید که کاری از پیش نمی رود و فتنه زده زور است و بهلازست اشرف نمی تواند رسید عطف عنان نموده از آب گذشت
و حضرت شاهنشاهی آنروز و آن شب در منزل شهر یار بسر بردند و در پنجمین ششم فروردین مطابق بیست و نهم جمادی الثانی
آصفخان با اتفاق خواجه ابوالحسن و دیگر محمد پاسبان دولت قرار جنگ داده در خدمت محمد علیا نور جهان بیگم از گزیری که غازی بیگ
مشرقت نواره پایاب دیده بود قرار گذشتن و اتفاقا قاصد ترین گذر با همان بود سه چهار جا از آب عمیق عریض گذشتند و در وقت
گذشتن انتظام افواج بر جانانده هر فوجی بطرفی افتاد آصفخان و خواجه ابوالحسن و ارادت خان با عمار بیگم رو بروی فوج کلان
غنیم که میدان کاری خود را پیش داده کنار آب را مضبوط ساخته بودند در آمدند و فدائی خان بفاصله یک تیر انداز با پایان تر مقابل فوج
دیگر از آب گذشت و ابوطالب پسر آصف خان و شیر خواجه و آله یار و بسیاری مردم با پایان بر فدائی خان عبور نمودند و هنوز جمعی
بکنار پیوسته و بعضی میان آب بودند که افواج غنیمت فیلیان را پیش رانده حمله آوردند و هنوز آصفخان و خواجه ابوالحسن در میان آب بودند و متحیران
از آب تنگی گذشته بلب آب دویم ایستاده تماشا می نگریدند و میگردیدند که سوار و پیاده و سپه و شتر در میان دریا در آمده پهلوی یکدیگر بر رفته
سعی در گذشتن دارند و در وقت غنیمت خواجه سر اسب بیگم آمده مخاطب ساخت که محمد علیا می فرمایند که آنچه جا به توقع و تامل است پاسبان
همست پیش نمید که بجز در آمدن شما غنیمت منظم گشته راه آوارگی پیش خواهد گرفت از استماع این خطاب و عقاب خواجه ابوالحسن
و مستمندان اسبلان خود را در آب زدند و فوج غنیمت و راجوتان مردم این جانب را پیش انداخته بدریاد درآمدند و در
عماری بیگم دختر شهر یار و عصبیه شاهنواز خان بودند تیر به بر بازو و دختر شهر یار رسید و بیگم بدست خود بر آورده بیرون
انداخت و لها سها بخون رنگین شد و جواهر خان خواجه سرانایر محل و ندیم خواجه سرای بیگم و خواجه سر اسب دیگر در پیش
فیل جان نثار گردیدند و دوزخ شمشیر بر طوم فیل بیگم رسید و بعد از آنکه رو به فیل برگشتند و سه زخم بر چاه عقب
فیل زدند تا آنکه شمشیر با از پله هم می رسد فیلیان سعی در راندن فیل داشت تا جا به رسید که آب عمیق آمد و اسبان

به شناوری افتادند و بیم غرق شدن بودند تا زیر عطف عنان نمودند و غیل بیکم بشناوری از آب گذشته و بدو تختانه بادشاهی
رفته فرود آمدند و چون راچپوتان قصد تمام باین جانب کردند درین وقت آصف خان پیدا شد و از نیرنگی زمانه و پیراد
رفتن رفیقان و شستن نقش بدجله آغاز کرده روانه شد و هر چند حاضران از ایشان نشان خواستند اثری ظاهر نشد
که بکدام جانب شتافت و خواجه ابوالحسن گرم را ندانند و از هول اضطراب اسب برپا زد و چون آب عمیق بود و تند می رفت
در وقت شناوری از اسب جدا شد تا قاش زین را بدو دست محکم گرفته بود تا آنکه غوطه خورد و نفس گیر شد قاش زین
نگذاشت درین حالت فحشه ملای کشمیر خود را رسانیده خواجه را بر آورد و فدائی خان با جمعی از نوکران خود و چندی
از بندهای بادشاهی که دوستی و آشنائی با وی داشتند از آب گذشته با فوجی که در مقابل او بود چپقلش کرد و غلیم خود را
برداشته تا خانه شهریار که حضرت شاهنشاهی در آنجا تشریف داشتند خود را رسانید و چون درون سرای پرده از سوار و
پیاده مالا مال بود بر سر در ایستاده به تیر اندازی پرداخت چنانچه تیرهای او اکثر در محن و تختانه نزدیک بآن حضرت می رسید
و مخلص خان در پیش تخت ایستاده بود بالجله فدائی خان زمانه ممتد ایستاده تلاش می کرد و از همراهان او سید مظفر که از
جوانان کا رطلب کار دیده فردی بود و عطار الله نام خویش فدائی خان بدریانت سعادت شهادت حیات جاوید یافتند
و سید عبدالغفور بخاری که از جوانان شجاع است زخم کاری برداشت و چهار زخم با سپ سوارسی فدائی خان رسید و چون
در یافت که کاری از پیش نمی رود و بخدمت نمی تواند رسید عطف عنان نموده از آرد و برآمد و بطرف بالای آب شتافت و روز دیگر
از آب گذشته بر تناس نزد فرزندان خود رفت و از آنجا عیال را برداشته بگرچاک منڈیه رخت سلامت کشید بد بخش نام
زمیندار پرگنه مذکور را و رابطه قدیم داشت فرزندان را و از آنجا گذاشته و خاطر از آنجا بجنب واپس رفته جریده بجانب هندوستان
شتافت و شیر خواجه دآله و روی خان قراول باشی دآله یا سپر افتخار خان هر کدام بطرفی رفتند و آصف خان چون نهست
که از دست مهابت خان خلاصی ممکن نیست با سپر خود و ابوالطالب و دو صد و سه صد سوار مفلوک از بارگیر و اهل خدمت بجانب
قلعه املک که در تیول او بود رفت و چون به رهناس رسید از ارادت خان خبر یافت که در گوشه فرود آمده کسان خود را
فرستاده ببالعه بسیار نزد خود طلبید لیکن هر چند سعی کرد او بهر اهی آصف خان راضی نشد و آصف خان بقلعه املک رفته متحصن
گشت و ارادت خان برگشته بار و آمد و بجای از آن خواجه ابوالحسن بجهت سوگند لطیفان خاطر بخشیده مهابت خان را دید و نوشته
بنام ارادت خان و معتمد خان مشتمل بر سوگند غلیظ شدیدی بخط او گرفت که گزند جانی و نقصانی بعزت و ناموس نرساند آنگاه ایشان

را همراه برده ملاقات داد درین روز عبدالصمد نو اسه شیخ چاند منجم را که با صفت خان رابطه قوی داشت و الحق جوان مستعد و بلند مقام
آشنائی او در حضور خود قتل رسانید مقارن این حال شاه خواجه ایلچی نذر محمد خان والی بلخ بدرگاه والارسیده ملازمت نمود و بعد
از ادای کورنش تسلیم و آداب که درین دولت معمول است کتابت نذر محمد خان که مستطیر اظهار اخلاص و نیاز مندی بود
با تحف و هدایای آن ملک گذرانیده آنگاه پیشکش خود را بنظر در آورند و سوغاتهای نذر محمد خان از اسب و غلام ترکی
و غیره موافق پنجاه هزار روپیہ قیمت شد و عجله الوقت سی هزار روپیہ انعام یافت پیش ازین بگذاشته ککاک و قانع بگذاشته
که چون آصف خان پیچ وجه از مهابت خان امین نبود به قلعه انگ که در جایگزین بود و رفته تحصن جست و بهنگی و عهد و پنجاه کس از سوار
و پیاده با او همراه بودند مهابت خان چندی از اعدیان با دشاری و ملازمان خود و زمینداران آن نواحی را بسر کردی بهر
نام سپهر خود و شاه قلی فرستاد که گرم و گیر اشتهافته به محاصره قلعه پردازند تا مبرده علما و راجا رسیده قلعه را بدست آورند و
آصف خان غلطان به قضا سپرد و فرستاده های مهابت خان به عهد و سوگند آرام بخش خاطر متوحش او گشته حقیقت
مهابت خان نوشتمند و چون موکب گیهان شکوه از دریای انگ عبور نمود مهابت خان از حضرت رخصت حاصل
نموده قلعه انگ رفت و آصف خان را با ابوطالب پسرش و خلیل الله ولد میر میران مقید و مجوس ساخت و قلعه را
بملازمان خود سپرد و در بین اثنای عبدالخالق برادر زاده خواجه شمس الدین محمد خوانی را که از مصاحبان و مخصوصان
آصف خان بود با محمد تقی بخشی شاه جهان که در محاصره بر پا پور بدست افتاده بود به تیغ بیابکی آواره صحرا را عدم
نگردانید و ملا میر محمد قنودیرا که بسبب اغوایی نزد آصف خان بود و قتی که او را زنجیر کردند بحسب اتفاق زنجیر حلقه دارد
پایه او کرد و زنجیر باید استحکام ندادند باندک حرکت از پای او برآمد این مقدمه حمل بر افسونگری و ساحری او کرد
او حافظ قرآن مجید بود و پیوسته تلاوت اشتغال داشت و لباس او بتلاوت متحرک بود ازین حرکت لب یقین کرد
که مراد علای بدی کند و از غلبه و سواس و فرط توهم آن مظلوم را به تیغ ستم شهید ساخت ملا محمد بانضائل صوری و کتب
و کمالات بزور صلح و پرهیزکاری آراستگی داشت افسوس که نسفاک بیابک قدر خنجر مردی نشاخته و پیوده ضائع ساخت
و چون بنواسه جلال آباد نزول آورد وی گیهان پوی اتفاق افتاد جمعی از کافران آمد ملازمت نمودند اکنون بجهت از
معقولات و رسوم که میان ایشان شائع است بجهت غرابت مرقوم می گردد طریق آنها به آیین کافران تبت نزدیک
است بته صورت آدمی از طلا یا آه سنگ ساخته پرستش می نمایند و بیش از یک زن نمی کنند مگر زن اول نماز اداگاه باشد

یا با شوهر ناسازگار و اگر خواهند که بخانه دوستی یا خویشی بروند از بالاسه بام یک دیگر تردمی کنند و حصار شهر را جز یک در نمی باشد و غیر از خوک و ماهی و مرغ دیگر همه گوشت می خورند و حلال دارند می گویند که از قوم ما هر کس که ماهی خورد البته کور شده و گوشت را نمی خورد می خورند و لباس سرخ را دوست می دارند و مرده خود را با لباس پوشانیده و مسلح ساخته با صراحی و پیاله و شراب در گوری گذارند و سوگند ایشان این است که کله آهو را یا بزرادر آتش می نهند و باز آنرا از انجا برداشته بر درخت می گذارند و می گویند که هر کس از ما این سوگند را بدروغ خورده البته بهلاسه متبلا شده و اگر پدر زن پسر خود را خوشش کند گیرد و پسر در آن باب معصایقه نمی نماید حضرت شاهنشاهی فرمودند که هر چه دل شما از چیزها باشد وستان خواهش داشته باشد در خواست ننماید اسپ و شمشیر و نقد و سر و پاسبان سرخ التماس کردند و کامیاب مراد گشتند و درین اثنا جلالت سنگ پسر راجه با سواران دوی گیهان شکوه فرار نموده بکوستان شمالی لاهور که وطن اوست شتافت و مقارن این حال صادق خان بایالت صوبه پنجاب رخصت یافت و حکم شد که تنبیه و تادیب جلالت نماید و حضرت شاهنشاهی منزل بنزل به نشا و شکار پرداخته روز یکشنبه بستم اردی بهشت در ساعت مسعود داخل شهر کابل شدند و درین روز بر فیل نشسته شادگان از میان بازار گذشته بباغ شهر آرا که نزدیک قلعہ کابل واقع است نزول اجلال فرمودند و در جمعه غره خور داد و بر وعنه منوره حضرت فردوس مکانی تشریف برده و لازم نیاز مندی بتقدیم رسانیده از باطن قدسی موطن آن حضرت استمداد هست نمودند و همچنین به زیارت میرزا هندال و غم بنده گوار خود میرزا محمد حکیم تبرک حبه از حضرت حق سبحانه تعالی التماس آمرزش ایشان فرمودند از غرائب اتفاقات که از هنا نماند تقدیر بر منصفه ظهور پر تو افکند پاداش کردار زشت هایت خان است تفصیل این اجمال آنکه چون آن جرأت و گستاخی در کلام آب بهت از و ظهور آمد و امرای بچو صله با سپاه از غفلت خویش خجلت زده خاوند خویش گشتند و امرای که در خلیه بچکس خنجر نکرده بود چهره پر داز ظهور گشت راجپوتان او بنا بر تسلط و اقتدار رای که بحسب اتفاق روی نموده بود خود و سر و مغرور گشته دست تقدیر و تطاول بر رعایا و زیر دستان دراز کرده بچکس را موجودی شمرند تا آنکه روزگار برگشت و دست قننه آتش بخرمن هستی آن خود سیران زد با جمله جمعی از راجپوتان در جلایه که از شکارگاهای مقرری کابل است رفته اسپان خود بچرا گذاشته بودند چون چکله را بجهت شکار بادشاهی قرق ساخته بجمعی از اعدیان حواله نموده بودند سیکه از آنها مانع آمده کار بد رشتی گذاشتند و راجپوتان بجا با آن بچاره را بنهم تیغ پاره پاره کردند چند سیه از خویشان و برادران او و اعدیان دیگر

بدرگاه رفته استغاثه داد و خواهی نمودند حکم شد که اگر او را شناخته می باشند نام و نشان او معروض دارند تا بجنور اشرف طلبه و
 باز پرس فرماییم و بعد از اثبات خون بسزارد اعدیان را باین حکم تسلی نگشته برگشتند راجپوتان نیز قریب با آنها فرد
 آمده بودند روز دیگر اعدیان مستعد رزم و پیکار شده همه یک جهت و یک رو بر سر دایره راجپوتان آمدند و چون اعدیان
 تیر انداز و توپچی بودند باندک زد و خوروی راجپوت بسیار کشته شد و چند سکه را که مهابت خان از فرزندانش حقیقی گرامی
 می دید علف شیخ انتقام گردیدند تخمیناً هشتصد و نهصد راجپوت بقتل رسیده باشند و احتشام کابل و هزارجات هر جا
 راجپوتی را در اطراف و لواحق یافتند از کوه کتل هند و کش گذر آورده فروختند و باین طریق قریب به الفصد راجپوت
 که بیشتر از آنها سردار قوم بودند و بشجاعت و مردانگی اشتهار داشتند بفرخت رفتند و مهابت خان از شنیدن این
 خبر سراسیمه و مضطرب سوار شده بکاک نوکران خود شتافت و در اشناسی راه نقش را طور دیگر دیده از بیم و هراس که مبادا
 درین آشوب کشته شود برگشته خود را در پناه دولت خانه انداخت و بالتاس اوجیشیان و کو تو ال خان و جمال خان و هوسا
 حکم شد تا این فتنه را فرو نشاندند و دیگر بعض رسید که باعث جنگ و ماده فساد بدیع الزمان خویش خواجه ابوالحسن و
 خواجه قاسم برادر اوست هر دو را بجنور طلبیده باز پرس فرمودند جوابی که تسلی او شود سامان نیارستند کرد چون
 کس بسیار از تیر و تفنگ بقتل رسیده بودند ناگزیر مراعات خاطر او از لوازم شمرده نامبرده بار اوسه حواله کردند و
 او در نهایت خواری و رسوائی سر و پا برهنه بخانه خود برده مقید ساخت و آنچه در بساط آنها بود تمام متصرف شد و در نیولا
 بعض رسید که عزیز حبشی در سن هشتاد سالگی با جل طبعی در گذشت و خبر در فن سپاهگری و سرداری و ضوابط تدبیر عدل
 و نظیر داشت او باش آن ملک را چنانچه باید ضبط کرده بود تا آخر عمر روزگار بعزت بسر برد و در هیچ تاریخی بنظر در نیامده
 که غلام حبشی بر تبه آور رسیده باشند و درین ایام سید بهوه حاکم دہلی بوجوب نوشته مهابت خان عبدالرحیم خانخانا را که
 متوجه جاگیر خود بود برگردانیده بلا هو و فرستاد و در نیولا خبر رسید که شاهزاده پاسبی والا نژاد سلطان دارا شکوه و سلطان
 اورنگ زیب پسران شاهجهان بجوالی اکر آباد رسیدند خاطر قدسی مظاہر از مژده وصول بنائیکامگا و گلگل شکفت
 لیکن مهابت خان بمظفر خان حارس دارالخلافه نوشت که نظر بند نگذار و بدرگاه بیار چون توجه خاطر اشرف پشکار
 بسیار بود و شیفتگی آنحضرت درین شکل مجدی رسیده بود که در حضر و سفر بیکر و نسب شکایت نیست که بسر آید لاجرم در نیولا
 اگر در و بجان فزاد یکی بخت شکار قمر غنور کلانی که اهل هند آنرا ناور گویند از ریمان تا بیده ترتیب داده پیشکش نمود

مبلغ بیست و پنج هزار روپیه بران صرف شده بنا بران در موضع از غنده که از لشکار گاهلے مقرر این ملک است بتصدیان
 سرکار علم شد که نور مذکور را بشکار برده استاد نمودند و لشکاری را از هر جانب بنور در آورند و حضرت با پرتاران حرم سر
 عزت بنشاط لشکار توجه فرمودند شاه اسمعیل هزاره که جماعه هزاره ها و را بزرگی و مرشدی قبول می داشتند و با توابع و لواحق
 خویش در ظاهر دیمه میرانوس فرود آمده بود حضرت شاهنشاهی با نور جهان بیگم و اهل حرم بمنزل شاه اسمعیل تشریف فرمودند
 و بیگم بفرزندان شاه از اقسام و جواهر در داری مرصع آلات تملط فرمودند و از آنجا بنشاط لشکار پر داخته قریب سیصد راس
 از رنگ و قوچ کوهی و خرس و کفتار که درین نور در آمده بود و شکار شد و یکی از همه کلان تر بود وزن فرمودند سه من و سه سیر
 بوزن جهانگیری برآمد و از سواخ آنکه چون خبر گستانی هاست خان بسبع شاه جهان رسید مزاج به شورش گرایند و با وجود
 قلت جمعیت و عدم سامان داعیه مصمم شد که بخدمت پدر و الا قدر شتافته سزای کردار نا بهنجار و در دامن روزگار او بند
 باین عزیمت شتافته بتایخ بیت و سویم رمضان سال هزار و سی و پنج با هزار سوار از مقام ناسک بترنگ
 رایات برافراشتند بگمان آنکه شاید درین مسافت بقدر جمعیتی فراهم آید چون اجیر خیم گشت را جانش سنگو سپر را جبهیم که با پانصد
 سوار در موکب منصور بود با جمل طبعی در گذشت و جمعیت او متفرق گشت و دهکی پانصد سوار در غایت پریشانی و تنگدستی همراه
 ماند و اراده سابق سامان پذیر نشد ناگزیر را عهده کشای چنین تقاضا فرمود که بولایت ^{نظم} شتافته روزی چند در ان
 تنگنا عهده خمول باید گذرانید باین داعیه از اجیر بناگور و از ناگو ر بجد و وجود و پور و از ان راه بحسب سیر نفعت اتفاق افتاد
 و حضرت جنت آشیانی در ایام هرج و مرج از همین راه بولایت سند و ملک ^{نظم} تشریف برده بودند و این موافقت
 باجد بزرگوار از بدایخ روزگار است چون خاطر فیض منظر از سپر و لشکار گلزار همیشه بهار کابل و پرداخت روز و شب
 غره شهر لور از کابل بصوب مستقر الخلافت کوس مراجعت بلند آذاره گشت درین تایخ خبر بیماری شاهزاده پرویز بعرض
 رسید که در قلع قوی هم رسیده ایشان را زمانی ممتد بشیور داشت و بعد از تدبیرات بقدر خفگی حاصل شد و مقارن این حال
 عرض داشت خان جهان رسید نوشته بود که شاهزاده باز از هوش رفته و درین مرتبه پنج گرامی که دو ساعت بخوبی باشد بشیور
 بودند ناگزیر اطبا بداع قرار دادند و پنج دلغ در سرد پیشانی و شقیقه ایشان سوختند مع هذا هوش نیامدند و بعد از ساعت
 دیگر افاقه یافت هم رسید سخن کردند و باز از هوش رفتند اطبا بیماری ایشان را صریح تشخیص نموده اند و این فربه افراط شراب است
 چنانچه هر دو هم ایشان شاهزاده و اینا ل بهمین بیماری مبتلا گشته کاسه سرد کاسه شراب کردند و درینو لا شاهزادگان

والا که سلطان داراشکوه و شاهزاده اوزنگش یب از خدمت پدر بلامست جد بزرگوار آمده بدولت زمین بوس فرق نیاز نوزانی
 ساختند از فیلان و جواهر مرصع آلات قریب ده لک روپیشکیش ایشان بنظر در آمد در نیولا از نوشته چهلخان بعرض رسید که باستغفر
 پسر سلطان دانیال مرحوم در امر کوٹ از شاه جهان جدائی گزیده بملک راجه کجسنگ خود را رسانیده حنقریب نشانزاده
 پرویز خواهر رسید و از سوانج بجهت افزاکه چین راه بطور آمد آوارگی مهابت خان از درگاه است تفصیل این داستان
 برسم اجمال آنکه از تاریخیکه آن بداندیش مصدر چنین گستاخی گردید مزاجش بشورش گرانید و طرف حوصله اش تنگی کرد و
 با حیان دولت سلطنتی پیش گرفته و لها را از خود آزرده و خاطر را تشنگر گردانید حضرت شاهنشاهی با وجود چنین گستاخی و
 سوادب از کمال حوصله و بردباری التفات و عنایت ظاهری ساختند و هر چه نور جهان بیگم در خلوت می گفت بے کم
 و کاست نزد او بیان می فرمودند چنانچه مکرر بر زبان آوردند که بیگم قصد تو دار و خبردار باش و صبیبه شاهنواز خان خیمه
 عبدالرحیم خان خانان که در عقد از دواج شایسته خان پسر آصف خان است می گوید که هرگاه قابو یابم مهابت خان را
 به بندوق خواهیم زد و باظهار این مقدمات خاطر او را مطمئن می ساختند تا آنکه رفته رفته توهمی که در ابتدا داشت و از آن
 رهگذر هوشیار و بیداری بود و جماعتی کثیر از راجپوتان با خود بدرگاه می آورد و برگرد و پیش دو تنه بازی داشت کم شد
 و آن ضبط و انتظام بر جانماند و معذافوا کران خوب او در جنگ احدیان کابل قبیل رسیدند و نور جهان بیگم بخلاف او پیوسته
 در آتما از فرصت بود و سپاه نگاه می داشت و مردم دلیر جنگ آزار را دلا سامی کرد و مستمال و امید داری ساخت تا آنکه
 هوشیار خان خواجه سراسر بیگم بوجوب نوشته ایشان قریب بد و هزار سوار از لاهور نوکر کرده بخدمت شتافت و در رکاب
 سعادت هم جمعیت نیک فراهم آمده بود یک منزل پیش از رها س دیدن محله سواران را تقرب ساخته فرمودند که
 تمام سپاه قدیم و جدید جبهه پوشیده در راه بایستد آنگاه بلندخان خواص را حکم شد که از جانب حضرت نزد مهابت خان
 رفته پیغام گذارند که امروز مردم بیگم خود را بنظر اشرف می گذرانند بهتر آنست که مجرای اول را موقوف و ارید مبادا
 با هم گفتگو شده جنگ و نزاع کشد و در عقب بلندخان خواجه انور را فرستادند که این سخن پسندیده معقول او سازد و او
 حسب الحکم عمل نموده درین وقت بکورش نیامد روز دیگر بسیاری از پند هله با و شاه در درگاه فراهم آمدند و حضرت
 مهابت خان حکم فرمودند که یک منزل از آرد و پیش می رفته باشد اگر چه او از حقیقت کار آگاه گشت لیکن چون شمش از جنگ
 احدیان ترسیده بود کام و نا کام روانه پیش شد و آنحضرت بهماقت او سوار شده گرم و گیر شتافتند و مهابت خان دیگر خود را

جمع نتوانست ساخت و از منزل پیش نیز کوچ کرده از دریا به بست گذشته فرود آمد و حضرت شاهنشاهی درین طرف بمسک
آراستند و فضل خان را نزد آن آشفته و ماغ فرستاده چهار حکم بمقرر آورد و حواله فرمود و نخست آنکه چون شاه جهان بصوب پشاور
رفته او نیز از پی رفته آنهم را بانجام رساند و ویم آصف خان را ببلار مست حضور فرستد و سوم طمهورش و هوشنگ پسران
شاهزاده و انبال را روانه حضور نماید چارم لشکری بپنجاه نفر آصف خان را که ضامن اوست و تا حال بلار مست نیامده حاضر سازد
و اگر در فرستادن آصف خان استادگی کند نقین شناسد که فوج بر سر او تعین خواهد شد فضل خان پسران شاهزاده و انبال را
همراه آورده معروض داشت که در باب آصف خان عرض می کند که چون از جانب بیگم اینم نیستیم بیم آن داریم که اگر
آصف خان را از دست بهم مبادا لشکر بر سر من تعین فرمایند درین صورت بنده را بهر خدمتی که تعین فرمایند بدان
سرفراز شده چون از لاهور بگذریم منت بر چشم و دل گذاشته آصف خان را روانه درگاه خواهیم ساخت چون فضل خان عذر
فرستادن آصف خان معروض داشت بیگم از هر خواهی لغو او بشویش در آمد فضل خان باز رفته آنچه دیده و شنیده بود
پوست کنده ظاهر ساخت و گفت در فرستادن آصف خان توقف مصلحت نیست زنها بطور دیگر بخاطر نرساند که ندامت خواهد
کشید چون مهابت خان از حقیقت کار آگاه گشت فی الفور آصف خان را خود آورده معذرت خواست و بعد دو گوسفند
خاطر او پرداخته و ملایمت فرادان ظاهر ساخته روانه درگاه نمود لیکن ابوطالب پسر او را بجهت مصلحتی که رقم پذیر گردیده و رفیق
بگما داشت بظاهر عزیمت پشه و انوده کوچ کوچ روانه شد و بست و سوم ماه مذکور عبور موکب منصور از آب بهت واقع شد
از غرائب آنکه پورش مهابت خان و هرج و مرج او بر ساحل بهین آب اتفاق افتاد و باز انخطا و آخر بخت و زمان
او بار او بر کناره همان دریا روی نمود و پس از روزی چندی ابوطالب پسر آصف خان و بدیع الزمان داماد و خواجه ابوالحسن و
خواجه قاسم برادر او را نیز عذر خواسته بدرگاه فرستاد چون در جابگیر آباد نزول سعادت اتفاق افتاد و او و بخش پسر خسرو
خان خانان و مقرب خان و میر حله و اعیان شهر لاهور بدولت زمین بوس جبین اخلاص را نورانی ساختند و هفتم ماه آبان سلطنت
مسعود نزول موکب اقبال بدار السلطنت لاهور چهره افروز مراد گردید و درین روز مسعود آصف خان بصاحب صوبگی
پنجاب اختصاص یافت و منصب و کالت عنینیه مراحم گردید و حکم شد که سردیوان نشسته از روسی استقلال بمشیت هات
مالی و ملکی پردازد و خدمت دیوانی بخواجه ابوالحسن ارزانی شد و فضل خان از تنییر میر حله بخدمت میر سامانی سرفراز
یافت و میر مذکور بخدمت بخشگیری سر بلند گردید و سید جلال ولد سید محمد میرو شاه عالم بخاری را که در گجرات آسوده اند و احوال

ایشان بتقریبات درین اقبال نامه ثبت افتاده نخست وطن فرموده فیصل بکبیت سواری ایشان لطف نمودند درینوالا حضرت سید
 که مابست خان از سمت راه پلنه خان تافته بجانب هندوستان روانه شد و نیز بمساج حلال رسید که بیست و دو لک روپیه
 نقد و کلاهی او از بنگاله فرستاده اند بچولی و طلی رسیده بنا بر آن صفدر خان و سپه دار خان و علی قلی درین و نورالدین سطله
 و انیراے سنگین با هزار احدی تعیین شدند که بر جناح استعجال شافته زر با بدست آرند نامبرده با متوجه خدمت شده
 در حواله شاه آباد مردم او که خزانه می آوردند رسیدند و آنرا زر را در سر برده متحصن شده تا ممکن و متصور بود بهدافه
 و مقابله پاسه ضلالت افشردند و بندهاے درگاه بعد از زود و خورد بسیار سرار آتش زده بدرون درآمده مبلغ بار
 متصرف شدند و مردم او قرار بر فرار داده راه او بار سپردند و فرمان شد که زر با بدرگاه فرستاده خود بتعاقب مابست خان
 شتابند و مقارن این حال خان خانان را بمنصب هفت هزاری ذات و سوار از قرار و واسه و سه اسپه سرفراز نمود و خلعت
 و شمشیر و اسپ پنجاق با زین مرصع و فیصل خاصه مرحمت نموده با جمعی از بندهاے درگاه باستیصال مابست خان دستوری
 فرمودند و صوبه اجمیر به تیول او مقرر شد و چون هم جگت سنگه از صادق خان سرانجام نشده بود و او را از دوستان مابست خان
 می دانستند حکم شد که از سادات کورنش محروم باشد و درین روز مخلص خان و جگت سنگه از دوستان کانگرا رسیده ملازمت
 نمودند و درین روز با بکرم خان که خدمت ملک کوچ داشت فرمان صادر شد که او را صاحب صوبه بنگاله ساختم بهالضوبه
 شافته بضبط و نسق التوالیت پردازد و خانزاد خان را روانه حضور نماید شاهزاده پرویز از فرط باوه پیمانی برض صرع مبتلا
 شده رفته رفته از غذا نفرت بهم رسانید و قوی تحلیل رفت و هر چند اطبا بمعالجات و تدبیرات پرداختند چون زمان ناگزیر
 رسیده بود اثرهے بران مترتب نگشت و شب چهارشنبه بتایخ بهقم شهر صفر سنه هزار سی و شش هجری سپایه جانش لبریز
 گردید و کالبد آن مرحوم را نخست دران شهر امانت فرمودند و آخر با کبریا و نقل کردند و در باغی که سبز کرده آن سر و جوئیبار
 سلطنت بودند دفن کردند و چون اینخبر بمسامعه علیه رسید رضا بقضای ایزد تعالی داده زخم درونی بر هم صبر و شکیبائی
 چاره فرمودند و درین سی و هشت سالگی وفات یافت تا یخ فوت او بعضی از فضلا چنین یافته اند وفات شاهزاده پرویز
 بعد از استماع این خبر بخان جهان حکم شد که فرزندان و باز ماند های ایشان را روانه درگاه والا سازد و در خلال این احوال
 شاه خواجه ایلچی نذر محمد خان نخست معاونت یافت و سواے آنچه بدفیات با و عنایت شده بود و چهل هزار روپیه دیگر
 مرحمت گردید و انوومی از نهائس هندوستان بخان فرستادند درینوالا ابوطالب خلعت اعتضاد الخلافت آصف خان بخواب

شاکسته خان نامور شد و درین ایام موسوی خان از دکن مراجعت نموده سعادت زمین بوس دریافت و در نیولامیر زارستم صفوی بصوبه داری بهار فرق عزت برافراخت و درین هنگام از عرض داشت مقصدیان صوبه دکن بعرض رسید که یاقوت خان حبشی که در آن ملک بعد از عنبر سرداری عمده ترازو بنود و در حیات عنبر نیز سپه سالاری لشکر و انتظام افواج به عهده او مقرر بود اختیار بندی و دولت خواهی را سرمایه سعادت خود دانسته با پانصد سوار بجواله جالنا پور آمده بسر بلند را به نوشته که من با فتح خان سپه سالار عنبر و دیگر سرداران نظام الملک قرار و دولت خواهی داده از پیش قدمان این سعادت شده ام نامبرده با بر یکدیگر سبقت کرده پیله در پیله خواهند آمد چون خان جهان از نوشته سر بلند را به بر حقیقت کار اطلاع یافت کتابتیه مشتمل بر استمالته و دولت خواهی بسیار بیا قوت خان نوشته سرگرم عزیمت گردانید و بسر بلند را به نیز مکتوبه قلمی نمود که در لوازم ضیافت و مراسم هماننداری کوشیده بزود سر روانه برهان پور سازد و در اوراق سابق مرقوم گردیده که شاه جهان با مسدود و از بنده با بجانب پشته نصرت فرمود چون در ایام شاهزادگی بابا و شاه والا جا به شاه عباس طریقه دوستی و مصداقت مسلوک و ابواب مراسلات مفتوح داشتند و درین هرج و مرج شاه نیز شخص احوال ایشان بودند بخاطر صواب اندیش رسید که بدان سمت شافته بایشان نزدیک باید شد بکن که با بیاری مهربانی و اشتقاق ایشان غبار شورش و فساد وی که مرتفع شده فرو نشیند بالجمله چون بجواله پشته پیوستند شریف الملک که حارس آن ملک بودند هزار سوار و دوازده هزار پیاده فراهم آورده حصار شهر را استحکام داده قدم جرأت پیش گذاشت و بالجمله هبگی سیصد چهار صد سوار از بنده بهای و فادار همراه بودند تا بصد آنهانی آورده بحصار شهر درآمد شخص گشت و چون از پیشتر مرست قلعه نموده توپ و تفنگ بسیار در برج و باره آماده ساخته بود در نیولا بدر و در حصار در آمده به رافعه و مقابل پائے ضلالت افشرد و شاه جهان مردم خود را منع فرمود که بر قلعه نمانند و رعیت خود را به توپ و تفنگ ضائع نسازند با وجود این معنی جمعی از جوانان کار طلب بر حصار بند شهر یورش نمودند و از استحکام برج و باره و کثرت توپ خانه کاری نساختند و ناگزیر عطع عنان نموده دایره کردند و پس از روزی چند باز بهادران شیردل زنجیر گسل مانند برق لامع بقلعه تاختند و چون بر دور قلعه همه جا میدان مسطح بود و اصلالیتی بلندی و دیوار و درخت نداشت سپر را بر رو کشیده دیدند قضا را دران ضلع خندق عمیق و عرض ملو از آب بود پیش رفتن محال و پس گشتن از آن محال تر شد و در میان میدان نشسته توکل بر احصار خود ساختند و درین وقت شاه جهان تکریم بهم رسانید و بنا بر بعضی موانع که نوشتن آن طولی دارد و سفر عراق در عقد توقف افتاد و نیز خبر بیاری شاهزاده پرویز پست و قین شهر

کہ ازین مرض جان بر نیست و ہم درین ضمن مکتوب نور جهان بیکم رسید مرقوم بود کہ مہابت خان از صیت نہضت ہو کب بادشاہی
سر اسیمہ گشتہ مبا و از غایت شورش مزاج در راہ غبار آسیمی بد اسن پسران شمار ساز صلاح دولت در انست کہ باز بھوب
دکن عطف عنان نمودہ روزے چند بار روزگار باید ساخت۔

تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون

بنابر آن با وجود ضعف قوی و بیماری صعب پاکی سوارہ از راہ گجرات و ملک بہار متوجہ دکن شدند درین ضمن
خبر فوت شاہزادہ پرویز رسید بر جنح استعجال نہضت ہو کب منصور افتاد و این را ہیست کہ سلطان محمود از ہمین راہ
آمدہ فتح تہجنا نہ سمنات کردہ چنانچہ مشہور است و شاہ جہان ہلک گجرات در آمدہ از ہیست کہ وہے احمد آباد بگذر جانچانیر
در پاسے زبدار اجبور فرمودند و از کرپوہ چھپرائی کہ براجمہ بکلا تعلق دار و بر آمدہ ہناسک ترنگاب از مضافات دکن کہ
مردم خود را در انجا گذاشتہ بودند نزول نمودند و چون درین ملک عمارتے بنود و رہان نزدیکی بچمبر شتافتہ در آن سرزمین
رجل اقامت انداختند ورنیولا آصف خان بمنصب ہفت ہزاری ذات و سوار و واسپہ و سپہ فرق عزت برافراخت
تا از قید مہابت خان و آسیب جان نجات یافتہ بود منصب و جاگیر نہداشت احوالش نامنتظم بود ورنیولا از عرض داشت
متعمدیان دکن بہ عرض رسید کہ نظام الملک از کوتاہ اندیشی و قتلہ انگیزی فتح خان پسر عنبر و دیگر تربیت یافتہاے نو دولت را
بحد و ملک بادشاہی فرستادہ غبار شورش و فساد برانگیختہ لاجرم عمدہ الملک خان بہمان بجت محافظت و محارست لشکر خان
را کہ از بندہ ملک کن سال است و کاروان بحر است برہان پور مقرر داشتہ خود با عساکر ظفر لو متوجہ بالا گھاٹ شد و ناگھڑکی
کہ محل اقامت او بود عنان مناعت باز نہ کشید و نظام الملک از قلعہ دولت آباد سر بیرون کشید از سواخ این ایام کشتہ
شدن محمد موسی است داد از سادات سینی بودہ بسلسلہ نقیب خان قرابت قریب داشت چون از عراق آمد حضرت عرش شانی
صبیہ سادات خان نبیرہ عم نقیب خان را بوی نسبت فرمودند و در ہنگامیکہ عبور شاہ جہان در مالک شترقیہ افتاد و شاہ را لیہ
درمان حد و جاگیر داشت بخدمت ایشان پوست و یک چندے درین ہرج مرج ہم راہی گزید سادات خان
کہ در خدمت شاہزادہ پرویز بود نوشتا بہ مبالغہ و تاکید فرستادہ نزد خود طلب داشت و آن خون گرفتہ از خدمت
شاہ جہان جدا شدہ نزد سلطان پرویز آمد چون خبر آمدن او بہ حضرت شاہنشاہے رسید بھنو طلب فرمودند ہر چند شاہ
پرویز التماس عفونگاہ او نمود و مرہبان نشدند و آن سید زادہ را در پاسے فیل مست انداختہ بقوت تمام سیاست فرمودند

درین وقت نظام الملک و رقلعه دولت آباد حمید خان نام غلام حبشی را پیشواے خود ساخته مدار و اعتبار ملک و مال بہ قبضہ اقتدار او سپرد از بیرون او و از اندرون زنش نظام الملک را مثل مرغی در قفس داشتند و خبر آمدن خانہنجان یقین شد حمید خان با سہ لکۂ ہون کہ دو از دہ لک روپیہ باشد نزد او رفتہ با فسوں و افسانہ او را از راہ برودہ قرار داد کہ مبلغ مذکور را بگیرد و تمام ملک بالاگھاٹ را باقلعہ احمد نگر بہ تصرف نظام الملک باز گذارد و خان ازین افغان ناحق شناس کہ حقوق تربیت حضرت شاہنشاہی را فراموش کردہ چنان مکی را بسہ لک ہون از دست داد و بنام امرائے بادشاہی کہ در تہنجات بودند نوشتہ فرستاد کہ آن محال را خوالہ و کلاے نظام الملک نمودہ خود را بحضور رسانند و ہمچنین نوشتہ بنام سپہ سالار حاکم احمد نگر ارسال داشت چون مردم نظام الملک بہت اخذ قلعہ شافند شارا لیک گفت کہ ملک تعلق بہ شما دارد و تصرف با شید اما قلعہ ممکن نیست کہ من از دست بدہم ہر گاہ کہ فرمان بنہاید قلعہ را خواہم داد و مجملہ ہر چند و کلائی نظام الملک دست دہانہ شری بران مرتب نگشت و سپہ سالار خان وقتہ خود فرادان بیرون برودہ با استحکام برج و بارہ پرداخت و مردانہ قدم بہت بر جا داشت و دیگر نامردان نوشتہ خانہنجان ملک بالاگھاٹ را در کل بکلاے نظام الملک سپردند و بہ برہان پور آمدند الحال حقیقت احوال حمید خان حبشی مذکورہ او بنا بر عزابت مرقوم می گردد کہ این غلام رازنے بود از غریب زادہاے این ملک و در ابتداے کہ نظام الملک مفتون شراب و شیفقہ زنان شد این عورت بیرون حرم راہ یافتہ شراب مخفی کہ مردم بیرون را از ان آگاہی نہ بود می رسانید دزن و دختر مردم را بہ فریب و فسوں بدر راہ ساختہ نزد او می برد و بہ لباساے مناسب و زینتہاے فاخر آراستہ بنظر او جلوہ می داد و او را بہیا شرت و معاطفت پرہی پیکران سیم بر مبتلا ساختہ محفوظ و مسرور می داشت رفتہ رفتہ مدار و اختیار بیرون بہ قبضہ اختیار شوہرش قرار یافت و از بیرون مدار زندگانی نظام الملک بہت آن عورت اقتاد ہر گاہ آن زن سوار میشد سپاہ و عمدہاے دولت پیادہ در رکاب او می رفتند و عرض مطالب خود می نمودند تا آنکہ عادلخان نوبے بر سر نظام الملک فرستاد و ازین جانب نیز خواستند کہ لشکرے تعیین نمایند و این عورت بطبع و رغبت خود و خواہش تمام استدعا سپاہ از نظام الملک کردہ و لتشین ساخت کہ اگر فوج عادل خان را شکست دادم زنی مصدر چنین کارے شکر گرفت شدہ باشد و اگر نقش بر عکس نشست شکست زنی چہ اعتبار و اقتدار خواہد افزود القصہ این مادہ گرگ محتاج مرکب این امر خلیہ گشتہ پیوستہ در ساق این یساق نقاب بر قامت رعنا افگندہ بر اسب سواری شد و خجرو شمشیر مرصع بر کمری بہت و حلقہاے طلا و مرصع کہ با اصطلاح ہندوستان کوڑہ گویند در دست می انداخت و با دیگر اسباب سپاہیانہ و متاع مردانہ

با خود همراه می داشت و داد و دهش دالغام و بخشش واسپ می جست و بهانه می خواست بیچ روزی نمی گذشت که با سترای رعایت نمی کرد و مبلغی بمردم نمی داد و بعد از آنکه تلاقی صفین و محاذات فتنین اتفاق افتاد از علوم هست و علو جرات و سیراد بشکر عادل خان مصافت داد و سپاه و سواران را بقتل و حرب و طعن و ضرب ترغیب و تحریض نموده قدم مردانگی را دران بحر و غادر لجه سیم چون کوه استوار پا برجا داشت و آن غنیم و دشمن عظیم را شکست فاحش داده جمیع فیلمان و توپ خانه را بدست آورده سالما و غانما رایت مراجعت برافراخت و درینوالا بعض رسیده که چون امام قلی خان فرمانروا سه توران چند سال می رسیده یکی ایلمچی حضرت شاهنشاهی را در ماوراءالنهر نگار داشته آدمی سانه سلوک نمود چون خبر بے عنایتی به شاه جهان و مخالفت بزرگان ایشان بوالد والا قدر شائع شد لاجرم قندهار مملکت اسلام عبدالرحیم خواجه و ارکان خواجه را با شرافت تحف و نفائس هدایا همراه میسرند کو رخصت فرمود و مکتوب بے نیز نوشته مصحوب خواجه ارسال داشت خواجه از اغاظم سادات و از اجله مشایخ ماوراءالنهر است نسبت شریفش با امام جعفر صادق علیه السلام منتهی می شود و بادشاه توران عبدالعزیز خان خواجه جوینا رحب بزرگوار آن جناب دست امانت داده بود و ارادت صادق داشت حضرت شاهنشاهی آمدن خواجه را اگر امانی داشته در تعظیم افزودند و امراد و عیان دولت را باستقبال فرستادند و چون بکابل رسید ظفر خان استقبال نموده بشهر آورد و مجلس عالی آراسته لوازم همان داری تقدیم رسانید و حضرت شاهنشاهی در سه منزلی لاهور موسوی خان را با خلعت خاصه و خنجر مرصع پیشوا فرستاده سرتن بخش خاطر آن سید عزیز شدند و بعد از آن بها در خان اوزبک که در زمان عبدالعزیز خان حاکم شده بود درین درگاه منصب پنج هزاری داشت باستقبال شتافت و چون خواجه بجای شهر پیوست بحکم اشرف خواجه ابوالحسن دیوان و ارادت خان بخشی باستقبال او رفته ملاقات نمودند و همان روز بشرف دست بوس آنحضرت مشرف گردید و کورنش و تسلیم رامت فرموده شرائط بزرگی بجا آوردند و قریب باورنگ خلافت حکم نشستن فرمودند و پنجاه هزار روپیہ بسم الدالام تکلیف فرمودند و روز دیگر چهارده قاب طعام الوش خاصه با ظروف طلا و نقره بجهت خواجه فرستادند و تمام ظروف بلوازم آن بایشان ارزانی داشتند درین ایام صوبه داری بنگاله از تغیر خاندان بکرم خان ولد معظم خان مقرر گشت چون کرم خان بکومت آنولایت کامیاب مراد گردید بحسب اتفاق فرمانی بنام او غرضداریافت و او بر کشتی نشسته باستقبال فرمان شتافت قضا را غیر ازین دریای مقرر مشهور که در بنگاله است نال آبی بود که کشتی را از آن می بایست گذشت چون کشتی کرم خان بانجامی رسید بلاخان اشاره می کند کشتی را از مانع در کنار آب باز دارند تا نماز عصر گذارد

متوجه مقصد گردد و دوستی که ملاحان می خواهند کشتی را بکنار آب رسانند باد میهم رسیده کشتی را بر گردانید و از شورش تلاطم بحر کتبه موقع کشتی در آب فرومی رود و کرمخان با چند کس که در آن کشتی بودند غریق بحر فانی گردید و یک متغص سرازان گرداب بلا بر نمی آرد و در خلال این حال خان خانان ولد سیرم خان در سن هفتاد و دو سالگی با جل طبعی و رگدشت تفصیل این اجمال آنکه چون بطلی رسید ضعیفی قوی بر مزاجش استیلا یافت تا گزیر در آن مصر سعادت توقف نمود و در اواسط سال هزار و سی و شش هجری و ولایت حیات سپرده در مقبره که بر اے منکوچه خود ساخته بود مدفون گردید از اعظم امرا اے این دولت بود و در عهد سلطنت حضرت عرش آشیانی مصدر خدمات شالیسته و فتوحات عظیمه گردید از جمله کار نمایان که کرده نخست فتح گجرات و شکست مظفر که بهان فتح گجرات از دست رفته بار تبصره اولیا اے دولت قاهره در آمد و دیم فتح جنگ سیل کشک دکن را با فیلان سست جنگی و توپ خانه عظیم همراه داشت و مشهور است که هفتاد هزار سوار فراهم آورده بود و خان خانان با بیست هزار بمقابل او شتافت و در روز و یک شب جنگ عظیم کرده لوا اے فتح و فیروز اے برافراشت و در آن محله که مرد آزا مثل راجی علی خان سرداری بقتل رسید سوم فتح طحله و ملک سند و در زمان دولت حضرت جنت مکانی پسر کلانش شاهنواز خان بانک مایه مردم عنبر را شکست داد چنانچه بموقع خود ثبت افتاد بے اغراق خانزاد رشید بود که اگر اجل امان داد اے آنار نیک از در صفه روزگار یادگار ماند اے خان خانان در قابلیت و استعداد و یکتا اے روزگار بود و زبان عربی و ترکی و فارسی و هندی می دانست و از اقسام دانش عقلی و نقلی حتمی ملوم هندی بهره داشت و در شجاعت و شهامت و سرداری بر آیت بل آیت بود و زبان فارسی و هندی شعر نیکو گفتی و واقعات پامیری را بحکم حضرت عرش آشیانی بفارسی ترجمه کرده و گاهی بی بی و احیاناً رباعی و غزلی می گفت این چند بیت از دست -

شمار شوق ندانسته ام که تا چند است بکیش صدق و صفا حرف عهد بیکار است بندام و انم و نه دانه این قدر دانه مرا فرودخت محبت و سله ننه و انم ادایه حق محبت مناسبتی است از دوست از ان خوشم بهمناسبتی دلکش تو رسم	جز این قدر که دلم سخت آرزو مند است مخگاه اهل محبت تمام سوگند است که پاسه تا بسرم هر چه هست در بند است که مشتری چه کس است و بهای بن چند است و گرنه خاطر عاشق بهیج غور سند است که اندکی پادشاه عشق تا چند است
---	--

رباعی

زینہار حیم از پے دل زوے
گفتم سخن و باز ہم سے گویم
بیہودہ بہ آرزوے دل در گروے
خواہشکاری ہمیشہ کا ہش و روے

چون راجہ امر سنگھ زمیندار ملک ماند و بندگی و دولت خواہی اختیار نمودہ عرض داشت کردہ کہ پدران من بسعادت آستان بوس مستعد گشتند من نیز امید وارم کہ باین شرف فرق عزت ہر افزام بنا بران تہور خان کہ از خدمتگار ان زبان فہم بود دستوری یافت کہ رہنونی سعادت نمودہ اورا بقدرسی آستان بیارد و بجهت سرفرازے او فرمان استمالت با خلعت واسپ مرحمت شد چون بسامع رسید کہ مہابت خان بخدمت شاہ بہمان رفت علی الرغم او خان جان را بخطاب سپہ سالارے امتیاز بخشید نہ اکنون محلی از ماجراے احوال مہابت خان نگاشتہ سلک بیان می گردود کہ چون اورا از نگاہ بر آوردند از راہ ٹٹھ عطف عنان نمود لشکر بادشاہے تبعاقب او تعین شد و اورا از ہیچ طرف راہ اخلاص با امید مناص نیامد ناگزیر بخرجات خود را منحصر در توسل شاہ بہمان دانستہ عرفینہ مصحوب کیے از مستعدان خود بخدمت آن حضرت فرستاد معنون آنکہ اگر رقم غنور جو ایک جہانم این بندگنا ہنگار کشد روے امید بان آستان آرد شاہ بہمان بمقتضائے وقت التخصیص او گذشتہ فرمان مرحمت عنوان بانچہ مبارک بجهت استمالت و تسلی او فرستاد و آن سرگشتہ بادیدہ ناکامی با قریب دو ہزار سوار از راہ راج بلیلہ و ملک بہر جے متوجہ شدہ در خمیر پیوست و ہزار اشرفی نذر و یک الماس کلان کہ ہفت ہزار روپیہ قیمت داشت بادگیر نفائس پیشکش گذرانید و بانعام خیر مرصع و شمشیر مرصع واسپ خاصہ و فیل خاصہ سرفرازے یافت درین ایام خان جان نوشتہ اے پے و پے فرستادہ عبد اللہ خان را کہ دران دور بود بآدن برہان پور ترغیب و تحریض نمود و خان لہند و پیمان بدانجا شتافتہ اورا دید چون روزے چند در برہان پور گذرانید خان جان با عواے اہل فساد از خان فیروز جنگ بدگمان شدہ در روزیکہ با یک خدمتگار رنجانہ او آمدہ بود گرفتہ مقید ساخت و حقیقت حال را بدرگاہ عرض نمود و فرمان شد کہ بقلعہ اسیر بردہ نگاہدارند و چون عہد شکنی در جمیع ادیان ممنوع است خان جان در اندک مدے نتیجہ آن یافت و شرح این داستان بر سبیل ایجاز آنکہ چون دماغ او از عنایات سرشار حضرت شاہنشاہے آشفتہ بود بعد از ان کہ اورنگ خلافت بجلوس جان بابائی ارتقاخ آسمانی یافت پیوستہ خود را با بنڈشیہای ناصواب بخیالات فاسد آزرده می داشت تا آنکہ وایہم بر مزاج او استیلا یافتہ قرار برقرار داد و شب یک شب بہشت بہنم

ماه صفر سنه هزار و سی و نه با فرزندان جمعی از افغانان از دار الخلافه کبر آباد برآمده راه او بار پیش گرفت و آنحضرت بهمان
شب خواجه ابوالحسن و سید منظر خان و آل و درویشان و رضا بهادر و پرتی راج را مقهور را با قوس از منتهای درگاه
تبعاقب اوتین فرمودند و نامبره گان در حواله دھول پور با و رسیده جنگ سخت در پیوست و در اثنای وادگیر
رضا بهادر شربت نوشکوار شهادت چشید و پرتی راج زخمی شده در میدان افتاد خان جهان دو پسر خود را بکشتن و او را خونیم جانی
از ان مملکه برآورده بجانب دکن شتافت و بنظام الملک پیوسته محرک سلسله شورش و فساد شد و مقارن این حال حضرت
سوکب جهانگشا بجانب دکن اتفاق افتاد و در ساعت مسعود دولت خان برهان پور بذات جهان آرا رونق و بهای پذیرست
اعظم خان که در دولت جهانگیری خطاب ارادت خان داشت با عساکر خطر اثر بکبت استیصال او ببالا گھاٹ تعین شد
و اوج قاهره بادشاهی را مکرر با خان جهان اتفاق مبارزت افتاد و هر بار آثار تسلط و غلبه از بند حاکم درگاه بنظر
رسید لیکن دفع آن مقهور میسر نگشت تا آنکه عنان او بار بجانب ممالک شرقی که مسکن افغانه است معطوف ساخت
خاقان گیتی شان عبد اللہ خان بهادر فیروز جنگ را سوار کرده و سید منظر و معتمد خان کو که در شید خان و چند دیگر
از امرای همراه نموده به تعاقب آن مقهور فرستادند و لشکر فیروزی اثر در حواله پرگنه سنه که بست کرده ای آله آباد واقع است
به آن بے سعادت رسید و از حیات و نجات نا امید گشته با جمعی از سپران و خویشان و نوکران قدیم پائے جهالت
افشوده بجنگ پرداخت و با دو پسر و چند از مستبان قتل رسید و خان بهادر فیروز جنگ سر بے مغز او را
بدرگاه والا فرستاد تا بیخ بست و یکم اسفند از نزد ساعت مسعود حضرت را بایات اقبال بعزم سیر و شکار خطه و لپزیر
کشیر اتفاق افتاد و این سفر اضطراری است نه با اختیار و چون بواسطه گرم در مزاج اقدس در عنایت
نا سازگارے بود و لاجرم هر سال در آغاز موسم بهار صعوبت راه بر خاطر اشرف و مزاج مقدس آسان
شمرده خود را بگلزار همیشه بهار کشیر فرودس نظیرے رسانیدند و خوبیاے کشیر را در یافت و استیغای
لذات آن رشک بهشت نموده باز عنان غربیت به صوب هندوستان معطوفے دارند پیش ازین بچند
روز به عبد الرحیم خواجه سے هزار روپیہ انعام فرموده بودند و درین وقت ماده فیل با حوضه نعمت شفق
فرمودند *

جشن بست و دوکین نوروز از جلوس ہمایون

روز یکشنبہ سویم رجب سنہ ہزار و سی و شش ہجری آفتاب جہاں تاب بہ برج حمل شرف تحویل فرمود و سال بست و دویم از جلوس والا آغاز شد و بر لب آب چناب جشن نوروز جان افروز آراستگی یافت و یک روز بلوازم آن پرواختہ کوچ فرمودند و منزل بہتر ل سیرکنان و شکار افغانان طی راہ فرمودہ در ساعت فیض اشاعت بہ نرہت سرک کشمیر تزل اقبال اتفاق افتاد و چون بعرض رسیدہ بود کہ مکرم خان حاکم بنگالہ عزیزی بجز فنا گشتہ چنانچہ در اوراق سابق بدان المیافتہ در نیولا فدائی خان را بجگو مت صوبہ بنگالہ شرف امتیاز بخشیدہ و منصب پنج ہزار زیات و سوار و خلعت فاخرہ و اسب عراقی الملق فرستادہ فرمانرواے ایران حمایت فرمودہ بدان صوبہ رخصت نمودند و مقرر گشت کہ ہر سال پنج لک روپیہ برسم پیشکش شاہنشاهی و پنج لک روپیہ بصیغہ پیشکش بیگم کہ مجموع دہ لک روپیہ باشد بخزانہ عامرہ داخل سازد و درین ہنگام ابو سعید نیرۃ اعتماد الدولہ بجگو مت پٹنہ فرق عزت برافراخت دہبا در خان اوزبک بجگو مت الہ آباد از فقیر جاگیر قلی خان خلعت خاص پوشیدہ بدان صوبہ شتافت و سرکار کالپی بجایگزین شد مقرر شد ذکر این واقعہ و لدوز و شرح این حادثہ جگرسوز را زبان سخن آفرین و گویش دانش گزین برتا بد آن را کہ دیدہ جان بین بر حسن صورت و قبول سیرت آن خاقان والا شوکت اقتادہ دانند کہ سپہر شعبہ باز چہ باختہ و روزگار جہان گذار چہ پرواختہ -

گرفتہ جان منظر ظل الہی

کریم و رحیم و جوان تخت بود

نشستی چو برگاہ شاہنشہی

فرزندہ افسرد تخت بود

بالجملہ درین مدت کہ آن حضرت در کشمیر تشریف داشتند مرض استیلا پذیرفت و از غایت ضعف و زبونی پیوستہ بر ناکی نشستہ بسیر و سواری خود را مشغول می داشتند روزے و روزه و حج بشدت کشید و آثار ریاس و احتمال بردہنات احوال پر تو افگند و حرفہاے کہ بے ناامیدی از ان می آمد بے اختیار بر زبان جاری شد و شوشی عظیم در مردم اقتادہ پرستاران بساط قرب را بغایت مضطرب ساخت لیکن چون روزے چند از حیات مستحضر بمانی بود

دران مرتبہ نخبہ گذشت و بعد از چند روز اشتہا منقود گشت و طبیعت از اینون کہ مصاحب چهل سالہ بود نفرت گزیدہ بنیر از چند
پیاہ شراب انگوری بچیزے دیگر ہرگز توجہ خاطر نمی شد درین وقت شہر یار باشتہ او مرض دارالشلب ابرو سے خود
ریخت و موی بروٹ و ابرو و قرہ تمام افتاد ہر چند اطبا بہداو او علاج پرداختند اثری بران مترتب نگشت ہنسا یران
خجست زدہ التماس نمود کہ پیشتر بلا ہو ر رفتہ روزی چند بعالجہ و مداوہ پردازد و حکم اشرف روانہ لاہور شد و داد بخش پسر خسرو
کہ نظر بند داشت و نور جان بکیم بحبت نظام کار آن برگشتہ روزگار و شرائط حزم و احتیاط با و حوالہ نمودہ بود کہ مقید دارد
التماس نمود کہ بدیگرے حوالہ شود و از و گرفتہ حوالہ ارادہ خان نمودند و مقارن آن حضرت شاہنشاہی تہا سشاے
چمچی بھون و اجول و ویرناک منصب فرمودند و در اثناے سیر خان ازاد خان پسر مہا بختان از بنگالہ آمدہ دولت بساط بوس
در یافت و یک زنجیر نعل خوش نسب پیشکش کرد و سید جعفر کہ از خدمت شاہ بھمان تخلص نمودہ بود بکمال از منت اشرف
پیوست و مقارن این حال رایات عزیمت بصوب دار السلطنت لاہور ارتقا ع یافت و در مقام بیرم کلہ بنشاہ شکار
پرداختند کیفیت این شکار مکرر در اوراق گذشتہ نگاشتہ کلک بدائع رقم گشتہ کو ہیست بنایت بلند و ورتہ کوہ نشین گاد
بحبت بندوق اندازی ترتیب یافتہ چون زمینداران آہو آزار اندہ بر تیغہ کوہ برمی آوردند و بنظر اشرف درمی آید
بندوق را سر راست ساختہ اندازند و ہمینکہ باہو رسید از فراز کوہ جدا شدہ معلق زبان آمدہ بروی زمین می افتد
و بے تکلف عجیب نمودی می کند و غریب شکاری است درین وقت سیکے از پیادہاے آفرز بوم آہور اراندہ آورد
و آہو بر پرچہ سنگی جا گرفت و چنانچہ باید خوب محسوس نمی شد پیادہ خواست کہ پیشتر آمدہ آہور اذان مکان براند بچہ و قدم
پیش گذاشتن پاسے خود را نتوانست مضبوط ساخت در پیش بوتہ بود دست بران انداخت کہ خود را تواند نگاہداشت
تضاہر بوتہ کندہ شد و از انجا معلق زبان بحال تہاہ بر زمین افتاد و ہمان وجان وادون ہمان از مشاہدہ این
حال مزاج اشرف متعجب و آشوب گرا فید و خاطر قدسی مظاہر بنایت مکرر گشت و ترک شکار کردہ بدو نماند تشریف
آوردند و در آن پیادہ آمدہ جزع و فزع بسیار ظاہر ساخت اگرچہ اورا بتقد تسلی فرمودند لیکن خاطر اشرف تسلی نمی یافت
گو یا ملک الموت باین صورت تجلی شدہ بنظر آنحضرت در آمدہ پووازان ساعت آرام و قرار ازل پرداخت و حال بتغیر
گشت و از بیرم کلہ تھنہ و از تھنہ بر اجور تشریف آوردند و بدستور مہود یک ہر اندہ روز ماندہ کوچ فرمودند و در اثناے راہ
پیاہ خواستند و ہمینکہ بر لب ہنارند گوارا نشد و طبیعت برگشت و تا رسیدن بدولت خانہ حال بر ہمین منوال بود و آخر ہای

شب کہ در حقیقت آخر روز حیات بود کار بد شکاری کشید و هنگام صبح کہ زمان واپسین بود ایستاده پاسے بساط قرب را روزامید
سیاہ شد نفسی چند بستی برآمد و هنگام چاشت روز یکشنبه بیت و هشتم شهر صفر سنہ ہزار و سی و ہفت ہجری مطابق با ۱۰۵۰
آبان ماہ الکی سال بخت و دوم از جلوس اشرف ہمای روح آنحضرت از آشیانہ خاک پر و از نمودہ سایہ برفرق ساکنان خطہ افلاک
افکندہ درین شصت سالگی جان بجان آفرین سپردند از سنوح این واقعہ و لحزاش و وقوع این حادثہ جگر تراش جان بشورش
و آشوب گرایند جہانیان سر رشته تدبیر از دست دادہ سراسیمہ شدند۔

جلوس داو و بخش بر اورنگ سلطنت

درین وقت آصف خان کہ از فدائیان و داعیان دولت شاہجہان بود با ارادت خان ہمدستان شدہ داو بخش
پسر خسرو را از قید و حبس بر آورده بنوید سلطنت مہموم شیرین کام ساخت لیکن او این حرف را باور نمی داشت تا آنکہ
بسوگند مغلط تسلی بخش خاطر آشفتنہ او شدند انگاہ آصف خان و ارادت خان سوار ساختہ و چتر بر سرش گرفتہ روانہ منزل
پیش شدند و نور جہان بیگم ہر چند کسان بطلب بر اور فرستادہ عز را گرفتہ نزد ایشان ز رفت ناگزیر نفس جنت مکانے را
پیش انداختہ با شاہزادہ علی عالی مقدار بر بیل نشستہ از پے شتافت و آصف خان بنارسی نام ہندو سے را بجا کچوکی
بخدمت شاہزادہ بلند اقبال شاہجہان فرستادہ خبر واقعہ آنحضرت را بتقدیر او حوالہ نمود و چون وقت مقتضی عرض داشت
نوشتن بنود انگشتی مر خود را با و سپرد تا دلیل باشد بر اعتقاد قصہ آنشب در نوشہ توقف گزیدہ روز دیگر از کوہ برآمدہ
در بہر نزول فرمودند و از انجا بہ تجبیز و تکفین پرداختہ نعش آنحضرت را مصحوب مقصود خان و دیگر بندہ ہا روانہ لاہور
ساختند ہر وز جمعہ در ان طرف آب لاہور در باغیکہ نور جہان بیگم اساس نہادہ بود بجوار رحمت الہی سپردند با بجلہ
امراے عظام و سایر بندہ ہا کہ در موکب مسعود بادشاہ مرحوم مغفور بودند چون می دانستند کہ آصف خان بخت ہتقامت
و استقامت دولت شاہجہان این توطیہ برانگیختہ داو بخش را بسلطنت برداشتہ و در حقیقت اورا گو سفند قربانی کردہ ہمہ
بآصف خان موافقت و متابعت نمودہ آنچہ می گفتے کہ دند و تالاج رضا جوئی او بودند و در حوالے بہر خطبہ ہن نام
داو بخش خواندہ روانہ لاہور شدہ و چون پیوستہ از صادق خان بآصف خان اثر بے اخلاص و اتفاق نسبت بخت
شاہجہان ظاہر می شدہ درین وقت خوف و ہراس عظیم بخاطر حق شناس اوراہ یافت بخدمت آصف خان نتیجہ گشتہ

در اصلاح اینکار استعانت جست و شفیع جست تقصیر خود در خواست نمود آن مدار السلطنت شاهزاده عاے عالی مقدار را که از نوز محل گرفته بود با و حواله نمود که بخدست ایشان سعادت اندوخته ادلاک این دولت را شفیع جراثم خویش سازد و همشیره آصف خان که در عقد از دواج صادق خان بود پرتاری شاهزاده با را سعادت جاوید دانسته پروانه صفت برگرد فرق مبارک ایشان می گشت و آصف خان چون از همشیره خود نوز جهان بیگم مطمئن خاطر بود نظر بند داشته احتیاط می نمود که هیچکس نزد ایشان آمد رفت نه نماید بیگم و رین اندیشه و تدبیر که شهریار سر بر آراے سلطنت گرد و آن برگشته روزگار در لاهور خبر واقعه حضرت حنبت آشپانی را شنیده تخریک زن و فتنه پرداز می آن کوه اندیش خود با سم هسیاے سلطنت ناسور ساخته دست تصرف بخزان و سایر کارخانجات بادشاهی دراز کرده هر کس را هر چه خواست داده بفرهم آوردن لشکر و جمعیت پرداخت و جمیع کارخانجات بیوتات را از خزانه و فیل خانه و قورخانه و غیره که در لاهور بود متصرف گشته در عرض یک هفته هفتاد و سه لاک روپیه نقد بمنصبداران قدیم و جدید داده بخمال محال همت مصروف داشت و مرزا بابیسقر پسر شاهزاده دانیال را که بعد از واقعه آنحضرت فرار نموده بلاهور نزد شهریار آمده بود بجای خود سوار داشت ساخته لشکر را از آب گذرانید غافل از آنکه کار فرمایان قضا و قدر در سینه دولت صاحب دوشه خدمت گذارند که سلاطین و الاشکوه غاشیه اطاعت و فرمان برداری او را پیرایه دوش مغاخرت و مباحات خواهند ساخت و فلک شاهی بر سر دست دارد که با وجود ادعوه و کفشاک را چه حد و یار اے که در هواے همت بال هوس تواند کشود قطره را بدریا نسبت و ادن آب خود بردن است و ازان طرف آصف خان داد بخش را بر فیل سوار کرده و خود بر فیل دیگر نشسته و در برمه کارزار آورده و در قول قرار گرفت و خواجه ابوالحسن و مخلص خان و آله و در دیخان و سادات بارهه و برادران کار طلب گشتند و شیر خواجه بابسران دانیال در التمش مقرر شد و ارادت خان بابسیا به از افراد بر بنار پاے همت افشوده صادق خان و شاه نواز خان و معتمد خان و در چنار مقرر گشتند و در سه کوهی شهر تلافی فخرین اتفاق افتاد و در حمله اول انتظام افواج او از هم گسخت و نوکرانے که بتازگی فراهم آورده در برابر امر اے قدیمی اندولت پیروز مشریتاده بود هر کدام برای شتافتند و رین وقت شهریار برگشته روزگار با دوسه هزار سوار قدیم در نظر هر شهر لاهور ایستاده انتظار نیرنگی نقد برداشت -

ناگاه غلام ترکی از جنگ گاه تافته می رسد و این خبر دلوکوب بومی می رساند و آن برگشته روزگار برآمد کار خود را تسخیر و
 و برآمد کار خویش نهضیده بر بنمونی او بار عطف عنان نموده قلععه در آمد روز دیگر امر آمده متصل بمصار شهر بر سمت باغ
 مهندی قاسم خان لشکرگاه ساختند و اکثری از نوکران او قول گرفته آصف خان را دیدند و شب ارادت خان قلععه
 در آمد و در محفل دولت خانه بادشاهی توقف گزید و صبح آن امرای عظام بدرون ارک رفته و او بخش را سیر آرائی
 او بار ساختند و شهر یار و دوسرای حضرت حجت مکانی رفته در کج خمول خزیده بود و فیروز خان خواجه سرکه از محرمات
 و معتقدان حرم سراسر اقبال بود او را بیرون آورده بآله و ردینجان سپرد و غوطه از کمرش کشوده هر دو دستش بآن
 بسته پیش و او بخش حاضر ساخت و پس از تقدیم مراسم کورنش و تسلیم در جاها یکبار قرار یافته بود و مجوس داشتند و بعد از دو روز
 کجول ساخته در زوایه او بار بجال تباه و روز سیاه نشانیدند و پس از روزی ظهورش و هوشنگ پسران شاهزاده و اینال
 نیز گرفته مقید ساختند و آصف خان عرض داشت مشتمل بر نوید فتح و فیروزه بدرگاه شاه جهان ارسال نموده التماس
 نمود که موکب گیهان شکوه بر جناح استعجال شتافته جهان را از آشوب و اختلال خلاص سازند اکنون مجلی از رسیدن
 بناری بدرگاه شاه جهان و نهضت رایات جهان کتبا به مستقر سریر خلافت رقمزده کلک بیان می گرد و با بجهد بناری در
 عرض بست روز از مقام چکستی که منزلیست در وسط کشمیر و در یکشنبه نوزدهم شهر ربیع الاول سنه هزار و سی و هفت
 بهجری بخیر که در انتهای سرحد نظام الملک واقع شده رسانیده از راه بتزل مهاجرت خان که در همان چند روز بشرف
 تقبیل بساط بوس اقبال سر بلندی یافته بود و در فتنه صورت حال معروض داشت و او چون برق و باد خود را بجهت مسرای
 اقبال رسانیده بهر بدرون فرستاد آنحضرت از محل برآمدند بناری زمین بوس نموده حقیقت را معروض داشت و بعد
 آصف خان را بنظر هایلون در آورده و حد و حد این حادثه و گزارش بر خاطر حق شناس گرانی ظاهرا ساخت و آثار حزن و
 ملال از چهره هایلون هدی گشت چون وقت مقتضی اقامت مراسم تعزیت و ترتیب لوازم آن بود و فرصت و توقف را
 مجال دادن و ورا زکار بود و ناگزیر بالتماس مهاجرت خان و دیگر دولت خواهان که در آن وقت در رکاب سعادت بودند
 روز یکشنبه بیست و سوم ربیع الاول سنه هزار و سی و هفت بهجری که مختار انجم شناسان رصد بند بود و نهضت موکب اقبال
 بر جناح استعجال از راه بجات مستقر سریر خلافت اتفاق افتاد و فرمان مرحمت عنان شتکبر رسیدن بناری در ساندن
 اخبار و نهضت موکب سعادت بصوب دار الخلافه اکبر آید و بموجب امان الله و بانیزید که از گمران شاهراه اخلاص بودند

بر آصف خان ارسال داشتند و جان نثار خان را که از بندها به مزاجدان بود با فرمان عالیشان محتوی بر انواع مراحم و لوازش نزد خان جهان افغان که در آن وقت صاحب صوبه دکن بود فرستادند تا او را بنوید عواطف گوناگون مستمال ساخته بر ذمت حاضر ضار او وقوف حاصل نماید چون هنگام زوال و ایام نکال او نزد یک رسیده بود راه صواب از دست داده باندیشهای باطل خود را سرگشته بادیه ضلالت ساخت بانظام الملک موافق مطلب خویش عود و اثبوت در میان آورده بسوگند مغلفا موکد گردانید و مقرر کرد چنانچه سبق رقم پذیر گشته که ملک بالاگھاٹ را با قلعه احمد نگر به تصرف او باز گذارد و درین کار سعی بلیغ نمود چنانچه تمام ملک بالاگھاٹ سوا سے قلعه احمد نگر به تصرف نظام الملک رفت بالجملة چون بنحان قصد فساد داشت و اراده باطل با خود مخمر ساخته بود نخست چنین ملکی را مفت رایگان بقتیم واگذاشت که شاید در وقت بد بفریاد برسد مقارن این حال دریای رویه که پیش از واقعه حضرت جنت مکانی از خدمت حضرت شاهجهانی حرمان سعادت اختیار نموده بچاندور که داخل ولایت نظام الملک است رفته بنا کام رود کار بسر می برد آمده بنحان جهان ملحق گشت و محرک سلسله فتنه و فساد شد و آقا فضل دیوان صوبه دکن که بر اورش دیوان شریار بود و وزیر بشاه جهان اخلاص درست نداشت حرفهای پوچ بآن افغان برگشته بخت خاطر نشان نمود بالجملة جان نثار خان که فرمان گیتی مطلع بجهت استمالت خان بنحان آورده بے آنکه عرض داشت در جواب فرمان قلمی نمایند بے نیل مقصود رخصت معاودت ارزانی فرمود القصة خان جهان فرزندمان خود را با سکندر دولتان و جمعی از افغانان که از مصیم قلب با او موافقت داشتند در برهان پور گذاشته خود با جمعی از بندها به باد شاهی که بظاهر دم از موافقت او می زدند و خود را از شر او محافظت می نمودند مثل راجه گجنگ و راجه جیسنگ و غیره باند آورده اکثر محال ولایت مالوار را متصرف شد و منسوبات باطنی و فتنه پروازی خود را بر عالمیان ظاهر ساخت و هم بزودی برگشته به برهان پور رفت چون موکب گیهان شکوه بسرحد ملک گجرات ریات اقبال برافراشت عرض داشت تا هر خان که بخطاب شیرخانی سرفراز می داشت مبنی بر اظہار اخلاص و دولت خواهی خویش و اولاده ها به باطل سیف خان که در آن وقت صوبه دار احمد آباد بود رسید و چون سیف خان در ایام حیات حضرت جنت مکانی نسبت به بندها به شاهجهان مصدر رگستاخیا شده بود از کردارهای خویش خوت و هراسی عظیم داشت رسیدن عرض داشت شیرخان مصداق این معنی گشت لهذا شیرخان را بمرحوم خسروان مستمال و امیدوار ساخته به صاحب صوبگی گجرات سرگرم خدمت گردانیده فرمان شد که شهر احمد آباد را متصرف شده و اهل متحمل خود

نمایند و سیف خان را نظر بند بدرگاه والا حاضر سازد و درین وقت سیف خان بیماری صعب داشت و چون به شیر
کلان نواب قدسی القاب فلک احتجاب ممتاز الزمانی در خالده کجاح سیف خان بود و آن ملکه جهان به بشیره خویش نهایت
محبت و دل نگرانی ظاهری ساخت مراعات خاطر ایشان بر ذمت همت و مروت شاه جهان لازم و متعمم بود و لا جسم
خدمت پرستان و ستوری یافت که با احمد آباو شافته سیف خان را نظر بند بجنور بیار و دو نگاه دارد که آسیب جاسنه به
سیف خان نرسد و موکب منصور از گذر دریای نرسد و با پیاری عبور فرموده در ظاهر قصبه سنور که بر کنار آب
مذکور واقع است نزول سعادت ارزانی داشتند و در آن مقام و کشتا جشن و زن قمری از عمر ابد پیوند آراستگی یافت
و سید دلیر خان باره که از یکتایان و جوانان چیده رزم آزا بود و با دراک سعادت زمین بوس فرق عزت برافراخت و
منصب او چهار هزار و دوهزار سوار مقرر گشت و درین جشن از عرض داشت شیر خان معروض گردید که از نوشته
سایه کاران کجرات و بعضی اذانهادر لاهور اند معلوم شد که آصف خان و دیگر دولت خواهان که داد بخش را دست
نشان ساخته به مقابل شهریار شافته بودند و در حوالی لاهور با فواج او در جنگ راسخ نصرت برافراختند و شهریار و رقله
لاهور متحصن گشته در معنی بزدان و درآمد خدمت پرست خان که بهجت محافظت سیف خان شافته بود چون بحوالی
احمد آباد پیوست شیر خان با استقبال فرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه برآمده جبین اخلاص را به سعادت نوبت
نورانی ساخت و سیف خان لا علاج همراه خدمت پرست خان روانه درگاه گشت و حضرت شاه جهان بشفاعت نواب
فلک احتجاب جراتم او را بعبه مقرون داشته از قید آزاد ساختند و شیر خان از ضبط نسق شهر خاطر پر داخته با دیگر امر مثل
میرزا عیسی ترخان و میرزا والی و غیرهم در محمود آباد بسعادت زمین بوس کام رو اسسے مراد گردیدند و چون تالاب
کاگر که در ظاهر شهر احمد آباد واقع است محل نزول رایات اقبال گشت هفت روز در آن مقام و کشت بهجت تنظیم و
تقسیم ملک اقامت فرموده شیر خان را به منصب بیج هزار و دوهزار سوار و صوبه داری ملک کجرات بلند پای بخشیدند
و میرزا عیسی ترخان را به منصب چهار هزار و دوهزار سوار و ایالت ملک نشین سرفراز ساختند و بهجت نظام کارستان
سلطنت و انتظام مصالح دولت خدمت پرست خان را که از مستعدان محرابان جلیان تبار بود نزد آصف خان به لاهور
فرستادند و فرمان مالیشان بخواص صدور یافت که درین هنگام که آسمان آشوب طلب و زمین فتنه جوست اگر
داد بخش پسر خسرو و برادر او و شهریار پسران شاهزاده و انبال را آواره و صحرایی عدم ساخته دولت خواهان را از توفیق

خاطر و شورش دل فارغ سازند بصلاح و صواب بد قرین تر خواهد بود و در یکشنبه بست دوم شهر جادی الاولی سنه هزار
سی و هفت هجری با اتفاق دولت خواهان و رایوان دولت خانه خاص و عام لاهور خطبه بنام نامی و القاب گرامی بادشاه
بلند اقبال مسند آراست تخت سلطنت و اجلال رونق و بها پذیرفت و داور بخشش را که دولت خواهان روزی چند بکثرت
مصلحت وقت تسکین شورش به سلطنت برداشته بودند و شکیب ساخته و رگوشه او بار محبوس گردانیدند و شب چهارشنبه
بست و پنجم ماه مذکور را با گرشاسب برادرش و شهریار و طهورث و هوشنگ پسران شاهزاده و انیال آواره حواس فنا
ساختند و گلشن هستی را از خض و خاشاک و جودشان پرداختند و درین وقت سونب اقبال بجد و ملک رانا پیوست
و رانا کرن در مقام گوگلنده که سابق در ایام شاهزادگی بادرش رانا امر سنگه باوراک سعادت آستان بوس مفتخر و مهابی
گشته بود بتبارک اخلاص شتافته دولت زمین بوس دریافت و پیشکش و رخور خویش گذرانیده سعادت جاویدانه و خست و
شهنشاه در یاد دل آن برگزیده خویش را با انواع و اقسام مراحم و نوازش سرفراز به بخشیده خلعت با و حکم کی نعل قطبی که
سه هزار روپی قیمت داشت و شمشیر مرصع و خنجر مرصع و فیض خاصه بار خوت نقره و اسب خاصه با زین طلا عنایت فرمودند
و محال جاگیر او را بدستور سابق مقرر داشتند و برکنار کول ماندل جشن وزن مبارک شمس سال سی و هفتم از محرابه جبهه
آراستگی یافت و بتاریخ هفتم جمادی الاولی ساعت دار البکرت امیر افغانه کب منصور محسود بهشت برین گردید
و بآیین جد بزرگوار خویش پیاده بزیارت روضه منوره متبرکه شتافته آداب زیارت تعقدیم رسانیدند و باقسام خیرات
مبرات پرداختند و مسجد عالی از سنگ مرمر طرح افکنده به بنایان چاکدست مقرر فرمودند که در اندک ایام حسن انجام
بخشد و بخوابش سپه سالار جمابت خان خان خانان صوبه امیر و پرگنائت آن نواحی بجاگیر او مرحمت فرموده
عازم دارالخلافه گردیدند و در اثنای راه خان عالم و مظفر خان محموری و بهادر خان اوزبک و راجه بے سنگم
و اسے سنگدن و راجه بهارت بندیه و سید بهوہ کاری و بسیاری از بندگان حاسے بقدم شوق و اخلاص شتافته
سعادت زمین بوس دریافتند و شب پنجشنبه بست و ششم جمادی الاولی موکب فلک شکوه در ظاهر دارالخلافه
اکبر آباد به باغ نور جهان منزل اقبال از زانی فرمود قاسم خان حاکم شهر سعادت زمین بوس جبین اخلاص نورانی
ساخته صبلح آن که پنجشنبه بود بهمنان نخت و دولت فیل سوار داخل شده خرمن خرمن زر برین و سیار ریخته دامان
اہل محبت را مال مال مراد ساختند

جلوس شاه جهان براورنگ سلطنت

چون ساعت جلوس میمنت مانوس براورنگ خلافت و جهانبانی روز و شبانه بست و هفتم جمادی الآخره بود در دولت خانه ایام شاهزادگی نزول سعادت فرمودند مدت ده روز و در آن سر منزل کامرانی مقام فرمودند و بتاسیج مذکور سوار سمند دولت و اقبال داخل قلعه مبارک شده در دولت خانه خاص و عام سریر سلطنت بجلوس اشرف آسمان پایه گردانیدند و خطبه و سکه را بنام نامی و لقب گرامی خویش زیب و زینت بخشیدند و طغراے غراے ابوالنظف شهاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاه جهان بادشاه غازی بر مناشیر دولت ثبت شد و جهان پیر از سر نو جوان گردید و جهانیان را سرمایه امن و امان بدست افتاد

بالحقیقت

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	قصص الانبیاء - کامل کتاب ستطاب حاوی جملہ حالات		عجائب القصص - حالات انبیاء اولیاء از آدتم
	انبیاء سلف سے تاحضرت سید المرسلین صلعم حسین	۴۱ روپے	تا خاتم الانبیاء صلعم مرتبہ مولوی فخر الدین -
	منجانب مطبع علمائے مطبع ہذا سے اس مرتبہ دیگر کتب	۴۶ روپے	تاریخ حبیب آلہ - مدینہ منورہ از مفتی خفایت احمد -
	تواریخ مستندہ سے حالات اضافہ کر کے کئے ہیں سابقہ		ترجمہ فوائد سعدیہ حالات اولیاء از مولانا ابوالحسن غفوری
۴۱ روپے	کتب مطبوعہ مطبع ہذا دیگر مطابع مختلفہ میں اب یہ مکمل ہو گئی -	۱۲ روپے	(۱) کاغذ سفید و گندہ -
	صمصام الاسلام - یعنی منظوم فتوح الشام مولفہ منشی	۱۰ روپے	(۲) کاغذ سفید رسمی -
۴۱ روپے	حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی -	۷ روپے	مرآة الکوثرین مصنفہ مولوی غلام بنی -
۲ روپے	مقام الاسلام مولفہ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی -		تفہیم الاذکیانی احوال الانبیاء - جدید تاریخ مقبول
۵ روپے	حدائق الاولیاء - از مفتی غلام سرور لاہوری -		عام از ابتداء آدم علیہ السلام تا ائمہ شہداء علیہم السلام
۸ روپے	تاریخ مدینہ منورہ - اردو ترجمہ جذب القلوب -		بصحت احادیث و آثار مولفہ مولانا ابوالحسن حسین
	ترجمہ مجموعہ فتوحات واقدی - ہر جہاں حصہ منشی فتوح	۱۲ روپے	کا کوروی کامل در دو جلد -
۱۱ روپے	و شام و مصر و عجم اور حصص متفرق بھی حسب بل فروخت ہو رہی ہیں		البدرد - مشاہیر شہداء سے بدر کی پاک زندگی کا ہجرا
۱۱ روپے	ایضاً - کاغذ گندہ -		نوٹ تاریخ عرب و جغرافیہ ملک عرب کا سچا حال سوانح عمری
۱۱ روپے	(۱) فتوح العرب یعنی مغازی الرسول -	۱۱ روپے	حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبہ مولوی ظہیر احمد شاہ -
۱۱ روپے	(۲ و ۳) فتوح الشام مع فتوح مصر -		سیر الممدار - معروف بہ ظہیر البراج حسین بلاد عرب و عجم
۱۱ روپے	(۴) فتوح العجم -		ہندوستان کے سفرون کا بیان و مراتب قطبیت و
۱۱ روپے	منہاج النبوة - اردو ترجمہ بلاج النبوة از خواجہ عبد المجید خان		ولایت کی تشبیح و مدار کے معنی وغیرہ کا تذکرہ ہر مرتبہ مولانا
۱۱ روپے	ترجمہ سیر الاقطاب - از سید محمد علی مراد آبادی -	۱۱ روپے	شاہ ظہیر احمد صاحب مصنف البدرد و ظہیر الاسلام -
	کتب تواریخ اسلامی اردو		عین الولايت - حالات اولیاء اللہ خاندان چشتیہ
	تذکرۃ الکرام مع نقشہ - تاریخ خلفائے عرب و	۶ روپے	مصنفہ عزیز اللہ شاہ صاحب المعروف بہ منشی ولایت علی -

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	ترجمہ فارسی تاریخ روس - از اصل انگریزی مصنفہ اکٹر میکٹری و ایلس بیادرت ترجمہ مولانا ابوالحسن سابق تحصیلدار اور وہ پیش یافتہ مرحوم حبیبہ نفیس و حبیب حالات سلطنت روس بیان ہوسے و سیاہی سلیس دلاویز ترجمہ ہر یک صفحہ سے تعلق رکھتا ہے - کاغذ سفید حسب تفصیل ذیل -		اسلام مولفہ مولوی سید شاہ محمد کبیر صاحب و انابوری تاریخ خلفائے عرب و اسلام ہر جلد میں مفصل احوال صلحہ کا اور ان کے خلفائے راشدین اور خلفائے اور خلفائے عباسیہ وغیرہ کا بیوج و اور عبارت باجا اور انگریزی و فارسی و عربی کتابوں سے منتخب کتابوں کی گہائی کاغذ سفید و سنائی -
پیکر پ	(۱) جلد -	پیکر پ	امام شافعی رحمہ اللہ جناب نشی رحمان علی صاحب عرف نشی عبد الشکور صاحب تصانیفات کثیرہ جدیدہ لایف و عبد الرحمن معروف و مشہور -
پیکر پ	(۲) غیر جلد -	پیکر پ	کتب تواریخ شاہان و درجگان فارسی اکبر نامہ - کامل بن دفتر تاریخ ابو الفضل و وزیر شاہ اکبر صیح خوشنہ - کاغذ گہائی -
پیکر پ	روضۃ الصفا - از قاضی شاہ شہر مند اول تاریخ کامل سات جلد میں -	پیکر پ	تاریخ فرشتہ - معروف تاریخ نازمانہ شہنشاہ اکبر طبقات اکبری - از ملا نظام الدین -
پیکر پ	خصائص السعادت مولفہ نشی سعادت خان صاحب تحقیق نسب افغان میں -	پیکر پ	مفتاح التواریخ - مولفہ مشیر ثامن ولیمہ ابتدائے اسلام سے فتح پنجاب تک -
پیکر پ	وقائع نعمت خاں خانی فتوحات سلطان عالمگیر آئین اکبری - ہر سہ دفتر آئینی یا تصویرات و تشبیحات تعارف رنگ کے حسب موقع منج و منبر و سیاہ منقشہ ابو الفضل و وزیر شاہ اکبر کاغذ سفید گندہ -	پیکر پ	ترجمہ تاریخ طبری - بد عالم سے خلفائے عباسیہ تک -
پیکر پ	ہفت تماشائے قسطنطنیہ - اسین اہل ہند کی مذہبی تاریخ اور بعض عقائد اہل ہند کا بیان ہر جلد مردا محمد حسن قسطنطنیہ -	پیکر پ	شاہنامہ فردوسی - کامل در دو جلد چھ مصرعہ بالمشاور شاہنامہ - قاسم گنابادی تاریخ ہندوستان -
پیکر پ		پیکر پ	سیر المستشرقین - در حصہ گجانی از نشی غلام حسن صاحب

